

فہرست مفاتیح تفسیر نعیی پارہ نہم (قل الماء)

سرٹ	مضنون	سرٹ	مضنون
45	خواستہ اگلے سورتیں	11	قل الصالحاں اللذین استکبروا میں قوہ
45	ذیکر خدا کے ذال سے رواۃ الرسیل کے آرام ہے جو ہے	12	نی کے ساتھ بڑاں کرہے
46	بولی وہ للهیں و تو نہ لارض	16	لہ دلیل سب سے بزرے
50	بھولنے بے دلی کی ریگ بادا توں جائے	17	'ی مکر نی' و مکن کا اندازتہ خدا ایام ہے
	سین خنے	20	اور ال بنا طلب کا نی اور ایمان کے بیان میں ترقی
51	لکھ کا القری نہیں ملیک کعنی انباتیں	22	وقل الصالحاں اللذین کثروا میں قوہ ملش اجتنبہ عیبا
53	ہدے خود ریب کیں ملیں کرتے	24	شیعہ طی اسلام کی قومی طائفہ باکتھانہ
56	دل کی پیداوار کیقابیں بودا کی طلاق بکھر دیا	26	رام بڑی شیش اسی در خلاف میں تسلیم ہوا اپنی کفر کرہے
57	حضرت مسیح طی اسلام کی تکمیل	28	منقول مسیہو قل بیلہ اللہ باللہ کشہ سلطنتیں
58	شہد شہد مدنہ موسیٰ پاہنما	28	حضرت شیعہ طی اسلام کا اعلیٰ طریقہ ملکیتیں
59	مردی ملی کا احمد کے غیر محدث نہ لکھا مروی کے سنی	30	کے باس ہے بہادر مدتین کی آنحضرت جوہ بائی پرورد
62	تم ایسا جانی قدر کے کی تھے اور بعد سے خسروں کی اس	31	اور چلکوں کے قدمی کی آئت کو سکھائے
	سالنے جانکے	31	و ممالک سلطنتیں قیمت چمن نہیں
65	قل ان سکھتیں جو محبیت ملکہ ملکہ	34	نیں کل بدوہ اور اغراہا اسے لے لایا زادہ اب اپنی نیں ۲۰
66	صانع مرسی کے ساپ بیٹھ کوئی کش کو پریختا	36	ولو انہل القری امتوں
68	پادری اگرے میں بلق	37	ردت کے سیل اور دل تسلیل
70	قل الصالحاں قوہ ملکوں	38	ذین لے ملکے اور کرنے سے ملک سخیل رہ کر ماگتیں
72	لتادیع کے سیل در حقیق	41	انہن اهل القری ایسا یہ ہم جیسا سنبھالیا
73	فرمیں بھلکوں کا سر		و هم تالمون

قال الملائکہ

سر	عنوان	سر	عنوان
118	تیل خاتم کلام ایمان ای میخ دیتے ہیں۔	75	و جہاں المصر فرعون
120	مفتر بر رہا کو انتہا	78	بکی اڑپے پاس تھی لایاں جل جانے پے
121	وقالوا له ما تاتی بیس پیتھے سخیر بناها	79	ایوں سختر ہے کریمہ ایا ہے کے
123	طامن اور بیک پیٹے فرمادیں تلی	82	و حسین علی موسیٰ الائچی مصلح
124	سینڈاں نے کامیاب اور طلب کی تسلی	84	بیوں ملی ختم اور فرمائی بدلے کر دیں کا یہ
125	نیوں کی کتاب	85	ستھن شکار کردی تھی بگی شکار ہاگی
127	خیرات سے خداں نی جائے ہیں	86	قال قمر موت استھنہ پیغمبر ایلانہ ایکم
128	ولما وقع علیهم الرجز	91	خر بس اس سباقیں بی رائیل سر ایڑاں نے ایمانی
130	حصورت ایلی ہامہ ملکیت میں خلاصت کے نے کھڑا رکی	92	راائز نہادیں نہ ہو کی دا انگلے نے ایسا یادہ بیوں
132	نیکی کی خدامت کام آئی ہے		اپنے سکل پورت نہیں
133	جیوں کے کو مل کر سلی گی ہاڑی ہے	94	قالوا مالی دین ملکیلیوں
135	تو جعلی اسلام کے کھل کے نے بھات کی دھانی بگی	99	لیکی ایک آن بھتہ سلی ملحتے اٹھلے ہے
137	فاختہ میں سختم فامر قہقہ فیں الیم	101	وقال العمال عن قوم فرعون
140	سرکی خدا بند کیا کی کر دیں ایسا کی قرس خیں	103	فرمیں مفتر موی طی اسلام ایسا ہدیتہ
142	اور شاکوہ اذین کا کوئی استھنہ فون	106	قال موسیٰ لقوم ماستھنہ بتو بالله
143	ارض سے کیا مرد ہے وہ بند کی کھیل	108	مہرجن حملے
146	جس میں شیخ زادہ رکھا جو رسم جعل ہو گئے	109	لی نہ سے اور رب سارے باداں جی ہیں
148	کھن میامیں قیامت کا آئے گی	111	زخمیں سے ہلاں اس سلی تھی فرمی طی اسلام سیدی
149	و جاؤ نہیں اسرائیل الیم	113	اُس ایمان فرمیں سے
150	جی ہماروں کا لونہ ملھے	114	ولقد اخنثیل فرعون مال ملختین
151	قیامت ایل ایل	115	کی قوم کو ایک میلہ دی کی جی فرمون ایل
154	مرشد کالی پورتھے	117	قمر ذخیر مارکی باران ہڈاب

عنوان	عنوان	عنوان	عنوان
184	کام اپنی بستہ، دی یا ہے الام ۱۹۳ اندر	155	قالی اسپر المطابق مکہ بالہ
186	دوسی ہے اسلام امرت ادا، وہ اخراجی اخراجی اخراجی اخراجی اخراجی	156	رسیل اگر کوئی ستمان نہ اخراجات، وہ اخراجی اخراجی
187	و مکتبہ المانی الا کواہن مکہ شہ	159	لی از قوش سے اصل ہے
190	و اسے دیکھ لیں ایکی اسی جیسی دیکھ لیں اسی جیسی	160	و وعده موسیٰ تکمیلیتہ
191	تو یہ عکشی اسے درعاں اکرم فلور اور اس کی تصویریات	162	رسیل سے کام کر لے لے لے، دی یا ہے الام ۲۴۳ روزے
191	اور خالوہ قرآن میں بلقی		رسیل
194	کتاب مطہیب ہے کوئاں لی ملاد اسیدیات مختلف	164	دی سرات اصل بے اور ۱۷۴ حدودت گیا ہے
194	بندل کے لکھتے عقیقیں	164	کے طور کر جانیا کی منصب ہے
199	ساموفہنیں بیش المیوریت مکروہیں الارس	166	بندل ملک میں سوانح ہے
200	المدرسل کے ملائیں تکریب کہار کے مقالیں ملایت	167	ولماجا عاصمیتہ لمحاتنا
200	رسیل کی شان سے کیجی و در اسے خوار لور خوار والیور	169	ٹھوڑے کام اپنی بیت کا جی؟ وہ اندھہ ارلنی
201	و اتشنقا تو موسیٰ من یعنی صحن حلقیہم مولا	170	ضور اور کی اگر ہے غل - غل پالے پکنے کی
201	سامی کام دویں قیود اگری ورش اخراجی جریں لے کی	172	بیت ای افی، دی ۱۶۷، دی ۱۶۸، دی ۱۶۹، دی ۱۷۰
203	سید رواں اے بیچے علی میں ۴ اور اسیں آواتوں لے انم	173	دی ۱۷۱، دی ۱۷۲، دی ۱۷۳، دی ۱۷۴، دی ۱۷۵
206	کلے کی اصل بر طبع چے کی صورت	173	بیٹا ایں
209	وقل کے لاطام	174	ضور میں ای ۱۷۴، دی ۱۷۵، دی ۱۷۶، دی ۱۷۷
210	ذخیل سے اڑاکنیاں لیں بیت ۱۷ ایب رن	176	دی ۱۷۸
211	ولماجیع موسیٰ اس تقویہ مخفیۃ بالاسفا	177	صریحت میں صدیقی طبیعی ای ای میں ای ای میں ای ای میں
213	نضب پور افت الرل	180	قالی اسپر المطابق مکہ علی المانی
215	صریحت کے لئے خدا، ہم کام اکھر ہے	182	دوسی ہے اسلام سے مدنیت اصل ہے اصل ہے اصل ہے
218	جتوں تو رہے خوشی میں شری اکام مرتب میں ۱۷	183	دوسی ہے اسلام سے ایک کوئی درجے

صفر	عنوان	صفر	عنوان
246	الذين ينبعون من الرسول النبي الامن		لائحة عالی حضرت
248	رسوله ایشان فیلی بوراں لی ترقی		حضرت راجہ کنیٹ پریم لامبے نے تیار کر لیتے تو سے شدت
248	شاخیں کی الشام اور ضمیر، الہامی صفات		چال ایں۔
250	ظلام اور دمکی دھوکہ لائق	220	الیخداش اور تیاریت
251	حضرت علیہ کے ہمدرد کریم احمد اپنے کتابات	220	ان الدین الشافعی المصلح سینا لهم لفظیں درہم
252	کیلیاں کو دن امام شریف کا لکھبڑا گناہ	222	دری کو دے جو دری میں سے خوبی سے گھرے
255	سرور دہلی، سیدنا ایں آپکا بڈیں ہے	223	گورنر اے ایس میں نہیں اسے لالا بہرام میں
259	قیادیہ الدین اور رسول اللہ علیہ السلام سعیدہ	224	آپ کی الشام اور ایں لی شریعت
261	رسالت احمد صفات ایں صاحبہ	226	ولما ساخت من موسیٰ الفھب
262	گھشتاں پیلاؤ کوئی ہیں	230	فسر کے لکھبڑا امام
	بند جعلی شاہیں سے اور یہ مرضیں، سیدنا، رہاں	231	نکاح کے لیکے ایس میں ۲۰۰۰۰ تین
264	کے لایے	231	والختار موسیٰ فو مصیبین د جلا "تمیقاتنا
266	حضرت علیہ کی بانی رجیم بجھے	233	بیانات کی اکوئی
267	و من فو موسیٰ استه	235	رسی طے امام کے ۷۰ ساخیاں کی بیانات لوراں کے کھدے
269	بیرونی شاہیں میں است الملاکتی ہے		بلد و دل
271	و قطعہنہم ایشش عشرۃ المساحتا "لهم"	237	کیاں میں نہیں لکھریں ہوئی بوراں لے ساق
271	مسائے موسیٰ کی بکار اور اس کے گوارث در قدم می		بے قدر ہی چالیں مانیں
273	کوہ سلیمانی ریانہ	239	اصطب غیوم اس بورا، سرے نیاں نے کھا پس بارق
275	بند کے ۷ مل سے بارہ بند کا لاقوں ہے	240	ولما ساخت بالائی هنده لدنیا حستہ
276	کی اقرب کلیب اور احصیانہ	247	کیا ایقان، رسیل رہت سے طلاق نہیں
278	واذ قیل لهم ساختکو اہدھل القریۃ	248	لائج طکانیا بحریت
280	بیدان جیشیل زما رائکل کی قیمی لذات اور بورا	249	لذات سے لائیں، وہی نہیں اسے اغصی رہتے

صفحہ	مختصر	صفحہ	مختصر
318	بَلْ وَلَدٌ مُّهْدِيٌّ كَرَتَهُ إِلَى	282	إِنَّا لِلّٰهِ حٰزِمٌ كَمَا يَأْتِي إِلَيْهِ الْمُنْذِرُ إِنَّا لِلّٰهِ حٰزِمٌ
319	كَمَا كَفَرَ بِكَمٍ إِنَّهُ بِمٍّ لَّا يَعْلَمُ فَلَمَّا كَفَرَ بِمٍّ لَّا يَعْلَمُ	282	وَمَنْ يُؤْمِنُ بِالْقُرْآنِ فَلَمَّا كَفَرَ بِمٍّ لَّا يَعْلَمُ فَلَمَّا كَفَرَ بِمٍّ لَّا يَعْلَمُ
320	وَلَمْ يَخْفِدْ بِكَمٍ وَلَمْ يَوْمِ مَرْءٍ وَلَمْ يَرَهُ	281	وَسَلَّمُهُمْ مِنَ الْقُرْآنِ مَا لَمْ يَعْلَمْ مَا كَانَتْ حَاجَةُ الْمُهُجُورِ إِلَيْهِ
322	يُنَاهٰلُ كَمٍ وَلَمْ يَرَهُ إِلَّا مَنْ أَنْشَأَهُ إِلَيْهِ إِنَّمَا يَرَهُ مَنْ يَرِيدُ	286	يُنَاهٰلُ كَمٍ وَلَمْ يَرَهُ إِلَّا مَنْ أَنْشَأَهُ إِلَيْهِ إِنَّمَا يَرَهُ مَنْ يَرِيدُ
324	لَمْ يَرِدْ كَمٍ وَلَمْ يَرَهُ إِلَّا مَنْ يَرِيدُ	287	لَمْ يَرِدْ كَمٍ وَلَمْ يَرَهُ إِلَّا مَنْ يَرِيدُ
325	إِنَّمَا يَرِدُ كَمٍ وَلَمْ يَرَهُ إِلَّا مَنْ يَرِيدُ	288	وَالْفَلَاقُ مَا تَعْلَمُهُمْ لَمْ يَعْلَمُوْنَ قَوْمًا
327	أُولَئِكُو لَوْلَا إِنَّمَا تُرْكَلُوا مَاصِنْ قُتْلٍ	289	أَنَّهُمْ سَمِّيَّوْنَ مَنْ قُتِلَ
329	شُرُكٌ أَنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ إِنَّمَا يَعْلَمُهُمْ مَنْ قُتِلَ	291	فَلَمَّا صَوَّهُمْ مَنْ حَرَّكَهُ وَيَوْمَ
330	يُنَاهٰلُ كَمٍ	295	يُرَأَى إِنَّ كُلَّمَنْهُ وَبَنْهُ إِلَيْهِ يُنَاهٰلُ كَمٍ
332	وَلَمْ يَلْعِمُهُمْ مِنْ بَنْهٍ إِلَيْهِ يُنَاهٰلُ	295	وَلَمْ يَلْعِمُهُمْ مِنْ بَنْهٍ إِلَيْهِ يُنَاهٰلُ
334	لَمْ يَأْمُرْ إِلَيْهِمْ	296	مُشَاهِدَاتٍ كَمٍ لَّا سَالٍ
337	كَمٌ بِإِنَّهُمْ يُلْهَنُونَ	297	مُرْدَكَمٌ كَمٌ بِإِنَّهُمْ يُلْهَنُونَ
338	وَلَمْ يُنَاهَلُ فَعَذَّبُهُمْ	299	وَلَمْ يُنَاهَلُ فَعَذَّبُهُمْ
340	بَلْ دِرْبَكَمٍ قُتْلُ إِنَّمَا يَكُونُ مَهْبَطَهُ مَنْ يَرِيدُ	301	بَلْ دِرْبَكَمٍ قُتْلُ إِنَّمَا يَكُونُ مَهْبَطَهُ مَنْ يَرِيدُ
341	لَا شَرُوبَ لِلْجِنِّينَ سَمِّيَّوْهُمْ إِنَّمَا يَأْمُرُ إِلَيْهِمْ دَارِيَّ بَلْ	301	لَا شَرُوبَ لِلْجِنِّينَ سَمِّيَّوْهُمْ إِنَّمَا يَأْمُرُ إِلَيْهِمْ دَارِيَّ بَلْ
343	سَاعِيَّا لِلْقَوْمِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِإِيمَانِنَا	304	وَقَطْعَنَهُمْ فِي الْأَرْضِ أَعْمَالًا
345	إِنَّمَا يَأْمُرُ إِلَيْهِمْ بِمَا يُنَاهِي إِنَّمَا يَنْهَا عَنْهُمْ	305	إِنَّمَا يَأْمُرُ إِلَيْهِمْ بِمَا يُنَاهِي إِنَّمَا يَنْهَا عَنْهُمْ
346	وَلَنْ يَنْهَا إِلَّا جَهَنَّمْ كَثِيرًا مِنَ الْعَذَابِ وَالْأَشْدِ	306	بَلْ يَنْهَا كَمٍ كَمٌ
347	بَلْ يَوْمَ الْحِسَابِ مَنْ فَلَلَ إِنَّمَا يَنْهَا	308	بَلْ يَنْهَا كَمٍ كَمٌ
348	كَمٌ يَنْهَا إِلَّا جَهَنَّمْ كَمٌ	311	بَلْ يَنْهَا كَمفْ كَمٌ
351	نَارِيَّ بَلْ يَأْمُرُهُمْ مَنْ يَنْهَا إِلَيْهِ يُنَاهِي إِنَّمَا يَنْهَا	312	وَالْمُنْهَى يَمْكُونُ بِالْكَتْبِ وَالْأَقْمَوْنِ الْمُلْوَدُ
	كَمٌ يَنْهَا	315	

صفہ	عنوان	صفہ	عنوان
154	انوارِ ام بے شہادت	151	وللعل امساع العسکر فاده موجہها
155	مرکبِ صورتیں فرق (گیر بات)	154	قد کے کم و بیچ موقن ہیں لیکن دیواروں پر سوچوں
156	حوالہ خلائق کم من نصرا و احدہ	155	لڑ تسلی کے لام
157	حضرت حافظ امیر طبلہ الاسلام کی پائیں تسلی سے بیکاری	156	مل اور لام کے دل کے لام
158	حضرت حافظ امیر طبلہ حضرت حمایہ امیں ۱۰۰ بے	157	نکھنالی سدلی
159	حیاتیہ راں لی مذاق انجامی ستب بے گیلی	158	والذین کندو بابیاتنا
160	بکثری کاری ہے	159	مُتدرج کوئی باریں اکرمیں ما
161	ایشر کوں مالا ی محلق ششیا و ہمی خلقون	160	ذلیں بیڑے ٹوکریں قیامیں لان
162	پر کے سدلی میاں تاریخیں دلے اسپیں نظیریں لان	161	لیں اسے گوئے مرافقِ کامن میں وہ کہے
163	ہوش نے مذاروں ملکے ۲۰ کل	162	وللهم ظرا و افس ملکوتِ السموتو والارض
164	میراثِ اطہار تاطہہر اسختاں میں فرق	163	ساردِ دھیم تدار غر و کھش فرق
165	فنا اللہین تعمودو هن دونالله	164	ساس او طردِ دلی طریں گمراہی سرست انی
166	ہوش لی لی ، جواں اور اعیان اور اور کوئی بے کاری	165	لڑ جن بیجا پاس
167	عمرست بے	166	یستو بکمیں الصاعدیا لہ عرسها
168	انوالیں المعاشری فرزی الحکتباں	167	یاست کے است سے ۴ ایں
169	ایک برا اگل اگلی	168	یاست سو دلت ایضا اسرا دی ہے کاک خوب باقی رہے
170	ست اشیں نیالی بی سید اور دل کاران	169	صور طیِ الالم / یاست اطہر بیانی
171	خدا المعمود و لبری المعرف	170	یاستِ الامان ، دل ، دل مترقب ، سلی ، کبری و جزو
172	ظاہر سے فری کریا تھیں اوری ہے	171	قق لاملک سلسیں بمعا و لاصر
173	لکھا دے سماں ایں دل مسلمان ہے	172	سرپ ، سے دل دل ، دل دل سدار این دنور خلی بی
174	وکیڈر مل	173	حدیثِ صلح و رحلات ای (آوت فرائی)

عنوان	مختصر	عنوان	مختصر
450	حُلْشَن	418	الذين اتقوا اذاصهم عذاب من الشيطان
452	سکھاں الخرسکمن	419	بِكَارِلِوْرِدِ لَهْلَانِ
456	حُسْنَ کے تامِ فَرِیلِ فَرِستِیں	421	اَنْدَامَنْ سے بِلَهْلَانِ سِیْلَکَارِ جَرِیَانِ کے بَیْجِیں
456	حُسْنَہ خُسْرُ اُخْلَانَ اَنْدَامَ	422	وَالظَّالِمُونَ اَتَهُمْ يَعْلَمُونَ
	کَلْرَیْ		قَرِیْبَاتِ اَنْدَامِ شِیْلَنْ وَقَبِیْلَانِ اَهْلَیْنِ
456	حُسْنَہ کَلْرَلِ لَهْلَانِ ہے	423	وَلَا قَرِیْلِ الْقَرِیْلَاتِ خَاسْتَمُوا مَوْلَانَسْتَوَا
458	وَلِيْمَدْحُکْمَ اللَّه	426	لَهْلَانِ کے بَیْچِیْلَنِیْ کِیْ قَرَادَتِ آتِ اَنْدَامِ شَرِیْلَنِ آرَادَت
460	حَلَبَت	429	شَلَامِ شَلَامِ شَلَامِ
461	حُسْنَہ کَلْرَلِ عَرَبِ کَلْرَلِیْ		شَلَامِ کَلْرَلِ سَلَامِ
461	اَنْسَتَلِیْکَلِ وَنِدِیْلِ سَکِمْ فَاسْتَجَاب		
466	درِیْسِ فَلَلَنِ اَنْدَامِ سَلَامِ کیْ مَد	430	
	اَزْلَلِ کے لَئِے		
468	لَفِیْلَیْکِیْلِ حُکْمِ التَّامِسِ اَمْتَحَمَتْه		شَسِ کے حَلَلِ اَنْدَامِ میْلِ اَکَارِشِیْ کِیْ مَوْرَثَیْ
471	جَلَوْتِ کَلْرَلِوْرِ اَنَّکَاتِ کَوَاتِ اَرْگ	474	رَانِیْلِ بَلِیْلِ اَنَّکَاتِ کے سَاقِ
	لَشِکِیْرِ رَسْتَہِ ہے	476	وَارِلِ اَرِلِ اَرِلِ
472	لَلِیْوسِ دِیْلِکَالِ اَلْمَلْکَتَنِیِّیِّ مَعْکُم	477	اَبِلِ، اَکِلِ دَلَاتِ
479	ہَلَبِ کِیْت	479	اَوَلِ، اَوَلِ
	خَارِیْلِ دِرِلَطِ کے لَئِیْتِ خَوَلِ نَدِےِ ہیں		
478	یَا بِهِ الَّذِینَ اَسْتَوَادَلِ الدِّیْتم	441	یَسِلَوْنِ سَکِمْ عِنْ الْاَنْقَالِ
481	رَوَبَت	442	اَنْ دَلَانِ، دَلِلِ بَرِوْجِ شَرِیْ
482	اَنْ دَوْمِ بَیْلَانِ، بَکِلِ دَلَبِ	442	بَلِ لَیْسِ بَسِپَالِ دَلَبِ ہے
483	قَلْمَلِ تَلَلَوْمِ وَلَحْکِمَ اللَّه	443	لَمَاتِ دَلِلِ لَانِ ہے
488	اَنْ اَنْلِیْ کِیْلِیْلِ اَرِلِ کَرَے	446	اَنَّ الْمَوْمَنِونَ الَّذِينَ اَلْفَحَکَرَ اللَّمْوَجَلت
498	لَشِکِیْرِ اَسْدَلِ لَلَّاتِ اَلِیْلِ ہے	447	وَلِلِ کے اَسْدَمِ اَرِلِ لَانِیِّیِّ مَنْکِنِ
	اَنْ تَسْلِحُو اَنْقَدِیْلِ سَکِمْ اَفْتَح		قَرَانِ اَنْدِیِّیِّیِّ بَلِلِ بَلِلِ اَرِلِ مَنْکِنِیِّیِّیِّ پَجَابِ ہے
	لَلَّانِ کے بَکِ الْلَّانِیِّیِّ خَرِ	449	

صفحه	مختصر	صفحه	مختصر
٩٢٤	لله وَ لِنَبِيِّنَّ أَنَّكَ مُلْكُ الْأَرْضِ إِنَّكَ	٤٩١	-
٩٢٤	خَاتَمُ	٤٩٦	الْمُصْنَفُونَ الْقَدِيمُونَ حَسْكُم
٩٢٨	يَا يَاهُ النَّبِيُّنَ مُسَوْلِيَّنَتُهُوَنَ اللَّهُ	٤٩٧	لِنَعْفُ فَمُثْلَدُهُ دَرِيلُ الْمَلَكُوت
٩٣١	لَيْلَةُ	-	سَبِيلُ الْأَسْبَابِ
٩٣٢	لِلَّهِ دَرِستُهُ مَنْ سَبِيلُ الْأَنْجَابِ	٤٩٩	يَا يَاهُ النَّبِيُّنَ مُسَوْلِيَّنَطَبِعُوا
٩٣٣	وَالْمُكْرِبُونَ كَالنَّبِيِّنَ كَفَرُوا	٤٧١	أَنَّكَ مُلْكُ الْأَرْضِ كَمُجَاهِلُ
٩٣٩	وَالْأَنْتَنَ مُلْيَمُ بَيْتَنَ الْأَنْوَارِ	-	لِرَبِّكَ زَلَّتُكَ سَبِيلُ جَانِبِ
٩٤١	فَوْدَتْ بَلَرِيَنَ حَدَّسَتْ طَابِ مَلِيَّ أَنَّكَ	٤٩٦	اَنْشَرَ الدُّولَيِّنَ مَهْنَالَهُ
٩٤٦	مُسَلَّمُونَ كَمُكَذِّرُ شَرِقِيَّ كَمُسَرَّرُ كَمُكَذِّبُ	٤٧٧	«مَنْ كَمْ مَهْنَشِنَ» كَمُهَرَّلَهُ مَهْنَالَهُ
٩٤٦	وَمَاسِكَنَصَالَهُمْ مَهْنَالَيِّبُتْ	-	يُفَرِّدُهُ عَاطِرِيُّونَ
٩٥١	لَيْمِيزُ الْمَعَالِيَّبُوتْ	٤٩٧	سَبِيلُ كَلِّ الْأَنْكَلِيَّ شَوَّلِيَّ بَشَّاَقِيَّ تَسِيَّنَ
٩٥١	إِنَّكَ مُلْكُ الْأَرْضِ كَرِيَّتُمَ كَمُكَوَّطُهُ مَلَكِيَّ	٥١١	يَا يَاهُ النَّبِيُّنَ مُسَوْلِيَّنَهُوَنَ اللَّهُ
٩٥٦	وَقَاتَوْهُمْ حَتَّى لَتَسْكُونُ	٥١٦	وَالْكَوَافِرُ لَلَّاتِيَّبِينَ النَّبِيُّنَ
٩٥٩	كَمَارِبِتْ ٢٠٢٠ مَوْلَدُكَ لَكَ كَمَارِيَّتْ ٢٠٢٠	٥٢٠	جَسَّسَتْ كَلَيَّتْ مُسَلَّمُ كَلَرِسِنَ هَوَأَ
		٥٢٣	يَا يَاهُ النَّبِيُّنَ مُسَوْلِيَّنَهُوَنَ اللَّهُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ الْمَلَائِكَةُ إِنَّا سَمِعْنَا مِنْ قَوْمٍ هُنَّ نَّاجِيَاتٍ لِّشَعِيْبٍ

کہاں جو اسی نے جھوٹ نے خود کی ان کی قوم کے الجھن کا لامگے ہم تم کو اسے فرمیں
اس کی قوم کے طبقہ مسوار بولے اسے فرمیں تم ہے کہ ہم شعیب اور تمہارے ساتھ والے مسلمانوں کو باہمی

وَالَّذِينَ أَمْوَالَهُمْ لَمْ يَرَوْا مَعْلَمَ مِنْ فَرِيْبِنَا أَوْ تَعْوِدَنَّ فِي مَلَيْتَنَا قَالَ أَوْ

اور ان روحیں کو جو روانہ ائے ساتھ تمہارے بھتی سے اپنی طرف تو جو دین میں ہمارے لیے اور
یقتوں سے لکھاں دینے کے طبقہ بولے دین بن جاؤ جو کہ گلی الچوہ ہم ہے زار ہوں

لَوْكَشَا كَرِيْهِنَّ ۝ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَانُ عَدَنَا فِي رَبِّتَكُمْ

کہاں ہم ہیں لاہستہ کرنے والے بیٹک گھڑ کیا ہم نے اللہ پر جھوٹ کیا اور تو اس کی وجہ پر ہمہ

خداوں ہم اور اللہ پر جھوٹ کیا دلداری کے اگر تمہارے دل میں بھاوجیں بعد اس کے کو اڑتے

بَعْدَ أَذْنَجَنَّا اللّٰهُ مِنْهَا وَنَأْيَكُونُ لَنَا أَنْ تَعْوَدَ فِيهِ فَإِلَّا أَنْ يَشَاءَ

پھر اس کے کو بیت دیا ہم کو اٹھ لئے اس سے اور شیخ پرستا ہے اس سے باتیں جانتے ہو گو وحیں ہم اس پر عزیز کر

ہم کو اس سے بچایا ہے اور ہم مسلمان ہیں جس کی ۲۷ نبیوں کو تمہارے دل میں آئے تو یہ کوئی کھوٹ

اللّٰهُ رَبُّنَا وَسَلَّمَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا عَلَى اللّٰهِ وَكَنَّا زَرَبَنَا فَلَمْ يَعْلَمْ بِيَنَّا

وَلَمْ يَلْمِي اللہ تَعَالٰی وَلَا ہمارا گھر سے ہوئے ہے رب ہمارا سرچ کو علم ہے اور اسکے بعد ہر سرکی ہم نے
ہدایتے ہوئے ہمارے رب کا عمل انجیز کر دیجیا ہے ہم نے اللہ پر جھوٹ کیا۔ اسے رب ہمارے

وَبَيْنَ قَوْمَنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَتَحِينَ ۝

الله رب ہمارے نظر کردے ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان اور قبائل سے بدلہ کر دیا ہوں ہم سے
ہم میں اور ہماری قوم میں حق پیدا ہوئے کہ اور تمہارا جسد سے بیڑے ہے۔

اعلیٰ: ان آیات کا بھیلی تیات سے پڑا طبع اعلیٰ ہے۔ پڑا اعلیٰ: بھیلی آیات میں حضرت شیعہ طیہ السلام کی اپنی نسبی دار شدوات بیکر کر دے اب اس بات قوم کے لئے جو بلکہ کوئی کرہے کہ اس تو کو کرفنا ہے کہ بعد اثر نہ یعنی دفعہ قوم کو کرہ رہا ہے۔ دوسرا اعلیٰ: بھیلی آیات میں ذکر ہے اس کا حضرت شیعہ طیہ السلام نے قوم کو کہا کہم کا علم را فحص برو و احتی پی محکم اللہ۔ اب ارادت ہے کہ اس قوم اس پر عمل نہ کیا۔ ان حضرت شیعہ طیہ السلام کی اعلیٰ کی تحقیق میں سبز فارم ہے جو ا قادر خالیوں کے علم فدا کر رہا ہے۔ بابت۔ تیرا اعلیٰ: بھیلی آیات میں ذکر ہے کہ حضرت شیعہ طیہ السلام نے کافر قوم کو کوئی لی نہیں دے کرے کا علم و لادکوں والیں قلبیلہ اس بات قوم کے اخراج لیجئے کہیا کہ، بے کہ انسوں نے اور تینیں اور اسے دلے کوئی اولاد مرد کا ناشروں کر دیا۔ چوتھا اعلیٰ: بھیلی آیات میں ذکر ہے کہ حضرت شیعہ طیہ السلام نے اسی قوم کو گزشتہ لاک شدہ کفار سے واقعہ تسلیم کیا۔ اسے بھیلی آیات میں ذکر ہے کہ انسوں نے بھیت پکڑنے کے خواہیں بادکست کی طرف قدم پر جلا کر ان انسوں کی ملٹی پانے نہیں کر کر لی۔

تفسیر: قال المصطفى استكروا من قوه۔ یہ نیا جملہ ہے جس میں قوم شیعہ کے سواروں کا وہ اب اعلیٰ فرد یا کیا انسوں سے حضرت شیعہ طیہ السلام کی حکایات حکیم کے ہے ایسیں ایسا ہے ہر دو کلام کیا۔ ملا کرنے ہیں حادثہ اس سے ہے جملہ۔ برابر سما سرداروں کی معاونت میں کی بیویت سے لائیں بھر جائیں۔ ملا کرنے کی حقیقی ہیں جو بد اس کا مقابلہ ہے مہمان نظر۔ المعنی استکروا۔ ملا کلیاں ہے استکروا ایسا سفضل ہے ہے بیان کے لئے ہے بالکل۔ بہت کے لئے مہمان نے اپنے کو بھتھی ہی یہ کہیا تو حقیقت ہے کہ اپنے کو بھتھتھے۔ کلارے مقابلہ اپنے کو بھتھا گھنامہ دے بے سلطانوں کے مقابلہ اپنے کو بھتھا اور اسی نی کے سامنے بولائی گئی بہتھے انسوں نے قیراطی کیا۔ قوم شیعہ میں اسی قوم ہے مہران کی نسی قوم ہے اور وہ قوم مرد ہے جن کے سامنے بولائی گئی بہتھے انسوں نے قیراطی کیا۔ مقال میں دے گئی جماعت شیعہ طیہ السلام سے کہیا تھی خودے دوستے۔ وانہ رسول پر ایمان لائے پر اپنے قبیلے مکتے بنے گریجوں لکڑوں نالی پر سترنے گئے۔ خلے ادھے تھے۔ لحضرت حسن حکیم شیعیہ میں کہم میں ان لوگوں نے جماعت شیعہ طیہ السلام نے کلی طرح بہلی کی۔ ۱۱۔ اب اصل نام شیعہ پر کہا جی کہیا کہی اسلام کے تینی تھیم کے باوجود ایسا جو اپنی انتی سے ناہل ہیں گے حالانکہ زین العابدین، سول علی ہے (۳) اتنے کو تباہ کی جائیں ہے مدار تم تباہ و اپنے تباہ کی وجہ سے رہ رہ سماں کو۔ والذین امنوا و معنک۔ مہابت مخوف ہے کافر ضمیر و لمحہ حکیم کے میں مدد اتھی۔ ۱۲۔ آپ تو ہیں؛ ملک کے اور بولوں اپنے ایمان لائے اپنیں ہیں۔ دلیل اسے کہ معنک مغرب ایسا ہے اسیں پڑا فوجیں بھر کر بے کوئی خدا من ایمان ناہیں۔ غاز۔ کھبر بیو العلی و طیر، الکذا انتہی کوئی اور ارض سیں پاں دلائے بہت دار، سلکب کو ایمان کا دلائیں یہ ہو کہ مو میں ایمان میں نی کے ساتھ پیش کی جائیں۔ یہی مدار بذات ایمان میں پہنچتے ہوتے ہیں۔ یہی ایمان عرشی ہوتا ہے۔ مو میں کا ایمان فرشی۔ یہی ایمان ان کی بیداری ایش سے پہنچتا ہے۔

قال الملاع - الاعراف

ادالح سے۔ ان کا ایک دلائل سو منوں والیں عرضی بھی نبی کے ذریعہ سے۔ من قویتھاں کا اصل میں فخر جن سے
بچے۔ قریب۔ عین اسی پے دولا شریرو بنا کوں رسال شمر مردابت عین ہم کوہی ٹالیں گے اور تمادت ساتھ تدریجے سو منوں
کوئی ناکہ تحریر و ہری صیحت پبلے۔ بندو طلبی کو بڑھائے کی، خیال رہے کہ ان دو گوں نے آپ کو جلی
و جسی تھی کہ خدمتکن تلاں ل تکایف قل سے زیادہ ہے کہ قل کی تکایف آنے ہے گردیں تکالیکی تکایف ہلکہ تکایف
بخلافی خصوصاً بب کے ساتھ میں یوری بحافت، اسی نے جلد اسلامی میں پھرستے شروع ہے۔ آپ اکابر اخیاء کرام
تعمیر کی اول التمودن فی ملقتنا۔ اس مہابت میں فو ماظن شنس ہے بلکہ۔ عین للانہ بنے تھے تھنگر کام صورت میں ر
کلش گے کہ تمہارے دین میں آجلو۔ نیل رہے کہ التمودن ہے معمودے جس کے میں باقرون ہوں ہے تھن اوت آنلا
۔ عین سیورۃ۔ پڑھنے۔ جاندے پہلی صورت میں ہام ہو تھن کے خلاب ہے حضرت شیعہ طیب اسلام اس سے ظاہر ہیں
کوئکہ آپ نے بھی لفڑی کی تھا بارگز کھی لاتھ بادھ جانے کے کیا حق اور دوسرا صورت غیر شیعہ طیب اسلام بھی اس میں
راہیں پھیلی اسے مرتضیٰ تبلدے۔ اسی میں بھاروت کوچیے ریڑے کافر تھے اب بھی یہ جو والے شیعہ باروں و مخن اپن کا رہ
ہم ہمیشہ بن جو مسعود۔ عین جانہ گئی آئی۔ ایک شارکتھاے۔

الافقد عافت لون فتوب تكن الایام احسن مرة

جتنے قدموں اس بوجیں غیر مارت کیا جائیں کون فکر میں ملے دیکھ کے تما تما
جس پر نیکی نہ کرم اور بولے۔ لیکن اور مال میں سلکار رکھر کیس میں حضرت شیعہ علیہ السلام مردیوں تو نہایت پلے سی
میں ہے لیکن جو کچھ دیگریں اور نیکی کی نہیں میں کرتے۔ چہ جا یہ کھو شرک کرنے میں ہم کو خدا نے پلے ہی سے کھو دیوں سے
چکرے رکھا کرے۔ وہ کندہ عباہیں نہ کہوں تک آئے۔ اگر ان کے پاس کوئی جیکہ تسلی نہ کر گئے جگہ نے کیں میں جانکر
کپاس ہلاکتے۔ وہ رستے گھٹکی گوازے ملٹا گاندہ کا کس کپاس آہکار اس کی گوازے ثابت کر دیتی ہے یہ ہے کندہ عباہی
میں جانکر۔ خیال رہتے کہ ایمان کے بعد کمزور کارہ نہ ہے فور احمد فوائل نظر بد رہے اس نے افتخار یا اور علیہ ارشاد ہوا
و مایا کون لئا نا نعمود فیہاں فربن ملی میں تصویر کاہر سارخ دکھلایا گیا ہے جیسی انتیار اور خوشی سے کمزی طرف
اوٹکی تھی۔ یہ نہیں بولو گناہکر ہیں کے مغل ہے بدل بھی کارہ سو منی کے مغل ہے فرانس ہے اونگان کے بعد
لا تھوڑو منساہا چیز ہے تو اک حضرت شیعہ علیہ السلام کے مغل ہے تو چکن چیز ہے جو کب عوادی خل کے میں ہے
لکھا بہاس لئے اس کے بعد ایک آیا۔ ایک فی کیا میں ہم سو منی کے لئے کسی طرح کسی حل کی وسیعیت میں سو منی
شیش کی وجہ اسلام کمزی طرف لوٹ جائیں گے اس کو راجیا کر لئے ملکی تھیں کہ ہم کافر ہو جاؤں مدداءے لے ایمان دیا
ہزم ہے جیسے سون کے لئے در حقیقتیاں کے لئے گری جو کب اس قریک ملی میں اپنی سوسو سوتا پڑے مصلحہ کی محفوظیت کا
ذکر ہوئے ملکوں کوئی خیال کر کر آپ اپنی بارہ باریاں کر دے جیں لہذا اور افزاں۔ الائی یشا عاللئو ربہ اس فربن کا حصہ
ہے اپنے مصلحہ کو رب تعالیٰ کے پر کرنا کر پلے والا کام سو منی کے مغلیق مقابله اور مطلب اسی ہے کہ ہم سو منی کی
مرجع اگر ایمان سے نہ ہیں کے کوئی سو و سوتا پڑے ہیں کہ رب تعالیٰ کا ہمارے مغلیق اور علیک یہ ہے کہ سو منی مردہ اور
بیٹھتے ہو مردہ ہے۔ تم کتابی اور قاؤنٹی ہم سو منی انشا اللہ مردہ ہوں کے لئے اور اس کا مغلیق حضرت شیعہ علیہ

ہلام سے ہو تو ملاب سے ہے کہ تم اک روز بخیا کارڈ بخاں ہے گرہم یہ بات اپنے بھروسے میں کئے رہ تھے لے کے جو سر
پر نہیں کہ آرہو ہی نہ کمرہ رنجا ہے تو تم مردہ نہ ہتے یہیں گردہ ٹھاپے کا سس خدا ہم مردہ ہیں میں ہر سختی میں اس میں
ہاںکھیں کرہاں۔ ملٹی فریاب یہ سلسلہ اللہ حسن ولطفناول العبادین یہ بات دیکھ دیتے کہ رب
کو پر پڑھتے کہ یہ وہ یہ وقت اپنے رب کا کردار تاریخے کوئی بات لہنہ اک تکور پر کرتے اس فریان میں اسی کی تاکیم ہے
وسع و بناء کل شیعہ علمائے اسن میں آیات کی خوبی ترکیب ہادیاں ہیں ملک بیارت ہوں جو وسیع
علمہ بناء کل شیعہ علم کو سچ کے نالی کی تحریک ہے ایک یہ تنشیں الراس شہید ہے۔ سکھ ہیں کہ اکابر ملہم ہیجرا
کھیرے ہو۔ یہ کوئی حق اس کے علم کے تکبر سے ہاں نہیں۔ ملک شیعہ۔ مصنی مطہوم ہے اس میں نکاح و ابہات و اور
المخلقات سے واپس ہیں کہ انہوں نے اک جدہ ہے تو روشنی سے جانے کے لیے روشنی کے باقی میں اک اطمینان میں خلی
قدم ہے علم نصیلی ہے علم عبور کرنے ہیں وہ محدث لعنی دو خواکے علم میں کافر ہے وہ کافر ہو کافر جو کہ دوز کے لئے مسلمان
ہے۔ اور وہ اس کے علم میں ہے کہ وہ سون مردے کا گلہ چند تکی میں کہ وہ ذکر کے لئے کافر ہو جو دارخانہ علمن
اللطف تو سلسلہ صدرت شیعہ طیل الحالم الی فرقہ قویہ کیا رہے میں کے وہابی ہیں ہے کہ تم کوئی کلپی بخش سے ملا دیں
نے۔ اس فریان کا متصدی ہے کہ تم تصادی دیکھوں سے وہ نہ اپنے نیس کو کھڑا ہو جو سرف نہ تعلیم ہے عملی
اللہ کا تقدم فریان تو سلسلہ پیش میں سے ہم کافر ہوں یعنی ہم نے اک تعلیم پر ہی بھروسہ کیا ہے ذکر کے سی اس کے
اقسام میں ہم کافر کر چکے ہیں۔ میں کافر ہوں ہاں اسکو اک تکہرے ساختاً الفتح ہے یعنی تو ہمین قومناہ بالحق و عما نہ مضرت
شیعہ طیل الحالم نے ہم وہ کے بعد اگر بیک آپ اپنی کافر قوم کے میان سے بچ سو گے پوچھ کر میں انہوں نے تعلیم دی پہاڑ
ہائی پر اس درستہ نکار کے ہم سے پکارا ہاپنے خصوصیات کے موافق ہیں لے آپ نے میں کو درستہ ارض کی الفتح ہاتھ پر فتح
سے۔ مصنی کھونا مصلح میں ملائیں کیجئے اس کی تھی یہ کہ اس سے حق ہو جائیں اسکل بلجے نواعز ہو جائیں فضلہ و
مع کا ہے اپنے قتل ہار ملی صرف زین سے چے کسی کاروں جھوٹے کی جوہ ہے کہ انہوں نے اک قتل فیصلہ تبدیل ہے شیعہ طیل الحالم رب تعلیم پلے ہی
ہے۔ پاکستان اس سے فوجیا تکارہ میں جزو ہیں کافر ہیں۔ آپ اپنی قوم میں میں کی نجات ہو کر انہیں ہاکمیت کیا تھی مالا ہے
ہیں جس سے اور ہاں آنکھوں سے کچکی لایا ہے۔ بیرونیں ہاتھ سے مروڑ اپنے خود اور آپ کی قوم میں میں ہے اور قومنا
میں قوم سے مروا ہے آپ کی فوج قام۔ قوم سے مصلح اور اس کی میں میں کی قوم زندی قوم بھلی قوم ایکھڑی قوم ایکھڑی قوم
سب کو پسیاں ہو جاکہتی ہیں نہ تعلیم دیں اور اس کی میں میں کی قوم زندی قوم بھلی قوم ایکھڑی قوم ایکھڑی قوم
اہن آپ کا ہے اور کفار کے دیہی میں اور اضافہ اور فیصلی فریادے کے کفار کو ہاکم کر دیں میں کی نجات ہے اور وہ
انہت خیبر الفاقعین دمات آتاب سے بے کہ وہ افسد تعلیم کی جویں کمی جدے اور جو کمی ایسی ہے اپنے دی ہے
سوانح۔ ملن ایسا کہہ کاہنی کو قائم ہی نہیں تلاخ کی پوری کوئی حقیقتی مخلقات کا حقیقت گواہ کھو لکھے اس لے اسے قل ایسا
تلخ کا جاتا ہے تلخ میں تھے ارم سے بہت سے ہمیں ہیں تو وہ قبول کیں گے جو تریخی میں بھج وور قوی ہے بس میں

قال الله . الامر اف

اپنی بس کے خلاں وہ اکا جھل سین لند تھل کے بھیٹے اور تھل کے نہمول میں اور ستر میں فتنہ بے قذافتے خر لاتھیں بھلماں اکل رستے درب نایمداں ہے

فاظ نہیں بھی تیکتے کیا۔ سے پہنچا کر کہ عما مقصود کے سورا قمر میں ایسا کہتے ہیں
 جسے چین اگر ۱۰ دست ۲۰ بلوں ۳۰ دست ۴۰ جلوے ۵۰ مالکہ الدین استکبر واتے مالک ہوں تو سر افغانستان
 فوجوں کو ختم کرایا۔ اب اسی بے اور حب کی نی کے مقابلہ میں ۶۰ تجوید ترین فربہ پر کوئی جنگی کمی ہے اور اپنی ہجت کی
 مانگہ ایسیں اللذین استکبر واتے مالک ۷۰۰ اس حرم کے عکر اور غور نے شیخان کو یاں کیلہ ہیر افغان کہا۔ کسی ہجت
 مومن ملکی اور اخیری طبقہ باشکر رحمت کیا ایسیں ہے کوئی جلوے ۷۰۰ شیخان کو یاں کیلہ ہیر افغان کہا۔
 کیونکہ ان آئیں قوتوں کے اون سے دور ہوئے لٹکائے یا اس طرح کوئی ان کی پاس ہے ملک جانے پر اس طبقہ انسان
 ایک اپنی پاس سے ہٹا رہا ہے۔ تاہم اللذین استکبر واتے مالک ہوں تو اون اپنی قبری خود کو دوڑتے ہیں۔ رب تعالیٰ
 نہ اپنے لوقت بیلو العذاب اللذین مکثروا اور کہ مدار سے مسلمان گلک جاتے تو ملک کا کوئی ادب نہ ہے۔
 چوتھا کو بعد مولود مولیوں کو کمی کر رہے الامم ایک جن میں اس کے ساتھ اپنی طرف کھلتے ہیں۔ تاہم اللذین صوت امامعیکت
 مالک ۸۰ اکر اس سے بکست کیا ساکن کملہ و کیتے کر آپ پھر ایمان لاتے۔ خیال رہے کہ نی کے ایمان اور مولود مولیوں کے ایمان
 میں بھی طبع افراد ہے۔ (۱۰۷) تاہم ایمان مولوں بحوث کلاتے لے اکر تھے ایں یہاں مولیوں میں بھی اگر ایمان نہ ہوئے تو ہیں۔
 رب تعالیٰ لے بیشک کے دن ائمہ بیوتِ کتب و قرآن کی خیر وے دی تھی۔ ولذا اخذ اللہ میتیاق النبین لہما
 ایتیحکم من مکتب و حکمہ میں نہ کوئی کھلکھلے۔ اسی مالک میں آئیں گھر خوبی کا کام تھے۔ تھے ایں کیوں حضرت

ایں ایک سوی، جسی شہرِ اسلام کے بیان کے حاصل کام (2) انی کا بیان مرثیٰ ہو اکبے مومن کافری۔ اسی لئے ملے ایک ان کو
پڑاں اور خواتین ہیں اللہ اشیطان و نبویت اس کے بیان کو کوئی قدر میں مرثیٰ فرشتے تھات سے محظوظ ہوتی ہے فرشتی
جس لئے کوئی زارِ حلفت وہ لوگوں کو تحریر کیے تھے کہ تو زیریٰ کوئی اکتھیں (3) انی کا بیان ذاتِ مولیٰ والی مولیٰ حرفیٰ بیکنی سے ملے اس
یقینہ اور حکمیٰ فرشتیں یا انگریز اور اریل کی رفتاریں۔ ملے ان کا استادِ حکم کہتا لعلے پاچوں حقائق کا کندہ بخشن اور اشیطان
اویں سے نیازاً کرنا اور جائیداً جائیداً۔ دیوبیشیطان (4) خواتین افراد اور خاص اور علیہ اللہ کو بکانتے ہے یا یوس ہے اس لئے ایک کو
ایں میں عرض کیا لالاخوبیٰ ہمِ اجمعین (5) الاعبا حکم نہم المخلصین گھر کا فرشتہ ان مدرس اسیوں اور
تبلیغ کو سے صیل شرائیٰ قائدِ القعودن فی ملتنا سے حاصل ہوں چھٹا فاکہہ، تیریجا بر ایک ہے خواتین ایک اور
اویا، مومنین اس سب سے دریں۔ یہ لاندہ اولو حکما کارہین سے حاصل ہو اک حضرت شبیح علیہ السلام
سماں فراہوا کری پیس ہر کلکارہیں سے ظریفہ ہارہیں اور زبان سے اس طاقتار کرسیں ہمارے دل میں جو، کلہی
ہماری زبانوں پر، گف سوال اس قائدہ مرد کا نظر میل کا رکے کمرے پر ترہے۔ قائدِ قفترینا سے عن معدناً شے
قریب سے حاصل ہے۔ اکھوں ہا خروں خواتین افراد اور اکارہ کنستے صوصوم ہوتے ہیں وہ بھی ان کے قریب ہی نہیں
ہے۔ فاکہہ بعد اذانِ جننا اللہ ایک تیری سے حاصل ہو اک جنات کے چینیں پہنچاں تاکہ رفعیٰ ہمچاں مظلہ۔
نکار اپنی لڑنے والی سے ہی اس سب سے چاہا ہے۔ فوائی فاکہہ: کافر کافر نور شرک کا شرک۔ اسی اشتعل کے
اور اس سے ہے ہم باہم الائیت اعلیٰ اللہ سے حاصل ہو۔ ارادہِ سعید مدار امران میں فرقہ ہمارا جان ہو رکلت کافر کا
کافر اندر نظری کی رضاہی اس لے امر سے نہیں ہاں اس کے ارادہ اور ہیئت سے ہے۔ دسوائی فاکہہ: اللہ تعالیٰ پر توکل کا
ندے کی بڑی ذلیل ہے اس پر توکل کر لے لاہر شرے گھوڑا رہتا ہے۔ بخط تعالیٰ یہ فاکہہ علی اللہ توکلنا سے
حاصل ہے۔ اے ہلی ان کو حقدم فریاد توکل کلہی۔ اے گل کی سہ تھیں یعنی جن کا ایک بارہ ہو چکا۔

پسل اعتراف، قوم شبیب بدیہی اسلام نے آپ کو سنتے ہے کال رئے کو مسکی کیوں ہی سائیں کا لئے کایاں قابلہ بوداں
پڑھتے۔ جواب: اس نہیں ملے اتفاقِ المولیٰ ہوتی تھی پہنچنا کوئی قیسی قدم فردی کاری و اسی وقیعی تھی اسی لئے قدم سے
چاہی تھی ایسی نکاروں اسی تھی اب بھی بھض کھوں کے پورہ ہری قبوار جس قیس سے نکاروں ہو جائیں اسے گھوشن، ہے
نکار نکار ناکن ہو جائیں اسے نکار نکار نکار کیا۔ یہ مسکی اسی پہنچی تو سر اعتراف اپنے بیان سے نہ ہو دا
کر حضرت شبیب طبیہِ اسلام اور آپ کے سامنے نکار کیا ہے۔ مسکی اسی پہنچی تو سر اعتراف اپنے بیان سے نہ ہو دا
نہیں، مسکی مسکی کے کر کے دیا یہ طاف ہے۔ کہ مسکت کی سختی کر کے جیسے فرمون ہو یہ طبیہِ اسلام کو قتل کی
، مسکی، یا تاکفرونی اقتدار موسیٰ ولیدع ربہ گمراہ کی جرات نہ کرتا تھا حضرات اللہ تعالیٰ کی اسن، مذکوت میں
ہوتے ہیں۔ لاتقون فانکعن الانمینیں ایسا اس قوم کی لاکت کاروں آیا کہ اکبے مومنین کے دل میں ہے یا
گئے بحد بالا کسی ان بیانیں ایسا اکارہ کیا تھا تراہیے۔ حیر اعتراف اپنے بیانے کیا حضرت شبیح علیہ السلام کو دل
نکار نہیں پر نکار نہ ہو سکے تاکفار کے حضور انور کو نکارت کرائے پر نکار کیوں ہو گئے رجب فرماتا ہے لا آخر جہہ اللہین

انہی سے مسوم ہاتھ تک کوئی حکمت یا راستہ نہیں۔ تسلیمی مفہوم اس کے مقابلہ ہے۔ جو اپنے اس کا درجہ میں اپنی فرمیں گز دے دے اگر کام ہر دین کے حلقوں ہے تو پوکل کا درجہ کوئی حکمت نہیں اور اگر حضرت شیعہ میں 4000 کام کے حلقوں ہے تو اس کا حضور ہے لیا۔ مسلم رب کے پیغمبر کو کہا جائیں گے تو مسلم شیعہ بلکہ کوئی حلقوں نہیں۔ مسوم ہیں تو اس میں ایک ناٹھن کا درجہ ہے ملکن پر ملک کیا جائے ہے تو قیامت ہے کہ رب تعالیٰ نی کا نظر ہا ہے جو وہ یہ مسلم ہے کہ نبی کا انتیہ فاریں۔ آنکھوں باعتراف اپنے اس آیت سے مسلم ہوا کر مدد کلائیں گے۔ مرفق اس تعلیم پر ایسے ہے کہ ارشادِ عالیٰ اللہ توسکھلہ نے فریض حضرت کے لئے ہے ۷۳۶۷ میں جمعہ نماز سے فراہی کیں گے تو یہ تسلیم ہے کہ کہہ دیں کہ ملک کے خلاف ہیں جو اپنے اس امر اپنے کو خدا جو رب ہیں۔ ایک انتیہ مدد سرا جھنگی مدد اسی طبقے ہے کہ فروک میں اتفاق ہے بلایت میں ماکون، مکون، مکھدہ بیان کئے ہوں گے فرید کرتے ہیں اگر اس تھے کہ کے خلاف ہے۔ جو رب انتیہ حضیلِ حضیل نہادی کتب چاہا اعلیٰ حصہ اول میں بنا طبقہ ہے میں مرفق اس کو کہ کے خلاف کے بندوں کے تعلیم ہوں پر ماضی رہبہ اسکے خلاف نہیں۔ وہ حضرت اس رب کو یہی مفتلت بھی گذشت کے مفتریں۔ رب تعالیٰ اس کے زیر ہم کو سب کو کہ دیا ہے۔ سب میں طلاق اسلام نے فریادِ مصائب اعلیٰ اللہ حضرت دیدار فرنی نے فریادِ مصائب اعلیٰ میتوں ملکوں ملکوں رب ۲۴۰۰ ملکوں اعلیٰ البر واللائقوں رفرایاں تصریر واللهم بصر مکہم فیہ فلا صریح کہ ہے ام لہدی اسہاب النبی کو کل کے خلاف نہیں بلکہ یہی سب مدنظر اسہاب النبی کو کل کے خلاف نہیں بلکہ بھل کو قاتم۔ مدنظر اسہاب سے بے نیاز ہا جانے گرد مدنظر اسہاب سے بھی بے نیاز نہیں اس تک پہنچ کے ہوئے میں شد اور لوگوں میں ذمہ دینے پڑا۔ ملکلہل اسے بے نیاز ہیں کہ کسی ملک میں حضور نبی کو جوست سے بے نیاز کس کے الشی رہا یہ خسرہ کی خوبی کی سب کو ہر بجہ خود سے ہے بلکہ خسروں کی یوت لکھ کی ریتیہ کا سطہ ہے کہ اللہ کی قدرت اُنہی کے ذریعہ ہم نکل پہنچے تو وہ اس واسطے کے نہیں ہے بلکہ کلپور ہر دو کے خلاف کے ذریعہ رہت ہے بلکہ خلاف جان لیا تو عمل قدم ہے جو ایک اکابر حضرت شیعہ مطہر اسلام نے اخوات سے فتحاً خوف نہیں کیا کہ کئی سے لاش کے دین کی خدمت میں کارکی نہیں کی۔ مدرب بھروسے کیا تو ان اعترافیں تمثیل تحریریں کیا کہ مور من کوئی کے ساتھ ایمان میں بانٹا ہے طریقہ کہا ہے کہ قرآن مجید نے بت چکا جگہ مور من کوئی کے ساتھ کہا ہے۔ فرما ہے والذین محمد شداد اعلیٰ السکھنوار فرما ہے واصلو معموم عزیز وہ مرشد اقلیں کی کہ مرشد است وہ اس جو رب ہے مور من کی نبی کے ساتھ مردوں کی کہ سلطان کی اُنھیں اس کے خدمت کا ساتھ کہا ہے۔ ملک کلپور کا انہی کے ساتھ رہا۔ فیکن یعنی کے لئے رہا۔ لہلہ رہا اسکی بھیجا ہے جو اور ان کا پیار کو اس کے ساتھ رہا۔ مگوں نیت کے لئے میں بھرم اس آٹا گئے ساتھ لے لے وہ کہ رہت ہیں ایں جو بھاگی قابلہ والے

تفسیر صوفیات۔ سپر لند تھلیں کا کرم ۴۰ آئیے دالہ بند کی طرف درز تکے لورا منہ ملن پتا تاہے گھر جس نو دب اکھر جن
بندہ پنڈت سے مہاں کریبند اپنے مکار ملیتہ آئت کا کار و جاتا ہے گھری کا پنچاک لورا من کے تائے اپنے پیڑہ کا ہے جماں کا
اس کی حالت بے کوہ بیجیں کیا اسی دلکار ہونے والی ہے۔ محرمات اپنے اور اسلام کے اٹے پیڑیں۔ ان کوں ان کی شریعت

دنماں کے لئے مخلوق نہ ہو۔ وہ یاد کا ہے۔ قوم شیعیت کا ان سے کہا کر ہم کو اپنی نعمت سے نکال دیں گے ایسے نہ چاہی طرف
و حکیمیتے بھی کہا کے۔ کی تھیں یہ بیانات میں اور کوئی دوست ہوا جائی ہے اس میں شیعی طبقہ اسلام سے کہا کر ہم آپ
و انتی سے نکال دیں گے۔ اسے خالق خالقی یا انسان کے خلاف درست کر دی کہ اس اپنی نعمت سے اہل یا انسین چھوڑ
دے کر یہ فرمائی جاؤ گوئی سے کہا تھا اگر ہم پتاب آئے تھے تو ہم کو اجر ملے گے قرعون نے کہا کہاں اور تم مفتریں میں
ہے ۹۰ یا جو گے۔ رب نے اس طبقہ خالق اکار احمد نے مویں طبقہ اسلام کے مقابل ہے پرانی ایسی ہے ان کی بیت اذریجہ میں
۱۰۰ انسین رب ۷۲۰ ہی کہ یا اور وہ مقابر میں سے ۶۰۰ سے ۷۰۰ میں سے صوفیاء فراہتے ہیں کہ اپنی آرجی کو رب کے دوال کو رخاں اپنے پر
تکن پکڑ لے گئے، پر یہ بھروسہ کہا تھا اپنی ایسا بے الائحتہ شاہد بیان اسی کا حق وہ ایسا ہے لمحیٰ ہم کو رب تعالیٰ نے ایسی
۱۱۰ اتفاقات ہے۔ اسی داخلی و رام۔ ۱۲۰ ہم اس کو اپنی بیماری تصور نہیں کرتے۔ کافر اس پہنچنے کو رہ بھروسہ کہا دادت
کے۔ حضرت شیعیط طی اسلام کے پیغمبر کے کہہ بھروسہ کیا ایسا ہے۔ صوفیاء فراہتے ہیں کہ ایساتھ میں
۱۳۰ مدد کی خواہی تھے پیارے بیویں کی ۱۴ ہے۔ بیویں ہی روایتیں میں ۱۵ کافروں ساری افضلیت ہے اور بیویں کا بھائی ہے، کچھ راگ میں عمر
۱۶۰ ہے۔ عاکیں ہمارا توہینِ الحیت اسے نہ۔ نسیحیں عاکیں ہیں اُنکی میں اسی لئے ۱۷۰ میں استکبری و ارشاد ۱۸۰
۱۹۰ ساری بیویں مدد کی خواہی میں محاصل ہوتی ہے۔ کافر اس کا خواہی نہیں ہے۔ اس کی سواری جو اب الایہ شعبہ ہے تیکی کی کھالی
۲۰۰ سے ملتی ہے۔ حدود ۲۱۰ سے مرکزی ہے اس نے اسلام سے اپنی ایسی عنین ہوں گے۔

وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ لَكُفَّارُ أَهْنَ قَوْمَهُ لَمَنِ الْبَعْدُمْ شَعِيبًا إِنَّكَ لَمْ تَرَدْ

۲۲۰ کہی اس جماعت سے جنہوں نے کہا کیا ان کی قوم میں سے البتہ اقرام نے ایسا ہے کہ شیعیت کی طبقہ م
۲۳۰ دو اس کی قوم کے ۲۴۰ میں سو سو لے کر اگر میں شیعیت کے تابع ہوئے تو میرام نہ مصاند

الْخَيْرَوْنَ ۝ فَأَخَدَنَّهُمُ الرَّجْفَةَ فَأَضَبَّحُوا فِي دَارِهِمْ جَثَمِينَ ۝

۲۴۰ تھی اس لڑائی میں پیارے بیویوں کو زلزلے نے پس پر رکھ دے اپنے ہمروں میں لوڈے سے
۲۵۰ ہیں رہ رکے ۲۶۰ تو اخیزیں زلزلے نے آئی قوسچے ۲۷۰ پتے ہمروں میں لوڈے سے پڑے سے
۲۸۰ **الَّذِينَ كَذَّبُوا شَعِيبًا كَانُوا لَمْ يَعْتَدُوا فِيهَا الَّذِينَ لَدَبُوا شَعِيبًا**

۲۹۰ وہ لوگ جنہوں نے جھٹکا ۳۰۰ شیعیت کو جھٹکا ۳۱۰ پہنچے تھے وہ ان میں وہ لوگ جنہوں نے جھٹکا ۳۲۰
۳۳۰ رہ گئے شیعیت کو جھٹکا ۳۴۰ نے داسے گئے جو اسی جھٹکوں میں سمجھ رہے ۳۵۰ تھے شیعیت کو

كَالْأَهْمَرُ الْخَيْرَيْنَ ۝

شیعیت کو یہ سوئے وہ ہی ۳۶۰ نہیں ۳۷۰ نے داسے ۳۸۰

جس تو سے داسے ہی تھا ہی ۳۹۰ پڑے سے ۴۰۰

اعلیٰ، جن آئیت رہے۔ کامیل تابعے یہ طرف اعلیٰ پہلی آیت میں سردار ان کفری وہ افسوسیان
ہوں یہ افسوس نے صرف شیب علیِ اسلام ہے اُنیٰ قیام اپنے افسوس کی وجہ سے مرتضیٰ مسٹر
اپناتھ کا افسوس سے کی جن کے حضرت اعلیٰ اُنے کامیں اور شیخ قدوس اور اعلیٰ ایک ایت میں قم شیب کی کوشش
کو اکبر کہ اب ان نے کفر کر دیا۔ اُنہوں نے صرف خودی مگر وہ سروں کو کفر کرنے بھی تھے اُنہی تھے کہ اکبر
کروں نے ایمان لی ایسا یہ ہے حق۔ تیرا اعلیٰ؛ کچھلی ایات میں قوم شیب علیِ اسلام کے جرموں پر فاریون کا زرنا
اپ ان نے افسوس کی وجہ اکبر کے پیش کر دیا کہ اُنکے لئے اُنکے لئے کفر کر دیجیں جن کے اعلیٰ ۱۰
۱۰ ہائی طبقہ وہ افسوس اک بری ہے۔ جو حق اعلیٰ پہلی آیت کے آخری طریقہ ایسا حاکم حضرت شیب علیِ اسلام
لے اپنی قوم سے تُک اک رکب تعالیٰ کا ملی نیما اکار عرض کیا وہ مفتیح بیستا اب ارشاد دوہا اپ کے وہی تصیب ایسے
ایت تھے کہ اُنیٰ نبی موسیٰ بندی میں اپنی دہانی بہت وہری پر قائم رہتے آپ انہی خواہیں ایک بھائی
بڑا مالا اور حساب اس کی قبولیت دار یعنی سے ظور طاہر ہے۔

قصیر: و قال العلام اللذين سکمروا من قوهنه فاخبر پے کے کیسی ملاسے مروی سردار ان کفریوں جن نے اک
پہلی دو افسوس نے حضرت شیب علیِ اسلام سے وہ انتکوئی قیام ہو دی جو کفری سچے نکران نام سردار ان افسوس وہان کافر ترین
شیب صاحب نے اس بری کے اطہار کے لئے رسی خیر ارشاد میں اُنیٰ بکر دوہا دنامیٰ بایا۔ سارے علم ہدافت جانشدوں پر
تُکی میں کہ الحمد للہت یا اخلاق انسانیت پا اندھ کرمی اتحاد محیت کے لئے بارہ دہم لیوا جاتے ہے خیر میں الی جاتی اور یوں سکتا
ہے بہاں طاسے مروان اس کے نام کھاؤں جن میں سردار بھی افطل ہوں جانشدوں اعلیٰ حضرت خداوند سرہ کا ترہ پہلے امثال ہے
تُکی مہدا اترتھے وہ رسمے احتکر ہے۔ اس میں مکمل ہوتے کہ کام افسوس سے کس سے کیا کام کو دیاں ہیں قول نہ کر
لئی یہ سوچیں سے یہاں کام وہیں پھوڑ دیں لئن البعمتم شعیباً اگر ان کی کام کا تarse قاتم سی یہوں گے کہ اگر تم مے
الیکن قبول کر لیا اور حضرت شیب علیِ اسلام کی اپنی کلی۔ اور اگر مومن سے قاتم سی یہیں کہ اگر تم مومن اور صرف
شیب کے قیم رہتے تھا تو دین میں والیں دیگر اہلی طریقہ اور احادیث و حدیثات کا فرق ہو جائیا مرض کیا گیا۔ انسکم ادا
لخص سروں اس گامیں خدا سے مرزا جا اخزوی تصلیخ خسارہ ہے یا یوں یوں تصلیخ اور فون سچی اگر تم نے صرف شیب
کی وجہی لی لے اخترت میں طباب یا لے گے کہ مرت اپنے پاپ دلوؤں کا اپنی چھوٹو کریا جوں تو قول کر لیا اور دو جائیں بھی کہ عزم
تُکی مکمل ہے۔ لیکن ملاستھے اس سے کمروں پر چلا گئے کیونکہ ان کاموں سے منع کر دیتے تھے اُنکو اگر آج دو کام ادا
اغلی طریقہ اسدار ایک بیش ہے۔ اس سے ساری قوم مستبد اور بگی ہے ایسے لفظ کا کل کام ادا ہے بہاں آج یہاں ملاہو اخسارہ ہے
فاغذتهم الرجفته۔ ان سر اکوین ہے یہ مللف بدان صرف بدن عہدیات کرنے کے لئے ہے اس کے معنی فوراً اپنیں
لئے نہ کوں اگوں بخواب رہتے ہو۔ سے بعد تلیاں کے۔ جرم مسلسل باری رہے جسی کہ ان بخواب آیج کوکی یہ اپنے
تے جو دن سے مصلح قاتھا۔ مغلی نہ رہا ارشاد جوں۔ چون کہ زوال دن ہاہاک۔ کیا حصہ فلکیم الشان قیاس لے اخذت
ارشاد ہو۔ وہ رجفته سخت زوال سخت حرکت کو کہا جاتا ہے زوال مطہا۔ کچھلی منی کو کہتے ہیں خیال رہے کہ یہ مل اور سوہہ

گھوٹ دین ہے کہ وہ اکڑے پار کر کے تر سر ہو دش بجو اخافت الدین ظلم و المصلحتہ کرنا
خالق کو صرف جریل کی تجیب پکاراں اس کی ملاحتت کی طرح ہو سکتی ہے۔ (اول ان چیزیں آئیں ہیں جیسے رہنمائی
والہ تحسیمہ اکڑے کے سب اسی ملحتے اور ندوہ اور تو اسے نہیں بل بل ہے) (ان کے مقابلہ میں سرکش را کہہ دیجی
سے ہلاک ہے۔ موت پیچے فخر ہے لالہ سے۔ اسی لکھے بالا اخافت الدین ظلم و المصلحتہ میں
الاسلام کی قومیں ایک دوسریں تہم تھیں۔ دین و اسلام تھیں ایک دلائے زندگی سے اور دوسریں جگہ کے لوگ خدا بخش ہیں
کے لئے ہو ہے۔ اکڑے انسین کے متعلق رب تعالیٰ رہا آپے۔ فاختنهم عتابیو الفاظتہ (۱۴) اور ان کو کلت
گری لے کر ایک دوسرے ایک دوسرے ایس میں اطمینی ادا کریں۔ سب درکار میں پڑھ کر دیا پہنچائیں جیسا کہ اکڑے
وزارہ حضرت محمد ﷺ ایک دوسرے ایس کو قتل ہے اور دوسرے ایس۔ حالانکہ خوبیوں اعضاً و عوام حشمین
آن کے مذکوب کے انجام کایاں ہے۔ اصحاب حضور۔ من صلوا وابے علی وکر ایک دوسرے مروان کے سارے مذکوبین
یا حقیقی ہے۔ حقیقی قرب ارتبا۔ جشنین ہے جتو متمن۔ حقیقی انسین لیٹ جاتا۔ اس پر دوسرے پہنچا دیا جاتا۔
طعن کر جسٹگے ایک دوسرے دلائے اور پہنچل دلائے سے۔ حقیقی دو لوگ اپنے کھوں شدیا پہنچنے کھوں شدیا کھوں سے
قربیں زندگی دے سے زندگی پر لگے اور اسی طعن پاٹاں ایک دوسرے ایک دوسرے ایک دوسرے ایک دوسرے
بندی ہے۔ جس میں ان کھوں کے گوشے کو اس کی خواست کا کر بے لازم ہے مرا جو ہی کھوئیں ان کے پیٹے میں کھلی ہیں۔
مکثبوا کے حقیقی، مدد اکابر ایام زبانا بیان کیا تھا۔ مذکوب ایک دوسرے ایک دوسرے ایک دوسرے ایک دوسرے ایک دوسرے
شعیبیا "فر کوئہ مذکور کوئی مذکور آئے کی وجہ حضرت شیعہ علیہ السلام کا اندر جوشیں پھالتا ہے۔ رب تعالیٰ کے
اخادر بسادی ایجادیات کے لامعاً مذکور آئے کی وجہ ایک دوسرے ایک دوسرے ایک دوسرے ایک دوسرے ایک دوسرے ایک دوسرے
بمعتمد سو لا۔ مکان لمبی مفتوحیہ اس بے پلے ایک دوسرے سے ملادت پر شور ہے استحصالوں صلوا و لم
یفتوا اپنے نیتے حقیقی، بدل میں کر لفظی دلخواہ سے مشتمل ہیں۔ ایک دوسرے کتاب ہے۔

لہیا زماناً بالتصویرك والفن فسلا ملة الله بمسك الخر

فمالافت بدیا على فن فرقته فنا ناؤلا لزی باحسبنا الفخر

ان شعوب میں خدا۔ حقیقی رہائیہ دوسراتاڑ کرتا ہے۔

ولقد غوا فیها ملجم میخته فی ظل ملک دمت الاوتاد
یہاں بھی خدا۔ حقیقی بیان میں کفارت حضرت شیعہ کو یہ مذکور ہے جو کہ مذکور ہے اور دوسرے ایک دوسرے ایک دوسرے
رہیے۔ تھے۔ بھی یہ رہا ہے۔ ان کے گمراہی کی قسم اوس کا الفاظن مکثبوا شعیبیا۔ مکان و امام الخصوصیں =
بھی پیارہ بہ اس میں اس اوقات کے درمیان فریضی کا اکر بہ اس سر والوں کے ہے جو اپنی اس قول کی تھی، وہ کہتے تھے کہ اے
برکو الار تم حضرت شیعہ علیہ السلام کی بھیں کر گئے تو تم تسلیم ہیں۔ وہ گئے۔ حقیقی حضرت شیعہ کی جس میں ایک دوسرے
قیامتیں یا کچھ اور جو لوگوں نے انسین بھروسہ کا تھوڑی ہر طرح سے تخلیق کیں۔ وہ جو انسین سے دوسرے کوئی کھوڑ کر دیں

بے کار مدد کے ساتھ بارہوڑ رکھے چیز کا شایدہ تھا۔ میں میں اپنی اصلی پر فوجی طاقتے پر کافروں کی زندگی کے لئے خدمتیں بے کار مدد کے ساتھ بارہوڑ رکھے چیز کا شایدہ تھا۔

خلاصہ تفسیر حضرت شیخ علی امام نے رب تعالیٰ سے فتحِ آسمان کا گھن کر کی سرکشی کیا جو حل قاترہ میں کے خلاف اپنا قاتم مام لگا رہا ہے لئے تھے۔ یہ میں کو اس طرح درجاتے تھے کہ خالی دنکا اکار نے شیخ علی امام کا

تاریخ میں اپنے کام پر خوبی کرنے والوں کو خوبی کرنے والوں کا لئے کام کرتے ہوں ہے یک جم جم جو جو گے وہ اس حرکت پر قائم رہے وہ اپنے ہے۔ اور ان کو سخت دشمن نے کھلایا ہے اور اسے بچال کے لئے زندگی میں انکوں ہو کر اونچا ہوئے گے اور اسے

نہیں کوچکے اور اسی طرح ہاک ہوتے۔ ان بھلائیوں کو اس طرح جو کم ایسا کی گواہد، بھی ان بھلائیوں میں رہے ہیں تھے وہ موسمیں کو خاتمہ دھار کر کے کمیں رہے خدا، میں وہ بھلائیوں والے خدا حقیقے کے حضرت میرزا فتح علی مسیح قریب

بیوں کر رب تعالیٰ نے اپنے بڑوں نے کاروبار اور کھلی دیوار کا تکمیل کیا۔ مگر اسی کے علاوہ اسی کے قابل اور بھی زیادہ کرکی تھی۔ اور خوشی کے ساتھ ساتھ اپنے تعلیفی بھی خوبصورت پڑاتے تھے۔ جو کچھ اس کے ہوتے تھے۔ شرپے ہے۔

خداوتی، پیدا کر، اندیشیدن طلاق، کروچ و دادن و دل کردنی شدی ای میں کسی کے برابر نہیں بیان کر سکتے۔ میں بنتے بیٹھنے کی وجہ سے جو کسی پر چڑھتا ہے، اس کے پر چڑھتا ہے۔ میں کام۔ سخن۔ قریب۔

اس نے استنبول کی طرف اکٹا کر ملک پر چڑھنے لایا۔

كلمن تدبر رمكين هلاجنه وسط المجله

سيزيد القوم أتابه التي تار نجحته

حملت نار علیهم شاهزاده کمال الدین

کھنڈار حمال مداری ملے مرفق خیرات میں نہ سمل بنا کا کام لیتے ہیں یا ناد فحش کافی الخسروند سے شامل ہو۔ ذیل رکھ کر مدد پیش کیں نہ سمل بنا کا کام لیتے ہیں قصہ ہی اُنکے ہے۔ اگر چہ باہر اس کے کس معلوم ہوتا ہے۔ چون تھا کہ وہ اپنے کس و خیز نمائی پاٹتیں دنائے پاے۔ مان کی کوشش منافقی سے بگردہ مانا کام میں آئیں تاکہ بھی فاختنہم سے شامل ہو۔ فتح حدی فاختے ہیں

ہے آں طفل کو ہور آمد کار شہ وشد جھا ریتدار روزگار
قوم شدست اپنے بھر کو اسی امام بطال افریتے ہم اس اللہ تعالیٰ اطاعت میں کی تھیں۔ پاچوں اس فاکہہ
جب حق و خود حصے ہم جانبے تو غایب سام آتکے جو تھا عقول افریل تے پھول بھالوں کو ہی بلا کر کر لائے۔ ان بی
تماروں کو بھی پڑا کر تھا۔ یہ فاکہہ کلانالم یعنی واقعیہ سے شامل ہو۔ رب تعالیٰ فتاہے واقعیہ فاختنہ لا
تصیین الدینی خلumo و امنکم خاصتہ چھٹا کوہ نید فصیب اُنی بلاک جوئے نکل تو کلابیں کے جاتا ہے۔
رب تعالیٰ کی کسی تحریر سے اللہ اُسی پھر زندگی کی دھمکی سے بھاجنے کا کام ہے جی کہ بلاک ہو جاتا ہے پا فائدہ
فاختنہم کی ف سے شامل ہو۔ یکسری۔ سلوان فنا کوہ نہیں سیئر پر عذاب آیا۔ یہ کے لئے درین کوئی میک
ہر کسی آہے نہیں، اسی۔ فاکہہ کلانالم یعنی واقعیہ سے شامل ہو۔ دل کو تحریر، بکھر کو قلمار و قدم
شیب کی طباد دلی۔ سیل آن نکل اجڑی پڑی ایں کفر عنون پر عذاب صوریں فسیں آیا۔ اسے باہر نہل کر، و کلام میں
بلاک کیا لی اللہ احباب عب آتھا ہے۔ آٹھواں فاکہہ وہ تعالیٰ اپنے گھبروں کے ہدایتیں اگلارے اپنے الہاں
پر اور شاد فرما تاہے وہ کھجور کا کام درسول سے کام کا کام اگر تم نے حضرت شعیب کی تھیج کی افسوس کافی الخسروند رب
تعالیٰ اس کے واب میں فیلذ الدین کنڈوشا شعیبیا۔ کانو اهم الخاسروند مگر یوں سب نے حضور افسوس کی
شیخ میں کافی قدر تھیت پیدھک آپ کام کا کام نہت ہدایت اور سب نے واب پر تیمتیدا بیں لہب۔ اسی ایسا بکے
دو نوں ہاتھ لوت جنہیں۔ سی مل اس کے عکس لاتھ۔ حضور الور کی تحریکیں کئے جوں۔ حقیقی تھا حق تواریخ تعریف فرمائی
رہے گاہک اپنی زندگی کے تھجھوں میں حضور کے گیت گاؤ۔ حقیقی قیاست نکل تھا بے گیت گائے۔ کیوں لاوایہ اللہ کے
آہنگوں کی راتیں۔

اعترافات: پہلا اعتراف: ابھی کو پہلے فرمایا تھا کہ قال العمال الذین استکبروا۔ یعنی اسی قوم کے
تکبر کا کہہ ایساں ان کے تکبر اس فرقی بیان کی نیاز ہے۔ جواب: اگر مال کئے والوں سے در سبے کھد مرادوں پہلوں
کے خلاف ہے تو یہ فرقی ناوارہ ہے کہ حضرت شعیب طیب اللہ اطاعت سے وہ کسان طبق تکلخ سو اور ان تکلخ کی حقیقت رہا۔ لوگوں سے
یہ انتکھام افریل سے کی۔ اور اگر مال کی پہلوں اے فار مراہوں تو یہ ناقص ہے کہ ان لوگوں میں در سبے حق ہے۔ تکبر
و خود کو رکھنے کا کافی تکبر والا لاقد تکنی ہست وہ سیئس واقعی ہیں جن میں سے بدترین کافوہ ہے جو جنی کے مقابل تکبر کے
سے ہو۔ یہ کھڑاں والا ہے کہ اس نے اپنے حضرت ارم طیب اللہ اطاعت سے بڑا بسسو و سر اعتراف میں دلادھا ہے کہ
قوم شعیب طیب اللہ اطاعت زارے سے ہاک کی کی تکبر، وہ عوہد میں فریاد کیا کہ وہ قوم جمع سے ہاک کی کی ان دونوں میں تحدیش
بے جواب: اس کے پڑا واب ابھی تحریر میں گزر گئے کہ یا تو بعض کافا۔ زارے سے ہاک ہو۔ اور بعض جمع سے یا تو اخراج

آل۔ اس تھی سے زین میں زلزلہ آیا اور دنباک ہر گئے سب قبیل کو کسی سال بے سبید کلار پہل۔ تیر العترات نے
یہ سال برا شدہ افسوس بعوفی دلار ہم جسمین۔ گرد سری چک دلار شدہ کے شرستے باور ہوں میں ایک بیان کے
ساتھ میں بلاک ہائے ان درتوں آئیں میں تھار میں ہے۔ تو اپنے دلار سے مرد گھر میں ہدک سبقی مراد ہے اسی لئے دار
واہ ارشاد ہو اکھیلہ ہم۔ فربیا گیا ہم اپنے لوگ بپر بلکہ کہا گئے اپنے کھوں میں اور حلا ام ہم ہے قدر
اور زیادہ سب پر بولا جاتا ہے۔ چوتھا العترات نے مکان المیفتوح فیہا ایک براشدوں اہلکو افراد نہ اپنی قضاۓ
وراز عبادت میں کیا رہا ہے۔ ہوابی سال یہ یقیناً حضور ہے کہ اس بذاب سے وہ صرف ہاگئے گئے ملک ان لے کر
بڑا و خوبی تام جس سے بڑا کروی گئی خوبیں کی بحقی کی دیرانی تھے کے لئے یہ براشدوں پانچوں العترات نے
ارشدتے سکانو اہم الخاسرين۔ ہم نے حضرات انہوں نے وہ جس سے معلوم ہوا کہ خداوند اے لوگ صرف جملانے
وائے ہی تھے ماں بھائی کے پیچے جہاں درجی ہے بھی بناک کے گئے تھے۔ جواب برائی ہاک تو سب ہی ہونے تک پر راستہ
مربٹ بھائیلہ والوں کا ہوا اک انس، بیانیں بلاکت ملی۔ آخرت میں طلب بھی او گھان کے پیچے فربا اگرچہ دنیا میں بلاک،
تے گھر میں آفترت میں دنابِ خس، گاگ آفترت کا ذباب صرف بکلام سے والوں کے لئے ہے تھے الشادہ لئے پورا راستہ، یا
وآفترت میں چانی صبف بکھر لئے لکار گھوہ لی۔

اقصیر صوفیات: جس کے طالبی خواہیں بڑا بڑا توہا بھی کوئی اور بھی کو اجنبی محسوں کرنے لگائے کر دی کوئی میخی بوہ
بلی کو لزدی نہ تھاتے ہیں ہی۔ جس کے اندرونی خواہیں خراب ہو جائیں تو وہ رحمات سے آفترت کرنے لگائے۔ شیخانیت تے
گھبٹ روحانیت کو تحسان، وہ ملائے۔ شیخانیت کو کوئی مدد نہیں چاہی اکثر اللہ والوں کی بدو بلوت سے پیدا ہوتی ہے خاہی
یا خارجی کی انتہاموت ہے گھرانہ ملکی پارچوں کا تیجہ، دناب آفترت کی چاہی۔ قوم شیخیب طیبہ السلام اسی یادی میں جلا جسی
اسوں نے آفترت شیخیب طیبہ السلام کی اپنی کو نقصان بنتا ہیں کی جملات کو مطیع۔ اسی یادی کا ایکم ون کی بلاکت ہو اپنی چیزے
ظاہری یا ہادی والوں کی محبت مسروقی ہے اپنے ہی ملکی یا ہادی والوں کی گھر ان یا ہو کر حق ہے ان کا کارکے ساتھ ملتے وائے
پانور نکھلہ اس کرئے گئے جب بھی پتی ہے توہ گھر کے ساتھ گھر دنیو کو بھی ہیں کر کر حق ہے اسی حرم کی گیاتر ہم
او گھن کی آجھیں کھو لئے کئے کھلیں۔ صوفیاء لرستہ ہیں کہ دین شہریں گھار پر زلزال بھی اگری اسکی عذاب آئے گر
ایں دین میں مومنوں کو ان سب سے محروم رکھا جائے ایک حصی گھر اوال لائف ہیے ایک پارو جیسیں گرم اور فوج میں اسدا
ہوتا ہے۔ ایک بقیتیں اگر مرسن و کارزوں کی وہ جویں توہی قبر و دس کے لئے بھی ہے اور اکثر کے لئے دوڑھی بھی ہے۔
معراج کی رات آفترت اپنلے کے ایک ساعت گھری۔ حضور لاکھوں میل کا سفر اگئے ایک ستر و گھری سور ہے جس
ایک اچھی خواب دیکھ رہا ہے مرتے رہا ہے اور ساریں قریبہ کی رہا ہے تکلیفیں ہے۔

فَتَوْلِي عَنْهُمْ وَقَالَ يَقُولُ لَقَدْ أَبَانَ كُلُّ نَارٍ سُلْطَنَتْ رَبِّيْنَ وَنَصَخْتَ لَكُمْ

پس در بیرا آپ نے ان سے اور فرما اسے بھری تو اسے بھیت کیا تھا تھا جسے اسے تم کو خاتم رساب ایک کے ادار
قشید تھا ان سے مز بھرا اور کہا اسے سے کیا تو تم مجھ تھیں اپنے حرب کی رسالت پختا ہے اور یہاں سے

فَكِيفَ أَسْيَ عَلَى قَوْمٍ كَفَرُوا

حکم خدا کی کوئی نیتی تھی اور کسی بھر کو اور تو افسوس کے
بھٹک کر فیض کی تو گیوڑی فم کردن ۷ فرودن ۷

تعلق اس نہت میں۔ کامیل تبات سے چند طرح تعلق ہے۔ پہلا تعلق: کامیل تبات میں قوم شیب کی ایک کاٹ کا کروڑ،
ایک کاٹ کے بعد کے بچھ ملات ڈاکر ہے دو سرا تعلق: کامیل تبات میں ارشادہ اگر قوم شیب طیہ السلام اس طعن
ڈاک ہوئی کہ اسے آور دکلن، پس دلائیں کوئی نیس قساوہ رہا تو اس کی طرح ان کی بخشش ہی اسی رہیں۔ اب ارشاد ہے کہ ان
کے ہاں اوتے نے بعد ان پر بچا، آج ساتھ دلائیں غریب کا نہ تھا، کہا اس کو وقت کی بے کوئی بھتی جو
مرتے ہے بھتی ہے کسی کا ذکر ہے۔ تیسرا تعلق: کامیل آیا عذیں ارشاد کار قوم شیب کے کاری قسادہ اور پر
نشسل میں، اب اس خداہی پر تسلیم ارشادہ رہی ہے کہ وہ مرتے کے بھتی جی کی دلاؤں سے گرم رہے۔ نوش
شیب بے دلائیں کیا ہے اسی دلی میں دلور نہ کے بھتی جو دلکشی کی بھتی جو دلکشی کی بھتی سے خود مرتے ہے۔

آخر فتوی عهم اس تعلق ہے، تحریر کی گئی ہے۔ ایک یہ کہ حضرت شیعہ طیہ السلام فی کفاریہ مذاب اتنے
پہلے اپنی دو من تھات کا لے رہیں، تینوں سے اس بھتی جو کہتے ہیں، اس جانے کا کرتے اور یہ فرمان میں آپ نے اسی ورث
فریما تھا۔ دوسرے یہ کہ عذاب آپنے قوم کی ہاکت کے بعد آپ اپنے مخلوقات کام سے رسائیں میں کی دلاؤں پر کھوئے
اہ سے دل کے ملات، خود فریما بھرپا ہی سے من پھر کرچے کیے کہ اب تپ کا کوار سو میں کوہاں رہتا ہے زمانہ قابل وقت کا
والدین ملکہ کا۔ ستماء اب نے ان کی اشون سے فاظاب فریات اور کله کا کھن کر رہے ہے، سری گیر نہت قوی
ہے کہ اک فتوی لاف ہیت ہے تو لاف کے بے اور یہ دلکشی کی اکھ کے بھتی جو دلکشی ہے، جس سے مسلموں اور یہ فرمان
ان کی اس نہتے بعد اپنے تو لاف طب و لولی سے کہ دلکشی ہے۔ اس کا صدر، قول اسلام کے کرسے ہے، اس کے الوی
میں ہیں اور اونک اشتہل میں۔ لھنی مذبیرنا آئکت۔ اس کامیل شیعہ طیہ السلام اسیں۔ ملا، آپ نے جنم نہم سو میں
لے دیں، مکار کی اشون پر خدو یہ طلب اور زمین پر اتحاد کر کہ اب اصل میں تمام سو میں آپ کے لئے اس لئے تو لاد اس
ارٹھ ہے۔ اور، ملکیت از صرف۔ یہی اکیجے دل کی اشون پر گئے ہوں پھر دل کی اسے ہوں۔ وقل یاقوت المقد
اب طفت حکم سلطنتی، طاہ یہ کہ آپ نے یہ طلب اور بلاس شدہ کفار کی دل کوں سے کیا ہے، ہے۔ حضرت طیہ
فرزدیو، لے بعد ایک دل، پیروی اشون پر نہ دے اور فریما اسے ایک جعل دیجیو، وہ نہ کوئی میں نے کام ادا کیا ہے، اسکے
حضرت عمر نے دل کیا اور سال نہ لیا۔ اسے جان سو میں سے کام فریات ہے۔ فریما اس کے زیادہ نہیں ملتے میں وہ تم

سے نیادہ نہیں۔ اس فرمان شیعی طی اللام کا خداوار ہے گئی 2 تعدادے محل کوئی کوتی نہیں کی۔ حسین بنت سکھلیا بھیلا۔ رسالت میں ہے رسالہ کی۔ محنی پیغمبر پر نکاری اپنی قوم کو رہت حرم کے پیغمبر کے ہاتھ میں چلے گئے۔ خدا کے اعمال کے اصلاح خس کے نافریل پر مذاب آئے کے فرمانواری پر ثواب فلکے کے اس وجہ سے رسالت میں ارشاد ہوا۔ ہبہ امتحان بدلہ کے لئے ہے جیسا کہ سیہی مرگ قوم میں نے تجھے اپنے رب تعالیٰ کی بیانات میں ایسی طرح پہنچا گئے تھوڑے بہت سے پہلے اپنے محل سے ظہورِ نبوت کے بعد اپنے قتل و در قتل مددوں سے گمراہ تخلیق کر تباہ ایز مظلوم و مظلومت میں حسین چاکر تسلیم کروں والوں میں ہمارا تخلیق کرنے والے ہیں ایسی طرح پہنچا آج ہونا حرم کی دلکشی اس کی بھی خوشی۔ 2۔ گمراہ پہلے دی گئی محرمات کے سیہی ایکسپلائڈال و نصحت حکمی فرمان مذاب پر ایم لفظ تکمیر پہلے اپ کی زبان تکمیل کا ذکر ہے۔ سیہی خاص بعلیٰ رحمۃ الرحمۃ و الیٰ سبب عارمی خاص خاصی کو میسٹ کئے ایں جس میں پہنچ فرض شامل ہو یعنی اسے سیہی قوم میں نے فنازانیان تخلیق کر کے اپنا لازمی ہی اپنا میں کیا لکھل سے ہمارا تمہارے مذاب سے بچ جاؤ۔ تسلیم مالکوں ہمارا مذاب دو تکہد میرے محل میں تسلیم اس عکس میں دو قدم لمحہ میں امام طریکہ یا فرض کا ایسی صورت خاص تصارعے لئے گئے تھی۔ سیہی اپنی کوئی نوش اس میں شامل نہ ہوئی محرمات نے بھی اپنی قدرت میں۔ بہ نہیں بھر تسلیم الہمہ اسی میں قوم مکھریوں اس بندکی و تفسیری کی گئی۔ ایکسپلائید کی طبق فرمان مذاب کرنے کا لئے ہے اور رکھیفہ اس تسلیم الہمہ کے لئے بھی اپنی اپنی تھی فرم کیا کہ مذاب کر کے خوشی ہے کہ تعدادے پاک ہو دے اسکی زندگی اسکا اول۔ ہمارے حضور سے ابو جہل کے قتل کی جرسن کر جوہہ شکرا اکہلو و سری یو کیہ فرمان المدار محرمات کے لئے ہے جیسی اب میں کن الفاظ میں کس طرح تھے خم کروں جسے پاک اس فرم کے اخبار کے لئے خلاصہ میں۔ ہم لوگ تحریکیں بھٹکا کر اپنے قبول کر لیتے تھے، یا کو کتنا لادہ پہنچا کر بھل تفسیری ہے۔ کفار کی لاکت پر خم کرنا اپنی کی شان سے بھی بھروسہ ہاٹے اس سے۔ محنی خود فرمی۔ سچ۔ سنت ہے۔ یاسس میکھنہ بولا بلکہ اتنی دراز عمارت فریانی کاٹ کر غمہ کرنے لئی وہ بھی معلوم ہے جسکے کو تم کافر مانتے۔ کافر کی بہاکت ہے خم کیہ۔

خطا صدہ تفسیر ہی تفسیر سے معلوم ہوا کہ اس آئت کے کی حد تفسیری ہیں۔ ہم اس میں سے ایک تفسیر در قوی ہی ہے اور اس ان بھی نہ مرض کرتے ہیں۔ حضرت شیعی طی اللام اس بھی ہے مذاب آئت سے پہلے وہاں سے من تمام موشن کے خوفناک تجھے گئے تھے جب مذاب کیا کہ کارا ہاک و پنچا گا کہ اپنے کو آجہ دیا ہے مسلمانوں کو کر کے جلد پڑھ دے اس سے اس کی تلاش بھری ہوئی تو بھیس اس پر کمزے اور نئے نئے کی محدث ذات داریں خور کیا ہمیں کئیہ اس سے ہال ہیے کہ اسے بھی زیادہ تر کا تھا۔ اس کے سارے سنبھالات کا پیار بیچے یہ اوقات و آج چشم آئے تم کو خدا چھے تھے اور صرف زیادتی پر کافی تھے میں نی ہلد پر دل سے تسلیم خور خانی ہے کہ تسلیم پیار کا عدو ہے اللہ کی زمینوں کا۔

و القعدہ اس قسمی بات کے بعد شیعی طی اللام سچ سلطانوں کے دہلی سے خلیل ہو کر مغلوں پڑھے کے اپنی بست

وبلکہ ان سب کو ملکت ہوئی وہ بائیں تجھے کہتے ہیں کہ کبھی ملکی مرفود ہمیں کے مزارات ہیں۔ میرجس خضرت انجیل میں مسلم اکابر مذکور یا جانب میں شیعی مطیع الملام کا عہد لشکر ایمن عباس فرماتے ہیں کہ خضرت شیعی کا مزار سگ اس کے مقابل ہے۔ وادی طلم (از زدح الشاعل) تک شاہی دیوبندیں پتے کہ مسلم شریف میں مسلمین کے مزارات ہیں۔ وادی طلم

فائدے اس آیت کے سے پذیر فائدے ماحصل ہوئے پسلافائدہ جمال عذاب آئے والا تو آپ بہار سے نبی اور سو من بن پسلی کیلئے بڑتے ہیں۔ حمایاں کی مدد و دلکشی میں مذکور ہیں مذکور شیعی آنکھیں قاتولی متعہم ہیں بلکہ تحریر سے ماحصل ہوا۔ رب تعالیٰ کو کے حق تراکہتے لوتوں پر العنینہ الفین کھروں لگا کہ سے مومنین کیلئے بڑتے ہیں کبھی عذاب سمجھتے۔ اللہ والوں کے قدم مان کا رخواہیں کے لئے توبیہ خداشت ہو آپ بہار سرافائدہ جس بنتی ہے خدا بابی آپ بہار سے مومن روان، بیانجاہ نہیں بلکہ بہر آنہ نہیں جوتی یہ قاتم قاتولی متعہم کی دسری تحریر سے ماحصل ہوا۔ لہ خشور اور قوم شور کی سختی پر گزدے تو محکم کو حکم ہوا کہ ہمارے بے جد لکل چاؤ روس کو نہیں کلائی استعمال نہ کر۔ جن خضرات نے اس پالی سے آنکھ نہیں لی تھا، آنا بیکو روان، جن جواب کی ہے کہ منی جاتے ہوئے جب الحکم غلب کی پالت کی جس سے گزریں تو ہیں سے جیزی سے گزر جدوں کو وہ جد عذاب کی ہے۔ تیسرا فائدہ جو سے مانتے ہیں ان سے کلام کرنا بجا ہے بلکہ مومنوں کے قبرستان میں جاؤ تو انہیں مسلم کو جو ساختک ہو اسے مسلم کرنا منوع ہے میں سے سماں اور رب ہوش تو ہی۔ نامہ قوال یقوم کی دسری تحریر سے ماحصل ہوا۔ ہمارے خود ہمہ نے اپنے جملہ قیودیں لائیں سے قلام فریبا۔

ٹکستہ بعد موت رسول کی قوت است بہاء پالی ہے کہ مون جوہ اور پیشوں اولن کے قدم مکی آہت منتبہ ملائکہ بزرگہ ایمان میں کے پیچے ہے۔ قبرستان سے گزرنے والوں کو کہتا ہے ان سے ایصال ٹوپ کی درخواست کرتا ہے تو جو تمہارے لئے نہیں کیں مشرق و مغرب کو دیکھنے والوں ہر جگہ کی گواہ نہیں ہوں اس کی قوت کا محدود نہاد اور نہیں لگا جا سکتا۔ مجھے است ٹک کے بعد پرندہ کی طلاقت ہو۔ پالی ہے بدن سے لٹک کے بعد روح کی طلاقت و قوت یہ جو جاتی ہے۔ لڑکی لاش کی کوئی خود و حرمت نہیں۔ مصل اُنکن و دُن سب مومن کے لئے ہے۔ یہ قاتم قاتولی متعہم سے ماحصل ہوا۔ اکابر جو دلکشی میں مہمن کے بھائی ہو تو اور دشوارتے گر کسی کو حصل ہو رہا کن نہیں۔ اسکے بر عکس مومن نہیں میں خود و دل ہے اور بعد موت بھی کیوں نکل گوشت پوست کی خود میں اوتی۔ خوت تو ایمان اظہار، ملٹن رسال کی ہے۔ مر اکثر مردار بالوں کی طرح ہے۔ پوچھا فائدہ انبیاء، رام قوم کے پیچے خود اوتے ہیں سلن کی خیر طویلیں باپس سے ہیں زیادہ اوتی ہے۔ یہ قاد و تصحت الحکم سے ماحصل ہوا۔ پیغمبر میں ہمارے احمدہ احمدی طلاقت کریں گے کہ خضر اور خلق اس طریقے کے۔ پانچوں فائدوں کا تقریبی موت سوران کی بیانات کا تصور ہے مومن کو تم نہیں کرنا ہا چہ۔ یہ قاد و فکیہ میں سے ماحصل ہوا۔ اگلے ہوئے ملکوں کے کٹ جاتے ہے۔ کوئے کرک کے گرے کل لانے پر کا کوئی پورا دل کا دارے باقی نہیں۔

کبھی

مسئلہ: بعض تو شدی مسلمان مار کو خوش لئے کافر لذدوں کے مرتبے پاہ کرتے مرتبے کھکھتے ہیں یہ حرام ہے کسی تو شدی مسلمان کی فرم جگ کے مرتبے کا مشورہ ہے۔

آپ ہی پڑھتے ہیں اگر حرم کو اپنے حکم کون سمجھا۔ کام کو دشمن کی پالِ عمل کون سمجھا۔ بعض نے کام کے مرتبے حرم قرآن کرایتے بخش ہے اس کی وجہ تحریک کے لئے محتاط اور خود بچا کر کرنا ہے میں بدل۔ بعض نے اسے دیکھتا ہے اسی وجہ سے اسی وجہ کا فرمان ہے خود کا فرمان ہے خود اللہ مسئلہ: رہا کافر کے مرجالے یا مار چانس پر خوش کرناست ہے حضور اور نبی یحییٰ مصلح کے حق کی خوبی بخوبی حضور ایک دل بھی ملبوثہ کے ان رونوں منصب ہے کہ وہ فرعون اور فرعونوں کی بلاست کا دان ہے۔ حرم اوس من کی مت پر ہوتا ہے اسے انہیں بیان فرشتے تین دلائل روشن ہیں۔ **فَمَا يَكْتُبْ عَلَيْهِمُ الْمُصَابُ وَالْأَرْضُ**۔ چنانچہ حرم کا اول کو دل کر کر کارکوہ ان سے کام کر دل حضرت شیعہ اور مدارے ہیں جو ہمیں کو کارکوہ کو انجیاں کر جسم سما۔ بعد انجیاں کارکوہ کو کارکوہ اپس سام کرنا چاہتے ہے مگر حضور کو کارکوہ اپس سام کردا کرنا چاہتے کہ اس تجسس میں کجا ہات۔ کافر کارکوہ اسے اظہار تقسیم کے لئے مونوں کو دو ماکے لئے۔ جیسا کہ اجھے عرض مبارکات کے لئے ساتوں فلامکوہ: ۱۴۰۱ ای پندرہ پر خیر کافر عرض صلی را ادا ہوا تھا۔ قول کرایاں کام میں یہ **قَدْ أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَشِّرًا**۔

اعتراضات: پہلا اعتراض: اگر دلاب کی جگہ رہائش ہے تو کم کہ ملکیتیں کیوں دوں جیسے اصحاب دلاب کیا تھاں کا کفر قرآن بھروس ہے جو اسے دلاب کم ملکیت ہے اسے آئیں جگہ منی کو جانتے ہوئے اسے دلاب پڑھتے ہے سب سے نور ہے دلاب رہائش ایسا ہیں تمہاری بھی منی سے۔ جیسے کہ جانج کوہیں سے جو جان سے گز جانے کا ایسا ہے فدا کوئی اعتراض نہیں۔ دوسرा اعتراض: حضرت شیعہ علیہ السلام نے یہ کام زندہ کھارتے کیا تھا۔ مرویں سے تھا۔ درود آیت ۲۷ کے۔ اسکے لائق الموقن کے غافر ہوتے ہوئے بیان نہیں مختصر جواب: قرآن لام کی ترتیب میں پڑھتے ہے کہ آپ کی گنگوں کی کیا کت کے بعد کوئی حکم پڑھان لیکن کیا کت کا الحکم یعنی ارشاد ہے۔ **فَتُولِي عَنْهُمْ** ف کا بعد پڑھتے ہے تاب۔ جاہوز یقین مرمر و تماری قیل کردا آیت میں سوتی سے ماروں کے مرو۔ ہم کھاریں کیوں کوئی اس لایہ ارشاد انتقام الامن یومن یا یقیناً۔ تیسرا اعتراض: ہم کا تصدیق الحکم افسوس پیش کیے گئے کوئی یہ بھی فرم کے اظہار کے لئے کہتے ہیں یہ زیر شمار کتاب ہے۔

قف بالدیوار القلم نعمتها القدم
بلی ولیبرها الار واخ والیم
بعض مطریں نہ اس فرمان ملک کے متن یہ کہ میں کسی کو لکھوں میں قلم کا اکسار کروں۔ چوتھا اعتراض: قلم نے کہا
کثار کے سر پر خوش ملک ہائے گریخ سعدی فرماتا ہے۔

اگر بہادر جائے شادی نہست کہ زندگی باقی جدائی نہیں
اگر دشمن ہوئے تو خوش کر کر تو شدی زندگی بھی بیشگی نہیں ہے آخونے میں مریط ہے جواب اس شعری: الی

دشی مرارہ ہے تاکہ ملی اور سوچی دشی کو دریں مل دشی رشی مراویہ وہ شمرد است ہے یہ قولِ علیٰ درست۔ پانچ ماں اعتراض، حضرت شبیح علیٰ السلام نے علیم کوں تے فریباً اتنی درازِ صبرت علیٰ القولِ الافاظ کوں ارشاد فریباً اقوم کئے کے بعد تھامِ فریباً المختر بھی خاورِ مذاہب بھی۔ جوابِ دوسرے سے ایک یہ کہ اس سے فرمائے فریباً لئے کی وجہ یا انہوں کی کوئی کر شدیدے کوئی کوئی جسے تم کوں فرم کلائی تھیں ہو۔ موسیٰ کی سوت پر فرمائے فرم سیکھیں درست پر یہ کہ تم نبی ملائکت سے سعیِ قومِ اورتی لکھاتے سے کافر قومِ اور۔ کفر کے تھے اور یہ سعیِ قومِ اور کا تھا لئے لئے نہیں سیکھیں۔ تم کھاس کوئے نہیں۔ جس کا کل جنہاً اٹھتے فرم نہیں۔ حضرة اعتراض، جس کوئے تھے معلوم اور کالا کے مرتے پر فرم جبکہ ہبہ نہیں کر حضور اور لے جو طالب کی سوت پر فرم کیکہ جی کہ اس سل کا کامِ الخروج، رکھنا تھی فرم کامل۔ حضور خود کیے محلِ شریف میں آیے کر۔ کے خلاف ہے جواب بہ جو طالب اگرچہ شریف موسیٰ بن نعیم کوں ملے اور بدلے جان سے حضور اور نہیں اور مسلمان کے خدمت کر ارچے جاندا تھے۔ ان کی سوت سے حضور اور کے ایک حصہ عکسِ عکس رہتے تھیں خالیِ بھیجی اور اسی سل حضرت شبیح علیٰ القولِ الافاظ کی وجہ سے اس سل کو کامِ الخروج کا کیا کیا یہ لوگ کافر بھی تھے تو حضرت شبیح علیٰ السلام کو سلطان اسے سوچی بھی۔ اسی نے ہم نے کمالِ مولیٰ کافر کی سوچی خوشی بھلی چاہئے تیر جواب اس سوت میں ہے کہ یہ وحدتِ خدا و رسولِ انہیں۔

تفسیر صوفیات: نبی کافر کی زندگی میں بھی اس سے ہزار ہوئے چیز لوسیں کی موت کے بعد بھی۔ بندق قتلی موسیٰ کی زندگی اور سوت اور بعد سوت بھی بھی نبی اس سے منہ میں پھرستے رہے گئیں موسیٰ کے تصویریں وہی ہیں جن میں ایمان نہیں بلکہ اورتی ہیں۔ سوتِ عقل کو کافر بھی کو آیاں کرتے ہیں اسی سوت اس کی قبیلی بلکہ اگر کوئے کے قبر کو خود کو گواہ نہیں ہے۔ محشریں رب سے پہنچائیں کے کافر کے لئے نبی کا اس سے منہ پھرپڑا کافر کا نہ ایسے تھے کافر کو تھی خدا کا رسی کی خداونص کا کے اس سے ظفاری جو ہاتے ہیں کافر موسیٰ کی سے بھی خلاع نہیں۔ اس کی زندگی سوت نے کچھ سختائی ہیں کہ لندگی تھی تو یہ اورالیٰ سوت ایمان والی الصیب کرتے ہیں۔ اس کے اختتام سوت بھی انشوٰ اکھیں تھے حقیقی کرم کو کچھ کوچھ ہیں بھی کو کافر کی کوئی کوئی کس کے لئے کوئی کوئی سوت کو اسیں۔ اسکو ایمان سے تخلیٰ کیا تھا کہ اس کے کچھ ایمان نہیں اور ملیٰ ہوئی ہے جنابِ سمعیٰ پھر کے دل میں۔ وہ لہماۃٰ عزیز علیہ معاشرت ہی کہ دیکھا گیا ہے کہ اس کی سوت کو وقتِ حضور اور جلوہ اور جنہیں جن کا لئے اسے فریتوں کو تمہلیٰ و نزیٰ کا تھا۔ یہیں کچھ کوچھ کوچھ ہیں کرم پھر آنکھ اور ایمان سے الہماۃٰ آگوں سے دیکھا ہے اور ایمان نہ ہم بھی دیکھیں کے لذائفِ کیفیتیں کے ساتھ علیٰ القولِ الکافرین، اہل درست ہے یا قوامِ فریباً کوں بد نیرسیوں کی باختیل بد حقیقی کا کر فریباً کر تم یہی قوم اور کر یہاریہ اور کر کے بھی کافری سب سے صوفیاء طریقے ہیں کہ بھی جیبل، بندل کو ارب تھلیٰ خفت کی وہ نعمت، نیاشِ مطابق ایمان ہے (وہ من سے المقدم بحث ۲) کافر سے ظفرت مدعاۃٰ تو ولیِ معلم کو ایک ایسا کار حضرت شبیح اور ایں ہیں ایمان و ایں نعمتیں سے موصوف تھے۔ بکھریں میں سے کسی نے ایں ہیں ایک شد مکان تھا تو مردی کہن فرید بھی بکھر تھرست کے لفڑاکے۔ یہی موسیٰ کافر کو جلوہ اور کچھ کر دیں

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرِيبٍ مِّنْ يَوْمٍ إِلَّا أَخْذَنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَ

ادویں سے کام نہ کریں کوئی نیز مکر پڑا ہے اس کی وجہ سے اس کا سامان فتحی کے اور
ادویں سے بھیجا جائے کیونکہ کوئی نیز مکر پڑا ہے اس کے لئے کوئی تحریک نہیں کرو کر دو

الظَّرَرُ لَعْنَهُمْ يَضْرَبُ عَوْنَ وَلَقَدْ بَلَّنَا مَكَانَ السَّيِّئَاتِ الْحَسَنَةِ

مرضی میں کے ہمار کو دو ہماجسٹری کرنے پر بڑا ہم نے بھائی یہاں کے بھائی کو
کو سرے لاری کھسپیدا ہے پھر ۱۴ نے جوڑا کی جگہ بھلوان ہول دی یہاں تک

حَتَّىٰ عَقُوا وَقَاتُوا قَدْ مَسَ أَبْيَانُ الظَّرَرِ وَالسَّرَّاجُ فَلَمَّا خَذَنَاهُمْ رَغْتَهُ

عن کے زیادہ ہو گئے اور کوئی بھیوں نے میٹک بھیاں پاپ دلوں کو پارے سختی اور آرام پس کر لایا ہم نے
کہ ہدیت ہو سکے اور یہ سے بھائی ہارے ہارے دارا کر رہے د راحت پہنچتے تو ہم نے

وَهُمْ لَا يَسْتَعِرُونَ ⑤

ان کو اچاکھ ملا کر دے ٹھیں سور رکھتے تھے
افسوس اچاکھ ان کی حیثت میں پکڑ لیا ہے

اعلیٰ ہم کیات کریں کا کچلیں آیات سے چند ملخ قتل ہے پسلا اعلیٰ ہزارہت کیلئے یہاں کی تخلیٰ اور ہم کی
ہمتوں لی ہلاکت کا کرووا حضرت نوح "ع" میں کوہ شیبیل میم مسلم شیلہ کل کھانا کار مرفان پلائی تو ہم پر ہمی
ذباب آتے ہوں اس لئے اب دشادار ہوئے کوئی کھاؤ لور بھیوں نے کمی تخلیٰ فریقی لور اس کی قوموں پر عذاب آئے
ہمیں ان میں سے چند کا کروائے دو سرا اعلیٰ: کچلیں آیات میں کچلیوں کے تسلیل ذباب کا کروائے اقبال ساری
ہڈک شدہ قوموں کے اصل عذاب ناکرے کو ایک ملک احتل پر تسلیل ہے۔ تیرا اعلیٰ: کچلیں آیات میں خاص حرم
کے خداوں کا کر قلب اس آیت کریں اور سری حرم کے خداویں کا کر کے ہیں خارجی عذاب اور ہٹکنہ خلا ہر مرست
علوم اس حقیقت میں عذاب ہوئی۔

اقریب و موال سلنا فی قریب ممن نیس و بدل غایب اسی لئے اس کا واؤ ایڈا یہے صاحب ہے کہ اس کا اعلیٰ ارسل
ہے نیس ہے بلایور سے گھون سے ہے۔ ارسل کے قدری میں ہیں بھیجا شریعت میں نیس ہے بدن کی طرف دویں بیچے کو
اہ مل لئے ہیں۔ بدل لیکی آخری میں سراویں بھیں نیس پینے والے کی اور جگد کے تھے کمی تخلیٰ کی اور جگد فریل ہے
حضرت ابریم و لورہ میم مسلم "ع" میں بھل کے رہنے والے تھے دلیل ہی کے نی ہوئے ہیے حضرت میں وغیرہ میم
مسلم "ع" میں بھل کیوں اہم تھے دلیل ہی کی اے گرتیتے سے پہلے کہ دن باہر ہے ہاؤ ہی سے گھن کر آتے ہیے حضرت
رسی علیہ السلام کہ حضرت پیدا ہوئے صوری میں نی ہوئے گریبوں سے پہلے کے حرص دین میں رہے ہاؤ ہی سے نی ہو کر

شاعر الميلاد - الاعمدة

صراحتی ہو۔ لارسلمان سب امثال بت فریقتہ ملکتی کولتے ہیں مثلاً یہ مل۔ معنی شرپے کر کر گئی تھیں۔ کرام شہروں میں آئے اور ای جگہ میں بڑے کر رہے جاں ملک کی کمودریت، اگر تکنیکیں اسلامیں میں نہیں میں میں اتفاقیت پایا تھے نہیں اور رسول اور مرسل کا لفظ پیدا ہیاں پہلے کا ہے۔ ہر رسول و مرسل نبی خداویسے میں گمراہی اور سلہ مرسل ہے، باضوری نہیں۔ الاختلاف اہلہ باہی ایسا و الفضل اہل اس جماعت سے پہلے ایک تھیری مہارت ہے جو یہ ہے فکنبوہ (خزانہ بحر و غیرہ) الحدک کے منی کوڈناہیاں ہمال مراد ہے کوئی اگر نہیں میں میں کرنا کر دیا کرتے ہیں کوئی اگر مراد نہیں میں میں سیکار اگلے صحنوں سے خارج ہے۔ لا اقتلن ما رسملنائش ماکی الی سے بہا اہلہ اہل اہل سے مراد ہے کہ ملک و دشمنی خارجی کو ہے کہ اس کا سامان بنتے چیزیں کی تو قحط انیقتوں کو حضور اہل سے صورت ہے۔ ممکنی ہے اہل کیتے ہیں باریں اُنل اڑاکاں (غیرہ اُن دشمن کی اس کے ملاوے) دوڑ بھی تقریباً کی گئی ہیں۔ العلهم يضر عونون اس فریان مالیں مذکورین کی تھات کوڑ پر لعل امانت شکنے تکریب تکلیف کشیدہ شہر شہر پاک ہے اس لئے اس کے کام میں گمراہیں حکمت کے لئے آئے۔ یعنی اس کے ممکن شایدیں ہوتے بلکہ مکار ہوتے ہیں۔ ہم کا مردح وہ ہی ہے کہ مکار ہے۔ کٹا ہے۔ یضر عونون اس لیں یتھر عونون اس کا مصدر تصریح ہے۔ ممکنی ماجرا یہی ڈاری کرنا تاکہ کے معاشر مالک کو لے لئے ہیں اس نوں نہ ادا کرو جائیں۔ ممکنی اس لئے تھا کہ لوگ ماجرا سے اپنے گرفتار ہوں۔ تھرے سے تکریب میں اس کا ملک اور حکومت کو تاریخ انہیں مل جائیں کہ اُن کا اکثر انہیں صیہون میں توپ کرنے کے شتم پیدا لاما حکماں السیستہ الحستہ اس فریان مالیں میں ہے۔ یعنی کے دو سرب طراب کا کہہ بڑا طراب بچکے طراب سے تھرستہ ہے اس لئے اس کو تردد میں کیا گیا ہے اس کے خارجی کے خارجیوں کی ترتیب ہی یعنی تھی کہ اس لئے میتھوں کے طراب آتے ہیں پھر اسے اس لئے اس کے طراب ذیل رہے کہ میتھوں کے بعد اس توں کا آٹا ٹکری طرف جاتا ہے کہ جس کی عمل باری گئی اور وہ اس پر الاترا رہے ہے پوچھ کر سے ۶۰ سو ملک ان پر میتھوں کا طراب براحتا ہی لئے مال فرم فرمایا گیا ہو، سب میں مالبے سے میتھوں کا سو ع سے ہے جو کا اور جو سو کا مالی ہے ہمیں افت ہو یا مالی۔ لور ہر درست میتھوں کا جعل کو بھی بھلی طعم ہو گئی ہے اس لئے اس سے درست کا باہم ہے میں خوشناصیں۔ میں خوش نہ سے مل رہے تھے حسرتی اور اڑل مال دوڑت کی فرونوں ہو رہتے ہیں جس سے کھیت اور غل لے دیا جائیں۔ غیرہوا از تکریب خزان (تبدیلی) اور تکریب کافریں ہم بیان کر کے ہیں کہ راثات کو بدلتا تبدیلی ہے حالانکہ راثات کے لینیاں فدائنا تھیں پوچھ لیں یہ پوری بوری تبدیلی ہوئی تھی اس لئے غیرہوا از مل دوڑت کے رٹکنے تک تمام اڑاٹوں، رکڑوں جاتی تھیں یہ تو ہم تکار بھلیں تھیں تیلیفروں میں اور بھلیں اگام اس لئے ٹھیک ہے کہ اکان ایسٹ ارٹھہ ایسی تھیں۔ یہاں کس کو بر رکٹی، بھاساں کیں کی خدم۔ راحت ملکی کی۔ نرم جو گی کہ جعلے ایکری کارلوں کی جعلے اولیٰ تکاری کی جعلے کو راستی توں کی جاہے اس اس دھیو فریشک ملک فریسلنے میں بہت ہی بھیاں ہیں حتیٰ محفواری فریان مال پیدا لٹائی اتنا تھے لیکن انسیں یہ نہیں پیدا ہیں باچھوں کے لئے دی کیں بلکہ یہ مال تک طراب ائم کو وہ خوب پڑے پہنچے ہے اسے ہو۔ عطا لاشیں میں نہ اربعہ معرفت عقاید معرفتیں ہوں۔ اسے ہے اس کے ممکن نہیں کہ اس کا ہاتھ لائن میں خداوند پیدا ہے۔

نہ و مفہو اللئے- لازمیاں بخواہ- ان عرب کئے ہیں عطا الشعر عطا النیات- عقاوبر عطا الخیر
شمار کر کے۔

بعضنا سيدات القرى **ناف** **باته** تصا **قطني** والرجل من صوت هندد
ولكننا بعض **السيد** **مرتب** با سوق **عاليك** التحريم كرم
(اعتراض)

خواصہ تفسیر اے لوگوں آ کر بہر نہون یہ پچھلے احادیث مطہری کے حقیقت یہ ہے کہ وہ یا میں پختے ہیں یا ہی آئے تو وہ ان کی
وہ مولیٰ نے اپنی بھائیاں کیا جامیرو ہا اک پلے قدم نہیں کیا جاندیں اک جاندیں اک جاندیں اک جاندیں اک جاندیں اک جاندیں اک جاندیں
کی احادیث کریں ہیں ایک قول کیں مکر حربہ ہا وہ اس پر جو اپنی آئے کم و بارزی کی کرتے رہے تو تم نے بجائے تکلیف
کے اپنی آرم مطہریت کے عدالتیں نہیں نہ ایساں کر لیں وغیرہ وغیرہ فریبا کار اپنی سوت اڑاٹنی نہ دلت و سوت اپنیں مطہریل مکریں
وہ اس نے بجا لے شکار کرنے کے لئے وہ سرگلی کی دعویٰ ہے کبھی کوئی غذیہ اپنے سخت تر ہے وہی ہی کہ تر رہے کہ
آرمیں ارمیں کو دامت مظلوم ہیں ایک پر اس لفاظ سے مظلوم ہے پہلو لوگوں کو بھی اپنی بھائیوں سے مظلوم ہے تباہی ہے اور
بند کی رنگار گی ہے جبکہ وہ ملک ہی ناٹل گئے تو تم نے اپنے اک ان کو کمزور اپنیں خیال ہیں وہ فاقہر طلب ترے کاں،
وہ اپنیں کرفتے ہے

فیلم دستے مل آیا تھا لے کے چند ہزار۔ مالک اور نے پھر اپنے کمپنی کو بھٹکانے ان کی پہ خاکہ کی خاتمی ایکس ہب اسی بھی نئی آئی گولن قدر تھے کہ لا اخذ نہ سے مالک ہوا اور اس کو مالک سنتا پر مرتب لیا گیا۔ رب عمل فرمایا۔

پی تھے را خدا رہا شد رو تھلے صاحب لے ن آمد بد
دو سرافا کندھہ تو بھکھاتھ اپ کیا ست بنے ان کو اکار حست انی کار بیج دیں ٹکڑے اس عہرست سے ماحصل ہوئے تو مل پیشیدہ
ہے فکھنیوہ یہو۔ سیرافا کندھہ تھیا، امیا کرم شدیں اور مرکزی عقلات میں بیکھے گئے جس اور گ نیا درجے پیش دار آئے
ہاتھیں۔ یہ ٹکڑے قویتھی نصیر سے ماحصل ہوا۔ ایک بگردب قراہیہ حقی پیغمث فی امہار سو لاہو۔
امسوار جو نظر دینا بکرے نئی چیز اس لئے تھے، یا کے مرکزی ہٹرک مٹھر میں تحریف فروہوئے تھے تو سرے انبیاء قری میں
تھے۔ مادرے نیم المانی میں جی ہستیوں کی اصل میں۔ اسی لئے اپ کو ایک کچھ ہیں تھیں میم اقڑی روائے پیغمبڑت خود
اہم سرتھ پہلی تھوڑی، یا امر لرزی شہریں گیاں کی مہنستہ آن آنکھوں سے، نکھلی باری ہے بلکہ اب کے مٹھر لی مرازیت
میں نہ رکھ کے مدم و است بہم میں ملڑی لایا۔

کہہ کی نہست فن وی کے مام تھے خیپہ کی بوفت ان کے قدم سے

نہیں کیا ہے مادے جمل میں دھرم ہے ان کی عنوان میں ش

پوچھنا کرہے تو تکلیف انسان کو سیدھے راضی کرگئے تو افسکی رحمت ہے بہد لذی کروئی وہ تکریمی پذیرشی ہے۔ اس پر دب تحلیلی شکست نہیں کرنے چاہیے۔ قاتلہ اللعنةم یعنی مومن ہے ماحصل ہوں یا فوجی اس فاقہ کرہے تو زیادیاً لا انتہا درجہ و رادمت رب سے مافق کر دے وہ مقتول کا خاتمه تراطیب ہے۔ یہ مصل کی ایکی عذاب کمی حضرت پبل کی فتحی اللہ کی رحمت ہے۔ فاائدہ تم بدلتا سے ماحصل ہو۔ اچھٹالا کہ دعویٰ: الناظر بالپاپس با الفلاح برائی اعلیٰ اعلیٰ لختہ کے انسان ہر جو کہ خوشی رادمت، فلم کو اتنا آہ یا نیز کی سمجھے تو مافق رہے۔ مہمن برجیز من بیکش لگا کر کہ خوشی آئی تو یہیں اور فلم آیا۔ اس لے اسے اتنی فرماتے اے۔ اے۔ اے۔ قدمسے یا ہام نہیے ماحصل ہے۔ ساتوں فاائدہ تحریر کرنے پر ہو۔ اللہ کی توفیقی ماناظر اپنی ہے جیسی ہی طلاقت و قیامت اور ای کے پہلو ہو تکلیف آئندہ کی رحمت ہے۔ میں اس پر صبر کرنے کے لامین محسن ہی رہا اور ای ”یعنی اللہ کی رحمت“ تھیں۔ بزری کے وہ میں دارِ رحمۃ اللہ مسلم ہے۔ یہ دو نویں باتیں مطلبے پیدا کرے اپنے کے ادارے سے پہچھو۔

نے ہر دو ختم کیا۔ زندگی کا ریسا نے اپنے ختم کیا۔

اگر کوئی فائدہ اپنے طلب سے نہ کر سکے تو اس کے لئے وہی اپنے طلب سے نہ کر سکے۔ اس کے لئے وہی اپنے طلب سے نہ کر سکے۔ اس کے لئے وہی اپنے طلب سے نہ کر سکے۔ اس کے لئے وہی اپنے طلب سے نہ کر سکے۔

الافتراضات پہلا اعتراض ہے جس آئت سے "علوم بولا کر ہر جنی کی تحریف تو ملک پر لوگ لولا" صحیتوں میں گر لدہ اور اسے اپنے بارے میں پہنچا کر رکھتے ہیں۔ اسی آراء حسنی کو آئتے ہیں کہ صحیتوں میں کہا ہے یہ تو۔ کہ طلب کیا ہے۔ جواب ہے اس اعتراض کا لامبا اسی تصریح گزرا گیا کہ یہاں ایک عمدت پڑھ دیجئے ہے۔ فکھنبوہ کروگ۔ بہ اپنیں جعلات چیز تسبیح طلب اتے تینیں نبی کی تحریف اوری طلب کا پاٹھ میں لگک ان کا جعلاناظہ لامبا نامیب بہ دوسری اعتراض، اسلام شیعہ اور ایک سالم اسلام اور اسے ضمور انور نبی ہیں مگر ان کی تحریف اوری ہے کہ کوئی پختہ ہوئی گزار فرمائیں عقل کیوں نگر دوست ہے۔ اسی احمد کے۔ میں تقدیر کریں گے۔ میں کیا کیا ہے لکھ دیاب انی آغاز طے کیا امام سے ٹھوکیں۔ اسی طے خصوص اور مددیہ کے حلقوں ارشاد و اعماک ان اللہ لیمعبدهم وانتفهم۔ تیسرا اعتراض ہے یہاں پہلی طبقے بعد مسکان الصیانتہ الحصنتہ کیں فریلان بدلتا کے ساتھ مکان قبائلی شدید پختہ ہی کیوں جواب ہے۔ اسلام ہے کہ ہر صحیت کی مقتل راحت عطا ہوئی۔ جیسا کہ وضیع بدر حق فرضی کے وضیع ایسی کی ایسی کے وضیع روزانی تکتے کے وضیع کملت اولیٰ الی صحیت دُلچی جس کے وضیع اس نے مکان راحت نہ دی کی جو چھٹا ٹھیریں، مکان فرات کے ماحصل نہ ہوتی کافی سکھا کرنے پر صحیجیں بھی رہیں راحیں بھی۔ پچھلا اعتراض نیصل ارشاد ہو اکر ہم۔ کلارڈ قوم شیعہ کو اپنالک پکڑ لایا ہے بے خوبی میں تکڑو سری چکر لڑکھواری ہے ان لم يسكن رب مهلك القري بظلمهم و اهلها غال الملوون حس۔ سے معلوم اور کہ رب تعالیٰ یا ملک کو بالک کسی لئے کیا تھا جس ایں دوں آئندہ ہیں تعلق ہے جو اسے تسلیم ہیں کہ کوئی آئت میں اسی ملکوں کو بالک کسی لئے کیا تھا جسی کی تعلیف پہنچنے پہنچنے پر۔ فس اور پس شعور لوگوں کو بالک قبول کر لے کر ہے علی رویتے گی میں یہاں اوقیانے ہے۔

اے قدر ہے یا بے، قادح حال تھے رے کارا جائش کا ہر پتھر کے لئے بہوں شدید کے لئے سات پر شیر بڑیے
لے لے پوچھا تے بھی سمجھا یا تے لے یوں ہی کہم پیدا ہوئے میلت کے لئے و مداخلۃ العین والانس الا
لیسمدون، اے، مخراط انہیا، ہے کا را اگی الحالت کی جلاے و ہمارا مسلمانوں رسول اللطیاب عبادن اللہ۔
مخراط ہر اور مل پی اپنے طے ربی جملات کرتے رہے ہیں جن فوش نصیروں نے ان کے مقصود تحریف تو روی کو
پورا کیا اور ان کی طلاقت لی وہوں جو جانش رکھے۔ کافر نہ ان کی توشیف آوری کا مقصود رہ لیا کہ جملات الماءع لے ان
کی مخالفت کی توجیہ یا اے، اخوند الفعلہ یا بالاصح و العرض الاعظم کی تحریف آوری کا مقصود الماءع رہا ہے اور
وہ مل جائیں مل جائیں رہا ہی۔ آنے ماری نہیں، ملے گئے لزیست ماجست اور اے، مرتضیٰ گرجی اس کے اصل سے باہر
یا، گھر اس سماں میں مل جائیں، مل جائیں۔ ادارتہ لامائیں مقصود مدد رہیں آجھن جلبے بلد۔

لوح بھی ۷۴ قلم بھی ۷۷ تراویہ، الکتب کوہہ آنکھ دکھ تیرس میڈا میں جلب
حق ۶۷ اگر ن، میری نماز کا قام سیرا قیام بھی جلب میرا مدد بھی تھب
آجھا وہ لوگ یعنی زخم آزاد ہیں ہائے، انہیں با فرب بخشن، بمرید ایسکیاں بیٹھیں، نہم پر بندی کیں۔ اسیں
پاہنچے از، اے لاما سایپ کیاں رہ کر کھائیں، تسبیح بھائی بندی بنتے ہیں مل بھی بندی۔

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرْبَىٰ أَهْنَوْا وَالْقَوَافِعَ تَحْنَأَ عَلَيْهِمْ بِرَبِّكُوكْ قِنَ السَّمَاءِ

اے اگر عظیقہ ناشنیدہ بیرونیں کے مومن ہو جائے اور پرکار رہیے ۶ ابڑے بخول ایسے، ام اور اس کے
اور اگر نہیں وادے ایمان کو تھے اور فرقے و قومیں یہم انہیں آسیں اور زمین کی

وَالْأَرْضِ وَلَكُنْ كَذَبُوا فَاخَدْهُمْ بِمَا كَلَّوْا يَكْسِبُونَ ۝

برکتیں اسکاں اسکے بعد بھائیوں کا ایجادہ نہیں پکڑا یا کہا نہیں کہ کوئی کوئی سوچے جو مرد ہے کرنے کے لئے
برکتیں حکمل دیتے سنگاں ہوئے تو عہدہ ہے تو عہدہ ہے تو عہدہ ہے ایسیں ایسیں لکھ کر گرفتار کیا ہے

تعالیٰ اس آیتے، فائیلیں نیات سے بعد مل جعل پس سلاطین، بکل کیا اسیں یہ کرنے والے اصل کا اثر
اے ایں سے باہمہ اب ایں آتیں تھیں ایں کیا لالا، لالا
اے ایں تھیں
اوسر اعلیٰ۔ تھیں تھیں تھیں ایں
اکھہ، فتحیں مذاہ بھی نہ ستد، نہ تھی۔ ایں کیا ایں ایں ایں کیا ایں
اطلاق، بھیل قیامت میں ارشاد، احوال عاقل، اگر نہیں اور صیغتوں کو اتفاق ہی جس کیجیں اب ارشاد کے کیہے خلوب
کھا اصل فتحیں، کیسی تقویٰ العادات کیمیں بارہ لامائیں طبیر کرنے لئے ہیں ایں ایں

و بیرون ہا صاحب اور خدا کیاں ہے جو مال پڑے سے مراد ہے اختری طلب اور پڑے پکھے سرمهاد خلیلی طلب، سرمد تھات میں بخراں نہیں کر سے مراہ نماہی بدل لیں ہیں۔ فتن و فخر و عتیقے اور اکمال و عوام کی رائیاں اس میں پر ہے ہمین ہم نے انہوں کوں کوں کی بھی ملک اور نہیں ہے۔ اکمال کی وجہ سے لاکر کربلا حشم کی تائید میں کردار کر لیا۔ خیال رہت کہ بیانات یا تبصیرات، نہ کئے غلط تحسیں لانہ پر وقار کی دلکشی بعد ملکوں کی وجہ سے آئیں گرے پے قصور پیش کرو تو ان پر مدعا بن لے آئیں ان کے لئے یہ تحسیں رہب کی گلزار تحسیں لانا ہے۔ کہ مال داشت ہے اور پھر کافی اور اپنی تھیں۔

خلاصہ تفسیر: جن لاکر شدہ تحسیں قائم ہے، کیا یہ مال کے ٹھوٹ مکلف انسان ایمان کے چیزیں کافی ہے؟ ایمان کے ٹھوٹ مکلف انسان کے مولے کو مل دیتے تو رحمان پر ٹھوٹیں بدل دیتے کہ وہ یہ شہادتی کامیابی ہے۔ ایمان پر آئیں ہوں اور لعلیٰ پر آئیں ہوں کے ایمان اور فرقہ ہماری کے خارجے سے ہمیشہ شہادتی کامیابی کے دو نتائج کوں مل جائیں۔ ایمان اور فرقہ ہماری کے خارجے سے ۳۰ لوگوں کو بختیا عتیقہ سمجھی ملا جائیں اور جو جعلیاً کہ مرستدم تھے اس پر قائم رہب اسی وجہ سے ہم۔ اس ایمان کی ایمان حکمت کی وجہ سے ملت پکھیں لے لیا کہ اسیں لاکر کو رکاوے کی ہی ساستہ۔ لی خیال رہ کہ کافری ہوت ایمان پر احتجوی بطلش مجنی رہب کی گذرا مام دھنس کی ہوت ایمان ہے وفات اللہ یعنی نفسِ حسین مولاناہد راون میں موت کا کام ہے روحی ایجاد و اصلاح یا یہ اپنی نفسِ المطمئنتہ و جمعی الی رب بکھر دنیا پتھر ضمیم ہے۔ کیا مل کافر کی موت کا کارہ ہے اسی لئے ایمان خدا تعالیٰ لے۔

فائدہ: اس ٹھیک رہے چہ فائدے مال ہے۔ مسلمانوں کو جان اور یہ ایک اکمال و بیویوی اور اختری ختنوں کا ذریعہ اس رہ لیتا ہے و من یعنی اللہ یعنی لہ مخیر جا ویر لقہ من حیث لا پرحتسبو قائد اکمال اکمل کی دسری تفسیر سے مال ہو کر قیامت سے مردیں یقینت ملکہ بیتیں بھل دیں وگ صبرتیوں سی ختم خوبیں مساجد شریف کا تقدیر برکات ان لاوائل دیویو کرتے ہیں ان سب کی اصل ہے ایسے کہ ہے اسی تقدیر بھل کی علی گلہ استادہ لور اگر ان لیماز کس فیضی ہاتھی ہے۔ حدود خوات کے جاتے ہیں وہ سرفاً کوہ ایمان کے سخن جانے پر لکھ سخن باتاتے ایمان۔ پاکستان پر مطلب ہے ۲۰۱۸ء میں اپنے رب نبأ کے طہر الفضال فی البر والبحر، کوئی جن بتوں پر مدعا ہے ایمان کے باہر تسلیا کر کے ماں اک جرم مرف ایمان نے کئے ہے۔ تیر لاما کردیتے ہیں کہ یہ عبوری ہوا، یا اسی مال ہاتھی ہے کہ۔ حلیف تھیں تھاں میں مولاناہنگے ہیں۔

بچے آپ رہ ہے اور عالمات دھرم اسی نہ ہے بلکہ دگناہی است ہم

ایم ڈ آپ ڈ اے ڈے میں زکوہ ڈ زکا اکٹھ ڈا ڈھر جمات
ایں ہیں بھی یہ اکمال برکت ہے، یا اسی اللہ کی رحمتیں رکھتیں باذل ہوتی ہیں۔ آئیں جو درہ جانی ہیں یہ لاند موافقوا
لطف عن اعلیٰ یہم سے مال ہے۔ اس ایمان فرائیتے ہیں۔

زار حق پالی است چنان پاکی رسید راست گی بند و بدل آئیه ٹایہ
چنان ہے آئیہ ذکر حق امور دھل نے پاکی مدد و ملے گل ملے
چو تھا قاتمہ بایانہ تلوی کی، اس سے سائل تھی فتنیں بھی ملتی ہیں اور زمین غامری فتنیں بھی۔ یہ قاتمہ بہر سکھان بننے
السماء والارض سے حاصل ہے لپاچوں فائدہ نہیں کو جھکھلاؤ رحیقت لذت تعالیٰ فرشتوں کی دریں سب کو جھکھلانا
ہے۔ یہ تاریخہ کلکنیوں کے المثلث سے حاصل ہو رائیں ہوں نے سب کو جھکھلایا پس تھا قاتمہ بھی خیر و مصیب کے نہ تعالیٰ
کی کوڑا طباب سنیں رخاندہ گیر ڈھرم سے حرم تھا عالم فریاد ہے جبکہ گرم مردم سے ہونہ بالائیہ تک پکڑتا ہے فارج دھما
کانوں ایک سکبیوں نے حاصل ہے لہ ساروں فائدہ نہ دہ رہ کر یہ کیمودی دہل کے جو ہیں میں پلاں تھے ہای گرم کو پکڑتا ہے
ہو اس نیں ساری سے خلائقہ دھما تھا۔ یہ فائدہ ڈھارنا بکھرنا ہمیشہ انتہاری فربتے سے حاصل ہوا۔ آگھوں فائدہ
کا ہوں کے پار ہو، فتنیں بناط ایسے ہے۔ تلوی و طمارت یہ لغتشیں حاصل ہوں وہ رست ایسی ہے۔ لیو جمل کی دلخت طباب
تمی ہلکن فنی کی درست احتلالی دست۔ یہاں ایجاد ہو تلوی پر وہ دستے۔ تعالیٰ و نیشن پر کل عطا ریاست کا کھنڈ فرمائی
رسواں افکار وابستہ قفتحنا علیہم ابواب مکی شہریں سرگزی کر دے لاتے رکھنے کا ایک پیغمبریں
رست ایسیں جو دروازہ کھلتا ہے۔

اعترافات: پسلا اعتراف ہے، آئت سے معلوم ہوا کہ ایمان و تقویٰ سے زمین و آسمان برکتیں کے دروازے کل جاتے ہیں مگر دکھایا ہمارا ہے کہ انہوں نے موسیٰ پر بیان عمل رسمیت ہیں یہ مگر کافر افراد میں بھی ہے ایمان کو کوئی درست نہیں۔ جواب ہے، اعتراف کی وجہ پر اب یہ ایک یہ کہ فربان عالیٰ ان عذاب و انہیں کے لئے ہے کہ اگر وہ بدل کے چھپے۔ بھائی خالق کے لامعاوت کریں تو یہ بھائی عذاب کے قصیں مذال ہوئیں ہیں۔ یہ بخش کے لئے کل ہونا ٹھیک ہو گا، مگر مویٰ علیٰ السلام نے فرمائی ہے وہ فریقاً تاکہ اگر تو سو من مغلیق ہوں جانے والے تو رسپ تحمل ہے اور زمر مت تک جوانہ ملختے گا۔ ایمان و تقویٰ کے فوائد فرمائے کے لئے یہ بھسپ کے لئے اس سب تحمل اپنے شعبوں کی زبان کی لاج رکھتا ہے، کہتے ہیں۔ رسپ رجائب لتو اقصیٰ ملی اللہ لا بیر هي، جواب مل لازم کی ہے کہ بھی تحریر کی طبقہ ہے وہ مرتبے کے بناء پر اس احتجاج میں کہ پاپ اور کور دفاتر میں ملی ہاتھیں۔ یہ مرتبے کے سامنے تحریر کی طبقہ ایک ایسا احتجاج ہے کہ تین یہ کس کو وفاہر برکوئی ہوئی ہیں مگر ان پاپ اسے ملے۔

بیوں بستہ یا ہو اور ہر طرف سے نہ ہو تو اپنے سے اس کی پارش کی جائے گا۔ حکم کی جگہ تجوہ جانے، رب فرمائے
فتنہ معاں بواب السماء بعماهمتہم زندگی ان دلوں تقلیل سے رحمت و رکھن کی اہانت جانا ضرور ہے۔ میرا
اعتراف نہیں کرتے، قلت من اس کا کہنے کا دل نہ شوہر اور مت کی دل نہ فریاد کیا ہے کہ اس کی کل دل کو شوہر اور اپنے دست میں ہے
برکت خالی۔ رحمت ہر ہوئے تو اوری ہے جو بغیر حلاطف کی کر جائے گر کرتا، رحمت ہے جو سمجھتے کہ پاس سے جائے
نہیں اسیں نہ اوقت آتی ہے۔ لکھا کی خوشیں ڈالنے والیں خداوار کیلئے نہیں۔ موسیٰ پر اٹک، حسین نادہ فیروزی
جیں مدد اور کشیں ہیں پورے دل برکات مسٹری ہیں، مردیں، کشت کو مارنے میں برکت زندگی میں برکت حفظہ میں اس نے برکات
بیویوں اور اٹکوں حاصل رہنے کے موسمِ مرگوں مارنے والوں پر اکبریں اس سے لیتے تاہم۔ چون تم اعتراف کیں میں مل آتیں
ہے اسی کا ذکر پڑے ہوا زینتیں، کتنیں کیمیں اس کے مطابق ہے اپنے ہمیں کا کر لئیں ہمیں سے قریب ہے آتیں اور جوابے آتیں
کہ کتنیں پہلے ہوئیں، زینتیں کتنیں بیکاریں، کتنیں بیکاریں پہلے ہوئیں پارش جو قبیلہ اور اٹکی ہے اس
کے بعد مل کر پڑے ہیں اسی پر اسی کی خوشی میں آتی ہے مسلم اور ایمان رخوتی سے لشکر کی ریاستیں ہیں کہ
وہ سری چکار شدید فلحانوں اور امداد کرو رہے تھے اور عالمیہ بواب مکہ شیو ہر جا ہوئی تھیں۔ ملک اور شہر اور
گئے لامبے دن پر جو خستہ ہوا، اور... کمال یعنی جس سے معلوم ہوا کہ کوئی محسوسی لوٹیں گئی ہیں۔ وہ سری چکار شدید
لوڑاں نیکوں الناحیں لے، جو اسلامیہ اسارے ہی کا لائز ہوا جاتے تو ہم کا لیوں کو کوئی خوبی کرنے کے لیے چاروں
کے ہو گئے۔ فریادی بھائی تھے کہ: اس دل وے گاؤں کا ملینے والا سلسلہ ہو جلوں کے لئے ایک دل
لتریں ان آلات و دمہ بیٹھیں خدا سے ہے۔ جواب ہے: ملک امراض کا لکھا، الگی تحریکیں گز زیکر کو جاں لفڑا، برکات کیں ایک دل
کل میں وہے۔ پہلے دل ایسیں، پہلی دل تھیں، اور امام اسے دیکھا گئے کہ وہ اس کے لئے قدرتی تھے تو وہ اور زیادہ غافل ہو گئے اس کے
لئے برکات اور رحمت کے دلوں اے جسیں کھو لے گئے۔ خداوی مسلمان کی فراولی اور سترے ہے، رحمت جو دل اور برکتیں مل
کیں ایک دل اور تھوڑی سے رکتیں مطاہوئی ہیں۔ اسی نے طرقہ بیان شد تھا۔

لیکن اس آئت کے میں اکمل و تقریب اکمل و نیشن بر کمال کی صلاحیت ہے۔ اکمل کی صلاحیت کو ملاحظہ کر اس میں سب کو آجائتا ہے۔ ایک دو دین خود را تو نہ کہاں ہیں خود کے جسمانی مالات کا تم شریعت ہے۔ خلیل یعنی دل حالات کام مینت، دریا پاک کے مالات کام مینت ہے میریاں کے مالات سرفراز تقریب کی جاہن ہے جو رخاں کر کے نہ لے جیسے چاہو اور اپنی خودی سے اپنے پیدا نہیں مل جاؤں اسے کسی مطابقی اسی دعویٰ مدد لئی انسان کی نیکی ہٹتی ہے اگر ھر کی وہیں ہے وہ دن خدا الفاظ۔ اسی لئے دوسری تجھ ارشاد ہوا کہ لمحہ حملہ من یہ حکم بالریسم من لبیو و تم ملھقاً من فضحته اکثرت و فراوانی پریں ہے جس ارشاد ہوا اگر اگر شے میں جسے دھوں پر بھروسہ راست ہیں میں مالات سے پہنچ جائیں ان کو آئیں رنگیں میں اولں کا وہ اپنے دس کرم سے مطابق ایسا یہ تو گوئی آئیں رنگیں ہیں تو میں ان کے امدادا طاہری کو ایسی میوریت کی تلقین ہے اس اس کو ایسے کہیں تو نہیں کہیں کہیں جس سے مولانا اپنے ہے۔

وو نئن د ٿامال ور ٻالے ٻارو ڻي گشانه او ٿي ٿل ڪو

از نہن پر ملحت ہو کر براہ مرفت پرلا کن
تکریں بکار ان لوگوں سے ہیں اور انہوں کا نہ کہن کے قدر اہم نہ ان کی بندیدہ ملیل کو بے عکس کے خود اپنے تھوڑے
اردیا و رہ تھوڑی سخت کہا جائے گوئے صوفیہ فرماتے ہیں کہ جسمانی پوری وارمیں آشیل پرداش درجوب اور ایک بھی ضرورت اپنی
ہے اور زندگی میں تعلق اُن کی ضرورت۔ ان دو نوں سے تما ایک ماحصل ہوئی ہیں جوں یہ امارے لئے کوئی اعلیٰ کی نہن
ہیں۔ سورج و رہی نکارم گواہ آن لی ہوئیں اور اسیں کے ادراہیہ شری العالی کے کمیت اور ملحت کے بہن گئے ہیں پھر طبقہ
العلیٰ۔ ایں یہیں۔

﴿أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرْآنِ أَنْ تَأْتِيهِمْ بِأَسْنَا بَيَّانًا وَهُمْ نَإِيمُونَ﴾

کیا ہمارے سلسلے پر جملہ صورت دالے ہے کہ آنے کو خدا بخادار اسات میں علاحدگردہ سوتے ہوں ۷
کیا ہمیں واٹے ہیں ۸، تھے کہ ان ہے پہنچا خدا بخادار کو کوئی جب ۹ سوتے ہوں ۱۰ یا بتیں دالے ۱۱
أَوْ أَمِنَ أَهْلُ الْقُرْآنِ أَنْ تَأْتِيهِمْ بِأَسْنَا صَحَّانِي وَهُمْ يَعْبُونَ ۱۲

کیا اور یہ علقہ پر جملہ سوتے ہے کہ آنے کو خدا بخادار حکم دے کیجیئے ہوں ۱۳ کیا ہیں ۱۴
خوبی ۱۵ سوتے ہے کہ اس خدا بخادار خدا بخادار آئے جب وہ حکیم ہے ہوں گہاں کی خوبی
أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرْآنِ فَلَيَأْمُونَ مَكْوَأَنُهُ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَسَرُونَ ۱۶

علقہ ہر جنم ارشد کی تدبیر سے پس چینی علقوں ہوئے اسکی تدبیر سے علوی علمند ہال ۱۷ ۱۸
تمہارے دل سے یہ بھر جائیں تو ارشد کی علی تدبیر وہی سے مدد ہیں ہوئے غریب تابی دا ۱۹ ۲۰

اعلیٰ نہن یا کتابیں آیت سے چھڑن علقل ہے پہلا علقل نیکیل یا یات میں گزشتہ کلہ قوسن کے کہاں کو کر
۲۱ اب خسروں لے زندگی کا نامہ نہیں کیا ہے زندگی بارہ ہے کوئی لوگوں کے علاحدگر کو محبت دالی جادی
۲۲ دو سرا علقل نیکیل یا یات میں گزشتہ قوسن یہ طلب آئے کہ خدا بخادار کی وجہ کیوں ہے علیق اللہ علقل سے
۲۳ ہے علیق اس اسکی تابی کو کریں تیسرا علقل نیکیل یا یات میں اللہ کے علقت مذہب ہوں کا کر ہو اب
۲۴ نہیں خدا بخادار ہے کہی خسروی تحسیں کہ خدا بخادار میں اکٹھ کر طلب بھیجیں ہو سکا ہے کہ رفت کی شدید پیر کے
میں ۲۵ اسے وقت ہی طلب اچاہت تھا۔

آئیے افاهل القرآن ظاہر ہے کہ یہ بھل یا یہ لداں کی بھل علقد نہیں بھل نہ فریاک یہ فریاک یہ فریاک یہ شدید
بھلات ۲۶ مطہل ہے بھل نہ فریاک یہ الحدثہم بہفتہ ۲۷ مطہل ہے ان دو نوں صورتیں ۲۸ بھل نہ
۲۹ دال ۳۰ اسے لئے جویا اعلاء خدا بخادار کے لئے اکٹھ ہوئے کہ قریٰ سے مولود ہوئے مذہب اسیں اور لال قریٰ سے
مراد ۳۱ دل ۳۲ اسکے مذہب اسیں اس صورت میں ۳۳ اسی جب دلائے کے لئے یعنی کیاں سمجھیں کے ہاشمہ مطہل ہو

کرتے۔ لورہ سکاپ اور قری سے مرارک صادر اور اس کے آس پاس کی میتھی بھول بھی چاٹک فرخ و فربن کو ضدر ہو رہی تھی ازاتت تھے اور، وہ نوک طاقت نہیں کرتے تھے جیسی کلیہ و القافت خش کے بارہوں، استھون کے بھادڑ مسلمین ہیں۔ بس ان چوپان کے مغلکاپر عطا کیا ہے لامبیا کے مغلکاپر عطا کیا ہے اگرے کالانداں جعلی دو تھیں ہیں اسکے عالم غار و خیر، انتیا یہم یا مسنا بیبا تھی۔ قرآن مالا من کا حضور ہے اس سے پہلے کس پر شدید بے عیاقیں میں آنکھ میں ذرا فوجی طاقت سے ہے جسے زوالیا چور سلطانیت سے قاچار بھلنا گمراہ اسی طاقت سے جیتے ہیں تسلیم و نیوہ بے عیاقیت اس، تکلیف، افسانہ طاقت بکار۔ اس کا خاور میں خاک کہاں کھٹے ہیں میں مرا جسی بیانات ای مسدر بے عیاقیل وقت چر یہود بے اور، یا یاتیں ملکر ہے لان ان کی شہادتی کے وقت بایا ہے اسی تھی بے ہات کی۔ مکن باتیں تو باتیں کے مصلح ہم سے مل بے گئی میں مل میں وہ لوگ رات میں اگر کرو رہے ہوں (احمق اور ہم فلامون)۔ مبارکہ دیل کے مصلح سے مل بے آریا ہے میں مل قاتار، در مراحل میں تسلیم مثا لند نور کے کتبے کے پیا۔ تسلیم وہ مل خدا اللہ ہے جیسا کہ علم خود رکھ رہا ہو پر شیدہ نہیں۔ خیال رہے کہ بیرونی تھاتی شب گزاری اور حجج ہے اور سو شدہ سری۔ قدران وہ لکھوں میں خوار سیں رات کو انسان بخوبی وقت میں کھانا پختا ہے کہ وقت ہاتھ کرتا ہے جیسا کہ وہ میاں لوگ بخوار پر جھائیں اُرستے ہیں۔ سا کام شب کو افری میں وہ اٹلیں بھیں لکھن کو کر کی کی دفعیں جیسے ہیں بھل سترستے ہیں کمر سو ہائی کام اکابر پے اکر پہ انسان دوسریں۔ مگی ہوتا ہے گر کر کی کوئی کوئی دفعیں بخوار پر نہ کام و مل وقت راستے ہیں۔ بھل وگ راست میں خدا وہی کرتے چیز گرم اور پیغام حماقی کلئے کامل وقت دن ہے۔ رب رحماتے۔ وجعلنا

النهار معاشاً لذذا اس نام سون فرمانیات میں مولود ہے لو امن اهل القری اس فریان عالی میں صور کا در سارین دکھلایا ہے جو کوئی سل تسبیحتاً تصور میں لاذیں جس اس نام تسلیم اسیں ملیں گی۔ الٰہ قری سے مرا جو ہم کے طالب والے ہیں، اُنکی اجازی ہوئی مذکورہ استھون کے ہامسے اعلیٰ میں ہے جو ایک اور بہت سب پر بولا جاتا ہے، اسی مبارکت میں بھی مزرسال کے لئے ہے اور سال تقبیلاً اکابر نصف کے لئے بھل قراءتیں میں اُنکے سکون سے تسبیح اور لفظ حرف حلف ہے اور اس کا تصویر جیسا کہ تردید کے ساتھ یا ان لفاظاً بے انتیا یہم یا مسنا بخی میں اسی

بی تھم اور بھائی تھے وہیں کر پکھیں۔ گیا ہے بخوتے سے محظوظ تھے جیسی سرخ کی جزوں کی جزوں کی اُسی پر سید می خدا ہوں۔ اس وقت کا خود تھیں جیسے جب دو قلن سون کی خیریہ جو اسے اور شاہیں سید می پڑتے تھیں۔ جنی دن چھے ہی دین بروئی میں مل مروجیں (یا ان متعلق اتفاقات کا وہ مل ملعوبون) ہم اس کے لئے میرزا نجد کے سامنے مل ہے جس سے مرا دنی کفار جیں جن کا لرزہ و بابت لصب بور بیوو قول لے سی جس کھلی کو اکبریں شکر فرقن ہے جو ہم ساتھیں اسے میں وہ اڑ پڑیں کہ یہاں طاط کو کوئی تھے میں اور نصیلانہ و مخلص کو سبیل بر عکس اس کے لئے لعیہ مسٹن طبلہ بیس اسپتے مربویا اور ان کوہ بیان کے مشظی ہیں قادتی الداہد و میرہ میں میں مشخول ہو کر دری تخلی سے نائل، جب تھے جیسا ان لئے اسہ میں شامل مراجیں خون تے لے دینے والا آخرت میں صفریں۔ خاص ہے کہ انسان کی دریاہ خلافت کے وقت میں رات اور دن بھر راست میں سارے دوسریں اور وہ اسی تھے ان دو قوتوں لاکر کیل مخصوصی ہے کہ ہم ان پر حباب اپنے و قوس میں

مگر دب کر جو اپنے ناٹلیں اور طاریت اچھی سو رہے ہوں اور ان پرچے مسے جب یہ اپنے کاروبار میں گھومنے کر رہے تھے اس کے ایک ہی نام کرتے ہیں یعنی سہاں تھے دہلی ہاؤ اس کا مکون ارشاد ہوا اس کا مل کر گردنا وہیں لائف اور گلف کام کرتے ہیں بلکہ ایک آئی ہی بھی کہ کر کے بھی کو اس کے لئے یہ ملکیوں مدرس ارشاد ہوا تو تمہارا جانتا ہے اسما مدنوا مسکون اللہ یہ نیا لائف ہے جس میں فرش قتل کے حصے مطلب گا کہ یہ کمر کے لوگوں میں تحریر کر رہا تھا وہ حکم فریب کو کمر کا یا ہاتھ پر مل لفڑی مسکروں اور مسکون اللہ اس آئت میں پڑا تھا۔ عینی دھکے حکم فریب ہے اور سراکر۔ متن فریب تحریر ہے کہ اس قتل میں فریب ایک ہے خاصی ہے کہ کمر کے سقی ہیں دھکے۔ پڑھنے کا تکریب ہے حکم کو دیا گیا ہے کہ کسی کا ہدایہ کاں کی نعمت سے دھکے کھلایا رہے ہے کل اسے دھکے مسکونے کی شرح ہے ما اسیں پھر دھکے کو گدا کر کے نہیں مطافر بلکہ اولاد کاں آئندہ نیوں والوں اسکے میں دھکے ایک ہے کہ عصوں والے تک دھکو کو کہ کریں مجھے ابتدے فلاہ یا صحن مسکون اللہ اس القو ہا الخصرون۔ میارت ایک پر میرہ شریک ہے اسے اخاذ کا کان استدرا جمععلی هدا (اردن الہیں) اسی صورت میں یہ نہ ہے اس سے فریا ایک پر میارت ایک پر شیدہ میارت ایک پر شیدہ میارت اس کی طاقت ہے تب نہ ملیں ہے تھیں یہ لغاء بابت اسلام والے ہیں کیونکہ یہ اللہ کی ذمیں سے متعلق ہیں جو کہ اللہ تم لفڑی دادھے گر من سیں میں کے اسی صفت خاصوں پر یعنی ارشاد ہوتی۔ خدا دلور تھنل کا لفڑی ہمیڈ ہمیان کر کے ہیں جنہار مومن اکریج تھنل اپنے کارکے کر اپنے ندی کی تھیں گزیں گزیں کہوں ہیں صرف کرتے ہیں دھکے خداویں یعنی ندیوں میں کہاں کر لیں گے ہے۔

خلاصہ تفسیر اسے تو کوئی کوڑا تو سول کی ہاکت کے واقعات سن پہنچے تو یہ اور رب کی ناطقوں والوں کو انشاء اسکے کیا ہے کیا اس سے متعلق ہیں کہ رات کے وقت جب دوسرے ہوں تب انہیں ہمارا لذاب اپنے اپنے باحی پرستوں والے ان دوسرے اپنے خوبی کا دردہ اور اپنی خوشیت میں ہٹھلیں ہوں اور ان کو ہزار اپنے گئے کلام ہم کو گلہن ہیں جو نہ توب اپنیں ہمارا لذاب اور ہے کیا لوگ ہماری نیکوں والے اسکے نیکوں والے اسی وقت میں ہیں وہ اندھی دی جوئی نہیں کہوں ہیں جو اسی وقت میں دھکے خداویں میں سے نہیں اسی وقت میں کھوں گیوں کو کہ ہماری نیکوں والے اسی وقت میں اور ہم سے ہے خوبی لوگ ہیں جو انہیں ہمیں ہے آئیں کھوں گیوں کی کذشتہ قوموں کے واقعات سے محروم مل کر دیا جائی رہے کہ بعض نہ کہوں ہیں جو ان میں جانے والے ہوں تھے اسی وقت میں دھکے دی جیسے وہ ہیں کہ جو رات میں سوتے ہوئے ہیں کیوں نہ اور ہے یہیں فریب کر آئمہ کی نیزداروں پر ہے اس کا موناخ نہیں

فائدہ ہے اسی ایات کی کہ مسجد و کامبے میں اور سلما فاقہ کوہ دل سرہ بخت قتل کا لوف اس کے جالی کی وہیت جالی وہنا لکر غائر کی دل اور لذاب اسی آئت کی طاقت ہے۔ یہ فائدہ الامم سے ماحصل ہوا اس کے بر عکس دل میں خوف خدا اثناء اٹھ غائر بالغیہ نے اور اللہ قتل کے شاہ کرم کی طاقت ہے جن حضرات سے اللہ تعالیٰ سے وہ مخفیت دیتا ہے حضرات مکار پر امام خوسوساً شریہ مکاروں کے دلوں میں خوف ہی وہ میں سے زیادہ تباہی مددیں اکبر کو رب قتل سے اُنھی فریا گردہ یعنی عرض رکتے تھے ہی میر ایوب پاہ کا ہر بے پاہ کوئی نیک میں ہے خوف خدا۔ رب قتل

فالـ«الـمـلـءـ» الـ«كـلـاـفـ»

ڈینڈے ہارکے کی تعلیم ہے۔ مل مرتے ہوں صدقے ۔

وو سر افغان کندہ: کاٹریڈرال اپنی لوگوں کی تخلصتے، وقت آئیت: جب اسیں اس کو تکمیل بھی میں۔ تکمیل، بھیجا تا۔ تو فتحی ”سے محاصل“، ایضاً سر افغان کندہ: ۳۰ میں کالا۔ سوتے میں رہب سے عالمیں اور آتے ہے دارالوار کرنے میں دشمنات یعنی میں

اس کا عمل یہ ہوتا ہے کہ عمل پر بارہ سو سو کلکسیون فائی ناٹسون کا ریلیجیوں کے ساتھ ہم فرمائے گا اصل ہوا۔ یہ دونوں سمجھنے کا خادی طرف لوٹ رہی ہے۔ چوتھا نامہ کا فائز کا مام اور حبیقی تکمیل کو ہے آرچ ۱۹۷۸ء میں کاروباری

۴۰) فریل دہنے کے لئے اس کے متعلق لا تجھے ہو سیں۔ مگر من کا حکم جی کہ سونپاں لانا کا حکم تھا جیکی مصلحت سے کروں کے لیے تھے اس کے لئے اس پانچوں قائدہ اسلام کو کہا چکے کہ راجحتوں تکلف ہو جیں خود کر کے کہ یہ کوئی آئندی حدیث طرف

سے محکر میں نظر آئی۔ کافلہ میں ایک رکاب، فلایا مامن محکر اللہتے ہے اسیں ہوا۔ لیکن محکب اپنے بیانوں کو روشن کیجئے تو دوست نے کہ تم کیا آرام کیاں میں یہ یادات بے بیوی ادا کی رہ تھیں اسی کے پھر اتفاقاً دیکھا۔ اسی دوست دب

حفل۔ مذہب نہ یہ اور عقیدہ کیا ہے ایک بھی رہ سے جو فائدہ اس سے دیرت چاہیے کہ اس شریعہ ایک عالم وحدت اور اس سے اسکی محربت۔ یہ کوارک کے حفل اور ایسی ہے اسکا مکان اللہ یعنی بھی وانتہ فہم نیکے ہے۔

۲۰۱۷ء میں احمد بندی دہلی سے گریہ ہوئی تھی اور جنپر ہے کہ اسی پر اسلام پاکست سنی ہے اور اسی پر اسلام پاکستان کے اعلیٰ افسوس ہے۔

میں اپنے بڑے سارے کاموں کا مذکور ہے۔ مگر اس کا اعلیٰ ادب ہے کہ کوئی وہ نامہ نہ یاد ہو۔ میں اپنے کاموں کے متعلق ادب بے کار کرو۔ وہ نامہ نہ یاد ہو۔ میں اپنے کاموں کے متعلق ادب بے کار کرو۔ وہ نامہ نہ یاد ہو۔

وہ کوئی بھائی نہ تھا۔ جوں کو وہ رب سے مارے گیا تھا وہ میری ملعموں سے حاصل
ہوا کہ رب تعالیٰ نے کوئی کے ہر عمل کا کمیل کو فرشتہ۔

حضر احصات پہلا اعتماد: نو اون میں اکارڈ مالحظہ ہے تو غوئی تقدیر سے درست نہیں کیوں بلکہ دلواء الحضری ہر علم میں آنکھیں اپنے ہیں اگر ہے تو دلواہی بس جواب دینے تو غوئی تقدیر میرے سبق میں ہے کگر جلد کے مخلف میں اپنے

علم کامپیوٹر اور مالٹی مدیا میں سے ایک۔ سائل وہ سرنی خود دستے ہے جنی جملے ذکری طبق علم ہے تحریر دارک) حس ۳۴۷ میں
وازت جزم۔ بے اس پر کوئی اندازش سکس کر پڑو مالٹی میڈیا ہے، اسکا استعمال تھی سکس دو سرا اعتراف: پہت ۲

اصل کاربری لفظ طلب اپنی سے بے خوف تھے پوراں کے پہنچے میں کیا عکس ہے۔ رب تعالیٰ پہنچے یا کبھی کہ میرے پرحتاب۔ جوابِ الگی قصیر میں وہی اسی سوال کا تصور ہے مختصر ریافت کہا گئی ہے بلکہ دوں تو آئے۔

بیان اتفاقی اخراج صبب سویی لے کت مدد کرتے ہیں۔ میر العزیز اس بارے میں اُن کو تکمیل کر دے گیں۔

خوب آنکھیں نہیں وہ دنیا ہے کہ کہہ کو اس کا لئیں تھا ہرگز اس پہنچیں حکم کیں فریادیا یا نہ پاس کے دار ہے۔
جو اپنے قیمتیں بلکہ اس کو اور بے خلائق ٹاپ ہے جیسا کہ ابھی فرمی کیا یا کہ رب تعالیٰ کے دعوے کے
بڑو اس مستوفی عدالت ہے۔ رب تعالیٰ کے دعوے پر بھروسہ اور بھی خود رہا ہے مگر کبھی بحق نہ چاہتے۔
مسکلہ: خوب خدا الی پیدا صورتیں اس کی پکڑ کا نقصانی ہے۔ تعالیٰ کو ہے حضرات انہیں بھی اس سے بری ہے۔
اُن سے دعوے مفترض ہو چکا رب بعد دعوہ تعالیٰ کا نقصانی ہے۔ کہ پس پہنچ کر پڑتے ہوئے کہ ہر دعا کو چاہئے اُنکے دعوے پر جائز ہے۔
عی پرستہ زادہ اللہ لا خوف گر صرف نہیں کہ اُن کے خلاف ہے۔ مگر سب اُنکے خلاف ہے۔ خوف اُن شیوں کے لئے قوتی
لے کافہ اعلیٰ اعلیٰ اعلیٰ اعلیٰ کر اس نہیں بخاف سے دوسن نہیں ہو گیں جو قضاۃ العزاں ہے۔ ملکہ دعا کے لئے قوتی
کیں مقرر فرمائے گئے۔ سبے کافر دعا کے لئے دعا کی دعوہ کا تھا۔ دعا کے لئے دعا کی دعوہ کے لئے دعا کی دعوہ
دعا کی دعوہ
و دعویٰ کی دعویٰ پاٹے سے دعویٰ ہیں کہ دعوہات سے طمینہ دریافت کر دو۔ ایک دعوہ دعا کے لئے دعا کی دعویٰ کر لیں۔
پہنچ کا لفاظ کر لیں اُن پر۔ میکھیں زیادہ شمارت ہوں پاچوں اس العزاں میں دعا قابل کردیجہ سچاک بنت کریمہؓ تھیں
جس سے پاچوں کراچیوں فریاد کیا۔ جواب ہے اس کا خوب سرت پہلے تسلیم سے پلچھوں پیغمبوروں اللہ کی خیر
میں گزر ہا کارکن جیسی آیات میں کر۔ سمن، حکما فرب نہیں ہو تاکہ۔ متنی خیر تھی اور گلبے کے بعد جنم کرے اس کو
غصیں بھیڑا اس کی پکڑ اور مسلط ہے۔ مجب اسکی مکمل سمجھیں اونکی کہبے۔

تفیر صوفیانہ: تعالیٰ کا زندگی کا خلاص ہے کھلا کمیلا لالا لالا اس کی زندگی ایک شرمیں نہ کو رہے۔
کیا کسی انبیٰ کیا کدر نہیں کر گئے۔ نیا لے کیا ذکر نہ کرن مل اور مر گئے
جہ زندگی اللہ کا خذاب بہت سے دعا لامصرع سے پھوڑتا اس کی زندگی ہے اسکی میوب کا ان آیات میں مکرے۔ رات
میں ستو ہفتہ تامون دن میں مکمل ہو مہلے بیرون۔

وَلَمْ يَرِ مَنْ كَوَّنَ ثُرُمًا فَلَا يَرِي ثُرُمًا ثُرُمًا

جب انسان حد سے اگے بڑھاتے تو اس میں خدا تعالیٰ سے بے خلائق اور بھالی ہے کہ اللہ کی دیواری اول میل سے ملا ہے۔
ہے اس زمین میں اور زیادہ گلزار کہے اس کا کرہ خلایا من محاکمۃ العمالۃ القوۃ العسروۃ فرمی دعا
اُنکے بہادر اس سلط اور بے کاموں میں صرف کر تکمیل ایسے لوگ اُنکل خلائقیں رہتے ہیں۔ موقوفہ فرمائے ہیں کہ انسان
اُن آثرت کی سہا اس کا دیوبیجہ ہے۔ دنیا اُنکے سے خلائق آثرت کا خوف ہے۔ دنیا اُنکے سے مکون آثرت کی ہے۔ مکونی ہے۔ قواری
ہے اس نے۔ رکھ دیا میں خوف آثرت میں سے خلائق اُن کو رہے دنیا میں اُن کی بے قواری آثرت کا قرار ہے۔ دنیا میں خوف
سے دردا آثرت میں پہنچتے کاروچ ہے۔ مولا اُنکے ہیں۔

وَلَمْ يَرِي مَنْ كَوَّنَ ثُرُمًا فَلَا يَرِي ثُرُمًا ثُرُمًا

ہر دن کے بعد ملکا، اسے خشائش و نسبت سارا کہ چوہنہ و ایکم ہر نظر کے نیکے ہال کا دنہم کے بزرگ کا لیں ہیں
۔۔۔ اپنے خوف خدا حق رسال میں رہنا، اسی اعلان کے ملکتہ کا لیٹیں ہیں تو تابے۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ ان آیات میں
رب سے ڈال کے شہزادوں کی زندگی کی حملہ کا مکمل ہے کہ راست میں سوچا دن میں کھیلان کی زندگی ہے۔ سلطان تمیٰ
زندگی ایک نہ ہے۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ سوچا ہی تین حرم کا ہے۔ آنکھ کا سوچا ہال کا موہن خصیبہ قسم کا سوچا دن کے مخلل
پاگا اسی تین طبع کا ہے۔ آنکھ کا سوچا ہال کا پاگا اسی مقدور قسم کا پاگا ہے جگنے والے بھی تین طبع کے ہیں۔ آنکھ کو جگانے
والے تین ہیں۔ جو صور کا طور راست میں خاص تکالیف ہو سوتے ہوئے اُسی پر اُرکی آواز رسول نے گلکشہ دالی ہی تین جیسی
لیے۔ دنیا بھی سیحسو تکلیف اُسکی جا گئے دل والے کی صبحہ یا اللہ کی رحمت کے انسان یہ اُنکی دل کا پیدا رہ جائے ہے حضرت
رسول نے یہ کہ ہماری کی مریض اپنے پڑھے میں اُنکا بلند کی کردنی حصل کر کیں میں ہوں گا۔ کاشاں ہوں جس سے اولاد۔ اُن
دشمن کی جاگی ہے تقدیر جگانے والی ایک نور صرف ایک حق ہے یعنی اللہ کے حبیب کی تکالیف کرم اُسکا کام جو اسی تکالیف کا ہے۔
بے نہت کے آسان طور (جہنم) اسی تقدیر بدل گئے ہیں۔

مری کجھی ہوئی حالت ہا در مری نسل ۱۱۷ تھت ہے ۔۔۔
یہ سومن د فرق کے ۲۷ نیں فرق ہے۔ رعی پیدا رہی اس میں ابھی فرق ہے کہ اُرکی پیدا رہی کے سارے اعلال مالکیں
لذ اعزیزی کار ہیں اور مہمن کے سارے کام میلات ہیں مندرجہ پیاڑا کے سارے ایجہ اعلیٰ کا کسے دوست نہ لاد سکیں۔
ووپے ہال پیاڑا کا گوت کا نہ ہو بالکل جس سارے کا نہ ہو بالکل جس نے اور باہر جائی۔ یہے میں کہ اُنکا ملکی ہے
اس کا کہ ہلاکا ہے۔ نہ ہے۔ یہ سومن کے اعلال میں انجام رسول کا پیلی ہوتا ہے اور حق رسول کی اُنکا ہوں گیں روشن ہے وہ
اُنر قریبے تو وہ اعلال علاحدہ طاقت ہیں اور مقیم اُنکو ہونہ کرتا ہم کمال ہے کہ ریگتے ملکوں چڑھتے ہیں اُنکی یوں
حصن رسول کی اُنکا اعلال سے دور رہ کر رُغب کمال ہے کہ اعلاءہ بدن میں اعلال اور دل میں سوزو گد از ہوتے ہیں۔ صوفیاء
فرماتے ہیں کہ جو لعلی حق علیل کا ہے لور، پالی رہنے والی حق کو ہر بے مثل ہے نفلل حق ہیں ظلیں ہیں، اُنکا حق سا ہلت۔ رب
تعلیٰ ہادی زندگی کے ہر شبہ کو بیلی طبقت آئیں۔

أَوْلَادُهُمْ فِي الدِّيَنِ بِرِّ تُونَ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ أَهْلِهَا أَنْ تَقْتَشَهُ أَصْبَاهُمْ

اور کیا نہ سماں بربری کی ان وکھوں کی جو وارث ہوتے ہیں زمین کے بھی اس کے مالکوں کے یہ کہ اُنکا ہم

لار کیا وہ جو زمین کے مالکوں کے بعد اس کے دارث ہوتے ہیں اسی اگنی بادت: علی کر سچ جاہیں اور اُنہیں

بِذَلِّكُمْ وَلَصَبْعَ عَلَى قَتْوَرَامْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ

ایکی بیچھا بیکیں اُن بیچھا کوں کے دیکھ اور پھر کروں اور اُنہوں کے ایکھے بیس دو دن سختے ہوں ۔۔۔

ان کے اُنکوں پر آفت ہیچھا ہوں اور اُن کے دلوں پر پھر گرتے ہیں کوہ کوچھ بھی سختے ہوں ۔۔۔

تعلیق: اس آیتِ الجل جل آیت سے جو ملن خلی بے پسال تعلیق: بھیل آیات میں گر شد کافر اور نے خدا ان کی
بلاکت کو رہا اور اب اس کی مدد کا لڑائی کے کو واقع اس امور جو کافر اور کافر اس کی بہایت کے لئے بیان کئے گئے یہ لوگ
بھرت پھر جس اور ایسا دنیا میں افسوس کریں گے اسرا تعلیق: بھیل آیات میں با کرو اکہ اللہ پر اس سے بے نہیں اپنے
کے غصب کی طامتہ بے اب فرمایا جا رہا ہے کہ اسی عصیت میں مودودہ کافر کو تاریخ گواہیک کافر ان کی بند
اس کافر اور مودودہ کو تاریخ مذہبی فرمایا جا رہا ہے۔ مسرا تعلیق: بھیل آیات میں گر شد کافر کی بلاکت کو اس مودودہ
کافر کے لئے بیش کا کرپت کہ احمد پابن قدرت ہے بھی تو رہیں بھی کوئی بھی بھاک کر سکتے ہیں۔ چو تھا تعلیق: بھیل آیات کا
ظاہر یہ تھا کہ کو لوگ گر شد قوموں کے طباوں کو من کر بھرت نہیں پہنچتے۔ اب ارشاد ہے کہ یہ لاؤ آئے ہوئے طباوں
کے آمادہ کی کر بھی بھرت نہیں پہنچتے کہ ایک قاب ان کے دیکھنے کی بینیت کا درکار ہے۔

تفسیر بولہم یہود: جملہ نہیں ہے اس لئے اس میں ہستہ سال کا ہے اور لاہور ایس۔ اول ملک کے حضن میں بھی جملہ تھت میں
موس کا جامیا جا لاتا ہے کہ یہ سوال یا الحمد لله صوب کے لئے ہے اسے دلی کو تجہیز لائے کے لئے کیوں کہ انسان کی خلقت نہ کہ وہ
لوگوں کی کلایاں سے بھرت کو کلایاں اور اس سے پہلے کی تھیں سونچا جو اکل جانے تو اس سے پہنچ کی زار تریں کرنا
ہے جی کہ بولا سائیں نہیں جانی یہ دھماکہ ہے اسے۔ لازم ہی آئا ہے حدی اسی سینی بد ایضاً پہنچانا بہارت نہ ہے اسے
کے حق اس کے انتہا پر بادیں اعتماد العصر اعظم المستقیم کی تحریکیں وہیں کے باچکے ہیں للذین یہر قون
الارضی۔ عہدات تعلیق: بے لمبی یہود کے چوڑے بیس بڑے میں ظاہر ہونے کے حق کا لاقب ہے اس لئے للذین میں ہم
گیارہہ ہائے کیلے مقول پر اہم بہادر دیوبندیوں کیں آئیں اور میں مودودہ کافر کیں ہوں رات حضور اور کی خالصت میں
مرکرم گل رہتے ہیں یہی ذہنی ہے۔ یہر قون ہا بے درافت سے جس کے حق ہیں مردے کے بعد اس کے سکل کا لگ جو
قرابت کی وجہ سے الارضی سے مراہ زین کو اور اگر انہیں سے مراہ عالم کا درہ ہوں تو اس سے مراہ عالم کا درہ ہوئی جو درافت
بیکھوں اٹے بعدها ملہا۔ میارت عرف ہے یہر قون کا اهلی سے مراہ نہیں کے گر شدہ اکیں اور گر شدہ احتدہ سے
ہیں۔ ہا اڑیں الارضی ہے بھی، اور اس کا اکار جہاں کے کافر گر شدہ اپنے بیس بڑے میں کے بعد ان کی بہت کے بعد ان کی بہت
کی بہت کے بعد ان کی نہیں کے اور اس کے کیا اسی بہت بہت دلی ان کی بلاکت و موت سے ان لوگوں ہے بات خاہر ہے: ہوئی
کہ ان لوتوشا عاصیہم ہفتونیوہم۔ میارت یہود کا اٹالی ہے اس میں ان اصل میں بلکہ تکہ کو جنگ لر کے کافر
دور اڑیا۔ احصیتاً بات صاحبیت میں ہفتونیوہم۔ میارت یہود کا اٹالی ہے سوتھے پہنچا لایا اسکا پیشہ اٹالی حضرت قدس سرہ اڑیسہن
اور اڑیا۔ احصیتاً بات صاحبیت میں ہفتونیوہم۔ میارت یہود کا اٹالی ہے سوتھے پہنچا لایا اسکا پیشہ اٹالی حضرت قدس سرہ اڑیسہن
بے ڈنوبتے ڈت کی۔ میں نہ خواہ طاہیری کشنا ہو یعنی بعد مغلی یا بھٹی گلہمیں بر عقیدگی۔ بعض سترین نے فرمایا
یہ دراصل بھجز اٹالیوہم ہے۔ جزاد مضاف پیشہ کر دیا ہے مغلی یا بھٹی گلہمیں بر عقیدگی۔ بعض سترین نے فرمایا
سے آفت جھکاں ہیں کہ بہت دی پیغاط اس۔ ہم کافر مغلی ہیں۔ خیال دہ کے کہ اس جہادت کی خوبی ترکیں اور بھی کی
تھیں یہ ترکیب نہیں ہے اور اسی بھی اپنی قرآن میں نہ ہے تو ان سے کہاں فریاد میں کہ علیب ہی کہ اور ہو گا

ونطبع علی قلوبهم اس بیان کی خوبی ترینیں بھاتے ہیں۔ فہریج ہے کہ یہ جملہ سخرق بے نیات اور اس دلواڑ ایسا کہ اس سوت میں فہم لا یسمعون "اطاف" ہے احمد بن اسحاق بے احمد بن اسحاق بے کو وقطبیع سے لے کر لا یسمعون تک ایک بڑا بڑا ہے۔ مفترض نہیں اور بعض نے قبول کیا ہے جو ادن تو نشانی طرف ہے اور وہہدہ قابل ہے (آخر خلاں درج العمال) فرض کر اس کی تین تفسیریں میں اور تین ترکیبیں۔ نطبع ہے۔ مطبع سے سمعن مجہماں سرکار کا اس کی تفسیر ہے پس پاہدہ میں ختم اللامعلی قلوبهم کی تفسیریں وہیں کچھ کچھ ہیں۔ مطبع سے سمعن قدر سے حق ہے۔ کھدا کے لئے فتنہ بیٹھیں یہ جعل الملاک استبلی کوئی نہیں۔ فہم لا یسمعون اس کی خوبی ترکیبیں اسی بھگی وہیں کیا ہائیں۔ اس مطلب کے ساتھ سمعن ہے۔ آسان سمعن ہے جو کہ اہل کھدا کے دل وہیں کو خدا اور خلقت کی مرادگاری ہیں اس ادا و اکل دکروں اس ذات اُپ کی تعلیم و مشتھی نہیں۔ مادری کی بدعت کی کیا صورت اور سکتی ہے۔ آپ ان کو پہنچہ کرتے ہیں کہ فتنے کریں۔

خلاصہ تفسیر ہے: بھی تفسیریں وہیں کچھ ہیں کہ اس آئت کے کہتے تفسیریں ہیں۔ ہم آسان بوداٹھ تفسیر وہیں کرتے ہیں یہ کہ اگر کوئی شہزاد شہزاد و فوت شہزادوں کی بستی میں ملکات کے ارشادیں کارائیں بھول کر تھے ہیں۔ کیا نہیں یہ پہنچہ کیلی کہ اگر تم ہائیں تھے اگر تو کفارکی مل جوون کے مورثتے ہیں کی زیستیں آجھیں ایسیں بھی اتفاقیں ہائیں کہ اسی پر عذاب بدل فردوسی میں کے دل اور جسمی کاروں کی وجہ سے ملتی ان کے کو خدا کی وجہ سے کوئی۔ بھول قریں بھی کوئی ملادی وجہ سے عیا ہاں کی گئی۔ بھی اسی باروں میں ملکات کی آئیں آپ کے فرمان قول کے کان سے منیتی نہیں لاذ ان کے دل والیں غلطت کی مراد گھیتے ہیں اس لئے وہ ان تک کو سفید ہائیں کی آئیں آپ کے فرمان قول کے کان سے منیتی نہیں لاذ ان کے کاروں پہنچہ فتنے کریں۔ آپ کی تعلیمیں کوئی کوئی نہیں۔ صورت کے اپنے اپنے اور رہے۔

فائدہ آئت کرے۔ سچد فائدے شامل ہوئے پسلما قلمبر جزو کہ جانوروں ملکات سے بہرہ پکڑنا ضروری ہے کہ جیسے یہ جگہیں اور ملے مورثیں کے پاس دریں میں کے بعد ہمکاروں کے لئے یہ ہمارے پاس نہ رہیں گی۔ ہمارے بعد کلی اور لالکار گاہک دل میں خور اور غلطت پیدا نہ ہو۔

چنانکہ امت پندت اور امت ملک بنا۔ پوست و گرس ہم چنان جو یہ رہات حکایت ہے: ایک شخص شرکی کمل کی پشتی پر ہوئے۔ ملکت فتحیت الائچہ اور ایک طرف و ایک طرف اکار جبکہ کمل اس کے جسم پر دری جس کی کمل ہے جو تھے۔ جو یہ کیسے رہے گی اس ملکی جوچ پر کھل اڑتا ہے یہ فائدہ بیرون سے شامل ہو۔ وہ سرافراز کھنڈ سوں کی امت سے بھرستہ لامکارہ کاروں میں مشکل رہت۔ ملک ملکات کی خلاستہ یہ غلطت کی تمام ظاہریں کیا مل ہے اس لئے زوارت قور من ہے کہ زور بہرہ پکڑے۔

جا کے اگر جان میں دیکھے پہنچہ صورت کے مل کیجئے۔ مل دوں۔ دو رہے ہیں۔ باطل یہ کیسے ہے۔ مل دوں۔ دو رہے ہیں۔ باطل کی ہائیں۔ ہو پھل میں چون۔ ہو نیات کیں۔ کی گئی۔ یہ غلطت کی لالکار گاہک دل میں خور اور غلطت پیدا نہ ہو۔

عل کو اللہ کے قدسی ملائکہ مبارکہ عزیز چاہے ہم سے بھیں۔ ہم کی حیثیت کا ملک ہاں کیسی نہیں
ہمارے پاس ملادھی ہیں۔ قائمانِ الونشاد سے مالِ اول۔ چوتھا اندازہ نہیں بل کی خلائق اُن کی رخصیت اُن کا کتب سے بغاٹا ہے۔
بیان اول اُن کی رخصیت ہے پر تاکہ وظیفہ علیٰ فلسفہ ہم سے مالِ اول اپنے پتوں اُن فاکٹریوں کا ادا اور ان
کی قسمیں اُن کے کائنات ہیں جس سے دنیا جنت ہے اُس کی بات اپنی طرح سی جاتی ہے اسے بھت سے دیکھ جاتا ہے کہ جس سے
دل غیرت اُس کی بات کان بننے میں قبول کا نہیں اُنکی انتہی بحث سے دیکھنی خیس اس کی طرف پہلوں رفتہ سے پڑے
ہیں۔ یہ تاکہ فہم لا یسمعون سے مالِ اول۔ چھٹا اندازہ کیوں جس شذریعے کے ساتھ تحمل اور اُن میں جو وہ خداوند کیا
درستیت و تصنیف ہے وہ کیا۔ دیکھو، دیکھو بغلے اس نے دل اُن کا درستیت فریبا لا یسمعون کیا۔ اُنہیں کسی
ارشاد و ارشاد کا لاقسمع الموقت و خوب و باری بھی موتنے سے مردیتی اُن کے سروے کارانیں اور اُن کی سے مردیت
کا سنایہ کہتاں کیا تکی کی تحریر ہے فرماتے صمدی حکم عینی فہم لا یبور جھونوں اس کی مشعل بھٹک پیارے کی تحریر
ہے اس آئندہ صمدی حکم کا نتھے بکھر۔

امراً اصلت پر ملا اعزاز ہیں، قسم پر مدعاً ایساں کی بستیں کیجیے اُنہاں کی دلکشی دلیں حسناً کی کو
جاوند۔ اگر بیانِ ایساں کے متعلق یہ توں کیں اور شوہون اُن زمینوں کا اکوں اور اُن کی موت کے بعد اُن کی جادہ لوں کا
نہ کریں خلاب کی کے لئے ہے اور اُن کے پاپ اور اُن کی موت کے بعد اُن کی جادہ لوں کا
وارث ہے کر اُسیں بُرَدَ حسد یہ ہے کہ ان مذکوت مدارات کو دیکھ کر جبرت لئی چاہئے اپنی موت پر فکر کی ہائے اس
مورت میں آتے۔ بالکل ظاہر ہے اور اگر ایسا شوہونوں کی زمینیں مردیوں اُنہیں ہو سکتے گوں کہ فرمانوں کو صرف سائل
کریاں کیں ایں کہ میں نہ عذالت کا لکھ دارث نی اسراً تکل کریا۔ رب فرماتے ہے اور شناہیاں اسرائیل نے قوم
زنج طوکل سے اُک ایں کی زمین کشی والوں نے کشمی سے اُن کا استھان کی اُن قوم ہے عذاب اُن کی بستی پر توے اورہ
عذاب ہر طبق سے عذاب ہے، کسی ملن اُن کے لئے راستہ نہیں ہو لور عذاب اسی کیجیں اُنہلیں و تسبیحہ عکس ہے و مرضیں ہے کہ
چیزے قوم شور مولے کی بستی بُرَاب تک تباہ ہو گیں خدا ایتھے ملک ہے اسی کی ایسا اعزاز میں ملا اعزاز ہیں
یہاں یہ توں کیں اور شوہون کیا صرف اور توں کوی جبرت لئی چاہئے وہ سوں کوئی نہیں۔ جبرت و سب کوی لئی چاہئے۔
جو اسی ایک بیانِ راث سے مراد شریعہ اور اُن کے سامنے رہتے ہیں اُنہیں جبرت کا ہر قسم استھان ہے اسی نے خود میت سے اس
کا کفر فریبا لار اگر اُن کے سامنے رہتے ہیں اُنہیں کیجیے اس کے بعد وہ سوں کا لذت کریا۔ رب مطلب خاہر ہے۔
قرآن مجید میں درافت لونی میں شہت بُرَدَ استھان اور ایسے رب فرماتے ہے اور شناہیاں میں تقبوامن الحجۃ
حیثیت نشاہ لار، فرماتے ہے واؤ رشکم دیلار ہم و اصول ہم اپنے حلق فرماتے ہے نحن الولوں توں یہاں
ملا اعزاز بیهد للذین۔ بُرَدَ تصرف سے درافت نہیں کیے کہدا یہ کے پلے منصل ہاں نہیں آئندہ رضاخواں،
کیمی خلیل آئے ہے اهدنا العر اط المحتقیم و رکیم ایسے ہے بیهدی للذین میں قوم اور کسی الی سے

اُنکھ لئے تھیں اسی صراطِ مستقیم سے اس بیٹے مصلح یا لام آپ کو اپنے اس جواب اپنی نسبتی نظر
گلہد سیدنا مولانا ابن عباس فرمائے ہیں کہ جوں بدل دیا۔ مدنی حجت ہے۔ بنی طاہر کو زبانِ اسلام آئندہ سنت ہے اس دعایت
اپنے سی بیتیں نہیں۔ پڑھتا ہوا اعزاز اپنے اعزاز کرنے کا کاروائیں کیا کہ ملکیت میں کاروائیں کے کوئی قدر سے
درس تکیں کیے تھے اسی مصیبتوں سے بے اور اصطیغ متعلق مسائل مالا کل معلوم متعلق مسائل پڑھنے سے متعلق میں کے جواب سے
صورت میں نہیں تھے اسی مصیبتوں سے بے اور اصطیغ متعلق مسائل مالا کل معلوم متعلق مسائل پڑھنے سے متعلق
میں کو واقع کے دلوں میں مرکوز رہنے والا مغل اعلیٰ اور اگر ہم ہماری اخنس ان کے گلہد میں کو واقع کے دلوں
یہ بدلے سترے ہو لوڑ ہم لا یسمون کا تعلق مصیبتوں سے ہے وہی کوئی اعزاز نہیں کہ پانچوں اعزاز اپنے بار
اصطیغ متعلق مسائل میں کوئی اعزاز نہیں کیا ہے کہ اگر ہم ہمارے اخنس میں کو واقع کے دلوں پر مرکوز رہے تو اس
اصطیغ متعلق مسائل میں کوئی اعزاز نہیں کیا ہے۔ کوئی مروجہ نہیں میں کو واقع کے دلوں پر مرکوز رہے تو اس
درس تکیں جو قدم ہاں کا جو بدلے اس کے دل پر فرکش کے کیا سمجھیں۔ مطلوب مروجہ نہیں میں کو واقع کے دلوں پر
جواب تیر کریں یا دوایت کریں کے سی ہے۔ کہ ہر ہم ہماری اخنس کے دلوں پر مرکوز رہنے والوں کے دلوں پر مرکوز رہنے
کو وہ نہ کہاں کرو۔ میں کو وہ اصطیغ مصیبتوں کا واقع ہو لوڑ مغل اپنے بار میں کو وہ نہ کہاں کرو۔ اعلیٰ حضرت قدس سرور نے اس کا یاد
جلستا ہے پھر اعزاز اپنے میں کو وہ نہ کہاں کرو۔ اعلیٰ حضرت قدس سرور نے اس کا یاد
کہم ہے تو یہ کیسے ہو۔ نکاپے کے مرگے مغل ہے تو واقع میں کوئی اعزاز نہ کہاں کرو۔ مغل میں کسی آنے والے جواب نہیں
ظاہری میں کا ملتا ہے۔ میں کو ایک کی مدت میں جلد ہر اڑپتے ہو تو وہن آنکھیں سننے کی وجہ
وہ سچے ایسے ہی مدد میں ہے کہ جس جملے یہ درستی کوئی مرگ جاتی ہے تو اس کی میت رکھتی ہے۔ آنکن میت ا
وہ سچے ایسی نہیں۔ پھر اسکی مسلمان تائب کو کوئی نکسے قبول نہیں کر سکتیں لیکن یہ نہ کہاں کے دل میں کا مبتے اور اس کے دل میں کا
دستے کی طرح ہے کہ میں قبول نہیں کرے۔ اسی لئے قرآن مجید نے کہا کہ ایسا جائز ہو مرد فریاد کرے اور اگر اس جلد فہم لا
یسمون کا تعلق مصیبتوں میں ہے جس نہ کوئی اعزاز ہے یہی نہیں کرے گا آئیے کہ اس کا مطلب یہ ہو گا کہ
اگر ہم ہماری اخنس کو ایسی آنکتے۔ پھر اس کی پوچھیں کہ یہ نہ کہاں۔

لشیر صوفیانہ: اسلام کی ہر چیز ممکن کو سخت گیرتے رہی ہے اگر کسی کے پاس گوش اور شہبز ہو تو وہ سبق من داد است۔ ہر دو کو جائیں تو اسیں لودو مار دیں اپنے ٹھانڈے والوں اگر ایک آپکو کسندے والوں کا مرہ فیہ ہم کو خارجی ہیں اور ہم سے کسہ رہیں گے کہ ہم باب کے پاس نہ رہنے کا تمہارا سپاں گی نہ رہیں گے۔ مذکور این سے تکلیف رہتے گا۔ حضرت علیؓ سے یہ کہا گی۔

جمل اے پرلور نہ ماند ہے کس دل اندر جمل آفریں بندہ بس

چو آنک رفتہ لئے جائیں چو پرستھ مولن چو پر بے غاٹ

و راثت مل کی بھی ہے قل کی بھی مل کی بھی مل کی بھی۔ العلماء حور تتملا نبی مل کاں و ارشادہ ہے جو مل بلکل کو ارشاد ہے۔ انہیں وہ ارشاد ہے ہر صرف مل بل و راثت پر قاتم کر سے جیل ارشادہ اکارے الٰہ کو تم لوگ اپنے

تو شد اور بولی مرفئین فس لے ارشیبیتہ ادا کر کیں تو بول ش آ جائے۔ تم لوگ ایسا ہیں جو ان کے لالے
دارند۔ وہ اسی طلیم کو سمعتے ہیں کہ زیریح طلبی اگر تم سے ہاتھ ہو تو کی جو دعا۔ اس مامل کا لامہ زدن
بلاں ش نہیں۔ جو سابل پر مریں میں ہوتی ہے ضبط کی مریں کی وجہ سے کلرال ش کے ہمراہ
لیکن آنے کے یہ لامائے میں ہیں اسی تب راست کی مریں کی وجہ سے عمل میں سے لامیں لال ش کے ہمراہ سے طلبیں لال
میں آنے کی وجہ میں کے قبیلہ، اسی تب اسی وجہ سے
قرب عصی کی مریں کی وجہ سے عمل رہ کی طرفی حجر رہے۔ ویاکی طرف حجر رہے۔ انجیشایہ تم علی
قلبیکہ سنت کی مرکاہب قوی مٹن رہا۔ نسبت کی مرکاہب قوی معلوم رہا۔ ہر کیا ہے جیسے آج کل
لی چکیں۔ رکاری بول سابل کے دروازے ہیں ایک بیانیک طرف و سراختری کی طرف۔ ماس مر مخل کے اول پر یا انکی
طرف سے اسی دروازے پر بھتی ہے ماس کا نکار کے دلوں پر یہیں کے چانپ دوسرے دروازے پر پل آگ جاتی ہے۔

یُلَكَ الْقُرْبَى لِنَفْصُ عَلَيْكَ مِنْ أَبْيَاهَا وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رَسْمَهُمْ بِالْبَيْتِ

آبادیں وہیں کہ لفظ بیان کرنے ہیں یہیں اپنے بر ان کی خبروں سے پورا تصریح کرائے ان کے میں پہنچنے اور
یہ بستیاں میں ہیں جو احوال ہم تجسس تے ہیں اور یہ سب اون کے میں ان کے رسول بڑا درود و پیغمبر کے کاروائے

فَمَا كَانَ لَوْلَيْوَهُ مُتَوَاهِمًا كَذِبَوْا مِنْ قَبْلٍ لَكَذِلَكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِ

ساتھیوں کے دلپر کے پیغمبر نے کہ ایمان کے ۹۰ اس درجے کے جنمکانہ قبیلہ قبیلہ سے اکا لامہ بہر کا
قریہ میں تھاںیں ہے۔ کہہ اس پر ایمان وہیں کہیں ہے جو قبیلہ کی تحریک اور پیغمبر کی دلکشی کے دروازے

الْكَفَرَيْنَ لَوْلَا وَجَدَنَ لَا كَثِيرُهُمْ قِنْ عَهْدِهِ وَإِنْ وَجَدَنَا أَتَرْهُمْ لِفَسِقِينَ

ہے اور دلپر کا ذریعہ کے پر ایمان کے ۹۰ خدا میں زادہ کے ان میں سے کوئی دروازہ۔ جیک جام سے ان میں کوئی پیغمبر کا دروازہ
پیدا نہیں۔ میں سے کوئی کو ہم نے قبول نہ پہنچا۔ یا اور طرف اون میں اکھر کوہ حکم ہی پایا ہے

حقیقیں جن کاہات ہے۔ ۹۰ تھیں تیات سے پہلے ملن حق بہ پہلا قتل۔ بھل تیات میں کاشت پائی قمر میں کیا کیا
کی تھیں۔ اب ان میں ایک نہ ہے۔ میا نسل کے بعد ایک کیا ایک وہیں جوں میں بخوبیں۔ وہ سرا اعلیٰ
بھل تیات میں تو میں ۹۰ تھیں اس کے تینے ناکر ہے۔ کہ مختود ایک نہیں کی امتیا میں کوئی اور کوئی
کھارے مختود ایک نہیں۔ تیرا اعلیٰ تیات میں کوئی نہیں کے قبیلے ۹۰ میں اس کا ایک ماس
مقصد بیان ہے۔ اب سب سمجھو کے قلب پاک کو نسکینیں ہاں کو صورو کارکی مہتہ و حری سے آپ طول نہ دوں غرضیک
قبیلے پہنچا۔ اور ان قبول مقصد اعلیٰ نہیں۔ وہیے۔ پورا اعلیٰ تیات میں جو شدہ امور کی بلات

ان کے رسولوں نے تو فرمت کا رہا۔ اب ارشاد ہے کہ تو ان کے بعض محدثین اس کے محدثوں کے محدثات اور بھی ہیں جو اسی نسب۔ آپ کو قرآن مجید میں مذکور گئے ان کے محدثات ان کے بھروسے کے مقامات ستر رہا ہیں۔

لیکن تعلیم القری تک سے اٹھا دیں کہ کوہ رسولوں کی طرف ہے جن کا راب تک جو اونچ کردہ سنتیں تک مغلز سے دور بھی جس ان کے زندگی وار ہو یکتے ہیں لیکن وہ کاشش ارشاد ہے ارشاد ہے۔ القری سے مردوں پر ایسیں ہیں قوم فوت میں اُنہوں قوم کو ما قوم شہیب کی سنتیں ہیں کا راب تک جو اپنے نک اُن لوگوں کو مژموں لوت کر اداہست زیادہ گئیں جن پر وہ دھم کر کما گئے۔ سبکے کرب اپنالی ہمارے خود عذالت راضی ہے جب تک اُنہم کو الی نعمتیں دے رہے اس لئے ان کا ذرا نصیر میں سے کیا لیا کریم غیب (قری) تھے تری تھے۔ مخفی بحق خود گھوں ہوا اسٹر کلاس کو بدو کئے ہیں شرکر کلد مقصص علیمک پر محدث خبر ہے تعلیم القری کی۔ تعلق یہاں ہے قصہ سے۔ مخفی بیچے پلک رب فرماتے قصیدہ فبصرت من جبب کلیں اور واقعیات کرنے کو قدر کئے ہیں کہ قدر کئے والا القدر کے اپنے ہاتھے علیمک فزار یہ جنما کر پیدا ہوں اسیں اُنکے کو تسلی ہے اور قوم کے اکار سے اپنے اکار ہے اس لئے اُن پر اسی قوم کو مناسکیں کاہروانی خداونی سے باہر آجائیں ہے خیال رہے کہ ضرور مدد ہے رب تعلیم الکلام غور عنی حکم کو تو اس قابل پر زیریں صحت جیں۔ پذیریہ العاد و القبض بذریعہ خالب نور پر تعلیم الکلام خصوصی صراحت کی رکھتے ہیں۔ فالاویں الس عبیدصلویں ملک ہے کہ اُن میں یہ سادے قوموں کے کلام مردوں ہیں بھی خیال رہے کہ مذکورہ قصوں میں بھی مذکورہ محدثے پر اور رب تعلیم کے میان فہمائے ہیں مگر اذانت اسی اذانت کی وجہ سے خود اور کے قلب پاک کو کمل نسکیں۔ اُن قصی۔ آپ کلارکی تمام خلاف کو فکر از از قریبیتی تھے من انبیاء الہمایہ محدثات تعلق ہے تعلق کے جس میں من ہو۔ حضرت کا ہے اور انبیاء حق ہے نہایہ اپنے نک اُن کی بعض خوبیوں میں کہ ساری اس لئے من ارشاد اُنھیں ہم آپ کو ان قوموں کی بعض خوبیوں میں سے مرفون کیا کرتے ہیں کہ اتنی خوبی مخصوصاً ماحصل ہو جائی کہ خیال رہے کہ ہر خوبیوں پاک ہو گئے تھے ان کے نتیجے ملک حکم الخلق خبر کر کتے ہیں۔ وکیروں کی العلیل یہ بھی خیال رہے کہ ہر قری فریبا کیا عالم اکھاک ہاک ہو گئے تھے ان نتیجوں کے پاکیں کے نتیجے اپنے ایجاد اپنے ایجاد اور لوگ پیچے کھڑے دن اس کے مکاتب نتیجے بخیلوں کا خان اس لئے نہیں ایجادوں کا خان یا ایجاد احتجاج (والقدح) اعتماد مسلموں بالبینات۔ محدثات نیا ابتلاء ہے اس لئے دن ابتدائی ہے اُنے سے مردوں کی بندے کے آنکھیں کو نکل اکلائی جیسے ابھرے اور سکونت اور خلیف آوری میں فرق ہے سونے دہنے اپنے آہلن پر مذکورہ جان۔ جعله اعتماد میں خیر ایجادوں کے ذکر کے ملکوں میں ایک دوسرے ایک قوم کے لئے اس لئے ان کی طرف ضمروں مکن ہے خیال رہے کہ پچھلے خوبیوں کی حق قوم کے لئے اکٹھا رہے خود سارے جملوں کے لئے اور بیکھر کے لئے آئے۔ فذ ایجادوں سے مراد وہ خاص اُنہیں ہے کہ اللقدح اعتماد حکم مسولیں ہے ایذاہست ساری تحریکوں میں ایک دوسرے ایک کشم کالم خیال رہے ہے کہ اس نتیجے میں ایک دوسرے ایک قوم کے لئے چند نئی آپنے نتیجے اس نتیجے دو صلحہم پر ارشاد ہے۔ خصوص کے نتیجے سے ایذاہست کوئی دوسرانی نہیں آسکا اس لئے دہلی

ارٹلہور اللہ چاہے کم برسوں، احمد اڑاؤادہ۔ ان نیو اولز میں تھوڑی گھنیاں تھیں۔ خود کی تم نبوت میں وحدت شیخ ہوتی تھی۔ پر انہوں میں تقدیر نہیں۔ ساریں شیخ وحدت کے مظہروں بیوتوں کے سورج ہیں۔ وہ بات سے مراد ہے کہ ان کے بیوتوں میں طے اکے دلائل نہیں۔ اس سے الازم ہے۔ شیخ کو پاس صرف ایک جعل ہے ایک معمول ہے اس طبقہ یہ ہے کہ جو اپنی اپنی دلائل اپنے بیوتوں کا لئے تھے کہا جائاتا ہے۔

اور مدد ریا کے بعد سچان کے ان رہنے والے سیاست کو خوبی لوگ صدید میں پھنس جاتے ہیں اور بے کرتے ہیں کہ قدراً اگر تو نبھ کر اس بہ نبات و سے ملی ۷۰۰ میٹر تھے نبھ پر سچان لاکھ کے لئے لئے تھا اور میں اسے لئے لامکھتھم اڑالہ اور مدد پس پا لگا ہو چکا ہے۔ میں اس سے کفار میں افاقہ۔ پھر بعض ضریب نے فربلا کہ مدد سے مارلوانہ قتل کا کام بے جوش کر دیا ہیں اگر کوئی سے ملا اس طرح کہ ان میں نبھ لونا کے مبارکت ہے۔ ان کو عالمی و تحریکی ایکھر بنا جسکی میل تھے تو قیہے (سلطان) اولو جندا امکھتھم لعضاصلین۔ یاد ہے میں اس کو اپنے اسی سے بے اصل میں ایسا انتہا کیا ہے کہ ان کے فن کا شہر کرایا جسی دوسرے اس صورت میں لعضاصلین میں امام فائد قبیلے پھل ضریب نے فربلا اگر کہ ان ہیں ہیں۔ میں اسی بابت مسلطان امکھتھم سے ہم سے مرواریہ اللہان جی نبھ اگر شد اسی میں اکار مردوں میں کہا۔ وہ سارے ہی میں اس سے ہیں نہ کر کے اپنیں ہم سے اسی میں کر کے اگر کوئی موقوفیت ہے تو یہ کوئی بے عجیب ہے۔ یا اسی میں سے مدد کے لیے اگر کہ اس کا لامکھتھم سے بخشنے کے لیے اسی میں ہے۔ اسکے اسلامی سعی اور فرش کے اس ادارہ جو تمہکے اور ہے پاہنچی تھیں وہیں پس پہنچے۔ فرش بخشنے سکا اور فرش بخشنے کو جس بخشنے بخشنے ہے۔

ظہار صد تفسیریں۔ حبوب ۲۰۰۰ ان نہ کرایا جائی۔ سیپوں کی خبریں ہم بطور حصہ آپ کو ملتی ہیں مگر آپ کو تسلیم نہ ہوا ہو رکا۔ آپ ان لوگوں کو سماں میں وہ اپنے حلات درست کریں ان کے تصور سے ہمہ پھریں اسکے کہاں الجیا کرم مکالات اور اُن علماء و دینیوں اے کہ پہنچنے کرنے لوگوں کا ہر مل مقاکر اعلیٰ ہی سے ہمہ اسے بخوبی کو جانکر جائے۔ ایمان ملت کے کے ان کے دادا ہے۔ وہ اپنے وہ اپنے میرکوئی حقی ہو لوگ علمائیں نافرمانو پہنچے اگر ان پر عالمان ایکھنکا میں پر ایک کے مقدار میں اعلیٰ ہم رہائیں ہے ان کے دادا ہے۔ اسکے تعلیل بخوبی مولانا ہے وہ سڑوت سکنے ہے دوہوں میں سے اکتوبر گولوں میں ہم نے دھمہ وہ مل سیکیاں جو ہم سے وہ میں دے کر گئے تھے دوپر سے دے کر دھمہ دھمہ۔ میں کوئی سیکیں کر لیتے ہیں، اپر سے سیکیں کرتے۔ وہاں ارندے گھوٹے ہیں بے دغایا۔ میں نے اس سے الگ کیا۔ میں نے دلکشی ملکی ہے اور ہے۔

قائد سے اس آئت کی۔ بے پند قائد ماحصل ہے۔ سلما فاکورہ خدور قیادہ رہب قیادی کے ایسے حبوب بنے ہیں جو ہم پورے دل کی تسلیم سے لے لے گلڈ قدموں کے تھے میا میے ان قدموں سے خدور کافی تلاز تبلی سلا مانے ہے۔ لائہ نقصان علییک سے ماحصل ہے۔ ایوو سرا فاکورہ اگرچہ سارا قرآن خدور پر اڑاکوئی خدور نے سارا فی اسٹ کو پھنڈا۔ اگر آیا اسے مقاکر ہے۔ فرش آیات دا مقدار خدور ہیں۔ مدت خدور کی طلبی بخشن گیات کا مقدار ۳۰ میٹن ہیں۔ خدور اسے ان پر مل قردا رہیں ایم فریج، نیز بس جگہ مسلمانوں کے لئے ایسی خدور سالا منیں بخشن پڑے کہ اپنی ایمیت شی۔ زکوہ سماش کی آیات اسٹ کے لئے ہیں۔ خدور ملودی دیکھ کر ہے۔ میراث کے امام خوارجہ خدور کے لئے ہے۔ اسے فرش سے فتحہ جبیدہ ناظلتہ لے کے مسلمان خدور کی ایسی پر میں۔ کب کا جلد بخدا خضری غاطر ہے۔ مسلمان خدور کی غاطر اس سے فائدہ ایسی یوں ہی کر کشہ ہیں۔ قدموں کے مقدار میں ایکات خدور کی غاطر ہیں کہ آپ کے

کب انسکپیں و۔ سہل بن اشودی طبلہ اس سے گرفت پکیں یا آنہ مقصون علیھی کے سے اخراجِ حائل ہے۔
و سرافا کارڈ نہ تعالیٰ ضروری ہے اس کا بیب یعنی سترہ کہ گوشہ قوسوں کے بیب تھا۔ یعنی شاعق فردی نے گواست
حمدوکے بیب کے لئے سب زندگی مقصون علیھی کے حائل ہے اخیل ہے کہ ترجمہ اسی اسے ہے۔
است کوہ کے نیپ اعلیٰ لوز اور قماں مثے بیب دلکھو کارڈ تھا۔ رب فرشا بات فالسک مٹا لهم فی التور و
مٹا لهم فی الانجیل لٹا اس فیما سنت ہی اس است کی بروپیتی ہو گی کہ اس کی تینوں حساب مطابق ہو گا۔ انہوں نے
بیب ایسے۔ سے نہ سوچی خاطر۔

طقش قریب سے نہ سوچی خاطر سے حق یہ ہے کہ یہ ظاہرست ساری ساری

انسان سے چیز قابو بیب ہے اس سے ہے۔ اپنے بھیب کو است ہے ساری ساری
سرافا کارڈ اتنا ہی ہے کہ اسی بھیب سے قام قیام اسیں تھے ملائے ہے پھر جو بھیب ہے، ملائے ہے کام فی باہی
ہیں تھے طابت ہیں۔ فائدہ اسی مقصون علیھی کے حائل ہے اسی پر جو تھا کارڈ اتنا ہی ہے اسیں کو اسٹ کارڈ اخون کے
سارے صفات صاف بخود تھے۔ اسی سے اسی بھی بھیں قوسوں لے بھل ملاتا تھا کہ وہ کسی فائدہ من اپنی انہا کے
من سے حائل ہے۔ رب فرشا بوما کنامعتیین سخت بعثت دسو لا۔ چھٹا کارڈ اسی ملیں ہیں کیونکہ ایسے
ان سے ملاحتہ کا اشارہ نہ ہے بلکہ اسیں نہ کہا۔ کہ اتنا کوچھ یہ نہیں مل۔ یا لامہ حکنبو امن قبل یہ یکی تبریز
حائل ہے اسند تعلیل میں اپنے بھیب کی بحث ہے۔

وہ اس بخدا ہے سول نکل دے ہلت گھر کی

۔ تبعیس ہی چب رکھا دے گھے سورت گھر کی

ساتوں فائدہ اتنا ہے کہ جس سب نہیں الی علی۔ یہ کہ، حکنبو امن قبل کی دوسری گھربت
حائل ہے اک اس سے سراہنہ کے طمیں کا اپریوتا تھا۔ اگھوں فائدہ میلان کوں لفڑ تعالیٰ کی دعویت دیگر کا
اقرار ہے۔ ایسا تھا کوں بھی کوئی ادا و حسن کی کاشا بھل سے الادای تھیں تو کہ ایمان نہیں اسکے تھے۔ اس
حکنبو امن قبل نے تیری گھربت سے حائل ہے اگر من حمل سے میلان کا مردوں اور کذبے دل بخالا مارہ۔ تو اس
فائدہ نیں دوست ایں مردک جانتے کا درج ہے۔ وہ مردی ہاتھی ہے پسکے بوبے کی ذکر اکت: پس سے اوپر اپل پیدا ہو
ہاتھ اس کی حلاست اول کی تھی۔ کھوں کی ذکری برآجھا کی طرف میلان اور بھوں سے اللہ تھے۔ رب تعالیٰ کو کھوڑ
رکھ۔ دسوں کا دھوں کی خلصت ہے ایسا ایک چاری ہے جو اکامیلاً اٹھے۔ وہی پیدا ہے۔ حائل کی کٹ اول اکامی
دروہ ست اب سے۔ تسمیہ نہیں۔ کل لی جو بہت خلقت کت کی وجہ سے فرشت یہ خلقت اسی میت۔ ہر سو قی
بے اسی بندھی سے۔ بھی اپنور کی جستے بھی کسی بیوہ رکی لکڑکرم سے۔ خیرت بیان کی خلقتہ میں قیہ، ہر دو
ہی خیرت بیان۔ سی لی صفت شدہ جسٹ بیانی پا شاہ کے دردہش بالکل تھی اس خیرت ایں طیران ایں حدشیں نظرت ایں کر
لیے۔ رکیار جھوں فائدہ دندی دندی دنیا ای میت ہیں خلقت ہے۔ کالوں کا طرف تھے۔ یہ غلام، و ماوجہنا
لا اکثرہم من عہدہ۔ حمل، اسے وحدہ خاور بستے یا ہے۔ یا اسی بندھتے سے ضرور پیدا ہے۔ ایں اوتی خوار پر اسی

کے کہ نذر بھی ایک طریقہ ہے۔ رب فرشتہ و نبیو فلانورہم

امراضات پسلاعترافیں دیں آئندہ کردے معلوم ہو اکل اللہ تعالیٰ نے بعض قومیں کے بعض ملکات حضور پور کر
نلتے ہاتے ہیں۔ یہ کوئی ایسا لشکر ہے امن انبانہا اگر درسری بگ ارشاد ہے کلائیں علیک من انباء
الرسول ہم ہم کو سارے نبیوں کی تبریز ہاتے ہیں۔ آئین میں تحدیث ہے ان میں سے کون ہی یاد رست ہے جواب ہے:
یہاں آئندہ میں قرآن مجید میں صراحتاً فرشتے کاری ہے اور تصاریح میں کہہ آئندہ میں قرآن مجید کے طاوس درسری ختم
کی ویں مسلمان خاتم نکار پہنچا رہا تھا "شارة" یعنی کام کہ ہے قطعاً دونوں آئندہ و رست ہیں جو کہ
اعتراف نہیں ملائیں متعصی کے ساتھ علیکے کیوں ارشاد ہو اعلیٰ یہم کہنے نہ فریبا۔ قرآن مجید کے قیمتے تو سب حضور
کے نتے ہیں کہ صرف حضور مطہر ہم درسری کو ساتھ ہاتے ہیں وہ صری یہ کہ درکی تصحیح کے نتے حضور اور کوئی قیمت
نلتے ہاتے ہیں اور محبت ملکی کرنے کے نتے دوسروں کو برونوں مخصوص میں باافق ہے۔ میزاع اعترافیں دیں آئندہ
میں فرمایا کہ ہم اپ کو اگر شد قومیں کے قیمتے ہاتے ہیں وہ بھی بھٹک۔ معلوم ہو اکل حضور اور اگرچہ بچک دنیا کا نتے ہے فر
ہیں کہ قیمتے ہے خود ہی ساتھ ہاتے ہیں ترجمہ اعترافیہ ہے کہ حضور کی آنکھ سارے اگلے بچک دنیا کو بھتی ہے الہ
ترحیکی فعل و بیک جاصعہ بالغین۔ آئندہ تمارے خلاف ہے جواب ہے کی سے کہوں کرنا اس کی ہے
ٹھی کی دلیل نہیں۔ اکل رب تعالیٰ سے ائمہ کو دو دیان کرتے ہیں اپنیا ہے خوب ہے جیاں کرنے کیست ٹھیں اوقیانیں ہم
رب سے اپنے دل کا کتنے ہیں تو تم کو ہو آتا ہے۔ رب تعالیٰ اپنے حبیب کو قیمتے ساتھ ہے اور حضور انور کو لذت دوڑہ مصل
اوتے ہیں۔ چو چو اعترافیں بھما کتابوں امن قیبل کا کیا مطلب ہے ان لوگوں نے پسک کب جھلکا تھا جس کے بعد وہ
ایمان نہ لائے جواب اس کے ساتھ مطلب ہے انہی تحریریں وہی کو دیجئے جیسے ایکی ہے کہ گل سے مرد
ہے مظہری ایسا ہی تجھے بیٹھاں تکلیپ ہے جن چیزوں میں ان کھرتے اکل کروانا افسوس تھوڑم تک جاتے ہیں ربے گواہیں
قلیل میں ایمان نہ لائے کہ اور فعاکانو الیلیل میں افراط پہنچا کر جھلکا تھا اکل اپنے بھی ہوتے ہیں وہ پہنچا اکل
کرتے ہیں بعد میں ایمان نہ لاتے ہیں۔ بتا گیج کہ کہاں ایمان نہ لائے پاچھاں اعترافیں نہیں ارشاد ہو اکل ان میں
سے اکل اگبہ مدد ہے ناہیں و ماوجہتا لامکھر ہمہن عہد ملا۔ اگر سارے کافری ہے فائدہ مدد ہتے ہیں کافر اگر
فریانا یو گرد رست ہو۔ جواب ہے اس لمحہ کے بعد جواب ہے۔ ایکی کہ اکھتر ہمہن ہم سے مرد کا سیں بلکہ
گزشتہ انتیں ہیں اور مطلب یہ ہے کہ کوئی بھلاک شدہ انسان میں خوشیے اور کب یو ڈھونڈو ایمان لے آئے اکریبے مدد ہتے
ہے ایمان نہ لائے۔ جواب یہ کہ ہم سے مرد کھاری ہیں اور مرد سے مرد اور۔ یہیں جو دعویٰ سمجھتے کہ دقت ایمان کے
وہ دعویٰ نہ اخالی سے کہ لیجئے تھے بھر جاتا ہے اسے تھے پوچ کہ آئکو ہم اخالی سے تھے اور بھر کافر، تھے تھے نہ یہ نہ راستے
تھے نہ ہاتے تھے اس لئے اکل فریانیہ بھلیں ہمہن کھدوہوں کے کچے ہوئے ہیں جیسے بعض کافر ای انسان اسے ہوئے
ہیں کہ کم اکل کھار جھوٹے ہے دفاؤ ہوتے ہیں۔ پچھا اعترافیں نہیں ارشاد ہو اکھتر ہم لفاظیں ملا۔ اگر سارے

نافری فاسق ہوتے ہیں۔ ان میں حقیقی کلش پر لکھتھم فریبا کیونکہ ذرست ہو۔ جواب ہاں اخراجیں کے بھی ہے ذکر، جو بلات ہیں کہ لکھتھم میں ہم ضیر سے بالانک مردوں ہیں یا گوشہ نشین کہ ان میں سے آکھو لوگ اپنے دن کافر ہوتے۔ بعض مومن حقیقی لورالہم سے کفاری مردوں پر بچھان۔ یعنی کافر میں سے حق انتقامی مردوں میں چن کافر و اونچے نام کرتے ہیں جیسے سلطنت مغلیل اعیانات اکٹھاف نبوت و فتوح گرا کرنکاربود کلا ہوتے ہیں۔ ابواب خوارج طالب برادر نہیں اُنکے بولوں فیروز ہار تو شوں۔ حاتم طالب برادر میں الحدایت بے غبار ہے

تفسیر صوفیات بزرگتنه قمریں کے تھے محلِ ولی آنکھیں روشن کرنے والے مردم میں طائفہ جوان و افاقت کوں کر
ببرتت پکارے اس کی اصلاح نہیں ہو سکتی دو رہنمائیں کے ول و محل کی آنکھیں روشن شد اوس کے لئے سرکی آنکھ کی روشنی
بیوکلار پہ اس سے بدایتے نہیں ملتی یہ تمام قسم کے اعلان اوسیں ہیں خصوصیاتِ اعلان تحریم مطلقاً و اچب مخفیوں تیج جب
ظہیر کے اور یہ سے برباد کوٹے۔ اس کے ارتیوں والوں تلقعن علییک ہم آپ کو جو قسمِ خالیت ہیں آپ ان لوگوں کو مبتلا
کرنے قابلی کی بدل گاہیں بدھیں بد کاری بستے کیا جائیں ہے صوفیاء فرقات بین کے کثیر کے پاس بھی اتنے ہیں اور سو مخن
کر پاس بھی۔ کوئی زندگی کے پاس بھی وور تیک لا کروں اولیا اللہ کے پاس بھی مکر آنے کی لومیں فرقی ہے۔ کافر کے صرف
آنکھوں اور کھون شد اس کی صورت بالغاتہ بخوبی ہیں مگر مومن سکھل و ملخ لکڑ جانوروں میں ان کے لئے من قبیلہ ہیں یہی
ہدش پتھروں نزد کر کر اچھی نہیں سند رہیں وہ رہ جگد پہنچنے کے برعکس تحریر کے اخواز ہذب نہیں ہوتی۔ کھداڑی نہیں میں اگرچہ
ہذب ہوتی ہے کر کا کہہ نہیں دیتی۔ ہاتھ لئن میں کہیں محنت کہیں بالغہ کا تی ہے سند رہیں مرتی اُنڈ القدد جاءو تھم
رسملہمیت بار حرم آنمارے اور للقدح العکم دسویں شد و سری حرم آنمارے۔

حکایت ہے کہ مذکورہ محدثات مکہ کی آخری جلد میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وہی فریاد کی اسے موسیٰ ہو تھا۔ پس آس اس امارتے اس کو ایسا یہ لہو اور ہوشماری نہیں اسے سانپا لہو۔ کہوں بادھ موسیٰ علیہ السلام ایک دن میں تھا کہ ایک کیر را کہ کہ میں آج چند برا لائیں پا اور دلماں سے بیچپے اپنے بیچپے سے بازاں آگرہ سے کہ میں پر بیٹھے گیا ہوا اس کو اسی دن کریں گے اور میری بڑی ہے تو مجھے رب نہ تو ہے۔ موسیٰ علیہ السلام حیران ہو کر اسے کہ میرا احتمال ہے۔ اب پہلے چھوڑنے والا اسی راں کی طرفیں لکھ کر بازار کو کھلا دیں گا کہ دونوں طرفوں پر مل دے۔ مددوں ہوں ہاؤ درور۔ اب جلدی کر کر ہم فرشتے ہیں۔ اب کامکن لینے آئے ہے۔ اب اول ببر کامیاب ہے۔ اب پہنچنے والوں کو دے پورے کرنا ہے (رسوی الہیاءں) کھلکھل کر بودھی میں دو قلائی پر اتنا قبضہ میں، اتنا قبضہ ان سلطانوں پر ہے جو موسم کن ہے کہی حد بدو قابوں۔ اتنے کل تصرف کا صرف اس کو درخوت پوچھی کی صرف، سب سیل رہ گئی ہے۔ دوستے مددوں دیکھوں ہیں۔ مخفی سنسکریتی میں بھائی (رسوی الہیاءں) اللہ تعالیٰ اور اُنہیں۔

لَمْ يَعْتَدْ مِنْ بَعْدِهِ مُوسَىٰ يَا لَيْلَتَنَا إِلَى فَرَّعَوْنَ وَ مَلَائِكَةٍ قَضَلَمُوا

پر ایجاد نئے اگھوں سب کے کوئی گرماجھاتا تھوڑے کے اپنی طرف فرگون اور رکھتے اسی کو
کھڑکی لے دیں۔ نئے گھوٹوں کے ساتھ فرگون اور اس کے درپر بروئی کی طرف پہنچ دیکھتے

بِهَا فَالظُّرْكِيفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ وَقَالَ مُوسَىٰ يَقُولُ عَنْ

پس ملکہ سدیوں پر،ے اول پر یعنی رنگپور کی پہاڑیاں پہاڑیاں پہاڑیاں تھے جو ایسا کا اور رنگ پور کی جو موسمی یہ سادھے ٹوکان اس نتھا کہ اس نتھا کی تو رنگپور کیسا گھنیم پور مسعودیوں کا اور مرمی خانے کا اسے ملکہ سدیوں

فِي رَسُولِنَا مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَحَقِيقَ عَلَى أَنْ لَا يَغُولَ عَلَى اللَّهِ إِلَّا

جیلک میں رسول ہوں جہاڑس کا
لائی ہوں اسی پر کگ دکھوں ہیں اندھے سکل
جیلک میں رسول ہوں جہاڑس کا
لائی ہوں اسی پر کگ دکھوں ہیں اندھے سکل

الْحَقُّ قَدْ جَعَلَكُمْ بِيَنَّتِهِ مِنْ أَنْتُكُمْ فَارْسِلُ مَعَ يَهُودَ إِسْرَائِيلَ

آن پہلے شک ڈا ڈیں روشنی دھیل طرف ہے رب کے کام سے بہار فوج لئے تیر سے ساقی اسی پر کر
سے تم رب کے پاس پہنچ رہے رب کی طرف سے نشانی لے گر ڈا ڈیل قریب اسرائیل کو کہتے ساختہ جو جنم

اعلیٰ جن بنت سید انتیل نیاتے پند من کا علیق ہے۔ پسلا علیق: بھیل نیاتے میں ان جنگی چیزوں کا کردار ادا فرمے۔ مسلم نکری ہوئی تو ان کی طرف پیچے گئے تھے۔ اب اس شہزادی کیم لش ملی اصلہ ہوا مسلمان کا ذکر ہے جو ایک مسلم قورم تجویں کی طرف پیچے گئے تھے۔ اسکے بعد خلقت کام تھی جو کہ پڑھ کر کوئی کے مقابلہ میں دشمنی کرنے کی تھیں۔ اسے ملکیتیں اور خوشیں۔ وہ سرا علیق: بھیل نیاتے میں ان فتوؤں کا ذکر ہوا جو روب کے سارے موڑیں دن کی میں ملک کرتی تھیں اب اس قوم بھیل نیاتے کا بہترین مددگار کروں ہے۔ انہمہم ستر کوئی تھیں کہ کوئی تھیں۔ وہیں کس فرمادی تھی تھی۔ لواہنی، بہنے رہنے کے بعد انتیل سرگل کا ذکر ہے۔ تیرا علیق: بھیل نیاتے میں ان طبقوں لا رہا توہن اُن جنگی چیزوں کے درمیں آپ نے قبیل چداور: بستیاں اور گنگیں اب اس عذاب کا ذکر ہے جو ہمیں نماہر کاں ریا رہا۔ اور جو حکم طبقہ میں آئے۔ میں جس قیام

اُپریے۔ ثم بعثنا من بعد حم موسیٰ فربن مالی معلموف بے جما عکتھم ز سلهم۔ لذا تم رفعت محسے پا کر دی وہی ہے لارام نہ وہ ابیاء اس سے بات فحص سے بید کو شیفیں۔ اس لئے تم ارشادیوں خلیل دستے رہے ایں کیا ہے اسلام میں کو شیفیں ایک سوں ملک کاٹی۔ پسچاہ طبیہ السلام کی نقائص سے چاروں سوں بھروسہ اور اکثر راہنماء ایمانہ سے بات کرو۔ اس صورت میں، تکمیل اسلام حضرت ایران کی طبیہ اسلام سے بھی پہلے این ۱۹۷۸ء سے ہم

لو شاہزاد اصلیٰ، اللہ اعظم فریادِ اعزت مالِ خود نون و اول بیکمِ اللام کے لئے ہے۔ حضرت شیعہ طیب مطیع اللام (ز) اپر کے نہ نہ رکھتے۔ بمعنی تباہ بیعتت سے ارسل بورشاد و نوں تیاراً ہم سیں ہیں۔ عینی بیکم۔ کسی فرقے کا بنا آئے کہ پڑ کے کارا بیکار ساختے ہے۔ جو وہ کر بیکار بیکار یا اس کے بر عکس دلدار اعلیٰ مولیٰ اللام جو انہیں تک فرخون کے پانی، ہے پہ سرستہ دین فیضی طیب اللام کے پانی، سارے ہے پھر حضرت شیعہ کی صاحبو اور پانی اپنی زندگی ملکوں کے اگر صرکی طرف اتر بے ہے کہ راجد میں آپ کو نوبت خورد گزیرے مظاہر سے مچیں۔ لہ کر آپ فرخون کے پانی آئے تھے اس سی سے۔ بھی بھعضاہ سے بے پانی ایک جگہ سے وسری بیکار بیکار من بعدھ میں ہمہ سے رواں لازم شد کہ وہ پانی قومیں ایں لے لے تو زینوں کی صلح اور تحریج کو طیب مطیع اللام کرچے تھے جو تھے تھے تھے مسلمون، تھی تھی کرایتی رحمت مادر کو فرخون کرم فخری بیکار بیکار کے لئے پعدھم ارشاد کو وہ سارے ہم سے مروہ بھی کیا اولاد کی تک فیضی طیب مطیع اللام اور نہ نہ رکھتے۔ اس سی سے ایک جگہ سے وسری بیکار بیکار پھیلے اور مرضی کرچے ہیں، مل اٹا کہ دکریے لکھاہے ہو اوس سے۔ میں بیکاری اور کی۔ عصیٰ ساکوں کی کوئی کاحدی و نیچے بکر آپ کویاں تیس نہ ہو فرخون سے ایک سیستہ اور سعدیت سے پہلا قدم اس نے آپ کا کام اسون نے موصوں، کلمہ ہائیکلاب، عینیت ہے ایک دین ہے آیتی اس سے تھے۔ شریف کی انتی مراد نہیں کیوں کہ مسیحی طیب اللام کو تھرت فرخون کے دوستہ کے بھدنے کے بعد۔ اس سے مراہن اگڑتے ہیں۔ حضرت مسیحی طیب اللام کو رب نے تو گلوات مظاہر کے۔ صائیہ فرمودیں یا قدر کے سل میں کسکے بھلوانی میں ایک بیوی ایڈیک افسوس۔ قرآن مجید میں ان کا کرد سری بیکار ہے اور جہاں دو فہرما، گھر کیلئے دو گلوات آپ فرخون کے پاس ملے گئے۔ حقیقت گلوات بیوہ مذکوب آپ کو ملا ہے۔ فر صاحبِ رہت سے میں ہوں گا بور خدا رخان بیکتہ تھا، اپنال درست اور فیل رہے گا کہ کتاب ہی بھی بھت کے مکمل نہیں ہوتے وہ زر بھی گلوات نیزِ ایمان اس کے مکلف است جیسے نیزِ ایمان اس کے بعد ان کی کتاب ماننے کے مکلف ہیں۔

بھی ذیل دستے کہ لذت بھیں کی کافیں ان کا نہ ہوں جیسے۔ قرآن مجید حضور الہ کا جو وہ ہے اسی نے اس کتب نے کسی کو اپنہ مقابله کی، عورت، ای۔ قرآن مجید نے ایمان فریاد کر، وان سختتم فی ریب، مانزان لـ تاعلی عبیدنا فاتحوا یصورہ من مظلہن و دہے سے بیل لـ یاتاکیں تورت شریف و اطل نہیں ہو سکتی۔ الی فرخون و ملانہ نہیں جہارت متعلق ہے بعثتت۔ عربی عبارت مسلمان سارے مسلمانوں کے نبی عقیقی تھی، ہر ایک ایسا بیل (اسراہیل)، مگر کوئی تھی ایک بیل پا ہو۔

تھے ان کے ایمان سے انسے دے رک بھی ایمان لے آجے اس نے بھل خصوصیتے فرخون اور اسی پیغامتے کا دار ہوا۔ خیال رہتے کہ صرکی پیٹھ کو پٹلے ہوں کہا بات تھا اس بارے فرخون کا بانے کا چیزے فارس کے پڑھلے کو سری اور درم سندھ شاہزادی جیسی کے پڑھ کو خاتم ایکن سے پڑھ دیتی تھی اور کے پڑھ کو شاہزاد کو مگل امداد شاہزاد کو جیتی (دی جیلیون)

وہی طیب اللام سے فرخون کا ہمہ بیدار مصعب ایمن، بیکار بیکار کے تاریخی محدثات پڑھائیں جائیں تھے اسی نے کیتے ہوں جو باہر ایساں حق نہیں کیوں کہ عرضی ایساں ایک ایسا۔ صدی سے تیکھا کہ اس کی عمر تھی سو سیں سال، ہر چیز پر ملکتی۔ اس عرصے میں، بھی بیکاری میں، ایکوں تکفیر و بکھری دلدار اعلیٰ ملا سارے بھوکیں کی تھات کی تھیں ہیں

سے بکھر جو بے لار و بیٹے والے کال رہب سے بڑا ہوئے الگ ہوئی طبیعی طلاق ملادت تیس کے بھی بھی نبی قمی
سر اور دن کو خوبی سے تپ۔ تبلیغ فرشتی اور حسوسیت سے ان کی طرف بھی گئے تھے جس کی وجہ ابھی عرض کی گئی کہ
ان کی اصلاح سے آدمی اصلاح واقعیت پر فلظ ملادت یا ہدایت مistrust ہے بعض شاعر، علمی طریق حرف جو کے حد تھے، ہوئے
بے گھر میں بے لائی تھی لہا اس لئے اُریں لفڑی میں کتو ہو مودود (اللہ) کے معنی شاہزادیں ہیں۔ چون کتو ہو خود نہیں بے
سے تحریک اور تذہیب اس لئے تپ آئی بھض بے فریبا کر جکوا۔ معنی کتو ہو یہ لیٹنی ان کیات کی وجہ سے وہ فرازی کے کر
ان کو جادو کرنے لگا اور جعل العلیٰ کو کھوئی کے لئے اس لئے بھا فریبا کا لائل درست ہوا۔ ہاک مرین روی
دکھو، آلات ہیں۔ دلیل رہتہ اور علم کے بہت معنی ہیں جس میں سے ایک معنی ہیں کسی جگہ کا بے علی بے موقع استعمال کرنا
پوچھ کے اس لوگوں نے اُپ کے ہدایات کو جادو کہ کر ان کا اللہ کیا اس لئے اس اللہ کو علم کا کیر ہافتھر کیفیت کیان
عقابۃ المُفْسِدِین کیں لفڑیا جاتی کرم جھنم سے ہے اُنکر، معنی آنکھ کے دیکھنا ہی ہو سکتا ہے باہر قرآن پرست
والست پہنچا کھڑے بھی اُنکر، معنی غور کرنا ہے۔ ما تد لبی انجام سے مردے فرمونیں کافیں ہو، پھر اُنکر کفر فرد ہے
اور برادر فردا ہے کہ اندھی نہیں میں قلدیجیا آب اس لئے اپنی طبعی فریبا۔ اُنکے بھوپل کو کوئی ٹوٹے تھے تاری
آنکھ اُنکی بھیل ہو چکی۔ بھکتی بندی اسے قرآن پرستہ دلے انخور تو ڈر کر اس ہمار قوم کا تجھ کیا ہے۔ اوقات موسمیں جمادات یا
چلے ہے جس میں ابتداء تھیں ڈار۔ موسی طبیعی اسلام نسایتی بدلدارانہ شان سے فرمون کے دوہرائیں تحریف اُنکے
اس کے دروازے پر عصا شریف اسی نور سے راء الک فرمون کا پھالا اور اُپ خدا عالیٰ اپ خدا عالیٰ اپ خدا عالیٰ اپ خدا عالیٰ اپ خدا عالیٰ
شریف اگر بھی بکھی ہے تو سارپ ان باتا خاصتہ تو ہملا ٹھی کتو اسی میں لکھتے تو رسی الکام رات کو جو اسی کی طرح روشنی
و بخار و بھری کر آتا تھا جن بلتے آس سے پیش پانی کا لائل بے تکھض روایات میں ہے کہ خلک لشیں بارے لہ سبز ہی ابوجانتا
اگر کوئی دردہ اُنکی طرف آتا تھا صالت، فتح کرتا خدا شریف کہ دیوریں بیٹیں بے کہ فرمون پر لادہ ٹھیں ہے جس نے اپنی
والدی اور سر میں سیاہ نسب اسلاں میں سیاہ ذہنیب کشویت سے سماں ہمازی کے درجہ الہیان (سیاہ ذہنیب میں وہ کوئی تسلی
ستہ تو تھاکی میں اور اندھے لٹوی میں ہماذک کہ۔ یہ فرمون لائقی دسول من دب بالعلمین سری ہایا اسلام نے فرمونی
دردہ میں بھی کر پسکا اپنے تم صفات ہیان کے اور براستے ایک ٹھرنا لائی ہائل صفت ہیان کی دسول من دب بالعلمین
و درسی سلسلہ حقیقی علیٰ ان لا اقوال تیری سلسلہ قد جمعتھکم ٹھری دیا کہی اسرائیل تو اُنکو سے اُنچہ جہاں
ان سے ارکان و بہادری موجود ہے تھے تھر طلب صرف فرمون سے کیا کچھ کرو و ان سے کاہرا اقتدا۔ اس سے نظم ان سب سے
خاطب تھا۔ رسول فرمایا یہ چلا کر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحریر کئے تھے چنان یا اسون دو یہ قام کے ساتھ العزم بھی کی اگر تھے تھری
پاٹھن لے لے چکے، این دیاں کوئی فوتیں ملیں تی من دب بالعلمین فرما کر فرمون کے دعا سے روریت کی تریہ فریادہ مصروف
سے کہتا تھا اسکے بعد اسی میں اول تھار بار اپنے فریبا کر دیا ہے جو سارے جاہوں کو پکالے تھیں جو اس
میں داخل ہے۔ خدا تعالیٰ نے ابھی رب ہے تو اس کی مددت ایسی طاقت کرچے کہ اسیں ایسا ہیات میں نبی کی مرثت سب جزوں
خدمت اس کے سلے آپ سے ایسی پکان اُرائی اور اپنے زریعہ اللہ تعالیٰ کی وجہ عکسی کو پکھان کا پاٹھ تھا تھا کام

ایمان نہیں بلکہ اپنی تجربہ کا ہم ایمان ہے اس لئے اپنے یہ تجربہ ایک میری تجربہ جو ماننے والوں
بینے ہوں بلکہ فریبا کر سیں، رب العالمین کار رسول، ہل حقیق علی ان لا اقوال علی اللہ تعالیٰ الحق مرسی طیبیہ اسلام کا ہے
فریلن مطلی فرمون تے افکار کے، اب میں تھاکر اس لئے کام آپ جھوٹ کہتے ہیں آپ نے فریبا کر رسول اش جھوٹ نہیں پڑا
کرتے ہیں اُم کے، وہ ختنی نمائیں نہیں ہے ایسے ہی نی کپاں جھوٹ جھیں ہو تو مخفی اور جعلی کی ترقیات میں عملی
بھی کے شدید۔ بالآخر تمام قرآن و قرآن میں ملی ہے وہ جو مغلوبیتی قراءت کے سعی ہیں کہ بھی وہ ایسے ہے کہ اللہ تعالیٰ پر بھی
کے سوا کوئی دکھوں۔ مہماں اپنی آسمت کے سوت سے سعی کر رکھیں (۱) ایسے رسول کی صفت ہے وہ ملی سے مل جو مل جائے (۲) یہ
ان کی اور سری خوب (۳) ایسے لایا پر شیدہ کی خوبی لور مخفی۔ معنی لائیں کیے یا۔ معنی فرض (۴) مل۔ معنی بہے امیختہ
قدس روکا لازم۔ اس سعی اخیر بے خیال رہے کہ ملی۔ معنی ب آکے کا جا بآہے رہیست عملی القوس سجن میں
نے لیکن سے تج پیو۔ قد جنتکم بیویتہ من دیکم۔ اپنے دلوں کا گھوٹ بے۔ بیویتہ میں جلی سجن میں
چ کیوں کل اپنے اوقت دو گھوٹے لے کر فرمون کے پاں گئے تھے صفا و عرفہ پیارا جنے کے سعی روشن و واضح دل میں گھرے ہی
کی یوتوپ کی دلیل ہو تے چیز سمجھی ہر بڑے ہمی نہوت کی دلیل یہ کہ کس خلل ملک اندھیں کیا ہوں بلکہ رب کی طرف سے کلی
ٹھیکیں۔ یگرات لایا اول فارصل معنی بنتی صرف اتفاقی یہ جمادات ایک پوشیدہ شرطہ کی چڑاہے ہے۔ ہنچ کوئی سین لش کا نبی
ہے۔ تجوہ سریں طلاقحت و اسیں گندرا اندھوں کی ایمان اور اسی اسرائیل کو اپنی صفات کی ایسے آڑو کرو اسیں صرفے
پانے کی اچھاتے ہے کہ میں اپنی لے کر اپنے اپنے اپنے ملک میں للطفیں بیت المقدس چاہا جاؤں۔ میرا کر دیکھیں اسیں تھیں
اٹھا وہ مدد حرض کر کے۔ اپنے تھوڑی تھاکر میں تھا اٹکنے چھینٹا ہوا تھا کوئی نہ تجوہ کی دلکشیں رہنے کا ارادہ رکھا اسیں البتہ
تھے ملبوخ شدت مظلوم اسرائیلیوں کو پڑھا لایا تھا کوئی اس فریلن مطلی میں خوفت کیم انشدے فاضے امتحانات کو رب بیانی کا
ذکر فریبا کر ہم جو ایک تحریک مکرم تحریک سلطنت میں ہا چڑھے بلکہ تجھے ایمان رکھا چاہیجیں ہم تھے سے یعنی میں آئے بلکہ
وہیں آئے ہیں۔

27 اسکل نہ بے ہو ش میں ساری سوی کوئی جا بے ہو ش میں

دیئے گئے اخیاء کو خدا نے ہلا جی مجوہ ہن کے تھا
حضور اور پرنسپلیت کے ہنگات پر ہزار و سو چینیں جو روزانہ ایسیں آنکھ تیر رکھتا۔ ہر سو ٹھیکہ اسلام صرف اپنے سارے کام کے لئے صرف ہمارے
آپ کی پیدائش حادثہ انہیں کے لئے تھے تھی۔ یہ لاکرڈ الی فرعون سے مالی ہوا۔ سارے بدن کے لئے صرف ہمارے
حضور اور ہم ہیں۔ تو ملے اسلام اپنی ۳۰۰۰ ہزار کے نیز تھے۔ حضرت علیہ السلام جن دلشیز کے پڑھا شد تھے۔ کوئی بھی کے لئے صرف
حضور اور ہم ہیں۔ چو تھا تھا کہ مدد ہر دوں کا خصوصیت سے تسلی کرنی چاہئے کہ ہن کے درست ہا جانے سے ہری ماں تھت بھی
درست ہو جاتے ہیں یعنی فرمادیں فرعون و ملائکہ سے مالی ہیں پاچوں قاتمہ کا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے کسی قومی بذریعہ
بیکھ کر عرب کے اکابر کے لئے اپنی اکابریہ و کثیہی بھرم تھی۔ نامہ، فلسفہ و ایساہار، فلسفہ و ایساہار، فلسفہ و ایساہار
ہا الار فرمون رہا اسلام۔ عربی مذکوری اسرائیل کے بھیجن کا تھیں کر کیا تھا۔ گیرا بند اپنے تباہ۔ ہر سو ٹھیکہ اسلام بالآخر ہائی
ہیں۔ ایک چوتھا تھا کہ: «اگر راست سدا ہی ہیں کہ ان کے کھو سکتی ہیں وجد سے دشمن میں باہمی اور ایسی افسوس خداوب آتے ہیں
ہو سکن فلکی نہیں۔ یہ کھو سکتے فرعونوں کو ملدوں فریلانا۔ سلوکیں تھا کہ دو کوئی ایساہات میں رسول کی صرفت پڑے بے پانی
تھیں۔ تھیں دخیل و بند میں ہیں۔ یہ تھا۔ اپنی رسول میں زدب العلمین سے مالی ہا الار ہر سو ٹھیکہ اسلام نے پہلی تھی
میں اپنی بیانات رکھی۔ اسدارے محضور اور دوسرے پہلی تھیں قلبی قلکار کھیکھتے۔ میں اپنی حکم کہ اس تھیں ہم کے ہیں۔ آنکھوں
قاتمہ: «عزت انبیاء، کرام اند تعالیٰ کی رو بیت اصلیکہ اس کی دلیل ہے۔ ہیں۔ یہ لاکرڈ من زدب العلمین سے مالی

وہ اگر آپسے نہ لٹتیں۔ بدبب نہاری شسلی پورش کے لئے مکمل و فیوجن افریت کا دروغی پورش تے
لئے تھی۔ پیچے اور امام کا شریف۔ تو ان فائدہ حضرت انبیاء کرام کی زندگی پر کمی، جسے مسلم نہیں آتا، یعنی ایک لوگ جس کی
لئے تھیں۔ یہ قابو، الالحق سے ماملہ اور اپنی تجربہ سے مسموں ہیں۔ وہ سوال فائدہ اپنی اسرائیل تے اُسکی سے غلام
تجربہ اُسی کے حامی نہیں۔ فرمون ان اُسی غلام تیر کر کہا تھا۔ یہ مانکہ اور سل فرمانے سے ماملہ اور اگر آپسے نہ لٹتا
ہے تو اُسیں آزادی کے فریبا ملے گے۔ پھر وہ گیارہ صوفی فائدہ۔ اُسی نیکی کا کلب بن کا جائزہ ہے۔ جذبات خود،
اور فاقریت صور کا لازمہ ہے۔ لہبہ اس سے نہ دوسرا ہوں کو کلبہ عویٰ نبوت ہے۔ عرصے بعد میں گرفتار ہو گئی بہت کے
غمودی بیداد اول قرآن سے ہوئی۔ مسی علیہ السلام عما یہ بیان کر فرمون۔ مکاپس گھر پڑھ لے گے۔ ملائے خود
قرآن سے لر کھٹک لے کیاں مدد حوا۔ تحریف لائے۔ خود کویی میجرہ فتحی اللہان ہے۔ یہ قابو جست کم مبینتہ
ہے۔

مرلاد تھے۔ اپنے سے صادر یہ بخشہ ہم آلات میں فرماتا ہو گردست اور جواب اس اعتراف کے درجہ میں
ایکی کو اچھے اس وقت آپ کے پاس دھڑتے تھے مگر بعد میں آپ کو اور گھرے بھی بھی گھر فرعون نے دیکھ لیجے
فرن ایوں سیناک سے طلب سے ملے۔ مگر اس مردوں میں سو سے یہ کہ یہ دلوں گھرے بنت سے اگر اس کا ناموں
خدا صاحب مذاقہ برا لٹھی ہے جانما قدرات میں بد نہیں رہتا تھا۔ کوئی میں لفکتے پر ہری ہیں جاتا ہے۔ جب ہری میں عایہ
السلام ہے تھے ؎ آپ کا لفظ پڑا، ارسن جانما قدرات پر لفکتے سے پل کے پھٹے نئے تھے اسی سے درجہ ایکی ان جو سے
تیکت اس لفاظاً میں درست و ایسے تھا۔ مذکور کے درجہ ایکی ان جو سے
دے۔ کھاری کوئی میں پڑے تو نہ کہا دے۔ قوزے گوشت، قوزے آٹے میں پڑے تو رکت دے کر صد آڑی اس
سے بے رہا جائیں۔ اللهم صل و ملکوب بک علیہ پاچواں اعتراض، سوی طی السلام ۲۷ پڑے کہ رسول اللہ
کہنے۔ فرمایا من رب بالعلمین کیاں فرمایا۔ جواب اس نے کہ فرعون اپنے کو رب کہتا تھا۔ انکا رسکم الاعلى رب
العلمین فرمایا کہ اس قول کی ترتیب لزدی کہ تو مغرب ہے کہ کوئی علمین میں وہی افضل ہے کہ وہی رسول کی طرح
انہا نہ پیغام موسیٰ نے جانے دیجئے وہ کتابخانہ تھا جو حکام ہے وہ علمین میں سے ہے تو کل کا بہر طحن ملاستہ اسے دوہب العالمین
بے نہیں علمیں تھے۔ پلے بھی نہیں تھے اور جسے بند بھی رہیں گے پانچ سو پیٹھے تو کہے پانچ سو پیٹھے میں۔ نہ رید و نہ سب
کی حاشیت جائے۔ ۲۸ میں ماہاتمی کی خوشیں پر ورثہ کیں جاتے ہیں۔ جس کا سول میں ہوں۔ سیری رہات
اس کی روایت کی تبلیغ۔ پھر اسی اعتراض، حقیق کے سیں ہیں اسی پر فرمایا۔ جس کے بعد علی میں اتنا چاہے بھر
ہے اس میں کیا۔ جواب اس کا وہ ایسی تحریکیں کہ زیگا کے محل حقیقت۔ عین حرم ہے بھاری۔ عین بھے لذذا
آنہ دو اس۔ ساویں اعتراض، سوی طی السلام ۲۸۔ دفت فرعون کو مددات ناگم نہیں وہ اخلاقی فرمایا کہ نی
امروں کیل کو سبھ ساق تھی۔ اس کی کیا وجہ تھی۔ اسی احکام شروع کیا گئے ہیں۔ جواب کلار کو کولا۔ صرف ضمیرے
کی تخلیقی جاتی ہے۔ اسلام قول کر لیجئے پر اکھلی تخلیقی ہے۔ دفت اول تخلیق کو قدر مل فرمایا ہے کہ مجھے
تمہی خدمت تھے۔ ملک پر قدر انسی ہے۔ میں قدر مل رہا ہیں جس چاہا اپنی قوم کو مسلطن لے جانا ہتا تو اسی
از تو کوئی انسی میں سے لے جائیں تو قدر ہے سے دفعہ کر۔

تغیر صوفیات: دست اپنے یہ کہ ہر حرم کے کڑی طرف اس کے محسب بھی بھیجا ہے جس سے ان لوگوں کو اپنے دوتا
کر تخلیقی آٹھیں۔ تین حصی اگرچہ کیا ہے۔ یک دوسری مسی طی السلام کو فرعون کے گھر بلکہ اس کی کوئی پورا دش کرائے
اے۔ آپ ستمتوس کو وابہر اتپ کوئی نہ اس کی پورا دش کے لئے بھی بھر جس حرم کی فرعون کی گھری کلام کا اعٹ حصی
تین چالوں کو دوں کے بیانات اسی حرم کے گھرے اس کی پورا دش کے لئے سوی طی السلام کو مطہری کے لئے کار فرعون کو
کسی حرم کا خدش رہے۔ تیسرا اس کے بیانات خالق قدر ایکار ارشد۔ افظلم و بہہ۔ میں
نشی فرمایا۔ اس سند کا لایا پھری کی تلکیہ۔ اسی ہے کہ بھیجنے سے ایسے کامن سے صدر میں ہے تو آگے کل کریں
میں کلار یہ میں اسی سے سوی طی السلام ۲۹۔ فرمایا اسے فرعون اُتمیرے بھیں وہ الہ یک چکا ہے۔ سیری زبان سے کسی

بصوت نگارا آس سے یہ نیچے نکل کر میں ان تعلیٰ پر بصوت فسیں اور مسکو تو بھی گھنیں میں بصوت شدید لے دو رہے،
بصوت بیسے بادوں نکالہے۔ نیزی راستے بازی حق گولی اللہ کی صرفت کی دلیل ہوتی ہے اسی لئے آپ اپنی صرفت سے
پہلے کرالاں اور زریدہ سے وہ بدل صرفت کرتی۔ نیزی کی ذات اخلاق اکمال عاداتِ رب تعلیٰ کا پڑھیں۔ رب تعلیٰ اسی
جذبے سے اپنے اس بیٹھل کا انتہا یہ صرفت ہے۔

نکل ہے شل میں کرو نہ کر نہ میں زہاں میں کر
وہ آئے اس جمل میں من مطلق کی لواہ کر

قَالَ إِنْ كُنْتَ حِنْتَ بِأَيِّ ذِيْ قَاتِ بِهِ فَإِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّابِدِيْنَ فَاقْلِقْ
اپنا اس خیال ہے میں آپ ہے نے کوئی نشان ترکاو اُسے اگر بوس ۲ پر بکوئی بھی سے پس پھینکا
وہ لارم گزرنی نکلے کر اسے ہوش تر کرو اگر پسے ہو تو جو ملی گزرنی نکلے پھاندھا
عَصَمَةً فَقَدْ أَرْهَى لِعْبَانَ صَبِيْنَ وَتَزَعَّيْدَهُ فَإِذَا هُنَّ بِيَضَاءِ الْمَقْطَرِيْنَ
دی آپ سخنان کیلئے اپنے پاس پہنچنے والے اڑو دوست مکن ہیں۔ اللہ جعلہما آپ کے ہاتھ اپنا بیٹا اپنے اپنے بیٹوں کو سخن تھا وہ سطح و مکان اور کہیں
گواں دیا وہ فراز کیک۔ اور باطلہ ہر ہو جائی۔ اور اپنا اخراج کر سیمان میں موال کرنے کا لام اور وہ بکھریں والوں کی کہیں نہیں

اعلیٰ قفل پر نکلتے چند تبلیغیہ قفل کا قابل فرمون ہے جو علم اے مری طیہ المام کے چیزیں اے ایجادات
اے میں تک دوڑے، غاصب نئے سیمان میں گواہ جسم کے لئے کام آکہ جو حقتما ہے معنی۔ معنی آنکہ گرفت میں
بداء کپاں سے آئے کوئی لئے ہو اور مخفی تک پہنچ کر ہیقات اسی لئے اس نے جھٹت کا لیتھ۔ معنی نکل ہے آپ
نے گھرے کو ہیئتہ فریباں ۱۲ یہ کہ تحدید کیسی ہے میں اگر تم رب قفل کے کپاں سے آئے ہوئے نکل لائے تو
ہیں کہ فلک بھالے جھکتہ من الصابدقین کا ہر ہے کہ فلک بھالے اے جبلان جھٹت جھٹت کل اور اس کی ف
جای ہے اور ان جھکتہ من الصابدقین کی جزا ہے شیوه ہے جو فلک بھالے اس کو کاہد فیل رہے کہ فرمون مری طیہ المام کی جن کوں
کو کچھ یہی مخفی لے لائے اس نے سیمان فلات کا اور پہلے سمت کا قند فیل رہے کہ فرمون مری طیہ المام کی جن کوں
راستے بازی کا دل سے چالی قاتی ڈرو، آپ کا شور ازدک، دیکھ کر کامگزارے مری طیہ المام کی تبلیغیہ دو جوں دل، سمت
برہت ایسی
اے دل ہیں، دو جوں تاورد بھاتے یاد ہم خلیل اذکر میں قیاس نے اس نے اس کے طریقے سے کہا اے آپ ہے ہیں اے
اے، کہا یے فالق مصباح، مبارک ایک پا شیدہ شریعت کی جزا ہے ف سے اشارہ معلوم ہو اکہ آپ نے فرمون ایک کام میں
۱ پہلے ایل فرموا ایسی اٹھی تکلیف صاحب اسری کسی کلکی کا قند قدمی ہو ہے وہ صرفت مہدا اسی میان سے فریاک ہے
وہ دست آس دھاگہ اور قدم طیہ المام نہ ہے اے تھوڑے حضرات ایجاد اکرم ہیں خلیل، اے کیوں اشیب طیہ المام عکس پا قند

نے سے گھرتہ ہی طبیعی الحام کو خاصل اس نکام بنا شاہزادی الرحل کوں جا تھوڑے راستے آپ کے قد کے رہے۔ فاذہی
تعبد میں ۷۷۷ مدت سلفے فالقص پر یاد شدہ شرہابی جملہ ہے فہ سے معلوم ہوا کہ عصا شریف آپ کے ہاتھ
سے گرتے ہی انہیں کیا تھیں آپ کے قبضانے کے نتیجے سے۔ مخفیانی سماں سے ائمہ کو شعبان کا ہاتھ کر کے کہہ
چکیں رہا اُسیں بلکہ بائی طرف نہیں چلتے اور جعلی (ہی شعبان فراہمیہ تاکہ اس را غلی کا سائبین جلاں قدر
غایب رہا کسی کو اس میں ٹک کر دے رہے نہیں ہوں۔ خاکبر علود ساپین گیارہ ساپنے میں اٹھا کر جزوہ الاری میں پہنچے
ساپ کی طرح لہاڑیں لے، سری نہیں سے جہان فریبا۔ تھہر حکما نہ ہجان مطہر فرائیں کرو، اسی لفڑی سماں پر
جب اس نے من پھاڑا تو اس کا پھاڑا ہوت دین میں پر تھا اور پھاڑا ہوت فرعون کے محل کی پھوپھو۔ قاد دلوں ہو، خلیل میں اسی بھوکا
فاحصل قدر پلے رنگ ہاتھ اپنی دم بول لائے کہ اس طرح فرعون کی طرف چلا۔ فرعون گوندہ تھا مگر اس جان اسے چلا را گور
آئے ہے، ہر دوستی دلت بلک فرعون کو مستوق کا مرغ رہا۔ اس سے پہلے اس چالیں دن میں ایک بار پانچ کی ملاتت ہوتی تھی
وگوں میں اس قدر بکھر دیکھا کر کی جو زرد آدمی پکلے گئے فرعون چیخ کارے موہی اٹھے پھٹھے۔ میں تمہارے اہل اذیں کہ میں
اسرا مکل کو تازو کروں کا سبب تکیتے اے پکل کر افلاطونی سعی اُنھیں حکیمیں ملکیں اعلیٰ یادیں، اون من عینہ۔
آپ ہو سرا جوہر تھا۔ گھرتہ ہی سا۔ اسلام کو رنگ گرا کر کی تھا تھپنے پلے پیچا تھ فرعون کو، کھلے فریبا کی وجہے۔
پولا کب کے ہاتھ ہے۔ آپ نے اہل تھاتھ کریں گے۔ اس بیان میں اس سائبہ و نکلا تو سورج سے بھی رواہ چکے۔ اس اس کا ر
یہاں ہے۔ مزمع کے۔ اسی ہی صحیح اعلان۔ اس نے اس کے معنی اپنی بھجھیں اگے۔ یہ دعے مرا جو اپنا تھا ہے۔ مدد
العلی (فاذہی بیعضا للمنظورین) گی ڈارمیں آپ کا ہاتھ شریف ہے۔ بیضاءو فریبا کا معلوم ہو کہ وہ محل خیہ
نسی خاکبکر چکدا، قتل للمنظورین تاریخ دوستی میں ایکی کہ مرف فرعون ہی کوں کی شعائیں محوس نہ ہوں کیں بھک
سادے۔ پیشے والوں کو اظر آتا تھا در سربے۔ اس کی شعائیں ہر ہی کی طرح صرف ملئے والوں کو انکھاں آتیں۔ خود موہی
طبیعی الحام کی پاپ شعائیں۔ تھیں۔ خیال رہے کہ پسے مگر وہیں حقیقت کی تبدیلی تھی کہ کھوئی سماں پس کی تھی اس
تکھیں صرف رنگت کی تبدیلی ہے۔ اُنھوں شریف کی حقیقت شدید تھی۔ تبدیلی حقیقت درج ہے۔ تبدیلی مختصر رنگ
اور رجع۔ اسی لے۔ آپ نے صالاہ نہ پڑتے، کھلایا وہ سرا جانہ بوجہ میں۔ عالمی ہے کہ یہ سمجھدہ سری بکل میں، کھلایا کہ پلے
تکھوکو کوچ کر فرعون نی کلیں، وہ بھر رہے تھی۔ اسی سماں کا ایسی تھا سری بکل میں اسی دوسرے عرض کیا جائی۔ اسی دوسرے وقت
گلکی ہو یا بجھو و قدر کے بعد وہ اندور سے اطم۔ اس باقاعدہ شریف کی صفتی تھی کہ جب آپ پہلے بدل بخشن دالت تریک
بنا کر اپنے جسی دوسری بار وہ اپنی اعلیٰ صفات پر آجائا تھا صرف اُنھیں پتھر تھی۔ اسی کو یہ فریبا کی اولاد روحی العلی سے
(الریوہ)

خلاصہ تفسیر: سہی طبیعی الحام نے یہ فریبا معلل فرعون کو را اپنا مقام جیا اُنکے حریت ہو گئی کہ جسے سارا دن کوئی
دیبا۔ میں کہے۔ سماں کو دیگر در سماں نہیں۔ تھیں۔ ملکہ کا ہجڑے۔ جیوان ہو کر اُنکا اگر آپ اپنے دعویٰ کی صدقیت
لے لئے کوئی تھوڑا کرنے۔ تو تھیسے پوشی بکھر۔ اُن آپ پہنچے ہیں تو پھیلیں دھیش دکھائیں۔ آپ نے یہ سنتھی فریبا پہنچا۔ میں

مکمل تواریخ طالب علم اللہ اللہ اور ملکیت اللہ اللہ اور ملکیت میں اٹھا کر جو احمد نظر بندی تھی لہلہ حقیقت میں بدل گئی تھی۔ اس کے قرائے بعد ادا، سری گلوں میں آپ نے پانچ اہم احادیث بدل میں بدل کر لئے تو اسکی آنکھیں جو دیکھنے والوں کی طرف تھیں اسے بدل لیں تو اس کی شہادت میں تھی تھے کہ فرعون بدل گروئے تھے اگر وہ سیدین مطہرین ہائیوں کو سارپ ہار کر اکمل کر دیں تو صرف فکر میری تھی۔ حقیقت بدھلی تھی اس نے اس کے متعلق درستاد، اسحر والین اور العین العین اور العین نے، اگر کی آنکھوں پر بدلہ لے رہا۔ صور مطمئن فریادی خیل الیہ من سحر هم انہا تصعن

فائدہ۔ اس آیت میں سے نہ کارہ ماملہ ہو ستے پہلا فائدہ: اللہ تعالیٰ نے گزشتہ مجھوں کو منیے ہزارہت عطا فریادے پڑائیں والوں میں علیہ السلام کی تواریخ میں بزرگ تھا کیسی علیہ السلام کے مامن کے دم میں مجھوں کو ان کے دم میں نو زد ایکٹھے ہوتے تھے اور ملی کی پڑیاں اسی میں اصلی تھیں جو اس کی پڑیاں ہیں جاتی تھیں۔ علیہ السلام کا اکثر شریف میں بزرگے کریں یہ قید تھی کہ اسے خاص صاحب کو اور کسی بزرگ کو سانپ نہیں، ہاتھا قارب بیشتر بخل میں کے ہوئے ہے جو کہ فائدہ۔ اللہ اللہ عصا ہارہ فرم عینہ سے ماملہ اور اکٹھا رہے ہی جو اللہ اللہ اور بربت مطلق بیوڑت مطہری رہے کہ خود رکھے ہوں۔

دینے کا رسہ ہر بھی کہ خدا نے ہمارا بھی گلہ بھن کے آیا

دو سرافائدہ: علیہ السلام کا کب مہر یعنی صاحب نہایت شریف سے پہنچنے پر ناچار ہو تا معاشرین اپنے بھتے ہوئے صاحب اس نہایت اکٹھا رہا میں آزاد ہوا۔ اسکے مصلحت جانتا تھا اگر وہ سرا اگر وہ تھا تو مل کر دار ہو تا معاشرین اسکے شریف پر بکھار کریں۔ فائدہ اسی الفقیر عصا ہارہ فرم عینہ سے ماملہ ہوا۔ تیسرا فائدہ: صاحب ۲۷۳۴ یا ۲۷۳۵ یا ۲۷۳۶ صاحب نہایت جاتا تھا۔ اس میں وہ جو بھلی تھی کہ کھا کیں ملائکہ پناہ پنچھیوں بدل دکر دیں کے مارے ہوئے پس گل کی اور اخلاق پر حیرتی۔ لگڑی، جو گما قلبی کا مدد ہے، شعبان عبیین فرمائے سے ماملہ ہوا اور ہنہ اہمیت اور شعبان اس کی خبر پیدا اس "لڑھا کن" کا نکار ہوا۔ آنکھ اس میں کسی اونٹ میں ہے، تھد جو تھا کہ دا جامہ میں اختاب حقیقت ملکن بکھر داشت ہے جوں ہے اسی میں اسی کے سلسلے کریں کہ سر کا کل ہوں ہیں جاتے ہوئے ہار پہلی کا کل مکمل ہیں جاتے ہوئے ہار میں بھان ہے جاتی ہے اور کریں ہار کے دامتھے ہے کام ہو جدے ہے اسے کبھی ہار ایکاران ہے ناچاہتے۔ ناچاہے بھی ہی شعبان عبیین سے ماملہ ہوا۔ اس کی حقیقت ہم اپنے پارہ میں کر سکتے ہیں۔ پانچوں فائدہ۔ یہ کے ادارے چینی پی کی حقیقت بدل جاتی ہے اور یہی تھی کی مقلات بھی بدل جاتی ہیں۔ وہ اکٹھا فاہشی میضا اس سے ماملہ ہوا۔ اکر سوی مایہ السلام کے باقی کار رک ۷۰ قند ذات نہیں ہے تھی۔ تبدیل ذات تبدیلی مقلات اس کو کھان پڑتے ہیں۔ مصالح اکٹھا کر کرے ہیں اور یہی کی برانت سے یہ اس کی ذات مصالح بدل جاتی ہیں اور یہی عی ان کی برکت سے انسان کی ذات مصالح بدل جاتی ہیں۔ مصالح اکٹھا کر کرے ہیں میٹی کو لے کر اسے سکن بندی بھاری۔ تبدیلی ہے رنگ دوہب پول یا۔ کافر کو مس من پاھن کر تھیں اکٹھا کل کے مارٹھا اکٹھا کل بے ایا۔ اللہ ہم صل و سلم و بارک گعلہ

اعترافات: پہلا اعتراض: فرعون۔۔۔ علیہ السلام سے مودہ ملتے ہوئے یہ کیوں نہیں کہتے من

الصدقین اور نبی چیزیں ہے۔ اب طریقہ سوی طیہ الاسلام کی حدادات فال سے کامل تھا کہ آپ کی شروع زندگی کی
لئے گمراہی حقیقت کراپنے والا در کو بہترانہ سوی طیہ الاسلام کو بنانا ہاں کے لئے موت حقیقت اپنے کافش میں خامس لئے کما
کہ آپ چیزیں ہیں جو کہ ایسے ہیں کہ اس کا اس آپ تھے ایسے اس کوئی موت نہیں۔ دوسری اعتراض نہیں قدم بیان کیا
کہ صاحب منیر چیختیں اور بیان کیا۔ اس اپنے ایسے اس اخراج کے پڑھو اواب دیئے ہیں سب سے زیادہ قوی ہو اواب یہ ہے
کہ وہ قدر ایسا ہے کہ حیرت اندازی میں پہنچنے ساپ کی طرح تھا ایسا تھا جس میں جعل کیا گردید۔ بست جزوی اتفاقی لئے تو آن ہی ہے
فریبا ہے تھہر کا نہ کہا جائے وہ اسے ساپ کی طرح کہا جائے۔ لہذا اکیات میں اخراج ہے میں یہ کہ کوئوں پہنچنے کا خواہ
پر پھول ہو اس موڑا اور ہون جاتا تھا ضعیف ساقوں ہے۔ میر اعظم اخراج ہے اگر سوی طیہ الاسلام کا حصہ تپیں جاتا تھا اور بدیں
لاٹی ہو جاتا تھا تو اگر ہون کا سائل عالم اور اگر کوئی اور سے دو اکیات میں مرتے کے بعد کہ اس موڑ اور ہون کو بنایاں آکتے۔ حالانکہ
سلطان اس مقیدے کے کم بر کر سکتے ہیں۔ جواب ہے اس اخراج کا اواب ہم اپنے پلچار میں ہے۔ پہلے ہیں کہ جسموں کا نام کرن
روات ہے اکی۔ مم انقلب تیریں گل اور میں جس کو رکھوں ہم جاتے۔ سر کا میل ہوں اور جاری ہلکا میل میں ہوں
بالتہب۔ البتہ ادنیٰ ناتھیں مالیں ہے کہ وجہ انسان متعلق گھوڑے گدھے کی وجہ ہو جائے۔ آری وجہ اتنی ہے
ہیں۔ سے کھرتب۔ پہلی بھابی بھتی ہے اکن جاتا ہے۔ البتہ ایسے کہیا سے تابہ سوہنہ جاتا ہے راتب چندی ہکن فی نیک
میں ہو جیج جلستہ ایک اسی بھابی۔ یہ بھابی ایک ایسا نہیں جس کو ریاضی میں فرمایا جنی خاکہر ظہور اور ہون ایک اور ہاتھ پھٹک سکتی
ہے۔ ساپ ہو جاتا ہلکا ہے چو تھا اخراج اخراج نہیں۔ جو میں جو بیویں کو ساپ نہ کر کھا دیتے تھے کہ کرو دیاں صرف سب
لی طرح حکت کر کی جیں اور کہ کہ کر سختی خیں اور یہ حکت ہی کھرندی ہوتی تھی کہ آپ کے عہاد ساپ نہیں کر دیں
ذکر کر شے۔ کھا۔ اک فر ہون اور فر ہون کا متعلق ٹکڑہ ہو جائے۔ لہذا اس کا ایہ ہون جاتا ہے ایک لہذا فر ہون ایک
زخم اڑا دھپا کر کرنا۔ اس کا جلوہ کر رہتے ہیں لکھا۔ لٹھی اس کے سامنے اڑتا ہے۔ لٹھا یہ لکھی خاکہر کی جیچے ہے (3) ایک
لے۔ حضرت سوی طیہ الاسلام کی ثہرت بالا تکاہر کر کے دلالاً تھے کہہ پا پنجوں اخراج اخراج ہے۔
یہ عہاد کے متعلق یہوں فرمایا کہ لئا ناگر کر کو وہ عینے والوں کے لئے سیدیں گلے جواب فرمیں گزر کیا۔
اس باقی تھیں مالیت والوں سے اے جملتی۔ اس کی طرف کامیابی مل کر ہو گما ہے۔ آن کل کی بڑی۔ جس لئے ہر
طرف روشنی رکھاتے ہیں۔ بڑی آنکھیں۔ جو تھا اخراج اخراج۔ مم اس طیہ الاسلام نے رہا فر ہون میں معاشر ہو جو یہ بنتا تھا
بندش کیں۔ ملایا معاشر گھوڑے تھے۔ جو تھا کہ ایسے تو ایسے جواب ہے۔ میں کہہ پا پنجوں اخراج اخراج ہے۔ میں
تو ایسے۔ خاکہر۔ یہ ہے کہ عہاد جانی۔ مدد و مدد یہ عہاد نہیں۔ جو کہ اس کا لئے جاں کا اکٹھا رکھتے ہو وہاں مدد ہے۔
ایسے۔ عہرات ایجاد ایجاد ایسے۔ ایسے۔ وہ لٹھا۔ لٹھا۔ ایسے۔ جو تھا کہ عہد میں غیر عہد کے گھرے سے فر ہون اور فر ہون کے
وال میں۔ مم اس طیہ الاسلام ای بہت زیادتی۔ ذہب تجھ کا قوتی ریز ہے۔ سوال اخراج اخراج۔ جب حصل کے چیزوں کی رو سارے

سچ میں بھکر رہی تھی۔ میداں میں کل رہائی نہیں اور سرا جو ہمیں پہنچ کے دکھلایا گی۔ جواب ہاشم کو دکھلایا گی تاکہ اسی وفات سب کو تسلی دے سکے۔ پس باکار لام کو مام اپنی بنت کا ٹوٹنے والے چیزیں کسی کو بلا کر نہیں ہاتھ پہنچایا گی اور انہوں نے اسی سبکا احتیاط فرمائی۔

کے سامنے قوی لا اسی تھی دوسرے سالات کے تمام کے درب تخلی نے اسی وجہ کی ہے جسکے تقبیر فرمائی۔

نوٹ: یہ امور اس تجھے کہہتے ہیں درب اسی طبقہ۔ معلوم ہو گئے کہ مہرات کے مکمل پلے سے سوچوں، ہیں اسے تکانی ان کی قیمت کر رہے ہیں۔ تن کل جھوپیں یہی بات جو بکھر کئے تھے شاخ کرتے ہیں جواب نے تر آن یہی تحریر میں لکھ کر خوفی بہ اس میں اللہ و رسول کو ہمدرد ادا کرنا چاہ کر رہا ہے۔ اگر اس کی قرآنیں اکور وادہ کل جلدے اسلامی قلم، جلد۔ ملکہ سوز از لودہ کی وہی بیکی یعنی لمبیں کرلو۔ سب احکام ختم ہو کے خوز پڑا۔ آگے آہا ہے کہ اس صافے فوجی جلد و گروں کے بدلیں ساپ بگل نئے جلاں کی قوی ساپ کیسے الی گئے چوکیں جلاں کا سہت لور تھا۔ جلد و گروں کیم کے جلاں، بہت کمات تھے اور تخلی نے ان کا زور تڑپے کے لئے سوچی طبیعی اسلام کوں حم کا گھر جو طبا طبا چکر۔ مرا اسی تھرات ہے نور۔ اس لئے ان کی استگزشیں ہیں کے ہدایت کی تحریر۔ تو ان امور اضاضن نے تہذیبی حقیقت ای کے لئے اپنے ہاتھیں تھیاں اسکا اگر آپ کے ہاتھ کا لامہ تھا پس ہمارا ٹھنڈی کو سوچنے والا کرتے تو اگر اسی کا لامہ تھا پاہنچ تھا۔ تمیں ہر ایک سے باہمیں ساپ بدل جائیں۔ جواب: تجوہ آپ کے ہاتھ کا شریف کافر کرسیں کا مظہر تھاں اسی تھی ہے جلکیں کا لامہ دشمنی و رہابے کیسے اپنے اگر پور کا عرض جعل کے چڑائے سے کردا جائے تو تو دشمنی و دشمنی پر یہ باتیں دیالیں ہیں رہے۔ دسوں امور اضاضن میں سے ملازم کو سے گوئے گوئے سوچی طبیعی اسلام کے گھر خود کے گھر ہوں ہے جو ہم لوگوں کی کہ ضور اور نے تہذیبی حقیقت نہیں کی۔ جواب: ضور نے اسرا ہمیں کی حقیقت۔ میں یہیں پر اور موقت ہیں مدد میں اسے ائمہ علیہما السلام کے سارے چالوں کی کسی کھوکھی کلکوں حصیں جو وقت جگ کر تواریخ میں گئیں بھروسیں پر کلکوں کا لائے بیٹھوں کو گوارہ دیا۔ بعض اولیاء مصلیل کردہ ہے پھر کوہنا کھو دل پھر میں کوچھ لریا ہے اسی وجہ کی وجہ سے دو دین۔

تفصیل صوفیات: ہوچ ہوچے کی طرف نہیں ہوا اور وہ واسے محل طبیعی اسلام۔ اول دی کو دفت خوش کیا تاکہ اسی میں صفاتے غزال کاں کام لےتا ہوں اور ہمیں اس سے جسمی ضرورتیں ہوئیں۔ اسی۔ ولی فیہا صادر بختری حم کی، افالقہایم موسی اسے سوچی اسے جیسا کہ وہ اس پر اعتماد کر دیا ہے اسی میں گھوڑہ کا تصور صاحبینہ اڑی، تھقا تھیں وہ اسی، تھقا انسانی ایصال خلعت کے حالتے سفید ہیں۔ دنیا میں مشاہد کی وجہ سے اس کے دو گھنے گھنے گئے۔ اسی میں دیا ہے سچی بیان ہے اور ہمیں دیکھ دیتے ہیں۔ اسی لئے ارشاد ہو تو منزع بدهیہ آپ۔ نہ پاہنچ سچ پھل دوں۔ ہمیں اس صوفیا اپنے ایں کہ سوچی طبیعی اسلام جلال۔ اسے تھے اپنیں میتوڑے بھی جمال دے دیے گے۔ صدھار اڑو ہمیں پالا ہے۔ اسی لئے نہ اس کو اخیرہ اس کا اخیر نہ کوئی ایصال خلعت۔ میتڑا کا لذاب آجائز فیوضان کے جلال کا مام نہ اسے دے۔ نہیں نے اس سے فیلا فقولا اللہ قولہ لیست افرمان سے لزم ہات کرنا جالی ہات نہ کرنا جالی ہارے ضرور

وَعَنْتَهُ أَشْلَلَ إِلَيْهِ مِنْ مَلِيلٍ - إِنَّ رَبَّكَ لَذِكْرٌ لِمَنْ يَرْجُونَ
أَنْ يَسْمَعُوا إِلَيْهِ وَالْأَنْوَارُ مُنْتَهٰى الظَّاهِرَاتِ كُلِّيٌّ مَلِيلٌ أَوْرَدَهُ اللَّهُ عَزَّلَهُ طَهَرَةً -

مسا، فیم اہلے سبب ہے گوں کا سارا عصاء نہ
مال، نہ ہے۔ اسی پڑا باب خودست سے ہر دن کام چلا جائے اس لئے نہت، اسی میں نہیں۔ یہ تو
گھوی ہائل تھی تھے۔ ملٹ اور رنگ، آئی ڈنن، تے جیں رانی نہیں۔ ڈکھی صفات کے بعد یہ چیزیں فرم کر تی بآل
ویسے۔ سیا، رنگ، رنگے ہیں، دم بست تے، قافت اپنے شکے اکھیں اکھیں رہیے ہیں۔ اس کی اصل یہ، اقدب اعترف
اوی کا اقت عصالیٰ حقیقت بدل دنا تھا۔ حضرت میرمک کا اقت سے خلک گورنیں ہری اور ہل لگ کے تھے۔ شیخ کے بھائی
لکھ کے، رب تعلیم روکے اسکی نعمتیات بدل جائے۔

**قَالَ الْمَلَائِكَةُ مَنْ قَوْمٌ فَرَسْعَوْنَ إِنَّ هَذَا السَّاحِرُ عَلَيْهِ بِإِرْيَادٍ أَنْ يَخْرُجُكُمْ
كُمْ كَمْ بَرُوتَهُ نَتَ قَوْمٌ مِنْ سَعْيَ طَرْفَوْنَ بِهِ تَكَبْرٌ وَأَبْرَجَهُ كَبَرٌ بَلْهُ كَبَرَ كَبَرَ
قَوْمٌ طَرْفَوْنَ كَمْ سَرْفَارَ بِهِ تَكَبْرٌ طَلْمَانَ وَالْمَاءَ جَادِدَهُ كَبَرٌ بَلْهُ كَبَرَ كَبَرَ
قَوْمٌ ارْضَكُمْ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ قَالُوا أَرْجِهُ وَأَخْاهُ وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَائِنِ**

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
الْحٰشِيْرُوْنَ لِلّٰهِ تَوَكَّدُ بِكُلِّ سِحْرٍ عَلَيْهِمْ

وہ نمودنگاں اسارا یتے کارلز جن کی بدلے کروالا کس ہوئی جلوں کوں کی اس نے پنڈل داں کی سی نہ آیا۔ خیل
دیب کے فرخون ہوئے خدا کرتا تھا۔ سبتوں میں ہادا گرد و فیہ کامارا لیتا تھا۔ اس کی حیل میں اسی بات تھی۔ آں کے خلا
پنڈل۔ میں اسی گھونک ناپڑا منہ کر خدا یتے اوسکا ہوں نہ وہ سمجھدا اس کے شیئں۔

قصیر قال الملا من قوہ فرعون یہ بدلے تابے۔ میں فرعون کے دو بھادریوں کی بھات کا رہے ملا کے لفظی سی۔ میں
برناہم خدا لیجیا اب دھنال پنڈل۔ احشان میں مارا دل کی جماعت جن سے بھل۔ عربیت ذکری دالے کی آنکھوں
رہب سے بڑھے۔ سبیل فرعون کے وزراء امرا اور اکیں سلکت مرا جین۔ قوم فرعون سے مرا جیں۔ قتل برگ کی کوئی
اس کے بھاہیں سطیول یعنی اسرائیلیوں کا نزد میں قلادہ صرف نہیں بلیں حقیقی میں پہ طور تھے۔ میں فرعون کے دو بھادریوں
قبلي ساروں کی سافت۔ اس کے کام اس میں چند قلے ہیں۔ آہیں میں ایک دوسرے سے اطور شورہ کامے۔ ۲۔ مام
قبليوں سے کار بدار فرعون سے نفل کر۔ ۳۔ فرعون سے کامشو رو دیتے ہوئے همان السعور علیم یہ قال۔ ۴۔ قدر
بھنٹا اشناہ موی طبیعہ اسلام کی طرف بے کوئی کھنڈ کر دو
ہاروں آپ نے۔ مدن تو کوہاں دو
اہستہ اور اس چیز ای رہے سارے باتے ہوتے۔ اسی میں ہذا السحر عن فریبا ایکاریے دو لوں جادوگر ہیں۔ میں
ای اقدار دو جراہ کا ہے۔ جس سے جیسی بھی ابھی پیں خاہر میں ہوئی ہیڈ کو ہر کھکھے ہیں کہ میں ہی دھری اگر وہ بھی
لبیں سے چھاہتا ہے۔ جادو کو کھاں لئے کتے ہیں کہ اس میں خلیفہ امام کے کار بکار کو کر کے دکھلا جائے۔ بکھر دالے
کی آنکھ پر پڑا دوچھا ہاتے کہ دو دو دو کو کہہ۔ بھی میں صلحیم کہ کریتا لکھ کوئی طبیعہ اسلام معمول جادوگر میں بکھر دالے
فن میں بھتی مل دئے ہیں کہ دل ایسے دھو نہیں اس سے پلے میں بکھرے ہے۔ خیال رہے کہ بیان فریبا ایکاریہ بکھر
فرعون نے دو بھادریوں سے۔ فرخون دو شہزادی ہے کہ یہ آنکھوں نے کی ہجڑا میں اخواض نہیں کوئی تکھ پڑے فرخون
تے دو بھادریوں سے۔ بھادریوں نے اس میں تائید ارتے۔ ۵۔ یہ کلدیا فرخون نے دو بھادریوں سے۔ یہ کار بھاریوں سے
۶۔ سرے شہزادی۔ ۷۔ میلاد ائمہ میں۔ ۸۔ کنلا ائمہ کریمہ و قادن و فرمودہ۔ ۹۔ بیدان پیغمبر حکم من الرضکم اس میں
ای طبیعہ اسلام۔ ارادہ نہ ارتے۔ دو فرخونیاں نے کجدا۔ ۱۰۔ حکم سے مردیوں اس کا ملاد جمل تک فرخونیوں کا
رائج تھا۔ اسی طبیعہ اسلام بادیکے کار میں کل ماحصل کر کے اس نے آئے ہیں کہ تم کو اپنے بخوبی دو راجہ کا کسماں
سلکت سے بے۔ مل لر کے نہل میں بادو فرخونیاں کاریج بات ستمل لیں۔ اس نہیں پر تھد کر لیں۔ خیال رہے کہ اس کی یہ
کھاں زی بہ نکلنے میں تھی۔ ۱۱۔ ای طبیعہ اسلام۔ ارادہ۔ اسی فرخونیا کار تھی۔ اسرا مکمل کو میرے ساتھ گئی دے ہیں اشیں اس کا
۱۲۔ اصل تک۔ ای طبیعہ اسلام میں سے میلان جیسا کار بھی آیتیں گزروں لگا۔ آپ نے فرخون سے دو دو فریبا تھا۔ اگر تو ایسی
فول کرے تو بھی اس میں نہ لٹک۔ بیچ دبے کا اکبڑا جاندی ہو گئی۔ آنکھوں کو دو
ہا۔ ہمکن تک فھانا فاتح امر و ناس مبارٹ میں فہیم کی پتے بورا استھانیس کا فخر تقدم ہے۔ ۱۳۔ اس صورت اپنے صلی اموروں
سے مل ارہتا ہے۔ ۱۴۔ اردوی العالیہ دیوبیو! اس مبارٹ میں تھیں اقلیں ایسیں کیسے کوئی فرعون کا ہے دو اس نے ان کا رکن

خاصہ تفسیر: میں طبیعت اسلام کے نام کو رہا جو گذشتہ کچھ کفر خونی روایات کے سروار افریقیوں کے شہر کا آئش شیخ افریقیوں سے بڑا بے کر میں طبیعت اسلام است۔ وزنکل دو صورتے ممکن ہے۔ پہلے یہ میں بڑا بے گئے ہیں تاپی یہ بڑا بے گئے ہیں بڑے ہاریوں۔ حضرت مولیٰ طبیعت اسلام کی قیام رکو شفیعی صرف اس لئے ہیں کہ تم تو گوں تو تھا۔ مک کے نکل کر طویل طریق لاریج۔ پہلے بول پیا منہودہ ہے اپنے پھولی طریکو اس پر کس اگرم بحث کے بعد ہے یہ ہو اکر ابھی میں طبیعت اسلام سے نہ قوہ بکھت کو اپنیں لوگوں کے پہلی جانبہوں کو اس کے عمل پر رستہ در اور نصر کے اطراف سمتیں بڑا بڑا بے گئے

ایں سائی پوچیں کہ مجھوں جلد گروں نورولوگیا کارلاجی خودے کریم گروں اور سل صوری تمارپیس لے گوں کر مہموں بدلو گر کر کنہ اوریں بکھ طم ٹھریں اہریں کلاریں۔ واقعہ۔ مصر کے مقامیں مالی صوریں بخت جلد گرچے چنان کے انتداو و شے ہو آئیں میں محل قبی جب فرمونی پوچیں ان کے پاس بکھ اور اپنی سوی طی الملام سے مقابلہ کی، موت دی اور انسوں لے اس کے حق اپنی میں سخورہ یا اور اس سے حصہ موہوی کا تھیں گیان کیلیں۔ لیکن تم مصریہ یعنی حقیق زری نماز اکار سوی ما۔ الملام کے سنتی محدثین بھی صاحبہم کر تاہو تو تم ان سے مقابلہ کرنا کوہ جلد نہیں بلکہ سمجھو جب۔ جلد بکھ جادو گر کی بیداری ہے شیخی میں کام کر نہیں۔ تھریک مقابلہ ساری نیکی کے جلد گر نہیں کر سکتے فریض کی رہاں بکھل کی یہ تھیم اے کر مصر تے اس کا کر آگے اتر جسے (رسوی طیں)۔

فا کمرستے ان آیات کرے۔ سے چند فائدے ماحصل ہوئے۔ پہلاً اقا کہہ: سوی طی الملام کا مصر سے آنحضرت سل نائب، دہائیں ہیں میں قیام قربلا اس سے فرمونی لوگ سوکھا گئے وہ بکھے کہ آپ ہاجر کے شے بدل سچنے کے لئے یہ قادہ لسمح علیم۔ ماحصل ہو۔ اند تھانی نے صورتیہم کو ازاں ناٹور بہوت نکھلی دیں رکھنی میں رسیدنی مطیر والی کے ہیں ہمیں خریف ازدک آزار ضخور کے مطہری میں خریف لے آئے۔ آپ کی زندگی خریف کی ہر اکڈا اوس کو دلداری۔ اس میں بھی راز قندو سرافا تکونی کو ایسے بھروسے بھروسے جائے ہیں جن کاں نہانے میں نذر ہے۔ آگ مقابل کرنے والے آنکھیں کر کے ان کا گڑا ہوا علم کریں۔ یہ ناکہ بکھل ساحر علیم سے ماحصل ہو۔ اکر سوی طی الملام کے ذکر میں جلوہ نہست قور قاکر پہلوان کے مقابلہ میں کوئی آخوارے میں نہ تو سے وہ اس کا نور کیے معموم۔ جب آخوارے میں پہلوان بچا اس بدنی تباہیں کی ملاقات کا پہنچائیں۔

۳۰ و فرعون شہر دینے

ایں « ملاقت از ازل آمد پیچے

تمیرافا نکوہ مددی آئی کسی ملک کی بات نہیں اتنا دیکھو سوی طی الملام سے اول تحقیق میں فرعون سے کہدا تاکہ تو نی اسرائیل کو ازدراو سے میں اپنی سے کرچا بھیں مگر فرمولی یہی کہے کہ سوی طی الملام ہم کو کلانا در خود صورہ راج کرنا چاہیجے ہیں۔ یہ ناڈیہریدان یعنی ضغر حکم سے ماحصل ہو۔ چو تھانی کہہ: فرعون نور فرمونی لوگ سوی طی الملام کے ان درنوں میں ہوئے خوف رہا گے تھے ان میں سعد جرات آپ کے مقابلہ کی شری خی۔ یہ ناکہ بکھل ساحر علیم سے ماحصل ہو۔ الکرہاگ تھی کی ایک اساتھی کے مقابلہ کی شری خی۔ یہ ناکہ بکھل ساحر علیم سے ماحصل ہو۔ اس قدر اس اساتھی میں صرف ایک جلد گر کر بیلتے ہے جی کی ایک اس بیلت کے ساتھ امدادت یعنی تھیب، جلوسے تو ایمان میں بدلے۔

اعترافات: پہلا اعتراض نہیں ارشاد ہوا اک سواروں کی بحافت نے یہ ٹھنگوی کر یہ بائے جادو گریں خوبی گردہ شرعاں ہے کہ فرعون نے یہ کا تھانیں میں تاریخ ہے جواب ناقد ہے۔ اقا کر پسلے فرعون نے کم بر اکراپے سواروں سے یہ کہا تھا مجھ سواروں نے اس کی تائید کرتے ہے جی کیا بھر ان لوگوں لے ہاہر اکل کر قوم سے بھی کملہ سواروں

بیان کیا جائے اکار، بے اکار، بے خصی مغل کے ترازوں میں نیکی کو تلاٹا پہنچا تو پرے کے اس ایک کے مقابلہ میں ہزاراً ۱۶۰۰، ۱۷۰۰، ۱۸۰۰، ۱۹۰۰ء میں تھال میں کل کامٹلہون کیلئے ایسی تج و دو لگ جی کو محفل پڑ کر کراپا۔

وَحَاءُ السَّهْرَةِ فِرْسَوْنَ قَاتَلَنَا لَاجْرًا إِنْ كُنَّا تَخْنُونَ الْغَلَبِينَ ۝

اور اپنے چاروں طرفوں کے پاس بولے کیا تھیں جو اسے واسطہ پورا ہے اور یوں ہم خیر و اسلام
اور چاروں طرفوں کے پاس آتے ہوئے کوئی ایسی انسان نہیں ہے جو اگر ہم قابلِ ۲ چائی

قَالَ نَعَمْ وَاتَّكِمْ لِيْمَنَ الْمُقْرَبِينَ ۝ قَالَ أَوْلَيَعْوَسِي إِنَّمَا تُتَقَّىٰ وَإِنَّمَا
كَمْ نُزُولِيْنَ نَعَمْ إِنْ أَدْرِي بِهِ نَكْتَقْ تَرْبَةِ الْأَوْلَى بِهِ يَوْمَيْنَ كَمْ جَلَدْتُهُوْنَ نَعَمْ حَرَقْتُهُوْنَ كَمْ سُرْجَلَتُهُوْنَ
يَوْمَيْنَ أَوْلَى كَمْ دَفَعْتُهُوْنَ قَارِقْ أَوْلَى بِهِ يَوْمَيْنَ يَوْمَيْنَ

أَن تَكُونَ مِنَ الْمُلْقِيْنَ قَالَ أَلْقَوْا فِيهَا الْقَوَاسِرَ وَأَعْيَنَ

آپ اور با پرکر ہوں ہم فائیٹنے والے فرمایا سونے نے ٹارونگ بیس ہب قوالانگوں نے تو جلد
فیٹنے والوں میں ہوئی کسام بی ٹاروچ بیس نے فائیٹنے والوں کے

الثَّالِثُ وَاسْتَرْهُبُوهُمْ وَجَاءُو بِسْكُ عَظِيمٍ ①

کر دیا انجوں نے بونگر کی ۲ تھیوں پر اور لیڈا وہاں کر اور لائے جا رہا تھا۔
تھیوں پر چادر کر دیا اور اپس روپا نیا اور ٹپٹا چادر لائے

اعلیٰ: ہن فیات رہ کا ایجاد تیات سے پہلے طبع تعلق ہے۔ پہلی تیات میں جلوگروں کو بناستہ کے مشہور ہے ذکر تھا۔ ہن تیات لے میں جلوگروں کو بھائیے جانے ہیں کے آجائے کا ذکر ہوا ہے۔ دوسرا طبق، پہلی تیات میں موہی طبیعی المام لے طبع تیت لکار کر تھا کہ آپ سے یہ سب کو مجتہدین کے لئے اللہ کا حکم سے یا اقداب ان تیات میں جلوگروں کے لئے تھا۔ لکار ہے کہ انسوں نے اپنی تمام حوصلہ کرت فرuron سے خود ری لینے کے لئے اس کے طبع سے لئے۔ ہجدهم صفرت نہیں مایہ اسلام لے ساتے کیے گھرے۔ تیرا طبق، پہلی تیات میں فروع نہیں کی ہے تیزی، پہلے دلی ۶۴، زبرہ العمار، اسون نے صرف موہی طبیعی المام کے گھر اس کو مجھ کر کن کی شانش کیوں کی۔ اب ان تیات میں فروعی جلوگروں نے اسے اخراج کر دیا ہے۔ کار اسون نے موہی طبیعی المام سے ایجادتے کے راستے کر تے دھلت۔ تیجو غابر نے کے فرعی اس کا فرمسیدے اس، مکح حلال، اور شریدہ وغیرہ۔

فوجہ و جاع المکحور، فرعون۔ یہ بھارت نبی ہے۔ اس میں جماہت پر ایک مبارک بخش شدہ ہے کہ فرعونیہ لیں

بادو گروں کے شہوں میں اسی حج کے لالی یہ لوگ فرمون کے پاس تسلی اسی میں یہ قرآنیاں کا جلد کرائے گئے ان سنتا۔ میں نیز نئی گئے بکھر پڑے فرمون کے پاں پہنچے اس کے صحن تھے۔ ان بادو گروں کی تقدیموں، سنتاتاں پر ہے بہرہ نہ لئتے ہیں کہ سر زیر اور تھے۔ مگر ان کاپ کئی نئی ہیں کہ اسی بزرگ تھے اصل نے اسے بزرگ کہا۔ برمحل ان کی تقدیم رہت تھی (اربع الحلق) ان کے سردار رہات تھے۔ سوارد "عمرہ" ط م "سفی۔ روح العطا" ان چاروں کارچے معمون عض ایمان اقالوا لعنۃ الاجر ان کانعن الفلپین اس بارثت کی بستی تھی تھیں ایں۔ تویی اور آسان یہ ہے کہ ان سے پہلے سال کامزی پڑی ہے اور یہ لوگ فرمون ہے یہ چوڑے ہیں اور اجر کے میں اترست یا مغلظہ نہیں کیوں کہ فرمون کے ذریں بادو گروں کا اندر فٹ کا فرج چکا۔ مگر میڈوری برمحل لازم تھی خود ملکہ ہوں یا نہ ہو۔ اجت کہم پر برمحل تھی ہے لذا اس سے مردو اقام ہے اس سے استتاب آئی کی شرط سے یا ان کیلیں اعلیٰ ملکہت قدس سرہ کا یہی تریخ ہے میں بادو گروں نے فرمون سے یہ چاکار اے فرمون اگر تم موی ملے العلام کے مقابلہ میں غالب آئے تو یہیں کو تم مصارف کے ہدایوں کے انہم نے کا اذیل رہے کہ ان بادو گروں کے تین گروہوں کے تھے ایکہ وہ جنیں اپنے غالب آئے کا حقین قرار رکھے تھے کہ کوئی ۵۰٪ اسلام ایک سائبن ناٹس گے ہم ہزاروں سائبن ٹکر کر کھوئی کے۔ تھا ہر ہے کہ ایکہ پر ہے ہزاروں غالبوں میں گے وہ سرسو ہے جسیں اپنے پاپوں میں تک قائم کردہ عصاء موسوی کی کارکنوگی اس پہنچتے تھے تیرہ ہے جنیں اپنی کلکت کا حقین قابکلاہ کے مقابلہ میں آکاہیتے ہیں جسیں تھے کہ کوئی لاقہ عصاء موسوی آپ کے اسے کی ملات میں اسی ساپس اکر قبی خاتم کرتے۔ اسیں تھیں وہ کیا کسی ملکہ ہے جلد میں ہم دسری بحافت کا ہے کہ کر اول نئی کی تھا کے تھا کہ ان کانعن الفلپین اور تیسی بحافت کا ذکر اسی آئندہ ہے۔ ومالکر هتنا علیہ من السحر لدا ایسے میں قادر نہیں۔ تھیرکی = حشیخ نیل میں رہے۔ قال نعم وانکم لمن المغوبین۔ فرمون کا وہ اب ہے جس میں العلام کے ٹالوں کی عزت افرانی کا لگن گر کر ہم اسی دوں کا اور ہم اسی انترب پر بھی ٹالوں گا کہ تم کیسے غافل رہا ہیں جو ہے۔ برمحل کو ہم اسی دوں کی اور ہم اسی میں شہوہ دیکھیں گے کوئی تھاریت کے سبھیں جو ہے جلد میں جیسا کہ میں بیان کیا تھا اس کے کسی کی کوئی سوچیں گے کہ سبھی ہم اسی دوں کی ایکی ایسی جیت ہے۔ اسی درب پر امام دیا اور ایسا تھرپت ہی ایسا۔ قالوا یا موسی اسماں تلقینی۔ نکو و جلد کر اسی المان دلائے تھے اور شری اکام المان دلائے نے بادو ہماری ہے۔ اسی۔ خیز حضرت موسی ملے العلام کے دین میں بی کوہم لے کر کیا رہا میری نے قابس لے اسونے یا حکیم اللہ کر کر پا کا بکاری موسی کہ کر کیا رہا۔ اسے احمد کا حکم ہے کہ حضرت اکرم کو کوہم لے کر پناہ پیارے القاب نے پا کار لا تر جعلوا دعا الہ مسول مینکم گندھ اع بمعضكم بعضا بادو گروں کو پڑے لگ دیکھا تاکہ مسی طی العلام۔ بے اور بگوئے ہیں۔ چیزیں اور صلب اور رہا پس مسا اذوبل ہے کہ کوئی بینہ کا کوئی بواب نہیں اس نے اسونے اپنے بزرگ پیارے کے پلے شرط لگائی کہ مقابلہ صرف حصے کے ہجتوں کا ہر گھنی وضاء ہو کر نہ لایا جو۔ صاحب اجرہ بھیتے ہی طاہر ہو اتھا لورے لوگ بھی رہے ہیں۔ دیوبھیک کری بادو گلکھائے تھے اس نے اسونے

بھیئے کا ذکر کیا ہیں ؟ اسے والے ہجڑے صدای کا ذکر کیا ہے والے ہجڑے یہ بیٹا اور صلی کیلہ بھنگ ہاتشہ طاہری مثمن ہے اور بھنگ کا نسبت ہے ملک۔ حسنہ ملکی حسنہ طاہری مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغمبر مسیح ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے نامہ میں اس کا تھاں لے اور انوں نے صرف آپ سے فنا کی دعائی کیا۔ حضرت احمد بن سعید خلیفۃ الرسولؐ سے خلابت کیلہ سوت کا نامہ اور قاک جاہانی میں میدان کا ذکر ہے یہ تھاں سات فرمان میں اپنے درباریوں سے تخت و کرسی پر قفل ایک طرف تھا شایخ کا کھاں سب خلابت میں اسی پر اپنے باروں ناچنے اور اس طرف یہ دو نامہ بھلائیں ایک طرف اصل ایں اور دوں کے شاہی مل قادور یہ گھنکوہ رہی تھی۔ واماں نہ کون نہ عن الملکین ۔ جہالت مصطفیٰ بے امامان تلقی، پڑھ کر حضرت مسیح طی اللام فیئے صرف ایک لامپی پیچکے والے تھے۔ اس نے وہی تلقی کیا تو وہی چند ووگ بزرگ انس کے راستے اپنی پیچکوں کے تھے اس نے نہ عن الملکین کما صرف تھیں اور کمال کیا تو ان کا تمدن کیا تو اس میں کھلگھل ہے۔ حجیر کے من کیلہ تو یہ کہ جادوگروں نے بہادر و اوضاع حضرت مسیح طی اللام کا درب طوفان رکت ہے۔ آپ سے ایسا سچ چاہی کہ اگر تھبہ ایسا تھہ جس کے پہلے ہم اپنا کتب کھلائیں تو آپ کی پہلے گھوہ طاہر کریں۔ اس لئے میں اپنے کی خلابت سب۔ ووح العالی نہیں سے اسی وہیوں کیں اسی سے الیکی ہی ہے۔ اس خلابت سے رہنے والیں سب تو مل دیا۔ قال القوالی مسیح طی اللام کا جواب ہے۔ جس شیں اُنہاں میلوں کی اہلات وی گی ہے۔ مکار اس کا بھائیان جادوگروں ناگزیر خاہیر ہے۔ لذایر حرام کی اہلات سیں بکار اس کا لذایر ہے۔ جلوہ تو اس کے لئے کر رہا ہے۔ بیت کاں کا سمعت ظاہر کرے۔ کئے اس سے شیخ ہات پر پھٹاں اگل یا ہے۔ اگر پہلے صد اسی روایات ایسا تھا میں جادوگروں کا ملک میں آتی تو بعد میں والکت ظاہر وہی کی جب سادیدن میں ہے۔ مگر یہ ایک سبب نہیں کہ مکار اکرو۔ ووح العالی نے سمل قربیا کر بعض اہمیت میں ہے کہ مسیح طی اللام نے ایک شیخ نداء سنی ہیں بنت القوایا ولیا عالیۃ اللہ علیہ السلام کے رشتہ کے رہا۔ قمی پس اولاد۔ تب آپ نے یہ فریاد سیحان اللہ علیک کا رکود کو رہت ملٹک کے چھتیں آپکے دوسرو جادوگروں سل فرمان صل پاٹے کے لئے شیخ مکار مسیح طی اللام سے دعا ایسا پیٹے آئی پیٹے آئی تھے۔ فریاد کیوں طی اللام کی اس اہلات میں دل اتنی قد فلمہ القواسم عرو و العین النہائی اس فریاد ملی میں جادوگروں کے جادو کا اٹکا کر ہے کہ انہوں نے اپنے بھتے ہے۔ رسیں پاؤں بیٹاں کی حیثیت پوچھ لیکہ ہاتھ پیغمبری سے لوگوں کی لگاؤں کی لگاؤں دیکھ لیے دوڑتے ساپ گھوں ہے۔ اس طنز کو سادیدن میں ہوئے پتے سرپوں سے مگر یہ ہیں نے مرد فرعون لوگ اور تخلیل ہیں دسری آیت سے معلوم ہے۔ مکتبہ کو مسیح طی اللام کو ہی مانپتی گھوں ہے۔ فرمائے یعنی الہ
من سحرهم انها تصعن ل ان کے جادو۔ سے مسیح طی اللام کو گھی گھوں ہو۔ اک یہ ساتھ ہیں جو دوڑتے ہیں ۔
یدان۔ ساتپوں۔ مراہ۔ اگر میں نہ تماہی ایک میل اسماں ہے۔ جادوگروں نے اپنے رہنگت سے رک۔ رک۔
وہ اقوال میں کسی اڑاک سے پاہے ہو ریختا ہو گری پاڑ کر رکت کر سنگھاں ہے۔ سب دل نہ اسے مانیں اڑا۔ بھوں
دست۔ گ۔ واستر۔ ہبوبہم۔ بکلی تیات میں لوگوں کی آنکھوں پر اڑا لئے کلا کر قداں مبارہت میں ان کے دوں کو رکھا
کرنے کا ذکر کرتے کہ جادوگروں نے لوگوں کو رہنگا۔ جیسا کہ جادو میں جادو گھوٹھے ہوا۔ اس کا کردہ مسیح آئیں ہے۔ ولو جس

فی نفعہ خیفتموسیٰ نوافل اسیوں سے ہوں گا لیکر اور جلوے میں بوجاتھے ہر شہر و جاہو
بصحر عظیم اور اکبر نبہ رب تخلیق کے جلوے کو ٹھیک فراہم ہے تو فور کر لو کر انہوں نے کیا بت دیا وہ کوئی مواد نہ
ہے کہ یہ کچھ تین سو سو سو کامیابی پڑے ریال و فیروالائے تھے جو سب سارے گھوٹیوں اور رہتی سے سارے ایوں
ان منوفی میتوں نے بر کیا تھا۔

خاصہ تفسیر نہ تھا کہ فرعون کی یوں بیس صد کے خاتمی جلد گردی کو کجھ کرنے کے لئے کمیں کمیں اور ہر سو جلوے کو
جادو گردیوں اور فرعون کپس لے آئی۔ جلوے کوئی نے فرعون سے کہا کہ تو یہ اکرم موسیٰ طبلہ السلام ہی غالب آنکھ پر جایا ہوا
تھی طرف سے ہاؤ ہوئے صارف و اجرت کے کچھ فہم بھی نہ گاہو دو شوے سے بولا کہم جیسا کہتے ہو۔ ہم کو ہستہ مباری
انہم بھی ٹھکان کے طارہ ہم کو رہتہ ہزادہ بھی مطہر ہو جائے گے۔ میرت
ارنکن والوں نے یہی بارہت کے خاص بیرون چوتھے کمی طبع می طبلہ السلام کو مطلوب کر رہا ہوا تو پہنچا پتھر تخلیق کے
لئے دن وقت اور ایکہ سچی میدان مقرر ہو گیا اس مقابلہ کا اعلان ہو گیا اور فریضی روت مقرر ہو ڈیکھے اس میدان کے
اوہ گرد تھا انہوں فرعونی لاکھوں تخلیقیوں پر اور لوکی طرف پر وہیل تھیں ہو گئے۔ جلوے کوئی نے حضرت موسیٰ طبلہ
۷۔ تمام احترام راست ہوئے کہا کہ اسکے پہلے کامیابی کو پہنچا مصائب پڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکرم کو اجازت دیں اور انہیں کہا کہم جاری کریں
کہ تمہارے دو دو ماہیں زستے و فیروز چیلیں۔ اپنے نمائت فراغی دل سے فریبا کر سکے تمہیں اپنی چیزوں پہنچ۔ ہزار یا اس سو
شیے چیزوں میں دو ماہ میں پہنچیں اس سارے فرمونیں اور تشاہیوں کی نظر بندی کر دی۔ اس کو سارے اسلام پر پھرستہ ہے
سارپناہ کھل دیتے۔ سب کو زاری بزرگواری جلد کیا کہ ملک مملک اور ایسیں مانشوں سے ہمارا مسلم اور آنکار سائیوں پر مدد
لہر سا رہا ہے۔

فائدہ مان تیات زرد سے چند تاکرے، ماسل ہونے پر سرافائدہ بھی کافر کیاں تھیں کہمیں اسی میں جاتا ہے۔ یہ قابو
جاءہ الصحرا فرعون سے ماسل ہا اکر جلوے کو آئے تھے کافر فرعون کے پس گھاٹیں ایمان مل گیں دیکھو حضرت موسیٰ
انہوں میں کامیاب انشودہ نیاشی کے درد میں پہنچ کر جب لشکر کم کر تھے جو جگہ کوئی نہ ہے موسیٰ طبلہ السلام
کو انہی کو دیکھ لے اتھر را افریزے ہے رب کی بے یازدی۔ وہ سرافائدہ بھی کہہ تھا کہ اس کے سے اٹلی اٹی بہات دوسرے
میں سے درست فریجا ہے۔ ۸۔ داد و انکسم لمن المقربین سے ماسل ہا اکر فرعون نے جلد گردی سے کماخا کر
مفتریب یاد کہہ دیا گے رب نے اپنی فرعون سے پہنچا کیا ہار کا مفتریب ہا یا۔ سرافائدہ بھی اوب و افراب کی
برکت سے ایمان یافتہ ہو رہیں ہی پہنچا کیا ہار کا مفتریب ہا یا۔ یہ کہہ ایمان تلقی سے ماسل
ہوا ایک کافر بدار اور بیوی طیم اللہ ہارب کیا مسون ہو گئے اور مس من طیزی بیٹھنے لے حضرت ادم میں اللہ
لی بے دلی کی تھیں کافر لکھ
دی جاتا ہے۔ ۹۔ داد و انکسم ماسل ہا اکر جلوے کو امام ہے اپنی کامتاب کر کہتے ہیں کہ میرت اسلام نے اس کی یا یا اس کی
اسے اٹلی فریب لے لئے ہیں اس کی پہنچیں طے کیں گے تو اس ایم پر امداد کر گئیں اس کا دب دوں۔ اسے ایمان

پال جا دے ہے پا کچوں فائدہ نہ ایسا دو کی حقیقت ہے میں ہوں گلں مکر بندی ہوتی ہے اسی مقالہ میں تھی ہے۔ قائدِ سحر و الشین النامی سے ماملہ ہے اکلاف گیرے کے کہ اس میں جو دکھلایا جاتا ہے واقعیں ایسی ہوتے ہے ضرور اور نہ رفتی ہے کہ بجا اونہ باختلاف گارڈ کے ٹبر ہو گئے ہے مکن بندی نیس خلی چنانچہ ۱۷۲۱ء میں امریکہ کے اپنے ۱۳ ایں ای لوگ چادری کے دوں، دون رہے اسیوں نے بیان رکار کہ چادیں ایک تسلیں مکل گئی خدش ہے جو خلی ہیں جنہوں سے جزی ہوئی ہے تھیا اس ناقوتوں کی ایسے۔ بیان و ان تمام گہج رویت سے ریلیے ہوں گے شدید کیا گر بدوکی مل بینے کہ ہے تھی ایں یہ سب تابع صحنی ہے پھر کوئی نہ سوچتے کافلانہ ہے جو آج تک اترے دیکھ کر بیکار بدوکی مل بینے کہ ہے بھض بدوکروں کو دکھلے ٹاک، ٹول کو دوڑی بنا کر، کھلتے ہیں بھدوکروں سے ہے۔ یہ ملکتی ہے چھٹا قائدہ: حضرت انبیاء کرم کے نبیز ای ہم کے طافرانے گے جس جیز کاں نہ نہیں نور قدر یہ قائد مسح عظیم سے ماملہ اور موی طیں الماء کا لانک یادو کے نزد کا تھا جو آپ کو ای ہم کا گلزوں ایک مسکی طبلہ الماء کے نہادیں ٹھب کا زور قدر اور جذب اپنی اندھے کو زور ہوں ڈالپھا کر ٹاموں زندہ کرنے کا تھوڑا سلاہ ہوں گا۔ محضور کے نہادیں فضاحت و طافت کا زور قدر جذب محضور کو قرآن کا ہمہ نصوص میں مطابق ہوا۔ یہ فائدہ تفسیر کیرنے مستحب طرفیلا۔ سلوک فائدہ جذب جذب جذب کام ٹھل بدوکو ہے چاتا ہے مگر جذب کام ٹھل میں ہے سکھی ٹاکوہ اس پورستہ اللہ سے ماملہ ہو اک جذب کروں نے حملہ کے مقابلہ میں سانپ چھپتے ہے مگر یہ مسماں کے مقابلہ کی ٹاکل محدث کی کہیں کے بیس کی پیاس کی تھی۔ یہ مل تفسیر کوں جعلی ٹھب فیباک جذب کو جذب کے نزد رے ٹیلی ہے مکل یا کب ہوئیں ایسا ہے ایک میں کوچا جائیے اور کوچوڑ جائیے۔

العزیزات: ان جذب کروں نے اجرت کے لئے ٹاک ہونے کی شرکت کیں گاکیں کہ ان گھنٹانہ عن الغلبین اجرتہ کہم کی ہاتی ہے۔ کہ ظاہر کی اگر طریب کی رواسے مریض کو آرام نہ تو ہوں اسے قیس اور دو ایک ایسٹ ملن ہے۔ جوابہ: مشریق نے اس اعزیزات کے لئے ہواب پیے ہیں۔ آسان چرخوں پر ہے کہ یہ اجر۔ معنی مزوری یا اجرت نہیں بلکہ اسی ہمہ پیچے کے ہمہ ہیں کسی کام کی وجہ سے راہب ایسا ہے اس لئے سے بھی اجر کئے ہیں۔ جذب کو اپنی طرفیج خود کی قدر حصل رہیتے۔ نوری اپنی رخصت کے وقت دی جاتی۔ اس نہادوں سیوں لے چکا گر کر ہمہ ہاپ آپیں لہم کر انعام ہیں مل گیاں۔ دوسری اعزیزات نیل اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جذب کروں کو اپنے ٹاک میں ٹکڑہ تردتا جس اس نے ہے۔ اگر رہنے تحریک سری آیت سے معلوم ہو رہا ہے کہ اپنی اپنے قلچر کا تھیں ہے کہ جذب ارشوے و قالوا بعض فرموناں گھنٹانہ عن الغلبین حم و رانہ لام کی تائید سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنی قلچر کا راستہ قد تھیں تدارض ہے۔ جوابہ: اس اعزیزات کا ٹاک بھی تفسیر سے معلوم ہو چکا ہے کہ ان میں بھن جذب کروں کو اپنی کلوات اور سلطان جادوی زیادتی کی را پہنچا کر اپنی قلچر ایسی تھیں کہ اسی میں تھک تحدیس اس تھے۔

لکھ دلی بنادت ہے اربیت نور تمادی قیسیں مراد آئت میں تھیں و ایوں کا تذکرہ ہے۔ بولوں آئتیں درست ہیں۔ تیسرا اعزیزات اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ بدوکروں نے خوشی درجستہ جذب کیا کہ اپنیں اس پر انعام و الرام کی ادائیتے مرضی و مدد سے معلوم ہوتا ہے اسی راستہ نہ تھے۔ فرمون کے گجر کے لئے مست ٹیلی ناقوتوں سے اسیوں نے بادلیا۔

۔ لیففر لفنا خطا یانا و ما کر هتنا علیہ من المحرر لف تحلیل ہوئے گئے تھے اور وہ بار شے جس نے
نے تم کو ہجور کیا۔ آج توں میں خداش ہے۔ جواب ہاں المحرر کے تواریخ پر دو ہیں۔ ایک یہ کہ ان مدد گروں میں سے آخر
وک قاتلہ سے خوش ہے کہ ریس سمجھ اڑاگ ہاں کل ہاؤش ہے جن کو پتہ لگ گیا تاکہ معاپلہ نہیں بلکہ ٹھوڑے جیسا کہ
ایم تھریس مرضی مرضی کیا جائے میں خوشی اول نہ کرے۔ اور وہ طبعی ہے جو ہجور لوگون کا درود مرتے ہے کہ ہجور طبی آئی ہے مکمل طبی
ہے کہ ہے نے تم کو جادو سمجھے ہیں کہیں کہے ہے ہجور کی بھائی ہمہ لے اچ بک جادو گری کا حیرم کیا خوشی سے میں بکھر عرب ہجور
لے سے پر لذت ہیں صاف کرتے چو تھا اعتراض۔ ترجمہ نے جادو گروں کے فحاشات کی پری کیوں کیا کہ تم قہریں سے ہو
بلازگے ان کے سال کا ہوبہ صرف نعم ہیں ہاں کئے سے ہو چکا تھا جواب ہاں کا تھدید ہے قاتر تم کو گھمے سے مرد
وال عاشق ہے گریم کو دوست ہیں اول کا دوست ہی۔ بیرت قربیں تماری دوست ہے پانچوں ان اعتراض قہریں کے کاک
پیٹریوں میں نبی کو کام لے کر پا یا چار چال چلاتے اکاٹتے این میں خود کو ہم شریف سے پاک دار امام ہے گریاض روگ اپنے
کھوس سبھوں ہدوں میں لگتے ہیں ڈیاٹھ۔ یا ہجور مولانا بابی سے کھاہے۔ توئی سلطان مالمجاہی ہی ہرام ہوا ہاہاہے۔
جواب ہجور اگر کام شریفت پاک دار امام ہے۔ لکھ دو ہم میں۔ آ ۔ د ک۔ میں لا تجعلو وادعہ اکار رسول ہے
لا تجعلوا وادعہ اکتا ہتم مسلم الر رسول نہیں ہبھل پر خدا لے پر لام ہے کہ جب سمجھے ہے کہ ہر سے تو گریاض
پر ہجی یہ علم من الشادر کا ہے جن میں بالہ مدت ہے کہ جن میں باکھ کھلے جیں ہمیں ہجور کا ہدایت ہے۔

کہ ان دو ہوں ہیں بھی یا رسول اللہ کئے ہوئے اور لکھے اکاٹام میں فتن ہے۔ کبھی کھسکا ہے ہمہ نہ پڑھا ہے بلکہ کیم
الم الہ المعنیں کیا کیا الر گریا شدشیں الف لام زیں میمیں الالف لام زیں اللف لام زیں اسیں اور
لکھیں آئے بسم اللہ الہ رحمن الر حمید گریز میں۔ بسم اللہ کا لف ہم ایں اللف لام زیں اللف لام زیں ایں ال رحیم کا لف۔
اپنے ہڈی میں سنس نا۔ تریخ یا اجر اکاٹا دوست ہے پر ہڈا کھندا دوست ہے۔ کتاب میں تو پڑھال کی
رہیں کے لکھے۔ چھٹا اعتراض ہے آئت سے معلوم ہاں اک جادو کی حقیقت ہیں صرف ہم اور نظریہ ہے دیکھ
ارشد ہے۔ صعر و تعالیٰ الناص نوٹ ضروری۔ اسلامی فرقوں میں سخن جادو کے مکریں یہ اعتراض ان کا ہے۔ ان کی
دلیل کی اختیب ہے۔ کہتے ہیں کہ جادو صرف خیال و ہمیں ہی ہے۔ جواب ہاں آئیں ہیں ڈاکر کے کفر عوی جادو گروں
نے جو جادو کیا، نظریہ تھاں میں ہے۔ گریٹسٹ سنس ہو گاکہ جو جادو نظریہ ہو آتا ہے، ہم پہلے پاہو کی تحریر یعلمون
الناس المحرر کی تحریر میں مرض کر کچھ ہیں کہ جادو کی آنکھ قسم ہیں جن میں سے خیال جادو اور شعبد کی حقیقت کے
شنس اس میں صرف ۳۴ ہائی چاہی کہ: ہلی ہے ہلی ہمیں کی حقیقت ہے۔ لیکن ان میں اسکی ایک لکھیں نے خود عالمیں
جادو کیا اس جادو کی حقیقت قی۔ حضرت مجدد اللہ ایں مرحوم سمجھ رکے کو قوس کے پہلوں کا لار اول لار لار لار لار لار لار لار
تھے آپ ہر جادو، کیا اس سے آپ سخت جادو ہاں گئے۔ تحریر و مخطوط۔ (از وسائل العلل) سماں ایں اعتراض ہیں آئیں۔
صلوٰم ہاں اک جادو گروں نے نمائیں اور عاضر ہو کر اولیا۔ موی طبیہ اللام اسی زار سے کھوڑا ہے گر تر ہیں جیہیں دوسری
بی۔ ہے واو جس فی نفسہ خیفتموسی نہیں سے معلوم ہو آتا ہے کہ موی طبیہ اللام کو ہی خوف ہاں گلے دو
لکھوں میں خداش ہے۔ جواب ہاں اعتراض کے دو جواب ہیں۔ ایک یہ کہ موی طبیہ اللام کو ہی ان کے متوجی سپتوں

قال الملا۔ الاعراف

سے حرف اے اپ «خفف سی کو محسوس سیں ہوں فروع نہیں لور تماشائیں کافوف سب کو محسوس ہو گیاں لئے و مسترد ہبوبم فربیا اور ۱۰۱ ملے اللام کے لئے ارشاد ہوں لوجھن فی نفسہ اسون نے دل میں خف پھیندا ۱۰۲ سرپی کہ تماشائیں کو توکن سمجھوں سے لیا اٹھو ہو اگر موسیٰ علیٰ السلام کو کہی خف ہو اور اپ بیرا چھڑھلت سیں ہو کہ کر سیرا اصحابی ساپ پہنے گا اور ان لوگوں نے بھی ساپ پی بادی۔ لفڑان درلوں خوفیں میں فرق ہو۔ آنکھوں اعتراف میں ہند تعلت اس بارہ کو فرم کیں فربیا نہیں تعلل کی تو ۱۰۳ شن ہے کہ اس دنیا درد یا کسی مادری چیزوں کو حیثیو تعلیل فربیا کر فیاض صنایع العیناقیلین لور فربیا و ما الحجیو واللہی افی الا مساعی و تھدیا میاں کو حکیم فرم رہا اس کی شلن کے خاف بے جواب اس اعتراف کے درود بیان ایکی ہے کہ دجلہ دیکتے اس کی نظریں حکیم ہے با جلد گروں کے زریکہ جو اعتماد ہو کے فن کے لاتا سے بر اعتماد کہ اللہ کے زریکہ سنت جیسیں دخیلوں کی نظریں معمولی و تی ایں ارشاد کے زریکہ حکیم ہیں ایک حکیم امر میں حضرت عائشہ صدر وہ کہ تحدیا میں وقت کے موقوفات کی نظریں معمول ہاتھی کو اللہ کے زریکہ حکیم ہیں، قلد فی ذاتے تحسیوبتہ میبا و هو عنت اللہ متعظیم پسچیز اس کے بر میں، دخیلوں کی نظریں میتیں حکیم اور بڑی وسائل میں حکیم کے زریکہ حضرت مجتبیہ دنیا درد یا کسی جیسی اس اور مجتبیہ یہ ذکر کر دے ۱۰۴۔ ۱۰۵ سرپی کہ جلد افسکے زریکہ بھی حکیم اللام اپاک اس کے ارجیعہ استہانت سے جلد گروں کو ایمان طالیں کر اس بارہ کا نسبت تھی سمنی طالیٰ السلام سے لور ۱۰۶ میں تو حکیم ایں اللاد بچلدو بھی حکیم ہو۔ دیکھو رب تعالیٰ نے حضرت امام علیٰ السلام کے فذیو والدیو کو حکیم فربیا و فیض میں بقیع عظیم مذاکر دوئیں مدد و رجہ کیں ایک ۱۰۷ کا گزیر یہ عذاب اسے جکب بالیل سے ثبت تھی ایضاً میں ہوں۔

أشیر سو فیانہ: فرعون اور فریونیل نے سمجھا تھا کہ تاخی کی تھی سے تقدیر بدل جائے گی تھوڑے اے ارجمندانہ حضرت ۱۰۸ میں اور ان کے ایمان کو مسلط و مگر وہ کہو ہے اور رب قدر نے چاہا کہ یہ مقابلہ فرعون کی ہست نہ سمجھ جائے جلد گروں کو ایمان پل بلے کا درجہ بنا لیا۔ فرعون کی ہاتھی میشیں تھیں اور ہونک صوفیا کرہم فرمائے گیں۔

بہنے والا اداً ہے جب کوئی کار
مصب سے ہتے ہیں اسے اسے اشکار

چکر کن جلد گروں کو ان کی کلاس کے ذریعہ ایمان میں والادھیاں لئے اپنی میں علیٰ السلام کے اربی اللام کی تعلیل ۱۰۹۔
تو قرآن کی تقدیر بیٹھ جائے کار بیجی کی کہ اسون لے جناب کلام اللہ سے اپنی اس بیک کر جلد کیلے ان کے لوگوں کی
التمویں ہی تو پر سے ہے کہ مکہ مکران جلد گروں کی آنکھوں سے پر دے اللہ گے اسی لئے بیان العناص ارشاد ہو اگر رہوں تو
خوف طالیٰ ہو اثر خود جلد گروں کی پس خوفی کا درجہ بنا۔ ان روحو سے رب تعالیٰ نے اس جلد کو محکیم فربیا کہ یہ حکیم اللام
اللام کا درجہ بیٹھ ۱۱۰ اس کے ذریعہ بزرگوں جلد گروں کے زنگ آئو ہوں یہ میکھ ہوئے والی تھی فرعونی کی بڑتے جلد گر حکیم ۱۱۱
گئے۔ مسی کلام بھی تیر کرم نہیں ۱۱۲ مکمل نبوت مسلمت اور جمیں ہو کا گہوارہ تھی۔

وَ أَوْجَدْنَا لِلْمُوسَى أَنَّ الْقَعْدَةَ قَادِهِ تَلْقَفُ مَا يَأْتِي فَكُونَ

اُور دُو سی بُلگیں ہی نے طرف سونی کے گئے کرتا ہیں آپ بُلگریشی بُس اچالک دُنگھے جی دُو بُلگھے تھے
اُندھی ہے بُرے ہے اُر وی اللہ ہای کہ پیٹھاڑا دُل ترنا گاہان کی پیٹھاڑاں کر سکتے تھے

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ دَلَاقُ الْوَلَوْيَعْمَلُونَ ۝ فَغَلَبُوا هُنَالِكَ وَأَنْقَلَبُوا أَصْغَرِينَ ۝

پس نایت ہو ہائی اُندر بِالْجَلِ ہو راہ جو کر تھے دُو سوگ پیٹھاڑے کے لئے دُو اسی چکر اُندر ہوئے خوار ہو کر
تو جھن نایت ہما اور بِالْجَلِ ہو راہ جو ہاں ہے اُندر بِالْجَلِ ہو مغرب ہے فیصل و خوار ہو کر جن

وَأَنْقَلَبَ السَّحْرَةُ سِجْدَدِينَ ۝ قَاتَلُوا أَمْتَابَرَتِ الْعَلَمِينَ ۝ سَرَابٌ

اُندر بِالْجَلِ دُنے لئے جاؤ کر کرے دُنے کے گپکار ہوں نے ایمان دُنے کا جھانوں کے لئے دُنے پس پر مولیٰ
اُندر بِالْجَلِ سمجھے دُنے کر ادھیتے تھے لے کرے ہم ایمانی دُنے جان کے پر پہ جو رہ

۱۹۰۰ موسیٰ و هرون

اور ہاروی کے در پر ہے

۴ مونے اُندر ڈریں کا

اعلیٰ بن نایت لے۔ کامیل نایات سے پند طعن کا تعلق ہے۔ پسلا اعلیٰ: کامیل نایات میں بداو گروں کے کرت
و خالیے کا اُندر قتاب اُب ۱۹۰۰ میں اسلام کے تبلیغ کا تاؤ کہے گیا ان کے لئے کا اُندر ہو چکا تھا اُب اس نور کے
تک ۱۹۰۰ اُر ہے۔ دو سرا اعلیٰ: کامیل نایات میں جاؤ کر گروں کے لوب و اخراج کا اُندر قتاب اس اخراج کے عالم کو کر کر رہا
ہے کیا مل ۱۶۰۰ ہزار ۱۵۰۰ چکانیہ ۱۵۰۰ را بھے۔ میرزا اعلیٰ: کامیل نایات میں بالائے واسطے فرمونیں تو راتے واسطے
بداو گروں کا اُندر ہوا اُب ۱۹۰۰ اول کے ہماں جانے تو اُندر گروں کے دکھنے کا شرپور جہاڑہ کا کوئی ہوا ہے کہ جانے والے
محروم ۱۹۰۰ میں تو راتے اُندر ۱۹۰۰ کے بالائے واسطے اُندر گروں کے ایمان کا رجیم ہی گئے

اقصری واوحیت الی موسیٰ ظاہر ہے کہ سلسلہ ہی سے شریعتی میں مرو ہے۔ یعنی پیدا ہو جو ایل میں اسلام ایک ایام اور اس کا
ہے کہ تمہی میں مرو ہوں۔ میں ایل میں ایک صد احادیث انجیہ کرام کی ہی میں تین طرح کی ہوتی ہے۔ وہی شریعت ہے جو اسی میں
پیدا ہوئے۔ میں ایل میں رب کی طرف سے کوئی ہات پڑ جائے وہی محتال ہیں وہ کوئی خوب میں، کوئی
لئیں۔ ایل میں صورت کے لئے ایک چھ تھیں کم کی رہی اور بھی ہوئی قلب قوسین، ال رہی۔ رب طریقہ اسے فلوس اسی
عبدھما و حسیں دل سے بے قابل رب کو دھا اور اس سے جو کلام اور سے پیل، مکل دل دھیں ہی سے کوئی رہی تھی شرمی با
الہائی ہے۔ عصا بکٹناؤی میں اسلام میں کام قیاس نہیں دی گئی تھی اُب کوہلی۔ صورت ایوان علیہ اسلام کو کہاں سنے
الق عصا کی ہے۔ جننا افسوس اور ان صورتیں ہے۔ وہ نکالے کے یعنی اسکو ہو لوری مبارت لو میں کیاں ہیں۔ الق عصا سے

رسی طیہ الاسلام کے مقابلہ میں کامیاب شد۔ اور انی مظہریت نو براہت ہے جن سارے فرمولی اسی تکمیل مطلوب ہے لوار بدل سے نسل و خار ہے کروپ کروپ لایں ہوئے۔ لور جلوگروں کا یہ حل اور اک والقی المصرعۃ سمجھیں۔ ماں دفعہ المثلثہ ہے اماں احتی قریباً ایسا چین جلوگرو خدا چیزے میں نہ کرے مگر طرف سے گرانے گئے کہ اُنہیں بہرے ایمان رخیو کی احتی اسی نے اسی لان کے سروچن اسی کے لامات تھے اسی نے گرلا۔ المصرعۃ تھے مروائی سترا اسی ہزار جلوگرو جیسی ہونے والی ملیے الاسلام کے مقابلہ میں آئے تھے خیال رہے کہ جلوگروں کا مجہد یا افسوس ایمان ٹھکے ٹھک کا ہی ایسا مظہریت کے تحریک کا پر مطہریت ایمان کے تحریک کا زیر پیش ہے ایجاد ایامات کا یہ اکابر ظفاری کا دریافت شریعہ اسلام کی طرف انسوں نے مجہد کیلیا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف یا اس کا لام طرف من خو گیا و مری گریکیا۔ مجہد ضریب الدین و رفت ارش رخیو ہیوں سے آنزو تھا اسی طرح اس بھرے میں صیحہ اندھی الاعلیٰ نہ کامیابی ایمان میں بھی بھرے سنت حم کے ہیں۔ مجہد نماز جبکہ سو سجدہ نماز تھے مجہد شکر سجدہ دعا مجہد سیدت اور بخش و دلت مجہد میں کبھی کوئی ہوا ضروری نہیں ہے کامیجے ستر کے نواں ہیں ایوں کی ان نمازوں قلبہ دعا و نما ضروری ہے مگرچہ کے کان میں ایمان کے لئے یہ است شوری نہیں قالو الا صابر ب العلمین حن ۴ ہے کہ ان جلوگروں نے ہمیسے سر العالکہ ہی نہ کامیاب کہے ہے میں کر سے ہو ہے یہ کہا۔ بدو ان کا کل ایمان قاروہ ری قلن اک اقویل ایمان۔ یہ دعویں فلاں دل اپنے ایمان کا اعتماد تھا۔ ایمان سے بھرے میں ہے۔ چے ڈی ڈی کریے اسکا ایک بارہت کہا ہے جلوگروں کی اس پاک سے میدان گوئی ہے۔ اللہ کی شان تھی کہ میدان مختالہ میدان ایامات اور میدان کفر میدان ایمان ہیں جیاں لوگوں نے اسکا ملکو خلعنامیں کہا تھا۔ جملات نہیں بلکہ ایمان سے ملتی ہے۔ المفتر افیاء کر اتم توحید کی وکالت دینے تھیں آئے ایمان کی دعوت دینے آئے ہیں۔ تو تھید اور شیطان اور بخش کھلکھل بھیتے ہیں۔ ان جلوگروں نے اسکا خعل کو عالمیں کی روایت سے جانلے اسکیں خیل تیا کریہ سرفت ایمان کے لئے کافی نہیں۔ شاید فرمون کرے کہ رب اطنیں عی ہوں تو افراد اسیں ملات میں کامارہ بمحومس و هر وون۔ بارت بدل ہے۔ رب اطنیں سے۔ شاید فرمون کس دن جا کر میں ہی ملی طیہ الاسلام کا رب یعنی ملی ہوں کہ اُنہیں میں نے پورا شکر کیا ہے۔ تھاتھ حضرت بارون کامیاب ایک ایمان کے خلقان قریون یہ نہیں کہ سکتا۔ جلوگروں کا تقدیری تھا کہ رب العالمین ہے ہے تھے حضرت موسیٰ وہادون رب کتھے ہیں۔ ہم سے اللہ تعالیٰ درب الائین ایمان رونوں کی زبان سے جانا بخش رکوں نے قریباً اس کے ساری یہیں کہ رب تعالیٰ مالکیں نہیں ہی رہے سے مالکین کو رہیت سے ہے پالنے ہے موسیٰ وہادون کو رہیت فاصم سے اگرچہ مالکین میں موسیٰ وہادون ملکم الاسلام ہیں اسکے تھے تھکرے کہ ان کی شکن غصہ میں تھی اس نے اسی ان برگوں کا ہم خدمت سے لایا۔ مم مضرن یہی مطلب یاں کرتے ہیں کہ جھر کے خرویک پہلی توجیہ تو یہ کہ رب العالمین ہے ہے تھے حضرت موسیٰ وہادون نے رب العالمین بتایا۔ اسکے ایک لفڑیں سارے ایمیات آگئے۔ قیامت فرشتے بھت اور خود فربہ ایمان اس لیے لفڑائیں آیا۔

ظہا صار تفسیر: اسپ جلوگروں نے اپنے راتر صرف کریم اور میدان مقابلہ کو صورتی مالکیں اڑیاں سے محروم اگر کہ ذرا براہم نے جنپ میں کپاں دیتی بھیں کہ اب سوچتے ہے اپنا ملک کا انتہا مصالح ایسا نہیں چنانچہ اپنے حصہ ادا۔

صلوٰۃ النماق کار و خلیمِ الکائن اُنہوں نے ایسا دین کے ساتھ مصلوٰۃ سرتپول اُنہوں کو ایک ایک کر کے تکلیف گرد
و بخوبی اپنے دین باکل مظلہ ہو گیا۔ دین سے تاثر ائمہ کی طرفی ایک ساتھ فرمونیں میں بندگی رنجی گئی۔ مسٹر لوگ
کل کر مرے۔ آپ نے اس کی کروانے پکڑا کہ الفلاح تو کبھی بھی پہلی لامبی حجی۔ حق یعنی تو خود تمہر موسوی صلوات اللہ علیہ
وعلیٰ ائمہ موسوی کا درست ہوا تھا۔ بندگی کا خیر ہو گرتے رہے تھے اس کا باطل ہر ٹسپ کو مسلم ہو گی۔
جادوگروں نے سچا اور صادقی اسی ہمارے سبقوں کی طرف ایک شعیدعا نظر خودی ہے تو ہمارے رہے ہیں۔ پس ہے در
یکجھوں میں تھے کسل گئے کور اس قدر نہیں جیسیں اگلے جانے کے بعد اس کا لکھاں ایک لکھاں بھی شرط جیتھا ہے تو گھوڑے پر
میری ہائے السلام پہنچیں ہیں پھانچو، وہ خوشیں کرے بندگی طرف سے بحمدے میں گرا دیے گے۔ الہو ۲۷ شکریا یا
الکبار و فدا اسریں یا اپنے ایمان کے لئے جو کہ کار و حرب میں گز کر لکھا تو اسے کہاں ہے کہ اس ایمان اسے خون تھم جہاں پکلتے
والا ہے جسیں وہ مسٹر خضرت میری وہاں رہ جاؤں لا رہ ہے اس پر ایمان نہ اسے ہیں جو ان رہ جاؤں لا رہے۔ فرمون اور اس
کی رہائش کے قیمت سے ہم پھر گئے تھے کہ تھے۔

قامہ مدد سے ان آیات کی۔ سے چند فاکرے ماملہ ہوئے۔ پس افاقاً کندہ: خلارو شرکت کے من اکبر، مثلاً کہ کیا میں کھلتے
وہ تخلیقی اہم حرم ہے اس پر مدد ڈالیں۔ یہ مختلہ خود زہاں سے ہوئی اگر سے یا کوئی دارے اس سب میں انتہی رہست و
حضرت مولیٰ مولیٰ کے ساتھ اُنیٰ سپہ اخوات نیت شرط ہے۔ یہ ملکہ الملاق عصاً کھکھتے ماملہ ۱۰۰۰ یہ جلد تھی قیامت
وہیں تھے۔ دو سرافاً کو وہ جب کوئی چیز کی داری ملیں تو ہمارے لاس مکمل کی پہنچ خصوصیت بھی میں آجھل جیں۔ ۱۰۰۰
غایہ تلقف سے ماملہ ۱۰۰۰ اکر عصاً میری لکھی تھا کہ جب مراتب کی مکمل میں ہو تو کوئی نہ ٹھنڈا۔ اس سے ہمہ سے
اقید سے کسی ماملہ ۱۰۰۰ جاگیں۔ حضرت چہل جب مکمل انسانی میں آئے جو ہاں کے بال میں پکرے ملکیہ ہے تھے
سماں کے فرشتے بل جمل پکریں۔ پاک ہیں۔ جب اس دعویٰ ماروت فرشتے جمل انسانی میں بیچے گے کوئی میں شوستیوں کی کی
جب تک الموت جمل انسانی میں موی ہائے اسلام کے پاس آئے تو موی طبیہ اسلام کے طباچی سے ان کی آنکھ جاتی وہی سب
اس مکمل کے اکام ہے۔ یوں ہی ہمارے حضور مختار قرآن کریم سے کہ کافی کوئی سے کافی کافی کوئی میں مل جائے گے اس
کھلنا یا اکام کا لامبی زمانہ۔ اس شریٰ جمل کے احکام تھے اس کی آپ پر تو راست کے احکام بھی
ہماری ہوتے تھے۔ حزن میں کرم مفتے میوں سے کہ کافی کوئی کافی کافی کوئی میں کی جو فہماں جس میں کیے
ہوں اس کی اولاد مصلحتیں بھوک پیاں کا اثر ملا جائے۔ ۱۰۰۰ نا اگرچہ رہت رو رکھت کھائیں جو میں۔ اسی تو راست کی جلوہ گری
تھی۔ تیسرا فاً کندہ: جادو مہرے کے مکمل میں تھری ہیں تھری ہیں ہی جلوہ گری و اسے کے ساتھ میں ضرر تھے قابو
و بعل سے ماملہ ۱۰۰۰ دیکھو اس دفت پر رہی خدا ایک طرف تھی جو دو فوں بھلی ناپ آئے۔
ساری نہائی مصلوٰۃ ۱۰۰۰۔ چو تھا فاً کندہ: میلان را رہی کلشت تحدی پر موقع فیں بلکہ شاید اور مقصود پر موقع ہے۔ ۱۰۰۰
میکن کی عدالت صرف بخوبیں تھیں بیکار ایسا تھے۔ کاروان بہ رعنی سوتھے اگر ہزار تھے۔ میں ملکہ خضرت میری وہاروں
بلکہ اس اسماں پر تھے۔ مختل لاموں تھا لاموں جادوگر کر کشاہ اور تھوڑے ہی تھے کہ ان کا مقدمہ شاہزادی تھا اور خیال ہے طویع

الحق سے مامل ہو۔ شاذ اور جلسا "شاذ اور جلسا" انتخاب اور سر انتخاب ایام وہ ہے جس کا تھا خداوت دین اور پاچھاں فائدہ: صرفت انہی کے بودہ ہے ہیں۔ ایک اپنی بھروسی مخصوصی ہے کہ وہیں کی یادیوں میں خداوند میرے خدا و اونوں کی طلاقت خداوند ان کی قدرت اُنھیں کہانے کے لئے کاربی ہے یہ فائدہ فوتوح الحق اور بسط ماحکمانوں ایمبلون سے مامل ہو اگر جلوگری ہی دلچسپی کی وجہ سے میں اگر یہ اپنے کو قدر مطلقاً نہ ہو خدا کو نہیں پہنچ سکت اور جو ایسا مولیا ہے کو اپنے حیلہ اپنے نے زیادہ بھروسہ خداوند رب کو کسی نہیں پہنچا سکتا تو عن حضرت مرسی علیہ السلام کے متعلق کتابت افاق و قهم قہروں نہم موسیٰ اور قمی موسیٰ پڑنا بھی ہے ایسا کوئی نہیں طلب۔ اللہ تعالیٰ نبیوں کو اکابر مولیوں کو کملات اس نے طافراً تک بے کہ ٹھلن کو ان کی قدرت اُنھیں طلاقت کا پہلے گلے کو رکھنے کے کہ جس رب کے بندے اپنے قدرت دلانے ایسے قربت دلائیں تو رب کسی کی قدرت دلائیں کہ چھٹا فاماً کو کہ ایمان والوں والوں کے احمد کے لئے عمل و نعمون کا اعتماد اللہ تعالیٰ کو بیان کرائے اسے دیکھو رب تعالیٰ نے اس کہتیں فرمائی جلوگریوں کے دو عمل یعنی بلایت ایک سر جگہ وہ مطلقاً سرے زبان سے اپنے ایمان کا بیان کرائیں جبکہ بھی تھاور کیدھیں اپنے ایمان کا اعلان کیں ان کا یہ عمل رب کو اپنے اسلام بھاؤ اک ائمہ پیلیں بھروسی ایمان مروقاتِ محکیتِ مسیرو رضا اشراط سب سی طافراً ہی۔ سلاواں فائدہ سو منیں نے بھی بھی تھیر کر کے اپنا ایمان نہیں پھیلایا۔ دکھلوں جلوگریوں کو فرمون کا علم پر ایتمام فرعون کے باتوں سوم عالمگر ایوان نے ایسے ہو توک ملاحتش تھی صیں کیا بلکہ کلے بندوں اپنے ایمان ایمان کیلئے یا تاحد القالوں العصیت مامل ہو ایسا کیا حضرت ملک دلائل پر رسول ان جلوگریوں سے بھی بھت دیواریتیں کم کیے کہ ایسوں سے طلاقہ خداوند کے زبانیں دین میں قرآن ہے تو ہے دیکھا اور خوف جان سے غاہثی اختیار کی۔ ان کی جرأت و نگناہ پر خمر کر کر لائیں خور کو۔ آسموں فائدہ زانیاہ کرام اللہ تعالیٰ کا پڑھیں کہ ان کے ذریعہ رب تعالیٰ کی صرفت مامل ہو ایسے بگرن کے عمل کے طبع اور ایوان سے خدا کی پاپا بادیوں تو ایمان نہیں بھائیوں کا نہ کہ رب العالمین کے بعد رب مسی دہاروں کئے سے مامل ہو ایسا فائدہ تھیر کے لابس سے لاڑکان لال جاتے ہو تو تھیر کی سے اپنی سے خمر کو حقیقی کافر مردہ ہو جاتے ہے۔ یا تاحد الفقی السحر آسجدین فرانے سے مامل ہو اگر یہ ملاد و قعواد۔ قبائلی قرباً وہ بھوئیں گرے خس بلکہ گرے ایس اور ان جلوگریوں کے مال ہم کوست لمحتھی ہیں۔ ایس سے لعلی نی سے ختم مہیں جلوگریوں سے سب کچھ اہونے ان کے اوب لاکر ایمانی تھیریں کر کچھ کہ ایمان نے لپا کر تجہی کھلای گھر موسیٰ علیہ السلام کی ایا از لے کر اس پیڑھی لیتھے ان کا دل پور کر دیا۔ رب تعالیٰ ایس کی تائی نے دسوال فائدہ برائیں ایمان نہیں ہے۔ تقدیر راست ایشو شریعتیتے بخشندہ نہیں دلچسپی جس کا کہے ایمان ملکو ملکتھیں کہ دامت ان سب کا مامل اصل ہے جس نے بھی منیں رسول کیلے ایمان نے اس کے ٹھن من سب کیہ ان لیا۔ یہ فائدہ رب موسیٰ وہرون پر ایمان ایشور شیدہ بگستہ ۴۰ من بلکہ مونوں کے مرا جو گھر ایمان نے سا بانت سب کہ ملکر کافر رہا۔ بیت اصل ایمان ہے۔ گیارہوں فائدہ بیجات کہ اکتب اللہ کے کاشتے ایک اصل کرنے پر نہیں بلکہ بی

کے ملٹن پر ہے جو ان جگہ اگر وہ کے لامان لائے کو دلت اور سب شریف نہیں آئی تھی نہ احکام شرمیہ بدل ۲۴ نہ تھے جادوگر صرف ۲۰ ہی طبق اسلام پر ایمان لائے اور شہید ہو گئے۔ کتاب طلاق ہمیں اور سب تو فرمون کے ارادت کے بعد آئی۔ سب حکایہ ہے اسی وجہ سے جنگلی خضور انور کو دیکھ کر ایمان لائے اور (ورا) شہید ہو گئے اپنی قرآن مجید کی خیریگی بن دی ہوئی۔ ایک نماز فرمی چڑھ گی۔ ایک نماز نہ رکھا اگر آن کی آن میں مومنین عارف ہماری تعمید ہو گئے مگر اس کی مطلوب نہ نہیں گی کہ کوئی غصہ بینے نہیں کوئی نہ اپنے صرف کتاب اللہ کے سورہ ۷۰ میں ہے جو کہ یا ہو۔

اعترافات پر اعراض ہیں اس کے میں تلفف کیں فریقا مکمل انقضیٰ کیں نہ فریلا۔ جواب ہے کہ صاحن تہذیب ہیں کوہ جانے کیل کید جائیں رہیں گئی۔ تاکہ فرانسے یہ بات معلوم نہ ہوئی۔ وہ سرا اعراض نہیں تلفف طاری کیں ارشاد و القہت عاضی ارشاد کیں نہ ہوایا واقعہ ہو کیا ہے ساسن فرانسا طاری تقدیم جواب ہے تاکہ مسلم ہو کہ حوصلی مسلمان یکدم نہیں کل یا کسی بھروسی جلدی ایک اک کے لئے اس طرح تقدیم کیں جائیں گا اور اس میں سوی طیِ الاسلام کی شان عالی کا پڑھا۔ قیمت اعراض نہیں مایا فریکون اسی دراز میادت کیں ارشاد ہی۔ معیوب ہم باحیا لهم کیں نہ فریلانہ خصروں تک جواب ہے جلد گر جنگ حرم کے سلسلہ ایسے تھے۔ رسمی اپنے فیروز اور دن سے کافی ہم کے ایڈی پٹے سارپ اور روانی مانپ بنائے تھے۔ ہنہای مقصد ہے کہ حصار شریف اس کے یہ سارے سلسلن کلیں کیا یہ مقدم صرف معیوب ہم باحیا لهم فریلانے سے ماملہ نہ ہے بلکہ چوتھا اعراض نہیں بلکہ یہ افسکون طاری کیں ارشاد ہیو ۱۱ کوہ ماشی کیل نہ فریلا۔ جواب ہے جلد گر ان جیوں ہی وہ جلد کیا کرتے تھے ان کاہی سلان اس کے کل جھک کا ساری یہ تاخویں اخ حصار شریف کے ذریعہ تکاہوں والوں کو کجا آج لٹ گئے تھے یہ تاکے لئے مددخ ارشادی ارشاد ہے اس نے آگے کی ارشاد ہو اور بعل ماسکانو یمبلون ہن جیوں ہو جلد کیا کرتے تھے اسی وجہ نہیں۔ پانچوں اعراض اسی کے مطہر ہو اکامی کے مقابلہ ہند کام نہیں کیا تھا خود رہیں پر لیڈن ان اسکے جلد نے اٹکر کر اس کے خود کے لئے سونہ ملنے دیا۔ باہل لاگیں ہے تھیں مددش کے خلاف ہے۔ جواب ہے جلد بولا کا ہر سے سے مقابلہ۔ واقعہ جلد ہیں، کیونکہ جو روں کی طرح چھپ کر کیا یا پھر دیباں میا اڑواہیں کو ارتاحیا زبر کا اڑی کے سیمپر ہے جاتا ہے لہذا ان اتفاقیں مقدار میں بالل نہیں۔ پچھا اعراض: یہاں جلد گروں کے خلائقیں اور انتقلابیں اور صفرین ارشاد و اعلان اسکے مقابلہ کرنے کے قابل ہوئے تھے اپنی ویاہیں کی وجہ سے غرستیں ہیں۔ دو ہیں سے اتنی ہوئے۔ یہ بیان عالی و اس کے خلاف ہے۔ جواب ہے جلد فوجوں کا کرپے دے جلد گروں کاہیں فریجن اور فرمونی اوگی سخنلوب ہوئے دوئی فوجیں ہو کر اپنے گروں کو ٹپے کیوں جو بال ہی کیل کر مرد۔ کسی حد و کمال کے قابل نہ رہے ساتھ اعراض اسی کے مطہر ہے۔ جلد گروں نے جو اپنے کیا لوار ایں یہ دوں اسے عالی اس کے بہ میں ہا بہنے تاکہ ایں پسے ایں جو دو ہوئیں کسی کے لیے ایں عتید ہے۔ جواب ہے جلد جاؤ گروں کاہیں کہہ ایسا کھات کا تھا ایسا کھات کا تھا۔ اسی طیِ الاسلام اس کے اب تک تو آپ کا تقابلہ کیا اب آپ کے فریان ہے اور اسے یہی اور سمجھے ہی کی طالع میں اپنے ایک اعلان کیا جیسی یہ کام جھے ہے میں جو بہت کیا اکر سمجھے مددت

وہ ماڑاں میں سبھاں ربیں الاعلیٰ کئے۔ آخروں اعترافیں ہیں جوہہ کس طرف ہے اور پڑھو دوالمانی و سب۔ جوابیہ اس کی تفصیل کیسی نہیں۔ فناہیں ہے کہ جلد گر مری طیہ السلام کے سامنے جوہہ میں اسیں لایا تھا کہ دردناکان پر شودتیوں کی پلنندی دشی کیوں کہ وہ الحکیمات کفریں تھے۔ یہ جوہہ کفرتے ہی رہتے انہیں شہادتیں اسیں ہوتیں۔ ماست بدلائیت ایک موصیٰ کفارے حضرت خداوند دلید اور ان کے ساتھیوں کو جوہہ کر کے اپنی قریبی، اوری ۱۰۰۰۰۰ کارہ کی تلف اس حرم کے بعد تمام بڑاکا سے ازدواج ہوتے ہیں۔ تو اس اعترافیں جلد گروں نے اپنے اس اقرار میں افسوس تعلیم کیا وہ صلی جان کیں۔ ایک رب العالمین در سری موسیٰ و هارون علیہما اللہ یہ دلوں حضرات مائیں میں اہل تھے۔ مائیں کے بعد ان کے ذکری طورت ہے حق پر بڑی دل کریں جوابیہ اس کے بعد ہوں ہیں۔ ایک مالک دوسرے ملکا۔ جواب ملکہ تیرتے کہ رب العالمین ہر نے کوئی فرعون کو آفرا کریں لیکن صرف رب العالمین کیتے فرعون کو آفرا کرے اُگ اُچ پر ایمان رکھنے کا اعلان کر رہے ہیں اس نے رب موسیٰ و هارون کا اکابر فرعون کیا رکھ کرے۔ جواب ملکہ تیرتے کہ رب العالمین میں تو یہ کافر اڑے اور رب موسیٰ و هارون دشیں ایمان کا قرار۔ رب تعالیٰ کو مالک اور مالک کی چیزوں کے ذریں پہنچانا چاہیے ہو تو یہی کی صرفت پہنچانا ایمان ہے۔ اسیں نے کماکر ہم باطش کی طرح دو حصیں ہیں تک موسیٰ ہیں۔ وساں اعترافیں جلد گروں نے موی اور ہارون دشیوں کو اکر گیوں کیا رب موسیٰ کوں الائی خدا۔ جوابیہ اس اعترافیں کے بھی جواب ہیں ایک ملکہ تیرتے کہ رب العالمین کو اپنے ملک تیرتے کہ فرعون کو سکتا تھا کہ موسیٰ طیہ السلام کا اکابر شہزادی ہوں کیونکہ میں نے ان کی پردش کی ہے جب مائنھی پاوند اعلیٰ السلام کا اکابر کیا رکھ دیا تو اس کو کہا جس بدھ ہو کیا جواب ملکہ تیرتے ہے کہ حضرت موسیٰ طیہ السلام کی دعا ہے جناب ایمان طیہ السلام کو بیوت مل۔ حقیقی رب رویت خاص کی حقیقت ہے کہ حضرت موسیٰ طیہ السلام پر بڑی جلد گروں نے کماکر ہم اس پر ایمان لائے ہو حضرت موسیٰ طیہ السلام کا پادر اسٹ رب ہے اور حضرت ہارون کا پادر موسیٰ طیہ السلام رب ہے اور اب دشیوں کے ذریعہ ہمارا رب ہے یہ ترتیب تصوف کی اصل ہے ربہ انس شریعت ہیں بخشی طریقت ہی مطابق۔

تفسیر صوفیات: اُندر تعالیٰ حضرات ایمانہ کا اعلان رکھتے ہے اور حضرات ایمان کرام رب تعالیٰ کے مظراط۔ بہ ۲ گھنیوں کو بیانیا۔ گھنیوں ستر رب کو بیانیا اس کارا و خلیل اگر رب تعالیٰ گھنیوں کو پیدا کر تھا تویے حضرات موسیٰ و هارون دشیے اگر تمی رب کو خاہیت کرتے تو وہ ہم لوگوں نے ظاہرہ ہو تے اس کوئی غلطی کو ظاہر کرنے والے حضرات ایمان ہیں یہی حضرات مختلف طبقیوں سے رب کو ظاہر کرتے ہیں کیونکہ ہر سے کسی پر تھے۔ موسیٰ طیہ السلام نے ان جلد گروں پر رب ظاہر فریضیاً ظاہر قمر سے کہ جلد گروں کی مظلومیتیں ان کے ایمان و فرقان کا ذریعہ ہیں۔ حق کاظمیہ ہاٹل کی مقدیت ہے۔ حق کاظمیہ ہو تو ہاٹل نافذ ہو اتائے اس مظلومیتی پر ہزار بامائس قریب ۷۰ ہاٹلز۔ جاؤ اگر مظلوم ہو کر موبے میں گرسے ہاٹل کیا۔ تکم گلائے۔ موسیٰ نکار رات کی یارا ش اُن دھنی می۔ ایمان ایا طفیل گی۔ مہمان یا ملحتک گئی۔ مولانا فرماتے ہیں کہ رب وہ ہے جسے بھی رب کیسی۔ رب العالمین فرماتے کے بعد رب موسیٰ و هارون دشیے۔ میں اسی طرف اشارہ ہے کہ ہم اس پر ایمان لائے جس نے مائیں کو دیا۔ اسے حضرت موسیٰ درہ اعلان نے رب بتا۔ ایسی کی زبان ایمان فرقان فی ہاٹلی ہے جس میں اگر موجوہیں دوئیں نہیں وہی۔ ایسے حضرت

قدس سرہ فریلا

اب ام و کے نور میں تم بیگنا

بشت غال اپنی ہو نور نور کا اعلان جیزا

سو بیان فرمائے ہیں اور بیانیں ہیں، ہائل رالا خواہ تھے۔ بیان میں فرق کرتے ہیں یہ دیکھو جاؤ گروں کے چار لاکھان جناب قسم
لے اور بیخ خواہ ۱۰ لاکھ ان کوں ملے تھے ان میں چار ہجہ چھٹاڑت تھا۔ حضرت اوم لے کوئے کو کوئا نکر اور نکر اور
دھلایا۔ کیا کای فرق، تائیساست باری، ہے گا۔ جو سے کہا، فرکن طولی و فیروزی کے ذریعہ ان کی حقیقت معلوم ہے، تی ہے کہ کس
لی مہے تکری ہے سی بی محل۔

قالَ فِرْعَوْنٌ أَهْنَثُّ يَهُوَ قَبْلَ أَنْ أَذْنَ لِكَاهَنَ هَذِ الْمَكْرُ عَذْنَتُهُوَدِقِ

کہا فرعنون نے کجا دیکھ لائے تم ای وراس کے بیش کر اجازت دروں جس آنکر جنگ یا انتفاضہ ہے جو
درجنوں بڑا فوج اس پر ایک دفعے کیے تھے قبل اس کے کر میں تم کو اجازت دروں تو یہ جمل ہے جو

الْمَدِيْنَةُ لِتَحْدِي جَوَامِهَهَا أَهْلَهَا قَسْوَقَ الْعَلَمُوْنَ لَا قَطْعَنَ إِيْدِيَّاَكُمْ

ماری کا تامہنے اس شہر میں تاکہ عالم دو قوم اس کی پیڑتے ایکیہ انسنون کو ہیں مفترض ہوں و تھم ایک دن کا روز گیریں گے
تم سب سے شہر میں پہنچ لے گے کہ شہر دا اون کو اس سے بھال دو تو اپ ہاں ہادی گئے تم ہے کہیں

وَأَرْجُلُكُمْ قِنْ خَلَافِ ثُمَّ لَا صِلْبَسْتُكُمْ أَجْمَعِينَ ②

پا تھی تباہے اور ہادی گئے تھے دو قوت سے بھرا بیڑ سری دروں کا جسیں تم کو سب کر
تھا رے ایک قوت کے ۲۴ قوت دوسری طرف کے ۳۶ قوت کوں کا بھر تم سب کر سری دروں کی

تعلیق: اس آیہ کے نام بھی آیات سے پیدا طعن ہے پسلا تعلق: بھیل آیات میں جاؤ گروں کا اعلان کی ختن
تھے کہ اربے اپنی کہیں شہادت کا درج تھے کی تھی ارشاد ہو رہی ہے۔ گویا ایک ختن اکارہ بچکے کے بعد وہ مری ختن
کی طلاق ایکرہ ہے۔ وہ سرا تعلق: بھیل آیات میں فرماد فرعون کی ڈالہر سوال کو کہو اے اپ ان کی حلال پر دیاں
ہڈ رکبے کہ اس قدر ذاتے ہو ہوں کی اکارہ بچی بجاتے ہوئے کے جاؤ گروں سے اکرے اپسیں وہ مکانش کے کوئی
ان کے نصیب میں اور ارز و ذات ملک ہا کت نکسی تھی۔ تیرا! تعلق: بھیل آیات میں جاؤ گروں کے بیان کا اعلان ہوا اب
ان آیات میں ان کی آنال و احتیان کا ذکر ہے کہ جتنا کامل ایک ایک ایکی ختن احتیان لیا جائے۔ آنال یہ رہ
درجات۔

تفسیر: قال فرعون۔ ظاہر ہے کہ فرعون جاؤ گروں سے یہ کام میداں مختبل میں نہیں ہوا کہ دیش کا انتشار ہے۔ کیا اکارہ
جادو کر سمجھ دیں یہ۔ اپنے ایمان کا اعلان کر رہے تھے اور فرماد فرمونی لوگ توپی ہوتے چوڑا کر اسک رہتے ہوں تو

فرعون کو پہنچ بول شد رہا جلو کروں سے لیا کہ تکش کہب گرچھی کراس کے ہوش دھوں حکما نے آئے اور اسے جلو کروں کے اعلان و اعلان کے اعلان کی خبری تھی اس لئے ان جلو کروں کو بھر جع کیا اور ان سے یہ گھنکوں سیدن مقابلہ کا فرش تیار تھا کروانقلبی و اصغریہ بن۔ ظاہر ہے کہ یہ گھنکوں اور استقریون نے کسی سے سلوال اٹکیں اور اس کا تھدید اپنے لوگوں کے سامنے اپنی شرمت کی مٹا تھا اسکی اٹمیں دھکاتے کر میں اپنی یہ علم و حکم کر سکتا ہوں۔ اس والخ سے میری خدائیں اُنق نہیں تھیں۔ اس کام میں روئے ان جلو کروں سے ہے جیسا کہ اگے مضمون سے ظاہر ہے۔ موسیٰ بہادر بن طیب بن اسلام سے دعا کی جو دعائی تھی۔ احصنتہ بہادری قراءت میں احصنتم ایک اڑو سے ہے یعنی بھی اور سورہ طہ، شعراء میں بھی۔ کرام کے سائل ابا عکبر اخزو و فیرہم کی قراءت میں احصنتم وہ زمان سے بنت یہاں بھی اور دوسری سورتیں بھی۔ ان حضرات کی قراءت پر اُن حقیقتی طاہریں۔ اہلی قراءت میں اس کا تصدید اپنے سوال اکثر پوچھا ہے یعنی یہ کیسے بل لست الاجرا ایسیں تعلیماتی خوبیے۔

گمراحت اپت اور اعلاء حنفی کے نئے اکابر زند الحمال۔ یہاں وغیرہ احصنتم بھیں، "احرص وی طیب السلام ہیں اور روا ملکی ہے یعنی احصنت باللہ میں کوئی بگی پر ایک ایسا یہی ضروری ہے میں اللہ تعالیٰ پر۔" اس فارج ریب موسیٰ نے کہ اُنہوں نے کہا تھا۔ رب موسیٰ و حمدنا رحم حمل پر اعلاء حنفی کوئی ہے کوئی بگی قرآن مجید میں وہ سری ہڈے اے احصنتہ له انه لکبیر کشم دہاں دتوں غیریں موسیٰ طیب اسلام کی طرف رائج ہیں اور جو سکتا ہے کہ وہ کامران عصاہ اور رب سے یہی کیا تم وی طیب اسلام پر یارب موسیٰ نے ایک ایسا کام مسائی وہ سے مومن ہو گے۔ قبل ان افادتہنکم اس کا اعلاء حنفی کے نئیں کرنے۔ ایسے کام طالع یا علم یعنی پیری میری اہلزادت تم موسیٰ طیب اسلام پر ایک ایسیں کوئی کام فریون نے جلو کروں سے یہ کام طالع کیا ساہدہ ہو گئی اس کا تھدید ہے تاکہ تمہارے گھری بھلے ہاں دکر ہو حکم کوئی کام سیری اہلزادت کے لئے نہیں کر سکتے۔ ایسے ہی تم ایک بھی میری اہلزادت کے اپنی خوبی لا سکتے۔ تسلیط العمال اعمال عمارت اس مقامات سب وہ میری اہلزادت ہے جو نہ چاہیں کیہے بگی میں تھارے قلب و قلب طالک ہوں۔ اس کام سے قویتیت۔ ان ھذاں المکار اس میں فرعون نے جلو کروں کا وہ اصرار صوریاں کیا۔ ھنھاں اٹھا رہے جلو کروں نے قلعت اور حدش پر کرے اور بعد میں اعلان ایکیں کر لئے تھے۔ مکروکی نسبت جب بندے کی طرف دواؤں کے سقی ہے تو اسیں فریب و حمو کاری لئنی تھارا ایک قصور تھے کہ تم میری اہلزادت کے اپنے وی طیب اسلام پر ایکان لے آئے وہ اپنے سوہی ہے کہ تم ایک قلعت جنیدت مٹیں کھلائے اپنی بھلی قلعت و کروں کو کھلائی ہے میر تم ایک ایجاد ہو گئی اپنے اعلان ایکان بھی سلا۔ مکر تموہافی المدیتھ، مل مکر تھم شکلاب جلو کروں سے بھی ہے اور جناب موسیٰ بہادر بن طیب اسلام سے بھی مدد سے مدد سے مردیا تو میرت سب مطلب یہ ہو کار قلعت اسکدریہ پانچ سے پہنچے سے پہنچے وی طیب اسلام سے مشورہ کر لیا تھا۔ ایم تسلیط عمال میں، افتخار یا رہا جائیں گے ایک بندے میرا بے اسکدریہ لب اس مطلب یہ ہے کہ قلعت اور توں نے موسیٰ طیب اسلام سے پہنچے اہلزادت ماقبل پھر گزب و کھلائے معلوم ہو گیا ہے کہ موسیٰ طیب اسلام تھارے خیریہ اسکدیں تم سب ان کے شاروں تم نے اشتادی رہائیت کر کیے سب کو کیا۔ خیال رہے کہ موسیٰ طیب اسلام آئیوں سال مسکب کا ہمدریں

میں حضرت شعیب طیلیہ اللام کے پاس رہے فرعون نے الام کا اکار اس لذکر میں موی طیلیہ اللام ۲۷ حلیہ کا بہادر سمجھا
فرعون لوگوں کو سکھلاتا ہے وہ استدیوبی یہ لوگ شاگرد و مری جگہ بنے اندھے حکیم حکم المدحوم کا ملکہ حکم المدحوم کی
پاتنے وہ بیل کہ رہا ہے لفظ عجوم امنها الفعلہا۔ حلیہ میں مسکر تموکے منہما اسرائیل دیدے ہے اصل سے
مراد ہیں قبیل لوگ لئے تمہارا لور تمہارے استاد موسیٰ طیلیہ اللام کا انشا ہے کہ میں تم سے مر جو بہ مر معوف فہریہی سلطنت
سے وہ تبارہ وہ جاہاں اور قمِ یہودی قوم قبیلین کو اس طاقت سے نکال دیا تو خدا جس ران کردا۔ فرعون کی ساری اکتفا اپنے
لوگوں پر لپڑا جس قامِ رکھ کے کئے ہے۔ قصوف تعلمون اس میں دل ملکی ہے۔ تعلمون کا ماحصل یہ معاقبت ہے
امر حکم یہ شدہ ہے۔ میں تم انتیہب اپنے اس جرم کا انعام جان لو گے بلکہ دیکھ لو گے اس میں احتل ہے جس کی تفصیل آگے ہے
روئی ہے۔

لاقطعن ایدیکم و اجل حکم من خلافیہ اس احتل کی تفصیل ہے۔ میں افع کے سچی ہیں لازم۔ حکیم کے
سمی ہیں خوب ہی لازم۔ لازم اس کے سچی ہوئے تمہارے باحق پاہاں خوب ہی لازم گواہیں ملچ کر مرف پیچیا تکوے نہیں
کاؤں گا بلکہ پارے باحق پاہاں گایا اس طبع کہ سترے پھرے سے دریں کھا۔ قاتار ہوں گا اکار جم کوہت کی اکیف۔ ۲۸۔
رب صدری خوروق کے مغلق فراہم ہے۔ وقطعن ایدیہین اشون نے جعل یعنی دریکھ کر اپنے باحق دریں کھانے اور
خوب ہی مانے کھلی گوشت نہیں سب کنڈال۔ حکم میں خلاط مرف جاہو گوں سے ہے تو کہ موی طیلیہ اللام سے۔
اہ میں موی طیلیہ اللام سے اقتبات کرنی ہے۔ تم خلافیہ اس میں ملکہ طرق یعنی ایک مرف لا اسراہا تھی کاؤں کے
دوسری مرف کا لاقول۔ پیسے کہ اسلام میں ڈاؤکی سزا ہے طاهرا تھاتے ہیں کہ اس طبع باحق پاہاں کاؤں کی سزا فرعون نے ابھو
کی اس سے پٹے کسی نے کسی کو یہ سزا دی۔ ۲۹۔ تم لا اصل بینکم اجمیعین۔ مطوف ہے اقطعن ایک بلکہ باحق پاہاں
کاش کے سوت مر صد بحد سمل رنا قا اس لئے تم لا اصل بینکم ہے۔ سمعنی جعل بند اس سے
صلب۔ جس پر سمل وہی جائے۔ سول بینے کے طریقے لاثق ہے۔ فرعون کی سمل کا طریقہ پر تاکہ فرم کا کسی درست سے بادھو
نہ تھا جس کو وہ سک سک کر مراہم۔ اس لئے ان چاہو گوں کو کھو رکے در شوش پر سمل دی۔ دوسری جگہ ہے لا
صل بینکم فی جذوع النخل۔ پاہن نے لیا اکار گلے میں پسند لال کا مارہ سول اقتاتے آج پھانی کامہا تھاتے۔ (روز
السلطان)

خلاصہ تفسیر فرعون و موسیٰ میان سے سخت تکست کا اکاہد جہاں میں بھاکا کر جسی کوہوش خلاکت آئے اور استدیوب
کا کار جاہو گر تو بہے میں گر کر موی طیلیہ اللام پر ایمان لے آئے۔ ۳۰۔ سے اپنی قوم کے سامنے سخت شرمندی کی اونی تب اس نے
اپنی شرمندگی خلاکت کے لئے چاہو گوں کو پھر جن کیا تاریخ میں موی طیلیہ اللام اس مجھ میں نہ تھے۔ ان سے ڈاؤکم وہ
سیمی رہ جیا۔ ۳۱۔ سیمی ایجادت کے بغیر تم کوئی کام نہیں کر سکتے۔ تم میری ایجادت کا ایمان لائیں تباہ ایک تصور ہے وہ سرا
قصور تصور ہے کہ تم نے تکست اور موی طیلیہ اللام پر اپنے نشکن بالی ہے بلکہ تم نے اس تکلیف سے پٹے سرمی ایجادت کے
روات اسکر دیجیں ایک سزا شکلی تھی۔ موی طیلیہ اللام تم سب کے استدیوبیں تم ب ان کے شاکر۔ تم نے یہ دو انت

کھلی رہلا ہے اک تمدیدی طاہری قیامت کی کوشش اپنی سلطنت سے دشمن اور بوجوں کو مر جیسی قوم پیش کو قدم آئی جاتے۔ سے نہال کر فوران کو دیا ہرگز نہ وہ گائیں تم کو تمدارے کی سزاوں اگام اپنی مراحل طریقہ جان لائے میں پہنچتا تمارے در طرف باقی یہاں کوئی ایک طرف کلہاں توسری طرف کلہاں پھر آج کو درست میں سول بدوں گا۔ تمہیں سے ایک آزندہ نہیں تھوڑوں گا۔ خیال رہے کہ انسان سلطنت اور حکام کا اختتہ بھی ہے۔ خام موں کا بھی لزکر آتا ہی بیٹاں بیٹاں پاپ کا بھی ایسی حقیقی کاگیں تو سرخوب کا ایسی گردہ شدہ سوول د آقا کاراج صرف طاہری اعضا اپر اوتے وہ بھی تو قی۔ اس کاول دہمان دیواری اسے ازارا ہے لیکن بھی کاراج اتنی پر رُب کی حکمت بندے پر ہر طرف اور حصیرے ہے۔ آگے اسیں "بیان" دلائی پر ضرور کاراج ہے پر سدا یا لانگھ کیہا۔ ہم اسراحتور کے تو سر جھم ہے اس لئے مرست کے بعد تھہ رسول کے احکام بندہاں پر چاری ہیں۔ فرمون ہے شاد تھا تھکن گیاندہ اس لئے اس نے جلد گوں سے یہ کاک تھمے میںی اجازت کے لئے خیال میں حضرت مسی کی محبت کیں قم کی حدائق میں ان کی مقلت کیں۔ پتی، سرخوب میں کیوں رکھا زبان ہے؟ اجازت کیں کے۔ تمارے اعتماد میں نہیں اسرائیل میںی اجازت کے لئے کیوں استحکام کیں۔

فائدہ نہیں ان گایات کی کہ سے پندرہ تک حاصل ہوئے۔ پسلاقا کمہہ ہی ان اور اجازت کے لیکن تک حاصل سے بدو کا فرمون کام ہے اور حکمت جنم بسبی ٹانکہ، قال فرمون سے حاصل ہو اسکی کارکرداشی اس کی رخصت بحسبی اجر و دہاپ ہے۔ اس سے روکداہیں ہاراں ہو اجھت جنم ہے اس پر عذاب ہے یاں ہی گندگا کارکداہیں کی رخصت ایساں سے خوش ہوتا ہے سب ہی گانہ بے۔ وہ سرفا کمہہ بڑا خائن کے لئے اس پاپ بادشاہی اجازت کی خودت نہیں۔ لذ الملاج فرش دیہاں پاپ ملک بادشاہی اجازت کے اخیر بلکہ ان کے منع کرنے پر بھی اواکر کارکارا میں ہے۔ یہ ایک بھی قبیل انفلان سے حاصل ہو دیہاں فرمونی بہادر گرلہیر کسی سے پوچھتے ہی سمجھتے میں کر کے اور ایمان لائے۔ سرفا کمہہ مسلمان ہبہ کمل حرام ہے اینی بہادر کمہہ کمکور طریقہ فرمون ہے۔ یہ قائد انھذا ملک مکروہ سے حاصل ہو اگر کارکرداش قاریہ یا سی انھذا ملک کی ملکہ ایسا ہیں اور ایمان سے خروم بدلے اس نے اسے بہتے کہ وہ ایمان ایمانی ایمانات اور تیک ایمان کو تھمان ہے۔ کہتے گے ان چیزوں سے بھی بہادر ہو جائے گی۔ سوسن ان چیزوں کو نیلو آغزتے میں کاکہ وہندہ جانتے ہے۔ یہ قائد المختر جو امامہ سے حاصل ہوا۔ موسیٰ ہیں اسلام نے فرمون سے دھد کیا تھا کہ تو ایمان الائچہ ایمان کی جو ایمان تھے۔ مرتد ملک بکر قاریہ جسے گردی ہی اسے اپنے حکم جانتے ہوں ایکا تھیزیز کپ سے فرمایا تھا کہ میرے مراتحتی اسرا ملک کو ایکجیسے جس سے معلوم ہو گیا تھا کہ تپ کاراہو مصیر میں رہنے اکھی نہ تھا پچھا جانیدہ ہاں سلطنت کی تحریر فرمون کو اپنے ملک کا نو دھڑکہ ختم ہے اسیں کا کلمہ پاچھوں اس فاکدہ اور اندر تخلیل کی طرف سے سو میل اکاظت احمد ہے۔ اکامے جس پر دھڑکہ کیمیب ہو اتے ہے۔ یہ قائد المختر من سے حاصل ہو اک یہ بہادر کر لگپڑتے ہیں اکاظت میں جلا ہو گئے۔ چھٹا کمہہ رُب تخلیل کی طرف سے ہدوں کی آنٹنی کے دو طریقے ہیں۔ ایک یہ کہ بندے کے سامنے سمجھتے ہیں کروی جائے۔ بندہ پہنچ کو اسیں ایسے کئے تیار ہو جائے کہ سمجھتے دور کروی جائے کہ قم کا ایسا ہو۔ پہنچ حضرت ابرار حنفی کے لئے نموداری آں اور حضرت احمد ایں کے لئے اسے۔

و درستے ہے کہ اس سیاست میں جہاں وہ جائے چھے، حضرت زکریا ویعنی میمِ اسلام کا تل ہو جانا ان جادوگروں کا تحدیں پڑیں۔ پہلی حرم کا تہار فرعن نے اپنی سلسلہ فتوحہ میا وہ سری حرم کا گراہیں حل دے دی۔

اعترافات: پسلا اعتراف: قبل ان مذکون سے معلوم ہوا ہے کہ اگر جلوگر فرعون سے پیچ کر ایمان استے تو زندگی اب ازانت ضرورے رہتا رہا جو کافی تھی بھی نہ کرتے انسوں نے ابھی اب ازانت نئے ایمان کیوں کیا اور کیا کوہاکت میں کہنے والے ایجے تو درپر وہ خود کشی ہوتی۔ جواب: اس اعتراف کے بعد جواب ہے۔ ایک دوہوام مشرین نے یا کہ سبل قبل کا حق پہنچنے لگا اس کے میں ہیں بخیر۔ قرآن مجید میں قبلہ بخیر کے معنی میں گاہے قبل ان تضمن کلمہ تربیتیں درسر ادھر قاضی نہ یا کہ فرعون کے مدد سے یہ گمراحت میں گاہ۔ جس سے اس کی اوریت عکی لفی اگنی کیوں گردہ عمیق نہ ای کہ تماقادر کے یہ رہا ہے کہ تم محیی اب ازانت ایمان سے پہلے ایمان کیوں لائے مویں جلے اسلام پر جس سے معلوم ہو، آپ سے کہ اگر جلوگر اب ازانت لے کر مویں طبیعی اسلام پر ایمان لائتے تو فرعون ان سے پہنچنے کا تھا لیکن مویں طبیعی اسلام اور تعلیٰ کی طرف پڑا رہتے تھے۔ یہ جواب تکمیر کریتے تھل فریبا۔ درسر اعتراف: فرعون نے اس سری ای رملک صرف جلوگروں کا انتکاک تجسس ہے کہ شاگردوں پر غصب اور استکتے خاصو شی۔ جواب: اس لئے درسر اعتراف مصائب انجزوں کیجاں ایسا سے اس کے بعد میں مویں طبیعی اسلام کا عبید ہے گی افادہ۔ مویں طبیعی اسلام کے تصور سے اسے خالد چڑھا تھا اور آپ کو اسکی میں مویں طبیعی اسلام کا عبید اس سے گما کر مویں طبیعی اسلام سے پہنچنے کے میں کہا جائے تو اس نے جواب دیا کہ میں ہی امر ایکل کے پیوں کا فتح کر تھا جوں ہوں گا۔

میرا اعتراف: اس لئے یہ کہیں کہا کہ میں تسلیمے ہاتھ پاؤں خلاف ہیجن ٹکٹک طرف سے کاہوں ہاتھ پاؤں خلاف ہے کہاں کی کہیں کہاں کی۔ میکی کیلہ نہ دی۔ زندگی کا تھا اس میں تھی جواب غالباً ہو یہ چاند تھا کہ جلوگر پہنچنے پر تھیں۔ لوگ اسی دیکھ کر جھوٹ پکاریں اگر چاروں ہاتھ پاؤں کو کوئی خلاکی بھی طرف سے کاہوں ہاتھ پاؤں کو کوئی تھا میں پہنچنے کے قتل نہ رہیجے اس انشاۃ پر اسے ہوتے ہوئے کہ جرس سے بعد ایسیں سلطہ ہی اس نے یہ کہد آج اسلام میں یا کوئی کے ایک آرہ کی ہزا رہے گا کہ وہ پہنچنے پڑتے ہوئے رہیں اور لوگ ایسیں ہے کہ جھوٹ پکاریں خرچکہ مدد و مدد بست دو رکی سرچ کرچ کہد رہا۔

چوتھا اعتراف: فرعون نے جلوگروں کو یہ سزادی پاٹھیں قرآن مجید میں دیکھی کہ اس کو کہیے دکریں میں کہ اس نے سمل، سے۔ یہ جواب اس کے تھان مشرین کے بعد قول ہیں ایسیں نے فریبا۔ اس میں ہمارے نہیں ہوں گا کہ دیکھنے کے بعد میں کہ انتہا و من اتبعکما الغلبون۔ لدن قدر اسے سری و ایمان اور تارے جسیں تاب وہ گے اور جلوگر ان کے قیع تھے۔ مثابر نہ ہے تاب رہنے کیلیں کہو رہے بہا و قات ایمان اگل ہوئے چھوٹیں اسے کہ اس کے قل کا خٹکیج رہا جو ہے۔ امام صحنی اگل ہو کر جیسے اس پر تاب رہے۔ یعنی ابھی کرامہ کر کے اھوں اگل ہوئے چھوٹیں اسے زردار یعنی میمِ اسلام جلا کر رہ بے قبولیت لا الخلبین انا وار مصلی۔ نیز اگر صرف دیکھی ہی تھی تو دیکھی ہی طبیعی اسلام کو بھی دے سکا تھا۔ مم مشرین فریبت ہیں کہ اس نے اپنی حملہ دے دی۔ اس کی دلکشی اسے آئندہ اتنڈ موسی و قومہ اس کے دیواریں لے اس سے کہا کہ تھے مویں طبیعی اسلام اور ان کی قوم کو کہیں پھوٹو رہا یعنی ان جادوگروں کی مل

تفسیر صوفیات: حکیم کی پہلی بیانی ہے گناہوں سے لایا وہی۔ اگر سبل ہی اسے نہ روکا گا، آزاد ہو جو تو اپنے ایک دن ہاڑی کا در سر اور وجہ قاتم ہے گناہوں پر بولتی ہی۔ کہ یہ بھیک اعلیٰ ہی کندہ کرے اگر اس درج میں بھی اس کا طاخ رکھ لیا گیا۔ اسے آزاد رہنے پر ایک دن ہاں کا در سر اور وجہ قاتم ہے گناہوں پر خدا کا ایسے درستہ کے والے ہے اور وہاں کی وجہ معلوم ہوں اپنے گناہوں کو اپنام کیلئے تینوں کو جو احمد کرے گا اس سبل ہی اسے آزاد ہو جو ایک دن قبور جو آگبند ہوں گا کلمہ مجید کر کے ایک داروں سے دشمنی نہ رکھی، وہ قرباً لاملاعن ہے۔ بلدو گرام پیدھی کے درستے درج ہے کہ جب اتنی محنت موسیٰ پلیمہ اللہ جسما عالم مطلق میں کیا ہے ان کا مرض ہو، وہ کیا کفر فرمون اس بیانی کے پڑھ تھار جسیں خاک و مودہ مرسوں کو کھو رکھی، ہبھوک رکھنا اور سو میں صاحبوں کا دوسری تھا۔ اس جذو گروں کا ایمان ان کی آپ کفر فرمہ خلا محسوس ہوا اور اس نے ان حضرات کو درستے کے لئے سر ہڑکی بانی گاہوی۔ یہ د سکھو کفر فرمون ایک قلادہ شمشیر جو دلکشا بھی ہوتے ہے فرمون جو دو دیں بلکہ اس فرائیک ذہن ہے جو دو دے ساتھ رہتا ہے۔ شر

نیت	کفر از قریون	بم	لطف
نیت	ماراگون	میان	اورا

قَالُوا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّا لَا إِنَّا مُشَاهِدُو

کہ یادگاریوں نے یا کچھ اپنے خرچ نہ لے کر ملکہ کو تسلیم کیا۔ اور جسیں تاریخ پڑھاتے تو قبیلے سکھا اتنے کو ریاست کیا (جس کا نام)۔

رَبِّنَا أَفْرُغْ عَلَيْنَا صَبِرْأَوْ نُوقْنَا مُسْلِمِينَ

ساتھ خانہ بخیر کے اپنے رب کی جیب آئیں ہو پا لے سکتے ہیں۔ لیکن اسے اٹال میں ہے جو صبر لارکاں رختی ہے جو صدای کو کوئے ایسا ہی لائے جس وہ مانسے پاس آئیں ہے دب ہائے گی پوچھر اندر میں وسے اور دیس مسلمان اتنی

تعلق اسی کیات رہ۔ مجھیل آیات سے چند طرح اعلیٰ ہے۔ پہلاً اعلیٰ مجھیل آیات میں فرعون کی صلحیں کا اقرار ہے اس نے جلد گروں کو دیں۔ اب ان جلد گروں کی لاپرواہی کا کرہے کہ انہوں نے ان دھیکوں کا کوئی اڑ نہیں لیا۔ نہیں لپھا دی اسے ۲۔ اب یاد یاد کلمے الٰم کا ترپلے ہو اس اعلیٰ کم کے جہاں کو رب ہو رہا ہے جو سراً اعلیٰ مجھیل آیات میں فرعون کے نیتاً و نسبت کی وہیں ہے۔ اس نے بیان کی کہ تم محبی ابہازت کے بخیر ایمان لائے گئے اس سے فرمہے اس کے نیتاً و نسبت کی واقعی وجہ یعنی اور ہی۔ یہ بہن جلد گروں نے بیان کی کہ کافر ہبہ ہم مس۔ لازم کرہے اس نے آئی ہے کہو غدا و مسوی وجہ کے بعد درست اور واقعی وجہ کا کرہے تیراً اعلیٰ مجھیل آیات میں ہیں آئندوں میتھیں آئیں کوئر احمدو جا، گروں پر مظاہری تھیں یعنی اپنے اپنے کلام کا اسلامی پابند اب کے طبق کا ہے جن جلد گروں کا اب قتل سے میری ہاگنا۔ اسیں نے موی طیلہ المام سے یہ دلکشیدہ کی کہ ایمان لائے کی وجہ سے تمہرے سمجھیں آری ہیں بلکہ رب قتل سے میری تحقیق مانیں ایمان پر موت کی، ملکی گواہارتے اور کجھیل آیات میں اور مرے کی چاری مشق شدلت کا لدن آیات میں ہے اس جاؤ کرے لے۔

ملک ۱۴ ۲ ۶ آنامی قہر آنا ہم بکر آنامیں چو تھا اعلیٰ مجھیل آیات میں مخبر فرعون کی لازم کرنا اس نے اسے فاکر کیا کہ اس نے کیا کہ میں ایسا کروں گاں کی میں اسے لے ٹوں۔ اب ان جلد گروں نے ملتو افساروں کی لازم کرہے جس کے ذریعہ اسیں نہ قتل ہاتا۔ اس میں آنیات ایمان کو تسلیم فلائبے۔

قصیر نقلاً جلد گروں کا اب بنتہ اس نے فرعون کو دیا۔ قالو افاظیں سارے جلد گروں کو سب لے ڈیات ہو، دیا۔ دیے اُن کاہتے۔ خاریبے کے اس موال، اس اب کے وقت موی طیلہ المام پہلی موجود نہ شد وہ آپ یعنی اب اسیتے۔ اس میں بہدا اعلیٰ ہے تجارت ہلکی تلاکہ کے کہتے اونچتے کیا کہ ہم موی طیلہ المام سے یہ چکر چک جواب میں تے نہیں ایک ایسی مثود کرے کہ کوئی کسی گے د کی طرح مجھکے دھتہ ہمیں ایمانات کی اُن اسی میتھیت کے روپی ایمانی اُرمانی کی اتحاد بہ شایو یہ اسکر ابے میری میں شادہ ہو جائے۔ میتھیت کے اظہار کے مراقد پر رہے تو بہ عالمیں زندگی میں ہر یہیں جو اس صفاتی ہی کہ جو کہا تھا نہ چکر وہ بھی کوئک راستہ ایمان کے وفتہ میں کہا تھا کہ کسی یہ ایمانی میری میں شادہ ہو جائے ملک پہنچوں کو ہو تو کہ وابیا کر کہ میر من ہو۔ چھ سو ہو گئے اک اے۔ میری چکرے فاقہ ملتفاہیں تھے جو قدر ہو سکے کر لے۔

اللہ کے بخوبی کو آئی نہیں دیا

تیرہ شیں کیل سوچنے کے لئے وہ نہ کام بھی کیا ہاتھ کی یہ تھا جبکہ تکمیل کی تھی ۱۶۔ اناالی دینا مقتبلوں نے تارا
منعل یہے اس طبق کے ہم حق کے گے ایک پر وہنا سے پلے و حتمتہ خدا ترب پر شیدہ بنے گئی تھی میں
تھے کہ جدی ہم کو شیدہ کر دے۔ ہم اس را براہ راست انہی جلوں کی وجہ سے اس طبق شادت کی مرمت مرا کرم اپر رب نے
مرمت اس کی صفت اس کی جنت اس کے قرب کی طرف لوٹی گئے۔ جس وقت فرمائے جاؤ کروں کویں ایک مصلی ای
رب تعالیٰ نے انہیں جنت اور پیاری تھیں ان کے جنی کوہ کھلایے وہی نوشیں دیکھ کر بیان کر دیا کہ اس کے لئے کہ جدی ہم تو
مولے سے یہم آج ہمیں جلد کی پہنچا ہے یہیں۔ اب ہم تو زندگی پارے (دوں العالی و درود) کا سرے یہ کہ آخر کار تھے
رب کی طبق لوانی ہے تو اب شادت کی مرمت سے مرن یا کھلائی طبیعت سے مرن۔

ہو یا مل آتا ہے اس کو ہو گا جلا ایک دن سب کو بتہ نا خلقنا حکم احمدہ ایک دن
اے منی و تم کو لبی مری ہے کیوں ہوں اس کیا ایک دن ایک علی شہزاد اس کے حلق کرتا ہے۔

وَمِنْ لِمْ يَمْتَ بِالصَّيْفِ مَاتْ تَعْدُ دُهْتُ الْإِسْبَابِ وَالْمَوْتِ وَاسْد

تیرے یہ کہ میں جلد نوں کو نیات جانا رب کی طرف اتنا تب وہی مدارج افضل و مکان و چیز زبان کر لے۔ شر

الى دیان یوم الدین و ستدالله تجتمع الخصوص

پلی و حصوروں میں لاثا سے مرد و صرف جلوگر ہیں اور اس تیری صورت میں لاثا سے مرد جلوگر کو فرمون گرل و گب
یہیں۔ (دوں العالی یہی مطلب ہی) اور حکایت کے اگر ہم ملی مرمت سے تو قیامت کے بعد رب کی بارگاہ ماضی نصیب ہو
گی اکثر شدت کی مرمت سے مرے تو مرتے ہی اس دن بارگاہ کی ماضی سیر ہو جو طب کی وجہ کو کہ شیدہ کے سین ہیں مشوہد میں ماضی
والا مرا کر فراز ۳۷۔ ایک مالیہ ماضیہ جانے والا یہ مطلب ہی اور حکایت کہ ہم ہوسن مرکرا پہنچ دھن کی طرف اوپس کے
جنی پر دلکش سے اپنے نہیں جائیں گے ایسے مقتبلوں کو دھن اونکے پر خوشی ہوئی تب نہ کہ فہم خیل رہے کہ
رسوی کے سقی بھی لونا والیں ہوں گا اور اثاثہ باربپن میں سچی بھی ہیں اونکا دلیں ہونا گیں کیونکہ ان میں فرقی یہ کیا جائے کہ کبھی
آئے تھے ویسے ہی جاناروں بے اور کبھی دل کر جانا اثاثہ باربپن میں صابر الشیدہ ہو کر اس فرون ہوتی ہیں اگر کر نہیں کیا ہم آئے تھے ہوسن مگر جانیں اگر
افراسیار اور مطوم زیکایا ہو گے اور اب اکا اللہ باربپن میں صابر الشیدہ ہو کر اس فرون ہوتی ہیں اگر کر نہیں کیا ہم آئے تھے
عنیلیخ ہے۔ و ماتقلم من الا ان انساب ایست و میا جاؤ کروں کا وہ سریانی کام بے اذناں کا لاؤ ابتداء ایسے تلقین ہے۔
تقم سے جو ضریب یضریب کا مدد رہے اس کے سکن ہیں علاض ہو۔ طبر الگنا منکن ضریب مدد۔ جاؤ کروں کی طرف
تے۔ ان انساب ایست تقم کا طبع ہے یا اس کا لے۔ ان کا تقدیم ہے کہ ہم تے کہتی ہیم آنکی سر کا انساب کیا تھا کہ تاریخیں
لایہ اکا ایں تا ایں نہیں ہے جیسے کہ کسی ظاہر نہ کام۔

لَا عَيْبٌ فِيهِمْ إِلَّا ضَيْوٌ فَهُمْ
تَعَابٌ بِنْسِيَانٍ الْأَحْبَةُ وَالْوَطْنُ

ئن میرے بعد سب اور توکل میب قمیں اس کے سارے اکن کے مہمان پہنچوں تو وہ علی نوکھل جاتے ہیں۔ شام کے ان کی مسالن تو ازی کو فرضی علیکل خواہ جادو کر کر یہ ہیں کہ تمہرے اور توکل قصور نہیں کیا اس کے سارے اپنے رب کی آرام پر ایمان اسے سلا نکلے یہ غلبہ ہے۔ آیات سے مراد مسی، ہمارے طبقہ الحرام یہ اس کے فریان حالی مصالاً گہراہ اور دوسرے کالمب اپنی صفتیت مصالاً اسی روزی پڑیں الہ جلالور بہاری میں باش۔ بھر کافشاہ۔ جو ہائی سب آیات اسیں ہے۔ بھر جل اس سے تو اس نے آیات مراد نہیں کہ اسی آیت سے شیخ آنچی سرہ اس کام اذنا و ایمان پر زین ماف اکٹھتا ہے۔ قرعون کو تعلیم کرنا کام۔ کلموہمدا جاربے ہیں کوئی کھانا، کریبے گاہیں جو اورچھہ موت کا، وکرچوپ خاہیں جو اورچھہ موت کی بھی بازار آیا۔ دینا افریخ علیمنا صبیروا یہ ناظراہ ہے جس میں جلدی کوں نے فرمون کی دھمکی کیا اب یا یہ بھی قاول اکانتوں ہے وہ حضرات فرمون کو جواب اسے کر اپنے رب کی طرف متوجہ ہو کر یہ عرض کرنے کے ناہی یہ ہے کہ اسیوں نے یہ احوال میں قمیں بھائی بلد بلد اواز سے قرعون کو تکاری میں تکارہ جانے کے کام اس ایڈاٹس مظلوم ایڈاں کام کام خارج خارجی ہے۔ اور ہو سکا ہے اس سے نیو دما پنڈیں میں بھائی ہو یعنے رب تعالیٰ نے تمام خلائق کو بلد ایک رب تعالیٰ، مکن کی تھیں بھائی کو کسی طرز نظاہ کر جاتے ہیں کی جو جرے کے کو رو سے بھی اور ہو سکا ہے کہ اس میں سے ایکست یہ ماتواز سے بھائی، وہ وہ بیان سے آئیں کسی بھوی وغیرہ آئیں بھی، مابت کریں ملا احتمال قوی ہے کہ سب نے قرعون کو نکلنے کے لئے دعا آواز سے کسی دینی طاقتی میں اور تیرے پاروں تیریں دیکھیں، دیکھیں ماسے پڑا اللہ تعالیٰ تو رب کے نام سے پیدا ہوتے ہی اپنے افریخ بھتی الفراخ سے جس کا دادت فرعون، عدنی خلک کو بھی اسی سے ہے فروختہ استھانوں میں بر سر اوندھا کر کے اس کاپانی وغیرہ بھاہی افالوں کا نہایت کو اس سے بر تن خالی ہو جائے۔ میر کو قشیبیہ میری رحمت کی پیالے سے بھالا جائے تو ساروں حل کل کرای و صاف، جو جاتا ہے پورا جل جل ہو جائے ان کا کھانی ہاکر ہم مرہڑ کے پیالے آنکھوں ایک دارا آخری وقت ہے، ہم پر میری یہیہ بھاکر دارے سارے نہاد علی جلوں ہمیاں و صاف ہو جلوں۔ دنارا کوئی وہ نکلا ہمہ ستر مٹکنہ رہ جائے تم آنسے والی صورت کو برواشت کر لیں۔ میر کی تھیں مس کی تھیں در پارہ میں و پھر الصبرین کی تھیں عزم کرنی تھیں کہ میر کہاں سے "میر گیوں ہے۔" میر مصروفیں میں، مابت رسیں آخری صورت پر۔ صبور ای توں تھیں لیے یعنی ہم پر نظم الشان میر پڑے۔ جس کے نتیجے میں تم کو تسلی ہے۔ وہ میں میں تو فو ناصل مسلمین ہم کو یا مطیع ہا کر سوچ دے کہ امیں اتنیں مسیوں پری جان دے۔ تو قوی ہاتے وفات سے وفات کے محلی اور اس کے اقسام تیرنے پارہ میں یہ عیسیٰ مسی متو قی مکمل تھے میں وضت گئے۔ جس میں صحتی موت ہے۔ اسلام و ایمان کبھی پوچھ میں ہے۔ یہ بھی ان میں کچھ فرق ہے اکھے بھی ایمان اسلام نے جس میں وہ آئے۔ یہاں کی تحریک صورت مراد ہے جس نے ایمان ایمانی ملامت مسیوں پر مسیوں اور صورت ایسی ہے کہ تو قوی ایمان ایمانی موت بیش ایمانی پکالی موت ہے۔ وہ فاقی موت ہے۔ یہ دو وفاتیں میں ایمان ایمانی موت کے نامہ نہ کوئی وہ پوری کر کے نہ مرسیں بلکہ اپنا تصدیقیات پورا کرے مرسیں۔ مسلمین کس کراثۃ یہ جیا کہ: ہب ایمان کوہت آس تو ایمان کوئی نہیں تھی ایمانی موت کا نام نہ ہے۔ مل ماز کم کا کار ترک کر تھے ایمانی لے رہے ہوں اس کے جانے مو منیں مسلمین کے۔

خلاصہ نقشہ زندگی کی دھمکی میں کروائے کہ ہم کو تمیٰ ہر حکیمی کی پوچھیں گے اس صورت میں ہماری موت شدت کی ہوئی اور ہم اور طفیل اسے کلک کر اداالت کی طرف اور اخون سے نفل اور اامن کی طرف تجھے پاس سے پہنچو گئے۔ الیکٹریسیٹی پر اور ان زندگیں قبولیں ہوں لاتا ہے اسے کہ ہم نے کوئی قصور نہیں کیا ہے جس سے ہم ہر لائن موت کے مستحکم ہوں۔ ہمارا یہ مرغیہ ہے کہ ہم اپنے رہب کی آیاد پر اپنے کسکے دینے پر اپنی ایسا۔ یہ العالی کلک ہے جیب نہیں یہ کہ کروہ اسی جگہ اللہ تعالیٰ کی طرف جو جہاں کو رہن کرے گے کہ مولیٰ اپنے کو ہمیرا مارے۔ جس سے ہم ناگزیر اس صاف ہو جاویں اور ہم کو ایمان اپنی الماعت پر موت نہیں فردیداً ہا یقیناً اللہ این عباں فرماتے ہیں کہ فرمون ہے اس طرح پہلے تو ان کے ہاتھ پاں کو تو اپنے اپنیں، رواستہ میں کے کلارے کم۔

سازمان حیوانات و محیط‌زیست و پلیور چر میلر با مشکوک (الطباطبایی)

فائدہ: ان آیات سے پذیرا نہ ہے حاصل ہے۔ سرافا کندہ کفریں بنالی ہے الہم میں مستدرجات ہے وہ کوئی پیدا گریلیں لائے۔ پڑا فرمون سے پڑا فرمون سے کس قدر دلتے تھے کہ ایک انتی کیسے بڑھ گئے کہ ان کے اول میں فرمون کا اپنی طرف ہے جو اس نے دیکھا تھا اسے حاصل ہو۔ وہ سرافا کندہ کیلیں لوٹوٹ خدا ہش رحل بر شکل کو آمدیں کر جائے۔ یہ تاکہ بھی قالو استی حاصل ہو اکہ ان چڑو گروں کے سامنے فرعون نے باخوبیوں کا ناسسل ہجھٹیں کیا۔ اس کی مفتثہ پر انسیں ہوں۔ ختن بر شکل کو آمدیں کر جائے آسان بر شکل میں فتن کر تاریخ کلات میں گمراحت لام ہے۔ ختن ان چڑوں سے آزاد ہے۔ شر

بے خل کو پڑا آٹھ نہوا میں مشق
عقل تھی خو قشاد بہم ایسی

تیرا لفکر کرو: وقت برصغیر آنی پے خود قل کے زریعہ آئے کسی اور زریعے سے بلکہ رادھمیں قل کی بہت و سرے زریعے سے بہت سے آسان ہے جو کوئی برس اسٹرالیا پر ایڑا، رکورڈ کر جائے جسے پانچ منٹ کے قل سے جان بنا آسان ہے۔ یہ تاریخ مسلمانوں کی ہی تحریر سے حاصل ہے۔ پڑھنا کافی نہ ہے، اندر لوگوں کو وجہ سے قل بہت بڑے اور قل مام کو اس کو اپنے بلا تصور قل طلب ہے اور اینکی وجہ سے قل کرنے کے کام سے قائم کافر ہو گئیں یہ تاریخ و ماتقین مندا ہے حاصل۔ پیارچوں قائد و سرکن نال کی بیان یہ ہے کہ اس سے کفار اذوٰش ہوں۔ یہ تاریخ میں ماتقین سے حاصل ہوا، کافروں کو خوش رہنے کی کوشش کرئے، کال موسم نہیں۔ لیکن اور حضرت محبوبؐ آج تک کلار خور اکر رہے ہیں۔ یہ چیز مغلانا کھنہ یہ ہے جاہل فرعون کے قل کے میانیں شہید کے گئے کہ لوہا میں کے باہر پاس قل اگے بڑاں ہیں گے۔ یہ تاریخ اپنے غلیظ اصیرواً سے حاصل ہوا، اگر وہ قل ہے جسے گئے ہوئے تو میری دمکنے نیا نیا نیز آگے آ رہا ہے کہ آج ہون کے درباریوں نے فرعون سے کمال کیوں نے حضرت موسیٰ اور ان کی قوم کا کیوں بھجو دیا۔ ابھی قل کیوں نہیں زیاد جادو کرنے کے

اوچے توہون کا ہام بھی یتھے سالاں فائدہ بننی کی وجہتے ایک آن میں دا کام کرنی ہے درہ سوں کی جہالت نہیں کرتی بلکہ کم فرمونی جادو گرد سالات میں سو من مصلحی مارف سریشید سب کوہ عن گئے اگر وہ سالات جہلات کرتے ہوں یہ کملات حاصل نہ ہوتے آکھوں فا کمودی ہے درہ دا سوسن بھی اپنے پر ہوس نہ کرے لہڑے احتفاظت کی رہما کرے جب تک کہ نالہ بانجھیں سب نہ ہو جائے تب تک میں نہ کرے لہڑے اس کے ظاہر اس کی ہے نیازی سے وارا رہے یہ تاکہ تو فنا مسلمین سے ماحصل ہوں تو وال فا کمودی بھی اسلام۔ عین ایمان بھی آتے۔ یہ کام مسلمین قرائت سے ماحصل ہوں تک انہوں نے جعلیتے موٹن کے سلیمان کا گزر مرزا سخن ہی ہے دسوال فنا کو جب سیست آپ زیر یاد آتے کا کوئی شیخ ہے تب میری دعائیں نہ مانگ کر اس میں درپردازی سیست کی دعائیں دیکھو جب جادو گرد کا اپنے قتل کا تھیں ہو گیا تب انہوں نے میری دعا کی۔ جبے میں مرا کر صرف ایمان کا ہلاکت میری دعائیں کی دعائیں دیکھو جس کی دعائیں کو ہاتھیں لے تو پیدا کو ہاتھیں کو ہاتھیں کی دعائیں سائنس تھی۔ گیارہوں فنا کو جذب اللہ تعالیٰ کی بندے کا حکم لے تو پیدا کو ہاتھیں کی دعائیں کی دعائیں سائنس تھی۔

حکایت

اعتراف اشتات پہلا المراض بفرمول جادو گرد تو اسرائیل تھنڈ صری بکھروہ موسی طبلہ اسلام پر ایمان کیوں لے اتے۔ موسی علیہ السلام نہ ان کے نی تھنڈی لوگ اپنے کام کرے اپنے صرف اسرائیلیوں اور صربوں کے لی تھے۔ جواب پڑھتی ہے ایمان انہا ہا ہے۔ یکو ہم لوگ بھروسی مسلمان ہیں گزارے نہیں ہمارا ایمان ہے۔ اہت دو ہوتے کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ ان کی شریعت کے ادھم ان لوگوں ہے جو ایمان نہیں ہے۔ گزشت انبیاء کوہم اگرچہ خاص خاص بنا تعالیٰ کے نی اورے گزاروں نے ایمان کی خدمت سب لوگوں پر اپنے ادھم صرف اپنی ہے جو ایمان کے نی کے دو ہی تھی۔ یہ فتن خالی میں رہتا ہا ہے۔ اس کے جادو گردوں نے بھرے ہیں مرا کر کا اسٹا برب العلمین اور مال کا اسٹا بایتہ تو بتا دو سر المراض ہیں اس اہت سے سلام ہو ہتھے کہ جادو کو قتل نہیں کے گے بلکہ اپنی طبی سوت سے ان کی اہت ہوئی کیوں نے کرو تو فنا مسلمین اُل کی اہت فنا وفات نہیں اور تاجربہ قتل نے موسی طبلہ اسلام سے دعوہ فریبا تھا۔ لا یصلوون الیکما یادیتانا التماما من اتبیعكمال الفلبوبو کہ فرمی لوگ ہمارے ان شانہوں کی وجہ سے تم تک کوئی اور پہنچ کے تھا تو اور تکرار سے سارے چھین ملک ہو جاؤ گے اگر یہ جادو کو حل دیئے دیئے گئے توہناب کمل رہے اُل کی المراض ان لوگوں کا ہے جو جادو گرد کے قتل کا کارہ کرتے ہیں۔ جواب دو قات ہر ہوت کوئی تھیں خود قتل سے ہے یا ملی طوری۔ فرانس یہ یتو فحکم ملک کا الموت الذی اور فرما اپے تو فتح مسلمانوں اور فرما اپے اللہ یتیقوں الانفس حین موتھا ان آیات کا طلب یہ نہیں کہ قتل کا کارہ کرتے اور ملک الموت اور دوسرے فرشتے میں صرف طبی موت مرنے والوں کو ہوت

دیتے ہیں مختاری کو نہیں دیتے۔ الربا و کاربی طبق محدث سے مرے 7 انوں نے میری مالکیت مانگی۔ حماری بیٹیں، رہائش میں رب تعالیٰ نے مہی طایہ اسلام سے داد دے رہا تھا۔ ایک یہ کہ فرعون تم کو حکایت پہنچانے کا یہ صرف ان دونوں بناویں سے ہے۔ لایصلون السکھمانہ، سرا و مہ طلبه کا بے دل درود تو بزرگوں سے بھی بے اردن سا،۔ بھیں سے بھی۔ دبیں ظہر سے مروتے ہیں ملے زانش تکہ۔ واقعی قوم موسیٰ مطیعہ المطام اس لفاظ سے فرم دیتی ہے۔ مالب رہن۔ بہادری القاری فرعون کوہت و موس اسرائیلیوں شامل، بہادر کے پیچے قتل راتا پاہد، کشتا کار۔ منقطع ابیانہ هم اور کھاتا و انا فو قهم قاهر و نوح (روح العمال)۔ تیری العتر اخیش، تم۔ اکابر فرعون نے پڑا تجوہ و کوں کے باعث پاکیں کوئی نہیں سول دی گا۔ دبیں سول دی کیونکہ ان کے کئے اپنے پاؤں دیکھ کر محبت پکاں گر خضرت عبد اللہ بن مہاس فرماتے ہیں کہ جادا کریج کو فائز اور قاتل نہ کر کر شہم کو موس مصلح لور شیدہ ہوئے (تیری عذاب)۔ حماری بیٹیں اس قربان کے خلاف ہے۔ تو ابید اسی تیری یا کاربین کی سول لیکی تاریخ میں مطیع اگرایی اس نے سول بھی رہ دی تو کماسا کتاب کر پڑے اس نے بھی فیصلہ کیا تاکہ اس بکوں کو ہاتھی جاؤں کے کتنے کے کہہ مرد۔ بعد سول دی بہارے ہر اس (خیالِ دل) کیتے حالات کی رفتار کو راستے۔ لٹکار جلوگروں کے زادہ تقدیر پڑے۔ مدن جو موہری ہو گئی اس نے اسی ان شام کو سولی، میں اس نے اس کا تملا صلبستہ کیا ہے۔ بھی ہو اور خلبت این مہیں (ازبان بھی صحیح ہے کہ ایکس ای دن سولی و سعدی کی۔)۔ رہاں یہ دوں پاہی صاف ہیں۔ اس میں تعداد نہیں۔ چوتھا العتر اخیش، جہاد رہوں نے چھوڑ دیں گز کر کا اقتضاء مصائب بالعلیمین اور فرعون کے۔ اب میں کما صلبیا پا خوشیا بخیل وہیں ہا کا کر مرمی رہی اعلیٰ نہیں پر اعلیٰ نہیں۔ جمل کاکہ انہی پڑی رب کی آتشیں نئی نہیں ہیں ایکان اے اس فرقیہ میں کل جے کیا ہے گہوں جو رب تعالیٰ کو رب العالمین اور رب موسیٰ ہاروں نے۔ رب ایکار جملہ اسلام سے کرائی اگر اس وقت دھناتے ذفر فرعون کیا تھا کہ یہ چھوپ ایمان رکھے کا اعلان کرو رہے ہیں ان۔ بـ «رب میں ہوں اس اعلان کے بعد سب کو کوہ لگ گیا تاکہ یہ لوگ رب سے یہ رہا وہ اعلان لا پک۔ اپدروہنا کئیں کوئی، حوصلہ تاحد۔ قاس نکوبینا الگ خیال رہے کہ اصلبیوں میانہ سب حل کی ہی ہے کہ ہم بپ رہبی ایمان اے۔ کرہیا متربیا میں وہ اعلیٰ ہیں۔ ایک یہ اہب مطیعی اور کا اپنے رب کی تیات یعنی خضرت موسیٰ اور ان کے گجرات پر ایمان اے۔ وہ سب یہ کہ بسبیہ ہے۔ اتنی ہم رب کی آلات کے ذریعہ اندھہ تعالیٰ ایمان اے۔ یہ نہ کہ ایمان کو کچھ ایمان نہیں ہے ان کے خلا داد سرستہ ذریعہ است رب اوجلا۔ لایکا کیا تھی تھی۔ چاتا الدار قدری پر شیں ایمان ہے ان عکتوں سے یہ فرقیہ جان ہو۔

تفسیر صوفیۃ: موت موسیٰ نے کئے رہیں خذبے کا فر کے لئے صبرت۔ موت موسیٰ اپنے گھوب لئنی رب تعالیٰ نے۔ ملائی ہے کافر کو اس نے گھوب لئنی نہیں کیا ہے۔ اس نے۔ میں پہنچا ہو امر نہیں کافر رہا ہو۔ موسیٰ موت اور کارتا ہے۔ کافر کو موت کا کارتا ہے۔ وہ یہ لو جب فرعون نے جلوگروں کو سولی کی خوبی نہیں کہا تو بے دل۔ وہ موتی ملکہ دوستی ملائقت۔ خوشی کی۔ مخالفی میں بنام مقلبوں۔ بـ ۷۳ کن کی موت۔ موسیٰ کی جان لزدگی میں جسمیں قیامیں تھیں۔ مراکزی

پہنچ آزاد ہے جا آتی ہے مولانا ابراهیم۔

جانا ، بہت اور اب دکھل پاؤں رہندا آب د کھا شدال
و رہا۔ سبق تقدیم شد ، نہ قوس بدر ہے نہ صل شمد
پاؤں نہاب آن بہت ازروت درج از لقائے دوست دار د مدد فتن
میر دبیل در جان انگوں

نہیں یا لیت قوم یعلمون

جن جب جان اس ملی دہال کے مجھ سے آزاد ہوئی پتھر ترب تعلک کے میش مر قص کریں ہیں جا آتی ہے مجھے چاند بھال
ہے تھال ایسا دیندار انکھ آتا ہے۔ درج اس بھان سے الگ کرو جو چنگ جانل ہے جب درج کے مد نہیں تھے مم کا کتاب المحتاب تھا
بڑا کر ، تجھے کراس بورست تو شی ہے تھی بے شم ۔

لوں کا ہا ہے ۔ مومن مر گئے قید سے چھٹے وہ اپنے کر کے
منڈل ہیں اور نکلے ہیں ۔ مومن مر رنگے یا پتھر میں اسونے اس فرائی کر کر کاروبار فیض بند میں کسے ایسا نہیں
ہے جو وہ اللہ کی رحمت ہے۔ مومن راتیں تھیں کافر کاروبار اسی ریجن تھیں تا اپھا۔ مومن کے لئے یاد کی رہنامیں فیض کے
نقاب میں اندھی رہا تھا۔ میسٹر ٹھول پر میرزاں سبھی اگھی ہے۔ جلوہ رہوں تے میں راتی کہ ممی ایم تو فرعون کی محیث
پر بھرا۔ ایسا مسلم اٹھی اور اپا بے صبر ارکھ۔ اندھا تھا اپنے گھبولاں کے مدد قبیں یہ لست ایسا ہے بے رُفتی ایسا شوق ۔
خوف اور الحامت اور ایسی مہلات خواریں تھیں کہیں کرے۔

وَقَالَ الْمَلَائِكَةُ قَوْمٌ فَرْعَوْنَ أَتَنْرَفُوسِي وَقَوْمَهُ لِيُعَذِّبَنَا وَأَنْتَ

اُندر کا ہیکی اگر وہ فر غول کی تو ہم سے کہا جھوٹتا ہے تو اور کہ اُندر تو ہم کا کہ خدا یہیں نہیں
اُندر قوم فر غول کے سرحد پر ہے کیا تھا اور اسی کی قوم کو وہیں لے جاؤ گھوٹتا ہے کہ وہ زمین میں نہیں

فِي الْأَرْضِ وَيَدْرُكُ وَالْفَتَنَكَ قَالَ سَنْقُتَلُ أَبْنَاءُهُمْ وَنَسْتَحْيِ

زمین میں اُندر جھوٹیں بھیج کر اپر ہی سے سبھوڑ دیں گو اسی نے اپنے کرکم تھلکی میں ٹھوٹے ٹھوڑے کھوائی
بھیج دیں اور جسم کے بھیج دیتے تھے اسے بھتی سبھوڑ کو لے جاؤ گے بہرہ ۲۰۰۰ بھتی ملٹن کر میں

نِسَاءُهُمْ وَإِنَّا فَوْرَمْ قَهْرُونَ

اُندر نہیں مار کھوئی گئی ہے اُندر تو کہ ایک ایسی اور جھلک ہے اور پر ایسے کہے مالب ہیں ۔

کسی کا سکھ اور اس کی پیٹھاں نہ ہے بھکری ہے اور جو بھلک اسی پر غائب ہیں ۔

تعلق ہے اس کے لئے کاچھیں تائیں سے پہلے مرض تعلق ہے پہلا تعلق ہے بچھل آیات میں اس مظہر کا ذکر ہو اور فرعون نے بڑوگروں سے کیا ہیں قتل کی دیکھی۔ سبھر قتل کر دیا تھا اس مظہر کا کہے جاؤ اس نے موی علی الملام سے کیا ہیں اس نے اس زمانہ افکار اور ایمان کا کچھ دیکھا تو سرا اعلق تعلق ہے بچھل آیات میں فرعون کے اس علم کا ذکر ہوا اور اس نے حقیقتی طور پر بڑوگروں ہی کیا کہ اس کے اس علم کا ذکر ہے وہ اس نے اس اسرائیلیوں کو بڑا شدید کردیا جیسی ان کے بھروسے کاٹل اور بھیجوں کو بڑوگروں کی بھروسے کیا کہ اس خاص اور ذاتی علم کے بعد اس کے حامی اور راہگی علم کا ذکر ہوا وہ رہا ہے تیرا اعلق تعلق ہے بچھل آیات میں بڑوگروں کی بھروسے استحقاق کا ذکر قتاب اللہ تعالیٰ کی اس خصوصیت کو کہے جاؤ اس نے اپنے تمیز ہو کی وجہ پر اس طبقہ اسلام کی فریبی کر فرعون ان کی بیانیں است کر ساکر رب ایں سے رحمہ فریبا کا ذکر یاصلون الیحکما یعنی تھا اعلق تعلق ہے بچھل آیات میں فرعون کی بدہماںی کا ذکر ہوا اور اس نے بڑوگروں سے ایسے تحریر کر دیا کہ اب فرعون کے اعمال بیوالیں کی بدہماںی کا ذکر ہے کہ وہ فرعون سے بدتر تھے اسی فرعون کی بدہماںی کے بعد اس کے ماحول کی گندگی ہے اس کے لئے کہ اس فرعون کی بدہماںی کی وجہ پر اس ناگانہ مہالوں قاب

تفسیر و قال الملائیں قوم فرعون۔ ان جو رئے حضرت مولانا ابن حبیب سے دریافت ہی کہ جب بڑوگروں نے جسمیں گر کر اپنے ایمان کا مالمان کیا تو چمڑا کا کھتماٹیں ایں۔ آئندہ بھوکھیوں کی وجہ پر اس نے گمراہ فرمایا ہے فرعون سے یہ کہ موسیٰ علیہ السلام عطا نہ کر کے بعد صدریں تحریر کر دیں ہے فرعون کے وہ بہمیں پہنچ کر اور کوئی تبلیغی دعا کیا تو بڑوگروں سے مقابلہ ہوا اپنے بھروسے کے جسمیں اگر نہ پہنچا کوئی اسرائیلی ایمان اے۔ قال میں روئے تھن فرعون سے ہے ملا سے مرلو ہے سرواروں کی بحث۔ قوم فرعون سے مراد ہیں قبیل اور گنگہ فرمی اور کب تبلیغی دعا کیا تو بسلی فرعون نے بڑوگروں کو قوتان کے باقی پیاروں کو تو اکرسی دلواری گران چکا اکھر اسرائیلیوں سے بکھڑ کیا اس پر اس کے ارکان دوست نے فرعون سے یوں خطاب کیا تند موسیٰ و قومیہ قتل کا تقدیر ہے۔ تقدیر خطا فرعون سے ہے۔ موی علیہ السلام میں حضرت اوران بھی شاہزادیں اور قومہ سے مراد ہیں وہ چنانکہ اسرائیلی ہومیدان مقابلہ میں ایمان لا پکھتے اور ہر برادر ایمان لا رہتے ہیں۔ قوم سے ایمان کا ملک مراد ہیں وہ موہے علیہ السلام کے نبی ہم قوم ہے۔ دیال رہے کہ اتنا در وال اور اتنے قبip کا ہے ایک اکار کلار ثابت رہیے کہ ایمان اے فرعون ہم کو حیرت ہے کہ اتنا بڑا بڑا گروں کو تو سول رسیدی اور موہی علیہ السلام اور ان کی قومی اسرائیل کو چوڑنے والے اپنے قتل نہیں کیا۔ یہ نیو ایکن کا لیے ہی چھوٹے رئے کام ایشیں قتل نہ کر کا اگر لیا ہے تو حیرت ہے۔ یہ مخصوص واقعی الارض ہے مبارک تعلق ہے تقدیر کے۔ اس میں امام الجامعہ عاتیت کا ہے جس کے بعد ان چیزیں ہے۔ لہلات مردوں، جی قائد میں نہیں فرعون کی میہانت کر دیا گیوں کو شرف سے روکنا اللہ کی عہدتوں نے لگائے تھے اسی شفابھی یعنی فرعون سے جنگوں کے بندوقوں کو بخداوت ہے ابھارنے والار سے موہی اور مصیری نہیں۔ بہو فرعون کی ساری ملکت کی زمین یعنی تیرہ ان کو چوڑنے کا تجھے یہ ہو گا کہ یہ اپنے زمین نے یہ تحری ملکت میں اسہا پہنچائیں گے۔ ویدزک والہت کا اس جملہ کیست ترکیبیں ہیں۔ آسان و لیکب یہ ہے کہ ویدزک مطلف ہے یقیندو اپ۔ پوچھ کر وہی ان پر شدید ہے اس لئے یہ کی تھیں صفاتیں

بے ہدای قرائت میں الہتک ہے نہ اللہ کی۔ بعض قراقوں میں الہتک ہے اور ہوت کے نہ ملے اس لذات کے
معنی یہ ہے کہ حضرت موسیٰ تھے کہ وہ خیری مدد و تحریک کرنے والیں۔ مسلمی قراءت کے سنت یوں ہے کہ تو کو
اور تمہارے مہدوں کو رُک کر دہیں اسی میں انگلے کے فرعون کے مہدوں سے کون سے مدد ملے ہیں۔ سچے قویٰ قبل یہ
ہے کہ اس نے اپنے نام کے ساتھ سے بعضاً اکڑا قدسی یعنی ہے تھا وہ دہلی کے بادشاہوں کو عکس برداشتاروں میں مدد کیا
کریں۔ ملاصدی یہ کہ مصطفیٰ کے مہدوں کو عکس تھا کہ خود فرعون کوچھ ملے۔ مصطفیٰ اُس پاں کے لوگوں کو عکس تھا کہ اُنکے نکاح
وززاد فرعون میں نہیں پہنچے تھے اُنہم اس کے ہاتھ کو پہنچ دے۔ اس نے دکاں تھا کہ اُنکا حکم الاعلیٰ میں
تسدیق اپارہب اُسی نے اس ساتھ بھروسہ دب جیں ملیں بارہب اُوں۔ بعض نے فرمایا کہ فرعون خود مددوں کو بنا تھا اور کہ کمر کر
کر دیتی تھی اس کے رب بھروسیں اور لوگوں سے اپنی سختی کرنا تھا اور کہ اُنکا حکم من المغیری۔ فرعون
فرعون نے کسی کی مدد نہیں کی بلکہ لوگوں سے اپنی مدد کرتا۔ وہ کماں تھا کہ معلمات الحکم من المغیری۔ اگر وہ
اگر وہ خود مددوں کی پستی کر تھا تاہم وہ رب الہی یہ کہ کمال اُس کے متعلق اور مدت سے قابل ہیں کہ سماں قابل مدت قوتی
ہے۔ قال مستفت بن ابا عهم۔ يَفْرُونَ الْأَنْجَابِ بِهِ تَرْكَ سَوْلَ كَبِيلَيْنِ غَافِرَانِ سَوْلَ دَرَابِرَانِ بَاتَ كَاتَهُ
نَوْ كَاهَرَ بَهِمِ اسْرَاطِلَ كَلَيْنِ بَرَشُونَ كَلَلَ بَرَشُونَ كَوَسِيَنَ كَسَّابَ اَنَّ كَهْلَيْنِ عَلِيَّ اسْلَامَ لَوَانَ بَلَقَوْمَ
لَهَادَ كَاهَرَ نَسِيَنَ بَلَادَ كَيْنَ كَهْلَمَ بَهِمَ تَهَدَّدَ اَهْرَانَ كَيْنَ قَمَ كَهْلَمَ كَرَبَرَنَ كَهْلَمَ
نَهَنَ كَهْلَمَ بَهِمَ بَهِمَ سَلَطَنَتَ كَرَبَرَنَ اَكِيرَا بَلَلَيْنِ بَلَلَيْنِ نَاهَنَ بَلَلَيْنِ بَلَلَيْنِ بَلَلَيْنِ بَلَلَيْنِ
عَلِيَّ اسْلَامَ اُس کے گھر میں بولٹی سخالا قافت اُنچ سے بچا جاس و رکت کے شوئں اگستے کا ملکان نزولا۔ دیکھو اس کی بولٹی کر
موسیٰ طیبُ اللہُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور سید و مولیٰ اسراء خلیل کے قل قل کی اس سیمی کریمان کے نام نہیں بلکہ فرعون کے
ذمہ کا ملکان کر دیتا۔ فرعون دب بڑی طیبُ اللہُ عَلَيْهِ السَّلَامُ کو دیکھا تھا خوف سے گھر ابجا تقدی و مفتتحی نساعہم۔ یہ بہارت
سطوں ہے سفلی ہے۔ اس میں در سرطان نہ کارہے مستفتحی کے معنی یہ ہے کہ وہ اُنکو دہنہ پھوڑیں گے۔ اُنہیں اُنیں نہ
کریں گے۔ ذیلی دہنے کے مقابل ہاتھ دے کماں بکر نہ کہاں لے کر دو اسرائیلی لاکھیوں کو دہنہ دس لے کر کھا کر
پوری خوشی اور تاریخی خدمتیں تریں۔ آنکھ کے لاملاستے اسیں نہیں کہا۔ لفڑا اس پر یہ مال نہیں ہے سو کارہ بیانہ کا مقابل
ہاتھ ہے تھے کہ فداہ اور شاء کا مقابلہ رجلا پتہ تھا کہ ایسا ہے۔ علیحدہ قل بچوں کی ایسے ہے تھے کہ مدد و نالہ اُنکیں کو کمزور کر کے
کی جو جن کا آنکھ خور تھیں جنہاں کے کی اُنکی لڑکی ہے۔ واقعہ قومِ قاهر و نیسی مبارک۔ مطہریت نہ مستحقی۔
لائے مدد فرعون اور اس کی ساری قبولی قدم ہے۔ فرق میں مدد ملکان بلندی نہیں بلکہ درج کی بندھی مراقب۔ فرمادن ہاتھ
تم ہے۔ مخفی نامہ بلہ ایسی بول رازی نے سیڑھا کر دیتے ہے کہ مہمی اسرائیلی بزرگ سری مدد اسلام کی بکار اُنکی سے پلے ہاتھ تے
ایسے ہی اب بھی غالب ہیں۔ جلدے قرار اور اسے ظاہر میں کوئی فرق نہیں آتا ہے۔ ہم نے کچھ دن کے لئے سارے خواری پر
اسرائیلی پیارے اُن کے اس کے نہ کر دینے تھے دو اپنی تھات کو یہ سمجھا ہا بے کہ اسرائیلی لوگوں کو عزمیں لےواں کل نہیں پہنچا سکتے۔ ہم
کوئی کی بیال نہ ملتی ہے۔ یہاں سے جو طرف گوہ ہیں۔ ہم ان کے طرف سماں ہیں ہم کو ان کی بکال بہدا نہیں سمجھتے کہ اس

فان الملا - الاضغاف

سے ملٹڈی-ارج (معنی)

خلاصہ افسوسی تدبیر میں جوں کے باقی جوں نئے اکار اپنی سالی دست دی تو ان کے دہاری لے کر فروں کام
لو تجہیں اور انہوں اسی نے زندگی خداوند کو سوتی دے دی تھیں اصل سماں ہیں تین کی جسے بلوگر ہے پرانا
سے بھل چکے تھے تین سو طیہ اسلام کو اسی شیخی قومی اسرائیل تو ان سے پہنچنیں اکار اپنی بیشتر تھوڑے گان
ہے کچھ دل کے گاہ کریوں وغیرہ ملے میں خداوہی انتہا ہے۔ چاروں سوں کی طرح اور لوگوں نوں من اور اپنے اور
تمہارے ہاتھ میں جوں کی مدد نہ کریں نہ لاگوں کو مدد کرنے چاہیے۔ جوں تو ان کے متعلق کیا لختا۔ ذہنیت
ان کی بہت لٹک کر کاکار تم کردن کو دیتے ہوئے ملے اسلام کی پیداوار ایک سے پہلے ہم اسرائیل پیچوں کو ایک سرچھے تھے تھیں جوں نہ
پہنچوڑ پہنچے تھا اکار اسرائیلیوں کی اُسی قسم تھے جوں کی لڑکیوں نہ انہ کو داری مدد نہیں۔ مگر آقہ ہم پھر شروع
رس کے سے ہم پلانیں نالب ہے دیے ہیں اپنے بھائی ہے طبع بالکلی تھی اپنے کو موصودہ رہنا ایک عارضی حقیقی نہیں ان
قسم پلٹنڈہ میں کے تاک انہوں نہ وک پڑوڑی تھا کہ کوئی راجحی۔ تھم کوں کی کوئی نیواہ خوب۔

فاما کہے؟ اس آئی کے بعد سچنڈا نے عاصل ہوئے۔ پس لفافا کوہ طریقہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) مکمل فرمائیں۔ اسے بعد مرتب ہو تو کھاں نے اس سلسلے پر درجیں کیا ہے؟ اکوئی ہو ورنہ، بالآخر لوگوں میں یہ بات کسی جیسا کوئی تغیریں مرغیٰ نیا نہیں دو سرافا نہ کہہ بلکہ اسکے مصلحاء میں ہے۔ حضرت انجیاء کوئی کہتے ہیں؟ اس کے نیچے اصلاح کیلئے کوئی قضا اصلاح۔ یہ قاتلہ یفسوس اسے عاصل ہوا۔ آج بھی یہ درین قلوبی ووگ طلاقوں کی خوفناکی کہتے ہیں اور تخلیقیوں کو لدھ کتے ہیں۔ یہ سبق ہاپڑا ہے۔ تیر لفافا کوہ طریقہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی پرستش کیا تھی اس کے بعد اس کے نام کے ہوں گے۔ مثلاً میں کی رائے اسے قاتلہ یفسوس کے عاصل اس کے بعد اس کے نام کے ہوں گے۔ اس کی پرستش کے بعد کہتے کہ وہ کسی بت کی میں کرایا تھا جو تھفا کوہ ہے؟ پتے کو وہ سول چھٹا قابل بحث کیا تھا؟ ماریا کو پانچ طبقہ جانواریں تھیں۔ ماریا کا نام فرمائی ہوئی تھیتے ہیں ماریا کے دل میں کوئی تغیری نہ تھی۔ ماریا اپنے گئیں۔

جز کار انجام ایجاد است ہائرنی محیب درگو خدا است
پانچوں قائدہ پر بنی یاہی بے محل و ماتب محل بین سے ملتی ہے۔ یہ قادہ حاصل ہوا مستحق ایسا ہم
کے نجوم فرمون کے نزدیک اگر جرم، تصور قائم ہوئے طی الامان کا ان کی وجہ سے رہا ہے
اقوویو پھوپھو ہوئیزدہ موی ملے الامان ہے اور پہلے کلب پھوس کو قلی کوں کراہیتے ہیں کی رکاوٹ کے لئے قل آر
پیدا ہوئے کلے اور فرمون ٹاہو روٹاک میں الیکلاب ساریل جیں کہ قلی کیون کراہیا ہے سیوے پے اس بندی کی پیدا و قوت
فائدہ کردہ ہے این ایلی مردت آئی قلم کرنے کے قدر بخک کے لئے ہرداں ہون کر جنگاں اکلیت ہے جو ہمیں اسے مرت
یہ نہ ہے میں مستحق ایسا ہم سے حاصل ہوں۔ دیکھو اب فرمون کان بے قسم اسرائیلی پھوس کو قلی کرانا صرف
رکاوٹ کے لئے قاتا ہوگی میں بیری خداقی ہے عزت قاتم رکبے کر گے اسی کامکش روی دیکھو کیا ملکاں خدا رکوب

رسول مولیم مؤمنین۔

اقریر صوفیانہ: اے احوال، ہمیں بیت اول سے نظر گئی تھی، جسی ہے محجب، جسکے دل میں حجود فور نہ ہو۔ فر
واکارا۔ جلد کروں کے دلوں میں لفڑی تھی، نیز وہ بکہ فاکر منتہ تعالیٰ میں طیب الاسلام کے تعالیٰ عکس فور نہ تھا جس
کا تجھے ہے اُنہیں کی بھصل میں پھالی خوف خدا میں گماں ہو کر یادِ عمر بر کافر کافر مذکول میں سے تکلیف فرمون کے
دل میں مطر می طبِ الاسلام بیتہ آتی ہو رہا تپ کے تالیم میں ہلاکتی غرس کے دل میں تکلیف فور قلاں لے
رہا بیت خوف خدا پیدا کر سکی۔ لذا اس کے دل سے دُکر کافدان فقیر فور۔ اس ہو ایک اس کی خوبی خوار کارخ نور محل
استھان پول یا جائے می طبِ الاسلام کے اسرائیل یہوں کی طرف اس کا رجح اور گیل اس لے کتابے و اتفاقو قوم فاہرون
می طبِ الاسلام تپ کا حصہ ایک ہی میں گمراہ کروں دُکر فرمون کے دل دُکم کے چیز اس لے فرقِ محل ہے کہ جس
کی سب سے کم دل خود فور۔ اظیفہ: مشقِ اکستان میں ۱۹۷۱ء میں ہاں ملے سے نہ اوت سار آنکری و فیری عام ہو رہی
تھی۔ ملک کے علاط قابوں میں آتے تھے۔ تن ارب روپے کامل تسلیں کیا جلی انسان اس کے علاوہ ہے کہ اپنا سلاد
نے رست کی بڑی اولاد کیا۔ جدی سب فیکر ہو گئے صرفِ ارشاد کے ہم کی یہ تھے کہ ہے پیا اکستان کو چا
لیا۔ پہلے ہے اے سرگن عاتب ہو گئے ہے، دل کا دکھ کیا ہے۔ بیت ہے کہ بڑے بڑے سرگن یہ ہے ہو گے تو از
ہمارے دلوں میں اند رسم کے ہم کی بیت آیا تھا تھا زمانے اُسی زمانہ سرگن یوں ہی شایعیں و نیز وہ بجدی یہ تھے کہ
کے دن بیتِ صلیٰ ہم کر دی تھی اُنکے لئے مدرس فاقیح کا اعلان اسیں ہم کے ساتھ ہو اک ایک طانہ بدل کی کال دیکر
ہوئے اُنکے یہ بیت ہے۔ اُن اکستان میں ایکسادرش اُنکے ہم سے معاشرے جوں ہمیں ڈو ڈیں تو ہو اس سب سطحیں
صرف ہم نے کم کر دیا۔ اللہ رحمہ دو ارسل کے بیتِ بیتِ احمد سے بیتِ قویں القریش۔ گلی ہیں۔ ۱۳ سرس پر یہ کہ حضور انور
ہمارے محل سے ۱۴ بیتِ بیویاریں۔ اخمام اللہ ہم گناہ کی بیت نہیں ہے کی۔

قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ أَسْتَعِنُ بِأَنْتَكُمْ وَأَصْبِرُ وَإِنَّ الْأَرْضَ لِيَنْتَهِي

گریزی سلطنت و احیان قوم کے بیتِ مدد ماحتو اثر سے اور گورہ تحقیق زین اللہ کی ہے

برٹش نے اپنی تحریک سے فرمایا اسکی حدود پاپر اور گورہ۔ بیک زمین کا ساکن احمد ہے۔

بَعْرَرَهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَقْبِينَ ۱۷۸۵

وارث ہاتا ہے اس کا جسے پاپنے اپنے بندوں میں سمجھتا ہے اور اپنے ۱۷۸۵ ہے۔ داسی پر بہر کا دوں کے کہا جوں نے

بہر بندوں بیت سمجھے ہے اسکے وارث پناہ اور آقر میدان ہر بہر کا ریوں کے اگدے ہے جو کہ جس کا نام تھا

مِنْ قَبْلِ أَنْ تَأْتِيَنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا جَهَنَّمَتْنَا - قَالَ عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ

ایسا بے شکر ہے کہ اس کی تحریک نے کسی پا سارے پاس اور بھی کوئی کام کرنے کے لئے اس فردا

يَعْلَمُكُمْ وَيَسْتَخْلِفُكُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ

لہاں کسے اور اس کی بھر زمیں کا دارث قبیلے میانے ہے۔ لیکن کوئی کام نہ رکھے

اعلیٰ ان تیات آپنی تیات سے چدھنے تعلق ہے۔ پہلا تعلق بھی یہ میں فرمون کے مذکورہ علم فرمانبرداری اسرائیل کے مژوہ میراث کو ہے۔ یعنی ظاہروں کے شوون کے بعد مذکورہ میں کے مژوہ کا کارہور رہا ہے۔ دوسرا تعلق: آپنی آیات میں فرمون کے تین طبقے آپنے کارہوتے کرے۔ قدر اس کے تعلق تقویٰ و مبارات اور میتوختی، کارہور ہے۔ گواہ بر کے بعد تیات کا ہے۔ تیسرا تعلق: آپنی آیات میں فرمون نہیں کی ہے۔ لیکن کارہوتے کا دو دو لوگ یعنی یہاں آپنی نہیں فرمون کے پاس قراری ہوئے۔ اب یہی اسرائیل کی ہے، کارہوتے کریں لوگ اپنی پہنچ میں طبقہ السلام کے پاس پہنچ لیتے آئے تو اپنے اپنے اسیں تسلی وی۔ گواہ مصلحتی نہیں کے بعد یہی ہے۔ یعنی اس کی کامیچ تھا تعلق: آپنی آیات میں کارہوتے کر قدر اس نے کارہوتے کا اسرائیل کو ہلاک کر دیا۔ کارہوتے کر قدر اس نے فرمایا کہ میراث ارب خود فرمون و فرمونیں کو ہلاک کر دے گا۔ یعنی جسمی، مکی کے بعد یہی مکمل کارہوتے کر رہا ہے۔ قلم مدد بحکم انہیں لکھ دو کم۔ پانچواں تعلق: آپنی آیات میں تین اسرائیل کی ہلاکت کا کارہوتے کر قدم کارہوتے کر قدمون نے کیا۔ اب یہی اسرائیل کی عزاداد کا کارہوتے ہے۔ جس کا امام، مسیح علی السلام نے اپنے رب کی طرف سے کیا۔ چھٹا تعلق: بھیل ۲ یہ میں فرمون کا ملاموت اور موی اُنکی فریاد ہے وانا فوکھم قاہرون ہم یہی اسرائیل ہے۔ ملک اپنے اپنے اس کے اس دعویٰ کی تزوید کی جادی ہے کہ بیوی غلبہ سقینہ ہے پر کارہوتے کے بعد چھپے رب کے پیچے مددے کا کارہوتے کر رہا ہے کہ مقلی کی تکالیف لور ناس کا ظلم بارہ پڑھتے ہیں۔

فیض: قال موسی لقومہاں سے پتا یک جملہ تھا شیرہ ہے کہ فرماغذیں کے اس موڑ کی خوبی اسرائیل کو پہنچانے تو ۳۰ سی علیہ اسلام لئے پاس فرمادی ہوئے کہ رب ہم کیا کریں۔ تب آپ نے یہ قبول کیا۔ قولِ سینی فرمادی ہے تم کہا تو تکہے۔ حکم ہے 'تکل' لازم ہے کا ز دعہ 'ذخیر' کا انتہاء فرمادی ہوئے۔ میں طبق اسلام کا یہ قول باتیلی کا ہے یاد رکھے کہ وہی ہے کہ وہی ہے رب تخلیٰ کی طرف سے۔ آٹی ہی اس کی طرف سے 'زدہ' ہی اس کی طرف سے۔ زبانِ موسی عیسیٰ اسلام کی ہے 'فریک، رب تخلیٰ کا ہے' فرموم سے مراد ہیں 'ذخیر' کی اسرائیل ایک الجہان نہ لائے تھے باہو قطبی ایکن لے آئے تھے ان سے یہ کام نہیں جیسا کہ الگھے مطہرین سے غایہ ہے۔ استعمیتو باللہ و اصبروا یہ کہ الا انور ہے۔ ان میں آپ نے اسرائیل کو دو

امام کے امام ہم سپاپلے کے شواع میں ہندو لملحقین کی آنکھ میں عرض کر پکے ہیں۔ اس سے مراد ہمیں صاحبین
ہوتے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ تم لوگ ہم سین صاحبین مولوی ای مل پر ربوہ تھیا ہی تھاری ہے اور آخرت ہمیں تصاری بیا یہ
دنیا ہی ملکات مارتی ہیں ٹفر کار ہلب قمری ۱۹۔ قال والو وقینا من قمل ان دستیا ۱۸۔ عرض کر پکے ہیں موسیٰ ہے جو
امرا یا یہوں نے صرفت ہوئی طبیعہ اسلام سے کی۔ ٹکڑا کے حقن ۱۹۔ یعنی خیال میں رہیں ایکیس کہنی اسرائیل نبی قربان
ٹفر گون سے کی کیونکہ اس موزی سے رب تم کی اضافت کی کوئی امید نہ تھی۔ شہزاد اور استحد احتال سے کی کہ گردہ لوگ جانتے
تھے کہ جب رب تعالیٰ اور استہم سے کچھ ٹھیک سنا تو یہ راستہ ہماری کیجے تھے گے۔ حضرت ہوئی ہمارے لورب کے
درویان بہتر نہ کیجی ہیں۔ اس لئے اسنوں نے حضرت ہوئی سے فرمای کی کہ طلبی اپنے تکمیل ہے آپ کی رب عبادت یہ
حضرت کے مکالمہ پارس انجوہ کی دعا ضرور کے کاتاتحت ہے تھی کہ حضرت جمیل ہمیں مدعا کی دشمن میں اگر رہائیں مانگتے ضرور
سے آئیں کملوات تھے۔ اور سری یہ کہ فرمای اپنے اسرائیلیوں نے کی ب قوم کے نمائندوں میں کروں لئے اسے ان سب کی
وضن قرار دیا اور ٹکارا اور ٹریلیاں اور ٹینیساں بابت ایسا۔ یعنی ستانیں تم سات کے یا ساتھے جاتے رہتے اس لیے اسے مراد
ہے جنی اسرائیل کو فرمان کا قائم ہاتے رکھنا ان سے طرح طرح کے ٹکلندہ ٹکل دھمل کرناں کو ملکہ شہزادہ شوار فور نہیں کاموں
پر ٹکلک انسن نکار تھا۔ بعد کلکاہوں کے ای ہزار پیچے اسی ترکوں نہیں میں کی خیرے کہنی اسرائیل سے ایک پیور اور
کام سے ٹکلک بہادر توپاک ہو گکہ دھارنے کے بعد طریق ہے۔ صراحتاً کہا ہے کہ درود کا آنکھیں تحریف کرنا
و اسی کسل دلوار کو دیتا ہیں دیندہ ایک سلطنت سالمانچہ جو ہے کہ تھوڑی کمراہ جلا ڈائیکی خوشی میں شریک ہو جاتا۔ ان لوگوں
نے لگتے ہوئے سرا امیرت القیار کیا یعنی، تھوڑا گفتہ۔ مجاہد ہے کہ قاتیہاں میں حضرت ہوئی طبیعہ اسلام کی والدات تحریف مراد
ہے تلقی ہاتے اتنیا۔ یعنی آنکہ تم کی دیانتی تحریف اوری اور یہ شان کی کوئی نہیں اس لئے دلدادنہ کا بکر
ایلان سے تھیں لیکہ اُن کو ہجید میں رب تعالیٰ نے ہی ان بزرگوں کی تحریف اوری کو بہت ارسل انکی وغیرہ ٹریلیا ہے۔ المذاقی
اسرائیل کا اپنی اُن کا قاتیہا کا، ولعہت در کہاں اک درست ہے۔ ومن یعدما جنتتنا کی یہے کہ یہاں گئی یعنی
آن سے مراد ہے۔ ہوئی طبیعہ اسلام کا یہی نہیں ایسا ہے۔ حضرت تحریف الہدی خیل رہے کہ ہوئی طبیعہ اسلام کی درست ہے
بعد اور آپ سے فرمون لی گوئیں چیزیں جانتے کے بعد اسرائیلیوں پیوس فلاخ نہ ہو گیا تھا۔ ان کی لذیعی ہیں تو ہمیں کوئی حق یعنی
آئی ہے۔ ہمارا یا تھا اپنے ۱۷: حادث ان اپنی آرام کرنے کی چیزیں وہ تھا کہ جلد گروں کے ہیلان لانے کے بعد اس مددوں نے ہر
اسرائیلیوں کی لذیعی اُن کو دوں اس نے ہم کے ذرع کا مالاں کر دیا۔ وہ مذہل یہ عرض کر رہے ہیں۔ اس عرض انتہا
ہوئی طبیعہ اسلام کی تحریف اوری سے ہارا ہمیں نہیں ہے بلکہ ہوئی طبیعہ اسلام نہیں سے تحریف۔ ترانے سے دعہ فریلیا تھا
تھی اُپ لند ٹکیا ازرم، ۱۸: ہو گا تکر فرمان کی طرف سے۔ لہان ہو کیا ہے تحریف کر عرض کرنے لگے تو فرمان
نے پھوں لے دیں ۱۹: العاد اے۔ فرمایا اس پر مل شواع کرو اس لئے اوقینا میسیقہ عاشی پلک درست ہے۔ ڈیال رہے
کہ ایلان اور تھی اور ان تمام سی ایں۔ ان میں کوئی فرق نہیں کیا جائے میتے کے لئے ایمان۔ کی قاتیہاں اسی جنتنا
یا عرض لے کیا کہ زندگی اور ان کی آدمی ایسا کہتے ہیں اور ہمیں ایسا جسم و جواہر کی آدم کو یا بعض لے کیا کہ آسمان سے آئے ایلان

کتنے ہیں اور مطہر اُنے تو اونچی کایا تابتہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کوئی فرم نہیں ہو رکھیں اسکے لئے قابو بے قال عصی و بکمان یہ لکھ کر مذکوم ہے حضرت موسیٰ طیب السلام کا درداب ہے آپ کامی فرمایا تو امید راستے کے لئے بے داش و بکمان قرب بیان کرنے کے لئے کہ کروں کالیوں، اماں گی بیٹنے والے کے لئے ہو تابتہ اس لئے سی فرمایا ہے۔ یہ لکھ سے مراقبہ عذاب سے بچاؤ کر مادہ شر من سے مراود فرعون اور سارے فرعونی لوگ ہیں یعنی یہ اسم جس ہے یعنی امیر ہے اور قریب ہے کہ تمارا رب نہ کمال شاد و شن فرعونوں کو بچاؤ کر دے۔ ولیست مخلف کم فی الارض۔ عبادت سلطوف بے یہ لکھ کی۔ اتفاق کے سقی فرعون کے بعد اسرائیلوں کو ظاہر سلطان بناللہ الدش سے مراویں میں صورت ہے چہ قدر اسرائیلوں کی سلطنت فرعون اس کے پیچے ہو گی اللہ تعالیٰ اتفاق کرتا اکل درست ہے پر قدر اسرائیلوں سارے اسرائیل اس وقت موجود ہوں گے۔ یعنی قفر فرعون کی بنا کرتے پہلے وفات بجا اسیں کے پہلے صورتی خلافت سلطنت شروع ہے پہلے قاتا پائیں ہوں گے۔ اس لئے میں فرمایا اکل مذکوب ہوں یعنی میں فرمایا اسی اسرائیل سلطان ہوئے خلیل اللام کے نندیں صورت کیا تھی تو کفر قرآن مجید کو درست آئی ہے مسلم ہوتا ہے کہ اسی اسرائیل سلطان ہوئے فرمائے وlor شنا القو ۚ اللذين حکم انویس تضییغون مشارق الارض و مغاربها ۖ کو کافی کو زلیل کیا یا کافی کی سلطان ہوئے (عملی و کبیر و غیرہ) اللذ اخواز ہی ہے کہ موسیٰ طیب السلام کیے دوں وہی اس وقت موجود ہوئی اسرائیل سے تھے و رب نے اپنے فراریے فیتظر کیف تعملون ۖ یہ مبارک سلطوف ہے یہ مخالفت پر چوند اسرائیل کے امن المآل کو دیکھا انسیں خلافت ہی نے کہ فرار بعد ہو گا اس لئے ارشاد ہوئی ہے بھی خیال رہے کہ کفر کے بہت سچی ہے۔ فوراً لا ۚ آنکھ سے دیکھا تقارک اُنکھا باتا یا اس خنزیر دو معنی میں سے کافی سقی فرعون کو عکس پہلے تھی مسقی سے رب تعذیل ہا یا ہے۔ (کبیر) کیف تعملون ۖ یہ تیا کر رب تعذیل تحدیت اعلیٰ کو سمجھی، یعنی کافر اعلیٰ کی کیفیت کو ابھی ہے اس فرمایا عالیٰ کام قدر ہو تو یہ کہ تم سلطنت پا کر آزاد ہو جا لے پکر رب کے سطح فرعون اور اسرائیل جانشیاً مقصود یہ ہے کہ تم فرعون سے آزادی اور سلطنت پا کر آزاد ہو جانا یا مقصود یہ ہے کہ تم فرعون سے آزادی اور سلطنت پا کر رہا یا کے کام کر دے (از درج الحال) تم اس وقت بدترین تھیں ہو جاؤ گے اور اسی ہی ہو۔ حضرت موسیٰ طیب السلام نے اثارة باکل درست ثابت ہوئے

خلاصہ تفسیر فرمایا کہ اس طور پر جو اسرائیلوں کو کافی تھا گہرے کہ اکرسوی طیب السلام کی پاس آکر جوں گذا رہا۔ تھے موسیٰ طیب السلام نے ان سے فرمایا کہ میں کہو تم خدا ہوں اور بعد خوش فرمیں۔ آنکھ یہیں کہ اللہ سے ماء مطوف فرعون کے مقابل اور فرعونی مصیتیں اور آنکھ پر سبز لون۔ میرے ہر مطلک محل ۖ یا جاتی ہے۔ خوش خبریا یہیں کہ لئن مصفر فرعون کی ملک نہیں یہ تو عارض ہے شاد ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ملک ہے۔ منش کے بعد خشت کو ۴ گلہ کے بعد بچھوں میں سے اُن بندوں کو چاہتے اس طبقہ ہے۔ وہ فرعون کے بعد تم کو الکھنے کے بعد سری خوش خبی یہ ہے کہ تمام آخرت کی خوبیاں پر یاد کروں۔ یعنی مومن مشفقین کے لئے یہیں دینا تو گھبی فرمائیں بلکہ ناخروں کو کبھی لے جاتی ہے گر اُرفت پا بندوں کے لئے ہی ہے اسرائیل ۖ لے کر اس فرعون نے تمدیدی پیدا اس سے پہلے ہمپر بت ستم تو وے اور رب بکر تم نبھی ہو کر

دین سے انساں تحریف کے تھوڑی شوئی کر دیئے۔ دریا میں بندروں کی قدر ہم کو گھن ملا تھا۔ ہم اس کے غیر تم سے نکل آپنے ہیں۔ آپ نے فریلانہ تھوڑا مختبرہ وقت آتے ہے کہ تمہارب کش تعالیٰ تھا۔ دشی فرعون کو خاتم طلب سے پداک کرے گا اور اس کے بعد پر اس نئی کامبہ شدوم کو بنائے گا تکہ یہ شاستہ کام خود مرشد کیں جائیں جلد وہ تھا۔ اہل بکر اقل کے اول ریکیے کا وہ حکماء تمہارے انتخاب ہیں۔ گی خیال رہے کہ آئے انسان اور اس سرکش ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اس کی مدد کی اسرائیل کو صبری ملیں گے۔ قریل کیوں نکلے ہیں، اگر ان کا انتخاب ہے۔ انتخاب ہلائیں جائیں اگر دیباکے کامیابی کی دعائی ہے۔

فائدہ کے ان آیات کے سے پہلا کہ۔ مامل ہوئے۔ سلما قائدہ اپنے دکوروں کی ٹھیکھی نی سے کہا جا رہے کہ کوئی حضرات، بکھر پرور کا راغب ایلیت، شانی اور ارضیں ہیں۔ یہ ناکہ موسیٰ لقوم سے اور قالوا اوفیتا سے مامل ہے اور یکمیں اسرائیل فرعون کا مشورہ علم من کر موی طیہ الاسلام کے پاس فراہی ہوئے مرض کی تھا۔ تیس سے علم کی ٹکایتہ مامک سے کرتے ہیں کہ یہ لوگ ان کے فیک کے لئے من جانب اللہ متبری ہیں۔ ایسے ہی ہر صیحت میں فراہی دل سے کر سکتے ہیں۔ میں مجھ صاحب فرماتے ہیں۔

ہر مشکل دی کی یاد ہجہ دلیاں دے اُل
دل دعا کرن جس ویٹے مشکل رہے تہ کل

یک فرعون اور فرعونی لوگ ہر صیحت میں موی طیہ الاسلام سے فراہی کرتے تھے۔ آپ را فراہیت تھے تو صیحت دشہ ہو جائی تھی۔ رب تعالیٰ فرمائے قالو یوسی ادع لغاریک بہما یہود معتنیک، اس کی تفصیل ہماری کتاب ہادی ان میں دیکھو۔ دوسرا فائدہ ہر صیحت میں دو کام کرتے ہیں، انشاء اللہ صیحت دشی ہو گئی ایک اللہ تخلی سے دو ماں کا درستہ صبر کرنا۔ تمہارے رب کی ہاتھی کرنا صیحت کو دکار کر دیتے ہیں۔ یہ ناکہ موی طیہ الاسلام کے فرمان استعینہ نو اور اس بیرون واسے مامل ہو۔ تیراق کہہ بہرچ کلک تھیں رب تعالیٰ بے کل کی جو کاہیں بالک حقیقی نہیں۔ یہ ناہد ادنی الارض لله سے مامل ہوا اور کسی نہ کہ کچھ کا کیا کہ ان کے لئے یک حقیقی بالغہ شرک ہے اللہ کے ٹکر کر دینے سے بھٹے ہو جو کے ٹکر ہونتے ہیں۔ یہ ناکہ یورنیا سے مامل ہوا۔ اسی لئے بندہ اپنی ملکوں کی چیزوں کو فروخت ہی کر سکتا ہے اور عمارتیں بُدھ سکرایپر سے سکتا ہے۔ سب طبق کے اکامہ ہیں۔ چو تھا قائدہ دشی کا یہ مسون زوالہ کوں جاتی ہے گرائخت کی خوبی صرف یک کاروں کو ملیں گی۔ یہ فائدہ العاقبتہ للمنتقین کی ایک تفسیر سے مامل ہوا۔ اک عاقبت سے مولا افتوت ہو چاہیجو اس فائدہ نیڈی تھا۔ دشی مون کے لئے ماضی ہوتی ہیں۔ الجہاں اس کے لئے تھی وہ تھے۔ لازم کے لئے نیڈی اتر احمد کیمیاں بے ماضی ہوتی ہیں۔ اس کا نام خرابی ہوتے۔ یہ فائدہ العاقبتہ للمنتقین کی دوسری تفسیر سے مامل ہوا۔ اک عاقبت سے مولا انجام ہو۔ چھٹا فائدہ ہوتی ہے اسراہیل پر فرمی مظاہم زیادہ تر موی طیہ الاسلام کی دو لذات سے پلے لورہیں سے لوگے کے بخدا ہو سے۔ دریا میں اس کے علم کیم کہہ گئے تھے۔ پلے موی طیہ الاسلام کی دو لذات کے لئے ہوا۔ مسیح اور صرف بناہم رکھنے کے لئے کہ تم اسرائیل پر ناکہ ہیں۔ یہ فائدہ من قبیل اور من بعد

سے حاصل ہوا لکھ آپ پر ولادت سے پہلے ہی نجف کو، کے لاکون میں میں ۲۷ رکم کرنی تھی کہ ایصال پکے جائیں کہاں ایک سال میں کراچی مکانوں کے سال مویں طیار ہامایہ اور کے مقابلے ممال مختار باروں طیار ہامایہ اور اس اسی لئے آپ کی ولادت نہ آپ کی پیدائش نہ سیاست میں تسلی حضرت ہبادون کی پیدائش پڑی۔ آپ ساتوں قافیوں میں کو ہائی پین کے جانے کے بعد رب تعالیٰ اسے رہت رحمت اور رب تعالیٰ کی نیگی اور زیادت اے۔ اس زندگی میں رب کو صاف تر جانے سے فائدہ فیض نظر کیف تعلمون تے حاصل ہے۔

اعترافات: پہلا اعتراض: اس تجھے سے معلوم ہوا کہ صرف اللہ تعالیٰ ہے، اما انہا ہی کی وجہ سے نہ، مگر چاہیے۔ ویکو مرشد ب استعینتو بالله عز وجل نوگ نیوں دیوں سے دو اگلے ہوڑے شرک ہے۔ جواب: اس اعتراض کے درمیان نہ ہمارا ہے۔ پسیں فوسا“ رہۃ قادر کی تحریک و یا لیک نہستین کے تھے۔ نیوں کو کیا تیار کرو درحقیقت رب تعالیٰ یہ ہے ہے۔ آن: الشیوں لاکون نہاروں سے مدعا نہ شرک نہیں کرد، رب کی وجہ سے اس کے مطابق لوگ ہوتے ہیں۔ حضرات الجیا رام نیوارانہاں سے دو ماگی ہے من انصاری الی اللہ راجعین صریح کیم ایک دوسرے کی دارے کامب و تھاؤنو اعلیٰ البر والقوی ان تصرفاً واللهم صریح کیم نیوہ اٹلی پوری بحث ہماری تھی ب، الحنی «صر اول میں، یکو۔ و سرا اعتراض نہیں ارشاد ب الارض اللہ: میں صرف ان تعالیٰ پتے تکرار سر ارشاد ہے خلق لحکم ماقی الارض جمیعہ“ تھی جیوں تاریخ کی پیدا فراہیں۔ جس مگیں لکھ بے گراس سے نئی ندی۔ اخوات ہیں سو رب تعالیٰ لفظ اخوات سے باک ہے بے یار ہے۔ میرا اعتراض کیں اس ایک کوں نیکوں سے مضمون ہو رہا ہے کہ ان کو مویں طیار اسلام کی تحریف دویں پہنچ بکھڑا اور حق کرو، کہ رب میں کہ آپ کی تحریف توہی سے پہلے ہی کمپر میوں تسلی نوڑو دو سری تحریف توہی کے بدد بھی ہم سبتوں میں پہنچے ہے یہ ہاگواری للہ بے نی کی تحریف توہی نہ کی لوت بے نعمت سے ناراضی نہ رہے جواب: اس دو راب تحریف کیہر خداوند نہ فرمے۔ یہ واکر سوی طیار اسلام سماں اسیوں سے نعمت ای اور فرمون کی پہنچ کہ وہ فریاد نہ کرے کہ انہاں کا مکمل رہنمای پڑھوں میں ہے جائے کامیابی کے تحریف ارادو گر سوی دو دیجے گے۔ دنار حلق پتھر ہے۔ اسدارے چوں کی ذائقی انسکھ ہمیں کی تباہیوں نے کھیر کاری کیا کہ آپ نے تم سے بیان کیا کہ خداوند فریاد کی پلاتتہ ہماری ہو رہی ہے آپ کے کام کا طالب کیا ہے۔ لفظ حضرت سوی طیار اسلام سے ان کے دھمے کی تشریف لیتی رہنا ہے کہ ان کی تحریف توہی سے ناراضی۔ چوتھا اعتراض: او فیضا ہے پھی بس کے سیز چیز مہست کے واقعی امر ایلی حضرت سوی طیار اسلام کی ولادت سے پہلے ہمارے ہائی کے آپ نے اسی دن تحریف انسان کے کھدک آؤں ان پر بولی ٹلم نہیں ہوا تھا۔ صرف مشورہ ہی مواقف انسانی کہناں کے لئے کیے درست ہو۔ جواب: اس ایلی دھرم باقی ذمہ شوہر ہو جاتے کے بعد ہمیں اپنی خیرتی کی کفر مون وار لو کر لیتے ہیں اور فرمادیں کہ اگر تھبے جو نکلے ذمہ بھنی قیاس لے اے پھی سے تبیر کیا۔ رب فرماتے و نفعخ فی الصور ما انکلی صور قیامت میں اس کا پانچوں

اعتراض ہے وہی طی المام نے بہات فرمون خلافت کی اسرائیل کو حس سے کیوں بیان فرمایا۔ دونوں جیسے وہیں
پھر جواب دے۔ این ساس اخراج کے وابد ہے میں ایک پوری کتبیں میں اسید لائے کئے تے اور کلم کا مید
ولانا۔ خیلیت پر ہو گئے ہے رب تعالیٰ فرمائے عصی ان بیع مشکر بک مقاماً محموداً حاکماً حضراً اور
لهم مقام گھو، یقیناً ملائے دو مرتب پوکرے میں فرمائے فرمائے اسرائیل میں لائے کے
لکھنے میں اے اسرائیل میں لکھنے کے تم دوک پر فرعون کی بیانات اپنی خلاشت پاؤں و تھت تھم لوگ زندہ رہو کر تو
اس پلکت اور خلافت کے درخت نکل میں سے اپنی خلاشت پاؤ ہوں۔ چھٹا اعتراض: فیضظر کی فہرست: علم
ہوتا ہے کہ رب تعالیٰ میں کے امداد کو دیکھاں کے عمل کے بعد، کام کا کام رب تعالیٰ کی خلافت فرمائیں وہی شے کے بعد
اصح و طیب، جسے پاپیہ نہیں کو خس دست ہو۔ جو اسید رب کی صفات عالم ازیں اجنب ہیں گمراں کے عمل ہیے شے۔
ہر سال ہلک اکثر مراد ہے کہ صفت فخر چیز رب تعالیٰ ایک ایکی رانیت ہے گمراں نے آپ کو زندہ جب جو جب کر ربع پیو اور
پنٹ اسی طرح وہ اسیوں نیجہ تو پیدا ہے بے کروں کے نہیں کہ یکجا خداون کے بعد ہوں سواؤں اعتراض: بنی اسرائیل
فرعون سے اخزو و قابد اور نہیں سے اور بیراث صرف عن بر قبرتہ اور ہی کو محل ہے بکریاں یورنہاں ہاتا ہے۔ مت دا۔
جواب بدل بیراث سے مراد شیخی بیراث نہیں بلکہ اس کے معنی صرف یہ ہیں کہ لگھتے بعد پہلوں لوگ جیزوں نے اپنے
ہوں تھے تھے ہیں ملک جو سلطہ اس لامائے بیراث فرمائیا اسکی درست وہ ایک گئی۔ اسی اسرائیل اُبھر کے بعد دے نے ماںک
ہو ایک سعی سے خود رب تعالیٰ کا حلول فاراث کہایا و انت خیر الودین۔

تفصیر سو فیاٹ: اے انسان فرمون اور فرعونی لوگ لیے ہی وہی اور بنی اسرائیل مب تھے اندھا ہیں جنم افس کو وا
فرعون بے خواہش پالنے افسوس خوار گویا اس کی قدم بے جنمی برد گویا موی بے جنم اول۔ جھلک سرگویا بنی اسرائیل سے
تھیں بیٹت کو اسی زمیں سب، نایا شیخان الطیعت کو فرمائیں ایں۔ فرعونی افس سے اس کی قوم خواہش نہ پڑب
خورے کماک تھے میں روں اور ان کی قوم قلبہ عقل کو کیس پھوڑ رکھا ہے یا آجھن تھیں تھے یا ایمانیں کے وہ تھے
کہ تھیں گھٹت ہوئے ۲۰۰۰ دنیا شیخان کی مہاتم دریں کے تو فرعون غسل پوکا کہ میں رہ، قابس محدث اور ان
کے نیک امثال اور با افغانی پھری سے پورتہ ہیں گے۔ سے ان کے امثل بطل، با جسم کے اور دھمکان کی لڑائیں ہن
ان کی صفات فیاق رہیں لے جن سے امداد بیاہیں، ہم پر کر بیلہ لزم کے اور یہ سائبیں تو وہی دوست لے لیں قوم
عجل وہیں نے نہماں تم۔ اول افسی جملہ لئے میں اندھا کی بدد بود بیراست کام بلو بیٹت کی زمین مالک، ببہے ہے چاہے
مالک ہے اسے اپنا انعام بحدت میدوں کے لئے ہے تب قوم رہ جسے وہی درج سے کیا کہ تھے نی راء، اس آنست پڑے
تم کو اصلی ڈوب نے جاتا اور تھیں اور اوات آئے کے بعد جیسی ہم جاتے گئے تب درج نے فرمای کہ تم بجدی میں اللہ تعالیٰ
افس اور نسلیں ہو۔ کو الامات رہا یہ کہ زیرینہ نام سے گاہس کی لذات میں اسید اور کہے کا یہ اس شہنشہ تحریکی خانہ تھا،
لیکے حکبہ وہ تھے اس طورت میں کے لئے ایجھے گاہے تکب اس حق ممکنی طبع اس میں بیوں تھے کے امداد تے
اور اس کی روشنیت کا نام کی تحریک ہے تھے ہو تھیں ۱۲ شیخوں سے تھا۔ بروج الجیان)۔

وَلَقَدْ أَخْذَنَا إِلَّا فِرْعَوْنَ يَا لَيْلَيْتِ وَلَقِصَّ مِنَ الشَّمَرِ لَعْدَهُمْ

احد ایت تحقیق پکڑیں ہے فرمون کی ۲۱ کو سماں تھے معاشرین کے اور کسی سے ہدیوں کی تاکید وہ
اور پہنچ کر خیر عرض نہ کروں کو یوسف کے قحط اور بھروسے کے لکھنے سے بکار اگر کسی وہ

يَدِكُرُونَ @ فَإِذَا جَاءَتْهُمُ الْحَسَنَةَ قَاتُلُوا لَنَّا هُنَّ بَشَّارٌ وَانْتَصِبُهُمْ

شیخ سید جوہری بھر ب ۲۷ ان کے پاس بھر جو کہیتے ماحصلہ ہے اور اگر پہنچتی ان کو
تعیینت مانیں پھر جب ایسیں بھائی ملکوں کو پہنچتے ہے پارسے لئے ہے اسے میں بسانی پہنچنے تو

سَيِّئَةٌ يَظْيِيرُ وَإِمْوَسِيٌّ وَمَنْ مَعَهُ الْأَرَانِهَا طَيْرُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَ

کوئی براہی تو چہ غالباً یقین وہ سادھے منزہ کیا ہے ان کے جو کہا تھا تمیز ان کے شرطوں پر تو گریبانی اور ترکیب
تو سرخہ اور اس کے ساقیوں پر پھکوئی ہے سو ایسی کے نسبت کی شامت تراشی ہے

لِكُنَّ الْكُثُرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ @

اُنہیں کہے اور پکن بہت سے ان میں کئے ہیں ہاتھ
کے کیک ان میں اکثر کو قبر نہیں۔

تعلق اُن آیات اُنیلیں توبت سے ہے مٹھ تعلق ہے کچل آیات میں ان سعیتوں ہلکیں کا ذرا ہو اور
فرعون کی طرف سے فی اسرائیل ہے آئیں۔ اب ان تھیات کا اکرہے جو رب تعالیٰ کی طرف سے فرعون پر نازل ہے میں کوٹا
املوں کے بعد ماطلوں کی سزا فرور ہے۔ وہ سراً تعلق ہے کچل آیات میں موہی طبی اسلام کی خیالیں ہوتیں کہ فرعون کو
یہ تعالیٰ کوہاک فرائے کہ اب میں کی پاکت ہے از ہر بارے کوہاچیں کوئی کاکر پہنچا۔ اس کے ظہور کا راب بندہ حیرا
تعلق ہے میل آیات میں موہی طبی اسلام کی خیالیں اسراکل کی بشارت میں کی تقدیم ایمان میں سے شروع
ہو رہا ہے لہ پڑے قریون پر ایمیں آئیں پہلا کہ اب ایسا کل وہی ملے الکہ سلطان بنے۔ چوتھا تعلق ہے میل آیات
میں کی اکت فرعون ہے اور اب اس با انتی بوریت اور اب بتبہ کوہاکہ مہاں نہیں کیا ہے بلکہ یہی سعیتوں اور آنکھیں
کے بعد۔

تفصیر و لقد انعنقال فرعون ہے کہ الاصنون نہیں ہی اہم ہے نیز ان آلات کے نہ اب انہیں نہ لے فرعون
اوکھا تھا وہ جو میہت کے تعلق نہیں تھے کہ یہ تعلق بیج ہے جو حضور اور کے زندگے کے حصے کلاریں وہی کے مکر
تحفون دیوں سے اس ام اور قد حقیق سے شروع فریاد اخشد کے میں ایں کہا تھا سب ہاتھ پکارنا امارا میں بلکہ کیز فیصلہ
آلات میں جبارنا رہا جو صورا ہے۔ باہت کی بلکہ ملک کمالی ہے اور مطلق کا اخشد سبل بلا کتی بکھر رہا تھا بلکہ عارضی
پڑھ رہا تھا اور اهل وہیں کے میں جیسے اگر کوئی افسوس میں وہ مٹھ قرق ہے ایسے یہ کہ اهل عالم نہیں پڑھاں

دوں کی طرف نہست، جا مانے کرال صرفہ آنکی طرف صاف ہوتا ہے کہ کسی ہیں الیت الام اور کرکٹ
بیٹھا کل علم کیس کر سکتے۔ وہ سب سے کہ الیت نہست ہے پھر وہ آنکی طرف ہو جاتی ہے مگر کسی کی نہست کی
کی طرف ہوتی ہے۔ الیت والی اس طفانی کیجا ہے۔ آنکی طرفیں کہتے فرمون چند گز دیواری وجہت ادا تھا
فہ اس کی طرف آنکی صاف ہو لے اسے بیان پڑھ دی فرمائیں اسی تھی۔ فوجوں کی وجہت ادا تھا
ہمال تیرے سی میں ہے اپنی قرآنی اولگی کے خواص اس کے ارادت تھی اس کی تھی کہ اس کی صادی کو اولاد تھا اسے خواص
رکھا وہ اسیں ادا تھا۔ پڑھ پڑھ کے شدید زخمیں میں پڑھا اس کے خواص اسی وجہ اس کے خواص
رسول حضور انور کی صادی اسیت ہے تھی۔ میڈین کو اپنے خدا یوں میں پڑھا ایسا ایسا ایسا ہے اسی
ان کے میں کالا لیک سے حاضر ہوا۔ ان کے دلوں میں بھل دکون ریا یا یاد صرف قرآن یہ آئے ہے۔ اپنی
اسراخی تو ان کی وجہ سے سبب میں پڑھا یا میڈین کے لئے خدا ہمیں اسراخیوں کے لئے
وہست بالستین۔ مخلق ہے العذات سبین مجھ پے سکی۔ سو وار ان کی وجہ سو نہیں جو اخون
سے آئی ہے مذکوری طریقہ سیمین فرمیں۔ سے کے سی ایس مالداریں گر اصلیخانیں تھاں کے مال کو سد کتے ہیں۔ جی کہ
اس سے مشق بقستہ تھا ایک شاہ کتابت پر جعل مکتوب مستون معماق لعن کے لوگ قدمیں جھاؤ رہے
پڑھیں۔ اغذیں ایک اور شمار اثاثت۔ شر

دعائی من فحد فان سنته لعین بنا شیبا و شیبنا بنا مردا
حضور ابودیلمی اُن۔ اللهم اجعل هاسین بن حسن یوسفہ سرہل خسب کتے ہیں ارزالی کہ ہذب کتے ہیں
تم سایک۔ سے۔ سی جذب آنکے پوچھ فرمون یہ قبول بر سر وی اس شیخ سنسن بح ارشاد ہو۔ و نقش من
الشعرتی سطوف ہے سبین پر۔ ثرات سے مراد مطلقہ ”پہلیں“ اپنیں ”اوروں کے علاوہ“ وہ جیسے بھر کے کام آتے ہے
جیسے کوئی پناہ فیروز۔ پہلی لذت کے لئے کامے جاتے ہیں جیسے انگریز اور فیروز۔ ایسیات میں قوائے کاظمیہ گیا اشیوں میں
ہملاں کا۔ اذاریات سے ائمہ شمشیں نہیں آتے تھے اور شہزادے پہلیں بیات میں نہیں جاتے تھے جی کہ کھوکر کے
درستہ صرف ایک تمہار گئی تھی اصلی بکریہ بکارش اوری نہ تھی کہ توہیں خلک اور گھر دیکھ دیا۔
لعلہم یذکرونا نا فریاد میں اس قحطی تیری عکت کا ذکر ہے۔ لعل۔ عینی گاربے یہ نکرونا اصل میں
یتنکرون تھا۔ اسی میں امام اور کامیاب فرمونی پر یہ طبیاب اس لے بیچ کے کرو لوگ تھبت فیروزیں یوں کی
انکن تلاویں میتوں میں ریب کی طرف درج تھا۔ وہی کہ تکب اس جگہ تحریر غازنی کیا کہ فرمون کی مرکل پھر وہیں
سل ہوئی جن میں ہار سالا ہیں۔ سلطنت مصری اپنے دور حکومت میں 220 سال تک اس سے پہلے بھی اس نے کوئی
تاری یہوک۔ فخر تیریہ نہیں۔ یکمی اس لے دہا ۷۰ قھۃ الدل کریمہ خلیل رہتے کہ اوسری عذاب، الیت قدمیں کو اس قدر
وہ میں نہیں، یہی جھی۔ میں قرآن کوہی گئی کہ اسے چوہا۔ جنگ مذاب آئے اور ہر خواص کے بودھوں میں یا اسلام کی
خدامت میں ارض کر کا کار لئن کشفت عالی الرجز لؤ من لکھو لتر سلن ملکو جنی اسرائیل۔

زوجبرت بها طير اشمالي لأن يكن
هواك الذي تهوى يهجك
اجتنابها

ہر تغیر پر دلیل لیتے کو کہا جاتے اگر کوئی مکارہ بسال استقلال ہوا۔ حکمرانیت ایں لا امیرہ و حکم ہائما طام میں
پرندے اڑاؤ۔ پہنچا جائیں گیں سبھیں بھم بھم من معمدیں من سے مراد حضرت ہادر بن اور میمن فی اسرائیل ہیں
کوئی نکل قابل اعتمان نہ رہتے۔ ایک ہر توہی ایمان اکٹھے انہوں نے اپنا اعلیٰ ہمارا اقتدار یا نیز کرتے تھے فدا

سیدت سے ہر چیز مولانے کی اہمیت ہے تھی۔ مصطفیٰ خداوند کو کلی صیحت تھی کہ اسی علی اسلام اور ان کے ساتھ
سے منیں سے دلکشی لیتے تھے۔ نئے نئے زیب سے لوگ مادر ملکہ میں ظاہر ہوتے تھے۔ ہمیں سمجھنے والے
لکھن میں وہ خدا، تھے توں تبرستہ اور بھی تھے کہ مبارک خداوند کو تمثیل کرتے تھے۔ فیروز اور ان کے صاحب جزاں کو کوں
والے ہوتے ہیں مالاں کے قدم پر نہیں، جاگ رکھتے، الی ہے جا آب۔ الانتہا طریقہ عین اللہ عین اللہ عین اللہ
پناہیں ہے۔ جس میں دعمند اپنے خواں کی پوری نعمتی کی گئی ہے پوچھ کیسی نہ کہیں فرمائی لوگ فور آنکھوں میں آندہ اس
طریقہ میں مکرر تھے اور ہوتے والے تھے اس نئے اور انہا نے شروع فریضہ ملکے میں ہوتے ہیں ہمارے ہمارے فرمائی
لوگ ہی۔ عین ہند سے پڑے من پر شیدہ ہے۔ یعنی یہ کفار نہیں خود ہیں اور ان کی خوست رب کی طرف سے ہے۔ ہوان پر لازم ہے
کہ خوست بے ایمان اور ہم مبارک خست اور ہم سکھا کار طافر۔ معنی حصہ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔
خوں و خویں ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۸۱۰۔ ۱۸۱۱۔ ۱۸۱۲۔ ۱۸۱۳۔ ۱۸۱۴۔ ۱۸۱۵۔ ۱۸۱۶۔ ۱۸۱۷۔ ۱۸۱۸۔ ۱۸۱۹۔ ۱۸۲۰۔ ۱۸۲۱۔ ۱۸۲۲۔ ۱۸۲۳۔ ۱۸۲۴۔ ۱۸۲۵۔ ۱۸۲۶۔ ۱۸۲۷۔ ۱۸۲۸۔ ۱۸۲۹۔ ۱۸۳۰۔ ۱۸۳۱۔ ۱۸۳۲۔ ۱۸۳۳۔ ۱۸۳۴۔ ۱۸۳۵۔ ۱۸۳۶۔ ۱۸۳۷۔ ۱۸۳۸۔ ۱۸۳۹۔ ۱۸۴۰۔ ۱۸۴۱۔ ۱۸۴۲۔ ۱۸۴۳۔ ۱۸۴۴۔ ۱۸۴۵۔ ۱۸۴۶۔ ۱۸۴۷۔ ۱۸۴۸۔ ۱۸۴۹۔ ۱۸۴۱۰۔ ۱۸۴۱۱۔ ۱۸۴۱۲۔ ۱۸۴۱۳۔ ۱۸۴۱۴۔ ۱۸۴۱۵۔ ۱۸۴۱۶۔ ۱۸۴۱۷۔ ۱۸۴۱۸۔ ۱۸۴۱۹۔ ۱۸۴۲۰۔ ۱۸۴۲۱۔ ۱۸۴۲۲۔ ۱۸۴۲۳۔ ۱۸۴۲۴۔ ۱۸۴۲۵۔ ۱۸۴۲۶۔ ۱۸۴۲۷۔ ۱۸۴۲۸۔ ۱۸۴۲۹۔ ۱۸۴۲۱۰۔ ۱۸۴۲۱۱۔ ۱۸۴۲۱۲۔ ۱۸۴۲۱۳۔ ۱۸۴۲۱۴۔ ۱۸۴۲۱۵۔ ۱۸۴۲۱۶۔ ۱۸۴۲۱۷۔ ۱۸۴۲۱۸۔ ۱۸۴۲۱۹۔ ۱۸۴۲۲۰۔ ۱۸۴۲۲۱۔ ۱۸۴۲۲۲۔ ۱۸۴۲۲۳۔ ۱۸۴۲۲۴۔ ۱۸۴۲۲۵۔ ۱۸۴۲۲۶۔ ۱۸۴۲۲۷۔ ۱۸۴۲۲۸۔ ۱۸۴۲۲۹۔ ۱۸۴۲۳۰۔ ۱۸۴۲۳۱۔ ۱۸۴۲۳۲۔ ۱۸۴۲۳۳۔ ۱۸۴۲۳۴۔ ۱۸۴۲۳۵۔ ۱۸۴۲۳۶۔ ۱۸۴۲۳۷۔ ۱۸۴۲۳۸۔ ۱۸۴۲۳۹۔ ۱۸۴۲۴۰۔ ۱۸۴۲۴۱۔ ۱۸۴۲۴۲۔ ۱۸۴۲۴۳۔ ۱۸۴۲۴۴۔ ۱۸۴۲۴۵۔ ۱۸۴۲۴۶۔ ۱۸۴۲۴۷۔ ۱۸۴۲۴۸۔ ۱۸۴۲۴۹۔ ۱۸۴۲۵۰۔ ۱۸۴۲۵۱۔ ۱۸۴۲۵۲۔ ۱۸۴۲۵۳۔ ۱۸۴۲۵۴۔ ۱۸۴۲۵۵۔ ۱۸۴۲۵۶۔ ۱۸۴۲۵۷۔ ۱۸۴۲۵۸۔ ۱۸۴۲۵۹۔ ۱۸۴۲۶۰۔ ۱۸۴۲۶۱۔ ۱۸۴۲۶۲۔ ۱۸۴۲۶۳۔ ۱۸۴۲۶۴۔ ۱۸۴۲۶۵۔ ۱۸۴۲۶۶۔ ۱۸۴۲۶۷۔ ۱۸۴۲۶۸۔ ۱۸۴۲۶۹۔ ۱۸۴۲۷۰۔ ۱۸۴۲۷۱۔ ۱۸۴۲۷۲۔ ۱۸۴۲۷۳۔ ۱۸۴۲۷۴۔ ۱۸۴۲۷۵۔ ۱۸۴۲۷۶۔ ۱۸۴۲۷۷۔ ۱۸۴۲۷۸۔ ۱۸۴۲۷۹۔ ۱۸۴۲۸۰۔ ۱۸۴۲۸۱۔ ۱۸۴۲۸۲۔ ۱۸۴۲۸۳۔ ۱۸۴۲۸۴۔ ۱۸۴۲۸۵۔ ۱۸۴۲۸۶۔ ۱۸۴۲۸۷۔ ۱۸۴۲۸۸۔ ۱۸۴۲۸۹۔ ۱۸۴۲۹۰۔ ۱۸۴۲۹۱۔ ۱۸۴۲۹۲۔ ۱۸۴۲۹۳۔ ۱۸۴۲۹۴۔ ۱۸۴۲۹۵۔ ۱۸۴۲۹۶۔ ۱۸۴۲۹۷۔ ۱۸۴۲۹۸۔ ۱۸۴۲۹۹۔ ۱۸۴۲۱۰۰۔ ۱۸۴۲۱۱۰۔ ۱۸۴۲۱۲۰۔ ۱۸۴۲۱۳۰۔ ۱۸۴۲۱۴۰۔ ۱۸۴۲۱۵۰۔ ۱۸۴۲۱۶۰۔ ۱۸۴۲۱۷۰۔ ۱۸۴۲۱۸۰۔ ۱۸۴۲۱۹۰۔ ۱۸۴۲۲۰۰۔ ۱۸۴۲۲۱۰۰۔ ۱۸۴۲۲۲۰۰۔ ۱۸۴۲۲۳۰۰۔ ۱۸۴۲۲۴۰۰۔ ۱۸۴۲۲۵۰۰۔ ۱۸۴۲۲۶۰۰۔ ۱۸۴۲۲۷۰۰۔ ۱۸۴۲۲۸۰۰۔ ۱۸۴۲۲۹۰۰۔ ۱۸۴۲۳۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۱۰۰۔ ۱۸۴۲۳۲۰۰۔ ۱۸۴۲۳۳۰۰۔ ۱۸۴۲۳۴۰۰۔ ۱۸۴۲۳۵۰۰۔ ۱۸۴۲۳۶۰۰۔ ۱۸۴۲۳۷۰۰۔ ۱۸۴۲۳۸۰۰۔ ۱۸۴۲۳۹۰۰۔ ۱۸۴۲۴۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۱۰۰۔ ۱۸۴۲۴۲۰۰۔ ۱۸۴۲۴۳۰۰۔ ۱۸۴۲۴۴۰۰۔ ۱۸۴۲۴۵۰۰۔ ۱۸۴۲۴۶۰۰۔ ۱۸۴۲۴۷۰۰۔ ۱۸۴۲۴۸۰۰۔ ۱۸۴۲۴۹۰۰۔ ۱۸۴۲۵۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۱۰۰۔ ۱۸۴۲۵۲۰۰۔ ۱۸۴۲۵۳۰۰۔ ۱۸۴۲۵۴۰۰۔ ۱۸۴۲۵۵۰۰۔ ۱۸۴۲۵۶۰۰۔ ۱۸۴۲۵۷۰۰۔ ۱۸۴۲۵۸۰۰۔ ۱۸۴۲۵۹۰۰۔ ۱۸۴۲۶۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۱۰۰۔ ۱۸۴۲۶۲۰۰۔ ۱۸۴۲۶۳۰۰۔ ۱۸۴۲۶۴۰۰۔ ۱۸۴۲۶۵۰۰۔ ۱۸۴۲۶۶۰۰۔ ۱۸۴۲۶۷۰۰۔ ۱۸۴۲۶۸۰۰۔ ۱۸۴۲۶۹۰۰۔ ۱۸۴۲۷۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۱۰۰۔ ۱۸۴۲۷۲۰۰۔ ۱۸۴۲۷۳۰۰۔ ۱۸۴۲۷۴۰۰۔ ۱۸۴۲۷۵۰۰۔ ۱۸۴۲۷۶۰۰۔ ۱۸۴۲۷۷۰۰۔ ۱۸۴۲۷۸۰۰۔ ۱۸۴۲۷۹۰۰۔ ۱۸۴۲۸۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۱۰۰۔ ۱۸۴۲۸۲۰۰۔ ۱۸۴۲۸۳۰۰۔ ۱۸۴۲۸۴۰۰۔ ۱۸۴۲۸۵۰۰۔ ۱۸۴۲۸۶۰۰۔ ۱۸۴۲۸۷۰۰۔ ۱۸۴۲۸۸۰۰۔ ۱۸۴۲۸۹۰۰۔ ۱۸۴۲۹۰۰۰۔ ۱۸۴۲۹۱۰۰۔ ۱۸۴۲۹۲۰۰۔ ۱۸۴۲۹۳۰۰۔ ۱۸۴۲۹۴۰۰۔ ۱۸۴۲۹۵۰۰۔ ۱۸۴۲۹۶۰۰۔ ۱۸۴۲۹۷۰۰۔ ۱۸۴۲۹۸۰۰۔ ۱۸۴۲۹۹۰۰۔ ۱۸۴۲۱۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۱۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۲۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۳۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۴۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۵۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۶۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۷۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۸۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۹۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۱۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۲۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۳۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۴۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۵۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۶۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۷۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۸۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۹۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۱۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۲۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۳۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۴۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۵۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۶۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۷۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۸۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۹۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۱۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۲۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۳۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۴۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۵۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۶۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۷۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۸۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۹۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۱۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۲۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۳۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۴۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۵۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۶۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۷۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۸۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۹۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۱۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۲۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۳۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۴۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۵۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۶۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۷۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۸۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۹۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۱۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۲۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۳۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۴۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۵۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۶۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۷۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۸۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۹۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۱۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۲۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۳۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۴۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۵۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۶۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۷۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۸۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۹۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۹۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۹۱۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۹۲۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۹۳۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۹۴۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۹۵۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۹۶۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۹۷۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۹۸۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۹۹۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۱۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۲۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۳۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۴۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۵۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۶۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۷۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۸۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۹۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۱۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۲۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۳۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۴۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۵۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۶۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۷۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۸۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۹۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۱۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۲۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۳۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۴۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۵۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۶۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۷۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۸۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۹۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۱۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۲۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۳۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۴۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۵۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۶۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۷۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۸۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۹۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۱۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۲۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۳۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۴۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۵۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۶۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۷۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۸۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۹۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۱۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۲۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۳۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۴۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۵۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۶۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۷۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۸۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۹۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۱۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۲۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۳۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۴۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۵۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۶۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۷۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۸۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۹۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۱۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۲۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۳۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۴۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۵۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۶۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۷۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۸۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۹۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۹۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۹۱۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۹۲۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۹۳۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۹۴۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۹۵۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۹۶۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۹۷۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۹۸۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۹۹۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۲۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۳۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۴۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۵۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۶۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۷۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۸۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۱۹۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۲۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۳۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۴۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۵۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۶۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۷۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۸۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۲۹۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۲۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۳۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۴۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۵۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۶۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۷۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۸۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۳۹۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۲۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۳۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۴۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۵۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۶۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۷۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۸۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۴۹۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۲۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۳۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۴۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۵۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۶۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۷۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۸۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۵۹۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۲۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۳۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۴۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۵۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۶۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۷۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۸۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۶۹۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۲۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۳۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۴۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۵۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۶۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۷۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۸۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۷۹۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۲۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۳۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۴۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۵۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۶۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۷۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۸۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۸۹۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲۹۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۔ ۱۸۴۲

لطفیہ: ہنہ الی حامٰ نے لور جیسی ترمذی نے تو اور الصلی میں حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت کی کہ ان گھاٹتے دوران ایک بہادر مرد کے کوئی کتاب نہیں رہتا۔ مثلاً اکل شکر ہو گئے صدی لوگ فرونگون کیاں آگئے لے کر تھے خدا نہ اتنا ہے تو پہلی نے دوسرا اپنی طے کاروں کو کھات کیا۔ اسی میں کوڑا یا سٹلیں کیا۔ بجھا میں گر کر دو لاکھ روپے ایسے قوامی افسوس ہے کہ تو رسید ہے میں۔ نہ ہم اس تو فکر ہے میں۔ مجھوں اس میں ہاڑا کرتا ہے۔ میں ہاڑا کرتا ہوں جیسی اونت کا لے جو جھیں خالا۔ اس نے پہلی کی آوارگی سر افغانیا اور رہا۔ مثلاً میری طالی اور اسے کھڑکی پہنچ دیا۔ جو کھانے پڑھاتی تھا۔ (معنی الفعل)

فائدہ سے: ان آیات سے چند نکوئے مسائل ہوئے۔ پہلا فاکٹر وہ تحلیل کی طرف سے ہے جنکی بھول آئیں مسیحیوں میں کبی صدماں عظیم اور خلیل انسان کو پیدا کرنے والے رہے تحلیل کے درود اس پر اپنے لئے ناقل ہیں۔
۲۔ لاد العقد اختتامیتے مسائل ہوں۔ ہزار یا تیزیں ہائیکلریاں، آنکھات آئے کی وجہ ہیں۔ رب فرماتا ہے ما یغفل اللہ
بمنبغکم ان شکر قم ارم شکر لذ اروہا تو رب حکومت اپ کے کریما کے گھر وہ تمہارا ارب بنت دشمن ہیں۔
۳۔ سرا فاکھہ نہیں ای کے وہ انسان سے بدایتہ نہ طے اس کسی سے نہیں مل سکتی جو کوئی خداوندی اُنکی روحی بہبود کیست جیسے گر
فرعون کو ان سے بہبود نہیں ملی تھی جبکہ دیمِ الہم نہ کر، روازہ کا خداوندی اپنے فرمودنے والے آنکھیں سے اور زیادہ
کمزکلایا کر اپنی موی طیبِ اسلام کی وجہ سے خدا۔ سیرا فا کھہ دیجی کی خدمات کا خداوندی جا ہوں گوئی کا نہ ہو دے وہی ہے جیسے
نافر و لقدر اختتامیتے مسائل ہوں اک فرuron کو یہاں میں اور وہاں سمجھی گئی کہ کوئا ایکان اس کے رعایت اس نے غلی کر
اس نے حضرت موسیٰ یا یہاں کوادست کما تھا۔ اپنے اواب لے حضور انور کی ولادت کی خوشی کی تو سوسار کے دن اس کے عذاب
میں غنیف ہوتی ہے اور انکی سے اسے پالا ہتا ہے سب سہ بھائیوں کا اور مگر حضرت ابری ایم کا خدا۔ وہ کاربے توڑے پر اسپارک جاؤ رہا ہے۔
حضرت مسلم بن عاصی، رہا کی او ارس کے زادیہ مکمل بھائیوں پر اس سارے ہم کو ایکیں ملکچہ خطا لکھا لے وہ قتل کے تجلی
ہندوں میں جی نہیں تیکیں اقلام کو تمہاروں کا کارا کلام ہے۔ نادارے گناہ مخوس ہیں وہ حضرت مہدیہ کیں۔ میکی طیبِ اسلام نے
قبول اعلیٰ۔ وجعلنى مهربکالين ما حكفت بلکان سے نسبت درست و لالچيں پر کشدار ہوتی ہیں۔ اپنی تھک
کما ہاتھیت پیٹ حضرت یا عیافت طیبِ اسلام کی ایسی یا زمرہِ پالی۔ قائدِ یتیمپیر و اہم موسیٰ سے مائل ہوں یا وہ مدد نہیں
اپنی ایک بدر کا تھا کہ: رب سے کہ مسلم سے مسلم نہ آئے نہ داہل ہیں آنکھات اسلا میاں ہیں۔ یہ دی طرفہ ہے
فرعونی۔ مسئلہ: آنکہ تعلیم برکت، انجام کرنے رب الطین اس کے خاس بندے مہدی و جعلنى مهربکا؟ جس بیخ
کو مہدی کرنے سے نسبت ہو وہ مبارک انا النازل لنه فی لیلته مهربکتہ مسئلہ: اگر کسی مہدی جی پس مخوس
تمہیں تھاں رہی جائیں تو اس سے ان کی ہستہ میں فرق نہ آوت گا۔ سماں اتوں کیچھیں تحریر بخوبی تو سو نہیں۔ حضور مور
۱۔ اسی کمی کو روز مدار میں کام طلاق فریباں میں بردت رکھ کر ہے تھے۔ مبارک جیسے مہدی کے بندوں تو مخوس کے بندوں
فرعونی ہے۔ پاچوں فاکٹر کا تکمیل: یہاں ای راحتو ارام کو اپنی کوششون کا تجھے کہا جاتا طلاق خارج ہے۔ یہ تاکہ لسان اضافہ
ہوں۔ انسان کو چاہئے کہ یہ شر احت و آرام کو ربِ عالم کے لئے کیجئے۔ تاکہ سفید میمتوں کو اپنے گناہوں ہاتھ پر خستہ کا کرو
ان آیات سے ہمدرم اور بے کار ہوئے کہ یہ زورہ طلب اپنے مسلسل نیکی اُنکے گناہوں سے اور اپنی

پھر وہ یہ بات تھے کہ دون آنٹس لے آئے جانے پر غور کر کے قب کریں۔ یہ فکر اجماع علماء ہم الحست میں ہے۔ مالیوں سے ملے تو اسی فائدہ ایک بات کی کہ اگر رسول کے ذکر سے افضل ہے۔ فکر بہت طبع کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تم۔ حضور کی نعمت اپنے ناہلوں میں خود رب کے احتمام و رام میں اگر رب ہی اس میں، اظل ہیں۔ آنکھوں فائدہ جسمی میں ہے۔ میری کے نے ضروری ہے کہ وقت اور جگہ میں ہر جیسی ہو۔ مگر بڑھنے ہر جیسی میں تقدیس نہیں۔ تائیات مسلمان خود کے ساتھ ہیں والذین معمعیٰ ناء، ومن معمعیٰ ناء۔ اور رب نے فرعون کو حضرت موسیٰ کا ساتھی نہ کہ اگرچہ وہ عسرت خل۔ حضرت موسیٰ کے ساتھ بدل۔ عکن کوں کا ساتھی فریبا۔

اعترافات پسلا اغتر اراضی یہ تیہت میں فرشتوں اور اکہم نے تل فرعون کو قیاد سالوں لو گیو سے پھر اسکا نام صبریں اسرا ملکی ہی تھے تو مردی کو بابت مضمونِ السلام ہیں۔ یہ اور مومنین کے ہاتے سبق پر مذاب غمیں لایا کرتے ہوں جو حضرت کے ہوتے قلبیں پر یہ دعاب ہیں آئیں۔ جواب یہ تاون یعنی سرک طاہوں کے لئے ہے۔ یہ دعاب ملک نے تھے پھر تلخیف ہوتے ہے وہ میں اسی امداد سماحت تھے بہل جب فرق فرعون کا وقت آئی تو حضرت موسیٰ کو اولاد میں مومنین کو تعبیں سے الک کر دیا یہ دوسری اغتر اراضی سبب صبریں قہا سال کی بنا آئی تھی اسرا ملکی میں بنا میں جلا اور گے کاری فریان کیوں گر درست ہے۔ اکہم نے تل فرعون کو تعلیت سے پکارا اور سب سی پکڑے گئے۔ جواب ہیں کے پھر دواب ہو رکھیں۔ ایک پر کہ اس زندگی میں اسرا ملک کو راشنڈا ادا کرنا چاہتا۔ انہیں اس ذکری برکت سے اعلیٰ تکلیف گوس سے بہتی تھی ہے ترین، جمل کے درخت، اسخن کے جاہر، تکمیلیں ملی جانش تپہ، جانش کا گمراہ کر لئے ان کی ظاہرگانہ۔ درست یہ کہ اگرچہ اسرا ملک کو تعلیم سے لاٹ پہنچیں ہیں اور تو وہ اسے لے کر مذاب میں پکرانے کے لئے بندی ور جہات کا زیر یہ ہی تکلیف اور جیزے رب تعلیم کی پکار کر کوہ اورہ بیتے پہلوں کا نیجے اس آفت میں اسرا ملکی اس کے لئے بندی ور جہات کرنا رکار ہے۔ ان کی آنماش تھی۔ تیسرا اغتر اراضی یہ تیہت سے معلوم ہوا کہ تعلو گیریو سے صرف فرعون کی اولاد ایساں کے گروائی اسی پکڑے گئے کہ فلیا ولقد اشنذال فرعون ۷۴ یا ۷۵ لکھ ایساں سے پکڑے ہے۔ جواب یہ تاں آں۔ عینی ایں خدا شکن بکھر۔ عینی مثیلی بے شفی سارے اعلیٰ خارج رب فرمائے والذن یعنی حکم من ال فرعون ۷۶ کہتے ہیں۔ مل لد ہی وابد طمیں میں ایں آں۔ ۷۷ میں است بے دل نے صرف اولاد یا اترواج اس کے لاولادوز وابعہ میں آئا اللہ اکہب پتو تھا اغتر اراضی زیبل ارشادہ، و الشھاطر ہم عصنا اللھم کی خیرت۔ رب تعلیم کے بہل ہے جس سے صدم ۷۸ اکہب چیز کی خوشیں بکری دعویٰ تھے شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان میں کوئی بچی خوشیں نہیں۔ آئید دعویٰ شیخ میں تعارف ہے۔ جواب دعویٰ شیخ ۷۹ ہے کہ بن چڑوں کو کفار خوش بکھتے ہیں یہیں بعس ہاتھوں کا کاتھا ہیں باؤ دو یہ۔ ان میں کوئی بچی خوشیں نہیں۔ کثر ترک اپنے ایصال یعنی خوشیں ہیں جو کفار کا زندگی کو رطاب کا زندگی تکھ میں خوش بہت رب ۸۰ ہے۔ فی یوم نحس مستمر مسلمان میں یہک قائل یعنی ہاتھ ہے۔ بدال بد گھنی لہما جرم ہے۔ یہک قائل یہ ہے کہ تم کسی نہیں اچارہ ہے۔ اسی نے یہاں ادا رشید کو سید۔ یہم نے خیال کیا کہ اچھا ہم نہیں ایک ایسا اقتہا ہمیں ہے۔ حضور مجید نے بارش نی فناز کے سو قدر ایسی چارات کروزی میں لکھی یہ کش کی مل ہو۔ حضور اور نہیں ہے ہم رکھتے سے سچ قریباً کہے

ہم میں برکت نہیں ہے۔ حکایت: حضرت مسیح بربر کی خدمت میں ایک فتحیں آیا۔ اب نے پوچھا۔ یہ امام یا یا بے پیدا ہو
(انداز) فرمایا جسے اپنے امام لیا ہے۔ الشاہاب تعلیٰ فرمایا جسے احتیل کون سلب ہے یہ اخترق۔ فرمایا جسے یہ وہ بھائیں کہلے ہیں بے پیدا ہو
میں فرمایا جا ہے۔ کمریں آپ نکل بیٹے اس نے پا کر ایک دعا واقعی آپ اگلیں تھیں۔ حکایت: حضرت عرب ہے ایسے ایسے
میں کو کسی کام کے لئے بیلیا۔ بے پیدا آپ اس طبقہ پر مجاہد ہو اخلاق این سرف۔ فرمایا جسے اس نے پیدا ہو اپنے پروری۔ یہ فتحت
کام نہیں رکھیں۔ سے۔ حضہ اور بر سام انتکھہ ہو اس تبدیلی اور یہ تھے۔ فرماتے ہیں پیدا ہو اور پیدا ہو پیدا ہے
سماں اور استھیں۔

لقتِ فہریہ کے درجہوںی ملاغ رنگ آراء نامہ میں پیدا ہو پیدا ہے

اس کی بحث۔ تھے جو ایمان میں تجویز پیچوں اختراشیں (اس آیت میں کہلے اشد) اور اکثر ہم لا یعلمون
اللہ فرمیں۔ نہیں ہوتے تھے۔ جواب: ان لئے کہ بعض فرعیں اگر دین اور ایمان اپنے ہو جاتے تھے تو کہیں۔
فرمیں کی بد عملیں انتہی ہیں کہ وہ آخر افتخاری تھے اس لئے اکثر ہم زندگی ایسا اس لئے کہیاں۔ اس اور دینی
آفتخار کو ظاہری ایسا بھی طرف نہت لڑتے ہیں۔ اپنے ناہوں کی طرف نہت نہیں سرت۔ وہ اتنی ہے کہ اسے ایسا افتخار
خوار آتی ہے نہیں لئے کہ مجھے سیرے گناہ کی شہادت سے۔ قارآنیل، تحریر قازان وغیرہ۔

آخر صورتیات نہادی کے لئے، ساریاں ہیں خداخواز اسی کی محبت، بیوی بیانیہوں کے جیسے، آرام، مکمل
میں خود مل رہے تھے مگر، تحری نہیں سواریں اگر سید میں چلیں تو رب نکل پیچوں اگر نیز میں چلیں تو اس نکل پیچوں میں
صرارت امام میں مکمل مکمل میں یہ فرگ کوں کو اس سنبھولے فرمایا تھے بیوی ایسا کھلےتاں بیباہ کا۔ سازنے تو یہ بودھی و رب نکل
پیچوں میں لکھن اٹاکیں میں بے صبری، آرام میں چلیں ہے تھی۔ مکمل کو ظاہری میں یہاں یہ وزغ کا راستہ۔ رب نکل لے
فرمیں کو انشدہ بیاناتی ساریاں اپنے خوب پختے کے لئے۔ فرمایا اللہ یعنی میں کو حکومت کے لئے اسیں چل دے
آرامی ساری بھی اس نے ظاہری مکمل اول نے ان ساریوں کو کلاد اسکھل کیا کہ راحت کو اپنا مل کبھی لاو میتوں نہ
دو منیں صاف ہیں، اور ایسا نہیں کوئی دو منیں میں لے سکیں۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ مکالم اور طبلہ، توں میں
حلبات کے ورید (آجام) اپنے فرمایا جاتے تکریط ہے اپنے مکمل اور مکالم سخت کو کلاد جیسا لیں، جس سے اسالیہ میں
قوتی تربے اسان لے۔ مسٹھ بورے القلا اجیاں پڑیں دستے ہیں۔ جوہر اور انہیں بولیں، انہیں خاتم ایہہ نہ
شکیں دیتیں، وہ اسیہ میں ہو پاکل انسان ہیں اُن کی الات اور علاط اُن کی طرف مسٹھ جیسیں رہتے، الہیں۔ اس سے
یک مکالم لہادیتی ایجادات اور وہ اپنے اور بنتی ہیں اُن جا تو، جواب (لوہا چھاٹیں) کہ اس سے فون یا اسلامی مکالمی
کی۔ اپنے اسے شکیں ملے، مبارک از ما، اپنی ایک اولاد کیا یہ بہوت کہت تھا۔ اس کا اہم اچھا ہیں۔ اسی سے نہادی
اس سے بے غرب ایں وغیرہ اور اس احمد بخش بال میں ہے کہ اُنکو جو جعل یا بنا، ووکر یہ اُن ایں اکھم ہیں اسماں میں کہ نہ ہو
کی آپ کو بھوپنی بار کاملاً کار، روشنی ہے جلوہ۔ خاصہ یہ ہے کہ اس کے مکیوں نہ دے مبارک اور نہ، وہ ایجاد ایچ کو ان

وَقَالُوا هُمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ أَيْةٍ لِتُسْحِرُنَا إِلَيْهَا فَمَا لَهُنَّ لَكُ

در کجا بتوانم هر چیزی را که می‌خواهم باشیم و اینها را می‌خواهد داشتیم

وہ بولے دم کیس، ملی خانی سے یاں آئی تو گرد پھر اس سے جادو کر دیا کیونکہ جو کہ

بِمُؤْمِنِينَ فَارْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الظُّفَرَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقَمَلَ

پر ایسا ہی نہ ہے جسے پیش بھیجا ہم نے اور یہاں کے سب سالوں اور تین اور ٹھنڈیں اور

ایمان کا لے والے بھی ترکیبیاں ہیں اور میر غوثانی اور میری احمد صدیقی ایمان کا لے والے بھیں

وَالضُّفَادُ وَالْمَرَايِتُ مُفَضَّلٌ فَأَسْتَكِبُرُوا وَكَانُوا

پہنچ اور خون لکھیاں تفصیل کی بر قبیل پس (جس کیا اپسوں تے اب تھے وہ

قد میڈیک اور خوب ہوا بھاٹیاں تو پڑب لے تکر کیا اور رہ

توماص جریان

فہم قصہ درس کرنے والی

فَرَمَّلَ شَيْءٌ

عاق فی رات اے۔ «بھلیکی ایات سے پہنچنے تھے پس اعلیٰ بھلیکی آیت میں فرمونے۔ وہ آنکھ سے نہ رو
۱۴ ہو، اپنے ایک طرف میں کوئی بھائی، صاحب شان کی ایک بست و حیری «تو کر وہ اچنی ہے یا عایا اسلامی طرف ہے تھے کہ
میرے بے ایک ایک طرف میں دوسری طرف میں اپنے بھائی کو ہے؟ جیسے اسلام کا بھائی، میرا بھائی نے غیر قائم رہنے والے
اعان اپنے دوسرے سرا اعلیٰ بھلیکی ایات میں فرمائے ہیں۔ معمول مذہب ایک طرف سے مذہب میں اپنے سویفت اور
مذہب ایک طرف سے مذہب میں خوبی و نیکی کا کام رہا۔ مذہب اکثر معمولی تھاں کے بعد مذہب کا کام کوئی ناٹھا رہتا۔ میرا اعلیٰ
بھلیکی ایات میں اس مذہب ایک طرف سے مذہب میں خوبی و نیکی کا کام رہتا۔ مذہب ایک طرف سے مذہب میں نیکی کوئی ناٹھا رہتا۔

بید الیزه اگرچه میتواند سه اینچ را بگیرد اما آنکه میتواند بیش از ۱۰۰ پوند وزن داشته باشد نمیتواند این محدودیت را برآورد کند. همچنان که در اینجا مذکور شده است، این محدودیت را میتوان از طریق اینکه میتواند از ۱۰۰ پوند بیشتر باشد، برآورد کرد.

لکیے تو قالو اونہما آلات سامنہ قیمت۔ مانندیہ اکٹھے اور دل بخدا یعنی سلطنت پھٹر رول اور اس
مدربے قاتلوں اور اپل، جون، وہ ملے اور کیسے مہم اس کم شرکتے مدد اسے ادا کا مکمل شرکتہ ہے۔ اسیل
نئے مہماں کے، اگلیں جس کی لارڈ نے مکمل۔ اسی دل کی وجہ سے اس کی کمیں من لینے والے کمیں
کے مقابلے میں غلبہ ایڈر کے۔ ایک سختی کا نتیجہ کی میں ہے۔ کوئی کمیں ایڈر کی طبقہ اسے کے آنکھے
وہ بڑے پر کو روکنے کے لئے اس کم کیسے۔ اسی مکمل اور اس کم کی وجہ سے اسی ایڈر کی طبقہ، ایک
لے کر اپنے اپنے دھماکے بیٹھے سر ایڈر کم مکمل ترین اور ایک دل کی وجہ سے اسی دل کی ایڈر کی وجہ سے

لنك مهنا تطا بطك بولك

و فرجت نلا متنی الرم ابضا
اولے۔ لیلک سے سکر رہی ہے جو کے دریں احتل رہیں۔ لکھنائیں لکھ۔ اسی طریقے سے
من اپنے تھہ ماں میں سے اسی قدر ملکیں کیں کہ ایک بھر ایک ناگزیر لکھنائیں لکھ دیں۔ اگر کہ۔ رجیل کے
اے لکھنائیں۔ نکھنے کے لکھنائیں شے اسی سر القام دیکھ دیکھے جاؤ۔ اسی طریقے سے رہیا
بیچارا۔ اور ایسا۔
لکھنے پڑھو۔ اس نیچیں کامیابی کوٹھا ہو۔ اس لکھنے پڑھو۔ اس نیچیں کامیابی کوٹھا ہو۔
لکھنے پڑھو۔ اس نیچیں کامیابی کوٹھا ہو۔ اس نیچیں کامیابی کوٹھا ہو۔ اس نیچیں کامیابی کوٹھا ہو۔
لکھنے پڑھو۔ اس نیچیں کامیابی کوٹھا ہو۔ اس نیچیں کامیابی کوٹھا ہو۔ اس نیچیں کامیابی کوٹھا ہو۔
لکھنے پڑھو۔ اس نیچیں کامیابی کوٹھا ہو۔ اس نیچیں کامیابی کوٹھا ہو۔ اس نیچیں کامیابی کوٹھا ہو۔

معنی کوہنا "چکر گاہ" یعنی اسی سے بے طرف۔ رب فرما تے فطاں علیہ اعطاف من در بک و هم نامونوں
الله ان زادہ میں میئے خداون "قرآن" اور فرقان ہیں بالی کی خلیل کو اسی لئے طوفان کتے ہیں کہ رہ شہروں اور سینوں کو گیر جائی
بے یہاں طوفان سے مرا ریا اس کا بے زادہ باش کی وہ سے "یار رواچاہ" آئی دچکے یا اس سے مراد طوفان ہے یا چیک
کی دیا حضرت ماشیث صدیق نے اس کی تحریر موت سے کی۔ (بالی) ہیں کہ "عینی" یا ان میں طوفان موت کو کہتے ہیں یا تو قابضے
پنجک سے تحریر کی۔ طوفان اور چیک پنجک طوفان ہی اس سے پلے نیڈا اسات جاتے ہیں بندھے گر تو قی یہ کہ پنج
کا طوفان ہے کیونکہ دویاں میں ہے کہ پنجک طوفانوں کے تھیں یا پھر ان گھریلوں میں کہ انہوں کیا ہو کھڑے آدمی کے حد تک
پنجک اخنوں پھٹکایا تھا اور دوب یا آنکھ اس لئے ہے ایسا ہر سادھن نکل کر رہے ہے ہر گیب ہاتھ چی کہ ہر یہ لٹ آور راز
قد کے درمیں پنجک اخنوں کے سرائیگوں کے مکان بالکل صاف اور دلکش ہے۔ ان پر ہذاب سادات درد بخت کا ان سے جاذب
حکم وال جرار وی "حکم بے الطوفان"۔ لرسلاں افسوسوں ہے مولی میں جوارہ۔ عینی ڈاکی ہے لئے بھیجنیں میں کھنی
کتے ہیں جو لوگون "جراز" دادھی دیدھم کی ہوتی ہے۔ عوی (دریائی) یہی (لٹک) کی اس کا زنجیاہ اور آئیے مار نسل سے طوفان ہے
اس کے ذمہ کی طورت نہیں۔ تھیوں کو سب سے زادہ تھسان یہی پھیالی ہے یہ جاولہ سات یا جاروں کا علاج ہے جس کا پیشہ
بندھ جلوے وہ بیانی مدنی کی وحمنی لے۔ اللہ تعالیٰ پیشہ کلک میں بیٹھے گا اگر بادہ میں اسے کران کے سرور ہے مجھے کوئی
ہدایت اس پر خود ہی اس کا خاص طالی جلدے ہمارے پیچوے تو استھان کی بھاری جاتی رہتی ہے۔ کوئی بخشنی کا کوئی
جزم کے نہ ہے ایک فرمائیں قتل کے قتل اور سکم کے سکون سے ہے (روح العالی)۔ عینی گمن (اسری) ایو گندھو فیرا
کو گف کر لے بردا کر دیتی ہے۔ سترن تے قتل کی تھن تھیرس کی ہیں۔ گن "چھپی" اکلبیسی ہو جاؤ بوروں کے خسارے
گائے بھیں کے جسم سے چھپی ہوئی اس کا خون چھپتی رہتی ہے۔ ہوں ٹھوک کردن کی جوں اور خواہ سرکے باروں کی "چھپی" کی
تو سادھات لی تو قی اورتی ہے۔ دلایا کن کی روائے لوٹ کی یا اس کی اہت سن لئی ہے اس سکھ چھپ کر اسے بہت بالی
ہے۔ بھل نے فریا کر قتل خیع جہد کرنے والے کیزے (روح العالی) امام ضریب نے اس کے سعی ہوں کے ہوں کی پدر
فصومیاتیار رکھ کر اسے پکڑ رکھنے دھوئن ہے مانگ کر کر کا ہے بھل شہ نے فریا کر ترش یہب کلماچا ہے تا جھو کا کہا
ہوں زندہ بھوڑا ریالیں بیٹھیں آرتیں۔ مغل وحدت کے سحق اگر معلوم کر یا ہو کر یہتھیں لا کلت یا لک کر تو ہوں پر اس
ہوتے کے دوادھ افظوہ پنار کی انسان کی تھیں میں رخواہ بوروں اس ادھو سے کل جانے کا لکی ہے اگر دنالی کے گلاظت۔
ہیں فیضیاب بندھ کیا ہو اس کے بدن کی جوں پیشہ کلیں ہیں الہ۔ انشہ اللہ پیشہ کلاب گھے ہر لشی کیزے میں
ہوں ٹھیک چنیں اس لئے خادش کی یادلی بوروں کی زندگی میں موکو ریشم پر بنا جائز ہے۔ ضھور تو نے مدد الرحمن بن نون ٹھو
اور نزیح ایں خواہ کر ہوں کی تھافت پر لیٹھنے کی اجازت ای تھی۔ حضور اور کے جسم و بارا پر کمی کی ہے ٹھیک آپ کو
ہوں نے ای کی تکلیف نہیں۔ اس نے فریا کر وہ اس کے پکڑ بھان میں ہوں ٹھیک پر تی جنہیں بیان شہزادہم زندہ والوں
اس سہیں پڑے ای وال ضفادع ہے۔ حکم بے الگ یہ۔ مصنوع ہے مناس ای۔ عینی میڑاک، زمیڑاک اور

خلاصہ افسیر فوجی لاکول سے ۱۰۵۴ء میں اسلام کے چار ہجڑے دیکھے۔ عصا لیدہا لرمینڈن، جلت فتح مال کاملاں بھی
کی تھیں اور ایک سو سال سے موہی یا پاکستان سے تین گلے کے آپ خواہ تھے اور مال سیڑات ہم کے سکون رہے کے
لئے تھاںیں تھیں۔ ایک سو سالیں کی آپ بیان ہر کوئی قسم کی تباہی میں تباہی میں اسلام تھا۔ مالی اسے بے
تریم فریوس بخت برخیں یا تو سننا ہے۔ اسی قسم پر ہر یہ حدیث کی بتائیں۔ ایک مذاب ہبہ تو ذہبیں سے اے
نعمت نہ ہڑا: اس مہمی قوم کے نئے نئے آنکھتہ اور بھروسے اسے لئے خلقِ اکٹھتے ہوں۔ اس آپ کی پیدائشی تھی
کہ سستہ پٹے ان پہن ہنڈے اپاطوں ان آئیں فروں میں اکھد میں قبیلہ قدر آئیں۔ پر بھرپور تھیں اپنیں بخوبیں۔ اس کے ۲۷ یا ۲۸
یا ۲۹ یا ۳۰ یا ۳۱ یا ۳۲ یا ۳۳ سے شترِ حلبہ کو کوئی فوجی میت نہ سکا۔ وہ جنپا نہیں تھا۔ مجاہد کراہیوں سے

گیا ترکیف یہ تھا اسرا یلیوں کے کہ بالکل محفوظ تھے آخر فرمونی لور فرمونیں تھے موی طبیعیتی میں نہ ملک ایں
لات قوم اسرائیل کے آزو کرنے والے بڑو دھد کیا۔ وہی طبیعیتی میں اس پلے سے کہیں زیادہ بیوی مہو کے توہنے لے کر یہ خدا رب رب خالدی پر رحمت
تھی اس نے تھے۔ بخوبی تھیں میں اصل ناطقہ یا۔ ہم تو ایمان نہیں اسے۔ ایکسا یا ایک سال یا کچھ کہو دیش آدم سے۔ بے
پوراں پر تھیوں کا شداب جیسا کیا پڑھیا ان پر ہاں کی طرح چاہئیں۔ حوب تھی جو تھی پھر مدار صفو طلاق صعن کری ڈے
ایک کراو پا فرش لکٹ ٹینہ کجھیں جاناتے۔ نہاں کے کو اڑ پکڑ مکاون کی چھیس فرمونیں کے کہیں۔ بکھان کے سا۔۔۔
ملکان جی کر کواں، نیویں بھیں بھیں لامکن کرئی اسرائیل ان سے بالکل محفوظ رہے۔ آخر کار فرمونی دیک میں طبیعیت
کی خدمت میں بھر مانی جی کرنے آئے۔ ایمان اتفاقی انتیار لور قلم فرم کر وہی نہ اس دیک۔ وہی طبیعیتی میں تحریف
لے گئے۔ صاصا شریف سے پا ملز اشارہ کیا اور ان کو ڈیوں پر طرف پھٹ گئیں جمال سے تل ٹھیک ہوں ہیں۔ سارا عادت
مالک۔ کیا جب فرمی لوز ایسے بخوبی بخوبی میں پیچے تو کھاکر قدرے داں اور پچل ہاتھ تھے ہوئے۔ پیچے پکھ داں اور کہہ
طنیں پیں۔ ہم کیلئے نہیں رہتے۔ پلے سے بھی زیادہ سرگش لور پہ ملی۔ ووکے یہ طباب ایکی ایک سال رو
کہ کم روپیں آدم سے رہتے ہو۔ بہت تعالیٰ نے ان پر ہوں ہاڈاب بکھا تو بر احلاں۔ وکیسا طریکہ کو۔ وہی طبیعیتی میں
کے دہلی کے دہل صاحار اورت کے دہلے۔ وہی کی دہل میں تہیں۔ اور فرمونیں میں بھل کئے ان کے طبیعتی بھاٹات
فرمونیں کے بیچ جمال میں بھاٹات تھے۔ اتر فرمونی کرد جھاؤ تا توہو پھارے۔ زویں تھیز رتیں اور پھر اتنی کی اتنی رتیں
یہ جو ہاتھ۔ یہ طباب بھی سلت دن ابرا اسرائیل میں تھوڑے آخوں کا فرمی جی چکے۔ وہی بار کا میں ماجزی
لرے ہوئے خاطر ہے روتے۔ لکھے۔ پلاست ایمان و تھقی کا لادہ کیا آخر دار موی طبیعیتی میں بار کا میں ماجزی
عذاب سے بیات پاپل۔ جات پاٹتیں بولے۔ کوئی طبیعی احلاں بہت جادو کریں کہ انہیں نہ عصا سے رہتے کے زریں
ہو تو خیں۔ ہاڈی ایمان نہ ا۔۔۔ پلے سے بھی زیادہ غویشیں کے۔ ایکسا یا ایک سال کو اسست کہ ان ہی سبھی خوبیں کا
خذاب آیا۔ فرمونیاں نے انہوں نکھانا ایلیں میڈاک میڈاک تھے جسی فرمونی بھٹکا اس کے طرفا ہیکا یہ۔
اوپرے جیڑاک ہوتے بھات رنگ کے۔ نہ ہم ایمان میڈاک اسی کے اندھیں۔ اپل۔ جام۔ کھات کے لئے۔ اور ملز ایمان
ایکی میڈاک یہ۔۔۔ میں جسی پاٹکی بیالا ہوں پلے سے ہو۔۔۔ کھروں میں میڈاک میڈاک تھے۔ آخر فرمونی ہے۔۔۔ وہی میں
اسلام میں خدا۔۔۔ ستمیں روئے پیٹے۔۔۔ اور زاری ایسے خاطر ہے۔۔۔ بولے۔۔۔ وہی اس باروں ہم مرتے۔۔۔ وہا۔۔۔ کی یہ طباب تھے۔۔۔
آپ نے مالی تو رب۔۔۔ ایک میٹی اور لکھی جس نے مارے میڈاکوں کو اور میں پیٹکر دیا۔۔۔ طباب د۔۔۔ ہ۔۔۔ ق۔۔۔ ای۔۔۔
وہ دس سے بیار گے پلے سے زیادہ غبیث ہے۔۔۔ ایکسا یا ایک میں بعد آخھی بیانج ماں میں ایک توں ہا۔۔۔ یہ کچھا۔۔۔
عذاب میں سخت تھا۔۔۔ دیا۔۔۔ میٹل۔۔۔ میٹل تازہ خناس فرمہ۔۔۔ بھر توکوں کو ہوں تو۔۔۔ کاس طبیل خلن بناء ہاڈن نا۔۔۔ دیا۔۔۔
نوں اب فرمائیا۔۔۔ مرتے۔۔۔ نہ۔۔۔ دیا۔۔۔ پتے جاتے۔۔۔ مکان کے دس سے پیاس۔۔۔ بھائیں گھر اسے بھی نہیں ہے۔۔۔

فائدہ کے ان آیات کو سے پہلے قابضے حاصل ہوتے ہیں تاکہ جس کے بعد میں اپنی کمی محسوس نہ ہو اسے کوئی خوبی کریں جی کہ عذاب اپنی بھی ایمان نہیں ہے سخت۔ یہ ناد فہمانجن لکب بماؤمنین میں لکھ دنائیتے حاصل ہوں اور تجویز فوجی اور فوجی لوگ است گھوڑا عذاب، یکچھ کر ایمان نہ لکتے کیونکہ ناری کو ہوئی طبیعتِ اسلام سے خوبی نہ ہے رب تعالیٰ ایمان کی تو قبول نہیں کرے جائے تو پس اس کے محل میں ختم ہے لاو ٹھریڈ اگر آئے۔ یہی سکو قارئے نہ احتیلی ہی ایت رب تعالیٰ ایمان کی تو قبول نہیں جائز ہے تو قبول نہیں کرے جائے۔ وہ سرافراز کوئی شرک کا حاصل سبب ہی المقامات پہنچاتے ہیں اور جادو لریں جائزے اور جادو میں فرق تکرایے۔ یہ فائدہ التعمیر فتابہ ہے حاصل ہو۔ میر افال کہہ دیجئے کہ یہاں جذاب صرف قرآنیوں پر آئے تھے۔ یہ اسرائیل اسے گھوڑا رہے تھے۔ یہ فائدہ فارس سلطنت علیہم میں علیہم تباہتے سے حاصل ہوا۔ البتہ جو یہ فرمخوں ہیں جذاب بھی تھیں اور قطبیں سطحیوں کے لئے گھر ہاتھ ہو گئی۔ اس لئے رب تعالیٰ نے ہمیں طلبِ اسلام کے گھر ہاتھ میں تھے اور فریبا و لقدت ہی ناموسی تسبیح یافت جیسے دھرم اور یہاں پر ایسا مخصوص ہے۔ یہ تھا کہ نبی موسیٰ بر زیرین ماقر خالق تھا مگر جنہیں حاصل اسے دی گئی اتنی کسی قوم کو نہیں۔ یہی کی وجہ اس پر ہے پلے عذابِ مقلد ہو جائیں کیونکہ جنہیں پانچ بار شرک کی وجہت عذاب یعنی گے پہنچتے ہو جو مر کے بعد اسے ہاں لے لیا جائے۔ یہ موسیٰ نے اسلام کا مدلیل تھا کہ آپ کو اس نے درشنا کیا تھا اس کے سمت دو ریتے ہیے۔ یہیے دو سریز یہ کہہ تو قومیں کو اسے مذاقچے نہیں۔ یہیے فائدہ فارس سلطنت علیہم الطوفان فربتے سے حاصل ہوا۔ یہی کی وجہ سے وہ اوقیانوں نے اس کی وجہ سے پکڑ کر فارغ کر دیا ہے۔ اب اسکے بعد ایمان قبول نہیں لیا گئا جس کی وجہ سے وہ اوقیانوں نے اس کے بعد اس سے ہوا۔ یہیں کے ان جذاب بھی بالآخر کیا پھر اس فائدہ کو ادا کوئی عبارت نہیں تھی کہ کوئی کی وجہ سے نہ ہو۔ یہی کی وجہ سے اس کی ولادت فی خوشی میں تھا۔ یہی کی وجہ سے پھر خداوند ”دیتیا۔“ اب اسے خداوندی کو ادا کرنی خوشی میں تھا۔ اسی وجہ سے اس کے بعد ایمان کی وجہ سے ایمان کی وجہ سے اس کی خوشی میں تھا۔ اسی وجہ سے اس کو کوئی عذاب بلہا۔ تاہم اور الائی اگلی سے ایمان کا تھا۔ یکچھ خاری شریف کتب الرحل۔ چھٹا فتا کہہ دی جسے منہ زدن۔ ”آئے“ دو عذاب یعنی، اولں کا قائم ہو جائیں کی اگر تاہم اسیتے امور پر یا عذاب آگے تھے۔ یہیے تھے پہنچا فاسلے سے یعنی کا اس سسل جیسی تھے۔ یہ فائدہ مخصوصیات فرائیتے سے حاصل ہوا اک ان، اولن کے حصان مخصوصیات فرائیتے ہیں۔ امسال ارشاد، اس ساؤن فائدہ و نہ من میں کیا یا جو ہاں میں ترتیبیں تھیں کہ پہلے ان پر ملوکان آئیا ہر من، لیے جو ہوں یہاں میں زکر پڑھوں۔ یہ فائدہ اس آئندی ترتیبیں تھیں سے حاصل ہوا۔ ان کے سے جو اولاد بچتے ہوں تو قیمی یہ دو ماحد

آٹھواں فائدہ: نہ بھی نی کے آگے دنگل کا سے بھی ایمان نہیں مل سکا اور سے پکڑتی ہے۔ یہ قدر
فاستحکروات حاصل ہو اگر فرمونی توک حضرت موسی طیب السلام کے تسلسل مکملہ فائز ہے۔ شر
وہ ہے: نکل ان لا ہو من عکے وہ ہیں لب دو ہوں نہ کے
وہ ہے سر ہوں ان کے لئے نکل ہے مل دو ہوں پر نہ ہے

الختر انسات پہلا اعلیٰ ارض نہ عین بوگ بن مذہب کو موسی طیب السلام کا اجرا صلتے ہیں جسے ہمارے ایمان ہے
کہ مل کلمہ ماننا تابیتہ حواب: بھیں نہ لالوں اگر سے مجن جن جزوں کو اپنے گھومنے کے ہیں گروہ میں جادو ہیں
اس سے ہے، ساقی فی کے تے من ایقہ لقصور ناد سر العلی ارض: قوم اوطو شہر یوسفیں قوم نوہ خیرۃ احمد
سے ہاک نہیں کی گئی جس احمد سے (مجن کیا) ایک اس میں فتنی کی کیڈ جہے کے پلے اس پر بندغی بکھرے آئے تو
وینہ پر بیانی طلب اتے ہب وہ بہت عمد کے بعد ڈیوبیا گی اتے بڑے خالم و کافر کو مل کیاں ہی گئے جو اواب ہاں
اصلی کی کی وجہ ہاتھ ان کی جاتی ہیں۔ اگرچہ فرمون بدترین کافر قاتمکری نے موسی طیب السلام کی پروردشی کی۔ آئیہ
ہستیل ترقی لایا وہ مصباح کاپ سے سست بہت کرتا رہا ان رہوست اسے یہاں مل لی۔ فرمون ہی، سست عاصی کر اس
کے سلسلیں رہ رہا ایک ہزار سو گھنے زنگ اتے تھے۔ جب اس کی ہلاکت کوئت تھبہ ہوا تو اپنے ۱۲ سے خیرات دکار
دیجے کامشوں رہا جانچنے اس نے کم کر جائے اخلاق رخات بکال ہیں یعنی کہ اس کے کاموں پر کہاں اس کے بذریعی
ظالم میں صرف ایک کھانی ہی او اخاؤ ہی صرف اپنے گھر کے لئے اتحاد نکل سے اس کی خیرات پہلے رہی۔ ۳۔ بعض
روایات میں ہے کہ اکثر اس کی تخلیعوں میں اپنے کریم رسپ کی پار گھوٹیں اپنی بندگی اس کی رویت کا اقرار کرنے اتفاق سے
مارٹی نوہ پر ہی جاتا تاریب فرانائب و محاکمان اللسمعیلیہ وہ مہیمنست فرون اس کا خواہ اسی تجھیں حدیث
شریف سے ٹھیں کیا کیا۔ تیرا اعلیٰ ارض نہ مذہب کو موسی طیب السلام کے مذہب کیوں قرار دے گیلہ گزد ہے تو مول پر
ذباب آئے گردہ مذہب ان کے نہیں کے مذہب تھیں کہاں کیا تو یہاں ایمت مفصلت، سری جد ارشاد ہوں
ولقد اتینا موسیٰ تصعیح ایمت بیہت جو اب ہو اسی یہ مذہب کے مذہب کا ہمود ہے اس نے موسیٰ علی السلام نے
مذہب اٹلاتے۔ دنیل ڈاکر کے پلی کا ٹوہن ان صریحیں اس طرح تیا کہ مذہب کے مذہب میں پانی تھا کہ اس کیا اور
اسرا یتیہوں کے کمر نکل اسلا مذہب وہ مذہب نہ لے تھے تھے تھے ایک بیٹھیں شوہر ہے بھر قلبی طرف دون
اور اسرائیل کی طرف شوریا لذپن پل اسرائیل کے مذہب میں تھیں مگر جب اس پل کی کل قبیل کے مذہب کو دے تو خون۔ کھڑاں
قبیل اس کو پیش کریں اسرائیلیہوں کو ان کی خوبی سے ہو الور دوی طیب السلام کے اشادہ ساتب ہو جائیں۔ یہیں ان کے
مذہب اٹلاتے کی وجہ سے ہمیں مذہب مذہب تھیں بلکہ موسی طیب السلام کی طرف جاتے تھیں، موتیں تھیں جن مذہب اٹلاتے
فرمون کے وقت آیا۔

تفسیر صوفیات: بالر ایمان اللہ طیب السلام نے جاتے تو بیانی چیز اس کی خدمت کرتی ہے اپر اگر نی کے

آئندہ سے باتی ۔ حادثہ نیایی ۔ حج اس کے مقابلہ میں مالکر بے وفا ہے تباہی کے طور پر امی نہیں "بینوں" نہیں، نیوں
محلول ہے۔ لکھ تحقیق مذکوری نہیں ہے اس طبق شاہیوں کے "بیش" یا "از" رہے۔ دیکھ فریاد و جاری غصہ حاکر اپنے کو قتل
لما تھا جو اس نہیں اور فیروزی تکمیل کیا۔ اس کو کچھ بنتے کر اپنی حقیقت کو بیکھاڑے کیا کہ رکب کی صرفت ہی میں تھتھت اس ت
کل شیں پانچ سو ۔ اسی میں اصلی زندگی کا مقصد ہے تم اور جو اسی کی تکمیل کیا جائے ہے۔ حملہ تھا میں
کاری خدیجہ پر شہادت میں اپنے کام میں ناکام ہوا۔ لیکن مگر اسیں آنکھوں کے ماستے ہرگز کام میں اپنے کام سے
بادیے تو وہ اپنی طرف ہے۔ حادثہ نیایی میں اتفاق ہوئی تھی کہ طرفہ ہو جائے۔ اسے بات کرنا مشکل ہے۔ تی اخراجی میں
ایک اپنی "کھلڑی" لے کر بند کریں کہ خدا تعالیٰ نے گھر کوں پیوں اگر کوں اکاری خدا کیا رہا۔ اس کے حاضرین میں سے ایک نے کہا
گھر کوں لے جو ایسا یا۔۔۔ تی اپنی حقیقت "ملوہ" ہو جاؤ۔ اس نے تھوڑے بیٹھاں کیلئے بند کر دی تھیں کہ سویں تھے کہ میں رہیں۔
میں رہیں کیلئے مصلحت حاصل کرنے والی خلافت نہیں لگوں ہے نہ افسوس اس کے تی کا مقابلہ کر کے، اسی نہیں چھٹاواری نہیں
تلے ہے۔ شر

نہ ۱۰۶۷ زمروں رائیِ روم سے زادی آئے اے فخر

صفیاء فر۔ ۷ جن دیگرے ہاتھ سرف ایسے بھائی نیلی نبوت کا ثبوت ہے سر راہی ہام کے راوی تھی بلہ۔ تیر
سے خدا تعالیٰ را ایمان و اقا این امام، سکن پیکا۔ جاتا ہے۔ تیر کو کبھی سے بیکھانے باتیں ہیں پھر اعلیٰ تین طبع کے ہوتے
ہیں۔ سفیر، درست ملک عوت ہوں۔ بعض وہ ہوں۔ کے ساتھ کارکارے لے کلیف، بھی ہوں۔ بعض وہ دلکھل ہوں۔
لے ساتھ اطاعت، الیں کو تو اپنے، بھی ہوں۔ عاصو، بید۔ خاصوف دلکھل نبوت تھک دعا مند۔ کسی کو نافذت پاک کیا جائے
کھوات فرمون ہے لے کلیف، بھی تھے۔ اسے خود کے بعض ایلات احباب ایلیں وغیرہ میں بر کا تھا۔۔۔ میں جو تھوڑے گی
تھے اور مدنیت کے لئے اور اپنے بھی۔۔۔ لوگوں میں بھروسہ کیے جانے والے ایک دیواریں پیلاں ہیں کیلئے جو مدنیت
کھل جائیں جائے۔۔۔ جو اپنی اکاریں رکھتے ہیں، وہ مدد پا کر گہر جاتے ہیں۔۔۔ جو لوگ اسیں سرف ایک میگر جوستی مصلحت کیلئے کاری
لبروری صرفت،۔۔۔ میں کی تخت جان کے کوہ۔۔۔ بھیجن گئے۔۔۔ فرخون اپنی اکاریں دیکھا اپنی اکاریں کلرا۔۔۔

وَلَهَا دُوْلَةٌ عَلَيْهِمْ أَرْجُزٌ قَاتُلُوا يَحْوِسَىٰ أَدْعُ لِنَارِ بَكَّ بِمَا عَاهَدَ عَنْدَكَ

اور حب کسی کی تائیں پڑتا اور پر ایک فتاب کو رکھتا ہے جو طبق دعا کیجئے جائے جو اپنے بھائے دیکھ لے جائے دیکھ دیکھ
اور حب اس پر حساب پیٹتا۔۔۔
بھیجتے اس سے کوئی لئے ہماں سے میں اپنے رہب سے دعا کر دیں اس سبب جو اکا
لَبِنَ شَفَتَ عَنَّا إِرْجَزٌ لَّوْقَنْ لَكَ وَلَرْسَلَنْ مَعْلَكَ بِنَيِّ اسْمَرَاءِينَ

کوئی بھکریاں نہیں پس آپ کے دینے اگلے سارے سو دن ایسیں رکھیں۔۔۔ آپ سید احمد فرازی میں سے بھائی
بخار سے ہاس سے۔۔۔ پیٹھ اگر تم اس سے دناب اٹھا دیجئے تو جو مدرس تھے جیسا جیان ایسیں گے اور جیسا اعلیٰ کو تھا جیسا

فَلَمَّا كَشْفَنَا عَنْهُمُ الْبَرْجَدَلَى أَجَلٌ هُمْ بِلِقَادَ إِذَا هُمْ يَنْكُونُونَ

آنکھ کیوں اپنے پل کر پیدا ہو رکھ رکھئے ہوں مراقب ان سے اس وقت تک کہ کوئی بیچنے کے لئے وہ دس چھتریوں کے دہ دہ بانے چھڑے گے۔ پھر سب اس سے مذاق اٹھا کر یہی دست کی طبقے جیسے جیسے پہنچا رہے ہیں وہ پیدا ہو رکھ رکھئے گے۔

تعلق: اس آیات کے متعلق آیات سے چند مرض تعلق ہے۔ پہلا تعلق: پہلی آیات میں فرمایا گیا ہے کہ اس لائسنس کو وہ اس اہاب ہے اور تھا ذریعہ نہیں بلی سرخی اس کا طور جو اہاب اس کیات میں نہ کو رہہ امداد کریں ہے اس نے کسے سب کا کام ہے مگر فرمائی گئی ہے اس سے طبیعت کے ساتھ گارہ، یا زکر ایمانی کو اٹھ رکھا کیا مردم کے اہاب کے تکرے بعد شفای اہاب ہے ذریعہ رہا ہے وہ سر اعلق: پہلی آیات میں فرمونے کے عکس وغیرہ کا ذریعہ ہے فما تعن لحکم بمقتضین اب اس آیات میں اس سے اس سروت شاکر میں مل جاتے اور وہ اسی طبقے اسلام کے ساتھ سرفراز گزٹے ہوئے کسب کر مطمئن ہو کر نی کے خالص ایسی ہے خوبیت ہیں چاڑی۔ اس میں بھی اوقیان ملکیت ہے پسرا اعلق: پہلی آیات میں ان قدیم طباہوں ہارہا اور اسے اس میں اس نے یہ سے نئی نئی تھے اب ماہ و سوی کی تائیر کا رہب کہ یہ مذکورہ کی نیت یہ چونہ کل سنتے ہے۔ ایک ماہ و سوی میں نئی نئی طباہوں کے کچھ کو خوبیت کا ناشیغ غایک قائم تھیں جو ہے جو ہر رہب چوچا اعلق پہلی آیات میں بتایا یا فرمائی گئی تھی اس کا مذکورہ ایک اجھ کر آئندہ مسلسل تک ہے کیچھے ہے اس وہ طباہوں سے اور میان واصل تھے۔ آیات مصالحت اب فاصلہ و بیان وہی ہے کہ کوئی حق پہلے مذکوب کو حکم کی تھی اسی اور پورے طبیعت کا نتیجہ تھے۔

اقیر: وَلِمَا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الْوَجْزَامُ نَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ لِنَكَتَتِ ہیں کہ اس آیت میں لما حکوم شہادت کیے ہے۔ یعنی حکلما ایک دب کیجیے ملے ان مذکورہوں کا ذریعہ اسکی اپنی اپنی بستی خالص لے وقوع ارتلہوں کا موقع کئی میں اور سے یہ کہ کسے کو اور پورے غیرہ ایلات میں ایجاد آئے تھے اس سے ذریعہ نئی فریلواری قوت فریلواری قوت سے جیسا کہ وہ طباہات تعلق تھے زنجیر تھے۔ زنجیں خالیہ میں اسکے تھے جیسی نیکیتے طریقہ ملے طباہ میں بالکل ہے اس ہم نے کہیے دریا کیلئے نہ بولی وہی رہے۔ جیسا کہ اس ایک طلبی کی سے تھے۔ لئے تھا اس میں تھے۔ یہ جاتی ہے میں بھی ایک ماہنامہ تھا۔ ان مذکورہوں سے فرمی ہے اس میں تھے۔ ایک ماہنامہ طبق طباہ میں تاریخ وہ طباہ صفت تھیں۔ آئے تھے اسراہیل میں سے کھماڑا چیخ تھے اس شاخ علیہم ارتلہ اور الوجز میں اسکے امام مددی ہے۔ اور اس سے تیز شہزادی مذکورہوں کی طرف اشارہ درج۔ مخفی دھاپ تھے چہ ملے یا مخفی۔ مخفی کا وہ مدت پر ایسا جاگتا ہے اس کے لئے جو جزو احمد سے یاد چل دیا ہو، مذکورہوں کو میان فریلواریا میں تھے۔ میں یہ نہ ہے۔ مذکوب ایسے تھے یہ اقیر حسن القاؤه میڈو نہیں ہم کی یہ کہ یہ مدد و اقتدار تھے جیسے کہ العما۔ میں ادا ہے اور وہ حمز سے مارا جائی مذکورہوں نے مارہ مصادف ہے۔ مذکوب سرخ رنگ اور فتحانہ تھیں یہ رہا نہ سے ہے۔ ایک ہاں لے۔ میں نہ تھا ایسے تھے کہ ان کو فتنہ نے الجا سارہ۔ ان کی الاشیں وہیں ہے یہی وہیں ایسا جعلی۔

تکثیف شد و میراث پنکتوں (خانل) شد و معاشرهم مواعیلهم کیا گیا۔

نہیں میں بیوی اپنے والی کے ہاں۔ تکریمی ہے ملکہ ایش دیوبندی پس دیوبندی رہنیاں ہیں۔ امبلے دکنو، بنگالی
منزل یا ہائی ہاؤس میں سے کیا ہوا اور الدو ان عجیز عقیم ہے گھر کارکنہار اپنے بھی بے تکاری، ۱۰
میں عرض رکھتے کہ خسر ای اڑ بھی اڑ کی بکاشی قائم تھے دراءہ میں ہاتھ میں لگھے گئے تھے اور رب آیس کی مالکانہن تے
وراثتی قبول قیامت

لیکھن آپارے میں کی تحقیق کرنے
بھی سے سلاسلہ کو کاٹ لیتے اشارہ تھا

رسول فائدہ بیٹھ کر را فروں کے حلقہ قبول ہے بلائیں۔ ان کی دعا کا دعے ہے مگی خفتہ مل دیتے ہیں۔ فائدہ فلمہ
کھشناستے سائل ہو اتے۔ منوں کو بیل ملادا نہ سولی لے۔ حضرت اعلیٰ ابو ہوادیتے ہیں۔ ویکھو فرم عظیمین فی ایک پلاٹ اُنہیں
پکڑ دیتے ہیں۔ ڈی ڈی ڈی اسلام کی، ماسے لئے تریجیں۔ ویسٹس کل پڑھ کر کی کہ کر پڑھ کر ماسے کچھ صیز۔ ڈی ڈی ڈی اسلام
ور فرم مذکون سے ہیں۔ بدترے کے فرمونیں تو۔ ماں۔ مسوی پیشیں تھا کافر کو کوئی عمدات لئے شیش۔ ڈی ڈی ڈی اسلام تھی ہے۔
کیا رہواں فائدہ۔ ڈی ڈی ڈی اسلام کی وجہ سے نیچی دعا کا دعہ۔ حفظ شیش۔ دھکا کا دعہ۔ شایخ کر رکابت۔ ڈی ڈی ڈی اسلام
ہمیں بالفوہ سے ماسل۔ ڈی ڈی ڈی اسلام بتے تھا کہ۔ ڈی ڈی ڈی اسلام بتے۔ اس فائدہ کو حکمودار کھاندیدش کا امام بتے۔ اس تھیں میں۔ ڈی ڈی ڈی اسلام
ڈی ڈی ڈی اسلام کو حکمودار حسان ڈی ڈی ڈی۔ اس پیش کی خلافت کا درجہ۔ نیکی الماعت دار فرمایہ اری سے۔ شریعت تھی۔
یار ہواں فائدہ بند تعلیم۔ ڈی ڈی ڈی اسلام بتے۔ اس نے ڈی ڈی ڈی اسلام سے کوئی تدریس میں۔ ڈی ڈی ڈی اسلام
بالفوہ سے ماسل۔ ڈی ڈی ڈی و فرمونیں تھے۔ ڈی ڈی ڈی اسلام بتے۔ اس پر بغل الطاب رہتے۔ ڈی ڈی ڈی اسلام بتے۔ ڈی ڈی ڈی اسلام
الحکم کی پیدا ماستے۔ ڈی ڈی ڈی اسلام کو دب صرف دھدا ایمان سے ڈی ڈی ڈی اسلام کو جو بنتے۔ ڈی ڈی ڈی اسلام اسے۔
الحان کرنے پئی میں ڈی ڈی ڈی اسلام۔ ڈی ڈی ڈی اسلام۔ بالصنف اللہ لا الہ الا اللہ الفی استحب بمن و سر لیلیں۔ ڈی ڈی ڈی اسلام۔ ڈی ڈی ڈی اسلام
الحان کام کا نہیں۔ ڈی ڈی ڈی اسلام۔ ڈی ڈی ڈی اسلام۔ ڈی ڈی ڈی اسلام۔ ڈی ڈی ڈی اسلام۔ ڈی ڈی ڈی اسلام۔

مدد اپنے بھائیوں کے لئے مدد کرنے والے نیک سنتا

یہ جو فرمائناں ہے رب تعالیٰ سے یہ ہے کہ نذراً و می طیارِ اسلام کی حالتے مختصر ہے اُرپس و فرما تا بابر سے قبیلےِ اسلام کی
نذراً کا اور اذناً دا رب رہ فرمائی کی لکھ پڑی چلے کے پڑا گا، حق پیش فریاد کی دوسری کوئی بارے رب تعالیٰ سے ٹھالات کر جو حکم بسائی
کی تاریخ سے آپ کے شے پکا۔ یہی حوالا قائدِ نادار رسول سے کے ہوئے حکم اے لذابِ ترین جرم ایتھری نادہ المأهوم
یندھکشوں کے مسائل ہو امداد کی خدمت سے وعدہ آرناقد رسالِ ناطق اے اُرپس کی حکم کمارتی نہ ضاسن نہا۔ اس اے
تازماگی سخت جرم یہ اسی عاریہ ایا بے۔

میں لور ار را پایسیں تو اسیں را بجا تابے کر آپ بے عاد لرس۔ یا بھر ہیم اغرض من هذان قد جامع امر
و رک و انهم انتیم عتاب غیر مردودہ اب تفصیل یہے کہ فوج علی المام۔ سکھنے سے ماں نجت
شیں لیں تب آپسے حرس یا کار لائیں من اهلی ان وقت سے ادب دست بخوبی پڑھنے اے چھاپی کماں اسم
ہیں تر ہی تھیں کی کہ تب لی و میش شیت استوفت نے اس میں کام قصده بہ جو ہم۔ اپنے خانہ اللئن شیں
و حس یا کار مولی نجسے قوم نئی کہ تب نہ خوبی تھی کہ آپے کہ واسی خون سے حکورہ ریں تے۔ تب کہیاں
اے بے ای تھیں قدم نہیا ادب دل نکل ای راجھا یہ المام پڑھنے کا از کے ماء مختی کی کھا گزر کے مدالیکان لی جو
رب فرائب۔ و مالکان استغفار ایبر اہیم لا یہ ملا عن موعد و عده الیاہ۔ دست بخودی و ای اہانت
اے بے ای کیل ضوری مامو طالب نے لے کہ تم سے قبول ہوں کہ ان کو دونوں نے جیا یا کیا آپ کے جس سیں رامیا
لور آندر کے نصر انور کا ان سے میخ فرایا کیا نکر و کیہ مسلمون لیں کہ مژرین دن غارے لے ماء مختی
شیں کلی چاہیں دی و احمدی تلخیت۔ ساقوں امتر ارض الی ہجن ہمچنان اللوہ سے مسلمون ہو اک قرمیں سے بخدا ب
آہلو جانانے شد و نرام کے مطابق قاہر موسیٰ یا السلامیہ دعا اس سے لیا افضل دران فارغ عینہں جیسا سن۔ لندہ ہی
لے طلب کیجیے اس نئی میخ کے جواب داں دنوب ایسی تو یہ کہ ہندی یا دریاں ان کے ماحن پر زیارتی درج کا
چلاس رب کے پر کرام کے ملیت بے پر خیم کامیب کیا احسان بے یوں ہی یادی بیوں انش پر دش محلیں پر دش محلیں پر دش
ہے اے علیم الی باب ایمیر کمال انس سے دباب تحقیق یہے کہ ماء موسیٰ یا ہر کرام کے مخلوقات تھی کہ دھانے دباب
چائی گے۔

اقصیر صوفیاتہ نیلوی آنکھ ملی یہ نہیکی کارم مانچ ہیں بھیتے نہد۔ ہے۔ اے لور گنی ماس ۴۰۰ میں
نیتے کہ۔ کہنے سے لکھاں وصلن۔ ان دونوں جوں سے تھا فلکل ہو ارگنہ قبول خراہو اتے۔ بسے ہے۔ رش نہیں
میں پھنس لرند۔ بن جائیں کر جس مل کی سیاہی مصل ہو ورگنگی ہی اندر وہوں بیات فروکشی طعن ۵۰۰ جے۔ تیرے
دونوں جوں ہیں گی ای اڑا کو ساریں کر کھا۔ مٹی طور کیہ مادرستہ تھی، داں ہمانی اصلی سیچی۔ جائے بے۔ کلام ای
اسیں رہتے۔ ساری دو جاتاب اس پر ڈاپلے سے تو سفید نظر آتے ہے کہ فلک سے مٹی یا بخشیں ہے ایں۔ مٹی، حنابے۔
فغمون اور فرمونوں کے اصلی ہائے تھیانی ایجوبی اتفاقی تھی۔ اڑا یا یوں ہی حضرت مسی۔ السلام مل ماس
لے پارکہ۔ احلا مروہا و ورط نہیں سکاں۔ ملے مار سمجھ رک اصل رب کو نہیں ملتا اسی لے۔ اے باب ایمیر خوزی نہ ہی
رادت طلی تھی قوداہ مصلی بخوتی طرف اہات ماتے تھے۔ اے بیهودھما کشن داعهم اے۔ ہیں سہمنی
نخافت کا ہر دی مل سمجھ ہتی۔ دھو تھا ایک سیاہ ایکہ ان اندھا۔ ائمی گھبیڈر لے۔ لیتا ہے اور ایسے اصلی رعب تھی
ایمانی طرف پلت جاتا تھا۔ یہ دھو تھوڑا تھا۔ یہ دھو تھوڑا تھا۔ ان کی سکے دشمنوں نے ہکا و پیر صورتی نہ کہ
کرم لے کاہو تھا۔ اھمی۔ ہابے۔ فرمولی بادو کروں کے لئے مسوی ہاہکی ایک بخاف ہام کرتی۔ صدیاہ فرماتے تھے کہ ذمہ دین
لے لے۔ ایں باہم دعویٰ لی اما۔ ہتھی تھی، رہ شہزادی۔ مطلق ایمان پاکیں میرجنس۔ ای تھے فغمون، ماتے تھات ایمان با

نکریمہ بیدار چون، مشق و تاریخ اسلام از آنکی ابتداء تا طی اسلام بر این من من ملتے رهے خلقِ پیدا کی
پڑا کردند، ملک و حکومت ایسا نہ تھا کہ اس سرشار اور نیشن سے پھوٹے کو فضیل اور تصور زدہ نہ ہے ایسا ہے
کہ ایمان مالاکش احادیث، مالیں ایسا کی خلیل، دو صفتیں، نیکی ایجاد، آنر صفت، تسلیت ایسا کہ ملک و حکومت ایسا
کہ پرستی

فَأَنْتَ قَبِيلُهُمْ فِي الْيَمِّ يَا أَنَّهُمْ كَذَّابُوا إِنَّا وَكَانُوا

پس پوچھ دیجئے اس کا کوئی پورا بام سے اس کو اگرچہ دل رکھ لے جائے اس کی کوئی فتحت ایکوں نے بھولنے تو کبھی اس کا کوئی پورا بام نہیں دیکھ سکتا۔ اس کا لئے کہ بخاری آنحضرت پختگانے تھے اور

عَنْهَا عَقْلُنَّ

پیشون سکریپٹ اور لکھ قہان سے خالی

سید علی

اعلیٰ ہاں تھے۔ اب کچھ یات سے پہلے ملن تھے۔ پھر اعلیٰ نیکی تیار کیں تو یہ اسلام کی دنیا
۱۸۔ جو ان سے ذمہ دینے پڑے۔ مذکور کرنے کے لئے۔ اب موہی طیٰ اسلام کی اس پورا کرتبے حس نے خون کا منع
اس کی قوم میں۔ اب یاد و ایسی بدعاتے آئیں۔ اس پر کچھ اولاد سے رہنا کریں۔ وہ بات۔ کچھ طالبین اور تاریخ
والی قصیں اور ای رہانی یہ دعا مانند۔ بے دل۔ دوسرا اعلیٰ۔ کچھ نیتیں ان پر جوست ذمہ دین۔ اس کی بستی اسے اور
گھر اس پر ڈال۔ اب یہ تیکریساں ملک فرم جوں تو کیا۔ تھیرا نعلق۔ کچھ توبتیں ذمہ دین کی
بد نہیں ہیں۔ ذمہ دین اے۔ مدد و رہ بید بجات تھے۔ اب ان بد نہیں کے تجویز کیا ہے۔ دو ترمذی پر پشتائیں
کیکا۔ اب ۔

میں آنکہ اسے تحفیل پہنچنے والوں کے غافلگاروں اسیں حالت و احوال سے ان کاہر نہ تھا ہے۔ وہ اپنے بارہ میں جاتا رہا تو اسے خداوند کی دل نہ ہے ایں۔ میں ہم مارچع ذہنی لوگ ہیں لیکن کافر قبائل خیال رہے کہ بعل پور سے مراد فرمون کے لئے جو جو
فضل اُوسی طبق اسلام کو حاصل کرنا ہے اسی طبق یہوں نے بیوی کو صدر تباہ کرتے رہا۔ پنداؤں کو ان کے اخال دانتے سے سالہ بیٹا
ان سب بر مولیں ہوں۔ مرداب عرصے سارے جو مولیں الہ اس کافر ہو ہاتھے اللہ تعالیٰ اپنے مظلومین مددوں کا پورا شریعت
بڑھانے کیلئے مدد سے مظلوم لاوں ہوں ہوں۔ لیا۔ خیال رہے کہ دین کی مکملی مکملی مددوں کے لئے ہوں۔ اسی نہ کہوں
کے لئے اور کرنا۔ گیوپوں کے لئے رجالت ہو جائیں اور گزشتہ چھوٹے گھوٹے کے لئے آئیں۔ کے لئے ایک اتنے
سلسلے۔ فلغر قائمِ الیم: مبارکات متفقہ مکانیں تھیں جو اللہ اس میں فتح کریں۔ اس صورت میں کسی نہیں کی
ضور دیتی۔ بھل مشریع نے قیامی اور تحریک کی بہتری ملطف کی۔ وہ فرماتے ہیں کہ متفقہ مکانیں جیسے ہم نہ لے
یعنی اولاد فریبا کی طرف ایسا ہی تھا کہ مکمل اور مدد پر مدد پر مدد۔ مدد کی بیلی تیری قوت۔ اسی وجہ سے
فراہم و نادی موج زیدہ فعالیت دب جو اہل رب تیریتے ہوئی کی وجہ بھی فتح کیسے ہے اس محل ایمانہ اور عین ایمان
سے۔ جنیں میں مستقر لیا یا بیداری ملے اپنے مذہب ایمان سے متعلق تصدیق اور ایمان سے بے قیم میں ڈارا۔ ۲۶۔
میں جیسی کہ اور یا اسی متعال ملک کے قیادوں ایسا مطریاں موسمیں وہ درود کو سوتی تھیں خارج۔ کافش خانیل ہے اسے صرف مداری
اویں کوئی نہیں تھے۔ مٹھے نہیں تھے تکریم ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ فلقد فیہ فی الیم: وی سے نائل سے اسی
ماں ایام امام کی الدہنے تھے میں دکھ کر بدل اسے تم فریبا کیا۔ اسکے دوسرے نیل ملک ہے اعلیٰ خان، بیان میں ہے۔
مرادِ حماری ہے نہ لذ فرحان، گل قلزم میں ہو جو گیا ہے حماری ہی ہے۔ گھر سے سندھ میں لوگ تصدیق ارادہ اور کے جاتے ہیں اس
کے استیم کا جایا تجارت ادارہ اخیال دبت کے بھوکی بیجن و بھوکی ہتھی ہے اور احمد بھی گھر بھی کی جمع ملکہ۔ میں اتنی دشمنی کی
دشمنی سامنے مطلع اخواص یہ ہے کہ۔ سری قدمی عذاب آتے۔ فرمایوں یعنی عذاب تیاضیں جکو خوش ابتدیں میں
ایو غریب صبریں! اس فطی ایسا امام نہیں کہ ورنے سے حماجیں نہیں قبرس حصیں۔ باہمهم کنڈبووا بایتنا۔ اس میں فرمونے کے
غرض کرنے کے سب قریب ہے۔ ابتدی کارچی رب تعالیٰ فرمون کے سارے جو مولیں نادارے مظلوم ایں۔ لیا گردن پور
لپھنے لی دیوں اسی ناتیا ایسے حاصل ایسا تھا۔ ایک ایسا کوئی
کھلکھلوں اسی میاٹا پتے کے اسی ایسا تھا۔ قاتا تھا۔ ہر طعن جھکا جلو، وہ سب تھک تھکایا۔ کیا اسے مراد اتنے تکی ایسیں
میں کہ تو رہتے؟ اس کے دوستے بد تی بلکہ اس سے مراد موسی طیب اسلام کے میکرات ہے۔ اسے فرمان پکھ کر ٹھوں علی
اسلام ایسیں کہ جی تو رہتے ہے۔ تیر و سکانو اعنہما مغلیم۔ مبارکات مطوف ہے ہکنیو اپ اور اس میں ہے۔
جاتے کی و مرن جھکا۔ بے عنہماں غیر مارچع ایسا تھا۔ اس کو ظلمت سے مروایہ خیلی میں ہلکے ہو اسے جو رجوع
دو لوگوں ایسے ایسا تھا۔ بے شہر تھا۔ میں کیا یہ تھے۔ پیروان تعالیٰ ہے خر کوڑا بٹیں جاتے جو بیان میں سے مراد ہے اسے تعالیٰ
تھا۔ اور غلی اطاب۔ تماں غلی۔ مٹھن ب تھب کو تک فرعیل و کسی نہیں جانتے تھے کہ تم اُنہیں سریاں کر دیوں۔ اسے

فہرست مکالمہ

وہ بحث تھے کہ یہ تذکرہ طباب خارسی اتنی تھے اے لور. گے۔ ایسے ہی ہم آنحضرت اعظم اے ناسیں اور الراizza
بیوں سعی کر رہا تھا۔ اتنا یہ: رب فرمون کو وہی بنے کا تین ہو یا تین چالا گا کہ احمدت اللہ لا الہ الا اللہی احمدت بہ پتو
اصواتیں مذاہتیں یا لال دلخیب کر و فاختت جی گرم ہے۔

خلاصہ نظریہ ہے: قرآن اور فرمونی تو طبق کردہ احادیث سے خیس سمجھ لیا جائیں وغیرہ مادرہ احادیث اور تواتر میں آفرید ہم نہیں سے انہیں بے ایمان و عدم خلاف مدارے جو مولیٰ مددے نہیں کیا۔ ایک بدھی ایسا یاد کریں کہ، رواۃ حق، علیہ السلام، ابھی ہم اسے بہت جرم و غیرہ کرنے تھے تراویح سزا اسے آپ پر داد دے، مداری خلافوں کو قولاً، ملماً، بخلافت اور بخلاف دو گھنے۔ میں یا علیہ السلام اسیں پردازناہی پرداز کر دے رہا ہوں۔ چون کہ وہ اسے مخالف ہے پس داری و بے پیغام نہیں کرتے اور میں پردازی سخت جرم ہے۔ غق قرآن کا حضور و القائم پسکارہ فی تحریر میں عرض کر رکھے ہیں۔ میں اسی کو کہاں کیوں کہ اور کہ ملکہ خالقی میں علیہ السلام کو حکم، یا کہ کل مدت کوئی اسرائیل کو اپنے ہمراوں سے نہیں کہا جاتا۔ میں اسرائیل کی عروقات نے پہلی عورات سے ان کا خریروں والکار بوسنی کر کی ہے ایک شادی کی ہدایت ان کی سرا شہزادی سے اپنی بیویت تھی۔ قابلی مورخی یا مودودی شہزادی بھی۔ المدون نے مستحب تجویز کر دی۔ میں یہی اسلام رواں، راثت چشم انہیں ابرا میلان لو لے۔ مصطفیٰ دروان ہر گھنٹہ ہمیں خواہ و تمیں پیچے سب تھی۔ سورن گھنٹن فیون کا ان کو ردا تھی کی جو ہر دو ہن پر اپنے والکار قبیلہ کے اسرائیلوں کو کھاٹکا جب سوی طبیہِ اسلام، ہر قدر ممکن نہ تھا، تو پیچے ہیچکے سے قرآن کی تھی پیدائش اسرائیل نے موی طبیہِ اسلام سے کہا کہ اب کیا ہے کہ آئے گے مدد و رب پہنچے قرآن ہم کہ مکان کے قریباً اڑکر نہیں اینہر ساتھ نہ کہا۔ پہنچے حکم ہی تیک کہ آپ مدد رہیں گے ملی ہاریں۔ اپنے لائلی مادی دے مدد رہیں ہارہ نکل راستہ بن کے جن میں بے تکلف اسرائیل اُنھیں اپنے گئے سے پیدا ہو چکی تھے۔ ہر تجہیں ایک راست پر مل دو۔ صندوق میں پہنچاں دیجیں اس نے طعن کردا ہو، کیا یہ تماشہ قرآن، کیمپ بہانہ آپ کار اسرائیل کیلئے عطا گزگے اور فرمونی اور سارے رکھے مادرے روانہ۔ رستہ میں داخل ہو کے تب صندوق کیلیں کو حکم ایسی پہنچا کر مل جائیں اپنے پہنچی میں کیا۔ سارے ۳۷ مولیٰ نوبت

فائدہ اس آیت سے پدھر فائدہ حاصل ہے پھر اپنے رحم و کرم کی بنا پر جو تم کو بال
رسہ پکے چھٹے طلب گیا ہے تو سطح ایک جزو طلب کی اعلان کرتے ہیں ہم سے سچاں یادوں کی تور
خیل سمجھا دار آیا ، یہ فرعون کو اپنے ساتھ پلے رب تعالیٰ نے اس پر سلطنت طلب بھیجی ہے وہ اپنے آیا تو فرشیں پاک
کیا کیا ۔ امام افریق استاد ہے ۔ شمر

میرزا گیلانی خواهی خود را میخواهد

و سرانجام در مدل تحلیل اپنے متولین خود را پدر خالوں سے خواسته کرے۔ یا اندوفان تقدیم نامه نہم سے عامل ہوں۔ یہ

فرمودن۔ ملیا امراء نبیوں، تکران پاپل لیا ب تعالیٰ۔ یعنی ہر کوئی انتہے میتوں سے ایسا حل۔ رہائے اس جو رب تعالیٰ یا نبی مصطفیٰ فہرستیں۔ شر

ٹوہنی کر فدا کیں کیونکی عمل
یا لائق خدا کیں کیونکی عمل

تیر افکرہ ہاد سے مقابل یہاں کی قیوس کی برانت سے استیوس پر طلب نہیں آتے ان کی قیوس اگر براحتی کے لئے تو
تو خدا تعالیٰ ہی۔ یا ملکوں قنونهم فی الیتم سے مقابل ہو۔ وکیوں قوم ماد، مادر، قوم اواد، شریپ پر طلب ان کے لئے
عی میں آتے کہ وہ بیک ہے ان بی بیتیں بھی ایجادی تھیں مکفر مخدوش پر طلب صوریں نہ آیا بلکہ اپنی صورتے وہ
نکال کر بخوبی قرم میں، اور ایک سر آج تک آیے ہیں میں کہ وہاں حضرت عیسیٰ مسیح ایضاً مسلم کی قبران تے ملکہ دو مرد و ملکہ
بماجیوں کی قبریں تھیں۔ آن قیام شریں اللہ واسطے اور وہن کی قبریں ہیں۔ لیکن کب کوئی اور کوئی اسے کہ پڑے
ہے۔ ایں بالکل حضور اور ملکہ کی قبر تشریف ساری زمین کو فتحی مام مذہبوں سے چھاپے ہوئے ہے۔ وماکان اللہ
لیمدادہم و انت فیهم۔ چو تھا فا کہ وہ طلب ایں صرف بھی کے ہاتھے اپنی خانے اپنی خانے اپنی بیوی، ماں بیوی۔ آئے اس
لے ساہنیں یہیں نہ اوارے مذہب نہیں آئے۔ یا لائق بولنا ہم کتنیوں ایقانت سے مقابل ہوں۔ صد ایقانتیں ہیں۔ شر

لیکن قوت دو خدا دو رہ نہ کمال ملاب دلے نہ آمد دد
و جو فرمان شرک نہ کرو خوی خدا لی بے قسم بیوں خلیلیوں سب سے تکریم پر طلب اب اب لیا بس سے، ہی تو جملایا
پاچھوڑا فلکوں کا فریب سخنان ہو جلتہ لاش تعالیٰ میں کے کلب کے زانے کے سارے نکاحات کردہ ہے جس کے اس کے
بعد عالم کی سی وادیں مکتبہوں سے اشارہ“ مقابل ہوں۔ وکیوں اگر فرمان ایکان لے“ ایسے نہ رہا ملکہ
دوستیں تکلی کرائے امراء نبیوں۔ ملکوں حادثے نے اس طبق ہو جلتے۔ کفار کے نہ نہ کفریں سلاہن ہے ساتھ
کے مکر بھبھوں ایکان الاستدعا ملک ہوئے جسی کہ جہاں بکھر جسی بکھر جنکے سارے عالم۔ تم امیر جنوبی، خیال علم
سے ملک ہو گئے۔ اب ان کو مسحی کہتے ہیں، ملکی اللہ عظیم بہ نہ نہ کلایا، اقران نہ نہ کلایا۔ ملک ایسے نہ کہتا،
کہ اکریاں یہے کالیہ دن نہ نہ قلوں کا دن نہیں ہے۔ ملک ملکوں کی والیکی بوسکتی ہے۔ مسلک نہ نہ لکھیں، ملکوں کے لئے
ہے۔ حقیقی ملک کا دن ایس تو اسلام کا دن۔ حقیقی ملک ایسے دن ایسے رہتے ہیں کے بھتی جو حقیقی اُرفا لات اُردوی و مہربانی، مادے لئے نہ
ہوں اور اکریاں دن ایس اسلام کا دن۔ حقیقی ملک ایسے ملک، دوستیں بیکے آن بیانی ملکیوں ایس اکریاں ملک
اسلام ایسے کے بعد جنکے جامیں بنے سے الگ خواہم ہی۔ تکنسیں سلاہن کا کرکے اخراج سارے بھی دلکشان
وہ ہلکت نہ کاہل دستیں وہاں جتی ہیں، جو ماکہ حدیث ثوابیں ہیں۔ فرق خیال ہے۔ بے۔ پھٹکا نہ دندھے، بیداری
خیافت جو مہتے اس۔ ۱۸۔ شلن انتقائی نظرت موالیت پتی۔ فاء، حکان و اعتماہ غلطین سے مقابل ہے۔ الگ فرمان و اس
کی خلقت ہے۔ مسلک ہے۔ اکریاں ملک ہے۔ اکریاں ملک ہے۔ سماں بہلوے اور نماز فضا ہے جائے تو الگ اور نہیں ملک ہے۔ ایس طور پر دوست و
دعا۔ جان ایسے بھتی جو نہ نہ اکریاہو جلو۔ ایسے دوست ایس فلکیتیں اسی بی پروائی ملک ہے۔

حدست کے ذریلی بے حرمتی و تھالت سراہی تھی۔ حضرت ابی اورامانہ قتل کے گھوپ نہیں کیا بلکہ خداوند کے فرقہ اسے قتل کیا۔ قرآن میں یہ، ہزار بنا نہ رسم کو رسول یہ گانشانہ اللعن فیلعنو یقہض اللہ فرض
حسناً فی قمعه الدعائیم فاکثیرہ۔ وہی علیہ السلام اللہ کے محروم ہوتے تھے ایسا لعلی ان کو دب کے طوبہ۔
ان کے پیٹے ان مژہوں سے چیختے ہوئے فرمون اور ان کی راست نے ان مشوویں علم کی کہنے والیں سے دلوں لیا کہ ان
ماجہ خلق کر دیا۔ میں ہمیں امام بلکل ان کے تھیں تیات ایسی تھی۔ فرمول ان کے تیات ایسی دوست سے ہاں تھے۔
امروں نے اس تیات کو تباہی اس غیر الایمان کیا۔ رب کارم ہمارے قوں کے ہدوں سے اپنے سلطان کر کے۔ حدست کا تیر
رسٹ ہے نکتہ تیر کا تیر جو تیر تین بدابت فانتفعہا ستن۔ میرجاہبے۔

وَأَوْسَأْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يَسْتَعْفَفُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَافِ

اور حدست تایا ہے اس قوم کو جو کسرہ سمجھی جاتی تھی رسمی کے خلاف کوں لا اور اس کے سزیوں
اصلی ہے اس قوم کو جو کہا جاتی تھی اسی زیمن کے پورب دیکھم کا عالم کرویا جس عی ہے نے

رَهْمَهَا التَّقَى بِرَبِّكُنَا فِيهَا وَتَمَتَّكَلَّمَتْ كَلِمَاتَ رَبِّكَ الْحُسْنَى عَلَى بَرَىٰ

کا وہ زمین کو برکت دی ہے اسی میں اور پیوڑ پر کھا فرماد رب کا تبارے ایکا ادیر
برکت رکھی۔ اور تیرے رب کا ایجادہ دید جس اسنائی پر پڑتا ہوا۔

إِسْرَائِيلَ دِيَمَا صَبِرُوا وَدَمْرَنَا هَمَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْسَنُونَ وَفَوْصَهَ

عن اسرائیل سے اس دھرم سے کوئی برکت نہیں۔ اور ہاں کو دیا ہے۔ اور ہاں کو دیا ہے وہ جو کہ تیر کا ذمہ دیا جائے اور اسکی تیر
ہدوں کے صبر کا۔ اور یہ غیر بلکہ کسر رہا جو کہ کوئی مدد نہیں اور اسی کی قوم ہتھیں اور جو

وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ ۝

اور رہ بحقہ تھے دہ دلک

وہاں اٹھاتے تھے۔

اعلمیں اس تیات ایسے قتلی تیات سے پہنچن تھی۔ سلا تعلق نہ لگتا تیات میں فرمانی بلا کت ہے اور ایک
یا اعدی تیات کا تیر اب تک رہا ہے۔ وہ شدہ قوموں کی تیکیں ہی المی باہر ہی تیکیں کہ بھی تباہی نہ ہے کیں یا ملے جائیں
سے نی ہو تو مخفیں نہیں ہوتے تھے۔ عراقی یا ہر قوم کو ایسے لاک کیا جائے اسی مصروفی بھی تباہی نہیں۔ مخفی اسرائیل

سے آتا ہے ایسا میں جزاں دوایا ہے نہ کیوں۔ اس میں لوگوں اور الجماعت کیوں میں آدم فرماتے۔ وہ سرا اعلیٰ ہیں جیل
ایات میں کام فرمونکی سرخون لوار آخر دن اکی بیانات کا کروالیہ مظہم میں اسرائیل کی دینیتی جزاں لاگر کر رہا ہے
تو یا تصور کا لیکر اسیں احلاط کے بعد، دراٹھ، کھلایا جاتا ہے۔ تیرا اعلیٰ ہندش پھیل ایات میں ۲۰۰۰ میں مسلمان اسلام
اس دعے کا ذکر فرمایا تھا جو آپ نے اسرائیل سے کیا تھا جن میں صرکی حکومت اسرائیلیوں کو مسلمان لا ارض لله
اب اس دعے کے پورا ہے کہ اس کو ۲۰۰۰ باتیں سوی ملیے اسلام نے الی ملات میں فرمون اور فرمونکوں کی بیانات میں
اسرائیل کی خودت کی خوبی دب اسے عمل ضمیں باقی تھی پھر وہ سب کہ تکمیل نہ کیا ہاکر پہ گلکر نیز قیامت
ہستہ نوزع کے حلول پر خیر ہے تیس نو گیارہ پچھے تھا اعلیٰ ہندش پھیل ایات میں سوی ملیے اسلام کی انہیں اس کے
ہو فرمولی اسکے بعد مخفی طور پر ماحصل کر لیتے تھے جو اس سے غذاب مل جاتے تھے پھر ان کی دعوہ مسلمانوں کی وجہ سے آبادتے
اپ اپ کیاں مستحق رکت ہا اربیت ہونی اسرائیل کو حاصل ہوئی میتی مشرقی سرخب کی حکومت کاں جاتا

قیسیر اور شالقوہ الدین مکانوں استغفون۔ یہ بارہت یاد ہے طرف بے المفر قنهم: نور و ایسا ملطف بے
نیا جمل نور و الا لذت ای۔ اور تھاناتا و روثیا راثتے: جس کے انھی سی ہیں کسی کی خودت کے بعد اور مرے کاں کی ادا
کاں لکھ ڈھنک شری ارشت میں داشت، اسی شرط پر تھنی اسرائیل لکھ معموریہ کے لکھ بے فرمون کی بیانات کے بعد اس
لئے اور شالار شادہ اور اصلنا نہیں فرمایا۔ قم سے مرادی اسرائیل ہیں پوچھ لاقوم قلمعاً و احمد بے سی ۷۱۸ میں لے اسی
صلحت الدین ہجت الی گئی پہنچ کر فرمون ہر سال ہلک ہر ہلک ہر ہن منکتہ طلاقوں سے اسرائیلیوں کو ہاکمیں کاں لکھ کر تجدیدتی
اں کے مکانوں استغفون ناص اختر ای ارشادہ۔ اس کے پیش کوئی کوئی کریم کریم کریم کریم کوئی کوئی رون خان ۲۰۰۰ میں
میں کا آتھا مرسیوں سے ساختہ ڈلکل اور سختہ ڈلکل ایسا تھا ان پر بحدیقیں بیگار و قیروں کے طارہ تھے۔ اس ایک لر میں،
سب ہائی ذکر فرمائیں۔ اس طرح یا ان فرمائے میں اللہ کے لطفہ کرم کا کہے اس نے ایسوہ بیانی اسرائیل تک فرمایا۔ اسی اوقیان
دراز عبارت ارشتہ ہیں یا کہ
مشکوق ارض و مغاربہ۔ بیانات فرمائے کا اکابر ماحصل بے اس کا پشا ماحصل القوم قلچر نگہ ہر ان کا اعلیٰ سرخب
بد الکاف۔ ہمیشہ اس نے قرآن مجید میں انسیں بچنے کی دلشذ فرمایا جا تکہ بدار کو کشش سرخب و دلکار ہیں جو حل کی کر
سورج کا طلوں و قریب پلت جاتا ہے اس نے مشرقیں میں نتیجہ دار شادہ ہمیشہ لورچ عکان کی سمت ایک سجن سے
اں کے اسے مشرق، سرخب اسہ ۲۰۰۰ جاتا ہے کہ سیل اور میں کھنکھنے کے کوئی نہیں مراہے اور کوئی نہیں
اسرائیل اس کے لکھ۔ ۲۰۰۰ میں ایک سیلی شکل ہے نہ کہے نہ کہے ایں کی لادا۔ اس کے مخلق سڑن کے پیارے قلن ہیں۔ ایک راشتے
مراہنیں صورتے اور ۲۰۰۰ میں مسلمان کا ایک شکل ہے نہ کہے نہ کہے مصروفوں اس کے ماحصل کے
مالک ہوتے۔ یہ قول ہے ایک شکل ۲۰۰۰ میں صرفت یہ ۲۰۰۰ میں سعد سے روایت فرماتے ہیں۔ ۲۰۰۰ میں سے مرادیں صورتہ شام
و توں ہیں جن پر فرمون کا تقدیر شادہ کی نہ کہا اس اسرائیل اس کا لکھ ہوتے۔ ۲۰۰۰ میں سے مرادیں صورتہ شام ہے۔
یہ قول ہے میں قلادے ازین ان اطم کے ۴ ارض سے مرادیت المحس بے اور اس کے لکھے اسے اسرائیل نہیں ہے۔

پلڈن کی اولادی انسوں نے قوم تارق کو پیدا کرے، مال بندھ لیا تو اسی علی الہام کی وفات کے بعد حرمہ بودھے ارس سے
مردہ ساری رہے زمین بے بنی اسرائیل اور مالک ہوئے زمانہ سلیمانی میں لیوتا۔ حضرت سلیمان نامہ میں زمین کے پلاش
ہوئے۔ اعلیٰ صدی لی خالد، نبی موسیٰ اور اقبال قوی بنت کے نام قرآن مجید میں درستی آتی۔ خود عربوں کے متعلق ارشاد میں اس
کم ترکوامن جنت و عیون اور اسرائیلیوں کے متعلق ارشاد برا کہ حکملہ حکم، واور شہزادوں
آخرین۔ ان آئتوں سے عدم دوستی اور ذمیں کوکوں کے بلکہ دوچشمے، مدارلاتی ایسا اعلیٰ نہ تقدیم ایساں
اسرائیلوں اور فرعونیوں نے امثل نیا خاتم کر ان کی اولاد کی نیز قرآن مجید نے درستی جگہ فریاد و ترانہ نعم على النین
استضفنا و...» سے ترجیح اس کا سبب کر یعنی اسرائیلی حضرت «یا طی الہام کی حیات شریف میں اصل
ہوئے اور فریحان کی ساری المآثر اسے مالک ہے۔ (ازکیہ و سعیہ) جناب فلک کی طاعت سے با اسرائیل کو خداوند، ای لوں
جمیں کی نعمتیں مظاہری۔ یعنی طاقت سے صرف این نیم یا بلکہ دنیا و دنیوں میں ملیں۔ القی بر حکما فیہا
عیار سیاق مفت بے مشارق و مغارب یا الرسولی۔ مام ضرر نے اسے ارض کی صفت کیا تھی اسی مٹاں
محارب کی صفت بے نام آثار ارشی مفت ہو تو وہ صرف اور صفت کے درمیان باصل ہو چکا۔ بنا ۲۷ و دست
نیس چھے نیلے امامہ هند و ابوہال العماقتہ صدی عطیل اسکے حکم طریق اسے ارض کی صفت مانتی ہے وہ کہ
ستہ چین کے خارج بالاں کا ابھی شہیں الرزمن سے مراوبے زمین ہیت المقدس تبرکت سے مراقب «عمرات الجیاد رامہ
و ملن و ملہ ملہ اس تے مراتک ہے تاہمے لو افریزمن شہم مراوبے تبرکت سے مرا جاہیں ملہ کے پل فرات بلکہ نیس
و نیروں اور اتر زمین صور مراوبے تویر کت سے دوزب و نیشت «عمرات بلکات تحریق و نیم، مراہوں گی، فریون نے دیکھا
رکھے تھے۔ رب فلما تب حکم ترکوامن جنت و عیون اور...» سکا۔ یہ کہ یہ کت سے مراوح صفت ای تھوڑی میں
الہام کی اولادی تقویٰ، اس سرمال مصلی زمین گی یہی جو سے میا رکبت۔ اسے فریحان نے «اُس قدم اس مریت سے دل
سلے و قمت مکلمت ربک الحصنه» مهارت مطہر بے لار خاپ۔ مادر قرآن مجید میں اٹھ لیتی
ہے مرف نہیں ای تاہم۔ جلی ہر بجد الملت اولیت سے ایسا رسال تمام مقال نصسان نہیں بے بلکہ «متنی فریانستیا اور وہ دل کام قبولیہ
چے۔ مطر درب سے مرا جاند ملود دب تہنی اس اعلیٰ سے فریلان ایسی کلری صفت ہے جسی فریانستیا اور وہ دل کام قبولیہ
خابدش تھی اس وعدہ ستدیا تھا دل مرا رہے، ۱۰۰۰ می طی الہام۔ اسی اعلیٰ سے کیا اقا نیہا لکھ کی دعوی مکمو
ی مستخلص حکم فی الارضی، غیر نیتی یا تاہم۔ رب قتلی فریحان نہ تھے اس لے لے رب قریب ایسا ربار ۲۸ و دھب و
نویدیک نعم على النین استضفنا و فی الارض و ناجعلهم لامته و نجعلهم الورثین ایں ۲۹ اے
تس کلام ریک ایشی بیش قلمات نہ اور... کی، احمد سیت رب «فریزان حارب باختری۔ اعلیٰ اعلیٰ بینی اسرائیل
ی صفت ب نہ تلی، بیس حق مقصانے لے نہیں بکل کوہم سے لئے ہے لئنی ان کا اپناؤہ ہے نہیں اسرا علی رارم و دنیا
و دنیا و دنیا کیا اس فریونی یا اس کے لئے اک ان مل المآل سے مالک و گے۔ بھاہبیرو والی میارت صحت سے تھتے
اسی میں سب یہ ایسا صدریہ ہے میرے صاحب نے اس اعلیٰ اس فریون کی صیغہ میں عرصت سے جس کے لابانہ قتلی اس کے

ہر ایام کے ختم میں ہم بھر کے رہنے کی وجہ سے کافی تکمیر اور دعے کے پڑاں رہنے کا درجہ ہے جو بین بدر را
بڑانہ خلی کے دعے، خرت اسپتہ، و عمر ناماسکان یہ یاد یعنی قرمون و قومہ، ہدایت حلفہ بڑے دعا، شاپر۔
درجنہ خیر سے ہے، جس کی اصل دعا ہے، سنتی ہا انسان سے مرد فرمان ٹھنڈا اور اس کے درمیان رہا کے گل اور
ظہر تکمیل چیز اور اس کی اولاد تھے اس نے بھل سے جعلی سی قدر کہ ساری طبقہ اسلام کے خدا کو اس پر چڑھ کر پھین۔ خیال
ہے کہ ان مددات کا بہادر کی زندگی اخوان کی وجہ سے نہ لگدی وہ تکمیل اور تکمیل اور تکمیل اور تکمیل اور تکمیل اور
سے اس سے پہنچا کر اسرا اُنلی صریح ہست وہ کے بعد پر اپنا ہے وہ عکس صورتی چڑھا جائے تکمیل اور تکمیل اور تکمیل
سلسلہ۔ مددات ہمارا اور مرست تکمیل کی مرست کراما ہا اس نے یاد یعنی مددات ارشاد ۱۰۷ و ماسکان تو
یعرشون یہ طوف ہے ماسکان یہ یاد یعنی پر شوہن ہے اپنے عرضت سے سنتی پختہ اس سے باہمیں نکالت کی سنبھا
پتگی ہمارا ہے جیسا کہ دنیوں میں پہنچا کئے ہے پتگی ہمارا ہے جس سے مددات کی پتگی ہے جس کے مددات کی پتگی کا کر
تھکانہ یعنی ہم اپنے کام کی مددات میں اک کردیں اور اس کے بدلات دیجئے گی کہ دوہب مرست

خلاصہ تفسیر: اے محبِ اللہ احمد نے فرمائیں کہ مخفی فہمت کے بعد اس زمین سرکاری شاہی اس قوم کو جانا راتے ذمہ دھل لے جو صنعتیں رکھ پاناقام بستے رکھا ہے اسی ذمہ دھل رہے کہ ہم ۲۱ انسیں یعنی مشرقوں مٹروں کے ساتھ میں کے سارے امراض وہ اب طالع رہے ہیں میں ہم نے ہی ۲۱ انسیں کی تھیں کہ اسی تھیں کہ اسے فرمائیں تھا جب آپ سر برزید مولانا بطباطیقا اور بریلی ایڈوبوت کی تقدیر اسی تھیں جو ہمیں دو فرانچے۔ آپ کے رب نے ہمیں اسرائیل سے اپنا خدا و فاطمہ طیقہ اور میں کے صبوری اشت دخیل کی وجہ سے پورا ہوا گیا اور ہم نے فرمائیں کہ فرمائیں کی مددات میں کے بھائیوں کی انتکبات میں کے سارے بندوں پر کردیجے کہ ۲۱ کوئی ان کا لیکھنے بناۓ دوار پانچہ ۲۱ کا تمدین ۲۱ قریون بند اس کے علم اس لحاظہ اُنیٰ ترقی۔

ڈیکھوں کیا ہے جس کی وجہ سے

وہ رہا تو تم سینگا دیا گئے زندہ رہکتی ہے کہا

بڑے ملکوں کی تاریخ میں اسی طبقہ کا ایک بزرگ اور اعلیٰ درجہ کا افسوس ہے جو اپنے دشمن کے ہاتھ میں آگئے رہا۔ اسی طبقہ کے افسوسوں کا ایک بزرگ اور اعلیٰ درجہ کا افسوس ہے جو اپنے دشمن کے ہاتھ میں آگئے رہا۔

فائدہ کے بارے میں آیت کریمہ سے پھر تاکہ نہ ماحصل ہوئے پس لفافاً کہو: حقیقی ملکِ الک صرف اندھہ تھا ہے۔ جلدے اس کی صفاتے عالمی طوری خلودِ الالک کے ملک ہے ہیں۔ یہ قائد و اور شناۃ القوم سے ماحصل ہوا۔ کوئی قوم کوئی فوج پرست پہنچ کر اپنے ملک اس کو یا اس جی ڈھنے کیلئے جو غیرِ عزمِ الکلکتی اسرائیل کو نہیں دیا گیا، مگر ان رات پہلے نما کیجیا ہے تھے ربہ ہیں۔ وہ سرفاً کاموں مدنہ تھلیٰ اپنے بخششوں کا پانچ لکھ پہنچیوں ملک کر دیتا ہے۔ ہم اپنی بیویوں کو فرماتے ہیں کہ اپنے بھائی سے کتنے ہیں یہ قائد ہیں وار و شناۃ القوم سے ماحصل ہوا۔ اسی طرح رب تھلیٰ بخشش بندوں کو حکومت کا ملک بنادیا ہے اپنی حکومت کا حکام ہے۔ فیاض و کندلک نبڑی اپر ہیم مملکوت السموات والازراض اور فیاض و مسخر نامالاربیع۔ تیرساً کاموں مدنہ مسیحی برکت والی ہے کوئی کو بول بادا، یعقوب طیب الاسلام کی قدر ہیں وہ حضرات خداوندی مبارک ہوتے ہیں۔ وہ جعلیں مبروس کا این ماکنست اور ان کی قدر بھی مبارک ہیں۔ یہ قائدِ الہی پار کا نہیں اپنی تحریر سے ماحصل ہوا اور ارض سے مراد میں صدر ہے پھر تھا کاموں: جس زمین میں بزرگان رین رہ جائے ہو، وہ مبارک ہے اگرچہ بدل کر اسٹار بھی ہوں یعنی اخیار کی رکت اشارہ کی خوبی سے نہیں ہی۔ قائد بھی اپنی بارکاتے ماحصل ہوں گے کوئی زمین فرمائیں بلکہ زمین کو روز بے شیطان تھے کہ رب تھلیٰ نے اسے زمین کے حلقہ فریبا۔ یہو کنکانک ملکوں میں اور جمیعتے مدد خوار میں جو دنیا کے سورہ میں مدد اللہ این الیہ فرمادا تھے کہ ملکوں کے پہلو و نکھل و ملکوں کے خود مدد ایکجا ہے گویا کہ قد پہاڑ کی رکت سے مدد ایکجا اور بذریعہ ارشاد ہیں اگرچہ بھول کر رہے ہوں تکرر کرتے ہوں بلکہ جس زمین میں اس کا کندہ آئندہ آگر لختہ لا جاؤ و پہنچی سے مبارک ہے۔ حضرت سالمانؓ نے اسی مدد سے کی اس وقت تسلیم کی تھی کہ جو بڑا برس کے بعد وہی ضرر اور ہلاکت تھا۔ اسے اسے تھے پانچوں فاقہ کاموں مدنہ تھلیٰ کے نجیبیں ایسیں مکاروں خود پر تھلیٰ کو کہا ہے اس کا کارکن گل کر لے جاؤ تاہے جو کہ رہتے ہیں۔ تاکہ کوئی نکتہ رکب سے ماحصل ہو اگر اسراً کل سے موی طی السلام ہے تھے۔ ۷ فرمائیں کی بیدھی کا حصہ فریبا۔ رب نے فریبا۔ رب کی تھامت کلمنت دیکھ تھامس رب کی بیان پر ہوئی ان حضرات کی زبان کن کی کئی بھی تھی۔ چھٹا کاموں پر بھی اس تھلیٰ کے مددوں کا مظہر میں اس اجلب سے ہوئے تھے۔ یکمکش تھلیٰ کے اس بعد۔ کالموری اسرائیل کے صبرتے۔ یہ قائد بھاماصبر و اسے ماحصل ہوا۔ سالوں فاٹکوئی اسراً کل اگرچہ صدر میں آئے۔ بدل کے ملک کے تکرر زادہ آشیاں نے فرمائی ملادت فرمی تھی۔ تدبیشیں کیلئے وہرین اور کربلا کو دیکھتے تھے۔ یہ قائد، حضرت امام کلان یصنع فرمون۔ ماحصل ہوا۔ آٹھوں فاٹکوئی جنی اسراً کل نے فرمائی کے پانکت و غیرہ استنبال دے کر وہ بھی ایجاد پڑے تھے۔ میں اسراً کل صبرتے ایک صدر کے بعد پہنچے۔ یہ قائد، وہ ماسکانوا یعرشوں کی ایک آئی۔ ماحصل ہوا۔ ایجاد۔ یہ شون کے محتی ہوں اور اکتوبروں کے پانچ سنت طے تھے۔ فرمائی میں تیغ مدارات بالفات پھوڑتے تھے۔ تکریں اسراً کل نے اس کے بعد رہتے نہیں تھے اسی آئی تھے کہ اس کے خلاف نہیں کہ حکم ترکوں میں جستہ و عین

اعترافات پہلا اعتراض تھا اسراً کل فرمائیں کے دشت و لورتے تھے پھر ان کے مل کے اور اسیں بتے وہ قدم دش

سے تابے پر اور ٹالا کا لیے درست ہو۔ تو اپنے سلسلہ درجات سے شری و ریاست مرلوشیں ہے جس میں ریاست و قبرت خود بھی۔ تاکہ بدل اس کے سبیں کی کی صوت کے بعد اس کی حیثیت ملنا لگتا۔ لہذا اس میں قبرت کی خوبیت نہیں۔ وہ سرا اغتر ارض: اس تجھے میں اپنی دراز جہالت کیس ارشاد ہے۔ **القوم الذين حکانوا يستضعفون سرف الیهم** یعنی اسرائیل فریاد بالحق قدر و غیرہ بھارت میں اب تعلق کی قدرت کلا لا خصم الشان یوان ۲۰۰۰ آگر کہ دوں کو قوی کرنے والے اسکو کہاں کہاں کرئے فی باکو اور بولنڈ پر قادر ہے جس سے کہ سحر کے کنوار سلطانوں کو کل ۲۰۰۰ اور وہ بھی اللہ کی رحمت کے سامنے وار ہو جائے۔ خیریت میلان اقصو، تھاکر اسرائیل پر بذات طور ضمیم ہے جس نے تھے۔ اپنی زاویت پر اس نہیں، اکرتے بلکہ اپنیں کہو، کہا جائے تھد فرمون ہے اپنی ملت سے اپنی ضعیف جانہ، اپنے تیر اغتر ارض: اس آیت سے معلوم ہے۔ تاکہ کہی اسرائیل سر مکر کلکتہ ہے۔ تھد بھیں قطبین کے بھائیتے کے تھے کہ کوئی وطن کے حق ارشاد فیہا، برکت ارشاد نہیں قطبین کو فریبا ایسا بے الدویر مکن احصو، فوشنی دملان کی بپڑے کہیں اسرائیل سرہیں میں پہنچے بلکہ قطبین میں پہنچے۔ جواب اس آیت ہے کہ وہی اسرائیل موہی طیں اسلام کے تذکرے حیات شریعتی میں سمجھیں، اپنی آسکار اور بیل آجھو ہوئے اسی کا حلہ کرے، زمین میں اس نے کرتے دل تھی اور بہ کہ بھل جس سف علیہ اسلام کی قبر شریف تھی۔ وہ سرسے بولا ویحہ بدل جس قطبین میں بخ خواب اپنیں بلکہ نہیں قطبین کو بھی بیدار کیا کہ اس کو اور اس کو اپنی تھی کہ اس کو اسی کو اس قبول کی بیداری میں بیلیں ہیں۔ اپنیلئنی اسرائیل کو اس نہیں میں فرخون کا لارٹ فریڈ و لورٹا القوم نہیں ہے کہ فرمون صریح کیا بلکہ شد قدر اس کی راستھی اسرائیل کو صریح میں لی۔ ۲۔ بھل ارشاد ہے اگر تم سن اسی قسم کو اس نہیں کو ارشاد ہیا تو ہست کہو، گھنی جانی تھی جو دبلی گئی تھی، گاہر ہے کہ کھو لو رو بانے کا۔ لارٹ بکھنی اسرائیل تھے جو فرمون کے زندگی میں تھے۔ قطبین کو فرمادے تو ان لوگوں کی بولادتے جنہوں نے قوم ملکے جسے جنگ کے قطبین پر سلطنت کی۔ ۳۔ بھل ارشاد ہے، آگر آپ کے رب کا پامہ دھنی اسرائیل پر پورا ہو۔ ظاہر ہے کہ رب تھے اپنی سرہو، تی اسرائیل پر سعدہ فریلا قاصص دی سکمان یہاں کمک مدد و مکرم و مستحلب فکتم۔ کہ اس کی اولادے ۴۔ بھل ارشاد ۴۔ اب صابر و اتنی نی اسرائیل کے میری وجہ سے ہم نے ان کا دعہ جو اگر دعا تھا تو کاہر ہے کہ میر اپنی اسرائیل پر سے کیا تھا کہ ان کی اولادے اپنی کو اس میر اپنے طا۔ ۵۔ بھل نی اسرائیل کے بلکہ جنے کے ساتھ فرمون کی مبارات پاکتی ہیں، لازم فرمادیو، حضور ناصاکان یہ میمعن جس سے معلوم ہو رہا ہے کہ عجیز فرمان کی جدی کی اسی کی نہیں، و فیرہ کافی اسرائیل کو ملکہ ہیا۔ ۶۔ میری یہ ارشاد ہے، و نزیریان نعم ملی النین استضعفوا۔ و

نزی فرعولو هامن و جتو دھما منہم ما حکانو بیحدروں

شام و قطبین۔ شام، قطبین بال طے ہے ملائیں، شام کا ارخلاف ملک ہے اور قطبین کا ارخلاف عمان۔ ان میں سوز سے چند کلے کاراٹ ہے۔ حدیث شریف میں شام کے جزوے قضاک آئے ہیں، پشاپور اکن الی شیرے حدیث اور ایوب انساری سے روایت ہے کہ ریشم کی طرف تھرث کر جائیں گی۔ یعنی صفاکے سورہ اکن و زینے سے رہا تھا کی کہ

لپیزیر صوفیات۔ اند تعلقیں کی قدرت تک دیتے کہ ملکت دروں کو پاک روز بھبھان کی تک نہیں بلکہ تمام فرمائتے۔ جملہ زاری بھولی، استبدالیت بخودن آنماش کے کہ تین ہزار گلبانل کرو، ہے غسل یا نہ، تکوڑا بکریہ بستیلہ فضل، عجیبی راستہ ذخیری شکر، دو روزان کے فرعونی مقامات مغلوب کرنے چیز اور موسمے تکاب اور رحمات تکاب کے اسرائیلیں سکو دت۔ صدیقہ قربتی ہیں کہ جملہ دروں کے قدم اور ان کی بُریں بُریں وہ بُریں سیدا کے جاتی ہے کہ اسے ذمہ خوشی کی خواست محسوس نہیں کر سکتی۔ ان حضرات کو جس نہیں جس آن سے نستہ اور بُرے نہ میدارک ہے جاتے ہیں۔ امانت یعنی طیہ السلام نے فریاد۔ و جعلیں میر حکایتیں ماں مکہتت وہ جملہ بُریں ہوں میدارک ہیں ایتھے ہیں۔ جملہ میں اللہ وہاں لاگز رہ جلوں توہہ کلب تکب میدارک ہے جاتے ہیں اور پل اُنکا ہے تکب اگرام، کفر لی، کفر لی، راست ان تمام کہاں میں لی خواست، کلب آجاتی ہے۔ ہب پر گول کے قدم سے نہیں کے نہیں کہ جاتے ہیں اسے اور بے ل جاتے ہیں قفس میڈارک ہے جس میں اس کو رہ بچ کوں نہ لے سیں کے اس لئے کسی نیلی لاد، کافر نہیں، نہ سویا، کے زریعہ، افضل سے اُنکے رکھ رہا ہے کہ میر ارشاد کی، متومن کی ہاں ہی بُرے الصبر مفتاح الفرج، کبھی فرما اُنکل سے مدد تعلقیں کی صرفت مدد کے طور پر لامعاً تکریزیں، ہب کا تکوڑا ہو گوں لے جرم کے درجے نہ ہوں۔

وَجُوزَنَابِيْلَ اسْرَاءِيلَ الْبَحْرَفَاتُوا عَلَى قُوَّمٍ يَعْكُفُونَ هَذِهِ أَصْنَافُ

اصلی اور بڑا ہائی کو اسراہیل کو سختی سے پہنچانے والے نہ اور ایک قوم کے جو تمہارے پرستے تھے اور

آنچہ گھانے بخواہیں کس دوپادا اکارا قرآن کا انکر ایک ایسی قسم پر جو اسی ایسے تحریر کے

لهم قل لو يموسى اجعل لنا رهبا فما رهبا له قال إنتم قوم

آس پا رہے تھے تو بھائی کو سونپیں یعنی دوستی کی خواہ میں جسماں ایک دوست تھا جس کی پرورش ہے اس کی ایک دوستی

كَلَّا لَعْنَهُمْ مَا هُمْ فِي وَلَطَّافٌ

توم پر جو صدای کرتے ہوں تک وہی کچھ بڑا کی جوں ہے وہی جو کہ وہ اپنے اسی اور اپنے اعلیٰ دین پر مبنی تھا۔

۸۱۔ حال تو پر بارہ دن کا ہے جس سے یہیں تک پہنچ کر بڑھنے لگا ہے

اعلیٰ اُن توبت رہے پہلی بات سے جدید ہے۔ اعلیٰ پر مطلقاً کچھ نہیں کوئی تصور میں قائم نہ ہے۔

ویک ایجاد کر رہے تھے جس سے اس نے اپنے بیان میں ایک ایجاد کر رہا تھا۔

ام اور جو سے بے شکر ہے۔ میری پیارے سوچ کو اپنے دل میں پڑھ لے جائیں۔

لُقْبُرِ وَجُوْزِ قَابِبِنِ الْمُسْرَافِيْنِ الْمُعْرَفِيْنِ کے حقن تے قصہ کا انتزاز ہے جلوؤز نہیا ہے بلکہ اسے "عن آگے بڑھ جاتا ہے کچھ سب تحدی کرنے کے لئے اپنی آنے پڑھا، پیارا لگتا۔ اگر سے مرا دارے، اگر قزم شنوں نے اس سے مرا لایا تو راستے مثل احوالوں نے فتح مغلی کی، کیونکہ بعد العطا اور درد العذاب۔ قلزم ایک سخت نام ہے جو کہ مظلوم اور صدر کے درمیان ہے اس کے سب سے اسے سند رکھا، اگر قلزم ہوہل (درد العذاب) چھے، اگر مند نجحہ حرب بخرا رسہ غیرہ و داد خرم کی اس تاریخی جنہد کوہل موسی طیبی اللہام نے فرمان کی تھی میں نہ لونا رکھا تک یہ عالمگیر کو روندا رکھتے ہیں۔ (غزالان) اسلام میں اگلی پلی یہ روانہ فرض رہا بھی سخت ہے اس طوفی میں

فَاتِوا عَلَى قَوْمٍ مہابت سلطوق ہے جلوؤز اپنے سے معلوم ہونا ہے کہ یہ اقصیٰ اسرائیل کے پار ہونے پر عین کامیا پہ لوگ فرماں صدر سے قرب ہے ایک قدم تلی پر لوگ یا کوئی ایسا محظی نہ ہے جن سے جنگ آتے ہوئی طیبی اللہام کا تحریر ایسا کھانا یا علاقہ ہے اقیبل الحرم ان مید البر للرحمہ کو ترجیح کی یہ لوگ لمحہ این مردی این محو این سماں کی اولاد ہے۔ (صلیل غزالان)

یا طلبی اگر رفیو (ایس اسرائیل ان لوگوں پر گزرے ہے کہ ان کی سختی نہ رونا میں سزا اسیں رکھی جوہی تھی دہلی نہ ہے۔ اپنی حرمت نہیں سرو کا زندہ ہی تاریخا ہے بھر جانی اسرائیل دربار ستھیں جا رہے ہے کہ ان کی سختی پر گزرے۔

يَعْكُونُونَ عَلَى اَسْنَاهِهِمْ عبارت صدقہ ہے قدم کی پیکھوں ہے کھٹبا کھفتے۔ معنی یہ کہ اسی کی جگہ جم کر کرٹھ جاتا ہی سے بے ادھک ہتھی روزے اور کام جھیں اگر ضروراً باہل سے تکشیں رکھتے۔ مرا لایا تو ان کی مددت ہے، قائم رہناتے یہ اس ساری قوم کا مثال تھا اس سے مرا ہوں کے سامنے اسیں رکھنے بناٹا ہے کام ان کے خاص ہندوؤں تھا تھد اسماں میں نہ تھمی۔ سخت ستم کو دروتن کیجی، سمنی نہ ہے ہیں۔ کبھی تم ہمسوہ کا کئی کھٹی ہیں اور دوں تو فوجیو کو یہ بتایا رکھے جسی یو گھنے کے پھر کے بھتی یا جل کی گاہیں (صلیل) پر گھریزی سی کی پہلی بیانی میں اسرائیل اور ان

میریں ایک الی قومی گزرسے تو پہنچا جس قام تھی کہ پہنچنے کے ساتھ ان کے پہنچنے والے اُسی مارے یعنی خدا تعالیٰ کا
یموس نہ ہے کہ قولِ مولانا اسرائیلیں لاپس ان میں سرحدوں کے خارج میں اور ایساں سے تھے۔ حضرت عاشق
علیٰ السلام (تَعَالَى) میں نے اس نہادت اُندر کیجا کہ ان اکتوبر گوں نے کماں اسے قاتلوں اور شدید اُن کی شریعت میں نی کوہ
لے کر کارنا بخوبی۔ خالی نے یموس کے احتمل لئا لالہا حکما لهم الہتھا اس مبارکت کے وظیفہ کے
بیان کیے کہ یہ اُن لوگوں نے اپنے لئے پڑھیں کے پہنچنے میں بھولے ہیں اُپس میں اُنے کوئی ایجاد نہیں
ہوا۔ آپ کا سرحد سے اول مدرسہ کے آپ اُن کی تھیں کہ سُل کی ایجاد حدود دینے تھے۔ حجج آپ کی ایجاد میں ایسا
ہو۔ وہ سے منی زیادہ خواہیں۔ خیال رہے کہ ان کا کام کفر و ارتداد میں اور وہ مویٰ طیٰ السلام اُپس اور مدد کی رہا
ویسے اور اور وہ اکمال ایسا تھا کہ دیکھ اُنکے پہنچنے میں بھروسہ بہاء اُپس دب کی طرف سے حستِ برادری
گئی۔ اسون نے تباہ آپ کوئی بہارت نہیں فرمایا۔ اس کے بعد قبلاً کار ملشہ کی سکھ اور اس کے زیر دب تھلیٰ کی
مدد کریں (انکی) خیالیوں نے خوف کوئی سورجی و خوفناک اُس کی سُل شوہر خس کر دی۔ مدد مویٰ طیٰ السلام سے اس کی
ایجادت ہے۔ مالم جوی کا اقل فخری خداون نے قبلاً اک ان کا کی قول سب کی توجیہ میں لک کی ہاپر قاتلے آپتے
اس کا دو اپ زخم واکر ارشاد فرمایا۔ قال ان حکم قوم تجهلون: حضرت مویٰ طیٰ السلام کا ہوا بہت۔ آپ کا فرمان با
وہ حکم کے خروپ بنتیا تجہب کے لئے تجهلون فرمایا۔ جعلہوند فرمایا کہ مویٰ طیٰ السلام ای اسرائیل کی
سر شہزادی نہائیں بولدا کی پکی تھار آنکھیں بھی کیٹے اسے دو لوگ جاتیں نہیں کرتے تھیں اور جے تھے۔ تجهلون
کا منقول ارشاد فرمایا میں سے مسلم اُوک و دو لوگ متفقیہ اکمال اُوں میں ہر طرح کی جملات کرتے تھے۔ اُسی فرمونی کا
اجرام پر حکم اُنیں دکھ بچتے خواہی پڑھ تھی کی کرم فدا ایسا صراحتی بہار آنکھے تھے۔ فرعون کے شُرک اور
فرعون پر حقیقی کہ ان اس سنت پر کسی کی وجہ سے ظاب ایسا مجھ طویل اس سب سے حق کی ایجادت
لائیں رہے ہیں اس سے بہار کرو جملات کیا ہے۔ لعلیٰ فرمایا کہ جب حضرت ابو عقبہ قریش فرمایا کہ جب حضرت ابو عقبہ
فرزد حسن میں حصلہ کرام تھا۔ لے گئے کہ راست میں شرکیں کے ایک راحت برگزیدہ اُس پر شرکیں اپنیں جھیوار لائیں
تھے اس درست کی۔ سُل کی نسبت سے اس درست کا نام ذات الولاة تھا جس کے خصوصیات ساتھ بولے پار سوال اُنہاں کے لئے بھی
کوئی ذات اولوں کا درست مقرر فرمایا ان لوگوں کی طرف اخوض اور فارشہ فرمایا میکنے تھے جسے کہ مکمل اسرائیلیں
سے مویٰ طیٰ السلام سے کما تاکار کن اخواری طرح اڑاتے تھے بھی کوئی مدد مقرر فرمایا۔ ہر فرمایا تم اُوک بھی مسلمان ہیں
اسوں کے لئیں قدم پڑھ گئے اندی خزان) ان ہولا عمتیر ماہم فیہ اس فرمان ملیں ان شرکیں کے مقامی
ہر اُن کے اکمال کے نقصان ہاڑتے ہو لاعاتِ اثاثہ اسی بہت پرست قوم کی طرف ہے۔ معتبر بہانے قبلہ است
معنی ہاکت۔ بـ ذبـات و لـاذـفالـطالـمـين (لاتـبـالـاـورـلـاـآـبـ تـبـرـنـاتـبـتـيرـلـاـجـوـرـ، شـهـرـسـنـیـلـاـبـ کـ)
تھے کتنے ہیں اکھاں اس سے مرواں ہتھ ہے سُل کے باطل متفقیے ہیں۔ یعنی جن مخالفیوں پر لوگ جلاہیں ان کے لئے نہ
ہیں۔ مذکوب یہ لوگ اور ان تے مذاہد سب کوہ رہا دیا کہ ہو جائیں گے۔ ان کے بت اکھاں اسے ہارتے باصول یہ توڑے۔

بائیں کے اعلیٰ بویاٹھ ماسکانو یونیورسٹیوں۔ عہدت مطلوب ہے جیسے اس فریان میں لکھی چکی تھی، مطلوب کے اعلیٰ
گھر کہے پڑے اس کے خلیفہ کو رہا۔ اس سے مراد اپنے ہیں تجھ محل سے مراد کافی نہ ہے بلکہ یا ان کی اورہ خلیفہ ہمینہ نہ
اعلیٰ و دنیاکار کردار پیدا کر سکے تھے۔ اس کا کوئی تھی اپنی نہ تھے مگر لا انتہا عین اللہ اکبر گئے اور جو ان کی
نیت پڑی تو کہ ہم ان قہل کے ازدیر رہ تھیں کہ اپنے یہ ستم کو رہ بکھر پہنچتے ہیں اُن کو اُن نے اپنے
خلیفہ و اعلیٰ انتیار کے تو تسلیم انہام کی کی جو اپنے فریشہ اس فریان اعلیٰ کے ساتھ مطلبی، «کچھ چیز لے کیوں کہ خود
میں کی کھی۔ کام جو بیدار ہے جائیں گے قبود خیر میں ساتھ دریں گے اور ان کی علیحدہ اعلیٰ کو بدل کاموں آئیں گے۔
» سرپر کہ یعنی ان کی اعلیٰ گھر کے اعلیٰ بیویوں یا اپنی کے معہمی اپنی کے دو فریان تھیں جس کی وجہ
—

خلاصہ تھیز اُخون کا چام توہاں اور ہم نے یکان لیلیا کب تی اسراۓ انکل کامل تھے فرخون کی فرقلی اپنی سلامتی دینا
تیر ہاں کافی تھے پہلے گل جناب کو کہ کہ سند پارہ کر دیں مگر آئے گئے تھے کہ راست میں مظہر طلب یا مشتمل بر قدر
میں پہنچے۔ اب کے کھلی ڈالی تھی تو کوئی کوچھ پڑھ کر تھے اس کے تکے ہوا تو ہمیشے اسی درست دیکھنے کے میں تھے
بڑی کاشن بیوی اُہ کیدہ موی طبلہ المام سے ہے اسے کارہ موی امام کو بھی اہل است چیز کہ ہم ہمیں پڑھنے تھی کہ لیٹا آپنی
دھن لئے کوئی تھے تجھے اُہ لادیجے کہ ہم اس کی بی سُن کا کریں گے اپنے اپنے سے اسے لے چھوڑے گے میں تھے
اگر ہم اُن کی مرح میں تھے محس۔ ہم کوں کاہی غل پہنچ دیا۔ موی طبلہ المام نے نہ لہت جو حصے فریلا کر تم انی قدم ہو کر
جاتیں کرتے ہی رہ جے۔ تم نے سند سے پڑا ہے بلکہ ڈک سند میں نہیں کہ جو رہات کی تھیں کہ تم اپنے ایک
رانت سے زگرے گئے ہو قطبے الگ راستہ ہاگہ تھے مجھ پر جعل کیا گئے کہ کامیں خدا سے کامیں خدا سے فخلوں کی خر
صیں قابلی کی ہے اور میں تسلیت لئے دلک کے کھلے تھے پنچب کیا کہیں ایکی ایکی لفڑی کا کفاب فرخونیں، وہ اسی
رانت اپنے پردیکہ کر آئے اور ہر ای کام کی ایلات کا جائے ہوا جس سے دن لوگ پڑا ہے تم کیب قدم اور جماں
کرستیں، سچ ہے سیا اُسکے من چل کوئی تھیں ملٹیپلیکیت تھے اسی احتمال تھی کہ اسے ہائی کے تھے ہن ہو نہیں
پرست کیا جائے ہوا اور پردہ سُن کے اکمال میں بے قائم ہاٹھ خود تسلیت ہاں ہیں۔ ملیل رسہ کی بہت پرست قدم ملکات
تھے اسی قدم پر اسراۓ انکل نے جملہ کیا موی طبلہ المام کے بعد۔ خدا اس قوم کوئی اسراۓ انکل کے احوال پہاڑ کیا یا یہ آپ طبلہ
تریان ای ہند کی طرف اشارہ ہے یہ بھی خیال رہے کہی عرض دھومنی کرنے والے سارے تو گستاخے ان میں صرفت
ہمدانیوں کو شدہ ملک ایک جنادریت سے ولایاء ناطقین بھی تھے۔ عرض اسی ہمدان اسرائیل سے کی تھی جو ابھی رائج ایکان
نے تھیں اس کا ہم ہمیں کوچے ایں سیبیات خوب خیل میں رہے

فاظ کوئی سے بھی آیا کہ اس سے چند قارے مالل ہے۔ پس افلاک نہ ہو: پھر اپنی تیکانے کی ٹھیکانے میں ہوئے۔ اس کی بڑیاں قوم ملکت سے ہوئی تھیں اسراکل نے جسکی ان سے بعد مسلسل اعتمادوں نے پریمیئر شوہر کیا۔ یہ فائدہ یونکھنون علی احتمام سے مالل اول جوتے ہے کہ ان پر واقعی سے گائے چیز کیور ہے کہ اس ہے اس جادو کو کہیں، کیسے کچھ لیداں میں کوئی خلافت رفتہ رکھی۔ دوسرا فاکٹر ہے: انسان جو اپنی بھونے والا زندہ فرمادیش سے درج کو

اوس ایامیوں نے عمر حسین فرموندان کے معلم سے ہمارا ایسی خارجہ دیا تھا کہ ملک اپنے یہ رہب تعلیٰ کی بے شمار فضیلت پر بھیس طرح
کے بعد جو سوندھ رہے تھے تھی شرکتِ عدالت، جس کی نیو اسٹریٹ کرنے کے لیے ہمارا جعل لستالہا سے مال مل۔ تیرسا قاتم
بنجت کا لیٹھا لیا کی مجب اڑاکر اس کی آنکھیوں پر یک مرد ہمارے گھر میں جویں گھر کی محبت تھے، بت اسراخیل لوگوں کا
میں کے۔ حضرتِ امام اذن میں شیخ اور کلب میں بڑے حاجیے حضرت میں میں کے تھے اس کے تھے اس کے تھے کہ مدد نہیں
ترک کی طرف مل گئی، اس کے تھے کہ میں جویں گھر جعل لستالہا سے مال مل۔ چو قطلاً نہ دو: نکل کر کہہ دنیل اس کی طرف
میلان کر کشی یک دروازہ کھر کر چبے۔ قاتم جویں گھر جعل لستالہا سے مال مل، اور میں طبیعہ الماح سلمہ حمدی کی نیو اسٹریٹ کے
دوں کے میلان تھہلوں فریباً تھکفروں نو ایکھفروں کی فریانے اسکی صرفہ قدر وہ اسکی وجہہ سکن کیا۔
ان پر خدا یعنی ایسا، خیل رہے کہ ارادہ کر کر کے درجے ہے خیل کر کرور میلان الی لکھن کوکھ لارجی ہے ان کے دلکشمہ بہادر
ہیں پاچوں خاندانوں میں تھے۔ خیل نے مویں طبیعہ الماح کو خمیں طبیعہ خانہ کار اپنے شفیق اسرائیل کو قمرِ مختار کے انجام میں کی
ہا کسحہ یہ کی کی خوبی اور پر جو حد میں بیساکی، لیے گا، مھولہ عصیتوں سے مال مل، اور آپنا کاروبار بے جو میں
ٹھیک ہو، اس کی سے کہے گھنائیں۔ یہ قاتم جویں گھر قوم تھہلوں سے مال مل، اور آپہ بنے جو غرض سے خیل کا تم
برے مال مل کر کئے جو ہم لستالہا کا، اسے جو ہم اپنے مال مل کر کے جو کھلے۔

اعترافات پس از اغراض: قوم خلاف صرف کافی بھی تھی جو مدار تحریر سے ملابس ہے (اسیم کوں فریا۔ م) فریا ہاپت تند جواب: «اوگ کھئے بھی ہو چکے ہو گئے۔ کافی کے بھئے می پر حمل آئنے کے نتیجے ملابس سے پیچہ ہوئے سننے لگے کوئے کے نتیجے می پر چکے ہو گئے ملابس میں فریا۔ م» تو سرا اغراض: اگر یہ اسرائیلی مچھر کا قدری طبع پہنچا جائے تو اس سامنے رک کر جوہہ کریں گرفتہ کو بھڑ کریں نہ کہ پھرے کوہاں میں پاہن ٹھاک اخ سلطان بھی کب نو سامنے رک کر جوہہ اور جوہہ کرتے ہیں۔ جویں ملیپ مسلمان نے اس سے کیون ملی فریا؟ آرہ ملابس جواب: اس اغراض کا تسلیم جواب ہم پہنچاہیں۔ میں دے پکے ہیں کہ مسلمان کا جوہہ اور جوہہ نہ ہے الجب کی طرف نہ ہے۔ اس نے الگ کہ اخاڑا تو بکرا جائے تو اسے کلی جوہہ کرے گرہڑک کا سر ورثتی کی طرف ہمکارے کرید ہے، ملکی تو جوہڑی کا سر۔ لذت ہمارتی پچھڑک کا ہے جو سلمان لکھنا ہے جوہہ نہیں۔ تیر اغراض میں رادا، کفر یعنی کفر پر جب اسرائیلوں نے اس کا رکہ کر لیا تو سوتے ملے مسلمان سے روش کیا کہ تمہارے لئے مدد ہے اس خدا کا لذت پر کافی تھا کہ سوی ملیپ مسلمان کرنے افسوس کنکی مژا دیتے۔ جو اس بدیں رادا، کفرنے غلکار ہے سوی کافی تھا اس کی پسندیدگی کی خلی۔ افسوس: «خرید جوی کہ یہ صورتی کفر ہے اس نے وہ مرد نہ ہے۔ جس ہے بھکر جعل ہے کرتی اسیں کھلے کے اس نے اسیں جھکال کا افڑت کر کدچو تھا اغراض یعنی ملے مسلمان اسیں پہلان کیس نے فریلا مسلمان مصالح کیں فریلا۔ جواب: اپنے مسلمان فریکریہ ہیا کہ تمہارے جلد سر کلی کی اسی کرتے رہے۔ تماری ملات بہ ملات کی واشیں بھارت کے کام کر کریں متصدیہ ملکوں فریانے سے مائل نہ ہو۔ تپانچوں اغراض نے موی ملپ مسلمان نے اس بہت پست کے حمل نہ ہاتیں فریانیں۔ جبکہ رہاصل ان دونوں میں کیا فرق ہے یہ

صلفم فیہ اور ماسکانوں ای مملوں میں کیا لفظ ہے۔ جواب ہن کے فرق ابھی تیریں مرض کے لئے کہ جرے سنی ہیں بلکہ وہ باطل کے سی میں زیادے قائد صاحبم فیہ سے مردان اور گوں کی بد عقیدی ہے۔ اور ماسکانوں یا مملوں سے مردان کے امثال ہیں۔ یعنی ان کی بد عقیدی کیلئے ہن کے لئے لحاظ ہیں۔ اور دن کے امثال ہو جائیں۔ جن کا کوئی نامہ نہیں ہے بلکہ بد عقیدی کی برا جرم ہے بلکہ اس کے بعد ہے اس لئے بد عقیدی کے تعلق ہخت لفڑا اور بد علی کے لئے بنا لفڑا۔ لفڑا یا فریاد بالکل درست ہے۔ چھٹا اعتراف اسی میں ہے اندھی ہو۔ میثاق کے دن ما تا خوار ایمان بعد مودت۔ اس کے ذریعہ ثابت کیوں نہیں ہی۔ دنیا میں آگر دنیا میں مال، دنیا میں داری پڑھاتے ہے اس کی کیا وجہ ہے۔ جواب ہاں لے کر ان دنوں انہیں دنیا میں نبی کو اعلیٰ فیہ۔ میثاق ایمان میں برداشت درست رب سے ایمان حاصل اور بعد مودت آگر گوں سے دیکھ کر اس نے اپنے ثابت نہیں۔ دنیا میں ایمان نبی کی دنیا سے ہے یعنی ایمان با شیب لہ اکٹھ لکھ کر دری ہے اور کوئی دنیا میں ساری ایمان اسکے لئے گرفتار ہے تھلیٹ رکھ کر شیخوں کی طرح ہم کی بھی ثابت نہیں۔

تفصیر صوفیانہ: یہی خست پیدا ہی سے دھماکا مل ہو جائے کے بعد تم میں نہادت و گوری رہتی ہے جس کی وجہ سے معمولی ہی اور اسی بد عقیدی تسلیم ہی ہے اور نہادت جاتا تھی پرانا ہر طریقہ تو ہی وہ جاتا ہے۔ خالق ہو تو غیرہ کا تسلیم کر لجاتا ہے ایسے مرض کلرک جاتے رہتے پرانا تسلیم ہر حق ہے کہ اسی سے اعتمادی پر انسان تک جاتا ہے جسے اسرائیل ہوسن آور گئے تھے تکر ابھی تک ان میں کلرک بعد ایل نہادت اور ضعف ہاتھی قابض کی وجہ سے یہ لوگ ان میں حصہ تھا کہ جسے کر جس لگائے اور کھلی طرف را بھی گئے کہ حکیم مخلص جات پکیم افسوس ساقو تھے اس لئے انہوں نے طلبی لیا تیرہ افسوس نے موی طبی اللہ اسلام سے اس کو ایجادت چلائی تکریمیں اس نے درست ہو گئے انسان کو جاتا ہے کہ مرتد تک کسی کاں کی لکھیں رہے گا کہ وہ بھائی پر اسیں سچا لار بستہ مطمئن کپ اور کس طریقہ میں شیطان ہم کو بکھے۔ مرا لاذرتے ہیں۔

وہ را بکس کہ ہے یہ ایں سڑ؟

ہست بن پر افت و غرف و خفر

ہے میلے بڑی بیلریں اگرچہ اپنے میل کی اونچی پھوڑے پر گم ہو جاتا ہے۔ دنیا ایک جلد ہے اگر ہم مرشد ہیں کہاں من چھوڑوں۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ فرمون جاؤ کوئی نے موی طبی اللہ اسلام سے جاؤ کرنے کی ایجادت میں اس کے لئے چادر رہت ہیں گیا کہ وہ اس میں لکھت کھا کر ایمان والے ہے گئے۔ ان اسرائیلوں نے موی طبی اللہ اسلام سے کھو شر کرنے کی ایجادت مانگی ایکن کے لئے یہ ایجادت مانگا اللہ کی رحمت ہو گیا کہ وہ لوگ اس سے ٹیک گئے۔ لیکن اور ایجادت میں بھلی حق ہے۔ ملا نذر ازی کئے ہیں۔

سے چلہ و تکیں کن گرت ہیں مخل کوہ

کے سلک بے خرد ہو زرہ و رسم حرمہ

واکر اقبال کئے ہیں۔

اگر ہ مخفی ہے کڑ بھی مسلمان

اگر نہ ہے مسلک ہے کافر و تدليس

ایک سو کو میثاق لے ان ماقابل نیاں آئے وقت تک اسے ساتھ رکھ دیاں ساتھ پھر ان شاد و فخر قبور میں راستہ جلدے کام سوں ہے نکیاں کر لیتا ہے، مگر ایک کی روکت سے ساتھ جاتی ہیں۔ اسی وجہ سے سوں قبیلیں اپنے قتل زین اور می کو پہنچان لیتا ہے لیکن کفر نہیں اس کا لیکن کو ویوں ایک خطرت ہے قبور مرے سے پہلے بھروسہ جاتے کہ مرست وفات اسلام کی حادیت نہ ہے اس کا لیکن بہتر نہیں اس کے ساتھ میں جانشیں گلہ ساتھ جاتے ہیں۔ ۲۰ سوں کی نکیاں ساتھ جاتی ہیں کہاں صاف ہے جاتے ہیں۔ طلب ہے اس فریاد کا انہوں لا عمتبر ماهم قیمہ و بطر ماحکا نوابی مملوں

قَالَ أَغْيِنَ اللَّهَ أَبْغِيْكُمُ الْمَهْوَ وَ قَصَّلَمَ عَلَى الْعَلَوِيْنَ ۝ وَإِذْ أَجْيَسْتُمْ

قریبی کا خدا کا طبق اور سچا طبق کروں یعنی میود و اونکی بندوقی و ملکی و ملکی سارے جو کوئی سارے جو کوئی اور بھروسہ کوئی خدا کا طبق کروں جاؤں گے اس نے قبیلیں نہیں لے لیں بلکہ سر نظرتی ہی اور اس کو درجہ بھروسہ

أَقْنَ إِلٰ فَرْعَوْنَ يُسُومُونَهُ سُوءَ الْعَذَابِ يَقْتَلُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَ

تھے ۳۰ جیسیں فرعون سے جو بچھاتے تھم کو سختی مدد کی گئی قتل کرتے تھے بیٹوں کو تباہ کرے اور

لے کھینچ فرموں اور اسی بچھات کھینچ کر جھوپیں بڑی سارے دیتے تھاڑے۔ یقظان کر کرے اور

يَسْتَحْيِيُونَ نِسَاءَ لَهُوْ فِي ذَلِكُمْ بَلَاءً قَمْ شَرِيكُمْ عَظِيمٌ ۝

ذنوب کھٹکتی ہیں کریباری اور اس جیسی اسی بچھاتی فرقت سے دب چاہے کے بڑی۔

پشاور ہی کلیاں باقی رکھتے اور اس جیسی چوارے سے رب کا بیٹا مغل ہوا۔

تعاقی ہوں تیات کریں۔ میکل تیات سے چند طریق تعلق ہے۔ پہلا تعلق: میکل تیات میں اسرائیلیوں کے لیے ایسا ہے

طرا۔ ۴۰ زرہ و انت لئے قتل لئے ساواہ ۵۰ کی گلائیں۔ موسیٰ طیبہ السلام نے اس کی چار طریق تعلق ہے فلائل۔ ان میں سے دو

زاید اور اپنے مولیٰ مولانا اسرائیلیوں کا مکمل ہاں اور لکھا کے عقیدہ واللہ کے عقیدہ واللہ ہی نہ کو وہ تو دیں لیکن اُن تیات

میں سے تینی اسرائیلیوں اور یہاں پر فضیلت یہ اور اُنہیں فرمونے سے جملت ہے لذ و سر اعلق۔ میکل تیات میں ۴۱ یا

اسلام کے جانلیں ہوں الٰہ ہے افضل اپنے تیات میں تپے کے تخلی و الیک کا تذکرہ ہے پس کل خطرت اسیں مقابلہ تھاں کے

ہاں لوزیہ ماتی ہے اصلیہ بیان ہے اپنے بیان کیلئے کوئی کلمہ نہیں۔ یہ ترتیب تیات موزوں ہے۔ تیرا اعلق: میکل تیات میں

ایک ہے، اپنے کو وہ اس اعلق اسرائیلیوں سے قبال کلیاں ہے تعلق یہ شور ہے اور ایک دو اپنے مذکورہ اس کا

تعلق ہے۔ تیس سے تھوینی اسے تھاں قبال ہے اسی الملل کا بہبہ ہے اپنے دو ہمیں کا کرتے جس تھوینی بھی

تعلق ہے اس کے بے بیس اس فی اسرائیلیوں ہے غاص کرہوں فضل فضل چو تھا اعلق: میکل تیات میں تی اسرائیل کو

ہاں فرمائیا جائیں بھی ایک ہے۔ سائل جاتیں کرے۔ اپ اس جات کی تکمیل و تشریف فرمائی جا رہی ہے کوئی ایک کرشمہ

فَلِلْمُلَائِكَةِ

خلاصہ تفسیر نسبتی اسلام سے بہت مذکوری لورڈ پرنسپل کی بہاذتی رخاست میں اپنے کچھ اکابر کا جنم ہے تاہم پرنسپل کے احتجاجات یا وارالائے تو ان پر خصوصیت سے ہے۔ چنانچہ فریبا کو اسی طبقہ قوایلیں تحریکے لئے اسی اٹھ کو خدا بہلاں تمدراں نے کوئی لورڈ ایکٹ کرنے کے کام احتجاجات قمی ہے مثلاً ہیں۔ اسی سے امر ایکٹ پر آج تم کون نفع ملے گے۔ میرے مرکبی ہے کہ کوئی لورڈ ایکٹ کی تحریک خالی سارے قوایلیں و قبائل تحریکے لئے خود رچوں تحریک کی کچھیں ہیں۔ عالمیں پر بناداب آئے تم مخدوڑا ہے۔ رب نے فریبا کے امر ایکٹ پر آج تم کون نفع ملے گے۔ اسی میں فرمایا ہے کہ احوال تحریک کے خاتمے پر اسے ختم کرنے کا ذمہ اپنے گئے ہے۔ جی کہ تحریکے پہنچوں کو تم فرمائیں گے احوال تحریک کے خاتمے پر اسے ختم کرنے کا ذمہ اپنے گئے ہے۔ تم نے آج کوئی سامنے نہیں کرتے ہے۔ تحریک کیچھوں کو نہیں کرو جو اسے ختم کرنے کا ذمہ اپنے گئے ہے۔ اسی کی خدمت کہا گئی۔ تم نے آج کوئی سامنے نہیں کرتے ہے۔ اسی میں تحریک آنا مشکل ہے کہ دیکھیں جن مخفیں، ملکریوں کا اکر تے ہی ہے۔ میں۔ قیمت لازم ہے کہ ان مخفیں کا ملکریوں کا اکر۔ تم بھائے شکر کے الٰہی ہاؤں کی اکر تے ہی اور اس قدر بذریعت ہے جی کی اکھیں کر سکتے ہو۔

فائدہ: اس آیت کو سے چند ایکسا مارٹ مال ہوس پٹھا فاکٹری میں خداوند نے اسی کے پیشہ پر بڑے
جس کا نام اللہ تعالیٰ میں تھا اور سو قوف پر بکھڑا رہا ہے جس کی رسمت ہم لوگوں کو تلاش کرے۔ فائدہ ایسی حکم سے مال
ہوں گا کہ لوگوں نے موی ملے اعلیٰ اعلیٰ کام کا انجام لے سکتا ہے اور اپنے نہیں۔ اپنے ہمیشی کام فریبا رہا، فریبا
و معروف حکم: اس کی رسمت کی تلاش و سرچا فاکٹری کی قوم کو ہم ایکی اولاد اور احصیلت کی ایاث ہے تا اور

قال السلام ۱۴ طرف

واعفضلکم سے مامل ہوا۔ لد بکھری اسرائیل کی پوری کاپیبے تاکہ وہ الی تحب طی المام تھے تو رہے ملے
المام کے ہم قوم ایسی تجید حضرت افضل ہیں کہ خود ان کی خواہیں پڑھیں۔ مون ہوں۔ ایک بھوڑی پر پرد
ہوں کن۔ رہتا ہے نہ ہے۔ تاکہ لار کھلن گئی کے جیچے تکہ ترکان ہے۔ میر افغان کو دکھل کر جسے سبی فضیلت شیں
جانل رہت۔ موتی کچھ من تجز کر موافق ہی رہتا ہے۔ یہ قائد بھی فضلکم سے مامل ہوا۔ لد بکھری اسرائیل کا وہی ملے
المام سے کیا کر رہے۔ لے کوئی دب فداش کو سخت گلہ قابس پر آپ نے حث تھب فریاد مدرس کے بھروسے
اسراہل مائیں سے افضل رہے۔ سبی فضیلت کو تکڑاٹا ہے۔ لد بکھری فیں میں گدوں بخیں کو بید خی کو کافرینے
کھل کر جاند تھی۔ چو تھا کاندھ کر کذیل دوہم نکریں۔ اروہ کز رضاہ کفر و دخیل کفریں فرق ہے۔ مل دلوں
تھیں کھریں اور دخیل کفر کفریں۔ یہ قائد واعفضلکم سے مامل ہوا۔ لد بکھری اسرائیلیوں نے کوئوں تھے اس کا
ذیل یا کفر اس مائیں سے افضل فریاد ایڈھن ہی رہے پانچ سال فائدہ و خوبیوں درج ہے جو نہ کسی کے ہاتھ سے بند
رائے مدد سے ال رہتے۔ وہ سب کو یہ کوئی استدعا نہ ہے۔ یہ قائد اللہ علیہ السلام فضیلی سے مامل ہوا۔ قدم نے کھانا
بھعن لئا لہاڑتے۔ میوہاڑا۔ بلکہ بیت بکھری خاص رائیت ہی کی ز کب سے مامل ہو۔ ز کی رائی سے۔
حداہل ہے۔ حق یہ کہ رائیت کبی وہی میں کس پار کل کو دھل ہے۔ تکوں کھلہ میں مظلہ میں کی جی کو، علی ضمیں۔ حضرت
رسول پیر اشی ولی حسین پیر کے پور حضرت امین بر خیا علم کے زریعہ دل ہے۔ و قال النبی مصطفیٰ مسلم من
الستقبیہ۔ یہ اپنے کہ کسی کی کی دعا سے اللہ نے کسی کو نہیں بھلا۔ یہے حضرت ہادی علیہ السلام پور حضرت امام علی
المام پھٹا کاندھ کو شکری ختمیں کو ایوار کھا بیلت ہے۔ ذوق قول سے بار کی یا عمل ہے۔ یہ قائد جیخنکم سے
مال ہو۔ اگر اس سے پانچ کھروں ہاشمہ ہے۔ اب تک بجدت اسی اسرائیل کی یاد گاہیں عالمیوں کا لونہ ہوتے ہے۔ لذا
حضور کی ولادت صدر عن فیری کی یاد گاریں ملامہ بہت بچے۔ وحی جس طار کھنی ہاں یا ناگزرا وقت اگرچہ سب پرانا ہو کو وہ
کی خست اگرچہ سب پانچ ہو۔ کہ ان دو ہاتھ سے مل میں تکبریں بیوی ایہ اہم تعلیم کے شکری و قیمتی ہیں۔ لیگی۔ لد بکھر
آن کھو سکری نہ ایشیں ایام قراءۃ احمد کرتے کرتے اسکے سلسلہ کو اپنے داگر کر دو اور ہے کہ جبکہ کفار کے قلب کی وجہ سے
ان دو قیاسیں بلوچی اور نمازوں کی چالی ہے کہ کسی میں تکبریں بیوی ایہ اہم تعلیم کو احمدیں کی خستی ہیں۔
سلام کی قائد و نایخ اکنے دلوں کو اکل کا جاتا ہے۔ یہ قائد سکنی کلی فروع سے مامل ہوا اور فرمی علی یہ بیس و فوج کو اکل
فرعون فریاد ایک لذابہر ساقی سلسلہ اکل رسول ہے اس سیں سے۔ آگھوں قائد و نایخ اکل بارہ کامیں باپ کے سامنے اکل اشکی
بیوی آنائیں پہے جو اس آنائیں میں پرانے اس کا بارہ جو ہے۔ یہ قائد بلاعمن روحکم عظیم سے مامل ہوا۔ اگر
رب تعلیم نے اسرائیلیوں کے بیوی کے اکل کو بادھ جیکم فریاد۔ حضرت امیں علیہ السلام کوئی بخی کے لئے فریاد نہ لہو
البلوہ والمبین خور کو کہ حضرت ایام سیمیں کو درج لشکر کے بھل کھاندہ۔ کامیں کی کوئی میں اصریخ نہ کن کیا ہے۔ تھی
کے اکل کے گھے۔ منی خدا منی اسیں۔ تو اس قائد و نایخ تعلیم کی نیتیں اسی ناہم۔ علی ہی آنائیں ہیں اس آنائیں

میں کوئی کوئی پرالتراست یہ قاکہ ہے مگر طاہر من رہم حضرت سے ماحصل ہوا تھا کہ ذا فلم سے مرد نہ جات دیا جائے۔

اعترافات پرالا عمر اخلاق بند کے بل اب کوئی حق نہیں۔ اخلاقیات امال سے ہے۔ رب فرماتا ہے بال کو مکم عمد للعماقات کیم کہ مل بیدے سچ اک امال والا نہیں بد الفضل ہے۔ خوب نہیں تھا۔ لولادی ہوئی اور باش کی عاصی رحمت ہے۔ تمہاری جیش کردہ آئیں خطاب کنار جوب سے ہے کہ کفر کے ہوئے اسے شرافت نہیں ملتی۔ اس آئی کام انتہی ہے کہ لولاد رسول اپنے کو امال سے ہے۔ نیا نہ ہاتھ لگدے جو سوون سے تولاہ، نیکیں کرے دو۔ نیکیں کرے دو۔ نیکیں کرے دو۔ اسرائیل کو مالیں سے افضل کیں فریبا کیا جب کہ وہ بت پرستی کی خواہیں بھی کر پئے تھے۔ اس کی حقیقت کے لئے یہاں کتاب القام المتبول فی طهراۃ رسالت الرسول، یکمود و سرالاخلاق، نیکی اسرائیل فرشتوں سے بیوں سے بھی افضل ہتھی کے گئے عالمین میں آپ صدرات بھی اعلیٰ ہیں۔ جواب اس اخلاق کے دو ہوں ایں۔ ایک ظاہری و درست حقیقی۔ خاہری جواب تھے ایسے کہ مل عالمیں سے فرشتے ہو انجیاہ خاتم ہیں۔ حقیقی جواب یہ تھا کہ میں اسرائیل میں صرفت موسیٰ طیہ الاسلام و درود سے اسرائیل انجیاہ بھی دلائل ہیں لوردو قائمی ہیں۔ اسکے بعد رسول اپنے فرشتوں پرکار رسول فرشتوں سے بھی افضل ہوتے۔ افذا اخلاقی مل واک دوست ہے۔ پیرا اخلاق اخلاقی اسرائیل خصوصی تھوڑی تجھیں اور حضرت خلقدار شاشن ناظم زیر اعتماد صدیق وور است گھری سے بھی افضل ہیں کہ اعلیٰ میں یہ سب اعلیٰ ہیں۔ جواب اس اخلاق کو جواب ہم دوست تسلیم سے پتا پاہوٹیں دے دیا ہے کہ عالمین سے مرد اس نہایت میں موجود تھا۔ حضرت بعدیں، نیکیں تکریبہا سے۔ خصوصی تھا۔ افضل عالمیں پرالا عمر کی امت افضل القام جعل نہ کم انتہی مسلط۔

دیر میں سب سے ڈیلا خود سے ہائی خدا کی ذات
قام تھی ذات سے سارا نظام کائنات!!

چوچھا اخلاق اخلاق پرالا عمر تھا۔ اخلاقیات کا اس ہے تو چاہیے کہ مدار انسان افضل ہوں گے۔ سب آدم طیہ الاسلام کی لولادیں لوردو قائمی ہیں۔ جواب نہیں اسکے لئے اسکے دوسری تلقین سے افضل ہے۔ ولقد کر منابع ادم طیل رہے کہ یہاں حقیقت انسانیہ کا کوئی بہت کہ افراد انسان کائنات انسانیت افضل ہے۔ تکمیل سے اخلاقیات مکمل ہے۔ دو ہوئے آدم وہ کی وجہ سے مطافت انسان کو دوسری خانی ماحصل ہے۔ ہمارے انسانوں میں بعض کسی بھی کی لیے لولادیں کہ دوسرے ایں کی اولاد نہیں پہنچتی اسرائیل کی تقویٰ طیہ الاسلام کی لولادیں دوسرے لوگوں نہیں سیا آج سید حضرات و خصوصی افسوس اور خوشی دشمن فرقہ پہنچا پھوک اخلاق اخلاقیں بیسومومنکم اور یقتوں کی طرح یستمعیون مال ہے۔ ملا کر۔ یہ دعائیات تو پڑے۔ ہمچکے سیاں انفعیت انسانی سے مطمئن ہیں۔ جواب کیسی گز خدا و اقر کہ اس نیکیں کرنے کے لئے جاں سے جان کر جائے۔ ایں جیسے احمد فوقد اسیں خبز لایا۔ جیسے انی خصر خمر لایا۔ جیسے انی بلای فی المنهانی اذیبع کمیے۔ بہ ماسی ایں جیکیں مل سے جیاں فریبا اور ارادو میں لامبا تاب میں نے خوب میں دیکھا کیسی لالاں تک جاہراووں لالاں سے یہ کہ رہا ہے۔ چھٹا اخلاق اخلاق اس آئیں بیان کا تاب میں تاب سے کیسی فریبا۔ یا آنہا کے مقابلہ میں بیات فریبا جایا اس کے

تبلیغ میں، جل اڑا کر اس فتنے کی لیدہ بھے۔ جواب اس لئے جو ہم پڑھ لیں کہ پچھلے چیز کے فرمان نے اسرائیل کو دیکھ لیا ہے تھا کہ یہ رہنمای خداوند ہے اور اس کی وجہ پر وہ چیزیں کہ فرمان نے دست کریں۔ جو فرمائیں اس
جواب میں ہے تھا کہ یہ رہنمای خداوند ہے اور اس کی وجہ پر وہ چیزیں کہ فرمان نے دست کریں۔ جو فرمائیں اس
جواب میں ہے تھا کہ یہ رہنمای خداوند ہے اور اس کی وجہ پر وہ چیزیں کہ فرمان نے دست کریں۔

تفسیر صوفیانہ: اندھی علیٰ ٹھاں و نیچو اس کی رضاکار بُلْبُلِ عہدت سے تو اس کی ٹھاں سے فنا کتے خداوت
انجیاہ کرم کے آنکھیں مگر خرطہ اک خدا اکار اس کی ٹھاں احتیل جلات دھلات ہے۔ نی کے آنکھیں فیضِ خدا ای ٹھاں
بُلْبُلِ حروی سے نی سے خدا کام کل خدا سے بھی خدا کام کل خدا

میر از جوی خلائق خدا را خدایا ہو تو حق سنتی را
خیر کے دروازے میں اپنی خلائق رست، ملک کی دلائیں چیزیں جملے سے اسی حکم کے سروے میں ہیں اصلیہ خود کو
لے پیدا کیا تھا اور پس کے سروے خود اس کے سارے شرکت کفر بیت ملائی وحدت پر تباہ کیا تھا اسیں بھی ہے سرت
وکلیں سے جیزی کو شناخت لائیں گی، ملکہ ہے سوتے اس لئے آپ نے فریضۃ الفیرواللطفیٰ دیکھ کر خدا کو
نظام سبھا خضرے کو خدا یا کوہ میر پیاس وہ نہیں جو تمہارے تھے اور میر پیاس تسلیہ یا اگلی جو جاتی تھی آپ
اپنے گندم خلک پر کریں، مسٹر لاپی یا پوس میر پیاس طلب کمل ہیں، ملک میں، ملک شش، ملت کے سروے ہیں

میراث کا حق تھا ہے کہ جس قدر رب کے احکامات تراویہ میں اسی قدر بندے کا شریعت کی قید ہے اس سے ثابت ہوتی بلکہ نیا ہو جاتی ہے۔ لدن حشکر قم لا زیند چکم مولفہ فہرست ہیں کی وجہ کوں سے نب لور نہستہ دنوں بالآخری، ایک قیمتی پروپرٹی میں اسرائیل کا ایک نصیر، اگری ماحصل تھی۔ قرآن میں سے نجاستہ قیامت تھی۔ ملک نعمت میں وجد ہے، اسی نعمت میں بھائیں سے افضل اور سب و مری خفتہ سے وہ اس دلکش میں رہے گے کوئوں ان غیر ملکیں کو ہضم نہ کر سکے۔ بد جسمی افراد اور نے اواب اور اسرائیل پر تین غلظتیں ضریعے۔ اول غلظتی کی بخشش کی ملکیتی دوسری غلظتی کی بخشش کی ملکیتی اسے اسرائیل کو دیتی جائے۔ رب تعالیٰ بھی اسے ارتقا دیتا ہے۔ بھی جیجن کہ بنده کو ہماچلے کے بر حکم کی تباہیں میں پورا الزندگی کیل بھیستی اسرائیل کو رب نہ صحتوں درانتی سے آزمایا۔ وہاں آزمائش آخر الارض میں وہ ساس کا تجھے آن کیکھا جائے۔

وَوَعَدْنَا مُوسَى شَيْئَنِ لَيْلَةً وَاتَّمَهَا بِعُشْرُونَ هُنْدِيَّاتٍ مِنْ قَاتِلِهِ الْجَعْدِيِّينَ

لَيْلَةٌ وَقَالَ مُوسَى لِإِخْيَهُ هَرُونَ أَخْلَقْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِهُ وَلَا تَبْعَدْ

کامپیوٹر میں اور فلزیاتی مواد کے لئے بھائی پہنچے ہوں۔ سے کچھ خوبی کو روشنگیری قوم میں پیری اور درستی کرتا ہو رہا ہے۔ پہاڑیں راستے اور کامیابی کے لئے بھائی پہنچے ہوں۔

سَيِّدُ الْمُفْسِدِينَ ②

کوہ راست کی شادِ والوں کے

سرنا اور بُرپہ روپ کی راہ کوہ دل دریا

اعلاع: اس تھے۔ ناچیل آیات سے پڑھن تعلق ہے پلا طلاق: ناچیل آیات میں اسرائیلیوں پر اللہ تعالیٰ کی قائل فاس انت کا ذکر فیلایا یعنی فرمومتوں سے ایں جانتے۔ اب ان کوہ سری اعلیٰ لوت طلاقی کے کام کر کے ہے تھے ایں اسی قدر مطلاعیت کی حمیدِ ایوا خود فوج فوج کے بعد تھت خاص مطلاعیت کا کام ہے۔ وہ سرا طلاق: ناچیل آیات میں ان فتوتوں کے لئے اور اسی اسرائیل کوہ راستِ علاحدہ، میں۔ طباہوں سے محفوظ رکھنا ان کے شش قبیلین کوں جتنا فریاد اب ان فتوتوں کا کام رہے ہے جو ان لوگوں کو ان کے قیصری طبیعہ مطلاوں میں لٹکنے رہ تھا تھا سے قربِ خصوصی اور اس سے ہم کافی رکنیِ اعتماد کی ساری قسمیں اعتماد ہے۔ مارے خصوصی سرخ ہم سے رہ تھا اسی میں علیم ہے۔ نبی الرحمہم اس کے لئے باہت رنج ہے اور اس سے پر اعتماد کی کیفیت خوشی۔ دوچھوڑ اور امام جماعت مسلمان کے کمی ایسا سے بولپوں کو پالشیک شان میں خاب میں بکھلا دوشاں ہوئے۔ تمہارا طلاق: ناچیل آیات میں ارشاد ہے ہو اخادر اللہ تعالیٰ سنتی اسرائیل اور ایمان جماں نہ برسکی۔ اب اس برسکی کی ایک چیز کا کہہ کرے کہ ان کے کمی کا کیفیت دیدا اور اسرائیلیوں کو الکرم اللہ کی قوم مطلا۔ فوجوں سے نسبت اونچا کر دیتی ہے۔ چھوٹا طلاق: ناچیل آیات میں ذکر ہے اُن موہی طبیعہ مطلا میں پہنچنے کے حکم دیا کر لیتے کوہ فتوتوں اٹکری کو اور اسی۔ اب فیلایا بدراہے کہ ٹوہ موہے علی مطلا مکریہ ادا کرنے کے لئے کوہ طباہوں پر بلائے گئے۔

تفسیر و ملخص موسیٰ ثلاثین بیلته حرمت انجیاء کرم کوہ تین طرح کی جو تی ہے۔ وہی مثالیٰ ذوقی متعالیٰ نہ بذریج فرشتہ دو اری میں ہوئی رہتی ہے۔ وہ واقعی دو ایں ہوئی ہے۔ ان کی خلافی دوں کو متعالیٰ دوں کو کام کی جاگہ مدد و دعوت کی تھی۔ یعنی دویں طبیعہ مطلا کو پورا ہا کر جاں کوہ فوجوں کا ضھورِ فوجوں کو متعالیٰ تھیں۔ قابِ توکیں میں بالا کام فرمائیں۔ فاؤس الس عبدالصالوحتی۔ سی ماہِ اسلام سے وہ واقعی دو ایں سے اول قوبی ہے کہ کبھی بدل تیلے ہے فوجوں کا اولادجہ ۱ = ہے۔ ہماری آزادیش و عملداری کے لئے ایک سے ہے۔ لیکن پہنچنا ممکن نہیں۔ جس کے متین ہوئے ہیں تو ایک سوہنے سے کی جو چھوڑ رہا تھا۔ اس سوہنے پر بھے سوہنی طبیعہ مطلا سے توں تھے یہ فوجوں کا اور اور ان سے تھے۔ دوں دراز سے اچھاں۔ دوہات طاحدہ ایک بار بکاری پر جو موہی ٹیکم نے الک اللہ جنزوں مکملہ کیا۔ لذت و عملداری سے تھے۔ کام کوہ اور ایک ایک قراءۃ میں وہ فوج سے ضربِ لاضی۔ لامیں بالا۔ اسی ہیں پس سے تھے۔ بالا جو بنے کی خواہ دکتے ہیں اور تھیں، وہ جس کی خواہ کوہ ہے۔ اس کا حقیقی اور عملداری ایک بار بکاری سے تھے۔ اسی قراءۃ میں اپنے بیانوں اپنے چیزوں کو یہاں ہے۔ سمجھنے کا اور صاف۔ سمجھنے کا اور صاف۔ سمجھنے کا اور صاف۔ کھری جس ایک دوسرے سے سماجا تھے۔ وہ ایک مدخل سے اس کا پھنس۔ سمجھنے کا اور صاف۔ سمجھنے کا اور صاف۔

اس زمانہ میں تکمیل کے لئے اور جو سن حركات بھی کرتا تھا اس لئے اسے موہی کہا جاتا ہے۔ (درج الہملا) خواش و سرا
مشعل بے و عمدنا ۖ اور دیگر اس لی قیاد۔ دیال دیگر کہ علیہ میں رات پلے ہوئی کے من بعد میں تجھے عینی سید شریعہ کو نہیں
پڑا، لیکن کہ ٹپا دیتے ہیں تجھے جا کب نیز زادہ صلوات و فضلت ہے ان فرقی کو تیر رات سیدہ کو، اور خاصی مناجات و فضلت
پڑے دن بروقت۔ واقعہ۔ ان دو دوستے تھیں ان کے فریبا کوکھ تھیں و اتحی ارشاد ہوں۔ تمیں رانی سے مرد میں اتفاق ہو پورا
سید۔ و اتممہ باعشرہ مبارکہ ۶۰۰۰ فضلت و عمدنا۔ اس کی ترجیب یہ ہوئی کہ یہ طبق اسلام کو پلے تھے تھیں ان
خوبی دیتے اپنے دوستے پڑے سعادت برے کا سبھا یا یا جسیمہ دوست پوری ہوئی اور رب سے طلاق آئی۔ اس سے درست
لیئے کوئی قیاد اس سے طبق اسلام نے مساوات ملی اگر مدد سے اسی طرح کی مدد تھے۔ فرقہ تیار کو خود رب تعالیٰ نے
فریبا کو اس دو دوستے کو اس کے درمیان مفت ملک سے دیا ہوا ہے اسی طبق اسی طبق تھے تمہیں مساوات کیں اصل۔ اپنے دوستے
اور رکوکار کو پیدا ہو کر اسی طبق اسی طبق ایجاد کیں راست کے چائیں راست پورا۔ اسی طبق اس لئے اس
حرب یا ان فریبا کو اسی طبق اسی طبق دو دوستے کو اسی طبق میں ہے کہ اس میں یاد کرو۔ دیال انتہا ہے اور رب تعالیٰ
جنانی دوستی کی الفاظ تھے اپنے دوستے کو اسی طبق ایجاد کی اسی طبق ایجاد کی تھیں کہ آپ رب تعالیٰ نہیں کوئی سے مشرف ہیں۔
آورت ہی آپ کو کوئی کیا غاذی نہیں احتیل دیجوا (اصحہ)۔ مخفی دوستے لیتی ہیں تھیں، رانی پر، اتحی اور زندگا و فدا
رسی دوست تھیں کاحد دوست سے مال شکی اور ادوہ خود ایک مال دے ہے۔ (الزاد الہملا) فقہ میقات بدھ مدار عصیں
لیل میقات بیان کر دیتے ہیں مخصوصاً «تجزیہ فضائل کے لئے بے قسم ہے تمام سے۔ متنی پورا ہو کے تمہارے لئے میں
فوق ایام المکملت حکم ویسی حکم و اتممت علیہ حکم نعمتی کی تحریر میں جان رکھے ہیں۔ میقات
مصنی دوست ہے گورت تو ہر دوست دوست کو کر دیتے ہیں اور میقات کی فضائل مکمل کو دوست اکھتے ہیں۔ سادا تابے
میقات جو اس زمانہ میں لرفیں جو دو ایک جایت ہیں پوچھ کر یہ مولانا حضرت موسیٰ طبلہ اسلام کی مدد اس اور رب تعالیٰ کی
خطابات کے لئے مترہ اور احوالات لئے ہے میقات فریبا کو پوچھ کر یہ تقریب خود رب تعالیٰ نے کیا تھا اس لئے اسے میقات دی
فریبا اور میں یاد میقات مالی ہے بخشنے سے فریبا کو تم۔ مخفی دوستے اور میقات اس کا کامل اور ایک بیت مصلح، روح
الہملا (فیصل) دیتے ہیں کہ فریبا مالی اس وہم کو خوف فریبا کے لئے ہے کہ شاید اس رانی اتحی تھیں میں نہیں ایسے سمجھاتے
اتممت العشرہ بقدر ہمیں۔ مخفی دوستے اس پورا کیا لیتیں یہ دوست کو کہ مذکور کے طبقہ کیں۔ اس طبق سے مخصوصاً ہوا
کہ یہ اس رانی اتحی تھیں، تھیں سے معلوم تھیں جس سے دوست ہے، پاکیں بن گئیں تھیں ان کے۔ اس تبرہ سے درست چاہے، اتحی
کہ از بر الہملا نید قرآن یادیں ب تلحیح عشرہ حکما ملتمو قال موسیٰ لا خیمہ رونا خلصتی اس لرفیں
محل میں شروع و انتہی طرف دیوں ہے۔ مخفی کہ احمدی میں ایک المام نے اس ستریں بدل دیتے واقعہ تھے۔ هرون اسی وجہ
میں پس بھاروں ایضاً تھی ہے۔ احادیث قرآن میں بارہوں نوں کے قتوں سے ہے۔ ایک قرآنی مالوں نوں سے پیش ہے۔
اصل میں بیانوں ایضاً (درج العقل) اخلاق ضمہ بہ خلفت ہے۔ مخفی وہی پشت کسی کتاب ہو چکی اسی طبق اسلام کو
رب سے درست ہیں کہ اتحی دوست اسکی لی رواست ہی۔ اس پر ریاست ہی بخشی تھی۔ حضرت بدر بن ایوب کی طرف سے

رسالتِ مطہری اور پاسندیدگاہ سے مطلقاً بھی مفترضت یا درون نہوت میں اصل تھے اُرسال میں «مرستہ و میری مایہ الحرام کے تکلیف تھے۔ اس لئے تہمہنے بابک پیدا کیا اور دادا سے ایسا است میں اپنا ظاہری خلاؤت کی جو سرپریزی «علیحدہ نہیں ہے تھے اور اپنی بیوی، عوامی لائس لئے مفترضت یا درون، قرآن مجید تھے۔» یہ طبقِ اسلام ملود فرمادے صرف مسیح چراخا سماں میں جاناتے تو انکا کتب «ظاہری صرف ان سنتی رہبے کاں فرمادے۔» علی یا بات نیال و بے فی قومی۔ «عقل بے اختلافش کے۔ قرآن سے مردہ است بہ کہنی کہ اُرمانیل صرف ۲۰۴۷ یا ۲۰۴۸ میں اسلام کی بیت تھے۔ اُسی قوم مردہ نہیں کہ اس سنتے میں اُرمانیل مفترضت یا درون کی قدمت تھی۔ قوم سے تمہیں تھی۔ اُسی ملی بیوی کی زندگی خلاؤتی وہ بگایک حق تھے مدت کی قوم تھی۔ وصالح یہ «اطلب بے اختلافتی، باتِ اصلاح کے۔ مسٹنی درست رکھنا یاد رہنا۔ اسی درست رہنا۔ اسی میں بے پیشی اس سے مظاہرہ درست رکھنا۔ وصالح یہ بکتے نہ ہیں۔» جب بھی سو جو لوگیں ایک خدا نہ اپنے کام اطلب اڑ بیٹھتے تھیں۔ پیشی یا لاریں سے بیان سے اُنکا ملک درست رکھنے والے کاروائی میں گرفتار رہ جاتے۔ تھے کسی اکتوبریہ درست کا بات «نہ ولاتیج سبیل المفضلین۔» یہ بارت «اطلب بے اصلاح، بے کسل سے مرا راوے شمعہ رہو۔» تھیں جن سے مرا راوے اسرائیل تھیں جن کی طریقہ میں شرعاً تھا۔ یہ اسلام یا امامت اپنے تھے۔ ان شرمندوں کا سارا اسلامی تعلقی اسے مدارک ان میں بذریعہ نہ ہے۔ ایں اسے مذکور ہیں میں نہ لکھتا ہوں کہ انکی لرکت کمات ہیں اس سندھے تھی کہ

خلاصہ تفسیر موسیٰ طیب الامام بے فرمون نہ اور بہت سے پلٹی اسرائیل سے صورت وحیدہ فریبا تھا کہ۔ بے شکار، میں ایک آنجلو نے کہا کہم کو بے قابل اپنی کتب مطالعہ کرایا۔ کلاس میں کرننے کے لئے کام تکمیل و ارتیاف ان کے خرمن لیا کرتے ہوئے ہے تب قوم کو اے لڑکی یہ تم شہر میں پہنچنے تو اپنے رب سے اس کتاب کے تحفے مالی تبدیلے طلب کیا کہ آپ خود نے اُسی اور ایساں تیس دن ہیل کریں تب اہم آپ کا تورتھ عطا فراہم کیا گے (اذانِ زیوں ایجین، معلمانہ) لیکن پہنچنے کی وجہ پر ہم اپنے کتابی سوچی ہیں اس کام۔ بے قلم کھو جو پہنچنے والی تھیں ایسا وصل کے لفظی ریخنے کے لئے دن میں کچھ کھلکھلیا کہ راست میں اس طبق اس راستے نہ روزے کے (ذیلِ ایجین) جب تک ان کو دے ہے تو آپ خاص پہلاں طور پر حاضر ہوئے کہاں میں بیال تیار کیا ہے جسے ملک اوری ۹۰ لروں میں دہدہ خداوندی میں جا رکھا ہو۔ یہ سچ کر سواؤں سلی۔ پھر ملکیت پہنچنے والیں ہیں یا اسے خودی تحریکے مدد سے دو خوشی کیں جاتیں، جن ہو پہلے اُن تھیں جو عرض یا کوئی ملکی ایشی نہ سوال کریں۔ قربوتوہ خوشیوں امداد مکمل تحریر سے بیاری بے کابہ سی روزات اور روح بندگی پر ایسا، جو خشبو تحریر مدد میں ہے اب پہنچنے آپ نے اس روز اور اسکے اس طبق چالیس دن کا پل پر ایسا یہ بیدار دست دوڑے شروع کے بعد ۳۰ سی ذی القعڈہ ۱۴۷۲ھ میں اپنے بولڈ و رافریلے ای، ان تورتھ عطا ہوئی تھیں جو سوچی ہیں ایک نہ فریاد مختصرہ مطہرین سے فریاد اور قصہ ملکیں مطہریں نہ اس سے متعلق پہلے پارہ میں عرض کر گئیں۔ ۲۰۷ میں طی الامام نے خود ای طرف پڑتے وقت اپنے محلی بیت پر باداں اور تیکی چوائیں فراہم کیے۔ ایک یہ کہ یہی فیر سوچوں کی میں تم تحریر بابت ۱۷۵ میں ایست اسرائیل کی ایجادی خیال و مدد و مریضے کے کان گوکیں کے علاوہ درست و رکھا گئی تھیں اور اُنہیں ۱۷۶ میں۔

کہوں سے روکتے رہتے تھے سرپریزی کرنے والوں میں ہو فلسفی اورگ جس ان کاہلی مشورہ کوئی رائے نہ لٹاکا۔ نہادی والے ہیں یہ فلسفی مشورہ ہیں کے۔ جیسا کہ مجھے فرمایا ہے۔

فائدہ کرنے والے اس آئندہ زیرست پہنچا غدیر حائل ہے۔ پھر افاق کوہروں سی طبیہ اسلام ہے درست اسے ایسے ہیں۔ اللہ کے کلم و مری اسرائیل کے پالے صاحب کتاب ہیں گھردارے خود و خداوند کے صیب ہیں۔ وہی طبیہ اسلام کتاب یعنی طور پر جاتے ہیں، مکر قرآن خضر کی پاس خضر کے کھیس آتی۔ شر

کام ہے تو ہاتھ نے ٹھوڑے سے
تمہارے تمہارے سماں ہوا کہ کام ۲۳ ہے

وہ سرافاً مکہہ جوں سے راتِ افضل ہے کہ دنِ فرقہ کا وقت ہے۔ یہ کافد، ثلثین لیلۃ سے ماحصل ہو اور جوں کا ذکر فرمایا جوں کا نہیں۔ تھیر افاق کوہ اللہ تعالیٰ کو ہائیں کلہر دیا جاوے اے۔ یہ لاکہ و اتممہ بامشہ سے ماحصل ہو۔ ہم نے ہائیں کے بعد کی تصور سب اپنی اتنی بات بنا دیتیں۔ مس اول میں یہانے کئیں کسی کے جذبے میں پہنچے ہر اختاب ہائیں ان میں آئندہ پارہ و دادت نہاس کی انتقال مدت ہائیں ان ہائیں کی تحریک پہنچل ہائیں سال میں ہوتی ہے۔ حضرت امام ایاد زرام کو گھوڑا نبوت ہائیں سل کی مرسنی فل۔ اس نے یہاں ارشاد ہوا۔ لوبعین لیلۃ سعید۔ یہ خداوند کوہ مطہرات صوفیاء سفلی علیک کے لئے پڑھ رہے ہیں۔ ان والیں جلیل یہ آئندہ کردی ہے۔ ہمارے خشور ہلکائے اولا پھر سید علاریاض میں ٹلے تے کے پاروی شمعون ہوئی۔ یہ کافدہ بھی ارجمند یاد سے ماحصل ہو۔ پہنچے میں جملاتِ ترک دنیا لوگوں سے مل جھیں گوش نشیں سے کافدہ اور تے وہ سب اس آئندے ڈابت ہوں مرتے طبیہ اسلام کوہ پڑھ دن کے مطہرات میں کہ رکایا جان کسی شہ میں بکھر طور پر بازار جو ہستیوں سے وہر دنک پڑا اپنے جعل طبعہ گل ہے۔ پاچوں اس قافکوہ سلطان کی فی موجوں دیگی میں اور زیر نہ کتاب سلطان بن نادر اس کے پیچے اس کے کام سرا جامہ ریختیں الجواہرے ڈابت ہے۔ یہ قادہ الخلفیت فی قومیں سے ماحصل ہوں۔ ہمارے خمود ملکہ دب خروہ تیوک میں نظریں لے گئے تو حضرت مجدد اللہ اکن ام حکوم کو مسید جوی شریف کلام اور حضرت علیہ الرحمی کوہ نہ پاں میں ایضاً فرماتھام کا رکن تحریف لے گئے۔ چھٹا افاق کوہ نہ کتاب غیظہ کا تحریر پڑے ہائے سلطان کی رائی معدہ میں مکر ملک نایف سے قال ان ربیسی فائدہ بھی اخلاقیں سے ماحصل ہو اک موسمے علیہ اسلام سے شروع فرمائے پاچے ایضاً علیقہ مقرر فرمایا۔ اس نے خصوہ تھر کے فن ری خلیلہ کا تقریر تقدیم کیا یا کہ دو شہزادے کی دو ناقہ ہیں اور پہنچ دنیب کوہ فن۔ اس دوں میں ظلیفہ نا تقدیم کا تیلہ اب ہمی پاک شاہ کے فونت ہو جائے ہی تو سراسر دیہ شوپٹے مقرر ہو جاتا ہے ابتدی میں پس سلطان، فن کیا جاتا ہے۔ خدائی شہان کہ یہ قائن آن کارکاریں بھی جباری ہے۔ ہب کی ملک نہ کلہ شاہ اور سب حکم جاتا ہے تدقیع۔ ملیسا سی اسی دارِ حرام کے لئے اپنے اتحادین کے لئے ایجاد مقرر کرنا ہے جو ہر کوہ اس کا تکہ ہے۔ یہی ملک نہ کلہ شاہ مرتبہ تھا، فن۔ سی اس کی جگہ، سر اس سلطان مقرر، تکہ ہے جو پہنچے ہوں اس کی لیا جاتا ہے۔ سلطان فائدہ نیز مارضی سلطان بھی اصل سلطان نہ بن کاں کے لئے مل جوہنہ ہو گا۔ کیونکہ حضرت مجدد اس مقصود ہائیں اس کے لئے موسیٰ طبیہ اسلام کے خلیفہ بنے گرہی طبیہ اسلام کی رفات کے بعد حضرت جو شیخ طبیہ اسلام آپ کے خلیفہ ہوئے۔ نہادا

خواہ تذکر میں صرف مل کے طائفہ ہے کی وجہ سے یہ لازم نہیں کہ آپ ہی حضور کے بعد افضل طالب ہوں۔ عارض پر بد رووزہ طلاقت اور بے والی طلاقت کو اور عارض پر بند بزدہ طلاقت مل ہے راجح طلاقت ایک ہر صدی ہرست آٹھوائیں قادکہ: مسلم اور چاہئے کہ صرف ایک بار طلاق ہو جنپر آتنا کا کرے بلکہ قوم کے الحال، احوال پر نظر نہ کر کرے ٹھانے پا۔ یہ نادہ مصالح ہے ماملہ ہوا۔ تو ان فاکرہ: تلاوت ہوتے گئے خلاف نہیں تھی تھی، ورسے تھی وہ طلاق ہو سکا کہہ کر میراث ہوتے ہیں تھے ہوئی بلکہ سیاست وغیرہ میں اسی کی کہ تہوتہ لا کسی عمل سے ملتی ہے میراث ہے تھے ہر سے ز کی اور زادی ہے۔ یہ گھنٹہ خدا ہاں بنتے رہے جسے اللہ تعالیٰ اعلم یعنی حسن و سلطنت۔ مادر، میں اشلفیض ہے ماملہ ہوا۔ تھی تلیت اللہ ہوتے ہیں ان کے وزیر و فوجیہ طلاق ہی۔ وسوال فاکرہ: نیکی کی استنبتی لی قوم ہے۔ یہ قائد قومی سے ماملہ ہوا۔ قزادار سوسن حضور مولود کی قومیں حضور سرکار ان سب کے مالی والیں ہیں گیارہ حوالوں فاؤنڈیونی، سی ایم ڈی ایم نسیم بان بننے کے حاکم ہوتے ہیں اسٹھن ہم درب طلبائی۔ ومالی سلنا من رسول الایطاع بیان اللہ۔ کر سوئں کی رائے ان کا مشورہ توں فرمائی ہے۔ شریف ناظر کامشورہ بھی ہوں نہیں نہاتے۔ یہ نادہ ولا تبع سبیل المفضلین سے ماملہ ہوا اور کنکل سے مراد اے مشورہ ہے لور ملدنی سے مرادی امریکل رب موسیں۔ سخت فرمان و شواہد ہم فی الاصر

ال歇 اضیافت: سما اعترافی۔ دے۔ تعالیٰ نے یہاں چاہیں راتیں کو اکل اللہ کر کے کیاں ہیاں فریبا تھیں «بلکہ»، نہ طمہرہ سوہنہ بقولی ملے ہائیں کیاں نہ فریبا۔ سو اپنے ہائی تحریر سے مسلمون نہ کیا کہ تمیں اور وہ کے تھیں میں فرق تھا کہ اڑا۔ نہیں رہاں کا کوئہ تھا یا ہمیں طیلِ السلام کے مساوک کر لیئے پوریں کا ہفتہ ہوا کریم تھیں کی جاتی تھی۔ فرق مسلمون نہ ہاکر نیکی کے عمل سے آدھم شریعہ بدل جاتے ہیں۔ نیز ہر ہزارہ بار کی آیت کی شرح ہے ہوئی۔ وہ سرا اعترافی ہماری قراءت میں وہ عطا ہے بیب مقامتے ہیں کے مغلیقیں ایک دوسرے سے وعدہ نہ کر کر بدل وہ معرفت دیکی گئی طرف سے تھا کہ دوسرے معرفت سے تھا۔ جو اپنے دوسرے معرفت سے تھا کہ دوسرے طبقہ اور سویں طیلِ السلام سے بہت سے ٹوٹن پڑا۔ دوسرے یہ کہیاں دو طریقہ دو تھا کہ دو طریقہ تھیں کہ آپ کی طرف سے تھا۔ جو اپنے دوسرے معرفت سے تھا کہ دوسرے طبقہ اور سویں طیلِ السلام سے بہت سے ٹوٹن پڑا۔ میں کسی اعترافی میں سے پور کہا تھا کہ دوسرے یہ کی طرف کے تھے دوسرے میلت اور کادمہ ایسا۔ عالم و عطا بناں درست ہے۔ **تیسرا اعترافی:** رب نے یہاں فریبا۔ واتھمہا یعنی شورہ ہم۔ استہد ان سے پورا قابو ادا تھا۔ جو اس واقعہ تھی کہ حضرت مسیح مسیحیِ مسلم کے ایک علوی شریف کی چست تھے اسی رب نے اپنی طرف پیش کیا تھا۔ تو اسی پر اسکے علوی کو تھی کہ افضل رب تعالیٰ کی طرف سے دوست ہیں جی کہ ان کی ناطقیں ہیں اسکی طرف سے دوست ہیں۔ ان مخلوقات میں ہائراً میکن ہوتی ہیں۔ سارے علم کا تصور حضرت آدم طیلِ مسلمی ایسے طلاقاً کر تھا۔ صورت اُن کی گہرائی تھا۔ ایسے تمدداً بمن طرف سے دوست ان سے صدا نہ کام شریعہ تھے۔۔۔ اس تھانیہ تاریخِ کhos داہیں قربان ہوئے۔ تیری تھانہ تھا۔ مدد تھے تی ایسا۔ دوسرے چھ تھا اعترافی۔ یہاں تین اور اس ایسا۔ دوسرے بھائی تھوڑے اور نیز ہائکل ہمارتے رہ تھیں اور۔ سچاکل جس

ہوتے ہیں۔ اس میں کیا عکت ہے؟ جواب: اس قوایل ابھی تحریر میں گزر گیا کہ یہ کہاے کہ یہ آخری اس
تمیں میں نہ ہو جیں بلکہ یہ دس من ٹمیں کے ماواہ ہیں جن سے کچھ اپنی امور پر راہول پانچھوپیں اعتراف ہے۔ خلافت میں
علیٰ اسلام سے بتاب پڑا ہوئے اسلام کا ایسا طبقہ کیسے نہ ہے۔ اور جو اسی مسئلہ پر ہے تو اسے یہ
خلافت ہے۔ جواب: یہاں خلافت نہ ہے میں تھے بلکہ برداشت و سیاست میں میں قیامت آپ مستقل ہی تھی تو وہ سیاست میں
ہوئی ہے اسلام کے اس قت کے خلاف تھے۔ پھر صاحب اعتراف: مخرب ہو دون طرف اسلام کی ہیں اور تم بیش اسلام ہی کرتے
ہیں مگر آپ نے کیا قریۃ الصلح، کوئی اصلاح کرو۔ جواب: صرف آپ کے لئے یہی اسلام میں اسلام نہ دیں کیا
قد۔ ولکن لیطمثمن قلبیں۔ اُنھی کو ہے سلوان اعتراف: میں بھی کسی فردی کی احوال نہیں کارہت ہو رہا ہے
سنبھالنے والے اسلام سے یہ کوئی فلاح کرو۔ اور لاتبع سیمیں الحفظین جواب: یہ فلان حال در سر۔ وکون کا علت
کے لئے بھجے یہ سب فرمائیں۔ یا یا یا النبی اتفق اللہ یا افتراءت۔ ولا تتبع سک حلافہ میں متحد
کنمائی کی سے اسے تابع خلاکی کو لورنو۔ آنکھوں اعتراف: ہوں طبی اسلام کے اس اقتداء میں معلوم ہوں کہ وہ زندے میں
سو اک روزاں میں کوئی خلائق کو لورنو۔ تو نہ اسلام شرود زندے میں سو اک روزاں میں اور اپنے تعالیٰ نے اس سے مدد کیا۔ وہ اسے ہر
اپنے اسے جائز کیں کہتے ہیں (خلائق)۔ تو نہ اسلام شرودی کے ہیں روزاں میں وہ پرکے بعد سو اک روزاں میں وہ کہا۔ وہ ایام
بھو طیف کے دریکھ جا کر اہست جا بلکہ جو خوبی ہوتی ہے۔ اس اعتراف مخربات شرائی کا ہے۔ جواب: اس اعتراف کے پردہ
ہو اہلت ہیں۔ پھر کہاں کوئی حقیقی۔ اڑاکل وہ بھی ہے جو اسے کہ سو اک روزاں میں اسے کہا۔ وہ کہا۔ وہ ایام
آپ کا گی کس۔ 2 چاہیے کہ زندے میں سو اک روزیں ہے اس روزے بڑو خارہ رکھنے پڑیں گے کہ یہ آپ ابھی
نہیں۔ 1 چاہیے کہ زندے میں سو اک بار بروقت سیز ہو گر کر آپ کا یہ سمجھی ہے کہ وہ کسے بعد مخون ہے اس سے پہلے ہے
کہ اہست جائز۔ 4 چاہیے کہ زندے میں سو اک بارکل وہ ہم ہو گر کر آپ کا یہ سمجھی ہے۔ کہ وہ پرکے بعد جائز ہے اسیں کو
کہا۔ جواب حقیقی ہے کہ یہ 20 سی ہے اسلام کی فصوصیات سے تھا کہ سو اک روزیں ہوں گے وہ زندہ اور خوار ہوں گے۔
اس وجہ سے ان کا پہل چالاں اس کا ہے ایسا ہے کہ وہ طرفی خارہ میرے درست سو اک روزے سے وہ زندہ اور خلاف
نہیں جاتی رہتی۔ وہ آئندہ خالی ہو سے بیو اہوئی پسند کے دلخواہ کے میں ہے۔ ظرافت سر جملہ رہتی ہے سو اک روزہ زندہ
اور طوف اور تکمیل ہے افرادی۔ تھیں مدن کی ووجہ برداشت اور اقوال کے میں ہے پیدا ہوئی تھے۔ خلاف وہ زندہ خلائق ہے۔
یہ کہ جسے مدرسے میں گھوکس ہے۔ اُن لوگوں میں ہے افاقت ہے۔

فہریت صوفیات: موسیٰ طیب اسلام اس سلسلی جائیداد کے رب تعالیٰ کا رکن کاراموں گئے حضرت بارون تے عزالین قمر کرنگے۔ ان میں ہم یہ، اور تمدن کے بعد قوم پھولانی سنت ہو گئی تھی کہ اسے خصوصی نہیں ہے اپنی استمداد سے ہے اور نہ دعیٰ نیک اللہ خلیفۃ الرسل علی اصلحی۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ بخندق تعالیٰ آنے تک آپ نے مستحقین سنت شدی۔ یہ مرد یعنی پسر ملے اخاں کے صدر سے صرف جیلی اسلام کی دعویٰ کرتے رہتے اصلیٰ اپنے بیویوں کے خاتمے نیکی پر سس کے لئے مدد اٹھتی ہے۔ مرتضیٰ بارند لیئے اپنے بیویوں کو سمجھتا تھا میں نہ کہ جو اس کے خاتمے نیکی پر فربادا۔ فاللہ خیر حافظاً۔ اس نے سنت

سے پھر سچے صفتیں لئے۔ ملک، جاہنے کی حرج خدگے پر، اسے موی علیہ السلام نے خود مسلط تھیں۔ ملک
الحادب بے زار بے دی وفات ملحتے تھے اور اپنے اخترے میں افاقت کرنے کے لئے جب گئے تو ایک ان پنج کتابوں کے
ذمی۔ اتنا ہدایہ نام القىل قیام من سعر ناہن انصیحہ اور اخلاق شمارہ الجیان (اصفیاء فرمائیتیں) رہیں۔ قابلی
ظرف سے میلے ن پڑے، اس میں تھے اس کا ایک ایسا بارہ بارہ اوس اولاد میں پیدا ہوا تھا کہ پہلاں میں ایک بڑا ایڈیشن۔
فریلانی ٹھیک نہ ہو جائیں، جو معاہدے اس کے مدل میں ملحتے کے سروچے نہ ہو جائیں۔
پھر ایک میں چاروں ہاتھ میں اور اسلام میں چاروں ہاتھ میں۔ یہیں مرضیاں آتیں۔

وَلَهُمَا جَاءَ مُوسَى لِمُبَيِّقَاتِنَا وَكَلَمَهُ رَبِّهِ قَالَ رَبِّ أَعْرِفُ أَنْتَرِي إِلَيْكَ قَالَ

اور جگہ ہے تو ایسا سچا وحشی دھرے کے اپنے دل کا کام بھان سے بے شکار، جو کہ اپنے رہبیت میں دعویٰ کرے۔

لَنْ تَأْتِي وَلَكِنْ انْصِرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنْ أَسْتَقْرَ مَكَانًا فَسُوفَ تَرَى

دیکھوں جی ذرف نہ سہ فرمادا گر شی دیکھو کام لکھو اسکے پس اکھو طے ہے دیکھ بدل پی جائیں
کھاکار جس تھی ریکھوں ڈیا تو پہنچوں میں رکھ کے خاں احمدیا میں کی گرد دیکھوں جس اڑائی خلہ مرغیا

فَلَمَّا تَجَلَّ رَبِيلُ الْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكَّا وَخَرَّ مُوسَى صَعِيقًا فَلَمَّا أَفَاقَ

قالَ سَبِحْتَكَ تَبَّتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ

بے شری فرگوسن، یہ طرف شریکے اور بس سایہوں معاشریں ہی ہے۔

یہ حب کو خوبی کے لئے کہیں بھی خیر کی فرم رکھ دیتا ہے اور میں بھی سلسلہ اس کا لے لیں۔

آنچاں جو آرٹیکلز کا ترتیب نہیں کیا گیں اس کے لئے اپنے میرا حلیف کا انتظار کرو۔

طہا تو نہ عدوں ہر قریب جو کام سی اس کے حملہ یہ ایک قول ہے۔ خیل رہے کہ اس کام فربت ملابی کس کے پیارے خاتم قرآن حلب لام اور سے کام کیا گا اور خاتم ہو گی رہ بدل نہادی شی سے کہے۔ لکھا ہے ایک کہ میرے طیب اسلام کے کلین شریف سے کتاب المدحی گئے گی۔ جس سے وہ کلام قدم تپنے من بیانیو یو شی سے بتبیث رب کام اس کی کیفیت ہے طوم ہے اسلامی، قال رب الفاظ انتظار الحکم چیز لامال جیا ہے۔ اس میں اوضع کا درستھن پا شدہ ہے۔ حمال الحکم ڈاٹسک انتظار حلب ہے لوری کا۔ خیل رہے کہ لور قتل سے قرآن مجید میں نجیں کی دمائیں نسل فرمائیں کسی تو اس لے کر جو راگ ہیں یہ، عالمگیر کو گھکہ ہی کی، ملے ہیں۔ رہ بنا تھلمنا انفسا اور لیں اس لے کر جو رہب والگی اعلان کیں یہ دمایں نسیں پاٹھکتے۔ یہ دینا نزل ہلیو تامانہ من الصمام
یہ دمایی طیب اسلام کی جو دنادو سرینی کو رکنے کے لئے نسل فریق کی کوئی پیدا شدید اور کس۔ ای یہ دمای طیب اسلام سے یہیں واحد حکم کے میثے مرض کے لئے لکھوں گلے ہیں لوری اور انتظار دنوں واحد حکم کے میثے آئے۔
روں بعد سور خلودوں کے سی ہیں، یکجا گرد رائے ہم ہے نظرخان کیوں کہ دناد دن خواب خیل؛ لیں اسلام انتظار فرب
کو کجا ہے گر انتظار مرف آنکہ سے دیکھ کر کتے ہیں۔ رب فرمائے اور نام مناسکنا در فرمائے اس لوری فی
الصلام۔ لور لوری اور انتظار دنوں ایک شیں۔ یعنی اسے دینا بھی اتنی دعا یا انتہا انتہا جعل رہا، کہ میں اپنی
آنکھ سے جی، کچھ میں مرتضیں ایجاد کیا اسیں ماں کا انکھ آنکھ گلیوں اور ہاتھوں کے میثے قسم سب کے لئے جو ب
الدریافت میں نہ ہو اکبر قدیم من ایسا یہیں کوئی سمجھی آنکھ سے بندھتا رہا تھا جو اسی کوئی کام خدا سکتا
ہے اس کلکوں لوگوں کا ہا سکتا ہے اسلامی اس میں گھنٹے کے جذاب ہیں جو دنار کی آنکھ کیوں کی۔ حق یہ ہے کہ عصی خون اور
لعنی میں کی اک اس کے کام سے ایسے گھنٹے ہوئے گر سجنی انتہا مذہبی خیل فریبا کہ جس کے کام میں ایسی لذت ہے
اس کے بعد اوسی یہاں پڑھو گا۔ اس لئے بے ٹھللیوں ورنی سریوں اس کے خلاوہ مدد و فیض ملک لئے ہیں یعنی اس انتہا کی
اپنیاں۔ سیل و دوپاں پر دیوان رہب ایک چیز کے لکھنے والے کبھی چکون کے دناد کی دعا کر لیتے ہیں تو نہ کہہ رہتے ہیں نہ
رب مل کی ساوارہ کرتا ہے۔ خیل کی چوہلی کی ساکھوں کے دناد کی دعا ہے۔ اگر ہم دنار کی دعا کیوں تو کشاور خلویں۔ خیل کی
شکن دناد ہے۔ درسری یہ کہ لکھنے والے میڈات کے بندھوٹی شامل ہو اس میں بڑا ہمہ ٹانجے۔ اس پر کام ایسی ہے۔
جنت سفری یہ کہ بعد مہہات انتظار کے بعد بھر جاؤ اس کی بہمنیت الی تسبیہ اور کی تناکی۔ تیسے یہ کہ بنا بھریں
یہ اسما۔ یعنی خلوق ایسا ہمیں تھی ایسا ایکوب تھی۔ جو اسرائیلوں نے وکھاں نومن لکھتیں بڑی اللہ
جهرا ہے مسی یہ اسلام پر ہے ایکی کی وجہ سے خالذ انتہب آئیں ایک یہ لٹک لٹک جوں سے لٹک آئیں رکھا ہے۔
قال لعن تریض۔ آپنی ورس مدرس کا رہب ہے گر بیانوں کو ازدیاد رہب ہے کہ اس سے شان میں اپنے پلشنی
تھیں فریبا کی قزوینم شیخ، لمحیں کے بلکہ فریبا کی قزوین، یکی سکوتے ہیں۔ فریبا کی بھی تھیں۔ بلکہ سکوتے بلکہ فریبا کی بھی تھیں
و یہ سکوتے تھیں ایک دن دناد بھائی سیں پھاتا رہے۔ ورنی یقمنوا ایذاہ بمقابلہ میڈیم ہم جنیں
کتب موتی موتی گرتا۔ مرنے سے کہ اس دنگی میں۔ درست قیامتیں اور اتریاں مت رہن گئیں۔

لی یقین علیینا را بھکتا ہے اسی پر بے چال رہا ہے۔ ممیٹ نظرت میں رسال ان آنکھوں سے، کچھ کے غائب ہیں
تفہست، بھکتی میں نہیں فی۔ اس میں کھکھتے کر موہی میں اسلام اعلیٰ کیلیں ہیں، کچھ علیٰ کے اس لئے کہ اس تھیں
میں خدا کا پیر اخلاق قانون ہے۔ قیامت اور جو دن قیامت کے حکام میں میں جیسی رہب کو رکھیں ہے؟ اس کے کو
پر اریش طاری ہی تھوڑا سے میں نہ رخدا اخلاق اخلاق قانون ہے۔ اس آنکھیں تو سن، کیونکہ میں ہیں تاب نہیں
ناواقف سرخ نویس، کچھ علیٰ چیز۔ ماریت میں شدہ الرؤس صاف میں وسرے ملہجا کارب پر دیدی اریادہ ملہیں، سر احتد
کی بیٹت سے تہبیں و رہب ڈیج ار خلاف قانون ہے۔ خضر اور نے مہراں میں جب رب ڈیج ار یاداں وفات صدر
سے میان، شریعت آنہ دن خود ریاضہ ہے تھے جو اور نے ورثو، بخلاف موہی علیٰ اسلام اسی وقت اس مقام پر ہے۔ جب ار
آنی دو رواہ حمدہ اور میں خداوند اعلیٰ اسے اعلیٰ سے پڑتے، سرایہ رضیں کر سکنگی میتے قیامت میں اسکے اور
کے طبق اپنی بھائی کی شفاقت اسیں رہ لکھتے ہیں بھورا ہو رہی ار الی کارروائی کو محل دیں گے کہ، وسرے اسی
بیو، ار جلس ہے۔ قیامت سے پہلے بدل و دے لئے کسی ایسے آئیں کی ضرورت ہے؟ مخلل کو بحال کر کے دکھاتے ہیں
سرخ، ایک سے لے کر رنگ ادا کو، حاشیت دے۔ وہ تھی صرف سچاک مصطفیٰ ہے جس کے دید میں ملے اسلام اور
اصحوری مراجع کی رات رب ڈیج ار زریلاند پھر انور پیدا ہو دب کو ریکھ میں خلیل اسلام نے پہلید جھوڑ رخسار
سے ذریح رب فلوج ار یادا وہ۔ میر اسی تحریف نہیں لایا تھا اس وقت، یادی کوئی بڑی سے بڑی بھی اس کی کی تاب نہیں
رمقق تھی۔ فرشت، کوئی ار گلوق مغلوق نہیں ہے کہ خود رب نے اپنے جمال کلی خصور اور جیھیں، کچھ جیسے منصف ایسا
میں لکھ ایسا ملی ایسا کتاب ہے، یقین۔ اس کا رکھا جائی اگر کوئی اپنے صنوع میں مظاہر کرتا ہے جس کو اس کے
بھی ایسے مل بیڑا ہے۔ ولکھن انظر الی الحبیل چہ محدث الن ترقیتی مطوف۔ اس فرمان مالیں میں موتی
میں اسلام ہو، مرنی موت ایسا ہے۔ یہی ایسا اعلیٰ تھا کہ "رسیں فریلی یک انیس یا کہ، کبھی کو بلد کھا رہا ہے میا
کہ تاب پی انکھوں میں ہے۔ شعلن ایسا کتاب ہے۔ اگرچہ رب کے ان توانی فرشتے ہیں اسیں اس کاظم المعنون ہو گیا
تھا۔ اس نے چلا کر ایسیں اس ملکہ ایسیں ایک جن ایکھن ہو جائے چیز۔ مختصر ایرانیم کو مودہ خلاصہ، جایا۔ النظریں
نہ ہے، پہنچنے ہم۔ جھیل سے مراد ہے اور جھیل سے اس وقت بھتی جی اپنے اپنے اخلاق اخصل نے فریلی کو دکھو طور پر جس
ہے، ایسیں نہ لے۔ اور ہر رب تعلیم سے یہ حس "موضوں رہے تھے، ہی کو ترجیح پس اصلی۔ در عین الحال۔ درون
ابیل" ہے، وہاں اسے یہ فرمائی ہے ایسیں ایسے گھوٹے لے سمنہ، اسی پارے میں جیسے تجویختے۔ انظر الی الحبیل
اس رہیا۔ ایسی طرف منور، رب اسیں کوئی اپنے اگر جو ایسا ہے، ایسا یہ میا۔ اعلیٰ نے اسیں پڑائی تھی ایسیں اسے
تھی۔ تھیں تھیں اسے، ایسا یہ میا۔ اعلیٰ نے اسیں پڑائی تھی ایسیں اسے، ایسا یہ میا۔ ایسا یہ میا۔ ایسا یہ میا
ہدایی گئی تھا اسی نے۔ ایسا یہ میا۔ اعلیٰ نے اسیں پڑائی تھی ایسیں اسے، ایسا یہ میا۔ ایسا یہ میا۔ ایسا یہ میا
قدرت۔ قلن مستقر محکملہ فسوق ترقیت۔ اس محدث میں ایسے میں ہو گو مرے میں، مصلح فریلانیا ہے۔
مستقر اور مستقر اور۔ اس کا، قوار۔ ممیٹ حصارہ بھائیت۔ ملا ایم ستر بھانا پاپن سلا۔ اس فحفل، ملز

الإنجليزية . المحتوى

نیز بطور پہاڑت قشے تسلیل یا راتنیہ ہالا کیا۔ مکان صحنی چکر۔ محل بگد سے پہاڑی کی تد مراہ۔ سوفتوں اسے
حکوم ہو رہے کے اگر براہ اپنی بکری حسرہ رہتا تو سوچ طبیعت کو طبع دھونے کے لئے کارا جاتا تھا صرف اس پہاڑت میتے۔ خستہ
ہوئی۔ ان غلی کے لئے پہاڑوں اسی نسبت کیا کیا کردہاں اس دفت سب سے قمی و مظہبی تہقیق پہاڑی تھے۔ اس قمی پہاڑی
نے حسرہ کا اور سری پیڑیں کیا نہ رکھیں۔ اس سے حسرہ اولاد کی قوت مضمون ہوتی ہے کہ جنمی اہمی کو حشرتے تھے۔ تسلیل، نہاد
کے پہاڑ اور محرومیت کیا تھیں۔ اسی طبقہ اسلام کا ہدایہ واقعی تھکنی تھا کہ اسکے لئے حجج سبقت ہے جس سب اوقت
بین۔ اللہ کا لشکر اس کا تھوت اگر ارباب۔ سوفا۔ بیہان گرنے کے لئے ہے۔ اس سے مرد زندگی شروع ہے۔ سکایہ ایسا
بی۔ درست قیامت میں سب سی اور بعد دنات اپنی خالی نہ دے۔ یہ اڑکنی گے۔ قلمات جعلی رویہ للجمیں سے
حکوم ہے۔ آتاب کہ یہ فلاتت ہی جی کا وہ مکان ہو اس دو قوں میں کوئی فاصلہ نہ درست ٹھم۔ آتم جنمی کا ہر دوست۔ اپنی ظور
اس سے سبب جو لوڑ ہوت۔ علاوہ فرات ہیں کہ پہاڑ رہب۔ اپنی مفہومی تھیں اسے ایک آگی کی جھلک ہے۔ لپٹنیں اس دست
میں ہے کہیں بھٹکی کے اسی سے پورے کے اسی تھی جس کا ایمان علیٰ پھض و رہیں ہیں نہ کہ سوچتے۔۔۔ اسے بھر کر
اصولی للجمیں میں ایام سعینی میں ہیں جیں سے مرد زندگی یا خور پہلا ہے۔ اس غلی زانی کی تھی تھا۔۔۔ تسلیل
سے دراءہ بنت ہادیہ اسی دیوں سمجھو کر سورج کی شاخی اکیدتی ہے اور وہ بیٹھ آتی ہو کہ اس سے نہ دیجہ دیجہ ہے۔ آ۔
اگر ہا۔۔۔ یا کوئی بیٹھ خود کی بھٹکتے ہے کچھ کوئی بھرپوری سے شاخی حال جائے جس سے دوست اکاہو ہے۔
آج کل سماں سے اسی زمیں شعائیں اکھائیں ہیں جن سے شر کے شرکاہو جاتے ہیں۔ یہ تھلکن خالت۔۔۔ بہ خالنی
شکن اس سے دراءہ ہے جھملہ دکایہ لہماں لیں ملی جائے ہے۔ فور کو کہ یہ اتنا لکھ کیا تھا لکھ کر فرمایا کہ
جھملہ مفعک کا لیوا۔۔۔ میں اس پہاڑ خود پہنچا۔۔۔ دیس کے تکلوں اس کا لامیہ بدب کے قصے ہے اور، ظاہر
ہے کہ رب تھلکن ہے۔۔۔ دیس میں ہے، وہ تھا۔۔۔ تو ایک بھٹکتے کے لائق ہے۔۔۔ دیکھا ایک گھنی کو رہی دہما
ٹککن ہے اس کا قائم توبہ اسی میں ہوں ہو۔۔۔ اخیر میں، درج المیان، یہ اٹکھو ہے یہ بست شکر۔۔۔ جیل میں۔۔۔ کمی چاہیے دھکا۔
صدر ہے۔۔۔ سعینی کو دھک۔۔۔ سعینی بزرگ رہتا ہے۔۔۔ سعینی اس مظلوم ہے مددکوک۔۔۔ اس میں لکھا ہے کہ پڑا ہے
کس ہلت ہے اسی لاش نہد بھٹکنے فریبا کو پہاڑ میں دے ایسی راست پورا ہو گے۔۔۔ یعنی رہا یہی تی مچھدا۔۔۔ اپنے۔۔۔ فریبا
کہ، درست فی طعن،۔۔۔ نیاز و درود۔۔۔ بھٹکنے فریبا کو اس کے ساتھ ہو گئے۔۔۔ ایک حصہ دہماں ہی رہا تھا۔۔۔ ایک اتر د
محلہ پہنچنے سے دہماں کی بہلا قائم ہو گئے۔۔۔ اور کبھی ازادہ اور تمیں منصبہ مذورہ پہنچنے ہیں سے تین یا تزویں قائم ہوتے۔۔۔
احمد رمان۔۔۔ افسوس روحی ایجادیں۔۔۔ ملوفی اس شاخہ نبیو (و) خرموسی صمعقاً۔۔۔ مہابت مدد ب جعلہ۔
او۔۔۔ ایک بڑوہ،۔۔۔ اسرائیلی۔۔۔ حرب میں خروج و سے غرور اور مستقر ہوئوں تے سعینی ہیں ایک مکار ساتھیں، حکم،۔۔۔ آتے
غدریں۔۔۔ الزم نہیں۔۔۔ نہیں، حمیت اس بنا مقتطب۔۔۔ صمعقاً سفت شہت صمعقتہ مل۔۔۔ من شقی،۔۔۔ بہ،۔۔۔ شی۔
حمرت پورا ساتھیں ملے اور حسین سے ملتی ہیں۔۔۔ اپنی سفت سفت ملیتے۔۔۔ کر ساقیں مجھ پر۔۔۔ لے کے ارشتے
قلہماں افق۔۔۔ او۔۔۔ طے۔۔۔ اس افلاطی۔۔۔ بہد،۔۔۔ ساتھت کہ امانت کے بعد ہیں جنی ہی پیارے کوہ علی کلیمین لی نکلنے

پہلے۔ تب یہ کہ اگر احریاں پیدا کرو۔ موت علیہ السلام مٹھ کھا کر گر۔ آن چہاروں میں اپنے قریں، کھا کر کوپ
اٹل کر کے اپنے کویاں کا بے۔ لاؤں ہاکاں چاہئے۔ لاؤں ہے کہ تباہی کی دین یہ ہو۔ جسے۔ صرات کو ٹھیں ہاری
ہوئی تھیں کہ افلاطون ہوا۔ ہنچنے کے طور پر کہ ایک بندھ مٹھی سی۔ میتھی و مرے جس کو افلاطون ہوا۔ مٹھا ازدھن ہائیں
و نیجوہ قیال رہے کہ مٹھی چودھو ہے۔ ہا۔ تب مصلحتیاری۔ یعنی حضور اور نبی۔ نبات کے قریب تھیں پارہ سوچ میں تحریف
انہے کھا کر کوہ کیا کہر مٹھی ہاتھی۔ سے نہیں تھی۔ یعنی مٹھی پسے مصروف تھا۔ موت علیہ السلام میں ناسخۃ
حضرت پاک صدر کو، کچھ کر مٹھ کھا کر گے۔ جب حضرت اقوویٰ مسلم بن عقبہ طلاقت محدث مع مفتی طلاق میں ناسخۃ
ہوں ہا۔ بے مٹھ نما رکر۔ بہت فربی مٹھ پیسے حضرت قاضی حضور اور میڈیا کی وفات پیغام بھی مٹھ کا کئی۔ زنا و حرج
و اشتہر۔ ہنسنی مٹھی۔ لذت میں نہ۔ آنی مٹھ۔ موسیٰ طلاق مسلم کو یہ شیخیانہ مٹھی کی مٹھی کی مٹھی کی مٹھی
رہ ہے۔ تی۔ آخری اعلیٰ قوی تھے۔ فلماما الفاقی اس لیکن مالی سے مطہوم و اک اس وقت۔ موسیٰ طلاق مرفقہ پر ہوئی
ہے۔ تب اپنے اوقات میں مٹھی خداوند جاں افاق کے بھیثا احی فیض ہائے احمدیہ میں فرمادہ ہے۔ یہ مٹھی
لئے ہے۔ ار غور ہے۔ لے۔ یہ موسیٰ طلاق کو فوراً ہوش شہ آیا تھا۔ اک ایک جھٹکے کے بعد آیہ اعلیٰ کے مٹھی
تھیں۔ مٹھی سے بعد صحبت۔ مٹھی کے بعد ہوش تدقیق میں گتی بتی۔ اس کام میں پھر ہوس اپنے
پلکے رب تحلیلی ہمہ سے مسیح ہنگامہ کہا۔ کہ اسی سے ہوس رہے ہی اب ہے۔ یعنی رب تیک ہے جو ہونے کی
مقابلہ و حلات سے اور اس سے۔ اماری تھائیں تھے۔ جو ہم کے اعلاء سے ہیں۔ میں
اکھڑہ تھے۔ ایج ارکی تھندے تھے کہ کر کے دوں۔ لیسا اکھڑہ کبھی نہ کروں۔ گا۔ خیال رہے کہ یہ توہہ گلادے تھے۔ سہیں ایک
اطار سے چہے پس۔ ہاؤ۔ موسیٰ طلاق کیلئے کر کھی۔ شہ

الرس از کند قہ کند مادل از اهافت استند

وانا اول المؤمنین اس کام میں موسیٰ طلاق میں ایشان اور رب تحلیل کے خاص احسان فلائری پیدا ہیں ایسے
مرا حقیقی اورات تھیں۔ ملا انشلی بولت ہے کہ کوئی اول المؤمنین جس طریقہ میں حضرت میرزا جنگی
حلف ارب تے پلے ملے صوری ہیں۔ ہولا اول والا خیر اور عالم اجسام میں پلے مادراف پلے موسیٰ حضرت آدم علی
السلام علیہ۔ یعنی اپنی تباعث اپنی ایسٹ میں سلاموں میں ہوں۔ یعنی مطلب ہیں ہو۔ ملکات کے تمیز ایشان۔ یا اسیں ایک
سے دو اور بہن۔ اس۔ مثلو۔ کے پہا ایشان۔ ایشان۔ ایشان۔ یعنی ہاں کو گھٹھے سے پلے کسی نے نہ تھا وہ ایک ایشان۔ یا اس
سوزت میں اول۔ یعنی اولیت مرا۔ ب۔ از درود (العلل)

ظلاحدہ تفسیر نہ۔ ب۔ موسیٰ طلاق اس باد اور نبی۔ لینے طور پر پیٹے پورا نبی۔ میڈات و دیخت پیٹل۔ مسی دست
یعنی چالیس دل پارے ایسے مسحراں ملوریں۔ پیڑیں دل پارے ایسے مسحراں ملوری ہے کہ میں ماضی ہے۔ نبی دست
نے صسب و مدد اس سے کام فریاد کیا۔ مامی نہ لذت میں دل ایسے تھے۔ کہ ایسے رہ تعلیم۔ ایسا کاتھون۔ یہ ایسے
اہل فتوح کے اہل اس کے کلام میں یہ لطف و لذت سے تو اس کے دیے ارسیں کجھی فتحت ہی لذت میں سارے۔ ہے۔ کہ

نہیں ہی شوق لی ملکت میں جوں کر پیش کر جوں گئے اپنے نیات پاہنچانیل پیدا ہو رکھا۔ اس طرح کو تکمیل ادا تو ہو لول
من آنکھوں سے پہنچ رکھوں۔ رب نے فریبا کو اس وقت تم تھے دیکھ کر کے سمجھا۔ اس نیائیں ان گھنیوں سے مدارج اور رکنا
مکن، آپ بے خوبی خانہ کرنے کو ایس کی کوئی سکھیں تھیں حتمی سکھا۔ آنکھوں کے گھنے اوس کے سارے سو سین کی تلب نہیں
لائق تھے، جو باقی تھے۔ تھارے ساختے لایا ہصرے کی۔ اس کا نہیں ہے کہ ساختہ اور ہزار ٹھوڑا بازن جوہست مضمون دادھات در
بے قسم اس پر نظر کو اپنام اس پر تھیں اسکی دلچسپی تھیں اسکی پیدا گلی پر اپنی بھگت خوار بے قسم کو ہی ایجاد کر دادھات در
کے چار پر رہ سکیں اپنی گلی مظاہد میں ایک گلی کی سکھ۔ اس پر اپنی دلائل و مہالی موسی طیبی الماحری فخر ہی تھیں۔ اس
ہندو ممالک اور اسلام پر اک گھنے کو گیلیاں طلب کر رہے تھے اپنیاں طلب کر اس میں شکاف پڑ گئے۔ احمد مسیطی الماحر
بے اہل کار کر گئے پر بڑھ جوں کے بادھ اپنیں اہل یادگار کے مدارک میں شریف ہے۔ سعید سلاطین اکاڈمیہ علما کا ادارہ
اکمل و سنتی سے ایک مکمل تو ہمہ گلگی امداد سے رہ امہے شر

کے میں ہے۔ کچھ میں بھی

بچان گیا میں تری بچان گو ہے

لکن ایسا کامن اچھے سمجھی آتے۔ میں اسی پر بھجو کروں گدھیں پہلا سو من ہوں جس نے یہ تھا، کہ: جنہیں کیا کہ تو کسی کو اصل حل یعنی سے پاپ نہ ہوں گوں اسی تھیں ہوئے ہائے نگھانے اسیں ایک حق مالکین مالک حق ایک حق مالکین مالک ہو گیں لہ نو شدید ایسے میں ہے کہ جب موی طیہ اسلام سے اس کام درافت آئی تو اسے قتل کیا اعلیٰ یاں پہنچ رہے۔ رب العالمین نے ساتھ ملات کوں اور روزیں اندر جو اک دن فیساں ملادت سے شیطان پہلوار ہے کوئے تھا۔ وہ بھی کہ موی طیہ اسلام کے ساتھ رہنے والے قریبتوں کو ہی تپ سے الگ کر دے۔ آپؐ آٹھنے کے روز اسے کھول دیئے۔ آپؐ سب کا خاص نبی۔ وہی کو دکھانے پر چھپنے کی توازنی کا درب سے تم ایسی (دروج اعلیٰ یاں) مڑھانے ملکوں وغیرہ کو رہنے آپؐ سے پادرے ہلات میں کام کیلے آپؐ سب نہ تن گوشیں کر جو دلکھنے سے یہ کام طلبی کام زبان ہے۔ یہ رہنے میں ہمارے بعض روایات میں ہے کہ تمام زندگیوں میں کام فریباں (دروج العالی) بعض روایات میں ہے کہ جب موی طیہ اسلام اسیں اچھے کے بعد اپنی قدم بیٹھ لیں گے تو ہم اسی آپؐ کو دیکھا۔ ہوش اور جانشنا۔ بلکہ درج العالی تے یہ میں فربا کر چاہیں گوں تک موی طیہ اسلام کے رہنماء کی یہ مارت رکھو آپؐ کو، کیماں ہماقہ اکابر آپؐ سات کوں سے تھے تھے کیم لجھنے تھے اور جویں رات میں (حلیل اس اقدار سے پہنچا) موی طیہ اسلام کی ملکت پر اشت پڑا۔ سے یہی زندگی اسی کو پہنچ کر کوئی نہ کر آپؐ کا کوئی علم رضا کرد۔ میں قریب دہوئی، ڈیا اگلہ دھنی طاری شہزادے صرف عارضی ہوئے فرش تکی سے ہے ملاقتِ کلیں۔

ویکی اردو

بخاری کے حلقہ میں قبل ہے۔ ایکسی کہ بخاری ان آنکھوں سے پیدا رہی کی محدثین اللہ تعالیٰ کو کلیر ارٹنگ بھی بنے تھے اور انہیں اگلے چنانچہ ۲۰ سو یا ۳۰ سو امام نے اس موقر رب اور کمال ایکھے کے بعد بے ہوش ہو گئے۔ وہ قلب شہزادہ احمد کو کرانی کرتے۔

اسلام اور ب کلام من را پڑھو اسکی آہل ائمہ، ائمہ و ائمہ اور ب کلام من، ضرور شغل دیجے اور ہو کا نہ چڑھے۔ اے اے۔

- تھا مشق ان دیوار خیز بہ کمیں دولت از کلار جیہ
تمیرا فائدہ: مشق ہیں میدار اپنی کی خوش ڈاب ہے گر نی ہے امکنی کی ہے اور اسکی تناکنرب، یکوئی اسرائیل
نے موہی طبیعات سے عس کیا تو من لکھتی فری اللہ جہور نہ ان پر ڈاب آیا۔ فاخذتہم
الصعقت۔ گروہی طبیعات میدار اپنی کی خوش ہی شوق، مشق اپنی میں آپ کاراچو بندھو یہ ایک ہی قیاس یہ
کے لئے لیں ہے وہ مرے کے لئے تکہ شعر

میسا آرے ولل دل نہ سوچ پھل اولل نہ پھل
چو تھا کندھے یادی نہیں عالات پیدا کری ان آنکھوں سے نہ اخراج اور لگن ہے اکچھے دلچسپیں یا ناکوئے ملنے
فلاستھتو سے حاصل اول، بخوبی تھیں اسی کی کمک طالب میں اند تعلیٰ کلیوں ارتھیں بھی ہے، اخراج ہی
خود رہیں ہے نہ بہتر قاب میں خدا اور بخدا، لام اظہر ہو طبیعتے ایک سواروپ کو تو اسیں بھی حاصل ہے اسی
العلیٰ میں فرمایا کہ میں نے تمہاروپ کو خواب میں دیکھا ان خواہوں کی تفصیل دیکھنے اور ترتیب طان لی اور ن
پائچھے اس فاکٹری میں مارضی طور پر ٹھیک ہے، شی طاری، سکتی بھائیں اشیں رونا واقعی، اگلی ٹھیکیں بھی اسی کی وجہ
کے لئے لائیں۔ قادھ خو موسم صحفاً سے حاصل ہوں البتہ صدیق قطاس میں حضرت رحمۃ الرحمٰن
استھنی مومہ باکل رہست بہتی حصہ رافروتے قلم نگاہی، حضرتے گرے کمکاں پر تھوڑی عمر دیتے، میں است اس
رہے چیز یا دا اگی کافدی طلب نہیں۔ جو تھا کندھے یعنی اولیاء اللہ یہ زہد و رہستیں۔ اس و کذا دیتے لی اصل یہ
بہ پوچھڑت خو موسم صحفاً نے سطر ہوتے ہیں۔ یونی مصری خواتین کا اعلیٰ یوں سُلْطَانِ حُجَّہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ
کیمڈیتیتے گھستی لی اصل بہت ساروں کا کندھوں پر قرار، شری ندیاں ہمیں نہ سنتی قائد، مگر خرو
صحفقاتے ملیں ہیں، اور بخوبی سعی عی الدین ایک ان رہتیا ایک چھٹپتیبہ دوش روہتے، اس زمانیں نہستے،
نہیں نہیں جلد اسی قضاۓ بخیز مصری خواتین اپنے ہاتھوں کا سرا جاہدی نہ رکھیں۔ تب مت بنی

بے خواہیں باقاعدات۔ میں لوراپسیں وہ محسوس نہ ہو تو ان میثاق بن علی کا گایا یا محن۔ اگر گرت میں ایک مستفتح کے پڑاں ہے تو کنکر کر کیا جس سے اس کی بڈیاں بالکل لوٹ گئیں مگر وہ روانہ چھپا۔ مالان کے لئے ہبھال کیا ہے لیکن۔ تو کھلوا کے کھلا اور یہ صدی یہ کارا ہے جو خود کسی کو کھلپت ہوئی ہو گئے نہیں ہوتی۔ اس سمت خدا ہم سائیں یہ مفت ہے۔ میں نے اسے، کچھ انسانیت المیان سے ہیجا ہوا اپیل۔ آٹھواں قائمہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی خدمتی دی فراہما تھے۔ اور چند دن لalon سے وہ رام کی، ماری۔ ۲۔ قائد فلسان جعلی دیدے ہے ماحصل، وہ دیکھو۔ وہی طیلہ السلام نے کاؤن سے دراصل کی طرف اپنی ہو خلاف کافون ہے۔ لا تلدوك کمالا بعضاً۔ گرد پستان کی باغات کو اولیٰ اور خداون سے افرار کر لیا تو آنکھیں خواہیں نہ کروں۔ اور مختار رب کے احکامہر قانون سے وہ رام دوں ملک لیتے ہو، اور جن پر مل کر اور جلتے ہیں۔ لمان ہجت فتن کو اپنے کو آگ شرمیں ہاوا۔ اپنے ہمیں پیاروں کو بے آب و ادر جگل میں پھوڑا تو خوبی و ہوانی خلاف کافون انہمیں بھی تولیٰ ہی ہے۔ اس کی تحریر، حدیث ہے۔ لو اقسام على اللہ لا ہبرہ۔ تو ان فاقہ کو جو پڑے پہاڑ پہاڑ رب تعالیٰ کی حمد سنت انجام اے۔ یہ مذکور مسبحتک سے ماحصل ہے۔ اگر وہی طیلہ السلام نے اپنے پڑے پہاڑ مرضیں یا دلخیس طائل ہے کہ مات پتھر مرتقی بکری، روزہ شریفیز ہے جو کرے پھر ماحصل۔ ایک ایک تحلیل ہے۔ اگر دسوال فائدہ دینی ایستہن میں پڑے ماحاب ایمان ہوتے ہیں۔ ۳۔ مسٹر والسا ہدو کے دو من ٹکڑے نے موقوٰتے، میں نہتے ہیں۔ ۴۔ غادہ و انا اول المسلمين فرانس سے ماحصل ہے۔ اور اس کے ایمان میں کی طرح ذائق ہے۔ ۵۔ آپ کی طرف میں کوئی تحریر پڑا، میں آپ بورہ و اپنے ملک من الوسول بمنافذل الیہتی قسمیں کر چکے ہیں۔ وہاں مذاکر کرو۔

اعترافات: پہلا اعتراض۔ سی طیلہ السلام کے علاوہ، کسی بورنی کو گلیم لہذا ہوئے کو اور جو کوں ملکان ہوں۔ اس میں ان کی کیا خصوصیت ہے۔ جو ایسے طرزیں نہ اس کا ہو اپنی بیویوں کے کوئی تھفت ملتی ہے۔ جنکب میں ہی نہ رام خدا میں شفیقیں ہست زیادہ داشت ہیں۔ آپ کی قوم پر توبتی وجہت ہست ایسا یعنی آسیں۔ پیاروں کا لائق و فخر ہے۔ اس بالآخر ہمیں ان کو خصوصیت سے۔ و مطابق، ان گریجوئک شایدی پر یا واب پر کوئی ضعیف ساختہ زیادہ مشقیں ہست ایسا جو ملی اسلام نے ایسا ہے۔ حتیٰ کہ رب تعالیٰ نے قربان و اقبالیں بیوہیم و یہ بسکلمت فاتحہن۔ ہمارت حضرت نہ سمعیں رواحد ایسی احادیث ہے۔ تو ان سے ہاہیں حق ہے۔ کہ اپرداویں ہے۔ تک پر بیسا کر کم ہو جائے۔ وہ سرا اعتراض۔ سی طیلہ السلام نے غلام اپنی طلاق بتوت کی کوئی ساتھیں سارے طیں ہے۔ اس وقت وہ اکا لقین اپنے لوگوں نے جو اس کو لطف کیا تھا۔ جو ایسے ایسے لے کر اس وقت کام اپنایا ہے افقاروں نے کہ کیا تھا۔ اس پارہ ہائیں دن مبارات ایکر لطف ہو لطف ہے۔ میں میں کو اکوے ٹھہرہ ہو رہاں اور اس میتھافت کوئی توبہ ہوئی جو تھہ بھرنے کے لئے جائے۔ ایسے بیوں ہیں میں جنی خور قوں، اسیں عوراں بھیت سے زیادہ نہ کاموں پر جلوات کا اسی ہے۔ کامیبا کر ہم نے اس تحریر میں پڑے عجیبیں کی ہے۔ آپ پاندھ شریعت حقیقی مسلسل کو خداوند خدا میں نہ موہ آکیتے وہ خلاف شرعاً ہیں۔ غلط خداوں کے وفاوں خداوں کے وفاوں میں نہیں ہوتی۔

غرضیں میلات ایں ایم ڈیام بولے متنے لگاتے پہنچنے سوئے جانے لگاں بینے مرے میں اس خدید اکریجی ہے کہ اگر بھی ایک توی میں کالا ہے تارے میں رکلک جاتا ہے۔ مگر حق یہ ہے کہ یہ مٹھا خل میں دبکی طرف سے تارے جاتے ہیں

میں طلب گی تھا تم کا مدد ہے!

لئم و لئم میں اگتے جاتے ہیں

لکھ دے تھت ایک بات ایک گدلا و سزا دیوار پک بات

معزز میں خود اپنے کلکھوں سے وادہ گئی تجزیہ حصہ میں ہر حقیقی کی آنکھوں کی نظری سے پہنچ کر دی جائے گی۔ اس مسلم کوں بدلنے پر قیاس تبدیل کر پہنچ دینا اس دنیا میں احوال اعلیٰ کوں کی شکل کوں میں کچھ لیتے ہیں غرضی، وجہ اور اسی برحق پر گمراہ کی نیت ہے اسلام پر وہ ارشادی عمل بخش انشاء اللہ سے وہ ایسا نہیں ہوگی۔ یہاں اپنے اختار کیہے وہ ارشاد کیا ہے اس طبقہ بھری معموری کا رسیدان کرے اور وہ انگریز شرپیں کی تحریر کر کتے گئے مسیحیوں کا نہ ہو۔ رب تعالیٰ اتنی سادہ اوقات فراہم دے سوں باعترافیں پیدا ہویں ملیے اسلام کی تحدیج اور ہدایت کی قدر کوئی مصروف نہیں اگر انسیں قدر کے کس سے کی کر وہ ارشاد کیا تبستہ الیکھ کرے اتنے سے احتیٰ ہے۔ جواب یہ: ہذاہی قدر کہتے ہوئی ہے صرف اخلاقی اور ایمانی ایجاد کی اپنے تعالیٰ کرنے پر اگر ہے اسی میں اس جواب سے تو پیغمبر اے مولاب تخلیکی اور کی جو ارادت وہ است بھی ہے کہون گلے تو پی کہتے تھیں ایں۔

زبادی از گندہ تیز گندہ مارکی از المامت استغفار ۱
گندہ کے لئے چند ثریں ایں اما رب تعالیٰ کی طرف سے نہ خستہ ہو ۲) امراض میں بیماری کے گھنی میں غسل
کرنا سے بچ جو بیماری کہنے والے ہیں اس نہ ہاگر بیماری کے گھنی میں غسل کی قابلیت ایجاد رہے تو اسیں یعنی
بعمل ہے مادر رب تعالیٰ سے ۳) می طبی اسلام کو اونٹے دیدی اسے من کب کیا قارئہ تجوہ اور اس کا تکمیل ہے اگر کوئی گناہ کر جاؤں یہ
عذاب آتا ہے اسی پر نقد و کملات جائے گی میر حوالی اعترافی: مسوی طبی اسلام نے یہ کیا کمال میں سدا من ہوں چلے
ہو من ۴) حضرت ارم طبی اسلام میں کہ دو پسائی ہیں۔ جواب: اس کے دو جواب ہیں قصیر میں گور کے ایک پر کوں
نویت انسانی صراحت پختی پیش فرمائیں اسے ملاؤں میں اول اور لوگ ہر بے بعد بلکہ ہر بے ملاؤں ہو کر مو من ہوں گے دوسرے
یہ کہ تم بے عقل ہیں کہ کیا کر ایمان لائندے اس سے پہلے میں اول آپ سے پہلے کسی نی ہے زندگی کا کام فریباںد گلی
اکمل اس صورت میں ایسی تھیں بولتے رہے۔

قصیر صوفیان: اللہ تعالیٰ نے جناب مسی طبی اسلام سے بھی کلام فریباںد خود عور مصلحتی رکھا ہے بھی کہ حضرت مسی
کلام کے طالب تھے خود را ہبہ کام بلکہ خلتم کے بھی طلب اس نے اس بدنوں کا میں کسی طرف فرق نہیں کی ایک لفڑی کے

کلام لینے کو چلتے تھے خود پر مسی تسلیم کر میں صرا کا کلام آتا ہے
وہ سرسے یہ کہ مسی طبی اسلام کے تھے خود میں بیان کر کرے۔

طور اور سراج لے قبیلے سے ہوتا ہے جیسا

اپنا چلا اور ہے ان کا ہلا اور ہے!

تیربے: اگر مسی طبی اسلام سے صرف کلام اور بھیب نہیں کہو تو کوئی اور کام نہ ہے۔

این بھوب کو اللہ نے صورت بھیں ۶ یہ یہاں کی کلام اللہ کو نعمت بھیں

ہر بھی کو کامل راست کوئی نعمت بھیں ۷ ممکن مرکن کو ۸ پر وہ نیارات بھیں

۲۷۔ مسکن ملہ طہوم ۲۷۔ جہاں کی تسلیگ کر خوب ۲۷۔ اور نہ
تباہ کر سڑھن ۲۷۔ کسی ادازی پے یا زانی
کسی ۲۷۔ اسی ۲۷۔ اسی مل تک شوسل ۲۷۔

نیویورک میلٹری

میں نہیں دست بیکار ملت تھیں لیکن اسی تھی ملکیت کی خواہیں کے لئے کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا۔

فَقَالَ يَهُوْسَى إِنِّي أَصْطَقْبُتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسْلَتِي وَيَكَاهُونِي قَعْدَةً

پکار بدنے والے بوجی ملے تھے جنہیں نے پانچ چمٹ کو دیکھ لگاں کے ساتھ بیٹھا اس کے پیشے اور ساقی خدا کا بانتے ہیں فریبا اسے کوئی بس نہیں تھے۔ فوجیوں کے جیسا جیسا اپنی رسائیوں اور اپنے کام کے قابل ہے تو یہ بوجی نے

۲۷۰ دہ ۶۱۳ میں قرآن اور برہانوں نے سلسلہ کارروائی شروع کی

اعلیٰ، اس آئیت... «بِسَمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ» میں اس دستِ لارہا اور میں میں
اسلام نے مانگی خواستہ بند کی۔ ایک اور ایسی ایس نہیں کیا تھا کہ وہ تب نے نہ مانگی کیوں کیوں نہ اپنے
فرمائیں میں، بلکہ تھا کہ اسلام کا اعلیٰ میں بند کو تھیجہ کی کی کہ اگر رب تعظیل شدیدی کوئی، ماقبل درستہ
اس کی اس خواستہ میں مدد و مددی میں اس کی اسی رب «اللّٰہ کو وہ کچھ لو موسی طیبہ السلام» ہے جس کے
طاعت میں بہت فی فی۔ وہ سراً علیقِ بخوبی اُریش موسی طیبہ السلام کی تھی «لَا إِلٰهَ إِلَّا
إِنَّمَا يَنْهَا نَفْسٌ عَنْ طَهٍ» امام۔ مولیٰ «اب پیٹے» اور رب لی ملا خصوصی کا کارب بے رب کو موسی طیبہ اسماءہ میں
میں تھے ایسی طرف رکے تھے کی ایسی جو اسی طرف ایسی طرف رکے تھے ایسی طرف رکے تھے ایسی جو اسی طرف
یادیں کی اس میں بند کی خاطیم تھے۔ رب کی علیحدگی کیا کرو اپنے تصویر میں خود کر کے ایسا نہیں
میسر اعلیٰ، تھیل آئی میں مدد اسلام تے ایس کلایف و اونکر کو اک اپنے تھے ایسی طرفی کوئی بند کی
اس سے تھے کہ فرمہ اس نہیں کہ اسی طرفی کے کام نہیں مدد اسی طرفی کی کاشش ہے اس نہیں کہ اسی طرفی کے
بند کے کوئی اثر نہیں بند مدد اسی طرفی کے کام نہیں مدد اسی طرفی کے کام نہیں کہ اسی طرفی کے
کام نہیں کہ اسی طرفی کے کام نہیں مدد اسی طرفی کے کام نہیں کہ اسی طرفی کے کام نہیں کہ اسی طرفی کے

اس کے سلسلے میں لٹاکن لٹاپاکنہ اگنی مانیفٹ لائٹنگ سسٹم کا بھرپور طاقتور ایک ٹیکنالوژی میں درج ہے جو
غصے میں اس کا حل اٹھاتے ہے جو اس کی حمایت حراست ایک ٹیکنالوژی ہے۔ خود کار ہوا کر کے گئے نامانہ شریف ٹیکنالوژی ہے۔

ذلت هری اکٹب دھنف ہوئے لا جلپ تم ہوا سلطنت تم پر کوئیں ہوں
ذلت کیا لے اس تھاں اس تھاں سلطنت کیا کوئیں ہوں

صوری ذات سارے صفات سارے اکل سارے اکم ال سمیٰ ہیں جن پتے ہوئے ہوئے میں بزرگ دینے کے لئے خوب نہیں اس کے بعد علی آیا ہی طیب السلام کا چونکہ صرف انہوں ہی تواریخ است اس سے خارج تھے اس لئے کہ

رسیب کے رسال بھی میں اور جہاد امیر رہب سے کام بھی کرتے تھے میں اس نے علی النامن فریباً علی الخلق نص میں فرمایا (تقریباً درجہ اعلیٰ) اب اون لوگوں کا انسان ساری گلزاری میں افضل و لقدمکر منابعی نام اور موہر طے کیا تھا ان انسانوں میں

بے ایمان ہیں جیسے پیش کر رکھ دیا گی تو اس کو ملکہ نے اپنے ساتھ لے کر اس سے افضل لذات تخلیق شکھ لئے۔ النام میں افکارِ عمدی ہے اس سے مردالہ اتنی اسرائیل ہیز نہ اس

نہ لانے سلاب لوں بیٹھتے ہوں سے اس سے زور عطا کرنے کا حق مکار یہاں اپس و پرستی میں آپ کے بیچ آپ کے دیگر تھے اس سے ڈالا کر مویں طبقہ اسلام حضرت خلیل اللہ اور محترم حافظی طلبہ سے افضل نہ تھے یہ ایسا

بے چہے فی امر اکل۔ ت کا آیوانی فضیلت کم علی العلمین۔

مسئلہ ۲۰: اس پر سادی است کا نتائج ہے کہ حضور پیدا فضل الارطیخین سید واللہ العظیمین علیہ مدد و نور اصواتی تکرار ہے۔

۱-علی اساه کم ان هر چند از خدا پرک تولی قدر نگه

دہ میں بے آزادی سے بھلی خدا کی ذات

فَامْ بِهِ تَحْتِي وَاتٍ سَمَّا نَاهِمْ ۖ

گرامیں اشکاف ہے کہ خصوصی نور کے بعد وہ جس کی طبقے بغرض مطابق فریبا کو خصوصی سائیل ہوئی ہے ایسا حالت کا درجہ ہے کہ ترقی اسے ہے کہ خصوصی نور کے بعد وہ جسے خیرت بر الکرم فلیل شیخ کاظمی احمد وصالہ امام اس کے والد انتہا مطابقہ متعال ہمیں پیاس اور اسے۔ بافضل مضریں نے فریبا کو بر ایمان انس سے سارے انسان مروجیں اور جزوی اختیارات فلیل اربیعین لیکر اعلیٰ ایمان کی محنت صرف موی ملیے اسلام کو فلک ہوئی کہ آپ کے سواہ کسی نیستے زمین ہے کہ اتنی تحفیل سے بلا اسلط کلام نہیں کیا ہو سلت و بحکام۔ تاریخ تراجمۃ رسالات میں ہے ایک قرأت میں ہے پرسالاتی (دعا در دن الحال) رسالہ صدر ہے مصدر اگرچہ واحد حق دلوں پر پوچھا جائیتے گر لفظ نزیع و ایک کرنے کے لئے ایسی تجائب ہے مجھے ضربات رسالہ حکم کی ہے نعم۔ عذتی اسم مطلع ہے۔ میں بھی ہوئی ہوئی خبر اس سے مراد ہے لازمه شریف کی ایات کیوں کہ ہر آیہ ایک ملید و خیام ہے یا اس سے مراد اور حق کی تھیں۔ سکلام سے مراد ہے بلا اسلط رب تعالیٰ کا کوئی فریبا فلورب سے کلام کرنا ہوا ای خلصہ ای کلام کا ناصل حلف ایہ ہے بافضل۔ کوئی کوئی تپے سے پلے کسی نی کو کتاب نہ دی تھی بغرض کوئی سمجھنے، یہ گئے کتاب دالے پلے کسی نی آپ ہی تپے سے پلے کسی نی سے بلا اسلط کلام ہو اس کے بھروسے سلت و بحکام۔ سکلام من لیا ہی ہے خلیل رہے کہ بھوسلطی میں بس ہے میں اے موہی میں نے تم کو پانی توں سے اس پسندیدہ بلا اسلط کلام کے، رجی لوؤں سے افضل کیا ہم نی سے جان لیا۔ خلاصہ یہ ہے کہ آپ کی خود مفتاح تورت اور کلام رہیں کی وجہ سے ہے۔ خلیل رہے کہ اس

لے کر مل قرآن مجید کو تمہارا تورسے خروت لیں کہ تب پہ اڑا اور حضور کافر آن بیجے سے شرف فریاد کرالی اسی کے قرآن مجید
کی عملی اور اس میں آیات ملتے۔ نئے دفعے صورت کی وجہ سے بے بلکہ اس میں سو وہ گدگ اور حضور کے چھٹے بنی جو حسید اور
حکیم ترمذی اور ریتلی نے مختصر پہلہ ان فتاویں سے مردوغا اور ایسی کہ اللہ تعالیٰ نے تمدن ان میں ایک الحدیث اپنیں پڑا کہ
فکرات ہوئی ملیے اسلام سے فیصلہ ہونیں میں سے بکھر حسبہ فیصلہ ہیں یا الائے مویں زہد و تقویٰ سے بکھر انسان کا قول ملیں میں
(21) اے، ہمیں کیوں سے مت قبیل سے والی بیوی حرام سے پہنچا جائے؟ اسی بھروسے ہم بھر جو اپنے خلاف سے درج تھے، ہمیں
ہمیں اسلام نے حرم لیا۔ ب۔ اس تھوڑی کمال کے قیامت کے لامبے فتویں اور الہام ان لوگوں کو جزا کی طبق
فتویں والے ہوئی تسلیمیں نہیں کیے تھیں۔ حرام سے پہنچ کر نسوانوں کے لئے بے حساب بخشش ہے جو
خواں سے روشنہ و اول سے لئے میں خود حسال ہاریش اعلیٰ (روح العالم) اور العامل نے اور بستے کام اعلیٰ فرائی
فغمتمالتیتکیو ہمارتے ملادے کر لڑکوں کے لئے اپنے مددگاری کیمپ پر شرکیہ شرکیہ شرکیہ جزا ہے اور لب جو ایسی خدمت کے میں
لاب اور قبول کر رہا سماں کھوڑا۔ مراقبتیتکیو ہے مراقباً تو رفت شرکیہ پہنچانے پا جانے پا لیکم کے نام سے درجات و درجات پینی
اے ۲۳ ہی زیر انتظار ہے، بعثت آپ کو ایسے گے اپنیں۔ ضمیری سے سنبھالے پر تکمیل کام کوئی ترکت (تجھیز) کی نہ کرنا ہو
تمہارے درجہ کے مطابق، فرمائی نے نفت سہنما خالل ہے۔ و مکن من الشکرین یہ میزانت ملادے ہے
عندیہ یا اپنی درستہ احمدیت، فغمتمالتیتکیو ایسیں تینیں ان نعمتوں کو اس طرح سہنما کو ان کا کلکریہ ادا کر کرے جاؤ کہ ملک
سے نفت سہنما میں عولیٰ بلکہ زائد ہوتی ہے ملک کے متنی اس کے القسم ملکر قویٰ۔ ملکی بورولی بھر ان کے اعلیٰ اعلیٰ۔ جاتا
وہ سہنما و اشکر کو ایسیں اعلیٰ اعلیٰ سے ملکی اعلیٰ اعلیٰ میں جوں کر کے چیز ایں ایں ایں بیٹھنے ہوئے کہب درا یتی فی
کہ ہمیں ملیے اسلام سے حرم کیا اے، ملکی اس لے
شریحک لله لعل المذکوب ول العمنو هو على مکن شیعہ عقیدیہ (روح العالم) کیوں ملکر قویٰ سے درجے میں
ملکی بورولی بھر اخراجیں۔

خلاصہ نقیب ۰۴ میں اسلام مٹی سے بوش میں آتے اور وہ ملکا تاریخ دیروز کے عرض پر قرب نعلیٰ نہ تاب
میں نہ کرت کرم لوازی سے فریبا کے سارے مویں اگرچہ تم کوایسا ہے ارجمند اسکوں کی جانی شیں ولaczم کو اور رسی افغان
کاشیں جانی سے ایک بھی ہے کہ یہ نہ کوئی تہ سر ہوں اسکوں میں سے جن لیے خاص فریبا کا کم کو آئتا تھا میں اور قلنیں
خطا روانیں لورم سے با اساطیل قام فریبا کم کو اپنے کاتب درکار کام خود ہم سے ناچران فتحیں کو ان رجھتہ
ضبوطی سے ختم کر رہا تھا۔ اہل اہل اصل ایسے ہوں جو تمدید بخشی اور کمال
برحیم اکثر اکثر بتا رہا تھا کہ جب مویں طبق اسلام قرب نعلیٰ سے قام فریبا کس وقت پہنچنے پر ہے
اس سلسلہ جس میں اپنے بیانات افسوس ہوئے تھے کہ بزرگان اقا علوی ایک ہنگام سے نکل گئے تھے۔ ۰۴ میں اسلام
ذمہ دار کام سے بے ہوشی لی عالت میں پاک اٹھ کر مولیٰ کمرے قلب ہے کہ تھے سے بحافت اسرگوشی اور جان باتوں درستے کہ تھے
بھاگ دیتے، پاکاندا اکمل فریبا اے مویں ملیٰ اُنے، اہون کام نہیں بو کاموں اس کام سے بھدوں تب تھے پریمودر کو، یعنی

فابے اُن جاتی خاندانوں پر ہر ایک سندوقت تھا اپنے چورے پر قابو رکھا لیکر ان کو بند جائے وہیں کیا کر میں اُب کے اپنے اوسے نہیں دیکھ سکتا۔ اُب تک اسیلائے اُب کے چورے سے ساریں کی ہی شاخیں فروخت ہوئیں۔ جس کی اُب تک نہیں آگئیں۔ آج تو کہاں لیوں ملک، ماں کسی کوئی بھی اُب کی بھائیوں لیلاؤں اگر اس کی آنونیتے تو ہم بے بعد کسی سے نکالنے کا لگا کوئی سچا نہیں۔ اسی لئے تصور ہے کہ اسکی ازدای خضر کی فکات سے بعد کسی سے لکن ٹین کر سکتیں اور لانے کے نکاحوں والوں میں معمول ہے۔

فما کوئی سے اس آیت کر۔ سچے مذہب اپنے بھروسے پر بولیں پر بولیں سرانہے اسی طالع
میلانیں ہے۔ نہ تباہ فائدہ اتنی اصطلاحیت کے مالیں ہوں اور بھروسی طبقہ اسلام کو دینا۔ ایسی پسندیدہ ہے کہ
خداوب قتل نہ کلیں ہے اور فریاد کے پیرس کیم نے تم کو جسے تین بد رجالت سے خواستہ ہے کام کل کئے
ہے اگر وہ معمرات کی ساریں مخلوقات کر کر تباہ کن کرے کو رب ان کی شفاقت احتقال کر فرازیت ان کاں ملایا جاؤ۔

وہ ہے چاہتے تو انہی میں مرد دل کی وصیت کہ خدا علی سکس کرنا بھی سلا جائے اگر صدور ہائیں تو تم مجھے کنوروں کا راپڈ لگواریں ہم یعنی ناجوں لا ٹھوں کو متھی بنا دیں۔ شرعاً علی حضرت۔ ایک میں کیا کارہے صیاد، کی حقیقت کتنی بھی ہے اور انکہ کوئی کافی ہے ایسا، تینی دو سرا فاقہ کدوں: اند تعلیٰ نے ہر جی کو کوئی خصوصی درج مطا فریبا جس سے "حضرت" دوسرے سوں سے متاز ہوئے۔ یہ قائدِ انیں اصطفیت حکم سے عامل ہوا چنانچہ سوی ملیے السلام کو قدرت اور اپنی نعم کا نام سے نوازا۔ مگر خیال رہے کہ صدورِ جہاد کی اس میں شانِ نزال ہے۔ سیرا فاقہ کدوں: حضرت موسیٰ ملیے السلام جنابِ بردن ملیے السلام سے افضل ہیں کہ آپ سلطان ہیں اور حضرتِ بردن و ذر العظم قرآن مجید میں ہے "ذیروا من افضلی ملک اپنے ملک" حضرت فخرِ ملیے السلام سے ہی افضل کہ "حضرتِ بھی الناس میں، افضل ہیں" اور لائکہ ملیے الناس سے عامل ہوں چوتھا فاقہ کدوں: سوی ملیے السلام پہلے صاحبِ کتاب نورِ سادب شریعتِ طفیل ہیں گذاشت۔ بعض نبیوں کو میکھ مطہا ہوتے دعائیں، ہوش مصلحت سے عامل ہواؤک رسلاتہ سے مراد قدرت شریعت کی تیاریات ہیں اس سے مراد معرفت بہت نہیں کہ بیویت و آپ سے پہلے نورِ نبیوں کو بھی مطہا ہے بھی تھی۔ پانچوں اس فاقہ کدوں: نے اند تعلیٰ کوئی خصوصی درج مطا کا اسے چاہئے کہ وہ اس درج کو سخاںی غوث ملنا اور جسے اور غوثِ سجنماں تک گوریے ہادہ فتح عذماً التیقیک سے عامل ہوا، کیونکہ تھیر۔ دو من آپ چاہتے رہ پئے اعلیٰ و المثل کی خلافت کے تحریق یہ ہے کہ۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَنَا نَذِيرٌ لِّلنَّاسِ
إِنَّمَا يَعْلَمُ مَا بِكُوْنِي وَمَا بِأَنْفُسِهِمْ
إِنَّمَا يَعْلَمُ مَا بِكُوْنِي وَمَا بِأَنْفُسِهِمْ

وَمَنْ عَلِمَ بِهِ فَإِنَّمَا يُعَذِّبُ عَنْ أَنْفُسِهِ إِنَّمَا يُعَذِّبُ عَنْ أَنْفُسِهِ إِنَّمَا يُعَذِّبُ عَنْ أَنْفُسِهِ

پہلا اعتراف: ان تین سے بعد اک دوی طبیعی السلام کا اعلان، یعنی پنچواہ اور ہاتھی کر ان نہیں مصطفیٰ کیا بلے۔ عالمگیر مصطفیٰ صرف حضور گیر مصطفیٰ ہی کو نہیں باتا جائے۔ جواب ہاں امور کے وہیں اب ہیں ایک یا کوئی دو صرف لور پرپرے لقب کتو۔ اور رب تعالیٰ کی طرف سے فصوصی طلب، تکمیل گھرست جسی مطہری اسلام فرشت ہیں واخلاق لحکم من العلين مکھیہنہ الطیر گر تب کہ کسی حق سے عائق نہیں کہ سمجھے اور مرے یا کہ حضرت موسیٰ طبیعی اسلام کو خاص اعلان کرو۔ سماں اور یکاں گھر حضور ہیہم کو اعلان اعلان، طباہ اک آپ کا ہر دو صرف؛ عمل ہر کل مصطفیٰ یعنی پنچواہ ہوا پڑا اور اللہ مصطفیٰ حضوری کے لئے ہاں ہے خلاصہ یہ ہے کہ حضور اور موسیٰ طبیعی اسلام سے پنچواہ پنچ طعن فتنی ہے فیلم لند کا جنرولی قا ختمہ را پنچواہ اوری الجدی۔ دوی طبیعی اسلام ہاچہنا غاص بجگ کے لئے قا ختمور از، پانچواہ بدر ہے۔ اور موسیٰ طبیعی اسلام کی دلت کا جنلہ ہو اختمور اہری؛ ول اسک آپ کے لوساک آپ کے العال احوال حقی کہ آپ کے احتجان پیش ہوتے یا نہیں ایک ایسا حقی کہ آپ کے شرمند منورہ پانچواہ ہوں موسیٰ طبیعی اسلام کو۔ اب اپنے قدم کے لئے ہذا حضور اور کہ اپنی دلت کے لئے چنانکہ حضور رب کے ہیں اور رب حضور کا حقی کہ یو حضور کا ہو جائے، اگر رب ہے پارشاد یہ موئی اپنے دوستوں ہالیں بیجوں کے لئے یہے اور آپ شاندہ مرسی اپنے تاج میں لکھتے کے لئے یہے ان پنچواہ میں برا فتنی ہے دوسرا اعتراف: موسیٰ طبیعی اسلام نیا چیز اور نیا لرشوں سے افضل ہوتے ہیں ہر علی النہاس کیں اشد۔ اشد۔ اعلیٰ الفعل کیوں نہ فربیا۔ جواب: میں کے لئے جو اب ہیں آشنیں ہاں اب یہ ہے کہ انسان و مرسی تھوڑے سے افضل ہے۔ **ولقد مکرم سنبھی اور حب** موسیٰ طبیعی اسلام، مرسی انسانوں سے افضل ہے۔ تو ساری علقت سے افضل ہونے۔ تیسرا اعتراف۔
جب موسیٰ طبیعی اسلام سارے انسانوں سے افضل ہے۔ تو چاہیے کہ حضور ہیہم سے اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے یہی افضل ہوں فرم تم کہتے ہو کہ حضور ہیہم سید الحویین ہیں (یوسوی)۔ جواب: **ال manus ش اللام** استغراقی نہیں بلکہ مددی ہے۔ آپ اس دلار کے سارے لوگوں سے افضل تھے ز کہ تمام زندگی کے لوگوں سے۔ چوتھا اعتراف: زندگی موسیٰ میں حضرت خضر طبیعی اسلام ہی مودود تھے تو کیا آپ ان سے یہی افضل ہیں از افضل جس آپ اس لی شکری کرنے کیوں تھے۔ جواب: **والي** موسیٰ طبیعی اسلام حضرت مخدی سے افضل ہیں کہ آپ صاحب ثبوت سماں کتاب صاحب کلام نی ہیں۔ **لا** طبیعی اسلام میں چ نصوصیات میں حضرت خضر طبیعی اسلام رحلہ لدنی انصہمات سے طباہ ایں ایں کی جزوی قابلیت ہے انشہ اللہ تم سماں یہ ایسے کی تفسیر میں عرض ہوں۔ اسی طبیعی اسلام سے شانداری کی تھا جس کی عرض شاہزادی کی میں صرف پنچ دو نے

تمہ سے کمی ہاتھ سرت پر مسما عالمگیر شاگرد ہو چکے ہے جوئے میں استدعا تائے کے لئے اس قید ہے پہ کا کر اب تاہم، قسم ہے۔ بے پیش ہائی، بے ارادتی، گلے بھر طی اسلام نے آپ کو اپنا شاگرد، قسم ہے دیا اسی لئے اتنی سُرطانِ الٰہی ہے۔ سے پھر من اللہ تعالیٰ قدس خالی رہے کہ انظر طی اسلام ہے۔ حضورؐ اتنی تو، سُرطان ہیں، بہت الرسان میں خود اخوار سے بہت لر پچے ہیں اٹھا دند اس کی حقیقت ہم ہر وہ اخراجِ شریف کی اگری تیاری تھی ہیں ایں نے اُنکو اللہ تعالیٰ نے اتنی زندگی مورثیں بخشی و ما فالصک على اللہ بعزمیز۔ پاچھوڑاں اعمراً ارض: رسالتکے صدر ہے، وادی خود تھی۔ پہلا جانا ہے یہ، رسالت میں کیا دارالله ہے۔ دو، آپ اس داوارب الہی تحریر میں گذر پہنچا کر بہ صدر کی نمائیں جان کرنا، دوسرا، اسی تھی اپنا ہامہ پر جملستہ جملینات، یا صربتہ، ضروریات۔ بیتل۔ ماقوم لی بہت تھی، تو نہیں جانا تھا، یہ پہ عذر فلام ایک ہی نمیت کا تھا اس لے، دو واحد ہی لایا۔

اقتبس صوفیات اور تعلیم نہ است دن برمی کو اسی سکی مللت نے منتظر فریقا قادیا جس کو تلویث
اپنے ایتے اس انتکاب دلکھوڑا۔ جتنا پچھے مومن تکمیلہ السلام نہ درست دنام کے نئے منتظر فریقا کیا تھا جس
کو تکمیلہ نہ اپنے انتکاب نہ اور خداوند محظی مسٹر ٹیکلی کو اپنے اپنے عکس کو نئے منتظر فریقا کا نام دے
گئے، میران بن رات، اصل طبقیتک فریقا میں دو باشیں تھائیں تکلیں ایک یہ کہ اس سری تکاری ایسے انتکاب
نے دینی بیک پہنچے تھے تو کچھ بے شرایح کے اسلام انتکاب نہ ادا ہے فکام کے نئے دور قم ملکت رہتے اور ایسے
کو شمارے انتکاب نے ملادہ لی جیئے ہے تمہیں کیسے عطا ہو یہ تو کسی اور سی کا حصہ نہ ہم نے بولتم رہا ہے ملکت
قائم و نجیبہ عطا یا اسی کو قبول کرو اسی پر تلاوت کردہ تمہارے شیریں اس کی طاقت شہادت کی گئی ہے پس اس
لہست کا خیریہ لارک، آ تم دلخواہ بیع اور بھی عطا یا جاؤ۔ لارک لئن شکر تم لازیم دھنکم شریر رہا تی
نہست کا احمد ہے دہ ریالی کیا ہے رب کا، پور فہما ہے للذین احسنتوا الحسنی و زیادۃ بیک کاروں
سے نئے جست کی ہے اور زیادتی بھی۔ ریالی کیا ہے رب کا اور بھر جو شخص اس کے فعل سے مٹے گا اور اس
سے قم اپنے سی خیرت کو عطا ہے جو بھی سارے رہنمائیوں کی حفاظت میں داخل ہوں الاروح الہیاں تے زیادہ۔

وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْعِظَةً وَنَعْصِيَلًا كُلِّ شَيْءٍ

اگر کوئی برقراری ہے تو اس کے لئے کمپنی میں سرچر جنگ کی نصیحت رکھ لیں اور تفصیلی ہر کمپنی کی تحریک کر دیں۔

عَذَابُهُ لِقَوْمٍ وَأَمْرُ قَوْمٍ كُيَاحْذِلْ وَإِبْحِينْ سَاوِرْ يَاهْ دَارْ لِفَسِقِينْ

سچھوں میں اور اس کے مکانوں پر بھی ہے جیسے ہرگز پہلی بار رخواں کا یہاں تھا۔ کام کرھم۔ کارروائی۔

تعالیٰ اس آئت کا بھول تیکتے سے پہنچ طبع قبول۔ پہلاً **اعلیٰ** تجھل آئت میں ارشاد ہوا تھا اے موہی ہم نے تم کو اپنی رسانیوں سے خوبیاں اور ساتھ اور بیانات کی تفصیل ارشاد ہو رہی ہے لیکن اور ساتھیں کی تفصیل ترستہ شریف کی آئتیں کو کوایے جس کا ذکر آیا ہے ایسا تفصیل ہے۔ وہ سراً **اعلیٰ** تجھل آیت میں ارشاد ہوا تھا اے مدد ہم نے تم کو اپنے کام سے جھوٹا جھوٹا کر دے گویا تھی کی طور پر تھا کہ خود ہر ای لوگوں کا ارشاد ہوا تھا ایسی توہینتی تھی۔ آپ سے کہا گیا ہے حقیقی قام کے ذکر کے بعد ای کام کی طلاق کو اکر دے گویا تھی کی طور پر تھا کہ خود ہر ای لوگوں کا ارشاد ہوا تھا ایسی توہینتی تھی۔ حیراً **اعلیٰ** تجھل آیت میں موہی جانے والام کو تحریم کرنا تھا اے اس پہنچ نو منصب مذکور سے کیا لوگ اس ضمیر می سے پہنچنے کی تفصیل ارشاد ہو رہی ہے کہ اس کتاب کو پہنچ سے قبھار فتحنا یا بقوتو۔ چو چھا **اعلیٰ** تجھل آیت میں موہی طبی اللام کو اشکر کرنے کا تحریر گیا کہ اسکی من الشکرین اے اس شکر کی تفصیل ذمیل ہماری ہے کہ توہین کی توہینتی پر عمل کرو راضی قوم کو کبھی محل کا حکم وامر قوم عکس برقرار نہوت ہا تحریر میں ہدایت نہیں کا لکھ ری ہے کہ لوگوں کو ہدایت، یہ جہالت ملین کا لکھ ری ہے کہ تبلیغ ہر کی وجہ پر۔

تفسیر و مختبئات الح طاہر ہے کہ یہ تبلیغ یا بہت لذ اس کو اور ایسا ہے اور وہ سکلے کے قال موسیٰ۔ طرف ۱۷
اور وہ لام لام لام ہو ہے کہ توہین اے موہی طبی اللام کا ایک اور تکمیل ہوئی طبی قرآن مجید کی طرح جملہ یا اللام میں زبانی سے
توحیح سب مذہر سنت حطاہر ای اس لے مختبئات ارشاد ہوں ہیں۔ لیکن وہ کہ توہین کی تحریر فیک توہین کو خوشیں اہل دوہہ
ذننہ اہم ان بیٹے سے ملے ہوئی اسی اعلیٰ کتب اس میں میں کسی ہیں **موقرات** مجید فی لوح محفوظ اوار
اکب تحریر توہین کی تھیں میں ہوئی یہ نیہاں الجہ کہ شرمن ہوئی توہین کو تم ہوئی دوسروں کو عطا ہوئی اس فریزے کے قلم میں کی
توہین موہی طبی اللام ملئے اخاذن ایک جلی ہے کہ درستی خیر مردابت بیساکر ای الواح سے ظاہر ہے ہا تحریر حمد صاحب جلی
طبی اللام میں تبلیغ ہوئی کیا اس قسم سے کی جس سے ذکر کسایا تقدیر کی خسرے روشنائی کی اخون، جان، اس کے حق
اور کی دو ایسیں جیسے مذہبی تحریر و بہت قابل کے قلم سے اہل حق اس لے مختبئات ارشاد ہوئے توہین ہمہ نے توہین۔ قرآن مجید
ستا جھوں رضیل کی شب یعنی شب قدر میں حوار الکلام بالروح محفوظ سے لائق تر کے پہلے اہل پرہیزت اہمتر میں ایجاد ہے
فرما آپ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اور قبایا ہے انداز لستہ فی لیلۃ القدر ہا پہلے آہن بیت
العدت سے تھیں میں حضور الروح ایذا گایا۔ لہ کی ضمیر موہی طبی اللام کی طرف سے میں لاعطا وہ ہم لے موہی طبی
السلام کو دینے کے لئے یہ کتاب تکمیل و دہن میں کے لئے اسدار سعی امر انکل کے لئے تکمیل گئی تھی جیسا کہ توہین کے لئے
میں کے دو ایسے میں موہی طبی اللام کے لئے میں اے طرف ہم معلوم نہیں اسرا وابہ بہشی کی تفصیل کے لئے تکمیل گئی اسدا
لہ فرما ہا۔ ای ورست ہے جو یوں کہ کیجا ہے اسے توہین طبی اللام ملئے لئے تکمیل گئی ان کے واسطے ان کے دستے سے
دو سروں کے لئے کہ کتاب پر میں بھی کرتے ہیں اس لے قرآن مجید کے حقنگ کیس ارشاد ہے کہ اب محبوب ہم نے چیزی
اندازہ اے۔ مسماۃ اہم نے تم سب نہ اتم سب کی طرف ایک الملف ثبتیں مختلف اتفہر سے ہیں فی الالواح وہ من
مختبئات ہے اور ایسیں ہمہ میں کی میں حقنگ اس میں ہمہ مختلف ہے کہ یہ تھیں کس جی کی تحریر۔ تھی میں اور تھی
بڑی تھیں اس کے حقنگ ملکہ کرام کے مس قوال ہیں۔ (۱) صحن بھری فرماتے ہیں کہ کلاؤ کی تھیں (۲) علی فرماتے ہیں کہ

بہتری نہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی وقت کی تھیں (۱۴) جو سن کتے ہیں کہ مولیٰ تھیں اسی باعث
ملاہ فریاد ہے پس کہ یہی بی لڑکی کی تھیں (۱۵) صبٹے ہیں کہ پھر کی تھیں ان تھیں میں تو دوں ہیں بھی لکھا کتبے اس حدود
پہنچانے والے جو اس فریاد ہے پس کہ سرفہرست تھیں کہ سرفہرست تھیں ہیں جو لا کیا ہے پس فقد
صفحت قلو ب محکماں (۱۶) اس کا طبق معنی فریاد ہے وہ فریاد ہے پس کہ کل دیں تھیں۔ مہماں کتے ہیں کہ کل دیں
تھیں۔ (۱۷) دفعہ این افس کتے ہیں کہ جب تو رعد ازیز ہے تو خداوت خداوند تھیں۔ قوت شریف صرف چار صاحبوں نے
معنوی سی یا یاری ۱ سالام۔ یو شکن فون۔ صحرت خوبی کو خضرت ایک طبق السلام (خازن الروح العالی) و خون و داعم طرسیں
لہاتے ہیں کہ ان تھیں میں لہائی میں طبق السلام کے قلمبے بر ایک دوں ہاتھ تھیں (دوخ الہیان عالمان) (یو) اگر ایسا یاد ہے تو
ان اور میں کہتے ہیں کہ جاوے ان پر کوئی صنکل افس وار دیس ہوئی (تھی) پھر کہ کوئی قوت شریف میں مستحق ہوں تھیں مگر وہ
جیسی بات اتم تھیں ایک (من) مکمل شیعہ موقوفۃ اس جہالت کی رکیب ہے کہ اس میں اس اندو ہے۔ صحرت
کے لئے اس کو مکمل شکتنا بنا کتبتاً اصول ہے موعد میان پس مکمل شیعہ مکمل شیعہ میان کام شریفہ
ہیں ان کو خضرت مولیٰ طبق السلام میں مل فریادیں اور ایک بھی بیچنے نہ ہوتے پس ختم شریف نہ ہو، ان پس
لے دید و ایکست تھا درج (البيان) خیال ہے کہ قوت شریف سے پہلے آہل میمیں الملف یعنی بیویوں اور تھے گروں میں
دعا میں الخالی ہائیں دید تھیں۔ باقاعدہ شریعی احتمال قوت شریف میں آئے ان میں جہادات احتمالات جو میں پر ۱۷) کی
ویرہ سب کو تھیسا کر من مکمل شیعہ ہے عدم براہ راست قوت شریف میں دوسری امام جو جو قی کی کو و تفصیلاً
لکھل شیعہ اس جہالت میں تفصیل ملک ہے موقوفۃ، لکھل شیعہ مکمل شیعہ تھی ہے تفصیل کے ملن
ہیں جو حق کا کام یعنی طبق مددیان فرمایا ہے اصل ہے۔ معنی بدالی یعنی گلہ ملک مکمل شیعہ میان کام شریفہ
اس سے مراد امام شریفہ تھیں اور کیونکہ ان کو کو کوچلے من مکمل شیعہ ہے پورا کا کمر تفصیل و مرور اشارات ہی تھیں
جو میں طبق السلام خداوند کے ارم سے خاص طلاقے ہی تھیں ہر ایک کے۔

روایت: رائق۔ (۱۸) اُن ایکار میں سور طرفی نے حضرت محمد علیہ السلام نے یہ لفظ سے روایت کی کہ تھیں این خوش اوار اسی
اجداد سے ایک ساقر طلائی اور مقام میں پر گزر دیں کہ ایک طرف کے اور ایک طرف کے اس میں
سلطان کی لکھنی خوری تھی، اسی کو ایک کسکن نہ کوئی تھیں پر لے کر کوئی قبول نہیں سے ہے تھیں کیسے معلوم ہوا اسی پس
زمن کا کوئی پیپہ کوئی حصہ تھیں جس پر اوقیانوس ایسے قیامت تھک کے اغاثت و عصیت نہ لکھے ہوں۔ مروجۃ تھیں
مودود بہ اربعہ العالی (اس روایت سے پہلے کاوار قوت شریف میں طوم فیضی تفصیل تھی صرف شریعی اہمیت ہے۔) تھیں
خیال میں، بـ فتحنہ ایقاوہ و میارات مطوف ہے مکتبہ اور ملکہ ہے اس کے بعد امور تباہ قلبنا یہ شد، ہے۔
خندیش خلک بے موئی طبق السلام سے قوت شریف سے مارو ہے اس کے دلکشیں غلی ایکار کے ارشادات میں خواری
تھیں ہے کہ اسے خلا رہا اسی مراد پر چوکر کوئی قوت شریف کے دلکشیں غلی ایکار کے ارشادات میں خواری
اشادات میں ایک شے اس کا لکھنی رہا اسی مکمل تھا و اور سے فرما یا بیقاوہ اور خلاب کیا گا صرف میں ہی طبق السلام کو

جن اسے موی آپ اپنی پوری وقت، حلقہ سے اوت کے امام گل کریں اس کے انتدابات میں نہ رہیں اس لیے تھا
غیر مسلم کریں اسے حلقہ کریں یہ حکم آپ کا ہے اسرائیلیوں کو خیش وامر قوم مکہ بخندو بخاستہ اعلان
ہے خلصہ اپنے سے عزادار ہوئی تاکیدی علم بینی اسرائیل سے ہو کر اور اس کتاب کا داد ہے جو رب اعلان
نہیں ہی لوری ہی کہ کہ اس، چل بیس سب بھائیک تماری زبان است اور کو قوم مکہ سے عزادار ہی ہے اسلامی
اسی قوم بینی ای اسرائیل یہیں تیون فلسطین کے لئے اتنی خوبی ایسیں کے مکمل تھے یہاں پکڑنے سے مرد
ہے مل رہا تھا جلیں تھے، فرض تعالیٰ نے اہل انتداب میں خود کا صرف وہی طبلہ اسلام اور طلاقیہ ضوری تھا ایسا ایز قضا
اصن و اتو۔ ایسی صن بقدر اس سے سارے اہلام شریف مولویوں کو جو بھی ایتھے تھے ایسی ایتھے تھے ایسی تھے اسے تب
اس لیے مستحق تریں ہیں۔ ((۱) وفاصل دامت احمد اسن تھے۔ لولا ہر عمل کی افرض تقدیم اخلاقی سنبھالات صن تھے انہیں چل
کر افرض رحماء حب و حب اعلان (۲) تو یہ کے عربیت و ایتھے اہلام اسن تھے بھی، بھتی ایتھے اور حصن و ایتھے
حسن بینی ایتھے تھے نہیں۔ مل ذمہ دھا۔ (۳) صرف فرانش لو اک راجح حسن تھا لور فر ایسی و توافق، مستحبت حجج راجح حسن کا
ایک گھر کو حوالہ کر جائیں کے گلے ہی ہرگز ایسیں قابلیت میں تھا الظاهر، سعی الجہیل (دیرو)، بازیست ایک
اصن نے ہیں پر مل اذام تھا لور فر ایتھے کے امام ہیں مل بھر قاصن فرازیہیں رکھیں افرض بے دل انہیں سے ملہ
وچھا حسن۔ ورزہ سے پہنچے جنت حمال کر کے لئے فرازیہ دھے ایسیں بے دل معاشری کئے ہیں۔ اُری کے دوسرے ایسیں
تھے موی کے دوسرے۔ مس ایون المعنی ایسیں دلت کے سارے اہلام ایتھے تھے گھریں صرف ایتھے اور جن سنبھالیتی
اویچچے گھر کو ریت پوری کی پوری حضرت موی طبلہ اسلام کو عطا ہوئی تھی اور تو یہ کے ایلان متعلقی اور اعلان ایتھے ایس
کے امراء تک دینی تھے اس نے موی طبلہ اسلام سے فریبا فاعلنہا اور میں اسرائیل کے لئے فریبا پاہنڈ
وابخاستہ ہے فرق یا رتبہ۔ معاوری حکم دلار الفاسقین اس فریبا ملی میں اوت تھے پر مل کرنے پر بشارت بے
یا مل کرنے پر، ملک ایذا الفاسقین سے مرا یا ای فرمی دوں گیں اور دلار الفاسقین سے مرا وہ حکم صریحیں ایذا تھے تھے
مال، رہنے والے حکم سردار فرمی عزادارت کام کو مالک بھلوں کام کو بھلوں بھلاکیا تھیں سے مرا کر کشناں شد وہ ویں
یہ فرم علاوہ شور و فیروزہ اور فنا تھیں سے مرا دن ای اجزی بستیاں جیسا دارنا تھیں سے مرا ورزہ کے بیچے ہیں جمل کا کار
شے جاں کے لئے اُتم نے فریبانی دی تھی میرت کے لیے بلاک شدہ قوس ای اجزی بیٹھیں کہ ملکوں تباہ بحدیقت مدت کو
وسرے کھارے ساتھ دوڑتی طبعوں میں دکھا جاؤ۔ (ا) تیر خازن، درج المعنی، یا۔ کہ وغیرہ، (ب) مل کے فریان، ترثیہ و
ترمیہ، (ج) مل کے بعض مذہبین نے فریانی کے داروا نتیں سے مرا جباریں اور قوم عداوی کی بستیاں ہیں اور دکھل سے مرا
اسرائیلیوں کو بھلوں اعلیٰ ایتھے تھا ایذا تھا مل کے شور و فیروزہ ایذا تھا ایمان کی واقعہ مسیحی طبلہ اسلام کی واقعہ کے
بعد ایل حضرت بی شیع علیہ السلام کے نہادیں، وہ تھا یہ کہ جنک سے یہ نفع کو جنک کی زندگی دی جاتی تھی
وہ مس کو چاہیے کہ جمل سے پہلے وہ ملک نہ تھا کہ کہ ایذا تھا کہ، کیونکہ ایذا تھا کہ ترثیہ ای ہی جنک کی، ملی تیاری بہ ای
لکھ ایضاً ایضاً وہ تھیا ہے وہ مس کے پاہیں ہے نظر کے پاہیں نہیں بلکہ اسے اسرائیلیوں پر کہ اُتم واقعہ میں جلد نہیں پہنچا ہاں کے

ملک کا یہ شدید تباہی کے لئے اعتماد نہیں کیا۔ ملک بروس خیال رہے کہ ایک قرآنی مسائون پر حکم بے دلواہ کے ساتھ یہ لکھا جائے تو اسی کا مطلب ہے کہ قرآنی مسائون پر حکم بے دلواہ کے ساتھ یہ لکھا جائے۔ ”عینی اشارہ“ بتا دیا گیا۔ اسی سے ہے فوری بیان ہے کہ اب افضل میں اس حکم روازہ ہے اس میں اور زائد ہے گی اہر وقیع میں ”زائد“ بے اصل میں مسائون پر حکم قرار دہونا گیا کہ کوئی کے چیز کو اعلیٰ نیازی میں ہوئے رہے جائیا۔ جس مدد اُن کا یاد ہے تو انہیں ہے وی خلل دیفیمہ مہانہ یک ہر ٹوپی کی ضریب کا رسم بھی اُن کو حاصل آئے۔ جس سے یہی کی تو اولادہ ہوئی ہے اور حکم قدومنے سے ہاتھ مغلی دار اور ایک بڑا اُنکی گلے

خلاصہ تفسیر نہم نویں طبق المذاہم کے لئے اس مذکورہ قریب تھے اسیں کمی ترین حصے میں دیجیں۔ نصیحت طور پر تم سے شریعۃ اکابر کی صحت یعنی اسرائیل کے مل کے لئے تمہارے ہو جو کی تحلیل ہمیں معلوم نہیں اسراہ اپنے رسم و اشادات دیجیوں یہ موسیٰ طبلہ المذاہم نو مردوں طبق اسرائیل کے لئے تمہارے خی نہم نہ موسیٰ طبلہ المذاہم سے فریاد کی اُپ ترست کو ضبطی سے پکالیں کہ اس پر پوری طور پر مل کر گیں اس کے علم اپنے بیوی میں تھے کہیں اور اپنی قومی اسرائیل کو عکھڑیں کہ قریب تھے اسی مام اکابر اپنے یعنی گریٹر ملکہ بہت سی اتنی بہتی اپنے اکابر پر طور پر اضافہ مل کر گیں کہ مولانا جاتی اور فراخیں بھی جلتی اتنی اداکا پر مگر گریں تو اچھا ہے کہ وہ مستبد نو افاضیں اگر انہیں سفارت تھے مل کی اکابر ان کو فرم توں گی میں نہ لکھ لٹھیں گے اسام اندیشیں ملے کاہر الخوبی خدا ہم اس کے ملکہ ہے۔

امداد فیتک حملی الله
کنت میں کہ تورتے کی ابتدائیں
ٹانگنیش کرو (ارون اپریل)

مسئلہ سے پہلی بار اپنے نامہ مکتبت سے حاصل ہوا۔ پھر اس کا نامہ تحریک میں شریعت موسیٰ سے مارے جائیں
وہ خود میں اور اس میں مارے علم ریسے گی تھے۔ لہذا، تحریک میں اسرائیل کے لئے دو علم فیض اسرار ایمی مسی طیب
اسلام اور ان لئے خاص طور پر تحریک میں وہ فہرست سے حاصل ہوا۔ ایک موعظتے ساتھ
دوسرے تحریک کے ساتھ کہ فہلو و قصہ میں لکھ کر شیخ سلطان فاؤنڈیشن کے حقوق کی امنی اسلامی تے
عمر نہیں ہو سکتی تھی بلکہ اس کے لئے اسلام استیجی اس کے لئے بھی ہے۔ کہ عوام میں ایک اسلام سے فہلو
ایک خذہ باقتوہ اور ایک قوت سے لے اتنی اس اعلیٰ کے حقوق ارشدہ برائی خذہ باس اسها پری
لکھ کر سنسکریت کا ایک حصہ بدل بقاوہ اسی ارشاد نہیں۔ اُن کو جیسا خذہ برائی خذہ بازار کیجا رہا انسان اُنہیں
حضرت جرجیل نے اگر جاندے کہ ماں خضر کے لئے قرآن تبیہاً لکھ کر شیخ سلطان کیلیں اور ہر جگہ علاوہ اس
رسن سے فہرست مکتب الرحمن علم القرآن۔ آگوں فاؤنڈیشن کا درجہ اول کے لئے افرادی اواب کے طور پر یا
میں وہ علیت مکار ساخت اخیرت ملت سبیہ کا نہ صدور یہ سکھ خدا الفسفین کی ایک تحریک سے حاصل ہوا۔ اُن اوس
فاؤنڈیشن کا لکھنڈا کہ جوہ نے کالبی بھی، یا اسیں اسی آنائی ہے اخیری سرطاخوڑے ہے۔ فاؤنڈیشن کا صدور یہ سکم دخدا الفسفین کی
ہے۔ اسی تحریک سے حاصل ہوا۔ اس دو اوس فاؤنڈیشن کا لکھنڈا کہ جوہ کسی انسان سے کام کر لے تھے اسی کی کلاریزی سے کامیاب ہے
والطفیلی میں کرایہ لکھنڈا کا لکھنڈا کہ جوہ کے ملکہ تھی کی ایمان کے درجی پر فائدہ میں صدور یہ سکم سے
حاصل ہوا۔ اسکا درجہ ایک اسکی اعلیٰ کی مدد میں مارے جائیں۔

پسلا اغراض جو نتیجہ سارے نی اسرائیل کے لئے تھی تو وہ حکم بنا لیا کہ کسی فریبا کو حکم نہ مروی جیں
السلام کے لئے کافی جواب ہے جس کے مبنی یہ ہے کہ مرنے والے میں مسلمان ہی طبقہ اسلام کو دینے کے لئے کافی مطابق کتاب مرف
نگی کا ہوتی ہے۔ مل مداری اسی لائق ب قدر فرمان اعلیٰ کا مطلب ہے۔ اکابر انہوں نے اعلیٰ امنی کو کافی بہت فیکے اسکے لئے اسے
امت کو یا کتاب اللہ کے سارے مددیں دی کر رہے ہیں تھوڑے مددیں اسکے کوایسی لئے مروی جیں اسلام سے فریبا فرمان دینا
لوگوں اسرائیل کے حلقہ فریبا خدمتوں پاہسنسہدا دوسرے اغراض میں آئت سے معلوم ہوا کہ نتیجہ سارے شریعتیں بھی
کل مسلم نیز کی تفصیل تھی اور قرآن مجید میں اسی تفصیل حکم شی بے فرمائی تھی و تفصیل حکم شی ہوا زام آیا کہ
قرآن بعده قرآن بکھل دیں اور حضور مسیح اعلیٰ طبقہ اسلام کو بھی سارے مسلم خیری مطابق اعلیٰ فرمان
خورد ہے۔ (بیل) جواب سے مسلم اعلیٰ اسلام کے وقت کا ذکر ہے اس وقت اعلیٰ اسلام میں سارے ادھم بھی تھے اور سارے مسلم
ٹیکسی تفصیل بھی تکریہ کر دی جس کی وجہ سے جب مروی جیں طبقہ اسلام نے تھیاں اگر لوگ اس تفصیل حکم شی ہاں فرمائیں۔

رب تر آپ فلم اس کت مون موس الفضیل اختلا اللواع و فی نسختها منور سمتہ للذین
هم لوبہم پیر ہبون۔ کچھ لواب اس میں صرف بہت درست ہے، اگر تفصیل بڑی گز اس تفصیل تھی تو
لوری ہی۔ میرا اعتراف میں آیے کریں میں ہر یہ اسلام سے کایا خنہا بقوقہ تاریخ و علم، یا یاخنویا
حسنہا یا ان میں فرق کیں ہے۔ جواب ہے، امراض کا ہر اب اگر تھی میں یا ایک اور اسلام کو ساری اوریت کا
علم حظا ہے، اسی اسرا مکمل نواحیم اورت ای فرق ظاہر فراز کے لئے یا ان میں فرق ہو۔ چو تمہا اعتراف میں اس ارشاد ہے، ا
یاخنویا بحسنہا اورت ایک اجھی پاٹس لے دی کر اسے تھیں کچھ باتیں ہی، جیسی تھیں تھیں تھیں کی قید کیں
کمال ہی۔ جواب ہے اسی فوج کامنہل تھیں بلکہ جن اقتضیاں اورت شریف ہیں مددے اور ہم انتہی تھے تھے تھے تھے
ی انتہی بعض ایکم مرست تھے بعض رخصت بعض بار بعض سبق بعض باطن بعض وابہ بعض باطن بعض افضل ہے خالص
قصاص لیتا ہمارا خداوند کرنا اختریل لیما ہمارا ہر بخش لے فریا کر احسن۔ عینی مدن ہے (تقریب مسلم) ایک
ولنکر اللہما سکبر اکر ہارون العالیٰ نے اس کے اور ہستہ الہات ہے ہیں جو الہات کافی ہیں پاچوں اعتراف
ارثکار اساوریکم۔ تاہد صلیٰ سے درست شیں۔ سلیوکم ہا ہبیل اور کاف انفل کا خصوص۔ جواب۔
اس کاظکی تھن رقاء میں ساوردشکم ثہ سے جیں میں تم کو اورت شیں گا اصلی اصلاریکم ہا ہبیل کا خصوص۔
(حالیں) ہماری قراءۃ اساوریکم بے دلو اوری سے اس کی ہمارہ میں ہم اکی تھیں جیسی عرض کر کچکے کر لے لڑاکی سے
شمیں بلکہ ورنی سے بجتا ہاں میں لازماً دھبے لے لیا وہ شمیں ہے بلکہ کائیں کچھیں کچھیں رہا ہم اکیا ہے جس سے، دلو گھوں
ہو تاپے پیچے یخ لعلی فیمیں والر کمکن پر رہا جاتا ہے دی گھوں ہو تکے۔ چھٹا اعتراف۔ تمہ کارا لسلک شی
غش ہر چیز سے مرا ہے مددے حلم نبی میرت سے میرن نے مکھی شی سے مرا لئے ہیں جیسا خام بھی تھتھیں
سرد شری ڈاہم تھے، کے سارے اتفاقات ہم۔ فدا اس سے تعداد ماحلات شمیں تھے جو بند مکھی شی ہم اب ہے
فران میجر کے کام کو شہر سدھے شہی قاص نہیں رکھتی چہ جا کچکے کسی مشرکی کا پانی راستہ وہ مطریں اس تھیں کے لئے کل
آیہ چھیں کرتے ہیں نہ مدد شخواز۔ لذواں کا وہ قتل کائل قول شمیں نہ مددے اکام کا ذکر تھے من مکھی شی
موعظتھم، پاکا تفصیل الصلک شی عینی بھی مرا لہیں آئیں تھیں بے تاکہ غرار ہاگی قذایی جی بات
درست ہے کہ من مکھی شی عینت مدد شری ایکم مرا لہیں اور تفصیل الصلک شی سے سارے راتقات نام
اور غیرہ اسرا را پیکاک آئیں تھیں غرار ہے، جو

لئے سر صوفیاتہ، کتابِ الفایک، قل بے گرائی ملدا عبیدت عین حق ہے اخون من کے لئے بدنی عبادات ہیں۔ سل
عوبادت امیر مومن کے لئے سیاسی انتظامی ادھام اور اسلامیں کے لئے اس کے روزانہ طلاق کے لئے اس کے اسرار خاص
ویاہ کے لئے اس نے تاثرات فی کے لئے جیز زریک ثروت دل، وہن کے لئے طریقہ عمل، والوں کے لئے حقیقت
وہ عمل اور کوئی کے لئے صرف سروہلوں کے لائے اس پڑا پس آتی تھی۔ میں اٹھ دے کر من مکن میں موجودتہ
فی اسرائیل کے لئے اور تفصیل الحکم شی و موسیٰ طیب الطام اور ان کے خاص خدام کے لئے کتاب ایک ہے کمر

اس لئے مظاہر اکتف پا بھی نہیں اسی علاوہ اسی مظاہر کا پل سے لے لئے ہے تھوڑا بھی موٹی
شام تو اسیں نہ لے۔ جو قیادت کو حصہ میں دیا گیتے ہے اسے صوفیہ قیادت ہیں کہ مومن کے لئے طلب طالب یا ماسن بے
طلب آگزنس ہے۔ طلب اول فور ہی انسن۔ مانچ کو ٹھپت کے طلب مولی میں رہتے ان لئے ارشد ہوا
یا گذو باب اس سبھاں کو طلب آگزنس پر ڈال رہا تھا اور طالب و نیازیں کے لئے انہیں چاروں شاخوں میں فائز ہیں فائز میں انسن سے
حاطق ارشد، اس لئے اسکو حکم دلار الفضقین طالب آگزنس کی مدد مل جائے اور طالب مولی کی بندگی فرم مقدمہ صدق
عندہ ملکی مقتدر ہے افراد ہیں ۔

لے طلبی ، بھائی ، دل دشی بہ اے سر کوئے تو ہفت اور یادم
نیجتے بڑوں نام جاں کھست ہوست چ کم گرف اگر باہدھ نوچان
یعنی اے گھب تسلیکی یا لال و دے میں نہ کوود تصور خوبی نوں سب کے جھول گایا سمجھیں اہل لی گئی پر تھیں اور رواز
کھست کافی تھے اس لے اپنے نیمیں کے شیئے استہ لال نہ اور کوئی کوئی کراہی تھیں میں اس میں گھب کھبڑا ہوں اکتب اون
تو یاد لاری کی مختبر ری ہے جس ہماری اندھی لے جاتھیں بنے تو نہ پناکارا وہ سوت کے اتھیں اس ری کوئی نہ لال
ب کے اخالت پنج حاشت کے لئے استہ بڑتے لئے پہنچو جتنے کے لئے اسی نے ہوسی طے اسلام سے خدا گیا کہ
قررت ٹوڈ ٹوڈی سے پکڑوں اور اس اعلیٰ سے بھی کامیاب اسٹے پکڑو خرماں کی دویسیں فرق بے پرہنچہ دل بھاری اس
میں اتھی ری ٹوڈا چاہیجے بیال دے کر پیٹو اے ٹو صرف ری نیمیں پچھلے بھل کیجئے اے کی ملحت آتے نہ حاصل ب
ایوں عقی اکتب اندھو درب تحد نیمیں پہنچائی تی ازور پہنچائی اس لئے قریباً فتحنا بابلو کو کوک قوت موسمی سے لوگ
رس بک پنچیں کے یا ہوں کھوکھو لائب اونتھے بھی جھوٹتھے شاگرد بھی بھر جاتھے حاصل کے لئے شاگرد ہوئے ہندے کے لے۔

سَاصِرُفْ عَنْ أَيْمَقِ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِعَيْرِ الْحَقِّ وَلَنْ

فلمبر جیگر دن کامی اپنے آجوں سے ان وگریں کو فریز کرنے کی بھتی جس بیرونی کے اور دیکھنے اور جسم کے درمیانی اپنے بھتی جس بیرونی کے اور دیکھنے اور جسم کے درمیانی

يَرَفَعُ كُلَّ أَيْدٍ لَا يُعِمُّ مِنْ وَابْنَهَا فَلَنْ يَرَأَ وَاسِبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَخَذُ وَدًّا

بھی وہ بہتر نہیں کو تو زیماں لا لیکھی گئے رہا ایس پر اور اندر دیکھیں وہ راست پڑیں کافتوں: بنا بیس وہ اسے دیکھیں اپنی ایسا بہانہ لاؤں اپنی افراد میں کرت کی اور بھیجیں اس سے اس پہنچا بیسہدہ رکھوں اور انگلی کا اس سارے

سَيِّلًا فَإِنْ تَرَوْ سَيِّلًا لَعْنَ يَخْدُودَ

لائش اس کو رجیس و مونا شہر کے اکتوبر میں پھر کو راستہ اس سارے ہے کہ اپنے نئے نام کو طرف اپنے کو اور جو

بِاِيْتَنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَلِيلِينَ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِاِيْتَنَا وَلِقَاءَ

وَ اَنْ يَرَوْهُ مَنْ اُولَئِكُمْ لَوْزَكَرِ بِعْدَ اِنْ دَعَوْهُمْ تَجْرِي كَمَا آتَيْتَهُمْ صِبَطَهُ لِكُلِّ اِعْمَالٍ

تَنْتَهِيَ اَنْتَيْمَنِي اُولَئِكُمْ اَنْ دَعَوْهُمْ تَجْرِي اِلَيْهِمْ سَيِّئَاتِهِمْ

الْآخِرَةَ حِطَّتْ اَعْمَالُهُمْ هُلْ يَجْرُونَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

اَنْ كَمْ نَبَيْتُ مَنْ دَعَيْتُ مَنْ تَحْمَلَ كَمْ دَعَ مَنْ دَعَ اَسْكَنَ كَمْ دَعَ دَعَ كَمْ تَحْمَلَ

تَبَيْنَ سَرَّ دَعَيْتُ مَنْ تَحْمَلَ كَمْ دَعَ مَنْ دَعَ اَسْكَنَ كَمْ دَعَ دَعَ كَمْ تَحْمَلَ

اعْلَمُ اَنْ تَأْتِيَتْ اَمْبَلَ تَيَاتِ سَبَدَ طَرَقَ تَقْلِيَّهُ بِعَلِيٍّ كَمْ تَحْمَلَ كَمْ دَعَ

تَنْتَهِيَ اَنْتَيْمَنِي اُولَئِكُمْ لَوْزَكَرِ بِعْدَ اِنْ دَعَوْهُمْ تَجْرِي كَمْ مُفَاقِيَ بِهِ

بَدْرِيَنِي اَنْتَيْمَنِي اُولَئِكُمْ لَوْزَكَرِ بِعْدَ اِنْ دَعَوْهُمْ تَجْرِي كَمْ مُفَاقِيَ بِهِ

لِيَجْتَسِنَ اِنْ تَأْتِيَتْ اَمْبَلَ تَيَاتِ سَبَدَ طَرَقَ تَقْلِيَّهُ بِعَلِيٍّ كَمْ تَحْمَلَ اَيْمَاتِ

مِنْ حَفْرَتِهِي اَنْتَيْمَنِي اُولَئِكُمْ لَوْزَكَرِ بِعْدَ اِنْ دَعَوْهُمْ تَجْرِي كَمْ مُفَاقِيَ بِهِ

جَارِيَاهُنِي اَنْتَيْمَنِي اُولَئِكُمْ لَوْزَكَرِ بِعْدَ اِنْ دَعَوْهُمْ تَجْرِي كَمْ مُفَاقِيَ بِهِ

مُلْمِمَهُنِي اَنْتَيْمَنِي اُولَئِكُمْ لَوْزَكَرِ بِعْدَ اِنْ دَعَوْهُمْ تَجْرِي كَمْ مُفَاقِيَ بِهِ

أَشْهِيْزِ مَاصِرِفِ مِنْ اِيْتَنَا الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ يَنْهِيْرُ الْحَقِّ اَنْ جَنَاحِيْلَيْنِ (۱)

تَيَاتِ سَبَدَ طَرَقَ تَقْلِيَّهُ اَنْ دَعَ مَنْ تَحْمَلَ كَمْ دَعَ طَرَقَ تَقْلِيَّهُ سَبَدَ طَرَقَ تَقْلِيَّهُ اَنْ دَعَ

سَبَدَ طَرَقَ تَقْلِيَّهُ اَنْ دَعَ مَنْ تَحْمَلَ كَمْ دَعَ طَرَقَ تَقْلِيَّهُ اَنْ دَعَ

مَرْوُسَكَشِيْنِي اِسْرَائِيلَهُنِي اَنْ دَعَ طَرَقَ تَقْلِيَّهُ اَنْ دَعَ مَنْ تَحْمَلَ كَمْ دَعَ

تَيَاتِ سَبَدَ طَرَقَ تَقْلِيَّهُ اَنْ دَعَ طَرَقَ تَقْلِيَّهُ اَنْ دَعَ مَنْ تَحْمَلَ كَمْ دَعَ

مَنْ مُهَاجِرِيْنِي اِسْرَائِيلَهُنِي اَنْ دَعَ طَرَقَ تَقْلِيَّهُ اَنْ دَعَ مَنْ تَحْمَلَ كَمْ دَعَ

مَنْ مُهَاجِرِيْنِي اِسْرَائِيلَهُنِي اَنْ دَعَ طَرَقَ تَقْلِيَّهُ اَنْ دَعَ مَنْ تَحْمَلَ كَمْ دَعَ

مَنْ مُهَاجِرِيْنِي اِسْرَائِيلَهُنِي اَنْ دَعَ طَرَقَ تَقْلِيَّهُ اَنْ دَعَ مَنْ تَحْمَلَ كَمْ دَعَ

مَنْ مُهَاجِرِيْنِي اِسْرَائِيلَهُنِي اَنْ دَعَ طَرَقَ تَقْلِيَّهُ اَنْ دَعَ مَنْ تَحْمَلَ كَمْ دَعَ

مَنْ مُهَاجِرِيْنِي اِسْرَائِيلَهُنِي اَنْ دَعَ طَرَقَ تَقْلِيَّهُ اَنْ دَعَ مَنْ تَحْمَلَ كَمْ دَعَ

مَنْ مُهَاجِرِيْنِي اِسْرَائِيلَهُنِي اَنْ دَعَ طَرَقَ تَقْلِيَّهُ اَنْ دَعَ مَنْ تَحْمَلَ كَمْ دَعَ

مَنْ مُهَاجِرِيْنِي اِسْرَائِيلَهُنِي اَنْ دَعَ طَرَقَ تَقْلِيَّهُ اَنْ دَعَ مَنْ تَحْمَلَ كَمْ دَعَ

اقوی کے ساتھ اور تو اس سے مرا مرد انسان ہوں گے کیونکہ جتنے صرف انہوں کے لئے بے قدر ایصالِ الغنیٰ نے
سلب کافرین، وہیں مرا لوایہ مکنیوں سے مرا رہے۔ مددِ قبولیاں اُنہیں سے کسی حق سے مغلاتے رہنے والیں کہ اُنکی راست پر
ہوت آجاتے۔ ایقانت سے مرا یاد آورستہ اُنہیں کی آئندگی میں باقر ان ہمیں کی اکتیباً حضور شریفؒ کے گھلات ہیں اُنہیں سے
ہمیزِ رب کی صرفت آیت و تکالیف میں طرف، حضور انور کی روزات کریمہ کے حضور اور اسریلیاں کی کشائی ہیں۔ بلکہ حضور ہبیر عصر
ہے مال مدد اُنکوں کا گھومدہ ہے۔ آخرت سے مرا دعا تو قیامت سے باہم دعا و فتوحہ پر دی جیاتا ہتھدا ہے اور
جیبطتاً عما لهم ذا مل سے مرا خاریٰ نہیں ہیں مجھے خوبیوں کی تحریری کہا جائیں کیونکہ مدت کریمہ و محسوس کے
قرآن پا کر ٹھوڑی۔ جیبطتاً مرویہ ان فی الزہادۃ کا فتح نہ خالی رہے کہ کافریں نہیں سے اس سعدِ اپنی کی
ہے ملنے پے مگر جنابِ نہیں ہے ملنے پے پخت کے لئے ایمان شرط ہے۔ اُنہیں ملنے کا گھومدہ میں دلالاتی ہے۔ کافر
کے سدے۔ نیک اُنہیں ہیں۔ ہن یہ جزوں الامان کا انوایع مملوں میں ہن استحکام اور ای بے ۱۷۔ مفتخر سزا
ہے مل سے مرا رہے۔ نیک اُنہیں ہے نیک اُنہیں۔ نیک جاؤں گے تحریرِ علیہ بالیٰ رہتیں۔ کی۔ خالی رہے کہ اتر سے
نہیں ہو رہا کہ جاتی ہے۔ خالی رہے چیز اور ایمان سے کمالِ عافیت ہو جاتے ہیں۔ نفر کے لامد کی نہیں اب تو انہیں ہے جاتی ہے
جیسا کہ صد عصتِ شریف میں ہے لذتِ اپنا اُنہیں سے یک اُنہیں مرا لویں اور ان اُنہیں سے بر سالمِ مرا لویں لذتِ خالی ہے
۔ ۱۸۔ سکنیت کر ٹھیک میں بدِ تعمیر یاں ہیں اُنہیں کریمیں ہیں مل بسیدار غوکار و مژکر کو اس نیبے ملبوسین میں ملا ضرور
شُنگی وہ آخرت کے لامد سے مکلف ہے جیسی ہی اسے نیک اُنہیں کرنے کی ہی سڑاٹ ہی کہ تمہے نہ لازم کر دے۔ پس گی یہ
قیامت اُن سب نوشالیت وہ فتوحہ اُنکی لئے لم ننکھمن العاملین۔ ان لامکانوایع مملوں میں تک لامد یہ وہ سب
ہمودا اُنہیں ہے۔

خلاصہ تفسیر ابن قریب میں عرض کیا گیا کہ اس آیت کی چند تصریحیں ہیں جن میں سے ایک تصریح کا خلاصہ یہ رہتے ہیں۔ ہم نے مذکوری مدد سے اسلام سے فریباً فرما کر ثابت کر دیتے ہیں ایمان اور حکم اور ایجاد فرمہ جو کہ بے مردی سے مانو ہے اسی سے مذکوری مدد کے حوالے میں باقی خود و تحریر کرنے کے آپ کے دل کام سے مذکوری مدد کے مغل طور پر اپنے لوگوں ایسا ہے جو میں کے لئے ایمان کے ایسے طبع و مکار ہیں گے کہ اپنی آیات میں خود تعریف کی تھیں جو یہ دنی کے آگر وہ صادر سے مذکور ہے مجھے مجھے تسبیحیں ایمان دے دیں گے ایمان کے اعمال یہ ہے کہ بدعت کی روایت کی انتہائی رسمیت اور ایمان کے اعمال کی روایت کی انتہائی رسمیت

موی طیِ اسلام کی ہاگہ میں حاضر ہے لور آپ امرف ایک سچی ہادیت کا عصا ہے۔ یہ ہادیت فرمی کہ کوئی نہ کہ کوئی مسکن مار فرم۔ کوئی میں گھنے ہے رب کی ہے نیازی کی شکن خضور والے دو قدر و دو قدرے خضور۔ وجہ فتنے یہ تھی کہ قرآن میں اپنے کو موی طیِ اسلام سے بنا جاندے گروں نے اپنے تکریب اکابر کا قرار کیا تکریب اکابر میں خلائق ہے جس سے نہیں بل اب تکارہ پاٹے ہیں اس کا تجزیہ مطابق رہے کہ انسان اپنی ایجاد امور اخلاقی خوار کرے پہلے بھی خاک تھا آنکھ و بھی خاک ہے کہ آنکھ کی میں تکریب کیا۔

فائدہ کیا۔ جن آیات سے پسند کردے حاصل ہوئے پس افاق الحدود بندوں کی بدیعت بھی، رب تعالیٰ کی طرف سے ہے اور گرچہ بھی اسی کی طرف سے ہے اگر چیزوں کی طرف میلان اور ان سے کوئی بندوں کو چاہئے کہ یہ رب سے ہم ایمت کی اعماک رہے۔ یہ فائدہ صاحروف سے حاصل ہے۔ آیہ مسیح کے مقابلہ میں اہل سلطنت کی قیادت میں اپنے کی تینی اس سے ہوتی ہے و من یضلله فلاحاً و سرفاً کندہ اگر قیامت خدا رہی تو یہی نہ کر۔ آیات قرآنی میں اترتی ہیں میں صرف کافی نہ کرنگی یہ۔ یہ اکثر بھی عنی یعنی سے مصل ہوا۔ حیر المکاروں تک برور ہر تین یہیں ہے اس کی وجہ سے انسان یا ملک پایا ہے و قرآنی نہیں سے خود ہوا۔ جائیداً یہ اہل الفتن میتکبر و نہ مصل اہل و اس ب کو شیطان گزہ کرتا ہے اور شیطان کو خوب خود سے گمراہ کیا جسکا بھی واستکبر و مکلامنون السکرین سے معلوم ہوا۔ چو حماقان اکندہ تکبر جن بھی اہم ترین بھائیوں کا حق تکریب رام ہے یا تکریب جن تکریب جدات ہے اس سے انسان میں کھاڑ کے مقابلہ جراثت سے اور وہیں نہیں نہداری پیدا ہوئی ہے مسلمانوں کے مقابلہ علم حرام ہے اللہ رسول کے مذہبے عجم تکریب جدیں کفار کے مقابلہ ملبد نازی کا تکریب میں جدات ہے۔ یہ اکثر بعثیر الحق فیلم سے حاصل ہوا اپنے پتوں میں فائدہ کیا۔ آیات سے ہم ایمت تھیں ملی آیات درجہ بندی میں اگر رب اکابر میلان مصل ہو تو براءتی ملی ہے۔ یہ فائدہ ان اہل الرؤا و اکل ایمنت سے حاصل ہوا اب فرما آئے یعنی بمکثیر او بیهدمی بمکثیر۔ چھٹا کندہ اگر نی کافی قابل پروار و اہد و اہ تو وہ قرآن اور آیات ایسیں پہنچنے پڑتی ہیں کافی ملک آئے ہے برق قرآن میں نہ کافر مسلمان کرتے ہیں پھر قرآن پڑھاتے ہیں۔ یہ فائدہ لا یتھنلو و سبیلاً سے حاصل ہوا۔ ساتوں فاؤں اکندہ تکریبے عکیاں ہوئیں جو جاتی ہیں کافر تھیں کیمیں کرے گر جاتی ہیں بھوکیا تھے جسے حبیطتم اعمالہم سے حاصل ہوا۔ اب یہ ہو گا کافر کافر اکابر اس کی کیمیں کرے جاہو جلدے جسکا احمد شمسیتے تھات ہے ذمہ دشیں ماتحت قاتل کافر تھے تکریب کا جواب بالکل تکریب وہیں کاس کے انصاف کی وجہ سے ماتحت قاتل کا اس کی سلطنت کی وجہ سے آئیں عوام فائدہ بڑھتے تکریب کا جواب بالکل تکریب کا جواب ہے اسیں ہے دیا گی۔ اگلے بین میں جیسا میں مرتدا زندگی دے گا کیونکہ انسان نے کمزوری مصل نہ کیتے تھے اکندہ تھیں جن کی اسے سڑائی گئی۔ ہم بیحوزون الاما کانوایعملون سے حاصل ہوا۔ قوانین فائدہ دکانزی پر لیلیں قاتم قاتل کافر تھے تکریب کا جواب بالکل تکریب وہیں کاس کے انصاف کی وجہ سے ماتحت قاتل کا اس کی سلطنت کی وجہ سے آئیں عوام فائدہ بڑھتے تکریب کا جواب بالکل تکریب کا جواب ہے اسیں ہے دیا گی اور ملزاد و غیرہ اور اسے کستہ کی بھی یہ فائدہ بھی اشارہ۔ الاما کانوایعملون سے حاصل ہوا۔ کیا عوام فائدہ کیا۔

پسے تیک اعلیٰ کا اوابہ در سر۔ تو نکاحا بسا کے لیے کندہ کا کہاب در سرے کو میں بخالہ کشکھا تھیں کیلیں جمل بھی
نادے گئی ہر یجز و نالا ماسکانو یا عملون۔ ماضی اور فریضہ دو زمان مرف کی میں کی مردست کی گئی دسی
بھی عطاں گئی۔ پار حوال فائدہ: کسی کافر کو کوئی مسلم اپنے تیک اعلیٰ کا اوابہ نہ تلے اگر تلے کہا پہنچے کافر نہیں یہ نادہ
حبطت لله عالمهم سے ماضی اور ایسا ان تے اپنے تیک اعلیٰ جلدیں تو در سرے کے اعلیٰ انسیں ہے پہنچیں۔

پسما اعتراف اس آیت کے سے معلوم ہوا کہ فور کرنے والوں کو آیات ایسیں خور کرنے کی اوقتنی ضمیں ملنے اور چاہئے
کہ غیر حکمر و کب رہائے ہے، اگر کسی ملائکہ کے سے جو اوضع اور سکھر ہزار جان لوگ بھی کافر رہجے ہیں اسی آیت کے دوست
سلیں جواب: ایت کا مطلب یہ ہے کہ حکمری و کافر تعلیم کی طرف سے دو کے چلتے ہیں کہ ان کے اعلیٰ اور حکمر و کافر
ہے تھیں حکمر و کافر اپنے ماگزین کا اعلیٰ ہے دو کے یہیں جیسے شیخان کو کرو دوست رب کی طرف سے پہنچا جائیں پھر
شیخان، سروں کو کہا کہار رہنے گے یہی اعلیٰ کا کندہ سروں اپنے ماگزین کا بہدو سرا اعتراف اسیلیت حکمر و کافر کے
ساقی بیرون کیں کیں ارشاد: اب حکمر و کافر تھیں اسی تاب جواب: اسیں اس کے مقابل حکمر و کافر ہے کہ حکمر و کافر کے مقابل
حکمر و کافر حق بگلہ پاٹھ ڈاپ بے ہیں صفات انجام، کرام اولیاء اللہ عز وجل میں کے مقابل حکمر و کافر کے مقابلے کے لیے پاٹھا اڑاٹ
ہے کیونکہ حکمر و کافر حق ہیں اسی نظر کے اپنے اولوں پاٹھا اس احمد صدیق میں ہے وہ حکمر و کافر ہے مددوت کیوں کہ کافر حق
ہیں ان کے مقابل حکمر و کافر ہے۔ فذا الحیر حق فیلہ بالکل درست ہے۔ تیرا اعتراف اسیلیت حکمر و کافر کے ساقی فی الارض
کیوں ارشاد ہے جواب: اس میں الشادہ یہ تاکہ زمین سب سے زیادہ بگرد اکابر اول ہے اور رب سے پیش ہے کہیں ہے کہیں ابوا
اٹ اسکا نہ فیروز سب اس سے لوٹیجیں اسی توکی گوہا ہے کہ حکمر و کافر کے کہ اس کی اصل بھی ہے اخْرَاجِ اُنْهَى ہے دو
تہ اور تھیگی ہے زمین پر ہے حکمر و کافر کے۔

اے ہمارے ہے مقابہ غال است غاک شر فیل از آنکہ غاک شری

چو تھا اعتراف اس آیت کے میں تین بکانیوں اور شوہوں ایک کے بعد لا یوم متواہا ارشاد ہے اور سر کے بعد لا
یمتخدنو صبیلا ارشاد و ایسر کے بعد یختخدنو صبیلا ارشاد ہے اسی تھیں کیا لازم ہے۔ جواب: ہمیں کلی گھنی
کی ہے مفہیم گھنیں ہاؤ اسی تھے دو سری چکر کے تیک اعلیٰ قبول نہ کرنے کا تھا کہ ہے تیری تھا ان کے پرسے اعلیٰ ترست ا
تیرکہ بے فریضہ ان کے تین جرم تھیں مل جا کر فریضہ گئے۔ یہی کافر اعلیٰ نہ اعتماد ہے لیکن کی اصل ہے اس نے اس کا کر
پلے ہوا اور سرے گیوب کافر بھائی فیلا کیلپا پچھوں قاتمه ہے اس آیت میں بعد مسلم اور ایسے کہ تیک اعلیٰ نہ اسکی
وجہ بیان ہوئی آجس کا اعلیانا کھو لی اور شوہ و ایسر کا ایسکی متوابہا اور آخریں ارشاد اور اذکر
بانہم مکنبو ایمان تابور سب سے ایک ہی ہے اس کو ہو رکھتے ہیں۔ جواب: ہمیں کیا اسے سے مرو ہے کتب اللہ کی
آئشیں اور آخریں آیات سے مرو ہیں صفات الجیا، کرام ایک ذات ان کی صفات فیں کے کیا لامع۔ مطلب یہ ہے کہ کلام
نے اعلیٰ سے چھوٹیں ان کی صفات ان کے گھاٹات کا کار کیا اس وجہ سے وہ آیات قرآنیہ و فتویٰ اعلیٰ نہیں اسکے کہ نیچے اعلیٰ
تمہارے اعلیٰ اعلیٰ کافر رہیں ہے نی کافر اعلیٰ ساری فیزیں اس کے کافر رہیں ہے اسی تھا اعلیٰ اعلیٰ کے آئٹھے سے جدا ہو کر۔

ال کو ان سے خدا پیدا نہ کرے ۔ بے کسی لوت لے خدا نہ نہیں
 چھٹا اعتراف نہیں ارشاد، احکام و اہتمامہ افغانیں، لاوگ نہیں دے دے سری جگہ قران کیم فرمائی ہے کہ رہب تعالیٰ
 یعنی کوئی کوئی نہیں دے دے سری جگہ قران کیم فرمائی ہے کہ رہب تعالیٰ ہے کہ رہب تعالیٰ
 کسی ملک میں نہیں دے دے سری جگہ قران کیم فرمائی ہے کہ رہب تعالیٰ ہے کہ رہب تعالیٰ ہے کہ رہب تعالیٰ
 ملکت، رب تعالیٰ بکاریں فدا مکروہ و سری خلقت پر ضرور پکار فرمائی ہے یہاں میں دے دے سری خلقت مرد ہے۔ سلام
 اعتراف نہیں ارشاد ہے اور اکفار کے کفر کی وجہ سے ان کی تکمیل ضبط ہے جو ہم احمد شاہ سے باہم ہے کہ نکار و محی میں
 کی تکمیل کا پکیں میں جاتا ہے جی کہ بوب کو صدر ہر کی وجہ سے دل کی خوشی کی وجہ سے اونچیں تسلیں ہے تاہمی شریف ہے
 آیہ اس حدیث کے مقابلہ مسوم ہوتی ہے۔ بوب: سچی احوال کا طلب ہے اولیٰ سے بحاجت دیا ساند بنت میں۔ جا-
 سکت، بہذاب بنا کر، چنانچہ یہی اعیش میں جانی کا کل کے یک احوال سے بھی بہذاب کلے۔ جیسا یہاں اکثر اگر من یا خام کا فرزے
 مقتل بگئے بذاب میں ہوں گے۔ جیسے ماتم ظائل نہ ڈینے والا ہے صدر کے پیارے طالب کے ان سب کے مذاب بکھرے ہیں۔
 تفسیر صوفیات: انسان میں قدرت نے دو حرم کی آندر دیوبیت، جیسے ایک آں تکمیر و خواری، دو سری آں تخلی و محبت
 نے دو ہوں حرمی آں کا ہم بے جاں بخانہ اور دو تکمیری آں ایک میریں ایک احوال دینے و تامیج دین کو جانہ، غاصتہ بیوی
 ہے۔ کمر میش رسالِ محبت نی کی آں، اول کے حرم بخوبی کر رکھا ہے۔ صوفیہ فہadt ہیں العشق نہ تعریق ما-
 سوی المحبوبہ ملٹن، ہاں ہے جو محبوب کے ماساب کو جلا اپنی بے مکمل لطفی ہے کہ ملٹن رسال کی آں تکمیر
 غوری آں کر بھی ملڑی ہے یعنی آں کو آں ملڑتی ہے۔

اے ختن جو ہے مودت پتے سے پتے سے ॥ ہاں آں بخارے گی وہ آں کلائے ہے
 یعنی آں اند کے مارے کسی ملکاں میں ہے اسے ملایں سید ماکریتی ہے۔

این ملٹن نے ترے سب مل ایسے کلائی ۔ مدت سے آرزو ہی کہ سید ماکرے کوں
 سارے لشکل فرق، ایسا یار کو عشق کی آں ہی جاڑا کر لی ہے۔ شیطان لوگوں کی صحت دیگلی ہے، جس کے کئے یہیں مجرمی
 آں بوب احتیٰ ہے اور دھانل لوگوں کی جگہ ان کے ارشادات بکار ان کی نکاروں میگی ہے، جس سے ملٹن رسال کی آں
 بہر کلعت بے مدد و مصلحت رسال کی آں میں لکھ کر یقین کار جیتا ہے پر اکٹھے۔

بلاد اللہ ملکوں تحت حکمن و وفق قبلی قد صفاتی

اس کا سمجھاں لکل برحق، تائب اس آیتے کردہ میں پیا تم کے بجاہر تکمیر کا اکتب کے ارشاد ہے اکرہ دوک دین میں بجاہر تکمیر،
 خود کریں کے اپسیں آیات ایسے بخود رہا ہے کا کرو، اند لی ساری آیات کم کر ایمان نہ لائیں اے یہ دل چکی میں
 ضمیں اکڑتی۔ ملٹن اپنے میں مخصوص اڑوں میں کر لیں کارہیں ہے کہ یہ اکیتے ملٹن کر بیکی طرف سالیں۔
 جدیت کی مداری بیکاری، کم کر بھی ایمان میں است کریں کوئی نکلی بخوبی مل کے قبول کر لیتیں، اس بجاہر تکمیر کی مچی سے
 آں کمی عیا بیان کو جانچی ہے بگراتے تباہی تھی آں ہے جو ایمان کی بھیج جا کر کوئی نہ رجات، اسکے ہے تباہ کی رسال

یہ نئی راکھم حججیوں سے نقصان پوریوں لئے مدد اور بیان کرم انتہی سے مکمل ہو جائیں گے۔ طالب داشت ہے کہ ایسے حججیوں کو آئیں جو ٹینیں لی کر ان لے، دماغ اور تک نیں پنهن گے۔ ایسے کیاں سوتیں شعائیں، عجیب ہائیں پڑوں خارہ، قیچیں ٹھاکوں، محپ نکل نہیں پہنکیں پیغام حججیوں قرآنی آیات سے الفاظ سب اُنیں پہنچتیں اور اُنیں دعویٰ اور اُنیں مبتکن انتہی جاتی ہیں کیونکہ ان اور قسم ملک نیں پہنچتے ہیں کہ زمانہ و کوئی دُستی ہے جیسی پہنچیں یہی صورت ہوتے ہیں ملک ہاتھ ہے ۔

- ایک طبقہ مدرس نے بیان کی ہے ۔ بھتل کو محبوب، دعائیں جاتیں ہیں جاتیں ہیں اور بیان و شدید مصلحتی کو دیتے ہو رہے عکس پہنچتے اسی طلاقتی سے کہ اولاد ادا، اس داری پڑھوں۔ رب فرما آتے صراحتاً الذین انعمت علیہم ۱۲۳۷ میں حمل حضور رب تعلیم اور رب فرما آتے الدرس على صراحت مستقیم ۱۱۱۸ میں خلیل بادیت "شور مر جعلی" اس طبقہ رب فرما آتے انکے المرسلین على صراحت مستقیم ۔ اور یہ تو یعنی نکل ایک دوں بیکل و شدید تر وہ مصلحتی ہے کہ رب فرما آتے انکے المرسلین دکھل کر ایک لامی ہیں طاقتیہ بیکھ کر اپنی غاری مارے ہے ۔

وَاتَّحَدَ قَوْمٌ فُوسِيٌّ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ حُلْيَةِ مُعْجَلًا جَسَدَ اللَّهِ خَوَاسٌ

اور نیا یا قائم نہیں کی یہی سمجھے ہے اسی کے اپنے ناسوں سے بھکڑا یعنی ایک جسم کو جسم کے نئے آرٹیفیشی اور جوں کے بعد اس کی قوم اپنے بیرونیوں سے ایک بھکڑا اسی ویٹھے بے جان کار عزم کاٹنے کی فوج آور رکنیا

الْحَرِيرُ وَأَنَّهُ لَا يَكْلِمُهُمْ وَلَا يَهْبِطُ إِلَيْهِمْ سَيِّلًا إِنَّهُ خَدَّادٌ وَكَانُوا

سبھی نیس ریکھنا انہوں نے کہ بھکڑ دوہ سیکھا کر جانا ہے اور دیکھ دیا اور کہا کہ اس ایسا کہ راست کی تباہی اس ایسا کہ

کیا تھا جس کو وہ ان سے بنا کرتا ہے اور ڈالا۔ ایک دوکھ دیکھ دیتا ہے اس سے یہاں اور وہ

ظَلَمِيَّنَ وَلَمَّا سِقَطَ فِي أَيْدِيِّ رِبِّمْ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلَّوْا قَالُوا لَيْلَنَ

یہ اس پیشہ کو اور اسے وہ تمام رہیں ایسا یہ اسھوں کے بیل اور دیکھنا انہوں نے کہ بھکڑ کو اس بھگتی دے

کام قصر اور بھکڑ کے اپنے اخنوں پر اور بھکڑ کو جنم پہنچے۔ تو یہ اگر ہمارا رب

أَهْرَى رِحْمَنَا رَبِّنَا وَيَغْفِرُ لَنَا اللَّهُمَّ أَنْتَ مِنَ الْخَيْرِينَ

کو تو سکر ایسا کر جو دیکھ سکے گا، اسے رب نہایا اور دیکھ کر ماہم کو تو ایسے بھوپالیں کے ہاتھوں والوں میں سمجھتے

تعلق: جن نیات کا پہلی لگات سے چہ مل تعلق ہے۔ پسلا تعلق: پہلی آیات میں موسیٰ ہی المام بکھر جانا تو پس انہیں ترتیب ملادی فہری نوتوں کا کر، اسی ترتیب تلاجہ رہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے پہلے ان کی قوم سے کیا یا کوئی بھی کے العادات کے ذرکر کے بعد قوم می پید کرو رہوں ہاتھ کے، و سرا تعلق: باب تک قبیلیں کے پہلیں پتے ہوئے اسرائیلیوں نے آزادی ڈال رہا، باب ان کی مدد ملائے بڑی خوشی کہ: درہ بابے کہ ایسی یہ آزادی رہا۔ آئی دو گردہ: گئے کویا عطا نہ تے بعد اس نعمت کی ہاتھ کی ہاتھ کے برابر تعلق: بھی آیہ میں فرمایا کہ حکمین لوگ نیتی ایسے ہے خود مہربتے ہیں اس میں خود نیتی کرتے اب اس کی مل جان ہو رہی ہے کہ دیکھنی اراحتی غدہ تعلق کی، موسیٰ کی نیتی کی وجہ کر کر بھی ہے، سستے کے کیا کچھ آیہ میں ایکہ خوبی کا کر قہاب اس کی، ملی داشتہ، رہی ہے۔

آفسز و اخندقوہ موصی: و بطل یا بہ اس نئے دلائل اسی بے اتفاقی کے میں یا بیٹھا حادثہ تھی۔ میں کسی کو پہنچ کر اس سے ہٹلے اعلیٰ کے میں میں پے کیوں کو گے اس کا تسلیم بھی نہ کر سکتا، اسی بے اگرچہ اعلیٰ کے، اصل ساری طرف کرکے نہ قریباً سارے اسرائیلیوں نے اس کی اس کاہیں بد کی تھی بخوبی اس حرکت سے، اپنی تھا اس نے ساری قوم کی طرف پر کام شریب کیا کیا قوم، اسی سے مرد اُپ کی صحیح قومیتی ایسا اراحت ہے کہ ذہنی قوم آئی گل گھنچو ج کریے دگ مرد، اس پر اپنے تے مرد اُپ کی خاص کریبی کا لذتیں ام قوم نہیں: دلکشا، بعض مضریوں نے فرمایا کہ حضرت ماریان طیہ السلام کے سارو بیانی اسرائیلی مہزر کی سکھیں پتے تھے اسی نے اپنے بھائیوں صرف حضرت ماریان طیہ السلام کے لے، مالی بدباعضی و لا خی اندازیں تو سے مرد اساری قوم مرد اپنے بعض نے فرمایا کہ اکثر دوگ اس ٹرکیش ترکلاریوں کے شے یعنی مخنوٹا بھی رہتے اندازیں تو سے مرد اگر قوم ہے یہ دسرا قل قوی ہے (تیرپر کبر خاندان وغیرہ) خیال رہے کہ ساری کامیابی، اسی قیاس کی میں اسے ایک پیاری پیغمبر کی تھی جس کاہم سماجو تعاون کر کر یہ حرام اتفاقیہ تعلق نہیں اس کی پورا شہزادے اے موسیٰ اُنہیں اور گیم، نہ اور حضرت یہزیل کی آنونش میں پورا، شہزادے دلماوسی، دلفرب بیان ہے اے۔ ایک شاہزادے۔

الى الصرى لم يضلني سعيد بن الاشل

فموسى الذى زيهه جهيرين حكافو

و موسى الذى زيهه فرمون مرسى
وکبو تیرصلی یہی مقام ہے جال پھر زانہ والا ہو سی یہزیل ایسی ساری تھا قومی اس کی مدد، اس کی رکات سے راضی من بعدہ من حلیهم۔ یہ دلوں چار گورہ متعلق ہیں اتفاقی کے سارا دن ایسا کیا ہے، و سرا من۔ صیت بالبعد کے صحیت ایں بہذا ہے جل میں ہے حلیمه کی یا حسن نی چیز قدمی تھی قدمی ہے جل سے مٹا جیں زرع و متنی تو اُرائی کے لئے پس ابلوس بعض مضریوں نے فرمایا کہ زیر قرمونیں کا انتہا اسرائیل ایک شہری کے بندے اس سے اگذاشتے ہیں، غنی قرمون سے ایک دن پلے۔ گاہ فرمونی اوگ اپنے اس زرع و کوچیتھے کے لئے اسرائیلیوں فرمائیں ہوئیں اور، اگر قرمون میں غنی ہوں۔ بعض نے فرمایا کہ فرمونوں سے اور بندے کے بعد سوندھ دستہ ان کا سارا زیر پر کارہ پر پھیک رہا تھا اسی اسرائیل نے اخیراً۔

یہ سارا زر ادب اسرائیل کے تقدیر میں تھا بلکہ اس سب کے لئے اس کو پچھے تھے۔ قرآن ایم فرماتا ہے۔ ولفہتہ
کانوں افیہا فکہین کذلک و اور شہادتہا قوماً (تہرین۔ بہرالیہ) بیوی مال نیست عادا کہ اسرائیل اور
کے لئے اس کو سمجھتا ہے۔ یہ دراثت کا قلا (تیریک) ہاضم نے فریاک رسال رنج روکی نسبتی اسرائیل کی طرف صرف بندگی ہے
مکملت کی خصیں (رسانہ العالی) بہرالیہ رسال ساری نے سادے اسرائیلیوں سے رفع و معجم کیا ماحلا جسدا اللہ خوار ہے
انقدر دن افضل ہے ماحلا کیتے ہیں گاٹ کے پیچے یعنی چھپے کو در گھر گھری کے پیچے کو مر گھری کے پیچے کو بیٹل کے
پیچے کو محل بیڑے کے پیچے کو بیٹل اسی کے پیچے کو محل کرنے کے پیچے کو جو جو ہنی کے پیچے کو ناشت جھوک کے
پیچے کو فریش گھر کے پیچے کو سہم سر کے پیچے کو خوش شرمخ کے پیچے کو ریش شرمخ کے پیچے کو ریش امریکی کے پیچے اور لوت
پیچے کے پیچے کو در گھر گھری کے پیچے کو محل کئے ہیں (رسانہ العالی) ماحلا کی جن عجاجیں آئیں ہے اس کے لادہ کو
محاجلہ کا باہم اتنے پہنچ کر تھی اسرائیل نے اس کی ۷ مشتملیں جلدی کی تھیں اس سے چھپے کافیں ہیں اس انہوں نے اس کی
پیچے محل چاہیں (ان کی جس کی سماں) اور ہاں پس میدان میں قدر ہے (رسانہ البیان) جس مصلحت اولیٰ ہے اس پر
مظہر یا ان باختہ اس کے سماں ہیں جس کے پیچے ہمچرے ہیں فریاک رسال جسم مام ہے اور جسم مصلحت اس پیچے فریاک رکھتا ہے اس
جسم کو جسم کئے ہیں مگر بعد نہ اس اے کو جو دیجے ہو اور سن العالی (اہد فرمایا کر) وہ محل چھپے کا افسوس تھا یہی آئی
ہندو گھر کے قتل کا اس اے پنچھر میل کا لانا پیچے ہیں بلکہ کمال کو حصہ نہیں کھان دیا گی وہ بجود تھا یہی سو ایسا نک بڑے تھے اسی میہدے محل
و فرمودہ صلن بن جاتے ہیں ان کی حقیقت تہذیل ہے: «جالت ایسے ہی حضرت جبریل طی اسلام کی گھوڑی کی ہلپ کے پیچے کی طاں
ہیں اس نے کے پنچھرے میں پڑتے ہی اس کی حقیقت تہذیل ہو گئی کہ خوار بہمنی مصلحت ہے لیکن وہ محل ہے جس کے پیچے کی طاں
بلکہ اس میں زندگی پیدا ہو گئی وہ تو ازا کرنے لگا خلیل رہب کہ چھپے کی آواز کو خوار کئے ہیں بلکہ کی کو ازا کو تھی بھیزی کی ازا کو
لیا وہ فرم کر اس کی شوستہ دل ازا کو سبب کئی کو ازا کو بدلائیں اور گھر کو مسیحی کو ازا کو تھی بھیزی کی ازا کو
آواز کو قبایع نہیں کی تو ازا کو مواد اگر ہے کی تو ازا کو نہیں لگھوڑے کی آواز کو سیل اگر نہیں کی آواز کو مواد اور وہ محمد سون
ہیل کی آواز کو خوار و غریبوں کی آواز کو ضیب پڑی کی آواز کو صر صد سلک کی آواز کو حقیقت کو ترکی آواز کو حدیثی قمری کی
آواز کو کئے ہیں یا کی آواز کو سنت اگوے کی تو وو کو ہیں اور وہ سب میں کی آواز کو تام امریکی کی آواز کو حقیقت سانپ کی آواز تو
چھپے سینڈاک کی آواز کو حقیقت یا کی آواز کو جو ریپ ہے کی آواز کو منی کئے ہیں (رسانہ العالی) فرگ جس مصلحت اولیٰ کی پیشیا کر
وہ محل سوتے کا برس نہ تا بگد سوتا ہوت پیسی تہذیل ہو گیا انہاس سوتا اتنی چھپر ان کی اقاو لعل خوار فریاک ریپ ہے
کہ وہ محل ہے جان جسم نے تا بگد نہیں اور اتنا آواز تھا تا لمبیر وال نلا یکلهم ولا یہ دیهم سبیلا۔ اس
ذیل میں یہ وو کی انتہی علاقت اور بے عقلی کو کہے ہے اور اس دید و فقہ کے لئے اس فریاک اے اور وو یہ تھے مرا داد
تو ازا کا قور ہے یا آنکھوں سے دیکھنا کی میر چھپے کی طرف ہے۔ کلام سے مرا دادے سوال تو اپ کے طور پر کافم انتہی رہا
ہم فرمایا کہ ان سے کافم نہیں کرتے۔ مرف آواز اک تاریخی ہے مگنٹو کرنا کوئی لورج ہیں نہیں اسی دنیا کی الہی خودی۔ اس
ٹیکس تا اگر کوئی بولا ہے مسافر اس سے راست پر وہی تاریخی کے اثرت کا استیا ہو جائی ہاتھ ہاتھ ہے جب اس کی بھروسی

عذوری کا یہ حل ہے تو وہ محض بے جان تباہ وہ اتفاق نہ کیسے ہو۔ مکاپیہ جو الیکٹری پلٹ ہاتھے ہے نہ بے عمل، یا اسے جی سکھ سکتے ہیں۔ خیل رہتے کہ لد تھی اپنے دلوں سے لام بھی کر سکتے اور اپنی ہدایت بھی نہیں بخواست اپنے انتیاء کرام نہیں اور پڑا روح الحام ہمیں ذکر خصوصاً اتفاق نہ کانواظلمین میں اتفاق نہ کیا۔ مگر اس طبقاً خداوند میں ان پچھاں سخنان میں مارنی درکشی نہیں ہوتی، وہ لوگوں کو جگہ نہیں دیتے جی کرتے ہیں اس کے آگے بہت بھی جانتے تھے اس نے اسکا انتہا۔ اس کے نہ ہستہ مارنے کا نہ ہستہ جاتے ہیں تھے، دروں الجیانیں ایک دو دو لکھ میں کرجاتے اور درجہ و چوبی میں حاکمیت کر کے اپنے تھے تھے (درج العالی) میں فلم۔ صحنِ مشیر و خداوند میں بے حکمانویا۔ صحنِ صاروں بندیا۔ یہی نی ہمیں ہے لیکن اور ہمارے گھنیا ہر قرآن کا علم ایک حرم اور تمامتی تمدن کا فنکار پھیلانے کے لئے اپنے ان میں سے شیخ ہے۔ پسی کوئی تھا کسی لے انسوں نے، وہی یا اسلام سے کامنا کر رہا۔ کوئی عبور یاد میں لور پھیلانے کے وقت وہ مشیر ہوئے اور پھیلانے کے بعد بد کارہو۔ لے۔ بھرنا بانج کرنے لگے۔ شور پاک رکن لکھ کامل۔ ہمیں سرخ مشیر بیدا۔ و لم سقط فی ایدیہم اس فرمان مالی میں ان بھاریوں کے دوسرا مال ہا کرتے ہیں اور ایک خاص خوار و استعمال ہا۔ ابھی اس نی اصل مہارتیوں پر سقط فی ایدیہم شرم و دلہم اتنی اپنا تھا۔ اور مدت چھانٹے اس بات اور داشت اس کے احتیاط کیا گیا ہے۔ اس کے اتحاد کے لئے اق رہتے ہیں۔ فی بعض علیٰ تے اسراری ایسا سقط کا مال لازم ہے۔ بر جمل سقط حروف و حکیم، بیکاری اور فی ایدیہم ان کا ایسا مال لے رکا یا کیسے ہر بیوی بھی جب نہ اسٹر شرمنی کی ان کے اتحاد پر واقع ہے۔ اسی اکتوبر میں کوچلیائی خوشی و شرم و دلہم اپنے اپنے احتیاط کیا ہے۔ اسی مخت نامہ ہوتے۔ اس فرمان مال سے مطمئن ہو رہا ہے کہ یہ جو باری حضرت وہی طی اسلام کی وہیں سے پہنچی۔ اپنے کیر رام ہو گئی تھی قرآن نہ اس کا تصور ہے، میں جیسے اسلام میں اتنی ہو۔ یعنی مفتری جس قبولیکہ یہ حکومتہ نہیں قوانین سے پس ارب میں مشورہ نہ قائم ہے اس ہمارت کی تجویز میں ہے۔ شایدی گھوسیں کی بھن۔ کماں سقط مقاطعہ ہے۔ مخفی۔ مخفی۔ کہا بھن۔ کہا سقطے۔ کہا سقطے۔ ہمیں تھے۔ ہر سوچوں میں زندگی بھلی۔ ہوئے بھن۔ نہ مار ان کا۔ ہوئی صدر تھیں ہے۔ اسی دلخواہ۔ یہ افغان قبیل مشرقی میں سے ہے (درجن العالی) وروانہم قدھریلو۔ یہ میں سطف ہے۔ سقط پر اور وہ سری شریا ہے۔ یہ سے مرد بندی پر تھیں۔ ضلال۔ تر مرا کہ جے لیں اسی تھیں۔ ہو یا۔ اسے۔ اپنی ان گرائقی وجہ سے کلاں کے قال واللئن لمیر حمتارینا و یغفر ل تعالیٰ الحکومش من الغرسین۔ ڈکھ کرہ شہ خون لی رہا۔ قول سے مرد بندی قل قل بے میں سوچنیا زبلی قل لئنی زیان سے کہا۔ مستیلے، یہی بے کلاغی اور میں آغا کوئی خلام ہے۔ کہ تم اکتی بھی میں کا اصول موافع کیتے خاصوں میں ہاتے خسوارہ سے۔ مخفی۔ را۔ احصل۔ میں اصل پوچھیں ہیں جسے لور پاک جگہ کا گھر پار ہیں جیاں ہو جلو۔ اونچے فیر۔ یعنی اس لوں۔ نہیں سوچنیا زیان سے آغا اور فیزا۔

رب تعالیٰ ہمیرے حضرت مسیح اصلت میں رہیں۔ نامہ یہ بتے کہ یہ مسیح مسیح علیٰ اسلام کی تکمیل تحریت پڑھی، اُسی نے آپ ولادتی طاری تو آگئے۔ رب ایت امریخ خود خوش ان میں سے بخشے۔ یہ مطر تکمیل دن العمل خدا و نبی نے فرمایا۔ واقعہ ۱۷ می خلیل اسلام کی وہ ایجمنی جو الوران سے یہ کملت ایجاد کیا۔ تبید بیان۔ تبید اللہ

کے عکس ہے وفا و رسول امیر سرمال میں کوئی حکومتی ہوئی۔ قبیلے دو رکن ہیں۔ حل سے اپنے نکے پر شرمگی اور زبان سے محل کے خالا اور الٹھم قدم چھٹلوائیں؛ لی شرمگی کلا کرکے ہوئے، قال والوائیں؛ ہبی الفاظ تازیہ تو اسرار نو گوں سے یہ کام اگر ٹھانی گلوبکی طاریہ تھے، پاہوڑی طیہ اسلام سے یہ کام اگر اٹھ کے نہیں ملیں تو اس کے گورنمنٹ پر ہے۔ قبیل رہے کہ ان کی یہ قبیل ہوئی اس نئے قرآن بیویوں ملبوڑیوں کے ذکر کی اگلی احمد حقیقی کی اس گزندگی کا اندازہ تھا تو اور اخادر میں فرق ہے جیسے مرد و مصلحت و نیت، اتنا تپ بھی کرے اور کفار کے ساتھ روزے بھی دلکھے چڑھے۔ فرمولی بند، گراز تھے گر محمد۔ تھے ایسے عنبر کا تندہ ہو گیا تو اسکی مردستھے۔ اس کا تکالیف از مہوار۔

فاماں کے نام سے پہلی قاتمہ محاصل ہوتے۔ پہلی قاتمہ: حضور ﷺ کے صحابہ جناب مولیٰ طیب امامتِ صحابہ سے اسی افضل ہیں، یعنی موصیٰ ہی اللام صرف پانچوں مولیٰ طیب امام سے عاشر بہرے تھے اور اسی مدت پرست ہے، کہ تم صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشت طریق پر پڑے قائم رہے، ویکھو صاحبین مجذوب کے حالات ہمیں ہی ادھر آئے، مونجیں ہو، بیکرت کر کے بیدے مخواہ ٹھیں، پانچ سکنی قاتمہ، واتھنڈو موسیٰ سے محاصل ہوتا تھا قومِ موسیٰ میں خود رہا۔ دوسری قاتمہ: جنہوں کو کہا جائیں گے، وہ کوئی اس سے راضی نہ کتاب جرم ہے۔ یہ قاتمہ قومِ موسیٰ فرانس سے محاصل ہو، ایک لکھ پیغمبر ارسلانی نے پہلی قاتمہ رہے۔ ساری قوم کو بھٹکتے اور ٹھاکر کر کے دوڑ یا ڈرد گزجتے ہی اس سے راضی پر قیصل

نکیوں کا ہے کہ تم کر کاراہس سے راضی ہو سب تھی ہے۔ تیرفا کامہ نوکی فحش اور رسول نے محبت بیان نہیں ہوتے نہ اپنے علم پر خداوند کی محبت اخیرت کے کہہ جیت الہوں بالکل مکمل کو حقیقی ہے۔ قائدِ علی قدم موی فیصلے سے حاصل ہوا اگرچہ اسلام کی ارادتے الہی انس میں آئے تو میں علی امام کے ہرسن کے ساتھی تھے اسون لے فرمون گواہ ہے خود گروں کو سمجھے میں کرتے دیکھاوارہ سے ملبوڑی کے ساری کی چند روزہ محبت نے اسیں ہوا کر رہا تھا وہ اس سے محبت پکاریں چو تھا کامہ نوکی فرمائیں کے تھات کلیپٹ اسیتے میں ان کی کرکت سے حقیقت بدل جاتی ہے۔ دیکھو حضرت جبریل طی اللہ اسلام کی مکھوڑی کی بھپ کی ناک نے اس کے پھرے کوچھ گچھ کا پھر اغاڑا یعنی مونے کا کوشت پذیری کھل بیل میں تبدیل کردا ہوا اس میں درج ذال ولی یہ تاقد و معجل حصلہ سے حاصل ہوا اما رے حضور کلام اکبر اعلیٰ ہے اسکی کلیپٹ میں اسکی کلیپٹ میں ہے۔

چو ہم این است ہم اورچہ باشد! گرفتار ہو ازہر باشد

پانچوں قائد و نافرجنی کامل اگر مسلمان کے قدیمی آباء سے مسلمانوں کے کامک ہے جائیں کے یہ کوئی صلحیہم سے حاصل ہوا۔ دیکھو رب نے فرمان کے زدوں کا کامک نی اسرائیل کو قارہ بیان میں کی برکت سے رہنا پتخت۔ پھر ایمان کیا قاچور اس میں زندگی پیدا ہو گئی یا نادہ جسملا اکور لمعنیوں سے حاصل ہوا اک خوار کی آواز کو کئے ہیں نہ کر سکیں لیہ نویز کا مصل پھرے کو کہتے ہیں نہ کہ پھرے کے عسر کہ۔ سلوک فائدہ میں نئی صوفیوں اور ایمانیہ نیوں دیواری کا چین گوہ خدا عمل کر کر بدیکی اسی خلیل مطہار اہم بہ کی اپنی صورت اسرائیلیوں کی اقلیت ہے وہ لوگ پھرے کے آئے اپنے تھے۔ مسلمان کو سکون والیں کا ہے حضرت محبہ کرام حضور انور کی بارگھائیں اپنے اربد سکون سے پینچتے مکان ملی دو سهم الطیور کو ایں کے سروں پر چیزیں ہیں جیسا کہ احادیث شریف میں بتے دھرداروں کی بھل شریف میں سکون اور ایوب اور ایام تھا تغیر درج الجیان اس جگہ روم الیان نے دید رقص توقیل دیوبیوں میں سکھلکوی ہے گریوں کی سکھلکی بدلیں اور قص اور دد کے سکھلیں ہے سمجھ دلہ ایسے صوفیوں و فدائی الرسول کے درجہ میں ہیں جن کو ہدایہ فیر اخیری ہے۔ ان کا سعید الکار ہے رب تعالیٰ ایسے طبلہ اولن کے سکھل فرماتے ہے وادا سمعوا ما نازل الرسول تری لمیتم تغییر من النعم اور فرماتے تغشمر منه جلود الدین یغشون رب ہم ان بزرگوں کے لئے قول الی ہے پیسے مریض کے لئے وہ علاس یہ ہے کہ قول افیروں رسول کی وادا ہے ہے یہ درد نسبت ۱۳۵۴ دراپنے برد داشتے ہیں اس کی سکل بیٹھ جادا تھی حمداللہ میں کی ہے۔ آگوں قائد و فلامگی ریب تعالیٰ کی صحت ہے اس کا کار کفرتے یہ قائد لا یلکھمہم ہے حاصل ہوا اک رب تعالیٰ نے پھرے کی امورت کی اُنی فبلی اس کے کلام تر کرنے سے اک رب تعالیٰ کلام اس فرماتا ہے بھی اللہ نہ۔ کے نوال قائد و فلامگی ریب تعالیٰ کو محروم کر کے رب تعالیٰ سے علی کی درخواست کیا تھا۔ اسلام میں قبے ہے کہ گزشتہ دہل میں صرفیے کام قبیرت تھے۔ قائد و فلامگی ریب تعالیٰ کے لئے پیش رکھا ہے۔

پسلا اعتراف: یہ زور فرمونے کا حقاند کہ اسرائیلوں کا اسرائیلِ اولن سے عاری ہے ملک کرائے جے۔ برا حلیمہم
لیکن باشدہ، اس جواب: طرسن نے اس اعتراف کے بعد اپنے بھیجے ہیں قبیلہ اور آمنہ بولابی ہے کہ اگرچہ یہ زور
اسرا ایل کے پیشہ و تجارت میتے تھے مگر فرمونے کی وجہ کے بعد اسرائیلوں کی لکھنی گئی جیسا کہ حملہ کا راستہ کامل
ہے کہ قرآن کریم نے تمام چیزوں کے مقابل فرماتا ہے اور شہادتوماً الخرین۔ یہ جواب تحریر کرنے والے لا۔ لہ سرا
اعتراف: بنی اسرائیل نے شہوی کا بھروسہ باندھ کیا ہے اور قرآن نے اکثر دیکھا ہے تھا کہ بنی اسرائیل
بر قبیلہ جواب: اس افریض کا واب تحریر والی طبع اعلیٰ نے پیدا کرے ہے جو شہادت ایکلیہ تھا کہ بنی اسرائیل سے مولاً قبیلہ خوشی مان
نور اپنی خوشی فرق فرمان کی مارے اسرائیلوں کو قبیلہ نے بخوبی مانگئے ہیں میں سے ایکیے قبیلہ کے فرمونے
لیکن پہنچا ہے زور وصول کرنے کے لئے اسرائیلوں کا بھجا کر دیں۔ اگر قومی افسوس کا منہ اور اس دریے سے بلاک کے بانی ہو دے
لکھن چاکر فرمونے کی اپنی بھدا کر تائیزی اور اسرائیلی فرمونے کی کھلہ خدمت کے لئے دیا جائیں بلکہ صدر سے ودود
بائیں فرمونے کو رات بھر اپنیں رہے کہ وہ اپنی شہوی میں صوف ہیں یہ سب بکھر کھم رب العالیین سے کیا گیا تھا
اعتراف: اسرائیلی زور فرمونے سے ملک کر لائے تھے اور عمارت لات اپنی ہے جس کا یہ مانتی ہے وہاں ملک میں
ہے آنحضرت فرمے: یہرت علی کو ساختہ دیا ان سے فرمایا کہ ان فرمونے کا خوار کھار کی مانسی ہے بیس ہیں تمہارا اکارے
کا ٹھوڑی لات قرض و خرچی کافر کا ہیں دیا یہ پڑے گاہر ہوئی طی السلام نے زور اسرائیلوں کے پاس کیاں کیں دل جدے۔ جواب
پڑے گک فرمونی مارے ڈاپ کر بلاک ہو گئے تھے کہ ان کے پیچے خوش نگہ شہم کر دیئے گئے تھے تا بیان لاشتہر رہا بلکہ
کھار کا خروج کیا ہے خود کیل کے مسلمان بلکہ جانے ہیں خود اور لور مسلسل میں ترند نوری تصریح کے بعد
کے بلکہ اسے کھار کر زندہ تھے قذف ان کی مانسی دیا گئی ہے۔ کافر جل کل میست لور جرا جیہا خداو الور جو زور اپنی خروج کے
مل مسلمان کو حلل ہے۔ چو چا اعتراف: یہ چو امرف سامنی نے بیان کر گریب نے فرماتا تھا ذوق موسی ماری
قوم نے بیان کا تھا بہرے فریان کو بکھر دستے۔ لہ جواب: اس اعتراف کے چند جواب ہیں (۱) ایک فصل کا ہم ساری قوم می
خرف نسبت آیا ہے کہیے کوئی ایک بھل ایک کام کر تائیہ تو کام جاتا ہے کہ بھل کیو کرستے ہیں (۲) ایک میان سے مولا
و مانہ اکھر مانسی بلکہ اسے مہونہاں کی بیرونی کیو کرستے ہیں (۳) اور اپنی بیان کا تھا امرف سامنی نے مگر دیا تھا اسے
پہنچی سب نے اپنی بقدر کا زور اس کے حوالہ کیا ہے نہیں اس کی بددی اس کے اس کام سے راضی ہے۔ ۴۔ ایک اس ایسا
وقارہ ایک چو چا اعتراف: یہ بھر اج چی چھڑا خدا اس میں دنگی پیدا ہوئی تھی بلکہ پھرے کا ساری تھا جسے اتنی سل
بندوں کو ہے۔ بھر جسک لی پوری گاہ کا بسنا کر اس کی پرشی کرتے ہیں اس کی ہاک میں سامنی نے ایسے سوانح رکھتے تھے
کہ اس میں ہے اداطلہ، افرانی ہے سیکی ہی کو ادا طلاق تھی۔ فو شدید اعتراف مختزل کا ہے تو عملاً بیڑا کو کر لات
کے سکریں لیکی ہائیں ان ہی کو سو جھی چیز (از تحریر کرد و فرمد)۔ جواب: یہ آئت کی تحریر میں بلکہ تحریر ہے قرآن کریم
نے اسے بھل سینی پھر ادا فریان چھڑے کا افسوس پھر اسی کلما نہیں نیز اسے جس دھنیلا چھڑے کا افسوس پھرے کا افسوس پھرے اسی طبق میں
سیکی کی قزوں کو خوار نہیں کیا جاتا۔ خوار نامیں اس گاہ کی قزوں کو کہتے ہیں بخوبی وہ طبق میں ہے کہ سامنی نے ہوئی طی السلام سے

وہ کیا فقیہ سنت قبضتہ من اپر الرسول ﷺ نے حضرت جبل کے آراء قم پر سے ایک سمجھی میں
سلیٰ تھی وہ میں نے اس پڑائے کے درجے میں اسی معلوم ہے کہ پروردہ اس سمجھی بھروسی کا انکار کرنا اُن کے
سوراں کیلئے پانچوں الاعترافیں ہیں کہ سکاپت کہ علیٰ برخاک پڑتے ہیں سماں اور شہر پوت نہیں زیگیں، فیروزہ
کہ مدنی ہے پھر میں یہ سب جوں اہلی ہیں۔ جواب پتہ تبدیلیں قرآن سے اہل محدثین اور علیٰ اکل سے ہیں۔
حضرت مولیٰ راکد حاملیٰ دوچالانہ تپ کے ساتھ دوپر اگد حادیا حضرت ابراهیم کے پردے آپ نے اصل جی یاں
پہنچے حضرت عرب کے ساتھ کبھی روناٹک ڈاٹ آپ کا ہاتھ لگتے سے بزرگ ہوں اور قرآن میں نے بکال ہے جس سراکش
ہوں اور چالاپالیٰ کا اصل بکال ہے جائیداد۔ حضرت عکیلیٰ کا پردہ ہے پوک بکھڑتے ہے اصل چڑیاں جاتی تھیں سارے
واعظات قرآن مجید میں صراحت نہ کوئی نہ تقلیل ہو ہوش قدار ہے۔ چھٹا الاعترافیٰ، قبور بولیاں انجام بھی نہ کسی سے کام
کریں نہ کسی کو ہم ابتدائی روایتی ساری کیوں سر جھکاتے ہو۔ جواب میں کہ رہاب ہیں
ایک رہائی دو رہائی تھیں۔ جواب الرائی تھی ہے کہ قرآن مجید کبھی علیٰ مصطفیٰ پیاراً آپ زخم لے کر خود افغانیٰ نہ ہم سے
کام کرتے ہیں تو اور استھا یہ دعویٰ ہے کہ قرآن کی تکمیر کیلیں کرتے ہیں جواب تھی ہے کہ انکل ہجڑ کو خدا لے جاؤ
ماشتوں والوں سے ہے شکم دہ سری جی ہے۔ خیال رہتے کہ رب تعالیٰ روسوں (ماشتوں) کے ذریعہ ہم سے کام راتا ہے جیسہ شہد
کا پیچے اسیں کے ذریعہ ہم سے قام رتا ہے۔

ساقوں الاعترافیٰ، ساری قوم نے پھر اپنے لامعاً اکثر نہ اس آرٹ سے معلوم ہو تاہے کہ سارا جنگی باروں کے سات
میں ہے جلد جواب میں دوقل ہیں جس قول ہے کہ اکثر نہ چھاتا تو ہو اُس سے گھوٹا رہے تھے رب فرماتا ہے
ومن قوم موسیٰ استعیہ دونا بالحق و بیعیدلوبونا سے معلوم ہوا کہ جزوں میں قوم موسیٰ کی یک تھاں
تھی وہی اُن تیر کر کر بخیزد تھے کہ لئے پہلوں کو فیر پہلوں کو فیر پہلوں تک کر کیا ایسا کارب نے پرستش کیلیں تھیں کیونکہ کر
اُن آنکھوں الاعترافیٰ، مسیحین صدق عطا فی ایدیہم کے حق کرتے ہیں دو لوگ شرمند ہوئے اس اسے سچی تھاں ہیں کہ
کر کیا کیا ان کے بھوں میں میں کو شرمندگی سے نیا تھیں۔ جواب قرآن مجید نے اسی مطلب کا ایک ماحصلہ استدل فریبا
ہے وہ لوگ نہ اس سے شرمندگی کے لئے یہی مدد استعمال کرتے ہیں اس میں فیض مصنوعی ملی ہیں جب ان کے سرخ
کے بھوں پر گرانے کے شرمندگی پر بنا مر جو کارپنے اپنے بھوں پر کوکاتا ہے یا ایسا لفڑا ہے جسیں بلکہ خدا دیروں سے ہے۔
وبلکہ اسلامی تحریر یو ہم نے یہی کی سہر عرب لاکوڑہ استعمال ہوا ہے۔ تو الاعترافیٰ میں ہے جلدی کی
الہیستی اُنہیں دو لیلیں ارشاد ہوئیں، اس کا کوئی سے کام نہ کرنا اور کسی کو برا دندن بالٹھ قابل اُن کوں سے کام نہیں کرنا
نہ اسکی پرایا تھا اس کا کام بھی شک ملا تھا اسے کہ «والہ تھا»۔ جواب رہب تقلیل اُن کوں سے کام نہیں سے لوار
ہے اس طبقی تھم سے کام اسی قرأتی ہے اور بجدالت ہیں رہتے ہے۔ پھر میں کہ اکل اس آرٹ کی تھیں وہ آئتے ہے لہ
دعاۃ الحق و الدین یعنی عومن دو نہ لایست جیبیون لهم اور رب ہم سے کام نہ فرائیں کوہ بیعت دے رہے ہے
اُن سب گمراہ ہو جائیں حضرات انبیاء کرام اللہ تعالیٰ ہی ہستی اس کی اوریت کی لیلیں ہیں رب وہ ہے تھے حضرات انبیاء کرام

رب کہیں۔ و رسول المُرْسَلِ اس آیت سے معلوم ہوا کہ چکر گھر اکاام دوست نہیں کرتا اس لئے اللہ نے تو
حضرات انہیہ کرام اہم کام جی کر تھے ہم کو بہاءت بھی دیتے ہیں تو ہم کو کہہ دھڑات نہ ہوں۔ تو اب ہم ایت کرے
کافی نہ ہے کہ چھڑا تو تم سے بھی بدتر ہے کہ تم ایک دوسرے سے اگھڑا بھی کرتے رہے ہو تو ایک دوسرے کو راست بھی
تھا۔ رہے ہو۔ ہوں میں تو پر بھی قوت خاتم نہیں دعوت تھی تھی سُنّ کرنے والوں سے بھی گوراؤں پر تمہارے میڈر ایک
بن گئے مطلب نہیں کہ جو کام کرے تو اکملے دو خدا ہو جائے۔

تفسیر صوفیانہ نے چھڑا تو چڑیں کا بھروسہ تھا فرمائی ہے اور حضرت جیل طیب الاسلام کی گھوڑی کے ٹاپ کی ناک۔ یہ ٹاک
بڑی ہی جبرک تھی اس ٹاک کو ساری ملائقے استعمال کیا کرے پھر ہے کے درمیں نہیں تھیں۔ نیچے یہ ٹاک اپا لارکیا
کہ سُنّے کو کو شدید پست دیا گیا۔ اور اس میں زندگی پیدا کر کریں گے اس کی زندگی سے تین اسرائیل کے کدل مولے ہو گئے
جتنی پھرے کی زندگی لوگوں کی سوت کا اٹھنی کیوں کہ سوانح عنون کا سبب ہوا۔ قاتور اس ٹاک کا استعمال کرتے تو ایک ملائی
شماں نے اس سے لوگوں کو بہاءت نہیں دی گریا تھی۔ اکریہ ہی شاک شریف موسیٰ طیب الاسلام نبی اسرائیل کے استعمال کرتے تھے
وہ سب اس کی پر کرتے سے مارف بلادِ ایمان میں جس سے پہاڑ اُردن مدد بیٹھ پور جبرک کی گرفتاری کے درجہ طبعی ہے
کہ اوپر میں ایک یہ کہ مسلم ہالہ میں اور عالم ہیں دین دہ دوسرے یہ کہ طلاق طلب کی للہ غائب رہو اگر ان دونوں
شرطوں میں ایک میں فرق ہو تو دو حصے کا قرآن تھر تکملے گاہے وہی اس کے وظاوہ صحبت سے لوگوں دین سے پیگاہ ہو
ہائی گے قلاچاہے کہ طبیعت مطہری میں سے یکوں بھی پھرے کی کوالا سے لوگوں کی عجلی باری کی کھنکاہے میںی تو اولاد سن کر
اسے خدا نہیں انسوں لے لیجے خود کیا اکثر جرگاوندیں اور جیغناخدا ہو جو جلد سے ۷۰۴ یہ
اللہ کے تشریف لائے پر ان کی آنکھیں کھلیں و دل و النہم قد حصلواہمی اور اچھی سمجھتوں کا اڑ جانلات ملکہ بلا تہذیب
بہاءت پر بھی ڈاتا ہے صوفیاء فرماتے ہیں کہ ساری کے پھرے کے ور حضرت صلی اللہ علیہ السلام کی تھاتھ اس کی تکیہ کے
اوٹھی بھی ہی کہاں تھی اور یہ چھڑا بھی حضرت جیل کی کراحت کردہ اوٹھی حضرت صلی اللہ علیہ السلام کی تھاتھ اس کی تکیہ کے
لئے تھی۔ کمرے گاڑا نی کے مقابلہ میں طلاق ایقا اس لئے بھر کی تھیم کہر ہوئی اور اوٹھی کی تھیم کہر زرم کا
پانی دونوں لاشکی تھوڑیں ہیں کہر زرم کی نسبت ہوں سے ایسے گاہی نسبت ہوں سے ایسے ہو مامن اُردن مدد بیٹھ کے دو خدا
کی الہات کرے وہ ساری کا چھڑا اپے ہو خدا کی تھاتھ کرے وہ لوٹی صلی اللہ علیہ السلام ایک ہے۔ مسقاطی ایدیہم کے
تھی۔ یہیں کہاں کی پر اہت نہ استان کے اقوام میں یعنی اور رب نے بہاءت پڑھی۔ چھڑا بھی ایتھر عاد کے جیل الشاہ
مرثی تھیں ہیں اور فرشی بندوں کو ملی ہیں اس نے سے سلطان قریباً بھی گر غیرہ کہ ایسا ہی ہے آئی تھی اسکی سے نہیں۔
اس نے نہ دوں نہ کہاں تھی ایکوڑا اٹھا تھے تو اسے اس لئے قیامیہم قریباً بھی ایسا ہے آئی تھی اسکی سے نہیں۔
وی ایک بار مطلع ہاگل کے اتنا اکاام کے کھوڑا میں وہ شرمند ہوئے اور زبان سے انسوں تھیں الخالق کے۔

وَلَمَّا رَأَجَهُ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ خَضْبَانَ أَسْفَاقًا قَالَ إِنَّمَا حَلَقْتَ هَذِهِ

اور جب ورنے کر کر طرف اپنی قوم کے سنت فہرست میں لٹکیں میرے بھائیوں ہمچند دو ہرگز بھائیوں کے نام
اور جس سوچ پڑی اپنی قوم کی طرف پہنچا حصہ میں خلا ہوا پیغمبر اکرم ﷺ کے ساری بھائیوں کا

وَمِنْ بَعْدِهِ أَعْجَلْنَاهُ أَمْرَسَ يَكُمْ وَالْقَيْ الْأَوَّلَمْ وَأَخْدَنْ بِرَأْسِ أَحْيَيْ

بیر سے یہ کام تج اپنے رکن کے لئے ملک سے مدد کی اور والدین اکٹھیاں اور بچوں کا جام
بیر سے یہ کام تج اپنے رکن کے لئے ملک سے مدد کی اور اکٹھیاں قیال دیں اور اپنے بھائی کے حکم کے پال

يَجِدُهُ إِلَيْهِ قَالَ أَبْنَى مَرْأَتِنَ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُوا يَقْتُلُونِي

پکار اپنی طرف پہنچنے کا کام اے جو میں مالی چائے فروخت کر رہا تھا۔ اسی طرف پکار اپنی طرف پہنچنے کے لئے اپنی طرف اپنی کام اے جیسے جیری مالی کے جکڑ کو دے کر زیر بھی کیا کر دے سکے۔

فَلَا شَيْطَنٌ فِي الْأَعْدَاءِ وَلَا تُجْعِلُنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٤﴾ قَالَ رَبُّهُ

مکالمہ میں تو مجھ پر دھکوں کو نہ ہٹا۔ دیکھنا گورنمنٹ میں نہ ملنا غرض کی ایجاد ہے۔

اعقری ولارجی وادخلنا فی رحمةک وانت ارحم الرحيمین

رب یک جو دنیا ہے جیسا کہ تھا اور جسیں اپنی راست کے اندر نہ سے ابتدئے تو سب پر براں والیں سے بڑھ کر جو راستے ہے

اب اس میں کوئی راستہ نہیں تھا جیسے کہ بے کار بے گھر اس میں کوئی راستہ نہ تھا جسے سراں میں جیت کر اپنے راستے پر لے جائے جائے۔

آن سے ۶۰۰۰ میٹر، وہ پہاڑا یا سوچ بھرت میں ہے۔ اسلام کی محنت یعنی اپنی بھتختی خدا کا اعلان کرنے والے تکمیل ہتھیار سے ہے۔

الامام نے طور پر ہاتھ دیا رہنے والے ماتحت فی اسرائیل کی آپ کے بیچے ہو گئے ہیں جو علیہم السلام نے طے الاماں کے لئے
تے شاد رہی قومیں رہنے والے مشافق نامہ ہے تو یا انتہا فرمی اللہ کے جانے بعد ان کے آنے کے دعویٰ اور بنا

اُنہیں اپنے تھے انتقال میں، تھیں اُنہیں اُنے انتقال کیا، اُنھیں۔

تمہارے اس بیان سے بذریٰ کی جس کام کو رب نے ملکیا تھا، حضرت موسیٰ طیب السلام الٰہ علیہم السلام کا اعلان ہے۔ جب مرسیٰ طیب السلام کا اعلان ہو تو
سے دل کی بیٹی پر کوئی دل کی بیٹی ساری بولا کر موسیٰ طیب السلام کی وفات و میتی کو جل کر کو خداوند کو خداوند کوں کی بیٹات کو۔
بھنی ضرور نے فریاد کرے مل عجلتتم۔ مسیٰ تو رکھتم ہے جسی کیا تم نے اپنے رب کا حکم جھوڑ دے۔ خیال رہے کہ غالب
اور سرعت دنوں کے سقی بیچی بدلی گرفت سے پہلے کسی کام کو کراچیت ہے اور وقت میں بھرتی سے نہ پہنچا سرعت۔ اسی
لئے اکثر جگہ کل کل لکی جاتی ہے اور سرعت کی ترتیب ایک شاہرا کتاب ہے کہ
خیال کارشیا میں بیداری

مگر کوئی قادر کا یہ نہیں کبھی بیلت۔ مسیٰ سرعت آجاتا ہے کہ مجلداتیک درب الترضی مل کھیر روح الہیان
نے فریاد کر عجلتتم۔ مسیٰ سبقتم ہے اسی لئے اس کے بعد عن شیں آیا بھض نے فریاد کر عجلتتم۔ مسیٰ
قریحتم ہے اور اصرور بحکم سے مواردے الجان و تقویٰ لا حکم یعنی کما تھا اپنے رب لا حکم بہت بذریٰ کر جائیں
و ان کے اور تم لوگ مردہ، پھرے کے بیداری میں گے والقی الا لواح۔ محدث موطف ہے قال پیش عمل قویٰ یہ یہ
ہے۔ اس کامال ہو پڑیت ہے القیٰ ہے القاعی۔ مسیٰ والا نہیں پہنچا، الون جمع ہے اور یہ کی۔ مسیٰ قویٰ اس سے
تو رکت شریط کی تھیں مردوں پر مسلم ہوتا ہے کہو تھیں اسی تھیں جو تھوں میں اتفاق ہے تھک حس اگر سانہ سزا و
کووزن ہو تو میں تو واللہ بھیجیں کی کہا سورت ہولی الا کش دو الحال ہیں ایکس کہ اپنے بھرپول سے کہیں جو حس میں پہنچا
مسلم ہو اور حی (اربع العامل) پہنچا اسی تھا کہ جھیل دوسرے کے راتیں اپنے بھرپول سے کہاں توں گزروں ہوئے کے لئے نہیں بلکہ
جو شفیب میں پہنچا اسی تھا کہ مسلم ہو اپنے بھرپول سے کہاں ملک اللہ کے لئے قیام اسی پر غصہ ایک اس نے
بھرپول کیا ہے۔ جو قوم ہے کہ اسون نے پوچھا گیوں۔ جاہد بن طیبہ السلام پر کہ اسون نے لوگوں کو سخت سے سخت کیں میں کیا
تھا الحال زیادہ قویٰ ہے جس کا لگے سخن ہے خاہیر ہے موسیٰ طیب السلام پر حدیٰ قیام جمع ہے کہ خفت خوشیں اپ
کے سرکی اپنی، جل جاتی قیام (اربع العامل) خیال رہے کہ کراپنے سے تو وہ کسات ہے اتفاق ہے گئے جن میں تفصیل مکمل
شیٰ اور علم نسب تصرف ایک حصہ تھا، جس میں وعاء صحت، ملائی و حرام قیام اخافزون۔ مارکس پیدا ہو۔ روح
العقل (و فیہ) یہ بات خوب یاد رکھی جائے تو وہ آئی تھی کہ اس میں مسلم نہیں اور تفصیل مکمل ہے جسی کے مجموعہ پر میں
اس میں صرف ادھم تھے۔ واخندر اسی خیمه پر جھرہ والیہ۔ عمارت مل علوپ ہے القی الا لواح۔ اس میں موسیٰ طیب
السلام کے دوسرے گل کا لکر بے دل اسی نہیں سر سے مواردے سر کے گل پہنچا زندگی میں ساخیم ہے ماریں حضرت جبارون میں
السلام ہو اور اسی تک سے ملائی تھے اپنے تھے تھیں مل میں زینا ہے کہ درجہ موسیٰ طیب السلام لا برا تھا کہ اسی ملائی تھے اور
حضرت جبارون نہ زینی میں صرف سر کے گل پہنچا تھا اور کہے کہ درجہ مل علوپ سے مسلم ہو اپنے کہ اپنے تھے جبارون کے سر
کے گل میں پہنچا اور راز میں بھی قابل بین املا تاختن بليق و لا برا اسی خیال رہے کہ اس گل میں مگر حضرت جبارون
کی تھیں حصہ دیں بلکہ جس بخش اور جن جملات میں اپنے تو رکت کی تھیں جو اس میں جو شیخ محبیں تھے اسی میں حضرت جبارون سے یہ
سلوک کیا کہ مل علوپ اسی تھا کہ مل سے سوچنا ہے جو رہے۔ مسیٰ کہیا جائیں تھا اسی میں حضرت جبارون سے یہ کہ رب تعالیٰ لے کہ

مودر پر یہ سوی طبی اللام کو خواہے۔ ای تھی کہ چھڑا سازی سامنے تھی یہی گرا کپتے حضرت مادران ہے جن کی سلام میں کہ اسے بار ان تم سے انسیں ان حرکات سے روکاں گیں۔ رفع العمال سے فریلار کے اس عکس میں قوم کو زور بالحصہ، اس کا دویں حلقات کو گرا کپتے کرتے ہے جلد تیر کریں جو گھنیں کہ جب حضرت مادران ہے تو چھڑی سی کرتے والوں کا کیا مال ہو گای ہے تیر ہتھی نہیں ہے حضرت مادران آپ کے اپنے ہمالی تھے ہمالی بھی ہے تو رونگی بھی بیولی ہے عکس دوسروں کے لئے غیرت ہے اُنکے قال ابن امیں مبارکت میں قال فاضل حضرت مادران ہوں ہیں علیہ اصل و قوام پور کر آپ سوی طبی اللام کے بھائی ہیں اس کے میں بور بکھرے چین کندھ پر گکھی اپنے حضرت مودی سے تمیز پڑتے ہیں اس نے سمجھا اسکے ہیں فریلار پر تک پڑے اور سوی طبی اللام سلطان اس نے سمجھا ہو سکتے ہیں عرض کیا تر آن بھیں۔ قال ایسا ہے جس میں تم اسکا جیسی ایسی سے پلے ہو چکا ہے اور اس کے بعدی عکس اصل میں یا بالآخر اسی تھا مادی تراست میں اس نے کہ کس سے ہے ایک قراہیں امام بھم کے کو سے ہے حضرت مادران جنت بھی کے حقیقی محل ایکی وہ کلام مران ہے میں کامیوں مالوں پت۔ مسلمان اللادی ہے بیضنے فریلار ان اکام میں کہ ہے ایک ایسا رضیابیاً فرضیہ عرب ایں حقیقی محل یا کمر صرف اس کلام کا کیوں کہ مل کے ہامیں محبت کے جوش مارنے کی تائیج ہے اس نے میں محبت و راحش فرمادی جو شیش مارنے کیا ہے فخر کنم ہو جاتا ہے اور گیتوں میں اعلیٰ کوں میا جیا کہا جاتا ہے جیسے درسل کلام محبت کا سر جسٹر ہے کی مسلمان سے لائفی میں کہ دو اے صبر درسل کے ایسی رکھو ہو کر کیا لالا، اس ہاتھ پر کیوں کہ مل کے جوست درسل مارے خصور اور کے سید سے قرآن و ایمان مالے بکری بغل کو میران کرنے کے لئے حضرت کلام اکیرہ ہے۔ اس بھی تائیج ہے مالا کام بھار ک میں دو یعنی جس سے اونوں ہونڈ مل جاتے ہیں ضمور تھوڑی کوئی اسی سے اور تھوڑی میں بیضن سے ملاتے ہیں حضرت خیز کے سامنے دب شیر فرما کر تیار آپنے شیر سے کہا (اموالی رسول اللہ ﷺ) صرف اس نظاہب سے ہے سوی طبی اللام کا اوش ٹھیک ہو گی ان القوام استحق مغفوونی۔ یہے قال کام عقول قوم سے مولا مجھے کے یہاں اسرائیلی ہیں نہ کہ مو میں۔ پیاری استزادہ تھے مو میں بت تھوڑے استفاظ کے میں ایں کسی کو کمزور کہنا تو اور وہ حق میں کمزور ہو جاؤ اس کو حضرت مادران کو کمزور گھوس یا یو کا دیو یقتنی لونی۔ جذارت مطوف پر استحق مغفوونی۔ قلاں نے اس نے حضرت مادران کو کمزور گھوس یا یو کا دیو یقتنی لونی۔ جذارت مطوف پر استحق مغفوونی۔ اور کمزور کیکھتے تیجان کر دی۔ پہنچنی میں نے اسکی عین سی رکھ دی۔ دشمن نہ گئے پیرت قل کے درپے ہے اس کے فلاں اتشمت بنی الاعلان۔ اتشمت ہاتھ شماتت ہے۔ جس کے سی جو دشمن کی میثت ہے نوٹی یا احمد۔ احمد اسے مژاہد ہے گھڑا اس اسرائیلی ہیں اگرچہ دو لوگ حضرت مادران کے سویں تو قریبہ اور جمع کر کوئی ٹرپ کی وجہ سے آپ نے اسی دشمن کا ماہنی اسے بھلی میرے ذریعہ دشمن کوئی خوش کرو انسیں خدا دینے کا سو احمد دو انسیں بھی نہ پڑھا کہ دشمن کی بھیں کہ حضرت مادران کے بھائی بھی اونہ بڑا افسوس ہو گئے۔ بھائیوں میں جل کی اس سے بے روح مادران کی نظریں اور بھی لم ہو جائے والا تجعلتیں مع القوام الظلمین۔ جذارت مطوف ہے لا تاشمت پر جتنی اسے ہمالی گئے عتاب میں کام قوم کا ساقی نہ یا کوئی بھی عتاب کر۔ نیل رہے کہ یہاں اسرائیل صرف تائب میں مراویت اتفاقے دا امال میں

ارسی مراد سیاہ طلب ہے کہ آپ مجھے خالیں میں سے نہ بھیں کر میں لے جائیں کہ کے اپنے علم کی اور انہیں
پر حقوق نہیں ہوتے ہی تو کہ اپنے حقوق، علم کیا۔ بدلل اللہ یہ میں ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) کبی جوں، عین کہنا ہی آئندہ ب
لیا کہ وَجَدُوا مِنْكُنَتَهُمْ هُمْ بِعَذَابِ الرَّحْمَنِ، اب تک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حال اور حضرت
بادون کے حال ۲۶۷ فریانے کا کرواؤ آپ نے کام لیا اگر اب اس اندکے تھیج کا کرواؤ بنا ہے کہیں فہام نہیں
حضرت موسیٰ علیہ السلام بدل میں تبدیل ہو گیا یعنی تھبی کے راست کا دریا جو شہر نہیں ہے کہا چاہا پھر ارشد ہوں۔ قال رب
الْفَغْرَىٰ وَلَا غَرَىٰ، موسیٰ علیہ السلام فاریان بطور بواب ہے اپنے حضرت بادون سے کہیں مدد دست کی بدکار اسیں اپنے
وہاں شامل کر کے ان کو ہواب کی اسے دا اور ان کے زندگی مرحوم ہی رکرا واللہ کام زخمی داں اصرہ ہم ہے۔ اہل حضرت
لے کیا قلب قربا۔

اے پہ بادت ہد رخ حزا اے کہ ہاتھ میرہ زخم ط
ز کنکٹہ اہام نی کو دا سارِ حزم فلم بکروں تی ہے رب لہاتے ان حصول تک مسحکن لهم حضور کی ہے، اوس کو بھیں
سکون ملے ہیں۔ اسی پر ہے کہ اس موقع پر اسے کہیں کندا ہو اون حضرت بادون سے حضرت انجیا، گرام کا عاصہ، حضرت فریان
اسٹ کو قیسہ پینے کے لئے ہو اتا ہے پڑا۔

بلدیاں از گند تپ کھدا عارفان از مہابت استغفار
نیز اس دعا سے تمام قوم کو جیسا کہ آپ اپنے بھلیں پر ادا نہیں۔ غایب ہے کہ آپ نے یہ میلاد آوار اسے اگی ہے، حضرت
بادون نے بھی من اور قوم نے بھی نے من کہ حضرت بادون کو قتل ہوئی دشمنوں کی بیوی بخشن موقبیر ارجمند آوار سے میلاد
اپنا ہے۔ مام حملات میں اہست رب فریان اپنے ادمووار بحکم تضرعًا و خفیتہ و اخذ حملان افی و حملتکی
میلادت محفوظ ہے الفخر لی پر ارسی و سری و حابے۔ رحمت سے مرا کوئی خاص رحمت ہے بولنے بولنے درجات بالخصوص
قریب ہے دنہ ایکن بھرمان بیوت اکابر کی طلاق کو اہم اعلیٰ کی موضعہ آپ کو پہلے سے ماحصل تھیں۔ اس دعا میں اپنے
اور حضرت بادون کے لئے ایکسی ضیر سے دیکی گئی لا خلفن و لاخن نہ فریان حس سے بے انتہا بیل خارج ہوئی بت وانت
لرسم الرسمین۔ یہ، ما انکرے کہ دا سارِ حرم ایسی پر ختم یا کاکہ پڑے کہ دعا کے بعد حست ایجاد ہے بتیں اسے دل
تھبی ساتھ ہے بدلے دست د کرم کا کیکیں۔ مل بھپ بھل دست اخویں دا اقارب رحیم ہوئے ہیں گرتوں رحیم سے
ہے حکم حست دالیے کے سب کی، جسیں محمد و اسی لئے ہم تھے یہ دعاں کر دے جائیں۔

ظلا صد قصیر یا دو بیوں کی پھری ہی کامل تمیے من لیا رحمر موسیٰ علیہ السلام کا مثال ست آپ طور سے ای قوم اسیں یہوں
کی مرف نہیں بھرے ہوئے بھجایے ہوئے کیونکہ اس واقعی اللاح انسیں طور پر ہی مل جی چی آپ نے دلہ۔
کافراو مس قوم سے خطاب کیا اپنے لام تھے یہ سچے پیچھے کام کے تو، دستی ہے ہیں بھالے سرمن اسرا یکیوں تم۔ نیرے
پیچھے سیلی ڈیکھتے ہیں بھری مل تھے، ستر کو تباخ نہیں کی۔ کیا تم لوگوں سے اپنے رب کے حرم سے جلدی
کی کہ سیرے و الیں آئے، انفارِ انس نیایہ فریان اور سخت خصی طالث میں توست کی تھیں؟ دل دیں اور اس پر بھل

فیض المکانیو - الاز سٹوڈیو

ہادون کے سر کیل پکڑ کر اپنی طرف پہنچ کا کار قم لے جو پتی رہ کے میں سکی کہاں کی۔ جاتا ہا دون نے کلاسے میرے
مل جائے پسلے میری بیٹھتیں تاں میں نے تخلیقیں بالکل ساقی نہیں کی قوم نے مجھے، سبھی نگور سمجھ جوں کے بچے
پڑ گئے، وہ تھے اپ تم قدم پر ان شہروں کو نہ بناو کر تمہاری ہاتھیں من کر لوگ نہیں گے کہ دون
حاسوسیں میں جال تھیں جوں ناہار کا سماں تھا میں نے کسی طرح کی کوئی نیکی نہیں کی۔ یہ سن کر موہر طیہ الاسلام نے عالمی کے
مریل گھے بھی باش۔ تو وہ میرے اس عالمی کو بھی بادر بکھر دنوں کو اپنی خصوصی درختوں میں وہ فرشتہ اور نکھلوں سے در گزد
زندہ سارے دنہوں سے بڑا کر تمہارا باب اکم پر مکر جی کی رحمت سے کوئی بُن نہیں اور جیسی رحمت کسی سے دار
نہیں۔

فائدہ ان آیت زمر سے پیدا فارغ نہ ماضی ہے۔ پس افاق کمودی اللہ کے لئے قدر کر رہا تھا اب ان یوں ہے
اجد و اب کی طرح ہے موسیٰ طیلِ الہام کا یقیناً خوب تھا اس لذتِ تعالیٰ کے لئے تھا العجب للہ عزوجلی
جس لذت ہے اور تاکہ خصیصیتِ اس سطھ سے ماضی ہوا۔ وہ سرافراز کمودی صرف اپنی اصلاح کافی نہیں اور سوچوں کو کوڈا ہے اسی
ضوری ہے تو قادم، بخشما خالق تھوڑی کی ایک تحریر سے ماضی ہوا تاکہ یہ خطاں مومن ہے۔ دیر افغانیہ:
اصحاب موسیٰ طیلِ الہام سے حضور اور کے صحابہ افضل ہیں یہ کہ جنس ماخلفت مونوں میں یعنی کی دسری تحریر سے
ماضی ہوا تب کہ اس میں خطاب پھیل جائے ہو۔ یہ ہوئے کچھ موسیٰ طیلِ الہام کو صرف دس دن کی دیری کی تو تب کے ساتھ
رببے والے اسرائیل ہوتے ہوئے ہیں گے۔ حضور سید مسلم احمد بخاری حضرت مسیح بن یاہر ہے کہ صحابہ کرم کی کسی
محدث میں فرق نہ اکی۔ حضور کی وفات کے بعد صحابہ نے اسلام کو سلسلہ اسے پہنچایا جس کی محل نہیں ملت۔ خلاف
جید ری میں صحابہ میں اعتمادی خطاکی بنا پر تحقیقی و اسلامی سے نہ بہان ٹھکن میں ہیں اگر و حمداء عبیدینہم
کی تحلیک تھی اس کے لئے ہذا کتاب ایک سطح پر کاملاً کھوکھا کر دیا۔ چون حق تعالیٰ نہ ہوش لورپے خود کی حالت کے اعلال پر شری
ادکام صرف تھیں ہاست۔ دیگر کوئی تحریر تکمیل تھی اس کی تحقیقی قابل احترام تھیں ان کی تھیں جن کا حکم حضرت
موسیٰ طیلِ الہام نے دو گروہیں اور رب کی طرف سے منتخب ہوا اکر یہ سب پہنچہ ہوش لورپے خود کی میں ہو اور دو ہوش اور
ہے خود کی رب کے لئے تھی اسیکی مکمل نے معاشر غریب کی ملامت کی نوشیں تھے۔ سورہ کافرون کی مخاوت کی کو ہماروں تھے لا
پھوڑ کے جس سے سعی کرنیں گے مگر اس پر کچھ تکبیہ ہو اصراف یہ فرمایا گیا کہ آکر کہ نوشیں معاشر کے قریب ہیں نہ جانیں لام
حضرت علیؑ تھے اسی پر عذت یوں ہوئی اس کے لئے کہے طور پر ہوئی تھے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا۔

اس میں روپ ہے جو کہ طرف بھول میں ہے نہ ہو وہ کیا تھے
لذا امہد و پیغمبر کے احوال دنیا میں ان کے بذنب و اسے احوال دنیا میں کہ کردا و افسوس فائدہ کی اصل دلیل
بنت۔ خلیل رب آنکہ رسول اللہ کی کتاب سے افضل ہوتے ہیں۔ مرسی علیہ السلام تو مت لی تھیں سے افضل
تھے۔ کلام اللہ تور کی کتاب اندھا فرقی یارِ حرم۔ پانچ ماں فا کمکہ نہیں شہزادی کو میل طبیب لولو کو استھانا شاگر و کوچ مرید کو اگر بے
تصور ہیں سڑاگی۔ جیسا کہ قصص اذام نبی۔ یکہومی ملیے الطالب میتے حضرت ابرار بن ملا صور علی کی تحریک جو دعویں نہ ان

سے محلی مانگی تا اپنی تصالی را ادا کر رہے تو ان جیوں کا حکم برداشت اپنی شرک کر لیا۔ لیکن حالات میں پھر بُدھے کافرین بھی الہ جاتا ہے کہ حضرت ہادون طیہ الطام بذلک موہی طیہ الطام سے میربیں تین ملے ہے تھے کہ کوئی دیوبندیں
اکید بذلک طیہ الطام نے اپنی بے قصور بیوی اپنی رحمت کو اس کو اے مارتی کیم کمالاً بذلک خداست ہونے تو اپنے
قیباً و خذبید کھنفٹا خاص بجھو لا تھعنث۔ آپ اپنی جاتی دادا کھنفڑ تو تو اس عجیب خاتمہ فریبا۔
چھٹا قائد مقتول کے نام میں بیکب آئی ہے اس بھتے دل میں محبت و حشمتی تھی کہ کسی نے بھی پیش کیا تو اس کا ایسا ہوا تھا
ہے اس دادا کی کامیابی یہ تاہدا ان ام فلائے سے مصلح ہو دل کیوں حضرت ہادون نے جذب موہی کا فسرو رکھنے کے
لئے اپنی ام مل کی طرف تبہہ کیا تھا اپنی کائنات میں شہام لیا اس وجہ سے کمال کا لئن زیادہ ہے مل کی رضاں رب
تعلیٰ کی رضاہے۔

حکایت: حضور امیر کے نہاد میں ایک شخص کی ملنگی کی کوئی کلقوت آئی اس کی زبان سے گلے بھیہ دلکش کا لوگون نے بارگاہ
بہت میں یہ ابڑا اوض کیا۔ حضور اور تحریف لائے آتی کسی جھانے کی کوشش کی مگر زبان نے کام نہ کیا حضور اور روتے
یہ بیکار کیلئے نماز و روز میں سنتی کریم حضرت کا یاد کر دیں کاہستنی پڑھنے تھا اپنی اکریبی اپنے کاریں تقدیر کر دیں
کے سلسلہ باقیاں تھلے۔ فریبا اس کی مل کو بنا دیزدہ آئی طلاق فریبا کو دل کاں نہ بڑھنے تھی حضور اور سے فریبا پہنچے اس میں ہے اور
حال دے دے وہ دل میں صاحف کوں اُنی اس نے مجھے سے ستایا ہے مجھے ملائچہ دار کے کام کر دیا۔ فریبا اچھا اکریں اڑا۔ آں
اڑا ہم اسے جلا میں گے اس بڑھنے کے ساتھ۔ کیوں نکل کر اسے صاف کیں کرتی ہوں؟ حضور میں نے صاف کیا ہیں نے صاف
کیا ہیں نے اسے نہایت میں رکھ لیوں مل دل دل دل چاہا اس نے شمیں کیوں ہمیرے ساتھے اُن میں ملے مل کاہ کاہ قارک مر نے
والے کی زبان پر کل جاری ہو گیا لامبی طیبیں اور سوچ بیبلیں جس کی رحمت اور اکرم معمول ہی ہے اپنے کو اُن میں شیش
جلد ہے اور ام ارا گیں ہے اسید ہے کہ ہم اکنہاں دل کو اُن میں جانتے ہو جانے کا حال ویسے گہاٹہ شیرازی کئے ہیں۔

لطف خدا پیش از جنم ملت نکھر سرتے چ رانی غوش
دلا مفع مر اولطف بے تعلت دوست کہ مر سرحد والطف بے تعلت و
(دون الیمان)

ساتوں قائد و جب ملات ہوں تو رہاں کا خلدو ہو تو تخلیخ کر کا گورنٹشی اخیار کر لیا بھی جائز ہے قائد و مکادوا
یقتنلوونتی سے مصلح ہو اور کھوہاں طیہ الطام نے جب ملات گلستے دیکھے تو پھر اپرستول سے ملجمی اخیار کیلی اور
آپ کے اس مل پر افرادش میں کیا یہ۔ آٹھوں قائد و جرب دو دب ریب کی طرف سے کسی کسی کو کھاتا ہے ریکو قوم
اڑا کل حضرت ہادون طیہ الطام سے تیلی بکان کے تقابل میں اُنی کو حضرت موہی طیہ الطام سے الیک مر جب ہوئی کہ
آپ نے ان کا بیٹا بھاگوں جاؤ اپنی زبان کے ساتھ جاؤ اگر کوئی خاوش دیکھتے رہے اپنی سمجھ دیا کہ اپنے کو قتل کے لئے ہیں کرو تو
سہیں کر دیں ہیں کر کے بیٹے گے جس اک سپلاری میں گزر لکای تھا مسجد دیدہ کیم الہی۔ ملے حضور کا رعب ہوں گے
مل میں اب تک ہے بڑے بڑے بیدار ہیاں کر کلپ جاتے ہیں۔ مدینہ منورہ کی حاضری کے موہفہ پر سلام شریف میں

بُلے ہوں کے جو اس کم ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ حضور کارب ہر مومن کے دل میں لور بگی رنگو، کرے۔ ملاد کو چاہئے کہ بیٹھ خود کی شان انت کو سنبھال کر اس کا دلوں میں پڑتے ہوئے اور اسی درست پر الحکم کی خیال را تمہب۔ رب تعالیٰ نے موی ملے اسلام کو تعمیح کیا گی تو اگر رحمۃ اللہ علیک متعتم است، اور رب کامیں ہمیں نہ کر دے گیر دلوں نگزتے ان کی حیات شریف تک مکتختے خضور کے یہ دلوں نگزتے اب تک ہیں اور قیامت عکس رہیں گے۔ جس کام قبده، ہو رہا ہے، فوں فائدہ اسلامی بدشہ حکام میں ہے انتہائی کر رکھ کر جو اپنی خضور کو کامیاب کا لیڈن ہے، ہر شخص خود کے کہیں نے خضور کو کی ای گنج خواہ کی کیا رہی خلافت اگر، خود کی لیک رہا اس پندرہ بیکوں، اختر کی اصلاح کی کی وچھا قبیل ہے اگر ان پہاڑ سے نافذ رہا تو ای اظیفہ یہ تاکہ دین پھنسا خلفت منوں سے ماحصل ہو رہا ہے اسی قائمہ دعا ہم بھی کرنی چاہیز ہے لور فاسی بھی گرم مندی یہ ہے کہ اندھا اپنے سے کرے یہ تاکہ رب بالطفرقی ولاعی سے ماحصل ہو، حضرت علیؑ نے دعا کی رب المغارقی ولواللہ وو للمؤمنین یو ہی قو ۴۳ الحصائب۔ گیارہوں قائدہ نما کے تواب میں سے یہ ہے کہ شرع بھی کرے رب تعالیٰ کی حرمتے اور حرام بھی اسے حرج پر دو طرف مرد اور عجیب میں عرض دعا ہو۔ یہ تاکہ دعا ہو، رب اور آخوندہ منتظر حسالہ حسین فلکتے ماحصل اول اہل حرم الہی کرے جو اپنے دنی کے مطابق اور دیگر موسمی طبی اللہ امانت نہ رب سے مطریت اسی تاریخیت اُرستے اس کی حرمتی اگر کسی یہ دعا کی جعلے تو اقتدار ایجاد کا یہ ہے سیار حوال فائدہ: مرتد کافر مومن کے کشمکشیں اگر چہ دشادار قریب والے اور یہ تاریخی قلائل شمشتمیں جن الاعداء کے ماحصل ہو، اگر حضرت ابرارن علیہ اللہ اسلام نے پھر لے رہا سے اسرائیلیوں کو دشمن کا ماحلا کر دو لوگ آپ کے ہم نب تھے۔ تم حوال فائدہ: یہی سکل پاپ کو اپنی لاوارکی ہمسال تکلیف سے دکھو تو کہے ہوں یعنی کوئی حقیقتی کے گھوٹوں سے رشد رہ جانی کی وجہ سے تکلیف ہوئی ہے۔ یہ تاکہ دعا انت سے ماحصل ہو اگر موی طبی اللہ اسلام کی اسرا نسل کی پھر لے رہی تھی تو کچھ کریمی صدر میں ہو۔ فرمائی ہے عنیز علیعاصم یہے دعا کو جسم پر عضوی تکلیف کی خوبیے ہوں یہ خضور کو کامی کے ہر کو کو درد کی خوبیے ایسی ۲۷ جولائی ۱۹۷۱ء میں امریکہ نے پالا پر دھانپر سکھان میں تین آری ہیں چاند نشیں سے دو لاکھ پھیانیہ بڑا ملے ہے گر دل میں سے امریکہ کے اے اپنی کے دھوکن کی دھوکن رہے ہیں ان کے لام میں سرخی ہو گیا وہ سورہ ہے تھے اپنیں امریکہ سے جیگا اور دھیلا کر تھا مس کپڑے میں سرخی ہو گیا۔ آسکن خان اوری ہے یہ ہے ہار اور سائنس کی طلاقت اُنہی کے تو رکیں خلافت کیسی اونگی۔

پسلا اعتراف، جو تشریف کام ای ہے اس کی بے لولی کفر ہے اس کی تھیک بخاتاں کی سخت ہے اب تھے پھر موی
علیٰ اسلام نئی نئی کام کیوں کیا۔ فتحاء فراتے ہیں کہ قرآن یہید کو پرانا کفر ہے۔ جواب: قرآن یہود کو پرانا کفر ہے جو
تو چین کی فرض سے ہوا ہے خالی بھی نہ تھا۔ اک پاری مل ہوش فضب میں ہوا جب کہ اک پاری خود رونگئے تھے الی ملات
میں شری انکام جاری نہیں آتے۔ وہ سرا اعتراف۔ حضرتمارون طیٰ اسلام تھی یہیں اور نبی کی اعلیٰ ترقیات کفر ہے پھر موی
علیٰ اسلام نئی نئی کام کی خنزدہ ہے اس کی خنزدہ اس کے بیٹے ہمیں یعنی یوں ہے ہمیں کام اسلام ضوری ہے۔ جواب: اس کا
جواب ہے جو انہیں پسلے ہمڑن کے دو لب میں عرض کیا کہ ہوش میں ہو رہ کیا کہ کسے غیر اسلامی طیٰ اسلام درج میں

قال الملاع - الاعراف

محدث پرستی سے نہ رکاوہ موہی ملے مسلمان سے بھی کہ ہوں۔ ۱۷ چند جسے اعلیٰ کو دلکش کیا وہ تو سب تک حفظیں پڑھیں۔
نحوٹ ضروری: آن کل بھن ۴ دین صوت انیاء کے مکریں۔ اعراب اپنی کا بہ دلوں چلی ہے تینی تھے
اوڑت پوش کرنے تھے۔ جو لیے ہاں اعراب کے دو بول ہیں ایک اڑائی ”سر افتیح“ جواب الای تھے کہ آج ہمارے
کے ہی استھان پر گی جالب تر تھام ہر تراز کے ہوشِ سلام سے پلے پڑتے ہیں دلیل غفرانی ولواللہ اردو زبانی کے
وقت پڑتے ہیں اللهم لمح صمت و علی دُرْدُقْ افطرت فلغ فخر فی ما قدمت و ما خرست تھے کے
یہ درکن کے دراکے وقت انتشار پر گی جاتی تھے تو تراز کے تھام دو نون تھے وہ ساری صفات کو ہو جائیں نیز خود سببہ استیاء
حصانیار ہوئے انتشار تھے تھے بلکہ رہنگی میں سو پار استھان تھے تھے بُحقیقَت ہے کہ۔

زبان از کلہ تپ لئا مارفل از المات استظرا!
حضرت انبیاء کرام کی عالم سفرت گناہوں کی بنا پر نہیں ہوتی اس کی اور صدھاریں ہوتی ہیں وہ حق العدی کی مدد
والے سے مانگی جاتی ہے مرغ اخْتَفَلَنَدَ کشته اس کی محلی نہیں ہوتی۔ حضرت موسیٰ طیلِ السلام کو جذبہ بارون
مالک گنگہ پر اپنی صاحب دیگار از مرغ ربکل غیری فرما لائیں ہو تو کمیں دوب ذوب اچھی طرف کہہوا۔ ظاہر
کہ استغفاری پر چند صورتیں ہوتی ہیں (۱) آنکہ کر کے حالانکہ (۲) نکل کر کے محلی بالکل کہ خدا یا پیغمبرؐ یا ملکی یا
مول (۳) اپنے یا ہم مالکتیں استغفار پڑھتے رہ جاتی کہ سچ کو ۷۰ پر استغفار چھٹا کریں انتقاش کو رونگ میں نہ
ہے (۴) کسی کو دعا سینے اسے خوش کرنے کے لئے عالم مفتحت کرنا بائیتی دعا لے کر اسے راضی کرنا مل پڑی ہے

الغیر صوفيات: جب بندے کو لفڑی نہال سے بہت قریب ہو جاتے تو حملہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ جرم کرتے ہیں رب اور خدا آتا ہے بندے کو بندے اپنے رب کی طرف سے بدلا خود اتنا ہے وکھوں پھر لارس ارایلیوس نے شرک کر کے رب اجرم کیا تھا کفر نیروں طب کے ہوا اخترت موسیٰ علیہ السلام کو اونچکر رکھیں جب کوئی قوم جرم کرتی ہے اس بندے لے افسوس ہوتا ہے رب تعلیٰ کو فرمائے فلما السفو ناقم نامہم اور فرمائے لا تر فهو الصوات حکم فوق صوت النبی رب مل تک کہ ان تعجب العمال حکم و انتم لا تشعرون وہ یکجا انسان ہے اول کے حضور انور کی اور اولیں جلد کرے رب تعلیٰ یعنی ہو قوم راضی کر لی ہے اس کے بعد کوئی خواہ دنایا ہے غر اتیل۔ فرمائے فاتیمونی یعیب حکم الله و یعفر الحکم تو بکم ہریں ایشیا کو درم قسم سے محبت کرے مگر تمارے گھر اتھل۔ گے مولا زارت ہیں۔

جنبر و محرب سلام بر ہے وہ بحیثیت فر میں اور قدر ۷
یونیکا، خصیب رہ تھا کوئی سمجھو پس کریں الیخضن للهادار الفیظالله مرتباً اس قصہ خوبی عالت میں
ہو اپنی اس بندھے خاص سے سرزد ہوتے ہیں وہ بھی مدد اور یادے ہوتے ہیں کہ سب اس بندھے کی ادائیگی ہیں
اور پہنچانے والی تھیں۔ وہ کیمپ نو حضرت مولیٰ کلیم الحنفی اسی الحفصیب لله عالت میں تو بعثت کی تھیں
بھی بھیک رہیں اور حضرت ابولیٰ الحد کے ساتھ یہ نہ کوہا و محاشرہ بھی کیا تھا کہ رب تعالیٰ تو جنہب کام اند کے یہ امثال ایسے

کہوں اور کہ اسیں بھی تراویہ و ماصد قرآن کیمیں تقلیل فرمائیں تک مجھی تک ملامت ہے۔ رب کے نام پر بندوں کو ملاوڑ راضی کو جانتے۔ اور اس میانے والے کے جو من ہے افسوس فرماتا ہے اس کی نسبت نظر فراز مریلی کرتے ہے۔ صوابہ فرماتے ہیں کہ یہ اوضاع فرماتے ہوئے سمجھنا لکھا طریقہ ہے اور اسی کھنکھا والے رب کے جوں ہیں، انہیں تیز ش استغصہ موضعیں لے لیں، ثم قارئہ، یا فلاٹش متعین الاعداد، یا اسرائیل، ثم بی قرار نہیں کرے۔

حکایت ناکی تباش موت اپنے امار کے ساتھ بازار میں باری تھی۔ سڑک پر کچھ تھی ماسنے سے ایک سست قاتمیں آ رہا تھا جبکہ اس کے پاس سے کورٹ اچھوڑی پھیسیں اس چھوڑ کے پیروں پر اسیں اس کے پارے اس سست اور اپنے دادا سست کو فیر مل گئی تھیں۔ جسیکہ اپنے اپنے تھہت پر چڑھنے لگے تو اس کے پار کلاؤں پر مسلاگر کر مرید اسی نے اس سست کے کارکرد نہ فرمائیں، کہ ریائی تھے ملائی تھے اسے، اگر کوئی کلمہ مست بوالا اس میں قوب کی کیلیت پر فاختے کرنے کے خواہ ہے۔ اس کے پار کو احمد کیا جائے مسائیں نے چھوڑا اسے پروردگار کو ملکب کیا اس نے تباش اور اس کے لیے تیار کیا دلوں کا

إِنَّ الَّذِينَ أَتَخْذُلُ وَالْعَجْلَ سَيِّنَا لَهُمْ عَذَابٌ قِبْلَ مَلَائِيمٍ وَذَلَّةٌ

تمیق در ورگر پیاری ہمروں نے بکھرا مقرب بہ پیاری کا اپنی عذاب مفرط سے ان کے رب کے اور حسری خل دبر بکھرا لے جسٹھ فقریب الحی ان کے رب کا عذاب اور ذات اکٹھانے دنیا کی

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَكَذِلِكَ نَجِزِي الْمُفْتَرِينَ ۝ وَالَّذِينَ عَمِلُوا

ذندگی ریساں اور اسی طریقے سزا دیتے ہیں یہی صورت کوئی نہیں دیتا کہ اور وہ اپنے ہمیں کھینچ دندگی میں اور ہم ایسا ہی بول دیتے ہیں بستان ایکوں لکھ کوئی بھروسہ نہیں دیتا کیونکہ اسی ایسا

السَّيِّئَاتِ تُحْكَمُ بِأَهْنَ بَعْدِهَا وَأَمْنِيَّاً إِنَّ رَبَّكَ هُنَّ بَعْدَهَا لَغَافِرُوْرَ

کیا ہے اس کو کہ جیکھے اسی کے اور ایسا ہے اسے کھیقتوں پر کامیاب کر کے اس کے بعد اس کے اس کے بعد تو ہے کہ اور ایسا ہے تو اس کے بعد تمہارا رب سمجھیں

سَرَاحِیْم ۝

نَفْسِیَّةِ عَجَنِی

رَاحِیْم

اعاقیب اس آیات میں تباش سے پرہ طرح تباش ہے۔ پسلا تعلق: بھیل آیات میں اسیں کوئی فرم کا رہا نہ ہے اسی طریقے سے اب اس عذب یا اذاب کا کر کے وغیرہ ان شیک کرنسیوں پر اکیا پھر پرستی کے دینے ہے جس میں سے ایک لاکر پلے ہے اور سے کا لکراپ ہو رہا ہے۔ دوسرا تعلق: بھیل آیات میں ان غوش عذاب

لے گوں اک کرہ اج پھر اسی سے کھو رہے ہیے حضرت محدثین طیب السلام اور ان کے صحیح کتابیں پر اپنے لئے اس میں پھنس کے گواہیں اپنے کے بعد مردود ہیں اکرہ ہے۔ تیر العقل: پھر اسی کے ساتھ ہے امر ایکیوں کے عین گرد وہ گئے تھے ایک دو جنون نے حركت فھماہتہ کی در مرد و جنون نے پھر اسی کی بکریوں میں قبہ کر لی۔ تیرے دو اس پر قائم ہے اور پھر تو پڑھتے ہیے سامنی دو اس کے پھنس سا ساقی۔ تکمیل ایسا تھا میں ذکر الاب اس اور آئین میں آخری دو تھا توں کا اکرہ ایک آئیں تیری مباحثت کا اور دوسری آئیں ثم قابو اسی دوسری مباحثت کا

لے گوں تھات

تفسیر ابن القین اتعنوا الععن: چکر ان آئی کے صہون کے موجودہ اور لذت یہودی مکر تھے وہ اپنے کام اس جرم کے پھر جو نت لا تکمیل کر کے تھے تھے ان پیدھن الحستہ الامن کان ہونا اس نے اسے شروع فربیۃ الدینین میں دو اسک بھی مفت و احرام کے لئے ہوتا ہے اور بھی حادثہ دلیل کرنے کے لئے اس کا پہلا لگائی صہون سے لگتا ہے جو کہ سل پھر اسی بنے ان پر غصب آئے تھے کہ کرپے الماءں الدینین تھادتہ دلیل رنے کے لئے پہ اتعنوا الععن میں پڑا اعلیٰ تھا۔ ایکیمیہ کرام سے مراد ہے یہودی ہیں: خصل نے پھر اس بجهد میں قبیل کیا کہ دو لوگ پھر لا کہ آئندہ از رخے اور بارہ ہزارہ تھے اسی اعنت سے کھوڑا رہے۔ خیال رہے کہ موی طیب السلام کے ساتھ اس قدر میں سے پھر لا کہیں ہزار اسراکلی بارگئے تھے جن میں سے کل ہزار اسراکلی پھر اسی سے کھوڑا رہے ہلی پھر لا کہ آئندہ ہزار اس میں پھنس گئے (تحیر صلی) اور سرے یہ کہ اس سے دو لوگ مردیوں جنون نے پھر اسی کی اور اس پر مرگ کی پسند کی ہے سامنی اور اس کے پہ سا ساقی۔ تیرے یہ کہ اس سے پھر ایوں کی بکار مردیے خدا، بھی ہوں سل باب کے کام اولوں کی طرف ہوں اس طور پر ہے ہیں۔ پڑھتے یہ کہ اس سے مرد حضور اور کے نکل کے موجودہ یہودی ہیں بدقیقی تر نہ۔ اگرچہ پھر اسی کا اللهم ان یاد ممہد سے ہزار اسال پلے ہو کا تھا کرچک یہ یہودی ان پھر اسی تھوڑے تھان کے حاجتیں اس کے عمل کی کمی کرتے ان کی بکار اسے لے لے کر تھے اس نے ایسیں پھر ایوں میں شہر کی ایوں ہیں پہنچنے یہکہ کاروں کے حاجتیں اس کے دل اگرچہ صد بارہ مل بند پیدا ہوں گرائیں میں شہر کے بائیں گئے ان ہمارا تھاں کی بیٹھ اور اس میں بھی چاراں اچال ہوں گے۔ مام منزون نے پڑا اعلیٰ القیاد کی اور غصب سے مردیا اپنے کرنے والوں کا تھا اور اس میں مہدیہ اس نے والوں کے ساتھ پھر اسی ہے کرویاں سے بکارا تھاں کی اور حضرت محدث محدث اس نے عین میں نہ ہوتے قبول کر تھیں جسیں اس غصب سے مردیا۔ یعنی قریب تر کا سلسلہ اس کے تھوڑے تھوڑے اس سے مردیا یعنی تفسیر اسی پڑھاتے ہے اعلیٰ اعلیٰ نعم و حمد کے زمانے میں بہ خاص تھاندی میں دلچسپی اکیرم قلن۔ کہی وغیرہ) تھی کے زویک پلا قابل کوٹھیت سا ہے کیا کہ قبہ کرنے والوں کا اور تو دوسری آئی میں تھی تھان کی ساتھ کے اندھیک من بعدھا الففورد حسیم برلن، تھبیت ذات کی کیا میں غرما تھیں کا اعلیٰ اہون کے لئے قبور تھان کی سوت شدت کی سوت ہوئی اسے غصب یا ذات کیسے کاہا سکا ہے الذا قائل دوم قوی ہے کہ اس سے مرد اڑک پر مرنے والے اسرائیلی ہیں۔ خاصی اسیں اس رب نے مفتری فریاد و کذلک منجزی المفترین تھیں میں بھائیت رہے تھوڑے

وہاں گئے مولوی اگر نہ کسی امر ایکیوں سفارت پر کل افغان کے گذاشت ہے گئے۔
 خلاصہ تفسیر بھی غرض کیا لیا کر اس آیت کے کی ہدایت کی میں سے ایک قری اور آنہ ہے
 ہم اس کا خاص عرض کرتے ہیں جن لوگوں نے گذشت کو پہنچ دیا اس کی محدثات کرتے ہو اس پر مرتضیٰ حکم
 رہے تھے کی اپنی عذاب اخروی تو مغرب بعد اکتوبر میں ان پر عذاب ناٹھی ہوں گے ایک اللہ تعالیٰ کا حکم خوب کرو
 عذاب دالے تھے میں اپنی کے ان کا سُکنیاری اور وہ بین جائے کہ اگر ان کا سارہ اسلامی امور کے پاس ہے تو انہیں
 سے مل مل نہ شکر کرو اس سے پھر بونے کا درجہ چالا جائیں گے اس سے خود ذات و سماں کی ان اخلاقیں
 پھرا غدر ان کے سامنے دفعہ کر کے بلکہ اکھا کر دیں جو اپنے گاہ پر دیکھتے رہیں گے کبھی کہ سکیں گے۔ ان کے
 ساقی اپنے کو موہی طبقہ اسلام کے نال کر کے اپنی گردیں اپل کے نیچے ہملاں گے ہمارا یہ ہونا ہے کہ اللہ پر بہتان
 ہو رہے ہیں جن انسان کی سخت حرکتی رکھتے ہیں۔ رہے تو رہے پھر اپنے کرداری جھوٹ نے بتی پر حقیقی و درب کی ناگزیری۔
 ساری کی طاقت اپنے کرداری کر دیو، اپنے کرداری کر دیو، ان سے تاب وہ گے اور وہ بارہ بیان اسے ہم ان کے سارے کو
 بخش دیں گے کہ غم بخشنے والے غور ہیں جن اور حرم فریاد قوائلے رہیم ہی۔ گندم کی علیمین ہوں گرداری بخشن
 لکھاں سے بڑی ہے۔ ابو الفواس کتابت۔

یا رب ان علمت فتویٰ سکثہ۔ فلقد علمت بان مفوک اعظم
 ان کلآن لا یرجوک الا محسن فین یلوغو یستجوہ المحرم
 اے مولی الارچ سے گناہوں نیں اور بہت بھی بھر گئے ہیں ہے کہ تمہی مولانی ان سب سے زیادہ بڑی ہے اور صرف
 یہک کاری تھے اس ناکھتی ہیں اے مولی نعم کس کی بخشش اور کمل بھویں۔ لام شاخی فرشتے ہیں۔

ولما قسا قلبی و صافت مذهبی جعلت البر جام دین لعفوک سلماً
 تعاطمن فتبی فلما قربته لعفوک دین کلآن مفوک اعطا
 اے مولی جب ہر بول حخت ہو گی اور تما راستہ نہ کرے اپنے اپنی تحریکی محتلیں کے لئے زیر بحال۔ گئے
 اپنے اکاہ بستہ ہی ہوئے گھوس، ہوئے تکریب میں اے ان گناہوں کو تحریکی محتل سے ملایا تمہی معلی بستہ ہی عظیم الشان یا۔
 ایک شاہرا کتابہ۔

الا منصب لام معطل الا عاصیاً هو خافر موراهم هو عافی
 قبلین فلخته بشلته و ستقلین لوصافه لوصافی اوصافی
 میں آنکہ خطا ابد کار ہوں، اگر پار تم اور مولی، ہی نہ دلائیے میں۔ اپنے گھنی میوب کا اس کے تم اوصاف سے تباہ
 کیا اس کے رحم کے اوصاف کو بیکار ہیرے میوب پر قالب، اسی گے فر کے کوئی بھرم درب سے ہیوس نہ ادا مطل
 قا کدرے میں آن گیات سے چند احادیثے ماحصل ہوئے پس لفاظا کہو، گندم کرنے والا کرنلوا اس میں خالون کرنے والا
 ہی بھرم ہیں، اگر یہ سب ایکی زمرہ میں اٹھیں یہ فاکہ، النین اتھنلو، ایک تحریر سے ماحصل ہو اک پھر ادا مطل

مرف ساری تھا کرب نے سارے اسرائیلوں کو بٹانے والے اور اکابر اور ارشاد فریاد کرنے کے واسطے اسی وکیل میں ساری کمودی کا رہتے ہیں جو اپنے کام کرنے والے اکابر اسی مدد میں اپنے ایسا بھی وکیل کے سمجھنے ہے۔ دوسرے افراد میں بھی کافیوں کو بھی اپنے کام کرنے کے لئے اس کے کاموں کی وجہ سے دنیا میں طلب آجائے ہیں قاتمہ سینا اللہ ارمي العبيو و العنيا سے مامل ہوا۔ تیرالا کردہ کافیوں کا الجہنم ذات پے اس کے عکس گیوں اس الجہنم ذاتوں جمیں فرض خلقت ہے یا لائے و ذلتیف العبيو و العنيا سے مامل ہوا بکو تحریر چرخ تھا کردہ اقیمہ کافیوں کا ہے زندگی خداویں کی ہے یا لائے و ذلتیف العبيو و العنيا کی ایک تحریرے مامل ہوا اکابر اختیروں کے سیز ہیں مرستدم حکم پڑھے کو میدور کیجاں بلیانی ملکانہ الامر بالخواتیم انتہاد فاتح کا ہے پانچوں قائدوں کاون ہیں کہ کشکے سیدور کو سو ایسا بھائی ہے یا لائے و ذلتیف العبيو و العنيا ملکانہ الامر بالخواتیم انتہاد فاتح کاون ہیں جس کی وجہ سے زندہ ہر گھنٹہ حکی کر کر شرک کی قتل حلی ہے یا لائے و ذلتیف العبيو و العنيا سے مامل ہوا ایسا جیسا کافیوں کی قبر۔ کہے قبر ایمان ہے۔ قبر نتھی ہے۔ فلکت کی توبیہ دردی ہے ہمارہ توبہ کے لئے ایک قبر ہے اگر قبر ذات ہے تو ذات اور ذات اور ذات اور ذات ہے۔ سماں قائدوں کا کردہ اگرور سے قبر کی بھارے گھر و گھر کی قبورت سے اسی قتل ہے یا لائے و ذلتیف العبيو و العنيا میں شم فرانس سے مامل ہوا اکابر قبر کے لئے گائب۔ غل سدی فراتے ہیں۔

اے کہ پھر رفت در خلیلہ گر ایں پیغ بوز دریا لیا
لذ ایلیلی بگی رس کی رست سے علیہن ہو جب خدا تعالیٰ تسلیم ہے قبر کے آنھوں فائدہ اور تہذیب کے بعد چاہئے
گھنے سے پلے تاہر کی۔ گناہ میں ہے تو اس کامیں پڑا اپلے ملا جاہن ہے بعد من دھرا جائے یا لائے و ذلتیف العبيو و العنيا
سے مامل ہوا ایضاً حشر و زنے کا تکارہ جز نے کے بعد جو ہمابنے کے اس سے پلے دھنی بخون کے ہیں کہو پلے مگر و راجا کا
بے سماں قائدوں کا کردہ اگرور سے قبر کے لئے ایک شرعاً ہے کافری قبر گھنی بھی قبول نہیں یا لائے و ذلتیف العبيو و العنيا
قبر کے ماقبل ایمان لا کر بہو ہجت۔ گواصین ہے ایمان بیان اصلن ایضاً جیل پر بنے ہر لکھن نہیں۔ دوسارا قائدوں کے سے مرف
لکشی نہیں بھتی بلکہ رست بھی ہوتی ہے بینی حلی کے ماقبل ایمان ہتا ہے یا لائے و ذلتیف العبيو و العنيا سے مامل ہوا اللہ
تعالیٰ قبر مقبل کی تسلیم ہے۔

پسال اعلیٰ اراضی: پھر جو ستوں کے سحق ارشاد ہوا اکابر سینا اللہ ارمي العبيو و العنيا سے معموم ہے اسی وجہ سے کار دفات ان پر
خطب اور ذات کا ذکر ایسا تھا جو آنے والے افراد اگر ان سے مراواہ پڑھے کے بھاری ہی ہوئے تو سطحی مائیت ارشاد
ہے تاکہ ماضی بولیو جائی کہ ان پر تقدیم آپ کا حق معلوم ہو اکابر اس سے پھر جو ستوں کی بولاد مراوہ ہے میں صدور اور تکے زندگی
کے بیرون (حضرت ابن عباس) ہنگام میں کی یہ دلیل تحریر کر کر و فیروزے لش فریاد۔ جو ایک دن میں خلاب صدور ایضاً
سے نہیں لکھ دھرت موری طی اسلام سے ہے اور یہ فریاد ملک کو طور کا ہے جو کربلائی حضرت ایکم کو قوم کے اس جرم
کی خوبی ساختہ ہے ایمان اسی تسلیمی قوم شرک میں کر قرار گئی بودوں کو یہم یہ سزا نہیں ہیں گے فدا آتی داشت ہے۔
دوسرے اعلیٰ اراضی: ان لوگوں آجھوں میں وہ خطا باش فریاد کئی ہے۔ ہلی آئیں میں فریاد کر ہم ان کو مور سزا نہیں ہیں کے

دوسری میں ارشاد ہے اکر کہاں میں بھی ہیں گے لفظ و رسمیں تعلیمی تھارٹس ہے تو اب ہاں کا ادوب اپنی نظر میں کر گیا بھلی آئندہ میں دوئے ہیں ان لوگوں کی طرف ہے جو پھر قبکے گھولے اپنی پر چافر ہے تو ہے فوت ہے تو لور دوسری آئندہ میں واک مرادیں بتواب کر کے اپنے جرم کی عاقل کرائیں گے ان لوگوں آئیں درست ہیں ہاں الارسل آئندہ سارے پھولز است مولا ہوں یا نہیں بھی اور غیر یا نہیں بھی جسماں کو بعض مقرر نے فرمایا تھا تھارٹس ہو کر میرا استراخ نے بال شم تکابو ارشاد ہے اس سے معلوم ہے اکر دیر بعد کبی تدبیح قول ہے کہ دوسری چکر ارشاد ہے شم پیتو ہوں من قربیہ کس سے معلوم ہوا کہ اکمل کوئی جلاس تب قول ہے اپنے تباہی کا خاتم تھارٹس ہے جواب دہل قلادی چیز کہ آئندہ میں مختاری سے مراد ہے موت سے پہلے اور قبر سے مراد ہے کہر سے قبہ اوقی کرو ٹرک سے قبہ موت سے پہلے مقبول ہے۔ موت کے وقت ملا کہ مذابحہ کیہ رقصہ کر جاؤں جیسے دیکھو قرآن مذابح سرقہ یہ کہ ایک ایسا جو قول نہ ہو لے جمال ان آیتیں تھارٹس نہیں۔

مسئلہ: نظر سے قبہ غرض سے پہلے چاہئے۔ غرض کی طالب میں ایک ایسا قبیل تھا کہ ہوں سے قبہ غرض ملے بعد غرض ہو گا۔ قیامت میں بھی قبہ ملے ہو گی یہ سب کہ امتحان سے ٹھاٹ ہے۔ چوتھا استراخ: پھر ہم سچوں نے جرمہ ایک کی یقیناً اور فریاد کیوں الذین عملوا السیمات؟ سچوں نے بتا کرنا کہ اسی فریاد کی وجہ برداشت ہو۔ جواب ہے اور وہ روزانہ چالیں دن تک پھر ایک خطرہ بہ جوانا کی یہ ستش طبع۔ جرم قبیل انسوں نے سامنی کو سوچا یا جرم پھر پھر پھر ایک دن دی کہ جرم کا اس کی پوچھا گی۔ جرم پھر اس کے ساتھ پھکڑا کاٹ جاتے رہے۔ بعض سوچیا فراتے ہیں کہ کفر قوم انسوں کی جڑ ہے اگر لا افر کی جرم عالمت لگدی ہو۔ ایک کو جرم بنا دیتا ہے کہ اس کا کھانا ہوا تو نجا جانا پڑتا ہے اور جرم ہے اذن اعملوا السیمات فریاد ایسا کے یہ عکس دیکھنے کی عادت میلات ہیں کہ وہ ہر جنم جلد کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔

تفسیر صوفیانہ: نفس انسان کو اس سماں کا پھر لے اے لور قس پرست مگر اس کے پھر لے اے ہیں۔ رب فرمانیت الفر عبیت من اتخد الله هه هو اهد زین عله وہیں دو علیہن هوا ہوں جو لوگ اس پھرے کے پھر لے اے کہ پھر لے اے شوانتہیں پھنس کر غضب اپنی کے سخن ہوں گے اور برسے میوب میں گرفتار ہو کر بندہ آخہت میں دشل ہوں گے۔ بنہ نفس بھی حرمت نہیں یا تد بغض و ہمود اور راستہ ہیں نفس کی بیوال راستے کیجھ ہیں خداری کا زیر یہ لوگ اللہ تعالیٰ یعنی سماں ہاڑتے ہیں ایسے بہان و اولوں کو یہ ذات فضی طباب، طلب، طلب، دلگش ہوئی سے قبہ کر کے مددوی طرف رجح کر جیں۔ طیانی سے عطاکن کی طرف کڑاں سے شتری طرف دوڑیں اور کہ قبیل ان کے سارے گئے، بکش دے گا صوفیا، فرمانیت ہیں کہ قبہ دو طرح کی ہے تو پھر ایسی اور قبہ بھلی۔ شریعت میں خالیہ انسوں سے قبہ کرنا احتداء کو طالبات میں لگانا خاصی ایسے قبہ اور اول لوغات سے اکری طرف پھر پھر ہاتھی ہے کہ اکر کسی وقت زبان فھوش ہیں وہ تو دل ناہ، دش نہ۔ نفس لی اتھے ہے اسے دنیا کی تھلی سے میکھو لر کے روح اللہ میں مشغول ازوجا حکم کی قبہ ہے بھلی آیات اور آثاری حقیقت ہیں خور کر دی روئی کی تھی ہے کہ اس پر صرفت اپنی قلی ہے۔ سرکی قبہ ہے کہ دنیا علی سے مر موڑ کر مولیٰ سے ساقی۔ شغل ہو مولیٰ مولانا فرماتے ہیں۔

لہی اور تھا میر جیش تھے کس زماں کے کہتے تھے
کہ الہ لامبائی میں ایسا نہیں تھا کہ اگر تو بھارت
تھا۔ تھا تو چیلائی انہیں عرش لرزا اور انہیں لامبائی
تھی کی تھوڑتھی شرط یہ پہنچان ان اپے لامبائی کا لامبائی دار رہے کہ نیلیاں آئیں کوئی نہیں ایسیں ہے اکتوبر زادہ ہے اسے اپنے
لیدھن پر خود کیا ہے۔

حکایت این امراء میں ایک شخص نے کہتے ہاتھ اس پاپیہ میں ایساں کلام لفکر ہے کہ یا اسی طلاق سے ترمذ شد تو
بڑے عرصہ بعد ایک چڑیا کا بچہ ایسے تمہارے سے اڑیاں ترپنے کی اس نے وہ پوچھا کہ اس کو منے میں رخواہیاں کیوں آئیں
تھیں۔ اس کلکھاتا ہوا سوست ایسا ہے کہ اور اس پر تعلق کی سوت اور ایسا ہے کہ اس سے اسی کی تعلیم
آئی ہے اسی سے، فتحیں صوفیاہ فرماتے ہیں کہ، مسری آئندہ والذین عملواالسمیات کے تین جو ہیں لیکوں والذین
عملواالسمیات اس میں بڑاں کے جو ہم کا ذکر ہے فتحیں لیکہ باری کا درجہ تم قابویاں میں نہ کوہ باری
عائی اور وہ اگر کوہ ہے یہ دو قبائل بڑاں کے بیٹے تیراں اندر بیکار میں اس طلاق نے تنجی کا ذکر ہے اور رب فی
ر و قبائل۔ ان بیٹیوں کی دل میں اتنا حد ہے جہاں میں اونچیں الذین میں قیامت ملت کے سامنے ہیں اُنلیں قیامت
کوئی بھی اس سیں ہیں، اسی بھی بھیں عملواالسمیات سوت کر ایک بارہ بارہ کوڑی بارہ کوڑی سوت کر مل کے
لوگوں کا یہی انتہا ہے کہ طلاق سے انہاریں قابویاں میں کہ کبھی بھی کوئی کریں شرطیہ ایمان قائم رہیں بیکار
لیوں بیکار کہ تم غور بھی بھی بیک رکھ کر بھی بھی کریں شرطیہ ایمان قائم رہیں بیکار
لئے ہم غور بھی بھی رکھیں متنی بھی خود رئے متنی بھی رکھیں متنی کوئی کوئی کوئی رکھیں اور حم رئیں
تم کی مدد ہے متنی اس نے کم کر دیا تھا رئے کی دس بھیں حل کی مدد ہے گھنے گھنے کی بیویت سے مدد ہے غور بھی بھی بھی
دو دے وان کے الگ ہے متنی رکھو اور غربہ رکھو وہ بیویوں کوہو۔ سوتے اس کی شان کلائی ہے اکابر برادری ایضاً میخت
بکھی کھو کارن۔ بنا بر ایلیں سے مدد یاد راست یعنی سف طی اسلام ایسا جسیں سوتے فرانلا انتریب ملیک کم الیوم
بھی قبیل بیویوں ساپ سے اسیں داریت رہا تیل ڈھر رہا راست تھا ایسا نامہ سراشہ وہ مدنقت ہے کہ کوئی کنٹیں تبدیل
روزی راست فاؤنڈنگ جیبل اللہ سماں ہم سمسان

وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُوسَى الْغَضَبُ أَخَذَ الْأَوَّلَاهُ وَفِي تَسْخِيتِهَا

اور جب تھر چہ ورنے سے فخر ترا تھا میں ایکوں نئے تھیاں اور ان کی خلاف میں اور جب ورنے سا ہفت قمر تھیاں آئھا میں اور ان کی لگر میں

هُدَىٰ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ هُنَّ لِرَقِيمٍ يَرْجِعُونَ

چھاپت اور دلت تھی رام سلطان اس توگن کے جو کہ اپنے بھروسے گرفتار تھے ہیں اور رام اس کے لئے بڑے انسٹر رب سے پورا تھے ہیں۔

اعلیٰ: اس نئتے زیرِ انتقالی تابع سے پہنچ طبع اعلیٰ ہے۔ پسلا اعلیٰ: پہنچیلی تابعیں موسیٰ طب اسلام کو خدا آئے۔
اگر: اب آپ یہ نظر جانتے ہو تو انہے کہنی اسرا اعلیٰ کی چیز ہے اسی طبق اعلیٰ آپ کو خاتم میں دعا صدقہ تیار اور ان کی عذرست۔
خدا ہادیہ و سرا اعلیٰ: پہنچیلی تابعیں ان ۴ نوں (لارہ، ابوسی طب اسلام سے فصلی خالی ہوئے) آپ کے ان
 اعلیٰ آنکھ کو دے یا غصہ فروختے کے بعد آپ سے طلب ہوئے۔ تمہرا اعلیٰ: پہنچیلی تابعیں موسیٰ طب اسلام کو خدا
 دے یا پس از مانند اگر اب تحریت کے اعلیٰ کا کام کر ہے۔ چوچا اعلیٰ: پہنچیلی گذشتہ تابعیں میں یعنی کافی اکابر
 اور جدوجہد: پہنچیلی تھی اس میں ایسا یا اقلاق اور ایسا ہے کہ: اب اعلیٰ کی اوس میں کیا: چاہتا ہو یا اترنے کے وقت کا ازفراستے
 جو اعلیٰ کے کوقت کے ۱۰٪ رہاتے۔

لپی، ولما سکت عن موسی الفضیل الراجح عبادت انہیں میان سے نیا و قدر ثریا ہو رہا۔
ہماری قراءت میں سکوت سے شتن بھی نہ کامن مطلقاً۔ ایک قراءت میں سکت ہے خوب کامن
مطلقاً جوں ایک قراءت میں سکت ہے باب العمل فاضی مجھوں ایک قراءت میں سکن ہے نون۔ سے گمراہی قراءہ ازاہ مثمر
نہیں (اعمال) نیال رے ل اس لے تے میں ہے تے چی خاصیں ہو ہم اپنے ہو یا ٹائپ ہم کم کر جو اور حست کے مغلیں
نہیں رہا سکت اور حست نہیں فرق نیال رکھنا بہذ کو اسکوں کے میں ہیں فخر جاری ہوں یا روکت کا کوئی جاگہ مل جاوے
اساتھ ۱۴۷۱ تک ہے۔ اعلیٰ مختار ڈس مہ فاتحی اس میں ہے ہمایہ پسندی میں ترے ہے بطور تیرپتی سکون کو سکوت فرمایا۔
جس طرزیں نے اڑپوادیہ عمارت، دیجتیتیاں تی لیا تھیں تھیں میں فرمایا جیسے
لما جانے بہ ادخلت القلمصوہ فی راسی عالیٰ رئیزی میں جاناتے سرمیں غلبی شیش جاتی (عازماں، کچھ، ورنہ^۱
اعمال) تکاب ۲۰۰۵ ہی لامام کافر کی نفعی لیاں اس میں نیک قابل ہیں۔ (۱) حضرت شہروں طیہ (السلام) میں مددت نے
۱۲ اسرائیل سے مدد نہیں تکے کہ تم شہزادے اس دامتہ تے پر کریں گے (۲) بالا طی خود روب تعالیٰ نے اور
اعمالیٰ نیال رے اس سختی میں طرخ ۳، نائب۔ شیطان۔ عطا مل کر علی اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ سے اور یعنیں۔ غصہ شیطان یہ یہوا الاجر اور
جانتے ہیں لہلی، ملاحتیں ایک رے سے ختم شیطان ہے بھی جا۔ کبھی بہادر یا جوں ہوں ہے غصہ، ملا ہے۔
حدادت ہے، ۳۰ نے طی اسلام کی حصہ عطا مل کیا اس اسرائیلی نعمی۔ اس قسمیں راشنی سے ۳۰ نام مرد ۳۰ نام وہ سے، نہلیں
نقداں ہی نہیں ۳۰۔ کا تھیں؟ جا پے عطا مل کی رعنی کی دعائی کام تھے کہ رحلان کے لئے تھے جو غصہ پر ہمیں تین طن ۴۰۰۰
ہے سخن شیطان۔ سخن فسیل اور مکن، نملی، ۳۰ نامی اسلام ہی سخن۔ غصب و علیقیتی رحلان کے لئے تھا جو قدمی اپے
کے۔ اب، ۳۰ نام میں سے ۲۹ نامیں عطا مل کشید۔ مخفی اغیانیتیں الواح سے مرد ۳۰ نامیں تکلیف الی

کل بھی اللہ سے ذرا بکھر والوں کے لئے اچھے قیمتیے اسکے اعلیٰ کیم ابتدی بھی بوران کے لئے رحمتیں کی تھیں ورنہ سے پتیہ ہو رہے ہی تھی تصلی مکمل شی اور بیان مکمل شی الی اس را تھا کہ رحمت وہ یادیں ان لوگوں کے لئے قیمتی و راچے رب کی رضا کے لئے اس سے ذرا نہ کہ خلیل را لاری کے لئے اخواں کا ملک رحمت کا رہ یاد ہے۔ خیال رہے کہ نبی سب کے رب کے لیے اس سے آریہ ابتو ہے، خاصیں اپنیں پر کچھ مطلاع و تابع درحقیقت اس کا تصور ہے آئی ہے اسی طبقہ اسلام تپید ابتو ہی فرمایا کہ میں اٹھ کا نہ ہو۔ نبی صاحب کتاب نماز و کوہ و لاہوں مکالم کے آپ کو کتاب نمازوں قبیلہ سے عرصہ بند میں فریاد کی طالی جس کو رہے دیا تو یہی کہا ہے دیکھو تو کامہ سر اور ایجاد ایجاد پر ملکیہ حکومت پر جزو و جوہ سب کچھ موجود کے قبور کے ملات ہیں سوچیں مکمل نور پہلی ہی موجود ہے اس نے ارشاد ہوا کہ تو یہ ان زرست والوں کے شبہات اور رحمت کی یہند فرمایا کہ موی ملیے اسلام کے

فنا کر کے ہیں اب تک لے سے چند غائبے ماملہ ہے۔ سماقانہ وہ بخش تعلیم بوراں کے بندوں کی خوبی اُڑ بڑھنے کے لئے تو اب محدث اکبر ہے دیا گی اُڑ پانی ملی و نیو سے بھیجی ہے وہ اُڈ آگوں کے پانی طل کے اخواں کی تو یہ بھیجی ہے قائد و ملائکت ماملہ اور بیساکھی تھیں جو اس کا کام کہ موی ملیے اسلام کا فضیل حضرت ہادیں کی رحمت اور قوم کے ارادو قوبہ سے فتح اور ادو سرافا کہہ: قوم کی چھڑیاں تیار حضرت موی ہے اسلام کو ادا خص کیا تھا کہ آپس میں ملات ہذب پیدا ہو گئی تھی اسی ہذب کی ملات میں یہ کہ افضل آپ سے مردہ ہوئے بہتر ہوئی کے امثال پر شریعی الحکام جاری نہیں ہوتے۔ یہ لائے ہیں تھام اور ایسے کام کر لیتے ہیں جو حل و نحل کے ظافہ ہے۔ یہیں گجران پر شرقی اور کام جاری نہیں ہوتے۔ ان سب نمائندیوں کی آیت ہے: بھلی ما لظی شافی اور اسی طرح مافق جبتنی الا لله عزیز و اس جذب کے تھیں اُپسے ہوش آتی اسلام اور اب سے جنتیں افسوس۔ تیسریا کہہ: جب موی ملیے اسلام کو ادا کئے دی گئی تو اس سے بدرست رحمت و الحصت ہجڑی کی تھیں ایمان سب کچھ تھا جب موی ملیے اسلام نے جنتیں گزاریں اور پھر احوالیں 73 میں ہے ایشور رحمت وہ کیا گے تھیں اور مکمل شی کیاں اخواں کیا یہ ناکوفی مسخرتہ اہلی و رحمةتے ماملہ ہو اور کوئی بچھار کر کیں تو یہ کے متعلق اشارہ تھا وہ کتبۃ النہل فی الالواع من مکمل شی ہو لوار شدہ برافت و تفصیل الالواع مکمل شی و مکمل ان درنوں پر اُن کا کرنسی ہے اس معرفتی اور رحمةتے ارشاد ہوا۔ سکر قران مجید تفصیل المکمل شی ہے ایسی تھا اور ہماں بھی چو تھا کہ وہ نبی کو اپنی استکلید ملکیہ ہدیہ کیں غر آتائے ان کی آپ سے داد فضادر ہو جاتا ہے یہ کہ مذکور و لذوں اوقات سے ماملہ ہو اور اگر مسلمان کرنا کرتے تو یہ خیال کرے کہ اس سے صبر کی یہ افسوس ہوں گے چنانچہ گھنٹی مسجد کے رب فرا نگہ معنیز علیہ معاشرتم

ہملا اعتراف اخیز نہیں فرم کے لئے مسکت کیوں ارشاد ہو اس مسکن کیوں پس فرمایا صد ساکن ہو تبے سات سینی خاہوش نہیں ہوتے۔ خاہوش کام سے ہوتی ہے مکون رکشہ تو شیخ سے ہے تاپے۔ جواب مدرس نے اس اخواں سے بہت جواب دیئے ہیں جن میں سے بیض و اواب بھی تھیں مرض کے لئے ایک یہ کہیں مسکوت۔ مسکن مکون بے کوئی

ایک قرآنیں سکن ہے۔ درسے یہ کہ سکت اپنے ہی تھی میں ہے گر جنت "اُن کا مغل غلب نہیں بکار" میں طی اسلام ہیں اور جہاد میں قلب ہے لئنی موی طبِ الامم پلے فصلیں اپنے محل کو اور وہ سروں کو بہت حلب فراہم ہے تھے قرب آپ خداویش ہے گئے کوئی نکل غصب جاتا رہے تیرے یہ کہ بدل غصب کے نصر جانے کو سکوت لئی فاموشی فیلیا اس میں استفادہ ہے استفادہ کی بیٹھ ارادے کے اقام طلب باافت میں دیکھو تو سرا اعترافیں زندگی ارشاد اور فی مختفی تھائیں تھیں میں تھی اور تھی نہیں تھی نہیں کا لائق بنتا ہے۔ فتوح کے متین ہیں نہیں تھیں لئے کی جسی امور کی وجہ برپہ نہیں تھیں اور جنہیں تھیں اسی کی وجہ برپہ نہیں تھیں اسی لئے اسے نہ فتوح فیلیا جائیں میں سرا اعترافیں:

سیدنا عبد اللہ ابن ماجہ و فرم میں کافی تھی ہے کہ قربت کی کلی گائی شفول نہ کم ہوئی جتنی اور جسی تھیں طاہری تھیں جسکی وجہ میں علی اسلام نے انسانی ہر قربت میں سے تفصیل حکم میں ہوا رکھل شی ہمو عظمنہ کیے تھے یہ کیلہ جو فیض میں جو اکیل ہے کہ تھیں کہناں میں گران کے مطابق کم ہو گئے اس میں سے بعض مذکون ادا نے گئے کسی نے نہیں کیا کہ مذکون ادا کے پورے ملے سے کیہ قرآن کیم کے صراحت خلاف ہے۔ سیاک اگئی فائزہ یہکہ تھیں بھی وہیں کیا کیا بد جو تھا اعترافیں اس آئندہ فیلیا کا کہ تو قربت میں پڑا ہے اور حست تھی اور پرے ذرے والوں کے لئے تکلیدہ سروں کے لئے وہیں مدد و حست تھی بخیزدہ احمد رحمتی مذکوہ گرامہوں کو یہاں تیجے ادا سے اور نہ لائے تو پکی سے ہم ایتھے ہیں۔ جواب اس اعتراف کا تفصیل ہو اب ہم ہندو للہ مقتین کی تھیں میں جوں کر پیچے ہیں وہ کتاب الحدیث بہادر حست سے ناہد تھی ایسا لے ایں کا کفر فیلیا۔

تفسیر حصوفیانہ: بنصود حشم کا اور نبے ایک طبلہ درباری شہزادے کی وجہ سے یہ غصب بھبھے ہے کہ اس کی بنا کروری پر ہے کہ انسان اپنے انہیں سے وہ بدلے۔ "سر افسد لذتِ تعالیٰ کے لئے کہ اس کے مالاہیں پر میں آجائے" یہ غصب کمال ہے کہ اس کی بنا برداشانہ اپنالیا ہے ان دروں میں یہ فرق ہے کہ پہلا حصہ فضائل پر ایجاد ہاتا ہے۔ غصہ در ایجاد لیجنے پر غصہ اور جانا ہے کہ دوسرا حصہ فخر کی توبہ لمحہ اہم تھا ہے۔ فعد منہ الجیا و اولیا و ہے تھے البیضن اللہ کا بہاء تب میں طی اسلام کا حصہ یہ دوسری حشم کا اقتدای لئے حضرت مارون کی مذکور اور قوم کو وعدہ توہبہ ختم ہو گیا۔ تھی صاوی نے فیلیا کہ وہ کہ کہ جو میں یا اسلام میں صلح ہو گا وہ باری نہ تھی، وفا فرائی کہ جنی کو عیوب کا آئی ہے (صلوی) صدیوا فرماتے ہیں کہ انسان ہلکا ہو گیا زمین پر خوف ایسی اس کاٹل ہے میں سے یہ نہیں کاٹل کاشت ہٹھی ہے آکھیں گویا نہیں ہیں جن سے آیے گئیں کویلے ہو جائیں ہے آپ ہم ہے جس کی کاشت کی جاتی ہے تو قربت میں تھی بداشت ہی کر لاد سے ارسنے والوں کے لئے جن کے دل نی لئیں میں خوف کے لالے زی بیو اکو ہو، وہ رہبوت حربے و حمومتے کیوں کل غسل پلے ہو گا تب بارا زی بردھ میں طواہ حسن اصری فرماتے ہیں کہ تھارا لالا تمہارے اتھے سے ۳۰۰۰ لامکاٹے پر فرم اسے تھارا خلا تو تم ہلکا کیا ہے یہ سفت بے غاشیں کی اسے بند بارخ تھی رہ بڑا رہ بڑی کرے گرہ تھی علی الصلاۃ کی تو لازمی و رازا ہو اسکوں آس ملے کتے ہیں۔

وہ اکبر ملامت شیخ، خوش باشیم کہ در طرفتے با افری امت رنجیں

سماں افرانگی میں۔

ا) کا فوست نزل غافل ہست دو طوراً ہے یعنی غافل آن
ہے اور رہ لورا انس کند مر دل تندہ را ساکن آند
آند نالش بست ہے تولی حرس درس پر دی نیت او حقان درس
و شدی کہت مجب اس اور بول باندی مانی ہے صوفیا، امانت چین کے ضادر عالم ہر ٹک گلہ میں تشریف فرمائے
ہیں۔ فرماتے ہیں ایم یونی فی ضعف عاصکم لکھا پہلے ضمیم میں خدا تعالیٰ اور مومنوں کی بگیں باشیں ان راستے
اعمال، پیغام تھیں ایں اور ہبہ بی بکلیں ہیں شیطان اور ناہب۔ فرمایا ضور لے کر باب اپنی مرد خودت خودت زیری
تیرہ اشیطان، نائب۔ بد و اور بجهتی۔ اس ایسا کی بگلیں شوری میں شیطان رائے پہنچ لائیں بکار ہمایہ ہر گلہ میں
رب، آت مایکوون من بخوی نلشتمالہ مورا بعهم بارلوش خود نے صد بین سے کاہان اللہ معنیان
شمع اور جنگل میں لایا، اس کے بیچ ناہل اب ہاد کے فرستہ ایں آمدت تھے لگنہ لگنہ زمین سے والد کل، و رحے
رام رکھیں ایں، اس کی ہاریں میں نہ بخیزد ریس ٹلی جوں شرک ایک و مرے۔ ہے بیان کرتب تھے اور شور
دیتے تھے یہیں بی اپنا استلی پا۔ بلا، نس شیپ، تھیں جن لی انجمنیں ٹلی ریجن ہوں، کہہ گئی لگ کے۔

وَاحْتَارُ مُوسَى قَوْمَهُ سَبِيعِينَ رَجُلًا لَمْ يَقُلْنَا قَلْمَانًا أَخْذَتْهُمْ

احر چنانچہ بلکہ کوئی یہ قومی میں کے ایسی ستر ایسے ہمروں سلطنت دیکھ کے چاہی، رسوب بکویا اگر
اور ہو ہے اپنی قوم سے سڑ مرد ہمارے دمہے کے ہے، فہر سبب ایسیں زندگی ہیں

الرَّجْفَةُ قَالَ رَبُّ لَوْ شِدَّتْ أَهْلَتِهِمْ قِنْ قَبْلُ وَإِيَّاهُ

درزے عرص کیا ہے ربہ ایسے اگر چاہتا تو فرموت دے دیتا ایسیں اس کے بیچ نہیں بھی کامیابی پایا ہے
سو سوئے نے، ضم کی اسے دیکھ کر تے چاہتا تو پتھر ایسیں کھو دیں ایسیں بچا کر رکھتا کہا تو اسیں اسیں اسیں

أَتَهْلِكُنَّ بِمَا فَعَلَ السَّقْهَاءِ أَمْ كَمَا إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ

قریم اسی وہ سے ہر گیاد و قریوں نے ہر سیبی ہے۔ مگر عذر اور مائل، تیرا فریاد کو ہے۔
لما پر بچکے اپنے لئے کام جو ہمارے لے قلندر نے کیا دے دیں مگر میرا آزمانا تو اسے بکالے

تَضَلُّلٌ بِهِ مَنْ تَشَاءُ وَتَهْرِيْبٌ مَنْ تَشَاءُ أَنْتَ وَلِيْتَ أَنْ عَفَرْلَنَا

تو اسی سے اس کو چھے تو ہے اور وابست رہتا ہے تو مگر میا ہے تو دلی ہے ہلکا بندے
بھے پاہے، اور راہ دکھائے بھے پاہے تو ہمارا ہونی ہے تو ایسیں اسیں رہے

أَرْحَمَنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَفِيرِينَ

نہیں اور جو اور ہارے اور قریب ہے تو وہ داری سے
ادھر گیا اور قب کے پیش گئے داری سے۔

تعالق: اس تہمت ریب کا تبلیغی آیات سے پہنچ طرح تعلق ہے۔ پہلا تعلق: تہجیل آیات میں "عمرت" ہے، یہ مایہ اللام کے فساد میلانا ہوتے ہے اور وہ اپنے غصب الہی کے نیچے شر کے محدود ہے۔ تو کہ کہاں کے غصب فروخت ہے۔ بعد رب تعالیٰ کے غصب فروخت ہے اگر کہو رہا ہے۔ درساً تعلق: مجھلی آیات میں اسراۓل کے حرم جم جم کا کرکر، اپنے اس کی تقویٰ کی تقدیم ہے، وہ رہی ہے کہ اہوں نے تاہمے لئے اپنے ناکد طور پر بیسے موہی طبیعی اللام کے ساتھ۔ تیراً تعلق: مجھلی آیات میں ارشاد ہے اگر تہمت میں بیٹھا ہے مگر بال میں تہرست میں۔ اپنے بیداری خود رحمت کا شہادت، وہ بادا ہے اس رہنمائی کے اسراۓل میں تاہمے کی کوئی گویا بیانی آیات میں، مولیٰ تعالیٰ آیات میں اس میں گوی کا شہادت دیا جا رہا ہے۔ پوچھا کریم آیات سے بھی اسراۓل میں حضرت موسیٰ طبیعی اللام کے غصب فروخت ہے اگر کہ اس کو ادھر بھال کی سعادت رہتا تو قوم کی شرمنگی ہے، اب رب تعالیٰ کے غصب کی آئندھی ہو۔ اس کے راضی ہوئے کا خدا ہے چونکہ نبی رضا صاربی رضا صاربی رضا صاربی ہے اور ازید مقصود ہے پڑھا۔ اس کے دھو نماز سے پہلے ہے اس کے پڑھے موسیٰ طبیعی اللام کے غصب فروخت ہے اگر ہے۔ ولما مسکت عن موسىٰ طبیعی اب اس کے بعد رب کے غصب فروخت ہے اگر ہے۔

لپیز: و اختار موسی قومہ آئت کریمہ انتالی مل ہے اس لئے مطربن نے اس کے حلقات میں لٹکر کی ہے اور
انتالی پر بیٹھے کہ موسیٰ طیہہ امام دو خود اپنے ساتھ جہاڑہ مزا اسرائیلوں کو کلے گئے ہیں ایک حب بند آئیں اب بخال سے
کام کر لے تو روزہ دینے پہنچان کے قابل بچیت کے لیکن جزو ساتھ لے گئے تو درست پھر جو اتنی تکے بعد مارلوں کی طرف سے
بھولنما دھوڑت مرتے لئے سڑ آدمیں کو ساتھ لے گئے تو موقر پن مرتے کی تفاکار لے سڑی کو کو پہنچا
تین آپ ان کو رپ کا لید اور آرلین دھاتار ساتھ ہو اترم ہے اب کی نیوتونیہ کے متعلق بغیر تاب کام فذہ۔ اب وہ
مترے سڑاک کئے گئے اور دوسرا یا یاد گھوڑی سی کے جرم میں یہ غاصب ہاٹاک کئے گئے کیونکہ یاد گھوڑیں تو ہیں۔ نجی یہ
پستش کی تھی جو اہل دن سے چاروں کو روتھے میں نزی کی تھی سب گھٹکوڑی ہے کہ یہاں کوئی نادر اللہ یا یاں ہو رہا پس ایسا دو سرا
بیٹھ مطربن نے انتالیکر پس اور چوپان ہوا رہا ب ان کی دلیل وہ آئت ہے فتاوا الربنا اللائے جہرہ فاختہنهم
المعقتہ بظلمہم ثم اتخذوا العجیل ہاں بتایا یا اس اس واقعہ کے بعد پھر جو اتنی سوچی گردیم سدی فتحہ فربات
تین کو اس آئت میں سے میلتا ہے اور اس آئت میں اور سر میقات اور رہ رہا واقعہ ہمارے یہ واقعہ درد ہے اب
لائتھیزیوں اعلیٰ و منان و میرا (۱۷) تھیں اکلام مضریں کے زیر یکی و مرافقی تو قیمتی کوئی بدل اس سے پلا چھوڑا تو
ہو گویا اور بھوٹ میں بھی ای ہاتھ رہے اور میان میں یہ واقعہ دیوانیہ اور تسلسل کے غافل ہو گا لائیزیوں فرمان الدوڑاں فیروزہ
تین ایں اسکو ترجیح دی ہے۔ افکار جذبے افکار سے جس نکلا ہے غیر افکار کے معنی چیز خیز کو پھانٹ جانے اس طرح میں اس

کے حق ہوتے ہیں مذکور کرنا ان لوگوں کے قومیت پڑھنے سے شیرین قومیت اختیار کے بعد منہا من بیشیدہ ہے آئے جسما کو ان شمولیتیں ہے۔

منا الف اختیار الرجال سماحته وجوداً الفاعل الروایات الزماع

فقلت له اختیار قلوما سمعیته ونابا علا بالمشن تباہک فی العربا

ان در قوس شمولیتیں اخیز اور افسر کے بعد من بیشیدہ ہے قومیتے مریا تو پولاری امر اٹلی ایں بیادہ رو جو بائے مخوا رہے ہے۔ بعد سر اخیل قولی ہے سبیعین دجلہ۔ یہ حضول ہے اختیار کو اقتصی تکاریں دقتیں اسرا اُنکی کے باہمہ تبلیغ ہے اُن سے ہر قطب ہے چونچہ آدمی طور سے بائے مختسب کے قوتو گھے ہر آپسے فریبا کر رب خالی نے مجھے سر آدمی نہ لے کے عکس رہا ہے تمیں سے در صاحب الہ جلو جو میے ساقوت دے جائیں۔ اس پر کوئی تائید نہ ہو تو اُنکے فریبا کر رب جانشیدہ الہ کوہہ علی درجہ دو قوبیتے گاؤں میرے ساقوت چالے دیں کوئی مکاں پر حضرت علی شیخ ایں ادن اور رب ایں روح حاضر گئے بلی سر آدمی اُنکے ساقوت گے بدل اس کا اکبرتہ العیقات ایسی عرض کرچے ہیں کہ میقات دروائے ایں ایک میقات خاتیں۔ حس میں ہوئی طیلہ السلام کو قورتے حطابوی اس مقصیر آپ سے دید ار ایسی کی ارنندگی کو در سرمیقات مذہرات یا میقات اسے آدمیہ و مطامہ ذریعہ اور پھر ایسی کے بعد بولا قوتو یہ ہے کہ بدل یا ہی دو سرمیقات مراویہ۔ اللہ میقات دروائے ہے بلی مقرر کر میقات کے حق میں مقرر کر، بدل کر مقرر کر رات۔ چنانچہ جو عروش ایسا ہم ایسا ہم دشنه کی جگہ کو میقات کئے ہیں جسیں ایسا ہم کے تقریباً کوئی بدل کر رات۔ مگر مراویہ یا جگہ مقرر کا مفترض تقدیس سو کا تصریح میانت جائی ہے جس میں دو اس اخیل ایں اگر میقات سے مراد مقرر جگہ اور اس سے مراد فرود اور اس کے آسیں کا جگہ اور کوئی جانہ بہے اور اگر قوت مقرر متنی ہوں اس سے مراد کہ تبدیلیں ہیں جن میں دہ بیاں پہنچا مقرر برداشت کا انتہا سے مراد فرود اور اسی میں جانہ بہے جملہ ہوئی طیلہ السلام کو نہتہ حطابوی بہاریں ہی ہوئی طیلہ السلام سے پل کرایا۔ دہ بیاں ہنہ انتہتہ شریف حطابوی ایسی جنگل میں ہوئی طیلہ السلام کو میں شریف اندھے کا حکم ہوا اقا فانخلع نعلییک انک بالا ولاد المقدمین طوی چک کے اس جنگل میں شسمیات تھیں اسی وجہ سے یہ میقات تپہ ترالیا۔ فلمما اختتہم الرحمفتمی جہارت مظلولہ تباختلی اس میں ف مرد بادعت یا ان کرنے کے لئے ہے فوراً کے حق میں ہم کامرج وہی سر آدمی ہیں کہ زوال اور موت اپنی داروائے ہے ہوئی طیلہ السلام حکومتہ ہے رجھنے کے حق میں ہیں دلخواہیں کی کرخ سے بیانہ کے گھر جو ایسے دلخواہ کو و رجھنے میں کئے جگہ ملک اور زان کرنے والوں کا گئی ہیں پچھے کہ اس دلخواہ سے دلخواہ کے سر مرگ کے اس نے اے دلخواہ فریبا کیا ہے کہ ان سر مرگوں ایسی حق میں دلخواہیں دلخواہیں کی جیسا کہ انتہلہ کھاتے معلوم ہو رہے۔ اسیں دلخواہ سے گیوں۔ متعددی اگلی اس نے کہ اس نے کہ تکاریں اکب کر دیا ہیں گے جب تک رب کو کیے۔ لیکن اس نے اے پھر ایں سوچنے کو رسکتی کی حقی۔ در سری وجہ قوتو یہ جسما کو ایسی ہم عرض کرچے ہیں کہیں دلخواہ کا تھا۔ لہبہ کر میقات کا ایں کل قلوب لوشنت اهل حکومتہم من قبل۔ یہ بہلات اختتہم کی جزا ہے ہوئی طیلہ السلام نے ہے عرض سوچنے پڑیں ایسی تجدی کے طور پر کی۔ اس میں رب خالی کی قدرت تکہ کا کرے لوشنت فرما کیسی عرض کیا کہ زندگی

حال الملاع - الأعراف

گمراہ کرے جو اس مقنی کو فدا کرے بلکہ وہ اس پر سمجھ کر باہر اپنی برداشت دو جاتے۔ اس انتہا پر زیل المترادی و راز کرے وہ کو اور جانے اور العالی) و تھہدی من تشاہر عصی تضليل کے لئے گے اس کے مقابل اتنے ہی عصی اس مبارکے ہوں گے اسی نے تو پاہی بدل دے جائی تھی رئے جو اس مقصودے الہ رہے ہے اور راضی برداشت یا اونو تیرج امتحان ہے امراض کے لئے تو ہم ایک دنیا ہے و فرمودی کو کہا جائے کہ اس کا زمانہ رہنے کے لئے میں وہاں فریباں اقتضت ولینا ہے میں آنکھوں کی تمدید ہے جوں کے معلق ہے اور سرے مقامیں عرض کرچے ہیں یہ لفڑیا توں۔ عصی قربت ہے باہم اولادت۔ عصی ملکیت مصرف ہے باہم۔ عصی خلافت، نصرت ہے اپنی ایسے مولیٰ ایسا ادا ناصر ہمارا حاصل ہے ایسا نیلوی توں میں متعلق ہے جو اہم تھا ماری جاؤں سے زادہ قریب ہے فاقعہ نماوار حسنی اصل دعا ہے اس میں فرستیبی ہے ایسی نکتہ اہم اداروں اور ثناہ ناصب ہے اللہ اہم کو داشت دے ہم پر حرم کر۔ اس عالمیں اپنے ذات کو ان سب کے ساتھ شامل فرمایا اک جلد جوں ہے ایسی میں بھی اس پہنچتیں اصل ہوں ہے لئے گھر پر سب اس کے رحم فبا۔ فی الحال رہتے کہ سلفت خلائق کو سایہ آتا ہے اور حمت حملہ العالم کو سایہ ہمارے خلاؤں کو معاف ہے اور ہم اپنے کرم کی باریں فرمایاں تھیں تھے جو بدبخت فریباں اک اپنا قصد ہے کہ مولیٰ ان لوگوں سے چھڑائیں تو غلب پورا رہا جرم ہو اور مجھ سے یہ خلاہ آئی کہ میں اسیں اقتضیت کر دیا لئے قشایہ تمہی شان کے لا ایں تو ان کو دے جزا کھل دے مجھی یہ خلا جمال فبداء اور مجھے اور اپنی پیش راستے میں ان نے حال کے لا ایں اور مجھے سبھی ٹھنکے لائیں رجیں رجیں مطابق و انت تحریر الفقیرین ایسی تھے مدد۔ بھی اپنے چھاتیوں کو ٹھنکاں ہر دم کرتے ہیں طریقوں اس سے نہ رکھتے وہ اپنے دنیا میں اکٹھوں ٹھنکشیں رہتے کسی غرض سے کرتے ہیں کمرتی ہے رجیں بے خوبیں اُوک ڈنک

و درجم ایک جیسی کمرجی ٹھنکش اتنا ہے وہ اوسے

گراں ملٹو تیرے خواہ حساب ہے نہ ٹھار ہے

گراں ملٹو تیرے خواہ حساب ہے ایس اس

خلاصہ تفسیر اس والحمد للہ موسی طبی اسلام نے اپنی قومی اسرائیل میں سے ستر اہم میں تو وہ طور پر لے جانے کے لئے تقب فرمایا۔ اپنی ساری قوم کے نام کہوں میں کریم یا بیویوں کی طرف سے حضرت کریم یہ ستر اہم میں سے لئے وہ اس پر ستم سے تھوڑا رہتے ہے ان لوگوں نے یہ غصب ایسا ایسا طور پر یعنی کہ رب تعالیٰ کے دہر اور کی تشریفی پاچوں قدر ان لوگوں سے پھاریوں توں اس جرم سے درکے میں کہیں سکتی کہیں تھیں جو وہ ایسا ان سے گلے ٹھر رہے۔ اس وجہ سے ان ہی ایک بیچ اپنی جس سے ڈال دیں اور وہ جسے ستر بیاں ہے گئے۔ وہی طبی اسلام نے یہ طلاق، بکھار، خیال فرمایا کہ اتراب میں ایسا اپنی قوم میں ایسا یہ میری قوم تو پہلے ہی سرگش اور بد کلائے ہے وہ مجھ پر اپنے ایسا کاٹے کی کہ میں ستر کو میں پاک رکایا تب اپنے بارگاہ میں، ماکے لئے ہاتھ اور تیار گھروں اکسار سے خوش بیاں اے سبھرے میں اپنے قدر مطلق ہے اور چاہتا ہے ان لوگوں کا خور پر اسے پڑھی قوم کے سامنے اسکے کو رجھا لکھ۔ اور چاہتا ہے مجھ کی وفات دے جانا اکر مجھے بھروسے کے قتل کی تھست نہ کھی تھا جانہ۔ بخ قلزم میں اہم سب کو موت دے جو چاہتا ہے پھر جو مخفیت لتوں اور ماری جائے اب ہے اس دو اپنیں ہاک فرمایا تیرے۔ مولیٰ اس میں بھی ایک کاٹھہ ہے ان کی اکت تھی بڑی سخت لور کرنی تھیاں ہے بیا

ان لوگوں کی پھرے کی پہلی تجھی آئی اُن شے اس آنفل سکریو تو نہ چاہے گر کر کے کہہ تجھی آئی اُن شے پہلے اپنے
کر کے کافروں جلوں اور نے چاہے ہدایت دے کہ تجھی مکتوں کا قزاد کسکدہ لعنتیں بودتیں کر جلوں اے مولیٰ کی اسلامی
ہو سکائے وہ تو بھل کے صور کی وجہ سے ہم سب کو تاکیدتے تھے تجھے کرم سے امید ہے کہ تو امید کر کے کافمہر اپنے
ادسوں کی ہے لیکن اس سے گفتار ہے چیز۔ میرے مولیٰ ہندو والوں اور ایشناووں سارے ہم سب کے ہاتھے
صوروں سے درگز فراہم کر جم کی نظر اور رحمت فرم جیسے ہندے ہیں اپنے اخواتیں پر جم کرم کرنے اس کے صوروں
سے درگز رکرتے ہیں مگر ان سب سے بڑا یہ ہم کرم ہے کہ ان کی رحمت و کرم و قیمتی ہوئی ہے تجھی لا اگی ان کی رحمت کرم
خوبی اور کسی خرض سے ہوئی ہے اور تجھار جم کرم مولیٰ بادر پر غرض ہے۔

فائدے اس آیت کے سے چند نکتے شامل ہوتے۔ پہلا فاقہ ہے تمام کتابوں میں رب تعالیٰ کا ہم ہوتا ہے اور
یہی فاعلیٰ کر تجی کو گلائے تعلیف ہوتی ہے رب کی چونقلیں کریا و نوں کی ٹافرلیں ہے اس لئے تپکے لئے یہی سحل
ہاپنے اور رب تعالیٰ سے یہی بلکہ یہی سے پہلے معلل ہاپنے کہ ان کی معلل رب کی معلل کا ذریعہ ہے یہ ایک اس دیتیب کی
سے مامل ہو اکر رب تعالیٰ نے ہمی طبی اللام کی رضاکار پہلے یوں لعنة سکت عن موسی المفضیب دار اپنی رہنمائی
کا رہدیں۔ اور حقیقی احباب ارسلے میں انسان تین جرم کرتا ہے۔ رب تعالیٰ کا درجہ اے انسان کا اپنی آیت کے لئے
تمن حفایاں شامل کرنا ضروری ہے ہم لوگ جو گلائے کرکے صور سے معلل نہیں ہیں اس کی مامل ہو آیت ہے دوسرے فائدے
یہی آیت کی قبولیت میں ہر کی جاتی ہے اس دیر میں جو زبرا ملکیں ہوتی ہیں۔ یہ تانہ و اختصار موسی سے شامل ہو اکر ان
میگرای سختیں کی تپہ بہت شرکا سے بہت عزم میں قبول ہوئی۔ دیکھو اوم طبی اللام کی آیت تین سورس بعد قبول ہوئی۔
حضرت کعب ابن اباک کی آپی بیکاں دن بعد تعالیٰ ولی ابوالبکر کی تپہ بہت عزم بعد قبول ہوئی جو ہم کرم کی طرف سے
بعض خاص لوگوں ہتھیہ کرناں کا نہ کہاں
میگرای سی کی تھی لامکوں نے ان کی طرف سے مدد رکنے صرف سزا ہی ہوئی کے لذت بر گوں کے ذریعہ آپ کرناں سے
دھارنا چاہیز اور بڑی ہی لیست ہے۔ ممدوہ بچکاروں کی مامل یہ تھی کہ تمامی اس وکالت کا تصور اس
طرح ہو گا کہ حضور ﷺ اپنے ایک اولاد پر کرم فرمائی گے اُسیں بارگاہی میں پیش ہوئے تھے دوں کے ہم کو اپنے
پیچے رکھ کر اس طعنے پر کو کراویں گے لیکن حضور کو رسول اللہ اس لئے کامیابی کر سکے اسی طبق تعالیٰ نہارے سامنے اسیں
اور حضور کے ذریعہ بہم سے کلام الحکم فرمایا ہے اگر رب تعالیٰ ہمارے سامنے ہو تو رسول کی ضور ہندہ اوتی اسی طرح حضور کو
رسول حکیم اد سولہ اس لئے کامیابی کر تھیت میں کتابوں کیں پشت رکھ کر رب آئندی عرض دیروں
پیچائیں کے لکھوں میں سے تیر افکارہ دیجیں کو اختصار ہوتا ہے کہ جس کرم کے لئے ہے چیزیں مخفی کر لیں یہ اکیلہ احمد
رب تعالیٰ کی طرف سے اتھے ہے تانہ و اختصار موسی سے شامل ہو ایسا احتضور ﷺ اسی طبق سے جس حدیث کے لئے ہے
مخفی قبول اور درست ایسا جناب ملکن کو مدیریت کے موقع پر ایسا طرف سے سلیکی بہت چیزیں کرنے کو حضور نے مخفی کیا بلکہ
آتیست دین کی مختلف خدمات کے لئے مختلف مذاہتوں میں کتاب ضروری طرف سے ہو گارے گاہد اکرے ہم ایکار

ہی کی تکالیف آجائیں۔

تم تو جس ناک کو چاہو وہ پہنے بندہ پاک میں ہی کس کو بناں ہو خدا تم تو ہو چو
فرنگی بھی تھیں کے بارگاہیں میں لیں ہیں اور بولی بھی بگری بھی ہے تب رب کی طرف سے دو ایامے اور دوں کا تکالیف بھی کی
طرف سے ہے جو تھاتا کہ وہ جو پرکے لئے کسی خاص مقام پر خاص نامخنس ہاتھا انکل درست ہے۔ فاتحہ العیاقات نے
مائل ہو۔ وہ بھی اسرائیل کو موسیٰ طیب السلام مددت کرنے کے لئے طور پر خاص درست ہی لے گئے ایک روز قدر پہنچنے
اور اسرائیل کو عجم را تاخت کر ادخلوا التابیب مسجدداً و قولوا حستہ بیت المقدس میں جا کر کو کر محلہ رہ۔ قدر اپنے
لوگوں کا اپنے پورے کھلاتا ہے جا کر دعا میں ماٹھا انکل درست ہے خلیل رہے کہند جس قرب و مبارکہ میں جو
دل کے پاس هنالکہ دعاز کر کر یار بہ عزت میرم کے پاس رکنی طیب السلام نے دعا مانگی۔ پورے کوں کی جیروں کے پاس
ادخلوا الباب مسجدداً و قولوا حستہ بیت المقدس میں نبوی کی قبریں تحریک رہیں جس کے لئے اسرائیل
کو عجم رکاید کی پورے کی عبادت کا باطل گھوپ جا کر میکار اس آجھ سے معلوم ہو اور اختار موسیٰ قوم مسیحین
رجلاں لیمیقاتاً ضرور نہ رے متعارہ پرائبل پر ان کو در میان راست میں ہال کر کر کسی میں ہال کر کر مانگیں۔ اگلی یہی سی
کرتے درت کی کیا ہے عزت باریہ کا تھام ہے۔ عزت ملام شافعی عاشر نے کئے صرفت بد والہم احمد کے دربار ماضی
ہوتے تھے جو تھاتا کہ وہ بھی بعن کے قصور کی وجہ سے بے قصور ہا پر بھی عجب بلکہ ہائی آجائی ہیں۔ یہ تادہ
لحدتہم الرحمۃ سے مائل ہو۔ لگوں کے ساتھ کم بھی بیس جاتے ہیں یہاں کی محبت سے پچھے۔ پھر اپر سی اور
لوگوں نے کی تھی کروں کی محبت میں رہنے کی وجہ سے ان لوگوں پر بھی عجب بہ کلپاً پھوپاً فاٹکھہ نہیں کی دنہرہ بدل
جالیں پھوڑاتے ہیں اگری موسیٰ سی جاتے ہیں یہ الباردوب بلوششت سے مائل ہو۔ اور کو موسیٰ طیب السلام کی اس دن سے
ان ستر میوں کو زندہ رکاید جو تھاتا کہ وہ اگر رب تعالیٰ ہے تو ہم کو ہماری مرثیہ ہے سے پلے بھی متودے سکا ہے مر
دین و کے پاندھم ہیں رب تعالیٰ پاندھ نہیں یہ فاتحہ اللوشنہ اہلکنہم من قبل سے مائل ہو۔ بھوہی علیہ
السلام ۲ موڑ کیا کر مول اگر تھا بتا ہم سب کو آج سے پلے وفات دے وجا جا لگ کی اگلی ان سب کی مرسی ہائی
سالوں فاٹکھہ اذ تعالیٰ سے بدرہ امید بھی نہ لازم ہے اسی کا دراز امتبہ آس را لوں کی آس ہے فاتحہ الہلکنہ کے جوں
سے مائل ہو اگر موسیٰ طیب السلام نے عرض کیا کہ مولیٰ رکاید اسکا ہے کہ تب سب کو بھیں کے جوں نہیں ہو جس سے بھاک کر
دے بھیں۔ بھی کوئی قوی ہے کہ تو یہاں کرتے گا حملہ اور اگر ستر میوں کے مر جانے کے بعد وہ آپ نے دب تعالیٰ سے ایسے
تزوی۔ آٹھواں فاٹکھہ بھیں خالا ایسے ہیں جو اللہ کے مقرب بدنے اللہ تعالیٰ کی یہ کہیں موڑ کرستے ہیں۔ وہ را کے 7
ہے دین وہ جلوسے جیسا نہیں کیا۔ ایسا نہیں کیا۔ الافتہ تک سے مائل ہو۔ تم اگر لختا تو کو رب تعالیٰ کی طرف نبنت کریں
تے بدریں ہو جلوس۔ سرانا فرمائتے ہیں۔

در حق نہ مرن در حق توزما در حق نہ شد در حق قم
ہم بروگ اذ تعالیٰ کے لئے لطف فخر۔ مفتی آنکل بھی نہیں بول سکتے۔ تو وال فاتحہ اذ تعالیٰ میں سب ہی یاں نہیں۔ اگر تے

یعنی مل میں اور جاتے ہیں یا کہ مل زندہ ہے۔ چنانکہ اس کوئی کوئی ہو گئے ہے، مل تصلیل ہو تو سدی اور توں کا ذکر ہے بلکہ گرامی کا کپڑے ہے جو انت کا کردیدھیں۔ دسویں فائدہ ملائی کے کارہی ڈی یہ ہے کہ پہلے بھی اذکر کرنے سے بعد میں بھی ڈی میں عرض دیا گئے۔ دیکھو میری طیبہ السلام نے اپنی ڈی کے شش قریبیوں کا ذکر تبلیغ ایضاً خیر الفخرین کیس دعاء اس حکم کی رب تی حکم کے دیکھو میری طیبہ السلام نے مفترقہ کی، مانی آؤ آفریں فریاد ایضاً خیر الفخرین کیس فریاد ایضاً خیر الفخرین دی ہے وہ مادر خلقت کے رب کی منصب فقارت کا ذکر کرنا چاہیدے ہے کہ اس اسی لئے ہی کہ ہر قسم کا خلاصہ مدارسے اپنی خلات کے موافق ہام سے یاد کئے۔ بارہ صوال قائدہ نور گورن کے پڑا گاہوں کے پاس نکرے اور کرہنا تکہ ایسا ہا کر قبہ کرنا یہی پرانی منصب ہے وہی سڑک کے بناواروں کی جانب سے قدر ہے جو فائدہ لمیفہادتی سے مالی ہو۔ میری طیبہ السلام ان میرزا جوں کو جوں ہو پر قبہ کے لئے سڑک اکار لے گئے جوں آپ پل کرچے تھے۔ فریض کی ہمارا جگہ قبہ کی بیقات ہیں۔

پہلا اعتراض یہ ہے آدمی پلاک نہیں بلکہ بے ہوش ہونے تھے کہ اگر ان کی عمر باتی تھیں۔ وہ لوگ ہوش میں آگر میری طیبہ السلام کے ساتھ اپنی آگئے عمر کشم کرنے سے پہلے مردھنا ڈکن ہے۔ رب ترا مابے افجاعہ اجلہم فلا یستاخرون ملائمتمو لا یستقدمون (پہلی مکاریں مگارات)۔ جواب ہے اس اعتراض کا جواب تیرست پاہیں تصلیل سے ہے ٹیکیں۔ یہ مرفت ایک کھو لوک تاریخی ہوئی کہ اکابرے اور یہیں قائل اس نو ولی کا ذکر ہے اور یہیں اور ان ہمیں وہ سری ایامت احمدیت میں تقدیر خداوندی کا ذکر ہے قانون سکایا ہیم ہیں رب تعالیٰ نہیں وہی تقدیر توں والے اسی لئے دبیں اگر کچھ کہے کہ امداد گارے قدرت خداوندی کا ذکر ہے قانون اگلے حاکم سوال و نکالت یافتہ رہتے ہوئے زندہ ہئے گے اس کی پوری حقیقت تیرسپارہ کی تحریر میں طابت کرو۔ دوسرا اعتراض ہے میری طیبہ السلام نے اپنے کامی میں عرض کیا تھا لکھنا بمعافعل۔ ورب تعالیٰ پاہیں ہے خدا پاہیں ایک نیکی میں شکنے سے ایک بے کیا ٹھاٹ کے طبق ایک نیکی میں عرض کرنا اعتراض نہیں بلکہ حکم کی درخواست نہ نیکتی میں مدد ایک نیکی میں عرض کرنا۔ جواب ہے اسی طبق کرنا۔ اسی کے لئے میں ایسا ہیں یہ سکا کر تو کہ مدد ایک نیکی کو تحریر رکھتے کہ قوم کو ایسی طبق جلا کر دے۔ میرا اعتراض ہے کہ یہی نے مرض کی الائچی لافتتتک اس میں سخت گفتائی بتے تھے کہ اکابر کی طرف نہست کرنا ہاد گہا ایمت کی بے اولی ہے ہمارے چندے ڈیگرے کیوں کی ہم کسی شریف انسان کو تھوڑا بھائی ایک نیکی میں کر سکتے چہ جائیں۔ رب تعالیٰ کی ذات۔ جواب ہے یہی زبان میں تحریر کے سخی ہیں اسکو آئیں اکٹھ۔ بلااء اخاء ہر آنکھ کو کستے ہیں اگر فرشتہم آنہاں کو۔ رب ترا مابے انعامو الحکم ولا دکم فتنتمیز مل مکر کی نسبت رب تعالیٰ طرف مغلی کی نسبت بے یعنی یہ ایک نہ دعا جعل ہے۔ جس میں کوئی کوئی کاریاب ہو گئے اگر ان تین ہاتھوں میں کوئی بات ہے لایل طرف رب تعالیٰ پر اعتراف کی ہے اُنیٰ تو آپ صرف فالحمرہ فرماتے بلکہ ایک کی تحریر کرتے کہ رب پر اعتراف کرتب ہو اکثر صرف ایمان سے اور ایامت۔ چوتھا اعتراض ہے میر میری طیبہ السلام نے ان میرزا جوں کی اتنی ہوئو روز شفاقت کیوں کی۔ صرف اس

ہر فلک کو تعلیٰ ہی پہنچ بھی آئے جو اپنا سائیں لے کر یہاں آپ کی عزت کا سارا تھا اور آپ ایکے قوم میں لا بیان پایا تھا تو رواج آپ کوں کے قتل کا اسلام لگاتے۔ رب تعالیٰ اپنی کل عزت کا حصہ ہے اور آپ نے اس لئے ہر مردوں کو تقدیر فرمائے کہ آپ کے ساتھ بھی اس اسلام مرف آپ کی عزت ملکت کے لئے ہوں گے جو عزت علی الحرام ہی عزتِ محظوظ رکھتے ہے لے گا اسی وجہ سالی بھی رہیں سلسلہ ملت بریس کی پانچویں اعترافیں ہیں کی کیا ہے کہ احبابِ مسیح عزت آپ کے ساتھ رہنے کے بعد عزف ہے اسی روز تک بدالیں گے پھر خود کے ملکاب ایک آنحضرتی کی حدیث میں دو کراییے پختہ ہو گئے کہ انس و نبی کو کلیل کلیف کو ملی اداۃ ایمان سے بناز کیجے ہے حضرت بالا یا ابوجہل یا ابودخرا، ای. جو اپنا سائیں دنیا کی کلیل کلیف کو ملی اداۃ ایمان سے بناز کیجے ہے حضرت بالا یا ابوجہل یا ابودخرا، ای. اور اپنے محبوب کو ایک ایسی صفت بخشی دے کر کسی کی خوند بخشی لینی محبوبیت ملکت سلاہیں کو رہتے ہیں اور رسول اکٹھا اس اس کو کوں کے نی اکاہی عشق نہ کٹھا اس عشق کی جلوہ گری ہے کہ ہر من گمراہ نہیں ہوتے چھٹا اعتراف ہو سی طے اسلام نے قوم کی ہوتی ہے کمکی و ہمتی غضبہ و غفران کا تھار فریبا پھر ان ستر کے مریانے ہیں آپ نو، اش تیہ نہیں اس طے خود کو بھی خدا آیا، اس فرش کی کیا ہے جو اپنے ملکت کے ملکاء کو پورا سچ عکف اور جعل کئی مل فریا ہے و کیوں نہ ملی اسلام کو بھی صلت کی ہے اس شدت ہوئی کہ اس کی دار حضرت سے میں داشتی رہوں اس کی جسم فرستہ ہے یہ عصمه عرفیہ سند رکلاں پھر نہیں کہا جسیں اونکے

تفسیر صوفیانہ: ایک مثال بخوبی دو دلت اگتے
اجرام اتنا درج ادا تا پتے کرنا کی انکھ کا طبلہ بلکہ الفاظ
اید کرے تا تو نیاز کی جائیں ہے اب لورڈ شش دید
مدد ہے خود کی تکتے۔ سوالات فرماتے ہیں، «ازویں (البيان)»

محظوظ مالکیں درکار رہ جو شش ملکت نے ترک اپر
پر کر کر لا جام حق یک جرم وحش نے اپر اور اسی
اُن آئت کر کر سیاستیں اتنا لگائیں کہ جو اپنی تضیییں سب مرضیں
کی چلے، گری ہے اُن میں اتنا لگائیں طرز اپنے کو مردی ہیں اور اُنہیں ولیت ادار فاش فقر لئی اور ولادت
خیبریں المفتریں میں بیان میں کاظمیہ اُن کے خلاف طرز اپنے اگذھے ہے اُن مجبوبوں کی دعویٰوں والائیں رب کو
اس نے رب نے ان کو کرنی پڑی توجہ فریبا پڑا کہ دلوں اور اسیں تحول ہیں۔ صوفیوں کے تزکیہ طور پر معرفت بے
روت ہے جو نکل ضرر کا غیر پسپا ہے تجھ کے حصول پر۔ اس نے یہاں معرفت کا کوئی کٹلے ہوا اور کہداں ہے۔ موامِ اگ
معرفت ملکت ہیں خاص ملکی کر سکے۔ وہیں کوں مولیٰ مددی یعنی یخیں سرد رہا کہ لائیں نہیں مطلع ہے۔ فنا
میں دلوں معرفتوں کا کرہے ہی کی مشرکت مکملی کے ہم سے میں ہوں کے پڑھتے چھپ جاتے ہیں۔ اس نے فالاغر
آپ نے اپنے کو سب میں شامل فریبا کیم بندے۔ اپنے ناخوشیں کے جنم کاٹ دیجئے ہیں گرہب کیم مجرم جن کے جرم

اسیں نکلوں میں تجھی فواد ہے کہ ہر جم ہر بھلے سزا کے مطابق اپنے فاوٹنک یہیں اللہ سے اپنے حسنهات اس لئے اپنے رب کو خیر الفخرین کا اعلیٰ نام ملتھے تو ان سے بھر کر بھٹکو۔ سونپنے فرماتے ہیں کہ چیزیں ہم سے ملے ہیں تو انہیں کہتے ہیں کہ تو کسی میں وہ اچھال میں ملتی ہے ایسی قویات لور عبادت کی رکھ لدھ، اونوں کی پڑلگاہوں سے ملے ہیں۔ کوہ موی طیبِ الہام کے پڑلگاہوں میں تو قویات لور عبادت کی قرار دیا گرچہ رب خلائق کی رحمت ہر جگہ ہے کہ مانیں ان بنداوں پر ہے۔ مدارس نہیں ہارے ہیں کہ رہن شہیں رہاں ہیں ہے جمل بلبہ اس سے طریقت کی دعوت مصالح لے گئے ہیں۔

وَالْكِتَبُ لَنَا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَّ فِي الْآخِرَةِ إِنَّا هُنَّ نَّاَرِيَنَكَ

اور گندہ تو ڈا سٹرپ ہمارے اس دنیا میں ہوئی اور آنکھ میں ہے فٹک ہم لئے روحانی طبقت پیرے اور پارست۔ لہذا اس دنیا میں بھائی کھڑے اور آنکھ میں ہے شکن ہم پیری طبقت پر جو رہنمائی دیتا
قَالَ عَذَابٌ إِنِّي أَصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءَ وَرَحْمَةٌ وَّ وَسْعَتْ كُلَّ شَيْءٍ

فریباً رب سے سزا میری ہے پہلاً اس میں دو دو سے ہے پہلاً ہوں اور رحمت پر بری میں گلے ہو جائیں
گھر اڑاکب ہیں مگر ہم میں ہوں دوں اور یہی رکھتے ہیں بھر بیڑ کے گھر سے ہے۔
فَسَأَلْتُهُمَا لِلَّذِينَ يَسْقُونَ وَ لِيَوْمَنَ الزَّكُورَةِ وَالَّذِينَ هُمْ بِإِيمَنِهِمْ

پس منظر بکھر لگائیں وہ راستہ واسطے ان کے جو ہر خواری کرتے ہیں اور رستے ہیں تو رکھو ہمہ کوئی
تو عنترب میں نہیں کرو ان کے یہی کھکھ دوں کا جو ڈھنے ہے اسی دور رکورڈہ دیجئے ہیں اور وہ ہماری آئندہ پر

یوں منون

ہماری آئندوں پر ہم ایمان و محبت میں

ایمان و نئے بیس

تعلق: اس تہیت کے۔ اچھلی آنکھ سے چھڈ لیں تھیں پہلا طلاق ہوئی طیبِ الہام نے سزا میں کی بلا احتیاط دیکھا۔ چار ماہیں باقی تھیں جن میں سے دو ڈا ریکول ایتھر میں۔ امنظرت اور رحمت اور ریتی فاکر اس تہیت میں بند کیا یہی تہیت تک رسید۔ وہ سرا اصلیت: چھلی آنکھ میں پیار کرنا۔ اگر کراچی اور بہارت اللہ تعالیٰ کے بیٹھ میں ہے اب وہی ملے۔ اللہ کی اس خالد بہبود کو کھراہوں میں سے نہ بیٹھا۔ ایضاً فنگل میں سے بیٹھ کو اکیج کی دین کا رہنگا۔ الہب عدو کی ناک اکارے۔ اسیں ہائکے ڈا لریتے ہیں جو باربات۔
لَئِنْ كَانَ كَارِبًا فَإِنَّهُ مُنْكَرٌ وَّ لَئِنْ كَانَ كَارِبًا فَإِنَّهُ مُنْكَرٌ

تمرا حق، کبھی تائیستکن فریبا گا کہ میری طبیعت اسلام نہ رب تعالیٰ کی بدگھی وطن کا راستہ تو ہے اول ہے اب میری طبیعت کی طلب کا رکب کہ جب تو ہمارے ملے ہے ہم بندے ہیں تو ہماروں کا مام ہے ماں کھموں کا مام ہے جو ایسا کہ دلائیت کے بعد ثبوت و لایت کا نام کہتے کہ «سرے دل بانگت، الون سے گھر لاتے پس مگر ب کرم بانگت و اس سے خوش ہو گا»

پچھے

تفسیر و احکمۃ النایع عبارت مصروف ہے گزشتہ کبھی صدارت پر اذ اس کا اذ افلاط ہے۔ احکمۃ ہے اس کتابتہ سے کلمات کے کمی میں لازم کرنا لازم ہے مقدر کرنا لازم ہے ملے مارے متن درست چیز تجھے جلدے لئے لازم کرو۔ انکے دست با گلے ہمارے مقدور میں کوئے۔ خیال رہے کہ ہمارے امثال احوال کی خوبیوں پر اپنے۔ ایک لمحہ گھوٹا میں گھم تدرست سے ہمارا ہم بچے سے پڑے اہمی۔ پیچے کو شعلی میں جب پچھے مل کے یعنی میں آتی ہے۔ ہر سل ش قدر میں یہ خوب فرشتوں کے چھپوں میں ہوتی ہے سال بھر کے الحالات و حالات کی۔ انسان کے نام احوال میں مغل کر پچھے کے بعد۔ تصریح خارج نہ فریبا کے سلسلے یہ تھی قریب رہے یعنی ہم کو یہ احوال کی خوبی سے کہ ہم ایکیاں کریں اور تو ہو دے۔ احوال میں لکھے۔ ہلی طرز سے فریبا کا کلام سے مرد ہے اذ و مادرست کر جو طبعی یعنی یہ یکیاں لازم فریبا۔ ہم کو تحقیق دے لیاں امام لغت کا ہے یا اورم کا لسان فراہ کا تبہ نہیں ذلت کی کم کو مسلموں میں مشاہ فریبا کا کہ اپنے کی شریعت کی رکست سے ان لوگوں کے لئے میں دعا توں ہو جائے درست آپ کے لئے تھوت یعنی بطلائی احوالی سے لکھی جائیکی تھی نہیں تھے جو کہ کوئی بحالی ہو سکتی ہے پر صاحب کلام اپنی اور ہم اپنے ستر پر سارا ہے۔ فی هذه الدنيا ہمارے دو خلق ہے

احکمۃ کی حستہ کے پلا احتیل قولی ہے جو گرد نیامانی ہے آخرت کتاب اس لئے ہذا شاد بواریا کے لفظ میں اس کی حد ہم پڑھیا کی تھی میں کو دیوں یعنی ہم کی بیویوں اور بچے کے دیوانیاں ناپہنچے اور سوت سے دوسرا صور پوچھنے تک برلنخ ہے۔ لور و سرے خو سے ایڈ لاہپہ تک آخرت احوال کی یگد نیامانے۔ اثناء نہ آرام کی جگہ بہذب پتہ اور اس کی بعد آخرت اسی لئے دنیاکی زندگی اسی دنوں زندگیوں سے چھوپی ہے کہ کام کم کرس آرہوں انتہا نہ ادا۔ حستہ تو یہ ہے کہ اکتب کا احتیل ہے ارقی هذه الدنيا ای اکتب کا احتیل قد حستہ ملت شب ہے اور اس فاصدر حسن ہے۔ عین خوبی دلکل اس کا احتیل ہے سیستہ۔ عینہ ال دبی اسکی تین خلیم کی یعنی یہی طوبی عطا فریبا کو حستہ میں ہے المذاں میں تادم یکیاں خوبیوں اول ہیں۔ اسی یعنی دلکل کی حسیبو طبیعتہ کما جاتا ہے۔ حال لور دستی رویہ ایکیں پر احتیل اس کا احتیل ہے۔ اچھا تھا ملروں گھر ہوں سے حالت۔ مقبوں اکی محبت ان سے محبت و فیروز امشق کے زر کیکہ نیاں بھائی یہ ہے کہ دنیا کی ہر جز حستہ میں جانے جی کہ کہاں یا۔ سو یا اکا جیسا مریکا دھوکا اسی کو کر دیجیو یہ جب ہر سلکت ہے جب ہر ہم سنت مسل کی مل کے لئے کیا ہے۔ وہی الاخرا یہ ہمارت سلطاق ہے فی هذه پر اسی دش پو شدہ ہے کوئی گلے دشت کا اکرہ پکا آخرہ سے دعا برلنخ اور قیامت دل رجد قیامت تھے ای مرد میں۔ و آخرت کی بھائی سے پھدا ہی نیاں ملروں کی ہر دنی کے احتجان میں اسیاں ہیں اسیاں ہیں کے بعد آرام و جنگ۔ قیامت کی دعویت و دعویت سے حادثت احباب کی آسمان نامہ احوال دا بہن احتیل ملا پڑو ملیوں ہے۔

رب تعالیٰ کی نظر مورحت پل صلاتے ہے آسمان گزار۔ پرحت میں را غلطہ دیندی ایک اعلیٰ اعلیٰ کا اچھا بدل۔ رب تعالیٰ کو پیدا کر لے رہا
رضالہ فرمایا آخوند سے مرا پسے بعد قیامت کی زندگی کی آخرت کی بھالائی سے آخری بھائیں مردہ ہوں گی پھر حوت اور وہیں کی
نفعیں فر عکس امدادتی جاتی ہے۔ ان مزاروں کے آخری خانگئیے ہیں۔ وہنا اتنا فی الملبنا مستموفی
الآخرة حسنتمو وقتناعتب بالثواب كلما ذنب يكتب فیم ذنب کی یہ ملائے خذلہ کوں پھیلہ لور حدیث شریف میں ہم اپنے دعا
سکالیں گی ہے انا هدنا الیکمی مارت ارجیا ایسا جب اسکتھیں اسکا جو جس سے قاتے مرا ہوں طی السلام لور طور
، آپ کے ساتھ آئے اسے مزاری بول دوڑتے ہوں کے گے جن کو کرنا ہی پکاریا سارے نی اسرائیل مزاروں ہیں۔
ہفتانہ بھروسے۔ عین اونچا کر کا یک شارکت ہے۔

ان پھر صفا ماجنیتھاد

مرب کے بعض بیخ کتیں ہیں۔

پلاسکب النسب هد هد واسحد مکانک هد هد

عن اے گلگار تپ کر تپ کرو بہبہ کی طرح بھرے کر آمد۔ رسان ہمدیا لۃ سرسوں ہے با جھوٹ یعنی ہم تمی طرف ولے لیا
وٹنے گئے کر جمی رہت نے ہم کو جمی طرف دھیا کر میں نے تجھے دیوار کی دعا سے تپ کر لے۔ ان حاضرین لاس کام سے
تپ کی کر لئن بذ من لکھتی تری اللہ تور سار۔ اسرائیلیوں نے چھڑا ہی تی سے تپ کی اصلی بیتلوی، فیروزہ میں
پر گل ہم سب نے جمی بار بھیش تپ کی جمی طرف دھرع کیا اور تو اپنے دوڑتے کسی تکب کو محروم نہیں ادا کاں نے ہم
پر رحم فرم (روح الہیں) قال عذابی اصیب بجهہ من اشہاد اس فرش میں موی طیب السلام کی، ماکاون ہے اس کا
ظلاص یہ ہے کہ اے ہری دارے یا اس ہار جیز ہیں۔ عذاب رہست نام جس کا تصور رہیا ہے رہت خاص۔ جس کا تصور
آخرت میں ہو گا رہت خاص افسوس مرف امت یحیی کو حطا ہوگی اس طبیعی عذاب لا کرے من اشہاد من نے مرا
بزم آنکار ملے ہیں اس میں نیک کار بندے داخل نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ہم جس بزم کو ہائی کے طبیعی گئے تھے
ہائی کے بیکھریں گے مطلب تھیں کہ جس مقیم نہیں کو ہائی کے طبیعی گے مطلب اسی اخیز پر کوئی اخراج
نہیں اس تحریر کی طبیعی عذاب سے مرا اخراجی عذاب ہے اور من اشہاد میں کوئی کفار پر صد عذاب
واٹی او گا کسی کافری بخت نہ ہوگی۔ رہے گے ہار ۷۰ سوں ان کو رہت کلائن یا شفاعت کلائن سے سالہ وال رکھایا ورنہ
کی آئیں شکار کیل اور اس کے جست کے قتل ہیا بدلے کا جیسے سمجھیں آئیں لایز ہتھ کے لے والا۔ مل بیٹھو کر رایا جائے
ہے اس کی تحریر وہ آئت ہے یفخر لمن یشاوعیمنب من یشاہدارہ سکاہے کہ عذاب سے مرا ریادی نہیں عذاب
اولوں من اشاعہ مرا کفار ہوں۔ یعنی دیندی عذاب ان کفار پر آئیں گے جنہیں ہم عذاب دھائیں، کیا لو قم شیب علی
السماہ کہ کوئی نہ کی دوجے۔ قوم وطن پیش اسکی طبیعی عذاب آئے اس بھی کفار پر جرم کر دے ہیں گر عذاب نہیں آتے معلوم
ہوا کہ طیعت پر موقوف ہیں رہت مدار کے متعلق ارشاد ہوا کہ ور حمنی و سمعت کل مشیقی اس فرش میں
رہت سے مرا درب تعالیٰ کی رہت مدار ہے جس کا تصور رہیا ہے جس کو رہت مدار کے نہیں۔ مکتوب اور ارقی الیس دفعہ

اپنے کی تفصیل ہم اسم اللہ کی تحریر الرحمن الرحیم میں کر سکتے ہیں۔ ان حکومت کے مکالمے کے لئے رب کلام مر من ہے۔ مکمل شفیعی
سے مرد و مرہ میں مکمل محتوی ہائی ملکہ ملکے ملے جن افسوس حالت ایجاد کرنے والے محتوی ہے کیونکہ کوئی ملکہ اس کی اس
رسالت سے قارئ نہیں۔ خیال رہے کہ مذکوب کے محتوی اصیل بجهہ ارشاد ہو اخبار سے کریں۔ سعدی اشی ارشاد ہو اور
جس سے حلوم ہو آگر رحمت الہی رب اکرم پڑے اور مذکوب کے سبب سے بے مذکوب نہیں اقتضیں آتی
ہے مگر حست میں سوت کا کروہی بھی خیال رہے کہ رحمت الہی کوئی ارشاد سے ہی ہے اور مذکوب بھی مگر حست میں اس کا
ذکر نہیں ہوا۔ جس سے پہلے کار و سوت مذکوب پر سبقت ہے اے ہے (از حلی) فسا اکتبہ اللذین یقونوا نا
زین معلل میں رحمت کی دوسری حشریں رحمت خاص کا اکرپے چیز ایمان اور عاقلان اولین خیز قبیلیں کامیابی میں بدلتے ہیں
کوئی اولاد نہیں یقون نہیں اسے تقویٰ۔ سمعنی زریان پاچا تقویٰ کے معنی اس کے انتباہ ہوئیں مدنی المحتقین کی تحریر میں
عرض کر سکتے ہیں۔ سبل ایسا کہہ کر تقویٰ کے درکار کیں ہم نعمات شریعت سے پہلے اخاطب ٹھیک کرنا شکران اور اس کی اتنی
لئے وہ کامل محتی ہے تھی رحمت خاص صرف پڑھنے کا درکار کیوں نہ۔ وی یقوناں الر حکوۃ عبارت مطوف ہے
یقوناں اور سلے بے الذین لا کرچہ تقویٰ میں رکھوں گے اسکی وسائل محتی مگر جو کہ یہ ہی ملک و وجہ کے بخیل تھے اور بخیل ہیں
اس میں رکھوں گے کہ اس کی خصوصیت اس کا کوئی ملکہ فریاد اور الذین ہم یادیتا یاؤ منونہ کہ ایمان
سلیمانی مہلات کی محنت اور قبولت کی شرعاً ملکیت ہے اس لئے اس کا کوئی آخر ہم بطور ملک فریاد کے سے مرا لکب انصاری
ساری آیتیں جس کے ملے تھات اور اس کے ملے قربات ایسا ہے تھی رحمت خاص ان لوگوں کو ملے گی جو نہ گلگار بھی ہوں
لیکن ادا بھی پوچھ ساری اسلامی ملکہ میں وقت مقرر ہیں یہیے نماز کے ارکان قیام رکھوں گے مگر ایمان و ایسی یہی نماز کے لئے
شمارت ستر غورت تقدیم کر کر اول سے آخر کم چاہئے ہیں ہم ایمان ملک سے آخر کم ضروری کے ساریں کی طرح یہ وقت
دل میں رہیے اس لئے ایمان کا کر تقویٰ پورہ کوہ کے بعد فریاد ایمان ہوئی کام کریں گے پڑھ لیکر آخر دم تک سارے من رہیں۔

خاصہ تفسیر مولوی ستر آدمیں کی بحث کوچک کر جو مولیٰ علیہ السلام نے بدلا گئی میں پڑھ دیا گئیں کیونکہ جن میں سے تم
وہ ملک ایمان کا ذکر کیجیا تھا میں ہوا ایک (الشارۃۃۃ تھلکتہ کار و امراء) "فَلَمَّا فَرَغَ الْأَنْوَارُ وَلَمْ يَكُنْ أَسْرَاءُ
كَرِيمَةٍ مُّنْتَهٰى حَيَّاتِهِنَّ آتَهُنَّ مَرْضِعَةً كَيْفَ يَكْفُرُ بِهِنَّ مَنْ يَكْفُرُ بِهِنَّ وَإِنَّهُنَّ
أُولَئِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ" ملکہ فریاد کی تہذیب کی قبولی ہے ملکہ ملکہ۔ اسرا ملک کے مقدار میں، یا ایک خاص ملکی بھی نہ ہے۔
اور آخرت کی بھائی بھی کر دیا ہیں ہم کو خوشی کی ایشی ایجاد کرنا کیا تھا اور ملکہ ملکہ۔ آخرت میں سخت رحمت نہ ہوں
پر اخخار ملکہ طلاق کے کوئی اکامہ نہیں ملے مولیٰ علیہ السلام ایسا کیا
لے ہے۔ ان ستر آدمیوں نے جنم نہ تیرتے ایسا کیا
اس سے اپنے کریں عرض کریں کار و سمعنک تبمت البیک اول جب ایسا کیا
اپنے کرم سے نہ بھی نہاری یہ ماقبول فریاد کے جواب میں رب تعالیٰ نے فریاد کرائے۔ وہی نہارے پاس آیا۔ مذکوب سے اوار
تمن رجسٹس ادارے مذکوب کا ماحصلہ ہے کہ ہم کسی بے قصور کو مذکوب نہیں دیتے قصور والوں میں سے جس کو چاہئے ہیں
مذکوب سے ہیں جس کو چاہئے ہیں ملکہ چھیتے ہیں۔ رہی بھی رجسٹس اداری رحمت ملک ریلی رحمت ایکی دوسری رجسٹس ایکی دوسری رجسٹس

یہ تو چند کامیکرے اپنے ہیں کہ ہر مر من کافی سطح اور بازیں اونچی کردی ہیں۔ میری دو رحمت خانی دوست خان بادر اپنا آنکہ تربیت میں ان کے مقدار میں کرتے ہیں جس کی وجہ سے انہوں نے خصوصاً زرگاری ہے جو ہم ساتھ ہی دوسری صاریحی تیار ہے اخلاق رکھنے والوں کو کوئی سینی پھرناں تھوڑی شیشیں بھائی اسلامی یہ وہیں خاص لوگوں کے حق میں قبول ہے کہ ہم مقامیوں کو اس رحمت سے فرازی گے تسلیمی دماغی کو تحریم کے ساتھ قبول ہے۔

فائدے ہیں آئندہ تر ہے چنانچہ ماضی ہے۔ پس افاق کو وہی کی شفاقت بر جن ہے دنیا میں اور آخرت میں
اس شفاقت کی برکت سے لذت کر سکتی ہیں یہ قاعدہ و اکتب بلسانے ماضی میں لوگوں میں علمی طلبِ المام اپنی ماری
قوم کے لئے خیال آفرین تھے تو تمہرے قبیل ہوئی اور قوم کے کام آئی۔ وہ سرافراز وہی اپنی قوم کے لئے
مطلق و سے تین کو ان کی طرف سے بڑا کام کیں عرض سروض کرتے ہیں اور رب تعلیٰ کا اواب اب ان عکس پلاٹے ہیں یہ
کافہ، انداختنا الیکٹست ماضی میں اتنا کافہ خصوصیاتی عکسی تھیں کہ تیرسا فائدہ بہتری
ہے کہ رب تعلیٰ سے دنیا بوری میں دلوں کی بھالیں لائے صرف ایک بھالی پر خاصت نہ کرے تھی بلکہ فائدہ فی
العنایا حستہ و فی الاخرت سے ماضی کا پوچھنا کہ مدد و سری بخواہی سے باہم علاج کیا جائے جس کے خلاف
توڑے ہوں سچی سچی ناچارح حستہ فیلانے سے ماضی میں اور رحمتِ اللہ تعلیٰ عدی ختم ہے کہ اس میں بھالی، اعلیٰ
پہنچ اپنے ایک اعلیٰ کو سے ساکر ہاتھ ہے یہ قادہ، انداختنا الیکٹست ماضی میں اور مری میں
اللہام سے بخوبی اللہ کے سلسلے ہے این دنیا کی بھالی رب سماں کی اور رب تعلیٰ اعلیٰ جن کی تبریز ملکوں کے پردے
وہ اور دیل کر سکتے ہیں تو، جی کہم اللہ تعالیٰ سب قبول گھب ایں ان کو اعلیٰ اعلیٰ ہر جن ہے بلکہ خود انور دیل مغلی
ہیں جس کا تصور ایک اللہ کل قیامت میں ہو گا کہ اسکے اعلیٰ لے کر بہادر کیا جس عہد میں عہد میں ہوں گے خود کو میلے
ٹالش کریں گے پر خود کے واسن میں پھپ کر بڑا کامیں ماضر ہوں گے۔ چھٹا فاکہہ، اللہ تعلیٰ کی رہنمائی
نائب ہے دیکھو میں عذاب کے لئے صیب سنتیں لوتتا ہو الورحمت کے لئے دست ایضاً نیز عذاب کے لئے من
فریبا جس سے معلوم ہو اگر عذاب صرف جن انس کو ہو گا کہ رحمت کے لئے کھل فریبا جس سے معلوم ہو اگر رحمت ہو ہاں قل
غیر باتفاق کو پہنچ رہے گی۔ ساتھ اس فاکہہ وہ مدن تعلیٰ کی خاص رحمت خاص نعمتوں کو کیتی جائے تو نعم تعلیٰ کو کیتی ہے: مام
انہاں کو کیا لاد، للذین یتقوون سے ماضی میں اعلیٰ آخూیاں فاکہہ، انقوی کے لئے ایمان ایسا شرط ہے جیسے لازم کے
طرادست میں یہکی اعلیٰ کرہیں اعلیٰ سے پچاہبی نہیں ہے جیکہ یہ نعم کرنے والوں میں اول اکیلت ملکہ اور اوزار

پسلا اغتر اض: موسی علیہ السلام اپنی اس علمی احکمتب کیس فریبا کر ہمارے لئے جعلی لکھ اتنا کیس نہ کاکر
کسی جعلی دے۔ جو اس طبق مطابق افضل بھی ہوتی ہے اور پرست بھی یعنی تو خارے ضریب میں دین و دنیا کی
ٹھوپیں کوڈے۔ اگر ہمارے دے والام ہو جلو ملایا یہ تینیں کہ تو جنم کو جعلی کی تینیں دے اور جب تم بھلائی کر جائے سے
ہمارے لئے امثال میں کوہ دے ٹھل بھی لو راس کی اخروی جو اپنی حب رب سے مانگے تو توب اچھی چیز بنا لے اس کے بیان کی

کن جو کی ہے۔ دو سر اختر اراضی، اس دعائیں دینا یا بھالا کی کارکردگی سے پہلے کیس ہو اخترت کی بدلائی، افضل ہے افضل کا کپڑے چاہئے قاتل جواب داس اور ارض کا بھال بدواب ہمہ سرپاہ کی تحریر میں ہے چکیں کہ دینا یا بھالا اخترت کی بھالا کا افضل ہے۔ تیک افمال کو ازدھن چھڑا دو، سرپاہ کی تحریر میں ہے چکیں کہ دینا یا بھالا اختر اراضی، اس آختر سے معلوم ہو رہا ہے کہ کتابوں سے معلوم ہو کنونا ملکوں کو ہمیں مذابح دیا جاسکتا ہے کہ فریاد کیا ہے مجمعن لشاد فدا فریاد تین امینوں نویگی طب اور سکایے (یعنی اگستن اور پالی) جواب داس اختر ارض کا تسلیم جواب ہم سلک دکان کذب کی تھیں جو سے پچھے ہیں وکھرے سایہ ایتھل اللہ علی حکم شی وقظیر میں اتنا لکھا ہے کہ اس آیت میں من سے مرد و مذکوف رکھا ہے۔ تین میں اگر کوئی مسلم کو ہم چاہیں گے ڈاپ اس کے ایجادہ کرام خانوں اولیاء اللہ سے کوئی قتل شیں ورنہ تو اتحاد نام تباہ کے طرف، یو ہے گی جن میں مذکول مذکول سے اند کروں کا کرہے چیزیں و مکلا و معد للہ الحصیر دیا ہے و عدال اللہ اللہ تعلیٰ امنو اللہ تعالیٰ بھوت دعا خالی سپاپ ہے۔ چو اختر اراضی، ہموں ملیے المام نہ کیں عرض کیا کہ واکتب لتفاق هنفه العذیۃ عصمتہ لیا رب نے اٹھیں دین، دینا یا بھالی شیں وہ تو یہیں کیوں کو ہر کشمکش بھالا کی طبادھی ہی ہے۔ جواب داس اختر ارض سے مذکوہ اس سے کہتے ہیں امین ڈاپ یہ ہے کہ در حقیقت تب نی وہ اتم کے لئے تھی اپنے دوسرا میں واپس فریلا اگر دعا زادہ اقتل فتن ہے جو در کوہ جاہلی دہما کے آگے پہنچے درود شریف دھیے ہیں خود امامی دینتے ہیں کیں۔ مگر خود کے ہمیں کی شمولت سے خدا کہاں جائے۔ پانچوں اختر ارضیں اسیں آمد کرے۔ دو جزوں میں اتفاق ہے رحمتی و سمعت مکشی عہت معلوم ہو اسے کہ اللہ کی رحمت سب کو ملت ہے پر لیا تاپے فاصاکتبہ اللہنین یعنی قونین جس سے معلوم ہو اسے کہ اللہ کی رحمت صرف پریور گھروں کو ملت ہے۔ جواب داس اختر ارض کا دو اپاں کی تحریر میں گزر گیا کہ اللہ کی رحمت کی تحریر میں دستی و دلیل دلائل و دلائل و دلائل جن ہیں۔ پھر اختر ارض، جتوی میں مادرے تیک افمال ریکارڈ سردارے نہادوں سے پہنچا و افضل ہے پہاڑیں کے بعد نہ ڈکر کیوں ہر اک فریاد یا یقون نو یو یو تون الز کوہ: جواب داس اسرا مکل جو اس کو سمجھتے ہو تو اس کے سمت ہی پہنچتے اس لے کوہ کا ذکر نہ سمجھتے یا کیا متصدی ہے کہ اس ہموں ملیے اسلام تپ تہ سارے اسرائیلوں کے لئے رحمت فائدہ۔ میں کھارا افغان یہ ہے کہ تم درست خاص حقیق نہ صراحتیں دو تو دیکھا اول اس طلاق میا کرتے ہیں یہ کہ اس دست کے سحق کیے ہو سکتے ہیں۔

لئے صوفیانہ نوں موسوی ہب تک منسون ہوا احتساب تک بیرون تھا کی لوت تھی جس پر فریبا سکاتا سے درجہ دعا میں کی جائیں تھیں ایسا ٹھہری علیم اسلام۔ ہر طرف میں کیا انہوں ناٹھکیوں کو قبولیت مانگ رہے تھے اور ہب سے دو دن میں اپنے انتہا تک پہنچ گئے اپنے بیوی اور اپنے کاروبار وہ کہا کہ بڑے سروں میں آئے وہ اپنے گرسن میں تھیں۔ اس کا دیوال رہے ہب نے یہاں مذاب کے مقابل رہت اور کیا کہ کوڑا کوڈ مذاب دے رہا ہے تو کسی جسم پر ہمیں پہلوے لئے گرم مراعتم ہے۔ رب گرم ہے پاک ہے مگر حست وہنے جو یاد احتساب کر میا

مہے بھل مل لی تھیں اس میں تیار اور ندایت ٹھیک نہیں ہے تکمیل اور حمد و کرم پاچھے مل میں بھی ہو گالا کی درست و دیکش
ہر چیز کو تھی کے بے نہ کا کوئی لذاد یاد سیں وہ میرے تجھے بھی ہیں جن کے ملخص ارشاد ہے اور حتمی و سمعت
کھل شیخ ہے ۔ چون ہمیں ڈیز یعنی اپنی ذرا دیانت سے دیبا گھر کو گھر بیٹا ہے از قدم تاقیت ہے ایک کو منوری
درست سے حصہ ملائیں ہی تکمیل ہے اور ۔ موالیں لمحک الارسمۃ للعلمین خضراء اور کے جما کوئی درست
تکمیل ہوں لے لے نہیں سی اور حمت ملھریں میں کر سکتے۔ سونچ بھروس آئندہ زمین سمندر ان کی حدیں چیز کو ضروری
درست لی کوئی حد نہیں۔ لذا ملھک شیخ ہے سے مراد ہمارا یقینہ ایسے لذارہ ہیں کی تھیں فرشتے ہیں جنہیں فرشتے ہیں مقصود
ہے کہ اے سوی علی السلام قدر صرف اپنی حکامت کے لئے مدار درست کر دے اور حرمی ہے درست جنی محظی مصلح بھروسہ
ایسے تکمیل ہے اے یہیں کہ حس پاہیں رب اہل اس لے لے وہ درست ہیں۔ حرام ہے رب العالمین ان تمام بہ درست
العلمین ان کی درست مدارے ملھم اٹھنے کی اور ان کی درست فخر سونچنے سنت کو طلاق کی۔ ان کی تکمیل اور کی بڑا
ہیں ٹھیک ملھک تکمیل ہے عالمیں گے کیون کہا ہے کہ ان کے لئے ہم سے ہم سے یا کیا کرو۔ خلاصہ فریک یہ کہ کے اے ۳۰ سی بھری
درست مدارہ تھریج اور غیرہ بے اس کے لئے اعکارہ ہوئے کرو۔ لکھ کوئی حق نہیں، حس پاہیں رب اہل اور حرم مصلحتی اس سے
ہے، درست ہے۔ اے علی درست خصوصیں کی تھیں۔ ملکی ہیں یہ زندگی تھرثڑت کی حلائی، وہ ام اپنی درست دیں تے پیر طیار
ان میں تین مطلع ہوں تھوڑی تھلٹ ایمان۔ لور خاص ایک اس درست وہ است غریبی کے لئے مخصوصاً رحمی کی ہے ۔ اسی
درست کو نہیں مل سکتی اس کا راست آپ ہے۔

الذِّينَ يَتَبَعُونَ الرَّسُولَ الَّذِي أَنْهَىَ الدِّيَنِ يَجْدُونَهُ

دو ہوں ہر ہر دن کر کریے اسی رسول کی بھی کی ساں والے کی کو ہمیں گردے، اس کو کہا ہوا

مَكْتُوبٌ عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ يَا مَرْهُمْ

ذریک ہے تو رہت اور انہیں میں غر کریں گے اے
سکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس تو رہت اور انہیں میں دو اپنی مسلمانی

بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَا مُمْعَنِ الْمُنْكَرِ وَيَحْلُّ لَهُمُ الْقِيَمَتِ

رسول ای کو اپنی بات کا اور سچے بھروسی ہے وہاں کو جزوی سے اور عالم کو جزوی سے وہ وہاں
وہ حکم رہے گا اور یا ای سچے دلائل کا اور حکم بیرونیں ایک کے لئے مطالعہ فریک ہے اور کوئی بھی ہیں

وَيَحْرِمُ عَلَيْهِمُ الْخَبِيثَ وَيَضْعِمُ عَنْهُمْ أَصْرَهُمْ وَالْأَغْلَلَ الْيَقِيْ

ان کے لئے بھروسی اور حکم بھی ہے وہاں پر جزوی بھروسی اور آندر وہیں اے اے ان سے بھروسی ایک کے اور وہ
اویس حرام کے لئے اور ان پر سچے وہ بھروسی اور کوئی کو بعد سے جزوی ان ہے تھے ایسا رہے ہی

كانت عليهم فاليدين أمنوا به وعزم ود ونصر ود وابعوا طرقاً جو قطعه وبركان كه بوس ود وفج جو ایان لادیک ان پر اور لارگرخ ان کی ایا خود کر کیں آنکہ اند انس نیو گی

الْتَّوْرَالِذِي أَنْزَلَ مَعَهُ أَوْلِيَكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

اور جو بڑی گلیں اسی پر کی جو اتنا بارے تنا ملتا ہے تھے وہیں ڈھنڈا جا سکتے ہیں۔

لُقْبُ الْعَدِيْنِ يَقْبِعُونَ طَاهِرِيْ بِ الرَّفِينِ رَثَتِ الظَّفِينِ۔ ایمان ہے پسے تم مفتون ناہیں ہو اے
تمی زادۂ قدر، جو تکشیں ایں، غائب ہے حق صفت کا لیں ہے۔ حق خدا، وہی اپنے کریمیں پرست خاص کے حق اور وہ
ایں ہوں گوں چار صفات سے، صوف، وہ حکمت اے۔ **الظَّفِينِ آیَكَ بِهِ شَدِيدَ شَلْ** (الفائل و ضغول) ہو۔ یعنی عاصِ العَصَمِ
رسوتِ دل اور اپنا بھائی سے یہ تمہان ہوئی۔ **الظَّفِينِ** سے مراد ہوئی اسرائیل ہیں جو خدا کو، فلسطین پاکیں ہوئے، حکماً
کہ اس سے ساے مسلمان مرد ہوں جو خلوتی اسرائیل ہوں یا انوئی کو روپے سمجھ دیا، خاہیوں کی اس میں ہوئی ہے اسلامی
عملی قبولت اے۔ قوی ہے۔ یقیعونَ سختی سختی ہے۔ حق اپنج کریں گے ایک خدا کو، وہی کہ نہاد میں
ایک نگہ دہی ہے۔ ۱۰۴ مامنے رہنگ میں خدا کو اپنی ایتیخ ناہل میں حقی کراں دلت، ایک گھوی آیا ہی نہ تھا جوں ہی اس آئتے نے
ساد۔ صارع۔ ۱۰۵ مغلن ہیں۔ یحودوی میسر ہم۔ یعنی۔ یحودویوں یہ پلاسکات ائمی طریق ہیں۔
قدرت آئیت اے۔ ۱۰۶ اسے اسی اور اراضی میں۔ ایک صوب اسود ہے۔ ۱۰۷ اسے لند تعلیل یا عالمی معلمی اپنیاں نہیں ہیں۔
الخلافت اے۔ تعلیل ہی ہی ہے۔ صدر، شیخی، جی، اور حامی، حافظی، جی۔ یکم تھیت کرد۔ قل اے۔ حکمتتم تعجبون اللہ
فاتبعو میں کی ہاتھیں پہنچنے تھیں۔ بالا اطاعت بتے کسی کی حق تھی، پڑے کچھ کا بالا۔ خدا، اور کے اقبال ہی وہی
خلافت افضل نے۔ ای لائل ایں اتوں کی ضرورتی ہیں۔ یقیعونَ الفائل وہی ای اسرائیل ہیں جو خدا کو، وہ را لاندے ہیں ایک نہ

الذین ہے ملائیں اس کے بعد حضور ﷺ کے نو ملاقات میں ارشاد ہوئے پہنچ فریباً لیکے رسول النبی الامم۔ اُنکے مصلح ہے یقیناً موناں اس میں حضور کے تین مظاہت ہیں رسول اُنیٰ اُنیٰ رسول نبی میں پہنچ طرف فتن کیا جاتا ہے۔ اُنکی نسبت سے حضور رسول ہیں اور محن کی است ہے تینی یعنی رسول اللائق ہیں اور تینیٰ الائق یعنی کفر رسلات بخوبی سے افضل ہے اس نے رسول فاذ کر پہنچا وہ اُنیٰ کافر میں رب فرماتا ہے وکاند مسلا نبیا "الله اکبر شرعاً ہو سکنی ہے رسالت منصع نہیں ہو سکنی گذشت انبیاء کرام اب تھی تھیں رسول اکابر ہیں بخاریں بود رسول عالم ہیں وکتبیور رسول ۲ صاحب اکابر تھے وغیرہ رسول ہیں اور حمایت ہے تھی اس لئے تینی ایک اکابر ہیں بخاریں بود رسول عالم ہیں تھے۔ تینی ہیں بخاری اور رسول ہیں فضائل رسالت حضرت چهل سالنیٰ میرمیر کے کاغذات انوار مسول دیکھ لابک ہلمعاً ذکر کیا۔ بخاری رسول ہیں فضائل رسول و طرح کے ہیں ہے انتشار ہے انتشار ہے حفظ جمل ہیں کہ قرآن میں اُنیں رسول فریباً ہے انتشار۔ اور باقی ایک رسول انسانوں کے رسول۔ اس نے دو اُنیں رسالوں کے اسی ہوئے مختصر چیز کا حقیقت کوئی نہیں۔ بخاری میں ۳۷۰۰ رسالوں میں سب کی فضیل رسالی محدود تھی عاصی وقت اور خاص قوم کے لئے ہے اُن سے حضور کی فضیل رسالی فخر کردار ہے کہ حضور نے سب کو یہی وظیفہ دیتی تھیں واخود رسالیں کے جھوٹا ڈول بڑا ڈول نکل بدلیں اور بڑا ڈول کے دین میں فتن ہے۔ رسول و گنجی دو اُنہم معنی ہیں اُن میں اول فتن نہیں۔ ۵۔ اندھی طرف سے تھی کسرہ دار رسول ہے۔ لشکر کے نزدیک بڑی شان ہے روزہ والا اُنیٰ ہے جسی نبی نبوواستہ۔ عُسُن بندھی درجات اُنکی برق العقل و کیر کوئی ضباء نہ ہے۔ عُسُن خوبی تھی جو رواۃ تھیں جسی خوبی سے ادا یا سب کی قدر تھے والا راجح تھے دو اُن کی تفصیل اُندر کتاب مواعظ ہیبہ میں حداد کمالی کی تحریک اُم پلچار میں عرض کر کچکے ہیں کہ رہا ہے اُندر رواۃ تھی سے ام سے مرواۃ امام القری تھی کہ ملکہ ہے الی۔ عُسُن کی ہے یعنی کھٹکیں بیدے اہون نے اسے بالا ہماہے احمد ریسے ہے جو کھٹکے پڑھنے سے عمراً میلہ ہے تھے۔ تین سب پڑھنے تھے جماعت میں یہ اہونے والے یا ۴۰۔ سعیں مان ہے یعنی شادار میں والے کر بناتے اُندر بھی شان والی بھی وہ محمد مصلحی کی بھائیں شیعہ اہولی شیعہ اور۔ ہے مثال نبی کی سب مثل مان روضہ اُندر مصلحی اُس کے سعی میں مل سے مبتلا ہے امام عارف پیدا ہوئے۔ اسے جنم کے اسکن ہے کسی کی شاگردی کسی کی صدیقی کسی سے نہیں۔

نئے نہ پڑے چتاب والا شاگر رشید حنی نعمانی

کارمن که، تکمیل نزد راهنمای نوشت

قرآن اعلیٰ بن نافعہ میں اور حکیمہ حسن کی تائبہ اللہ کے نو شہری جس کی نظر بودہ کس کا لائگر رہا۔ وہ رام، عین اصل ہے: ب
فَرَأَبَتْ وَعِنْدَهُ الْكِتَابُ فِي يَمِنٍ مِّلْكِيَّةِ اصْلَيْتُ رَاهَشَرِ.

وَاصْلَى وَجْهَ أَمِيَّةَ لِلْأَنْتَكَرِ دُكْرَ جَرْ بَرْ سَوْدَدَ فَرَنْ تَسْ
وَكَمْوَنْ كَبِيرَدَعْ إِلَيْنَ حَضُورَ رَسُولِ الْجِنِّينْ ثَانِيَّ بَنِيِّ الْفَنِيِّ جَلِيلَوْنَهُ مَكْتُوبَاً عَنْتَمْ فِي التَّوْرَةِ

وَالْأَنْجِيلُ: حضور مطہر کی پڑھی صفات سے بیس لگی میجندوں۔ معنی مسئلہ ہے کہ کچھ جب مری طیہ الاسلام کو حضور کے یہ صفات سائے گئے تھے انجیل نہیں آئی تھی بلکہ گورنے اس میں حضور کے صفات پر میتھی میجندوں کا اعلان ہوئی امر اُنکل ہیں کہ حضور مطہر کے زمانہ میں سورہ وہیتہ لوار ان کے بعد دلتے اُنکل۔ ترسنا و انجیل میں حضور اور کے ہم تپ کے کام تپ کے صفات تپ کے اول بالاصحیل موجود تھے عتمدہم یا اُنکے عتمدہم کا ممکن توبہ ۲۰ عتمدہم لایا کریں تاکہ حضور اور کی رہات و صفات ہر وقت ان کے پاس حاضر رہیں کی کہ رہت ان سے ہبڑا ہوں گے۔ (روح العالی) حضور خاتم النبیین میں ایسا مشہور صروف، وکار کہ حضور کے ہم کو سیل سے بچنے میں لایا کاریں میں سمجھتے ہیں جات انسوں میں بدلی کی عائیں کیا کرس کے۔ رب قرآن ہے وکانو امن قبل یستفتحون علی الذین کفروا و ازتھا انجیل کے افضل سی اور یہ کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی بیان میں اکابر میں ایسا بیان کے لوگوں میں کیا ہے۔ پس اسی عرض کرنے پر ہیں۔ میراث افراد ہیں۔ شعر

شیل زانٹ عرش در نور غصت نور گمرا تھید یہ
سمجھ لی کرخ کے رب هر در عیان لورش بھپ زور
لقرش لوئی گوت انور رلو شش در دل در دو کوش در افواہ شش
ایں جس تفسیر د تفسیر دودار چجیدع د شی بصیرت در دہد
قلب آتش مہ دروم شد یاہ قلب را در قلب کے بود است رلا

یعنی حضور اور کی تحریف اوری ہے پہلے حضور کامن سارے کفار کا تعریف تھا وہ ہبڑے کر کے دھائیں رائیتھے کہ مولی اسیں ہدستے جلد سمجھنے کے دلوں کا کوئی کرواؤں میں حضور کامن اخشی تھی جب حضور اور تحریف لئے آئے تو ان کے مذکارے پر کہیے کہو ہا مکر اُن دیکھ کر رو سیاہ دو جاتا ہے ملک سورہ وہ اکھل میں بھی اس قدر تحریف کے بعد حضور کی ٹیل کیاں سورہ بیان ہے۔ جس کا تم فائدہ میں حضور کریں گے ان شاء اللہ یا میر هم بالمعروف و فویتھم من المحتکر یعنی اسی کے پانچوں حصے اوصاف کا اکریے با اُن بیان جملے بے بالرسوول سے یا میجندوں کی تحریر سے جل ہے اس میں حضور کا ایک وصف بیان ہوا جیسی پاک حکم فرمایا تو اُن قبول ہو گئی قبول اقتدات سے دو اکھل و مٹاوہ تھیت سے ہر چاقوں بھل تھیوہ صروف ہے اس نی صد اقسامیں ایں ملک کا اسلامیہ "مہلات" انتہیاتیں "سیاست" فرند کیلیے سے لے لریں پاکی مطاعت بگردتے سے کھیکھ دیتے بنا تک مادر امام اس میں اکھل ایں جوں ہی اس کے قتل ہر ہی ہاتھ را ضمیمہ نہ معاشرک نہ مغلیہ قبرہ نامہ جیسیں سکریٹس دا۔ اُن میں حضور اور کافرین علی کہ صرف قبیہ ہے (کلمہ امر و فرمان) اور شفقت خل علی اس شرکتہ بائیں فریان ہے اور تکمیر کیہا جسیں بھی یا میر اور یعنی۔ معنی مسئلہ ہے کہ کچھ جب مری طیہ الاسلام اور یہ تبلیغیات حضور مطہر کا شورہ ہو افغان آپ لی تبلیغ جاری ہوئی تھی۔ حضور اور کی تبلیغ میں طریقی ہے تبلیغ میں تپراہ ہوتے ہی شرع ہو گئی۔ تبلیغ قلیل یہ تکمیر نہ سے شروع ہوئی۔ تبلیغ با واسطہ ہو حضور کے خلاف اور آئی است ملادہ مولیاہ حضور کی نیجت میں حضور کی تبلیغ اگرست رہیں گے۔ اس حرم کی تبلیغ سوامہ حضور اور کے کسی بھی نئی کی تھی یہ زدن اُبھی

میں وہ کا خود سے علم اور جن سے انہوں نے منع فریاد کیا۔ میں ابھی لوگوں کی خصوصیت ہے اُز مشین بیوں سوچی طالع لاکھمی، اور اور قرآنی سے منع فریاد اخاس کیا کہ مخصوص بیحول لهم الطیبات شہ بے بیحول لهم الطیبات و بیحور علیهم الخیاثی جہالت مظلوم ہے یا صورہم، اس میں خصوصیت اپنے آنے والے آنے والے مفت کیا لگتے ہے بعثت اعلانی سے۔ معنی طالع کردیا بیحور ہمانے آئی ہے۔ معنی دام اکران نام دلوں ضلعوں اکمال وہی الرسول لو رہی ہے جن کو کروہ رہا ہے لئے خصوص بیحور مصلحت ہے۔ میں طالع بیوں ہی خصوصیت اور حرام واقعیت تم سماں جیسا کہ شوری میں لاتصرع مواطبیات ماحصل اللہ الحکم کی تحریکیں وہیں اپنے ہیں دہلی خالص کو دیں اس کا کھجور کا پاک اور دل بندھیں میں ہیں تو طبیعت کو پھٹکنے دیں خشی ہیں جس سے دل خوبست کر دے اگرچہ شرم اور حرام نہ ہو طب نہیں فی اسرائیل، لوت کا کوشت گائے کبھی کی کچھ کہ جیسا کی جس سے حرام کر دی گئی چیز اور شراب بھی کندھی چیز میں اسی طالع خیالی سید کو رہ حرمت و طلت خدا کا خذاب تک خدا رہیا۔ جلوہ کر کو روشنہ فیروز کو دویں طالع کیا ہو شراب کو چیز میں پر حرام فریاد اللہ تعالیٰ کی رہست بہری اور خصوص اور حرام۔ لہ خصوص اور کو حلال درام کا لکھ کر کے، کیونکہ ایسی فی صدقی چیز، قرآن مجید نے حرام طالع کیں اور رہا ہے بی صدقی صدی سدست۔ ویضع منہم اصرہم۔ عہدات مظلوم ہے بیحول لهم اس میں خصوصیت کیوں مفت الکیوں ہے یوضع ہے و وضع۔ معنی رکن اگر اس سکے بعد علی آئے۔ معنی دادا ہو تاہے لور اگر ہعن آئے۔ معنی ادا ہے بیس۔ معنی امارا ہو تاہے اصول اکمل ہو اسات ہو جو پڑنے دے یعنی وہ جی اہل کتاب سے اس کے ناکمل برداشت بوجہ اندیش گے۔ اس بھی سے مرد ہے ان کے این سے سخت اکام جن میں وہ بے اہمیت ہے جس کی پہنچ خصوصیات کا کام زمانیں خیبت اور جارحا ہانتے کے وہ فریاد حرام ہو ایسا فیروز عالمہ کافل اسی کو بد نظری ہوئے پر آنکھ بچوڑا بیٹھ جو خلائق حرام کے قل میں صرف قصاص و انصاب و ملحت جیسی خوبیوں کو دیتا ہے تمام اکام ہے وہ کوئے دین میں خصوص اور نے ختم فرائے والا غلام کی سکلفت علیہم یہ جہالت مظلوم ہے اصرہم، پر ویری یوضع کا مصلح ہے المخلل جس پر بھل کی۔ معنی گردن اعلیٰ بور طوقوں سے مراواۃ وہی سخت اکام ہے کوہہ ایں اور یہ اصرہ کا خلف تحریری ہے جس سے مرد ہے شکل اور ناکمل برداشت بھیتے ترک دنیا معمول نہ اسی کھلا معمولی لباس پر مشتمل ہو جو جب اسی اسرائیل ملارکے لئے کوئے ہوئے تھے تو اسی پہنچتے تو گردن سے بہت سا اپنے کو مستثنی سے بہت ہوتے۔ یہ توان کے طبق (در الحال) یعنی میسانی راہب اپنے چمیں کو ڈے گلوتے ہیں مگر آدمی کاگریں اور ان کے کوئے سعف ہوں۔ خصوص ہیلے نے کیا ہے اس لئے تو یہ سلاری قائم میسانیں ور قریانیں۔ مکھا بیت سے قبہ کرنے کے لئے ہزار بار اسرائیل قل ۷۸ سے طب صرف زبانی قبہ الہی ہے فر نکلاب را دیدیں اور ہے رانی قی ریلا ہے۔ رہست والے قرآن ہے رقم و کرم ہاؤ دوڑہ ہے یہیں کچھ کہ خصوص ہنور کے قوامات ارشاد ہوئے اب ان کے چمیں تے چار بوساف یا ان اور ہے یہیں چنانچہ ارشاد فلکین اصنوابدیہ اس کی بیانی مفت ہے الفیعن۔ سے مریواۃ خصوص اور کے ناکمل کے اسرائیلی ہیں یا اسے یہی انسان یا اسادے جسی دو انس کے خصوص اور مدد اسلام کے انجام کی خاص قوم یا غاص ملکیسا اخاس وقت کے لئے یہیں کچھ ایکان میں سارے اسلامی عقائد داخل ہیں اسکی واحد انتیت۔

انہیادِ رام نور تام کیوں نہ صداقت اور فرشتوں نوں جنت قیامت و میری ہاتھیتِ خر کی پر ایک کل سست جامع پڑھنے کو
حضورِ علیہ السلام کارکن اعلیٰ ہیں کہ آپ ملکتِ اسرائیل کی ایات کا لفڑا ہے آپ کا لفڑا بسورِ حقیقت تام نامدار ہے اس کے
بیل آپسی تو کرہابہ فریان کی صداقت قیامت فرشتوں غیر کارکنسی ہوں خیال رہے کہ حضور اور پر اعلیٰ ہم پر ۳۴
ہے (۱) یعنی کہ ان مددے لوگ حضور ایمان ایسا حب نہ تھے جس کے مددے نہیں سے حضور کے متعلق مددوں کا یا
واخاخہ اللہ عیاذ بالله من الشیئات النبین (۲) ایمان مددے نہیں کی بلکہ اوقاف کی وجہ سے کیں کی ایمان حضور ایمان ایسا کیا پڑے
ہم ایمان شفیق ہے اس دام ایمان بشارت (۳) حضور کی ولادت کے بعد اعلانِ نبوت سے پلے لوگ کپ کو کاری ایمان لائے
جیسے بیکوہ اور امہب اور ورقانِ توفیق (۴) اعلانِ نبوت کے بعد کافرلئے سے آپس ایمان لائے مگر زبان سے انکاری رہے (۵) اعلان
نبوت کے بعد ۷۰ مدنی زبان سے آپس ایمان لائے (۶) حضور کے پردہ فریانے کے بعد لوگ آپ کے پردہ ایمان لائے
۷) اول ایمان شریف ایمان یعنی ووفیں مدد مرادیں کیے گئے ایک حم کا ایمان و ان اسرائیلیوں کو ہی ماحصل تقدیم و عزیز و موصی
سو مخن کی دوسری صفت ہے مهزوز و اناہات تحریر ہے۔ بعضی مسح کر دو کہا ہے سرانا کو تحریر کئے ہیں کہ وہ لوگوں کو جو مس
سے رکنی ہے۔ بسطاط میں اس کے معنی ہیں تخلیم و تقویٰ کرنے کے کسی کی تضمیں انسان کو مسلط کی طرفی اس کی بے ادبی سے
روکی ہے بلکہ تمام برائیوں سے پیتا یا کل ایمان لئے کی صرف ایک وجہ بجھے ہے حضور کی تحریر حضور کی تخلیم و تقویٰ کے اس
سے ایمان تکاہت اسی سے تقویٰ فرمیں ہو تاہے بلکہ اس سے شیطان ہماٹا ہے شیطان کی حیثیت سے اکائیں ہماٹا حضور اور
کے پردہ احتجاج و تخلیم سے ہماٹا ہے جس کشلش حضور کی وجہت ہو گئی اس کی وجہت اکوں کے دلوں میں ہو گئی آندازہ برقرار
تخلیم و تقویٰ کو تحریر فریبا کا لار و سب و نصر و موصی و مخون کی تحریر صفت ہے نصر و موصی سے۔ مخفیہ کارنا
حضور سے دشمنوں کو حم کرنا اپ کے کریں کی صفت کر کش خیال رہے کہ درکی دو تسبیں ہیں۔ ملکہ کو وار مخدود کا شدید پیاری
امہی جان سے بد شکی ہو کرتا ہے کفر خدا۔ بیل شہزادیوں کی مد فرما ہے ملے ہے تھیادوں سے تھیادوں کے کر خدا ہے کر خدا ہے۔ جعل
یہ صفت حضور کی مدد کرتی ہے چنانچہ اور حضور اور صفت کی مدد کرتے ہیں تھیادوں میں ہلکی حم کی مدد ہمیں خلادن مدد ہے۔
ربِ الہمَّ انْتَ صَرُّ الْمُعْصِيْرُ حُكْمُكَارِ الْمُنْذَرِ فَهُوَ مَنْ كَوَدَ كَوَدَ گَوَدَ گَوَدَ گَوَدَ گَوَدَ گَوَدَ گَوَدَ
رسید و فراہم ہے ورثت کی مدد مدد لذانصر و مہاکل و رست ہے خیال رہے کہ حضور کی تخلیم و روح حضور کی مدد تایا ہے
پاری ہے حضور کے ہم کی حضور سنتوں کی جس کا حضور سے نبہت ہے اس کی تخلیم حضور اور وہ کی تخلیم ہے یہی کھلوا
والشربوا اعلیٰ ہے سوا مکونہ چیزوں کے ہر لفڑا بسور است ہے ایسی یعنی مهزروہ اعلیٰ ہے سوا مکونہ تخلیم کے ہر لفڑا
اپنی تخلیم کرو اکیں خدا یا نہ ایمان کو بچھت لر جیل ہر طب کی تخلیم کرو جس کی طرف ایمان دیکھی کرے پاری ہے ایمان پر
طب انا ہایے ہی حضور کا اک ایام بھی پر حم کا ہے بھض وہ تخلیم جو دیا جائے سے پلے فرشتوں نے کی بھض وہ وجہ نہیں
نے کی بھض وہ جو نہیں کی انسوں نے کی تحریر وہ تخلیم رہے ہے وہ حضور اور کے زمان میں صحابہ نے اور حضور کے بعد
نایا ہست مسلم کریں گے جیسا کہ حضور سے ظاہر ہے ان میمیزوں کی صفت تفصیل ہے جو بیویت سے حضور کی اوقی و میان ہے
کیا قرآنی شہد ہیں۔ جوں ہی نایا ہست زبان سے قلم سے خان نے حضور کے دین کی مدد حضوری کی مدد ہے اذنا ایا ہست

کہلہین اللہ کو اعلانہ اور اسے حضوری کے خدمت کا بارگاہیں اللہ سب کا فحیب کے واتبمو النور المی انزل
معنی سے میں کی نئی صفت ہے اہم اپیل اور ملاحت کا فرق ہے ایمان کر پہنچی یہی ملاحت ماہم کی ہو۔ لیکن تراہیں مامن
ہیں ہوتی ہے حکم کی میں بدل اپیل علم مراد بے دار فاتح معنوی میں ماہم کی اپیل مراہبے حضور اور کے ساء۔ اسی مامن میں اپیل
نمیں نہ خدا تعالیٰ کی سلطانیت مالکی شریکی بدلان سب کی ملاحت ہے جو کی تو سے مراد حضور اور کی سعادی ہے اسی ہے خدا
ویں جل یعنی قرآن ہے جو اسی ذمیں عیش خواہ حضور کے ملاحت ہے اسی خواہ ملاحت ہوں جو امام ارشاد اسی
لئے اقران نے فریبا جک اسی دراز مبارک فرمائی اور اسی لے المزول علیہہ فریبا جک المزول معاہ فریبا جک کج حضور کی بر حکم کی
ویں احوال کی روشنی پتے اسی کے نور فریبا بولوں لشکھم المظلومون فالتینی انسوانی خربے اس کی تفسیر پتے
پارہش اول لشکھم المظلومون کی تفسیر میں عرض کی گئی ہے اس کا کچھ لوکر مومنوں کی علملت و عزت افڑتی کے
اول نشک کا شیر کا شارہ فریبا آیا ہم لہا کر حکم کی خوبی کہ اسیں کو زندگی میں مرستدست قبریں شریش بعد خوش بیان و معا
ہی اس پتے مظلومون مدارج نہیں ارشاد، ابکھم المظلومون نہ لڑا اسیہ فریبا ایا۔

خاصاص تفسیر: ہر ہی مدینہ المکرم کے ساتھ تحفہ اور رب تعالیٰ نے آخر من ارشاد فریبا کا اے
ہر ہی مدینہ عاصی الملاس و حست ای اؤوں یا ان تینی اسرائیل کے نئے لکھی بولے گئی جو اس نی آزاد ایلان کی ایجاد رت گے
ہن کی یہ نئے نصوصی مفاتیح ہیں۔ (۱) اولاد کے رسول ہیں (۲) اسلامی حقوق کے نئی نیں (۳) امام افریقی نئیں کہ مسلم کے رب
والے نہیں کے علم سے حامل اور مصائب درجات ہیں (۴) ان کے کام ای کو مصاف ہوئی ہی کہ کران کا لامیہ شریفہ نہ عدیں
ہیں وہ کا انجیل میں بھی ان کے نام ہم اوس ای اسرائیل کو بارہوں کے (۵) ای اؤگوں کو اچھی ہاؤں وہاں کا کلم کریں گے (۶)
بری ہائل سے نہ کیں گے۔ ای اسرائیل پر جیب سبب سخنی جیسیں ان کی سرثی کی وجہ سے جرام کری گئی جسیں یہے اونٹ کا
گوشت گائے کھکھل کی اکچھے پیاس و فیروزہ سب ای اونٹ پر ملال لریں گے (۷) ایو کھدی جیسیں ان پر عارضی طور پر ممال کیں ہیں
شراب دنیو وہ سب بیٹھ کے لئے جرام کریں گے۔ ای اسرائیل پر جہت تر شریعی اولاد جہادی ہے یہیے چارہ مل رکھو ڈیا جائیں
کپڑے کا لامانا یا جسیں مخصوص کا لامانا جو ان سب کو ختم فرداویں گے فریبا کان کا لامو بہا وہ مطالعہ مذکورات ایں دیا ہے جو کوئی
صاحب طلایہ ایل ہائی ایلشخ زیلان ہوں گے۔ اسے موی تحریسی ای اسرائیل کے لوگ اور ان کے علاوہ ایلی اور عربی، یا افریقی
و چار کلام کرے کہ انہیں الحکم ایسا کی ان کے نام نہ ایسے لہبہ رکھنے والی ہو جی کی تھیم و تکریس کے ان نے ان کے نام
کی بجان بدل قل علم سے خ لک کی طرح سے ان کی دکڑے ہو فردا کے ساتھ اترے گا۔ ان یا عادی شہوں کے نام ہے۔
خوبی ایجادات، خوبی کی اپیل نہ سے تجو لوگ و نیاں مرستہ دقت قبریں جوشیں بیٹھ ہوں گے۔ ٹیل رہے
کہ اس ایت کی دسیں حضور اور کے نو موصوف بیان ہوئے جن میں سے تمیں تو حضوری صحتیں ہیں۔ رسول گئی ملکی ساندھ و
مدارج سے بیان نہیں کیا اور چہ حضور کے اتحاد رہے اسیں مدارج سے بیان فرمایا۔ صفت داعی ہوئی پتے نئی و تھی یہے
ذہان کا نام ہے بلا اولاد اسی صفت سے بولنے کے لائق ہوا گفت ہوئے حضور اور گے یہ جو کام طور پر توبت کے بعد ہو۔
مگر رسول نہیں ای دو صفات ہیں جو اول خلت سے اپ کے لئے ثابت تھیں اور اسی کی ثابتت ہیں امام افریقی الملاس نے پیدا

دو تے ہی مرش پر نکار کیا لا الہ الا اللہ معمد رسول اللہ۔ سی طبقِ السلام بشارت دی میشور اپر رسول یا تو من بعدی اسماعیل مسیح اور ام کلر ہے تینیں محمد رسول اللہ مت رہاتیں اگر ہے پھر یہی مال نہ تہ
اور ای اور کا ہے یہ بھی خیال رہتے کہ جس لوگوں نے حضور یا گھبیں بکھارا اور ایمان لائے ظہور پڑتے ہے پس فوت اگے کیا
جو کسی جلوش اپ کو کچھ کرنا چاہتا تھا اور فوراً شہید ہے گھنے وہ سب کامیاب ہیں جیسے حضور انور کی رانہ ایجڑا راحب زادہ
یعنی فوٹل کیوں کہ اسونس نے النبی انزل ممہدی اپنے کل حضور کی پیروں ایجڑیں بھی ایک نصیبیں گئیں اللہ انزل ممہدی ایں اخیں
ایسے کہ مالِ الفتنی انزل علیہ الیحد فریانک درمودہ فریان

حضور کے نام اور گندشتہ کتب میں آپ کی بشارتیں

حضور نبی کے نہتے ہم آپ کے لاماف آپ کے ملات آپ کا طبلہ شریف تریت انجیل تزویر و محبوبوں کے
عینہوں میں نہ کہ رکھتے چنانچہ قبر صدی شریف میں ای جگہ ہے کہ حضور اور کلام شریف زبانِ سرائیں میں تو قوتتے کی زبان
ہے اگر پسند ہے جس کے ساتھ ہیں گھبڑا وجہِ صحن بھری لے کہ احمد احمدت و دامت کی کہ مخدوم اور کلام شریف اہل نصیب کے
زوریک مید اکرم ہے دو زبانوں کی زبان پر مید ایجاد عرشِ والوں کی زبان پر مید الجیہ یعنی تمام فرشتوں کی زبان پر مید الہیہ لود
سالے صحیحوں کی زبان پر مید الوباب ہے۔ شیعیان کے حد تھے مید القادر جنت کی زبان پر مید الرحمہ بحالوں میں مید الماقن خلیفین
میں مید القادر و رواۃ میں مید الحسین کیز کوئوں نے زبان پر مید القیاس شد حقیقتی جاتوں کی زبان پر مید الرزال تو قوتتے میں
مزبورہ انجیل میں طالب طلب نہ رہیں تھا لیکن اعلیٰ محبوبوں میں ماقتبی ہے رب کہل طبلہ رحمحمد صادقی

اپنی سعد و اربی لے اپنی سعد میں بھتی تھا کل اب سعد میں اور این عمارت میں بید ناحداد این سلام سے روایت دیکی
کہ قوتتے میں حضور کے لاماف یعنی زبان اور لامے ای ہمہ نے آپ کو علیہ سماں نہیں اور لوگوں کا اعتماد نہ کر سمجھا تم پیرے
بندے پیرے رسول ہوئیں نے تصاریح مخواہ کیا تھیں کہ اس تھیں کہ اس تھیں کہ اس تھیں کہ اس تھیں میں شریعت کو اے برالا کا
پدرالا کے نہ دو کے بکھر در گذرا لو رحلتے تھم اے کے اللہ ائمیں و مفاتیت دے کا جسی کہ ان کے اڑ دیجے نہیں ملت کو رسید ہا
کر دے کا درج کر دوگ کئی تکھیں کے لامالا اللہ اکابر تعلیم ان کے ذریعہ نہیں آجیں، سرسے ہل دے واسطہ
نہیں دے گا ای کی ہل غاری نے حضرت مید اللہ این محسوسے روایت کی۔ این سعد اور این عمارت حضرت سکل سلی
نیجر سے روانی کی کہیں نہ انجیل میں حضور ان کے لاماف یوں پڑھے کہ وہ نہ اپنے تقدیم شد و از قدر کو ارٹک چیز اور
زخمیں والے ہیں ان کے او گھومن سکے دیں جیسا کہ معرفت ہے وہ صدقہ تعلیم نہ کسی گے کوئی تلو فخری سوار ہوں گے اپنی
کہنی خود دہ لیا اڑیں گے پہنچوں لے کہنے ہیں گے۔ حضرت اس ایمان کی بولادتے ہوں گے ان کا تم ایہ کہا جاتی تھی تے
وہ ایں ایں ایں میں بید ایں ایں ایں سب ایں فریبا کر لاط تعلیم تے زر و میں فریبا کر اے واؤ تصارے بید ایک نی ۷۴۱
گے جس کا کلام ایمہ لود کردا گاہا ہیری غافلی بھی کریں گے میں اپنے ڈرانیں بھی نہ ہوؤں میں کی ایستہ میں ایں
ڈائل کا اٹوب تیجیں کی طرح دوں گاہن پر محبوبوں کے سے فرائض الازم ایں کا قیامت میں اس ایستہ کا اور نیوں کے نو کے

مشی ہے کہ میں ان چھ گزشت یوں کی طرح ہر نازلے کے لئے، سورہ حجت سے جس نجع جملہ فرض کروں گا۔ تو میں نے محوار است گور کو تم بخوبی تام اس تو پر چھ چڑیاں سے ملختی دی ہے ان کی بھول چوک صاف ہو گی وہ بھی کہ مر کے قبیلے کے ڈائنس (ڈن) میں نگاہ دو ہے، کہ آخرت سے لئے کریں گے جیسیں اس نامہ اشیں، ڈائنس بھی ڈن گا۔ جسے میں نے میں اس نامہ میں کے ڈائنس ڈالا اب ہوں گے انہی مانعین قبول نہیں گیوں میں بیدعتات سچیت، کیونکہ قصیر درج العمل یہی مضمون ہو رہی ہے (نان)۔ بلکہ تو سعد اقبال میں سورہ الور کی استاد اصل صورت کے محلہ کرام کے کارانتنے کا ہے جس۔ رب حکیم کرام کے حق طلاق اپنے ذلک حکمتہم فی التور تموم مثلہم فی الانجیل کب ادب بالآراء کی ایک دراز آیت کا ترجمہ علی میں بخوبی کیا مولده میکتہ و هجرتہ بطیبته و ملکہ بالشام و امته حمادون جو مدعا شد را اب یعنی ان آخری میں کی ولادت گھن کر کے ہے اور ایہ تک گھن طیبہ اور ان کا لفک شام میں ہو گا ان کی استادت کی بہت سر کرے گی۔ اس حدیث میں ایم سعیدیہ کی سلطنت کا ذکر ہے کہ کہ اب پہلے سلطنت اسلام ہیں اور اب کا دارالخلافہ و ملک شام اور تخلیقات خلافہ تھا کی منہ سودہ رہی ملی مرتضی کی ولی مجنون کو فتح میں المارت معلویہ شام میں اے فلیا ملکہ بالشام یک مرشد مکو تباہ فضائل سیدالمرسلین بروایتہ موار۔

مذکورہ ایک بیان میں ہے اس تہذیبوں کے پہلو درج بھی ایک آئشیں سورہ بیہقی میں سورہ الور کی بیان ہے۔ پہنچانے پر ایک ایڈٹ فاران باسیں سوسائٹی لاہور 1931ء میں چھپی ہوئی یہ حکایت انجیل انجیل باب جوہ کہتے سولہ میں ہے اور اب پرے در خواست کروں گا کہ وہ حصیں دو سراہد گھر کی تھیں کاہل فہرست تمارے ساقی رہے بگھنگہ گھر کھٹکی۔ بھنگہ کلپلٹ فٹھنگہ کا ہر بے کہ جسی طبیعہ اسلام کے بعد شفیع ہمارے مخصوص کے سوا کوئی نہیں گیا۔ میں کوئی مدرس فہرست ہو ہے اسی یہ حکایت انجیل باب اخیر آئت تمیں میں ہے اس کے بعد میں تم سے باشیں کہ کوئی کیا کوئی کیا لاسرار اور آئے کہ اور ہمیں اس ناکہ نہیں۔ ای کتاب کے کاہل سارے آئتے ہوئے ہیں میں جس نجع کیا ہوں گے پیر ایلانہ تمارے لئے کاہلہ و مدنہ ہے کوئی اگر میں نہ جاؤں آئو وہ، گار تمارے پاس نہ تو۔ گاہیں اگر ہاں کہا اسے تمارے پاس بھنگہ دوں گاہی باب کی تحریکیں آئتیں میں ہے گیں جب، ہمیں پھلی کی وجہ تک اک اک کو تمہارے پیلے کی راہ کے کھاں لے کر، اپنی طرف سے نہ کے گاہیں، وہ کوئے کھو جائیں کے کاہل۔

حصیں آنکہ کہیں جسے کار قرآن (المرزان)۔

انجیل شریف کی ان آیات میں خور کو کہ ان میں سورہ بیہقی کے نئے مفاتیحیں ہوئے ایک لا آخری نی ہو۔ آپ کے درمیان کامیشوں نہ ہو، آپ کاشیقیہ المذہبین رحمتہ العالیین نہ ہو۔ آپ کارائی زمیں ہو، ہمیں مدد نہ ہو۔ آپ اپنی طرف سے پہنچنے کے شکاروں پر سناہدی کرنا و مایمی علیق عن الہھوی انہو لا واحس یوسوس۔ آپ ہمیں ہمیں مظلعہ ہو۔

فائدے: اس آئت کو رسمی پڑھنے پر مصالحتی۔ پسلا فائدہ اللہ تعالیٰ کی ظاہریں اس راستے ہیں ارشاد میں ہو۔ مذکورہ قیامت میں اکابر و خوبی سے احتفاء ہو گئے جن میں سلے والوں، ہدایتی و معرفت اس است گھوڑے کے نئے ہے اس راستے میں کوئی امداد، امداد نہیں۔ یہ تائیدۃ الدینین یتبععون سے مصالحت ہو۔ وہ سرافائدہ: سورہ الور کی لاکھوں صفاتیں ہیں ان

بچیجھیں ہنا لالگوہ ابری لا اکھمیں اپریس دسوں لا فروہ سوہنے گاں جیں جو ڈیجی صورت ہو جائے اور کہاں جو وہ تھیں اس کے لئے کسی دستیاں کی ضرورت نہیں، تطہیم اسلام میں تراہیت ہو جاؤ کہ اپنیں بچوں کا روزانہ کوہلی ان کے لئے باب کر کے ہوں یعنی کام و عزروہ کا مطلق فرمانے سے مکمل ہو جائیں مکلووا اور اشریبو اطلاق بے ہر علاں کھٹکا ہو جا لڑت ایسے ہی عزروہ مطلق ہے لٹکنیل اختراءور سے بہت سے

بھول بھل خل نہ رانی خلت ایک ہے "لی رج الیا" سب تینوں سے یہ زانے تھے میر و حشیش و اس دو خود رہے جس ان کی ہر ہدایت اور اللہ مصل علی سید ناتمام حمد و الموصیب و مسلم ہو جو ان اعترافات اللہ کے بندوں کی دعویٰ رکھنے ہے۔ نہ ترک ہے نہ خروج کو وابستے بیشتر کے درمیان خل ایسا ہے مدد بالتومنی یہ ول تنصر نہ تم نی آخراں بیان اکالدار ان کی یہ کرنا اس آیت میں بتایا کہ مومن اُنہوں ہیں جو ان کی آخراں بیان کی شفیع کریں اور ان کی دعا کریں اگر حدود سے مدد لے جائیں ترک ہو تو ان آیات کے کیا معنی پڑھو جوں فائدہ اپنے دین و دینا کیلی صرف خود اور کوئی دوسری سے مدد نہیں ہے خود کو چھوڑ کر کامیابی حاصل کر کیا جیسی ناگزیر ہے یہی موسار احمد اور نہ

بائکن یا آن داولنک هم المقاصلون هم فرمانیت حاصل ہو جو حصر کافا نہ ہے رہات۔

پہلا اعتراف: اس آیت کے بعد میں موسیٰ علیہ السلام کی، عالی قبولت یا ان ہوئی ہے جو اس کاروبار تجویز کا کر رہا ہے کہ انسوں نے اپنی قوم کے لئے حد بینی سلطانی، مگر تحریر فریباً کیا کہ تم ہم یہ حد اس قوم کے لئے کھسیں گے جو اس نے آخوندیں کی اور اس نے اپنی کی اولاد کیے ہوئی جو اپسے اس آئندہ کر۔ میں موسیٰ علیہ السلام کی، عالی قبولت کو دیکھ دے تبکم کے ساتھ نہ کوئے تپے ورض کیا تاکہ مری سادی قوم کے لئے کھلائی تحریر فریبے کیا کیا کہ تم اپنی قوم میں سے اس کے لئے ملائی آخوندی فرمائیں گے جو اسی آخوندی پاکیں ان نے ایک ان لاکھ لاکھ تک تحریر کیا کہ اس کا کر ساقیوں فریب۔

حضرت عبد اللہ بن سالم اور ان کے ساتھیوں کا سوسن اور سکھل رسل میں جلا کتب اخیر کا سون من لور تا میں جن بیاناتی دے دیا
رسوی کی تقویت کا نثار ہے۔ وہ سر العتر ارض: آنحضر کو اپنی بحالتی ہے جو اتنی قیودوں کے ساتھ ہے، وہ کوئی بارے کیا
رسی طبیعہ اسلام اور ان کی استمرار ہے۔ تو اب: اس کا واب: اس کا واب: اسی بھلی آجی کی تحریریں رش کیا جائے کہ
رب کی رحمت میں تم کی بہن ایک رحمت ملکہ، وہ ساری طبقہ کو طلاقی اس کے لئے فریاد کیوں عصمتی و سمعت حکم
شیعیت دینی کی دنیا کی زندگی زندہ۔ وہ رسی رحمت خاصہ، وہ صرف مومنوں کو عطا ہوئی۔ جس کے حلقہ درشت، اللذین
یقظون پتے خداویں اُفران و فیری، تیری رحمت خاص، الام، جس کے حلقہ ارشادوں اللذین امتوابو معزروہ ہے
اعظم ام امدادوں کے ادھم اُسکن اور امام زادہ، امدادوں کے لئے ساری زمین مسجد و قرآنی کا مطہر ہو جائی۔ جس پر نجیبی اپنے
آخرت میں آثار و مسوٹ اضافہ پڑھیں کہ سب امور سے اعلیٰ رحمت میں، الہی رحمت فرمی سے خالی ہے اس لیکر
اس آیت میں ہے الہ اکیلت دا اسی ہے۔ تیر العتر ارض میں تھتے سے صلوم ہوا اگر مسلم خود کے دکار ہیں، پتہ لکھ
یہے ہم کو خود کی دلگی ضورت ہے ایسے ہی خود کو اپنی دلگی ضورت ہے ہم کو خود کو اپنی دلگی ضورت ہے۔ اسی پر اب نہ
وہ طبع کی اتھی ہے کہم الدار، گھر میں بھلاتتی رحمت کا لدھن کا رظام سلسلہ پر کوئی احتیت ہے، اسی پر اسی ہے اس
حق وطن کی کلہ پاپی کی پوری شکر کے لئے خلص۔ خود کا دل پلی ختمی کرتے ہیں ہم خود کی دل دوسری ختمی۔ خیز ہم خود
کی دل کے کروقت حق میں خود اور دل کی خدمت سے ہے یا اگر دل کی خدمت سے لے لیں تو ان کا مرق فدان اللام ہموں لمو
جبریں و صالح المؤمنین والملکتہ بعد ذلک ظہیر و کو رب فرا آپے ان تصریر واللہ
یکھر حکم اگر تم خدا کو دکر گے تو بھی تمہاری مدرا کرے گا ایسا اپنے کو خدا کی برادر کو گے۔ چوغا العتر ارض بدل
ارشادوں امکتوبہ، اعتمدہم فی التورع اس قربان مالیں عمدہم کیں فریاح مکتوبہ فی التورع کہ لکن تا
جو اب: تاک معلوم ہو کہ خود اور کے ہم نہم آپ کے اوصاف صرف تو سعد امکل میں ہی نہ ہوں گے جنیں طلاق یا
الداری میں رکھ دیں، بلکہ ان کے دل میں ہی ہوں گے کہ ان کے دل میں رکھ دیں جس میں باہر نہ ہے
ہم بخوب تحریر کے سر اور کلے کی دیا۔ اوکانو امن قبیر مستحقون ملی اللذین بکھروا پا چخواں
اعتر ارض بدل ارشادوں اگر تھی آخر وطن خیزدہ بھنی جیسیں اور کبھی حرم کریں گے تو وہ جس اگر جھیٹ جس تو پچھے
جمیں کے دین میں مالا کیلے رہیں کیوں نہیں جیسیں کھلاتے رہے تھے۔ جو اب دوچیزیں والقی کندی خیث تھیں تکہ اس

نہ کیں انسان پر بھی ابتدائی دوری تھا جس پر خود نے ملکا قرار دیا۔ عزات کے دریں مگی انہیں کمل کوئی پتے تھے فرنگی رہ انسان کالہ ہوا تھا۔ بن خود اپنی کٹیں پڑیں اور یہ انسانیت اپنے کمل کو پہنچ لے اپنے کمل کو اونڈا دیا۔ عادی میں ماہل حرام کر دی گئی تھی۔ پر لارڈ ایمیں کا وہ دعویٰ تھا کہ گردشی طور پر خود کوں کے لئے بھی قراب و فربہ حرام ہوتے کے قتل حق کر خبیث ہکام اپنی اٹھ تھی تھریں۔ ملک میں ملکت اپنی اس کے پھوٹنے کے لئے تھری کا شروع اسلام میں بھی مطہل رہی پڑھیت کے لئے حرام کا دیگر نام۔ ملک میں ملکت اپنی اس کے پھوٹنے کے لئے تھری کا شروع اسلام میں بھی مطہل رہی

تفسیر صوفیات: رسالتِ نور نسبت میں اور سرے انجیاہ کرام مشرکین میں گراہی ہو چکہ صفت ہے: جو سراء خودر انور کے کسی کو عطا ہے الی بابت امام سے، اُنہی اصل خودر انور اصل علقوں ہیں کہ ہو کچھ بہادر سے ہاں ہے اس نے آپ کو اٹی کیا جاتا ہے۔

تم سے جان کا درجہ تم سے مکاہب درجہ تم سے بنا جو بنا تم پر کوئی نہ درجہ
دیجو کہ مسلم کو امام الحرمی کہا جاتا ہے کہ وہ بتیاں لی اصل ہے اور اوح نعمتو کو امام الکتب کہ وہ تمام تکمیل کی اصل بتے یعنی
حضور امام الحرمی جو وفات ہیجے۔

لوح بھی وہ قلم بھی تو تھا وہور الکاب کبڈ آگیر رنگ تحریرے محبہ میں جلاب رسالت کا قطبی خاہی سے بے شہوت کا قطبی پہل سے اسی ۱۰۷ کا قطبی حقیقت سے۔ ۱۰۸ حضور سے لیفڑا رسالت یعنی یہی خواص یعنی انکن پرست لور خواص الائص یقیناً ایت فریبا علماء امتی ڪانٹیا و بینی اسرائیل خداوند اور کی حقیقت یہ ہے کہ حضور صرف یعنی طلب حق کا حکمر ہے یہیں اور مکمل یعنی طلب اسرائیل اُنہے منع کرتے یہیں اُن طبیعتیں نہ اُری کے ذریعے لوگوں کے لئے حلل کرتے ہیں نیشنٹ بھی رب سے چال کرتے اُنلی چیزیں حرام فرماتے ہیں اور وہ چوب لوگوں کے بوجہ پر بھی خداوندی کی مخلکات کو حق فرماتے ہیں اُنہر کی حضور کی اعلامت کر کریں وہ حضور سے ذریں کہ حضور خوبی فوریں اور حب الملن کی طرف آئے تو نور وحدت اپنے ساقتوں اسے جس سے یہی نور حضور اُور سے لیا ہو تو انہیں جان میں بھی یاپ ۱۰۸ گیکا (ارج) صوفیاہ فرماتے ہیں کہ جیسا کوئی حضرت آنہ کی کوچ جلب مدد و نصر کے کفر سے دینا کو اگر کوئی محظی اور حیثت کو یہی ورش اُنکم سے فرش ہے نہ زل فرشیا اور اپنے ساختہ لیوپر جبل ایسا جسمیت کے لاملا سے جادہ بھٹ اُر اُس ارشاد ہو تاہے اور حقیقت کو یہ کے انتہا سے اُنزوں اور نزوں اور شادوں اگبے چنانچہ سبل اور شندہوں اُنزوں الذائق اُنزوں معدہ

دوسری بگار شدے بے قدانیل اللہ الیکم فکر اوسولا پتو علیکم خود کی صورت فرشی ہے جسے مرٹی صورت ہے جو کہ سرت مل۔ صوفیاء فہرستے ہیں کہ خود کا رہنے رب خالی کی جو مرکی بھی کسی نہ کی اور قیامت میں الی کو کریں کے بھی اکی نہ کر لے گا اس لئے اُپ کام شرط احمد ہے جو رب خالی سے خود کی الی جو کی بھی کسی سلطنت کی اس لئے اُپ کام غیر ہے رب نے کی طرح خود کی جو کی (۱) اور اس نے خود کی جو خالی بھی نفت فراہنے والا رہنے والے رسول اس جو کی جو کار سال اس تھے میں جو ہے اور وہاں گرو اناشیۃ اللہ عصیتیۃ النبین (۲) گزشت کبھیں آپ کے اوصاف جیدہ کلار (۳) بھیں سے الی امتوں کے سامنے خود کی تعریف کر لاد (۴) تائیا سلطانوں ہلک کھتر سے خود اور کی نفت خالی کر لاد (۵) ایسا حدیث خود کی نفت خالی کر لاد (۶) ایسا حدیث خود کی نفت خالی کر لاد فہرست (۷) بھیں کلڑی پتچر جو پردے سے خود کی نفت خالی کر لاد سال مل جو کی نفت خالی ہے (۸) اور چوکے حلق ارشاد ہے عصی نیمیت چکر دیکھ مقام امام حسن و امام زیادہ فہرست فہرست اس رات خورج کے ملاحت کام ہے، جو پہلے خداوندی اور خورج کے توہین بناو۔ طور پر جو کہ کمالی ہے پہلے خداوند کو کھاندی کیا ہے اپنے ای اخوت اُنم تا اخوت سبی تا تمام انبیاء خود کی طرف سے مل جوچ چکلہم مختلف تھے جو اس طریقے کام اسلام ہے اللہ یا مر جما اشرف بس عدستی ہے لیں کل ملقت سے آفریع خود اور کی مطلع ایں اُرچ پچھلے بھیوں کے درین اور ان کے احکام مدد اگد تھے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ الْيَحِكُمُ جَمِيعًا إِلَيْهِ

قرآن اے وہ پے شک یہ رسول یہ مول ایش کا طرف تھا میسے سب کے وہ اظہر کرائی کی ہے فہاد (۹)
۱۰ فرمادے اے وہ ستم سب کی طرف اسی اظہر کا رسول ہوں گے آسمان در زمین کی را چایاں

لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يَحْيِيٌ وَيُمِيتُ

آسمانوں اور زمین کی نیس پھر کول اتنی جہارت سماں اس کے زندہ کرتا پھر امیرت
ای کو ہے اس کے سوا کوئی صبور نہیں بلانے اور حارے

فَإِنَّمَا يَا لَلَّهُ وَرَسُولُهُ الْيَحِيَّ الْأَرْقَى إِلَيْهِ يُوْمَنُ يَوْمُ اللَّهِ

دیتا ہے جسیں ایمان ناد اُنقدر اور رسول ہر اس کے پھر تھیکہ دینے والا ہے پھر ایمان ناد اُن افرید
تو ایمان ناد اُن اور اس کے رسول ہے پھر سے طبیب تھا نے دلہ پر سکراٹ اور اس کی

وَ كَلِمَتَهُ وَاتَّبَعَوْهُ لَعْلَكُمْ تَهَدُونَ ۝

اور بالکلہ اس کی اور بزرگی کرو اس کی تاکہ ہابیت پاہن تم

۱۱ اقوں پس بہماں ہائے میں اور ان کی خلائی کرو کر راہ پاؤ

تعلق: اس کرہ ناکمل آیات سے چہ مرح تعلق ہے۔ پر ملا تعلق: ناکمل آیات میں موی بخی، اسلام کی مالی قویت ادا
و کرواح کی وجہ سے کہ اے موی ساری قومی سے جو آخری تینی ہیں ایمان انسے کاہر و حست خاص انس، اُنکی وجہ کاہر
اس ترکیم کی وجہ پر اوری ہے کہ وہ ساری خلقت کے جی ہوں گے ان کی بتوت تسلیمی مرح کسی قوم و کسی وقت اسی وجہ
سے خاص نہیں جو بھی ان کے دسن شیخیے کاہر و حست انسی سے حصہ پائے گے وہ سرا تعلق: ناکمل آیات کے مضمون سے شہر
وہ تماہیکار شایدی صدور اور کے ذریعہ صرف فی اسرائیل ہی خاص و مست جانشی کے بعد پرے نہیں لبیں وہم وہم فریاد بارہے
کہ نہیں جو بھی ان کے دسان کرم سے رہتا ہے، بلکہ وہی وہی خوبی پائے گہ تمرا تعلق: ناکمل آیات شہر تعلق نے
حضور اور کی بتوت خدا کا اعلان فریاد ہو گزشت زندگیں ہو اختاب صدور اور کی زبان سے، املاکن کہ تسلیم کے ساتھ ایسا بنا
رہا ہے، چو تھا تعلق: ناکمل آیات میں تباہیا کہ گزشت زندگیں میں صدور اور کاہن چاہو درب تعالیٰ کے کروانا انس اور ان کی
بتوت کو صدور اور کا مختار بنا دیا تھا اب ارشاد ہے کہ صدور اور نے کہیں ان جیوں کاچھ کاچھا صدور اور کی رسالت پر ایمان رکھیں
گے ان کے ہم امام امراتِ رب جاتِ احوال اعلان فریامیں کے۔

مزول زبرد کی ایک تھاخت حقیقیں مددی، کہا جاتا تھا اس کا سودہ نہیں اصلیں انسانیں بحث کا مظیدہ، تھا کہ صدور مح
صطفیٰ ٹھاکر، ایسے جن ہیں کہ رابطہ صرف الہ رب کے نبی ہیں تھی اسرائیل کے نبی نہیں گزشت زندگیں کی ملت، پ کی بتوت ایک
خاص ملک خاص قوم کے لئے ہے اس آئندہ کردہ میں ایسے عقیدے کی ترتیب ہے (تیریکر)

تقریب قل: یا یہاں التائیں، ملک میں قطب صدور اور تعلیم سے ہے، اور دوسرے خلیل سارے انسانوں پر سارے جن و افس
سے ہے، بیساکھی مضمون سے تاہم ہے یہ اہم جملہ اسلام نے اکہ ملک تحریر فریاد کر چار تو ازیں، اسی کہ ایڈ کے
بدول اللہ کے گری طرف پڑھو، تو اسی تباہت مذہب میں 2 سو نبی، ہم کاٹھر تباہت ہے، ہو گاکہ ملک ایک جعل در جعل یہ
عمرو کے لئے دوسرے رجیں کے رب فرائیپ و اذن فی الناس بالاعجم اسی ملن صدور اور نے ایک دوسرے اپنی بتوت دے
املاک فریاد اور جعل تعلیم ساری دوڑیں لئے اسی لیا اس انتیجے ہے کہ تباہت اور سلطان ہوتے رہیں گے اس قل ا
اڑ بے التائیں اس الفام استریل ہے، جس میں سارے انسان اپنی ہیچ ٹکریبی تھیں ایمان کے لیے بھی جب صدور
سارے انسانوں کے نبی ہیں تو ساری تعلیم کے نبی ہیں، اس لئے اسی ملک قطب صرف انسانوں سے ہو لوت کہ صدور اور ساری
تعلیم کے نبی ہیں، رب فرائیپ لیکون للعلمین تنفسی اور فرماتا ہے، و مالا سلنک الارحمۃ
للعلمین ایہاں تقریب روح الہیان نے فریاد کر التائیں میں جذبات بھی داٹلی ہیں کیونکہ نامنہ ہے نامنہ میتوں سے
معنی حرستہ جبیں کر سد، ملکیتی، کیمود، قرآن کریم میں رجال انسان مروون کے لئے بھی بیلا کیا باد جن مروون سے
گی لرائی ہے وانہ مکلاند جمال من الانصری میوزون و نبیر جمال من الجعن سرطان ملک انسان سے مرویات سارے
انک ایسا بارہ افسوس جن جن میں سے کوئی خلین نہیں۔ تقریب صاری نے فریاد کر التائیں میں بھی اس کو اعادہ انسان
ہے اسی د رسول اللہ تعالیٰ کم جمیعاً۔ فریاد ملک قطب کا تعلق اسے ہے، اور صدور اور رسالت کے بہت لوگ ملکر جس اس

اس کی صفت ہے جس پر ایمان لانا کی صرف ہے اس پر ایمان لانا کی صرف کی وجہ کی طاقت کراپوری ہے فاصنوباللہ و رسولہ۔ فیان عالی گزشت ضمون لاکو یا تجھے ہے اور قل کا تقدیم اللہ اس میں فہیب کی ہے۔ ایمان کی تعریف اسکے ایمان ایمان اور تجدید میں قوی ایمان کے درمیان اس کے مرتبے تیس اور احتی کے ایمان میں فتنہ ہم تسلیم سے سروہ بڑے آخری رکوع میں امن الرسول معاذلہ اللیمک تکمیریں عرض کرچے ہیں اگلی آئندہ میں صرف رسول پر ایمان لائے کا کرہ افال الدین امنوبایہارے ایمان دوں پر ایمان لائے کا کرتے نہ تعلیم کی اور یہ خود رجھکی رسمات پر ایمان اضافی ہے جو انہیں جعل الرسول و اکیں دعویٰ اللہ کے ایمان سے مرد خودر ملیجھے ہوتے ہیں گزشت نہیں پر ایمان اور خود رجھ کی تسلیم ایمان لائے کا پوری ہے النبی الامن اللہ یہ ڈمن باللہ و کلمتہ اس فیان عالی دعویٰ اللہ کی تین مفتاح کا کرہ اپ کا کیون وہاں اور اپ کا کہنے خالی اور اس کے کلمات پر ایمان لائے کے معنی ایسی کچلی آئندہ میں عرض کی گئے کہ رسول کے ساتھ میں یہاں فیان دعویٰ کے مقتضی ہیں پیغمبر رسول۔ ایسی رسول سے حاصل ہے خدا کے خود رجھ ایسی ہیں رسول ہی مگر ایمان ہونا صرف ایمان سے خود رجھ کی صفت ہے خدا کا ایمان پشاور رجھ ایمان کا ہے ایمان ایمان پشاور رجھ ایمان پشاور رجھ کے درمیان میں جدا جملہ ہیں۔ (۱) اس سے مراد تیات قرآنی ہیں کہ ہر آیہ کا شاندہ ہے (۲) اس سے مراد گزشت ساری آئندہ نہیں ہیں بلکہ ان کے سارے احکام ہیں کہ دوست اللہ کے لئے بین اللہ کا ایمان (۳) اس سے مراد گزشت نہیں کے سارے چیزوں بلکہ ان کے سارے تعلق قوی ہیں (۴) اس سے مراد سارے گزشت تھی ہیں جن کی ہر یہت گواہ کل ایسی ہے اس لفاظ سے وہ حضرت خدا کلمات اللہ تھیں (۵) اس سے مراد حضرت مسیح ہوی مسلمان ایمان ہیں جن کا تکلیف ایمان دخیل رہے کہ ان سب پر خود رجھ کا دو اسط ایمان لائے ہو اپ کے دلائل سے تمام سلطان ایمان لائے ہم اس کی حقیقی تیرے پارہ میں امن الرسول بما انزل اللہ یہ من ریہ و المؤمنون کی تکمیریں کرچے ہیں کہ ان سب پر خدا کا ایمان ہاؤ اس سے ہے خدا کا ایمان دلائلہ ہے ہم لوگوں کا ایمان بالذی ربہ و اتبیعوہ ولعلسکم تھہتوون۔ فیان عالی حضور پر فاصنوباللہ و رسول اور اس میں درا تکمیر ہے روزے تھن سارے انسانوں کی طرف ہے اسی سے لوگوں پر ایمان ہیں کیا ایمان کی لجیج ہیں کہ ان دونوں چیزوں سے تمہارا تھیلے کے ابیج اور اطاعت و مہابت کے فتنہ ہم ایمان کرچے ہیں اماں ایمان سارے نہیں ہے بلکہ اپنے خدا کی طرف ہمہ ہیں۔

خلاصہ تفسیریہ آئت کر رفت سلطانی تحریف ایز کلام نبوی اور کلام حقیقی کا گیوہ ہے اپنی دعویٰ اللہ والیمکم جھیمعا خضور کی نعمت ہے اور یعنی ویمیت تک رب کی حمد اور رسول تک دکر رب کا کلام بدو اسط زین رسول ہے اور فاصنوباللہ سے تھہتوون تک کام رجھیں بادلے ہے قذایہ آئندہ نہیں جائیں گہٹ ہے چنانچہ ارشاد ہے کہ اس میں گیوب اللہ اہل اہل اس سارے ہیں وہ انس و انسیات سارے انسانوں میں ایمان فدا کر کیں ثم سب کی طرف ایش کار رسول ہوں۔ اللہ کی یہ شکن ہے کہ سارے آئانوں اور زمین کا وہی یاں حقیقی ہے وہ مدد بر جن ہے اس کے ساتھ کوئی ان جزوں کا مالک حقیقی ہے تکیتی چالیسا جوہری تھوڑی کثرتہ اور نکتہ بے روہی انسیں مسترد ہے زندگی و موت اسی کے تصدیقی ہے۔

اسے فہاں میں خصر انور کی معرفت کرالی اپنے جماعتی کے ذریعہ بھی میں اس رسوبِ رسول بھی - علیقہ ماریں جس کی وجہ سے
وہ اپنے بھائی کو کشی کیا سارے رسول ہوں جب سماں کی سلطنت و قویں جان میں ہے تو تمہی دنارست بھی روز قیامت جان میں ہے
جس سے ہوتے کہ ربِ علیقہ ہے تو اس کا رسول بھی مطلق اور جیسے رب کے سامنے کوئی محدود نہیں لیے جس سے سواہ کوئی خاتم
اللہ عین سید المرسلین اللہ تعالیٰ نہیں کہ نہ تواند یہ میں تقدیر کرے سکتا ہے فتح نبوت فیروزیں اور یہ ہے: فرض زندگی میں بور
میرے بعد ربِ طریقہ ہے کیونکہ وہی زندگی اور سوت دنابے ایسے ہی ہر شخص زندگی اور یہ ہے بعد میرے بعد میر اتنی ہے میں اس کی وجہ
ہوں مرنے پر بیانی سماں سے رشتہ نوت جاتے ہیں کہ رب سے بندگی فرائض کو حضور سے اتنی ہوئے ارتضیت نہیں تو آنکھوں کا
تعلیٰ کی پریتوں مفاتیح حضور انور کی رسالت میں تاثر ہے۔ تم سب انشا اللہ تعالیٰ بھی ایمان ادا کرو اور اس کے رسول پر بھی جو
حسمہ زبانی مفاتیح سے موصوف ہیں وہ رسول بھی ہیں ایسی بھی ایسی بھی بیوی اشیٰ ہام۔ مسلم دین و اللہ تعالیٰ پر بیٹھے ایمان انسان
والے ہیں اس کے سارے رسولوں پر اماری کیوں نہ اعلیٰ ہیں جس قسم بھی کو اکثر تم انہیں رسول ایمان اکران
کے بھی ہوئے تو امید کرو کہ تمہرے احمد پاہلان کے

فائدے کے اس تھے کہ۔ سے پہنچا اسے ماضی ہوئے۔ سب اتفاق کو خصوصی طبقیات سارے انسان جلد مارے جن
وہ اس ملک ساری تخلیق کے تی۔ رسول ہیں سچے آپ کی طاقت و فرماداری لازم ہے۔ یا تاذ دیا یہا اللہ تعالیٰ انسان اور الیحکم
جمیعہ انسانیت سے ماضی، زادی، رسالت ملک حضور کو خصوصی صفت ہے جو حضور کے سامنے کسی نویں طی خضر کی نبوت
نہیں دنیا کی تھوڑے آزاد ہے۔ وہ سب اتفاق کو خدا کے مقبول ہندے میں ہوں صد و مورث یک تامن سے خطاں فاش نہیں
سب کو ادا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان اقسام اب کو شرکت یہ ناکہ بھی دیا یہا انسان فراہم سے ماضی ہو کر حضور اور
اس میں موجودہ آخرتہ تمام انسانوں بکر جن انس کو پاک انس میں سے سمجھا گی حضور سے درستہ تا انہی بیوی اور اپنے عجی
قیامت تک پہنچا، اسے مدارے ہے۔ کیونکہ حضرت ارشاد طیبہ السلام نے اعیج ملکیت کا رسالت انسانوں کو ہی دعویٰ س
کو اکثر قبولی تسلیمی تلقیات اس، حدود یہ لیکہ کی او ایسی آخرتہ ہیں۔ تیسری اتفاق کو خدا ساری تخلیق کے بھی
ہیں شیخی بھی مکر رسالت ملک حضور کی خصوصی صفت ہے جو فائدہ رسول اللہ تعالیٰ ایحکم جمیعہ ہے ماضی ۱۶۱۔
چوتھا اتفاق کو ساری تخلیق کا ماضی انس ہے بالی سب یہیں انسان کے تابع ہیں اس کے لئے بھائی ہیں۔ یہ قادی یا یہا
الانسان فراہم سے ماضی ہو اور حضور اور آنحضرت جماعت کو رسکے رسول ہیں گریخاں فریادیا صرف انسانوں سے کم جب حضور
انسانوں سے رسول ہے۔ کے ساری تخلیق کے تی، رسول ہوئے۔ پانچوں اتفاق کو کی جن وہ اس کی وجہ پر بھی یہ بدلے۔ حضور
کی نبوت سے اسی حالت میں کافی تکمیل کیا ساہنے لوایا ہے کہ چار زندہ بھی حضرت بھی داریں ایساں دھرم طیبہ السلام
ایسی طرف اصحاب الحفظ۔ کے سب جنہوں نے ایسی یہیں حضور ان سب کے رسول ہیں یہ قادی جمیعہ اتفاق سے ماضی
ہو۔

اس کے تجھے بھی جیں انجیاہ و رسول اس کی تکمیل راست پر اتمام ہے۔

چھٹا اتفاق کو اللہ تعالیٰ نہیں و اس کے ساری اتفاق و مالک ہے اس کے بعد رسول نہیں اس کے بعد رسول ہیں ماضی خدا کی خدائی ہے۔

قال:- ۲۰۱۳ء مصوب

دہلی حضور انور کی بہائیتی ہے۔ قادہ، المعلکہ السموتو والادھی سے شامل ہوا اک حضور انور کی رسالت عالم کا ذکر فہیانے کے بعد رب فہیں کی وحدت سلطنت نہ کفر فہیانی محکم ہے۔ ساتوں فاٹکہ زبان تھیات توں میں حضور انور پر ایمان لاسائے پھر رب تک شیخی سکل کاب خداوی کافر بر صرف حضور میڈیاڑیز یا آنکہ فہیمنا بالتفہیم سولہ سے شامل ہوا۔ آنکھوں فاٹکہ: حضور ﷺ اللہ تعالیٰ اور سارے نبیوں اسراری کتابوں پر ایمان لائے گری حضور انور کے ایمان اور رہنمائی میں ہاؤں ہیں ہاؤں ہیں یا فائدہ یہ و من بالتفہیم کلمتہ سے الشارة شامل۔ ایک کبواس آئی تکی پھر جو بھی کی تھی اور تھری پھری آخر سرہ بہتر۔

پس اما اعتراف: اس تھیت سے مسلم ہوا اک حضور انور میڈیاڑی صرف انہوں کے رسول ہیں بلکہ تھن کے شیخ کے ارشاد ہوں یا ایسا انسان جو اپس اس اعتراف کا واب اپ ایسی تحریریں گزرن گیتا ہوں سے یا اس سارے افسوس ہیں جو انسان ہو کہ انسان ساری تھن سے افضل ہے۔ ولقد کھر منابینی آدم، رسانی تھن کی اصل کہ تمام تھن ایسی غالبیتی ہے پس حضور انسان کے ایسے افسوس ساری تھن کے نہیں۔ اسے تھوڑی یہ آئتا ہے کہ غافل ہوئی ليکون للعلميين نذیراً، و ما رسلا نك الارحمه للعلميين۔ و سرا اعتراف بزرگ میڈیشیں دوسری جگہ بے کافته للناس بشیر او نذیراً اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضور صرف انہوں کے رسول ہیں۔ جواب بدیں ذرا بخوبی کا نہیں بلکہ بشارخونیارت کیے راتی حضور انور کے پیر صرف انہوں کے تھے ہیں کہ حضور انہوں کے سارے اکی کو خدا ہو گی۔ جتن کا اواب اور وہاں کی نہیں سب انہوں کے لئے ہیں۔ خیال رہے کہ جتن کا اواب صرف انہوں کے لئے درست کا لذاب سرف بہتان اور انہوں کے لئے ہے لامتناج جہنم من الجنۃ والناس اجمعین یا تھن کے لئے انہوں میں سے کچھ بھی نہیں۔ یہ بھی خیال رہے کہ شرعی احتجم کے کمٹ صرف جن انس ہیں بلکہ تھن فرحتی دیوبوی شرعی احکام جاذبی نہیں۔ اس ساری تھن پر حضور کا لذاب اور احرام حضور کی اطاعت حضور پر ایمان لانا ضروری ہے اس لحاظ سے وہ سب حضور کے لئے ہیں حضور ان سب کے لئے اس لئے کگروں پھیلوں در تھن چاروں لئے حضور کا کچھ پر حسنا حضور کے گھیر رہت ہیں کہ حاضر ہوئے اثاثہ سے ہائی پنچ سو درج لوگوں ایاں کیا اور رسالہ اسی پر حکم کیا رہتے ہیں۔ یہ حضور پر درود شریف پڑھتے ہیں یہ پسند ان سب کے امتی ہوئے اور حضور انور کے ان سب کا یعنی ہوتے کی، یاں لئے احمد حضور کی اعلیٰ جنگ عالم اور ان میں حضور سارے نبیوں رسلوں کے کمی یعنی واقعہ النعمیتائق النبینی قیامت اور رست میں سارے نبی اور ان کی اعلیٰ حضور کا کل پڑھیں گی۔ تمیرا اعتراف: حضور انور رسول یعنی مشائخ حبیب سے کچھ بھی لاکوں مفاتیح سے موصوف ہیں پھر بدل اور انکو احمد بک آپ کو رسول کیں کہا جائے۔ جواب بدیں اس لئے کہ رسول حضور انور کا صاحب بہان فرمائے ہیں وہ بندی ہاشمیوں کے بھنٹ لگئے داعی ہوتے ہیں بھنٹ خارقی بکھر تھن مدد اور گھر دو احلاط سب سے انہم تھیں کہ اس سے تمام مملک ایک در سرے سے دایم رہتے ہیں بلکہ ان کے نہیں ایمان اور بہادر کا تعلق قائم رہتا ہے ایسے ان طبق المخوت اجیات ایک دیورت۔ سب رب تھنی کے ہیں گریوں میں تھن قائم قیامت والا بکھر بنوں کو رب سے لور دے کر بندوں سے ملائے والا گھر رسالت ہے۔ گھر مرحلات ہے اس وجہ سے آپ ایسے اپنے موقوں

پر رسول کا جاتا ہے۔ رب بدوں سے جو کام کرتا ہے اُسی بورنے پر رسول کے واسطے رہا جاتا ہے رب سے ما عرض مخصوص کرتے ہیں بوس سے لیتے ہیں اور رسول کے واسطے۔ دیکھو جزے دارِ نگفین اسرائیل کی رب سے بواطِ وی ملی اللام قالوا دع لى تاریکھین لئا تاریخوب میں فرائیتی ہے یعنی قدرت انبیاء قول انبیاء صفر اور جون کے تو طے کے بغیر رب نکل ہے کیا ہے ابھے، صدور کو رسول ہی نہیں بلکہ چوتھا اعتراف، تمے نماک سارے مسلمانی بہوت صرف ضرور میں ہے کو طلبی کر قرقن کرہے مسلمون ہوتے ہیں کہ حضرت مسلمان ملی اللام بنات بکل ہو اُن کے بھی بھی تھے کہ قدماتے ہے یعنی مصلون المعايش اہم من مصلحیہ سبتو تعالیٰ اور فرمائے فسفرۃ اللالویج پر تسلیمی قول کے کردست

۱۱۔ جواب: حضرت سلیمان ملی اللام فی تمام کے قید متنے حکومت بیوتوں کو ریج ہے حکومت سلطنتیہ دیانت کے اور ریج نیز الماعت غیری اور بی املاحت نہیں کہ اور ریج۔ اس لئے آپ نے جنات دفروں سے اپنی خدمات اُنکیں کرنا کو اپنے زندگی کی خدمت کرتے ہے اُنکی سب صدور کا کل پڑھتے ہوئے مسٹروی

الماعت کرتے ہے (ازریح الہیں)۔ پاچوں اس اعتراف میں حضرت اوم ملی اللام سارے انسانوں کے بھی تھے اور حضرت نوج ملی اللام بھی۔ اس لئے حضرت نوج کی خالقی کی خدمت کی خدمت تھے اسے مدارے انسان ملی کو دیج گئے جو کشمی شہری پہنچے اس سے

آپ کے اتنی ہوئے پھر سارے انسانوں کا بھی ہوا حضور اور کی خصوصیت تھے۔ جواب: اتنی روزوں حضرات اس وقت کے موجودہ انسانوں کے بھی تھے تھری تایفات انسانوں کے تین تھے اسے حضور تایفات سارے انسانوں ساری تھیں کے بھی

ہیں جیسا کہ ہم نے یاد کیا ایسا کی تفسیر میں بھی مرغ کی ایضاً ایضاً انسانوں کا بھی ہوا اسے حضور کی خصوصیت ہے دیکھو

میں ملی اللام نے لیلیا تفاور سو لا الی مین اسرائیل جس سے حضور اور آپ صرف ایسا اُنکل کے بھی تھے

پھر اس اعتراف میں آس تھے کہ میں بعد میں یہ کہاں فیلۃ الفن لِمَلَکِ الْمُمُوتِ وَالْأَرْضِ حضور کی رسالت کے بعد اللہ کی جو کوکر کیوں ہوا لام ہم اسی تین تھے اپنے ہوئی۔ جواب: یہ فریان حال حضور اور کی رسالت کی گوارنلی ہے اس کا تصدیر ہے کہ میں اللہ ارسل انظہم (یہ رسول) اُن ہیتے دیکھم کی وزارت تامہ نگفت ہوئی ہے ایسے ہی رسول انظہم کی رسالت اس کو درست کے کہ خدا جس کا رب ہے حضور اس کے حضور اس کے رسول ہیں ورنہ حضور رسول انظہم کیے ہوں گے۔

ساتوں اس اعتراف میں آس تھے کہ میں اس مضمون میں طریقوں سے یہاں ہوئے ہم کو ہم برداشت کی اسنوا بات اللہ مور سو لہ اور حضرت ازر کی رسالت یہاں فریان یہ یؤم باللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ لِيَنِ اے لوگوں اللہ رسول کی ایمان لاؤ۔ اور رسول اکام اللہ اور

اور کلمات اللہ پر ایمان لاتا ہے۔ اس فریان کی کیا وجہ ہے۔ جواب: اس فریان سے اللہ تعالیٰ نے تھارستے اور حضور کے ایمانوں کا فرق یہاں فرمایا کہ اسے لوگوں کو کاشش رسالے پر ایمان ادا ممکن نہ کروں اسی معرفت سے جاؤ پہنچا ہو اور رسول کی رسالت ہے کہ وہ بادل لئے تھلی اور اس کے کلمات یعنی سارے بھروسے ملکیں اکابر ہوں بادل اسے مثابہ سے ایمان لاتے ہیں جو کہ دونوں ایمانوں کی تو میتھیں فریان میں فریان ہو ایمان اسی تفصیل سو رہ لئے کے آخر میں امن الرسول کی تفسیر مرض کے پیچے ہیں۔

تفسیر صوفیات: صوفیاء کرام کے شرب میں یاد کیا ایمان میں اس انبیاء صفر اور زیارت سارے انسان دا اقل ہیں۔

حضرات انجیاد اور مانی اتنی سب کے سب حضوری است ہیں حضور ان سب کے رسول حضور ان رہی المان رہا تھا لئے کریمتوں کو بھی سننا یا اور آنکہ گن کو بھی یہ المان ادا رہا رب خلیل نے میتھ کے دن سب سیں کیا کہ فرمایا تم جاہل حکم رسول مصدقی المامع حکم بعد میں حضور ان سے اس آئی ہی کہ المان کا تھیج قارس سار اسی پائی اپنے تم سے ہیت الحدیث میں پہنچے حضور کے یقینے لمازپر میں ہارون سب ناچانے پائے نہ جعل آنکھیں حضور انتہا کیا ان سب سے حضور ان کی المانع پڑا اس طیقی تھی سارہ۔ آنکہ روزین لش کالک ہیں حضور انور اندر کے دن سے اس طبق کے الگیں اور المان ہے لا العلامہ مولانا عالمان ہے کہ لا رسول الا ہو یعنی اللہ کے سوا اکیل معتبر نہیں اور ارب حضور کے ساروں کو کل رسول نہیں ہو رب حضوری سرفراز دوں کو المان کی زندگی ہو رکھیں ہوتے رہتے ہیں یہ سورن کے دریہ روزین کہ ان اور رات دن تھے ان کا دریہ بھی سورن بے اور رات کا دریعہ بھی سورن۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ کتنی کوئی رہی اپنے ہاتھ میں رکھو اپنی رہی کتنے کے ہاتھ میں نہ دیں اپنے افسوس المان کی رہی اپنے ہاتھ میں رکھو اپنی رہی تھر لندہ کے ہاتھ میں نہ دیں اپنے کو حضور انور کے ہاتھ میں واقیعہ ملعوم حکم تھہنون کا تم نے۔ مل کر لیا ارب سب تک کبھی بوگے حضوری سوتون کی اپنی ای انہن کی نجات فاریج ہے حضرت شیخ گی الدین اکبر فرماتے ہیں کہ شیخ حضور کی قدم سوتون پر مل کیا رہا ایک کے کر ہر سے کوئی نہیں تھی جس کا لکھاں بیس اپنے کسی عنز سے کر دھی حضرت بیانیہ۔ سلطان ایک صاحب کر لکھت لکھن کی ہاتھ اور کھاکار اس نے سمجھ کے قبل کی طرف تمہارا آپ سے اسے مسلم بھی نہ کہا وہ دلیں آگے فرمایا کہ یہ سوت آرک ہے۔ لام احمد اس طبل فردیت میں کہ میں ایک تھات میں قرار دیکھ گئی ہو کر جہنم میں کھس گئیں حضوری سوتون مل کرتے ہے تبندہ ادا کر گیا۔ رات کوئی سے نہیں المان ناکارے انہوں رب نے تمہارے سارے گندم اکٹھاں میںے لور جسیں راگوں کا لمب بیلوں اس سوت پر مل کر لی وجہ سے۔ میں نے پوچھا تم کون ہو فرمایا کون ہو جیل ہوں۔ فرشتے حضور انوری ملکت کرتے ہیں اور حضور کی وجہ سے حضور کی استہ کی حضور کے قرآن کی یاکہ جس قبر قرآن یہ صاحبو اس قبر کا ارب راجرام کرتے ہیں۔

دکلیت بخشی شریف کے فرموم کے آوش ایک جیب کا لئے کھنچ کیا تھی حسکایت مندرجہ در تصور والاشتہن کر حضرت انس سے بدل صاحب کرام کی رحمت قی میں کھلت کے وقت پہنچ کار متر نوں جب بچانے لگے تو میا اقا اپنے نامہ کو حکم یا اک اسے بٹن ہوئے تو رہیں ذائقہ اور مذہب نے تھب کیا اور دھم آن لئے نہیں بنتے لا الہ از رانے لے گر دکھایا کہ چند کوئی کے بعد اسے آں سے بنا آتا رہا بالل خون خوط قابیلہ اس کا مل کیل کیل۔ جل کیا تھا دس نوں صاف ہو گیا اسے بے کمل۔

قام گندہ اے محلی مرزا پھل دے سار یہ مدد ٹکٹ نہ
گفت راند مصلحت وست دہیں ہیں ہا لید اندرس و ستار خوان
اں دلے پوچھا کار س محلی حل یہ ہا کینیں میں فرمایا کیسے نہ حضور انور اس دھرمن سے اپنے دھاٹوں شریف پا یہ
لئے تھے جب سے یہ آں میں ملا میں کرتا فرماتے ہیں۔

اے اول ترسندہ از نہ عذاب پیش دست د داں کن اکتاب
پیش دا دے رائکہ تکریب دار جن ماٹن راجہ خواجہ کشاں
اے اول اگر تھے طب می آں سے اڑ لکھے ڈاں باخوں اور ووتاں سے نسبت ڈاں کر داں کی تسبیث کرے اب تک
سے پیالا ڈاٹن رسال نہ بلئے کے کوں نہیں پیاسنے گی روس الیمان الہب ہو۔ واتیموہ معلقتم تھتدون۔

وَمَنْ قَوْوَ مُؤْسَى أَصْنَأَ بَيْهِ دُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونْ

اور حضرت موسیٰ میں سے بیک بلاحت سے جو بادیت رحق سے ساختہ کیا ہے اور اسکی صاف عمل کرنے ہے
اور حضرت کو حرم سے ایک سارہ پہنچ کر فتح کی دی پہنچتا ہے در اس سے حفاظت کرتا ہے

اعلیٰ: اس آئتے لرد انجیل آلات سے پہ طرح اعلیٰ ہے پسلا اعلیٰ: بھیل آلات میں سرکشی اسرائیل کی
سرکشیں کا اکرہ ایسوں نے موی طبی اللام کی غیر موجودگی میں چھڑاپہر کی ای اور ساختہ چاند والوں نے راگی۔ جی کہ
موی طبی اللام نے عرض کیا تا تھلک کننا باتفاق العیفہ اصل اعلیٰ فتوح و اسرائیلیوں کا اکر ہے جو حق
کام ہے کوئی ہرچیل اپنی ضد سے پہلی باتی پتے دو سرا اعلیٰ: بھیل ای میں موی طبی اللام کی دعا دروب اعلیٰ کے
دواب کا کرہو اس سے دھوکہ ہو سکتا کہ موی طبی اللام کی است کو کسی خشم کی رحمت نہیں بھاوائیں ابیہ وہ فریاد یا
رباہے اور ارشاد ہو رہا ہے کہ قوم موی طبی اللام کوئی ایک ایلی رحمت مظہر ہو۔ تمیز ائمۃ میں رب تعالیٰ
کے دواب میں کرہو اکہ ہم اپنیہ است آخری نبی کی است کے لئے کوئی کاب راشد ہے کہ قوم موی میں بھی بھن دوگ
است گوئی پہنچنے اور اس نہ کو رحمت کے سمجھنے کو گواہ مادہ موی قبول ہوئی۔

تفسیر: ومن قوْوَ موسَى امْتَدَّ بِهِ بَلْ نَاهِيَ اس لے اس کا لازم ایسی ہے قوم موی سے مرد ایب کی نبی قوم میں
لوگا، یعنی قبیل طبی اللام ایلی اسرائیل) اس میں سے عزالت انجوہ کرام نے اپنی کافر اوری کویا قوم کس کی کارہ ایسی کہ قرآن
کیہیں ہے، است کے سی سمعت کی تینیں ان گاؤں کے امام ہیں، سیقول، سیقولکم امتنو سلطانی
تینے میں عرض کرچی ہیں، بمال است سے نیا رہا چے اس میں پندھ قل ہیں (ا) اس سے مرد وہ ایلی اسرائیل ہیں، وہ حضور الور
الملائکہ ایکلین کے چیے حضرت پیدا نہ ایں سلام لور ان کے ساتھی کہ اکرچ یا لوگ پندھی تے کرچ بلکہ ایک ایک ایک
ہیں است کما یا سکابے رب فریاب اپناء اتارہ همیم کان امتدہ قانتارہ دیں ایک ذات نہیں ایم الام طبی اللام کو است (ایا
اکبیر روح العمل (نیہ) اس تفسیر کی تائیں اس آئت سے ہلتی ہے من اهل الحکمت امتنہ قائمۃ یقیون نایات
اللهم انعامیں (2) اس بحافت سے مرد حضرت موی طبی اللام کے نشان کہو ایلی اسرائیل ہیں وہ کوئی منیں آپ کے سطح

و فرمایہ اور بے پھر زاری تی وغیرہ سے گفتوار بے اس سورت میں یہودوں کو لشکر اور بے اس کے لئے بے
یہ حل۔ مخفی پھر اختراری بے یعنی **کافنوایہدوں**۔ (۳) می طبی اللام کی دفات کے بھرخ شیعہ میں اللام آپ نے
ظیفہ اور کے اس زندگی اسرا اُنکی کی قدر لیکر بے گرخ شیعہ میں اللام کی دفات کے بعد ان کا مل بے تریہ کیہ غرائل
تھیا وغیرہ ان کا کام غل اور گلہ چنانچہ ان جو یوں فیروزے میں ان جرچے سے مولت کی کہی اسرا اُنکی دفات کے بعدوں اسہد
کہ باجا تھا ان میں سے گیارہ تھے تین صاحب کے لئے کہا جائے گے ایک گردہ نجاشیہ قائم قبارہ کہ اپنی میں مالک کے سرہنہم ان
ذاؤں سے بیڑا رہیں ہم کو ان سے الگ کر دے حق تعلیم نے اپنی ایک مخفی طرفت سے ہمیں کے آخری حصیں پہنچا اور فرمیا
کہ تم یہل ایک تحکم آپورہ حضرت مہدی اللام جن مبارکہ ہیں کہ رہ جو آپ تھے و قلتا من بعدہ لپیٹ
اسروں نیں اس حکم کو الارض فدا ڈا جا ہو معاً دلا آخر تھے اسکم لفیضہ بیان میں سے ماری پی نہیں جس نے
اور وحدہ الآخرت سے مولا قبہ قیامت بیسی طبی اللام کا کوہلہ، قوم اب گی جن کے ایک حصیں آپ ہے بھر خون کی
لہکے بے شہید خود اور سرخان کی رکعتیں خوبیں لے گئیں اپنی ایک چکار سلسلہ میاڑوں میں قرآن آیات اللامی
اہم کھانے پر انتہا سے وہ دک مردیں (روح الحبل) بدمج الجہان۔ خالق کہو فیروزگر یہ آخری قل بچہ ضمیں سا
پسکے دقال قوی ہیں سرہنہمیں اسرا اُنکی ایک صفات تھیا ہے یار بہنگی جن کی منصبی ہے کہ یہودوں بالحق
یہ صادرات اعتمدکی صفت ہے استلقا اور اسے گرخ من بیان کے یہودوں بیچ ارشاد یہودوں نہ بے بہادے سے
جہالت کے سمن اس کی نسبت ان سورت کے اہم اہم اہم صورات المعمتنیم کی تحریکیں وہیں وہ کر پکے۔ بعد اس
کے سمن ہیں بہادے سے ہیں لوگوں کو تعلیم کرتے ہیں جن سے مولا اوتھے شرکت کے سمجھ اکاہم ہیں جن میں ختم جدیں
ذکر گئی تب اس کے سمن اوس کے بے اعتمادیہ تھے کہ کوئی اب اوتھے کے اصل اکاہم بھی حق نہ رہے وہ مرض خون گئے جو ان
سے مولا اسلامیہ ہیں تو یہودوں کے سچی ہیں کہ لوگوں کو اکاہم اسلامیہ کی ہدایت دیتے ہیں اور وہ سکاہے کہ بنا بہو
مخفی طریقہ میں طریقہ حق اقتدار کرتے ہیں و بعد یہودوں پر صادرات محفوظ ہے یہودوں پر اعتمادکی
وہ مرمی صفت بہ کام رچ ہے اور اس کو یہودوں پر تقدیم فرمائے سے حضر کا تذمیر ماملہ ہوا یہودوں نے بے عمل
عملالت سے۔ مخفی صفت کہا گئی وہ اکیں کے صفات میں صرف حق یعنی اکاہم اسلامیہ سے عمل و انصاف کرتے ہیں
فریضیا کرتے ہیں مخفی دھیں کہ ہم نہیں کرتے ان کی کہیں سمجھیں میں بد الشعبہ۔

خلاصہ۔ تفسیر ہبھی تحریکیں وہیں کیا کیا کہ اس آپ کی تحریکیں ہیں جو قوی اور ایک بھو ضمیف ہم میں سے
نہایت قوی تحریکا خاصہ وہیں کرتے ہیں۔ مسوی طبی اللام کی ساری دنیا کو ہوئی بلکہ ان کی قوم یعنی اسرا اُنکی میں
ایک صفات ایک ایک دالی گئی ہے جو طبی اللام سے دلیست ہے لورہ و مرسوں کو بھی حق پر آئے تھے رہتے کی دلیست
کرتی ہے پھر بھلی اور صدی ہے اس صفات کے عقیدے اکلی صادرات مخلافات اسلامیہ ہیں اور وہ جب کسی فاطحہ راست
ہیں اہم اسلام کے موافق کرتے ہیں پھرے حضرت مہدی اللام اہم اسلام اور ان کے سماقی اور صادرات وہ اسرا اُنکی دھنی
لائے جاتی ہیں لکھ کی اولادیں اور جناب مسیب اللام کے محلی جاذیاز فیں لند۔ گھر موسی طبی اللام کی بخدا کو رہا مالک امور و ان کے

حق میں ہو احمد بہت سریع میں ہے کہ قتل مخصوص کو درج اثواب بلکہ ایک سوہنے والی کتاب ہے پس اپنے نبی نبی ایمان رکھنے پر جو کوئی
پر الجان لائے تو سردار مخصوص کی خدمت بھی کرے اور اپنے دربی میلادت بھی تیسرے دو ہو اپنے اولادی کو آزاد کر کے
اس کو دینی تعلیم پر پہنچانے سے مکان کرے۔

فائدہ اس آمدت کر کے چونکا کہے ماحصل ہے۔ پس افلاقاً نکودھ شرکین دکارہ من کے قسم ملکی ہم قوم ہے کیونکہ
یہاں برقی قوم صرف ہم یہی اہون گے یا ناد و مون قوم مخصوص سے ماحصل ہے اگر رب تعالیٰ نے لا ازا رائی ہے تو
موہی طبیعہ الاسلام کی قوم فربیاب ہو سر افلاقاً نکودھ بھول جانتے مکار ایک سوہنے مخصوص کو بھی بست کر سکتے ہیں یہ کافہ مختصات
دوسری تصریح سے ماحصل ہے ابھر اس سے حضرت مجدد اہلب کتاب موسیٰ علیہ السلام مولویوں قرآن مجید پر صفت ابرام
طبیعہ الاسلام کو بست فریلانہ بابر ہمیم حکان لختہ فانتاللہ یعنی سر افلاقاً نکودھ بھول جانتے ہیں جو ایک خدا حق رہتا
ہو وہ رسول کو حق ہے اور مغلوں صرف اپنی اصلاح کرے اپنے اخوتیوں میں زرعیں قوم کی بدامت کی پروانہ کرے پورا احباب ہیں
فائدہ بعد مغلوں فرانس سے ماحصل ہے۔

پس اعترض ارض نہدیت شریفہ میں ہے کہ است گنجی کی خدمت یہ ہے کہ یہ ساری کی ساری گمراہیں اسکی اس میں
الیک فرق حق ہے کہ اکارس آیت سے مسلم ہوتا ہے کہ اسرا مکل بھی سارے گرد وہ دوستیوں میں ایک بھروسہ ہے
قائم رہی ہے آمدت اس حدیث کے غافل ہے۔ جواب اسی اسرا مکل موسویٰ رہ کر بادعت یعنی قائم نہیں رہے کہ وہ ان مفسدیوں
کیاں میں سے وہ حق پر قائم رہے ہوئی تھے جو خطر و مبتلہ ایمان اسے است گنجی کی یہ خدمت ہے کہ ان میں ایک بھروسہ
محبی رہے ہے حق ہے اور ہم گنجی میں کوئی خادر میں نہیں اور اکارس آیت کے حق
ہوں کہ موہی طبیعہ الاسلام کے نزد میں اسرا میں کی ایک بناحت حق ہے کہ کوئی امور اراضی میں کسی کو ایک پیدا ہے ایک
خاس وقت میں حقی خود کی بست کر دیتے ہیں تھاتی تھات ہے۔ دو سر اعترض ارض ہنگام میں اس سے مرد ۱۰۰ یا طبیعہ الاسلام
کے نزد میں اسرا مکل ہوں اور قیام مغلوں دار بعد مغلوں ماحصل کا میڈی کیوں کردار است ہو کا ہر قیام دونوں سپھانی ہے تھے کہ کوئی
یہ وحدت کر دے ہوئے نہ نہ کاٹے جواب یعنی میں قادم ہے کہ اسکے کی تھی خوبی کامیابی سے تحریر کر دیا جاتے ہوں یہی
گرشتوں وحدت کا وہ امتحان کے لئے اسے حل سے تحریر فریلانہ جاتا ہے اس تحریر سے یہاں ماحصل کا میڈی ارشاد ہے ایمانی اروہی
یہی گرشتوں وحدت ساخت لائے کئے اسے حل سے تحریر کر دیجے ہیں۔ سیر اعترض ارض اگر میں است سے مرد ۱۰۰ اسرا مکل
یہی نو میں کے کائدے بادیے گئے ہیں اور وہ قیامت تقدیمی کے تھی کیسے درست ہے سکاٹے آج ہل ال جاذیں کے
درید انسان نے ایش ناگہش کو شریعت مارا ملک ہجاؤ میں پہنچ کر اسے کھو کر جمل کی میں تحریر لے گیا تو اسی اور اس کا کہیں ہے۔ میں
صلحوم ہو اگر یہ بات مکمل میں میں تحریر ہے اس طاقت بین کو حقی قوم میں۔ جواب یہ بات مکمل میں تحریر ہے کہ یہ چیز ساخت کے
ذمہ یہ نظر تو ہے وہ ہے یعنی میں۔ اصحاب کتب "سلکہ میری ایں اس کے پیچے قمیاں ہوں جا خرج کی تباہی۔ اسی نہیں،
 موجود ہیں مگر اتنے تک کسی ساخت نہیں نہیں دیکھا بلکہ ہوں۔ بوجم موجود بہت کمیں نہیں۔ بھکی کی بلکہ"۔ الاریلی ہیں

ایسے باریک کرنا۔ جو ائمہ ہیں جو خود ہیں سے مگر نہ یعنی جانتے انسان کی رو رہ کر بدی میں ایسے باریک اجرا ہیں تو کسی
نئی قدر میں آتے ہوں گے بڑے پتھے پیش کرنے میں فرق نہیں ہب لازم کہا جائے ہے جن پر قیامت میں اجماع ہے کہ
بائیں گے اس سب سچیں ایسیں کے اور یہ ریکھی ہے: چاکھی خوبی کی تو ازبے وہ ایسی ہے گر کی آسے نہیں سن
گئی ہیں کے۔ لیکن دوسرے نے خوبی ہوئی اور ضروریں اچھے ہم کو ظفر توریں۔ چوتھا عمر اپنے پاکیں میں است
سے مرد ہوئے میں دستخواہ اسرائیل ہیں تو انہیں ضرور تھا مسح احرار کی راست میں سرف ایک بدر گزے جس دوست کوں شری
عکھن آتا تھا کہ گماٹ قرائیں آئیں حسین بخاری وہی مسح احرار خونی کی طرف لے گئے تھے اپنی سلطانیہ کوں دوک
اسلامی احکام نہ لاد دوہ زکوہ، قرآن و فتویٰ پر عمل کیے کرتے ہیں کیا انسیں یہ سب کچھ محفوظ ہیں۔ جواب ہے امور اپنے کا
جواب تفسیر روح الہیں سنبھال دیا ہے کہ ضرور اور کوہ مسلم صراحت مولیٰ ایک بار مطابق گردہ طعن پڑا عطا ہوئی اور
ضرور اور در حقیقت ضرور اپنے کیا انسیں احکام شریعت کی تحقیق فرستہ رہے بلکہ ضرور کا جسم اقدس ایک
لمس دہ جس نکاح پختگی پختہ جعل تھے آپ کی نظر پیچے ضرور کے لئے خوش کوہ دیدہ دیکھ لیں ضرور اپنیں پر برد ہوتے ہے
دووک بھی اس فیض سے محروم نہیں اب اسیں ملادہ اور ایسا ملین سب ہیں دجال اسلام کا الائب ایسی ہوئی طلاقت سے چک
دا ہے (رسوی الحجۃ) بلکہ اگر ضرور کیا پھر دیکھ لے تو اپنے کیا ہری بھا یہ تقریباً دو حصہ ملادہ اور دجال
پڑا ہے ضرور اور سے برادرست الصیب اوتی ہے بہا اپنے اترے کہ ائمہ کی مدد میں ایک جائیں مسلط کریں سے مل دے ۲۷
ضرور اور خوب میں اسلام سے یا کوئی دو سے ستا کھل دیجیں ہیں۔ ضرور اپنی بھائی ہر جگہ ہر وقت ہے۔

تفسیر صوفیانہ بھی علیہ السلام کی قوم کی انتقال رتی۔ حقی کہ وہ حق یعنی آنے والے کے الفاظ و معنوں و احکام کی لوگوں کو
پہنچتے کریں اور اس قسم سے کوئی بیداری مقدمات کے لیے تبلیغ فرمو کرائیں گے۔ مثاہمت گمی کی ابتدائی مظاہر میں سے بہ ان کا
انتقال مقام ہے کہ ضرور اور کی ذات الامانات میں اپنی اکاؤنٹ کروالیں اور وہ کامل یہ ہو جائے کہ کائنات میں
بعصر و ولسانہ فہریہ مضمون و میہضروں پر مستحق کہ اندھا اس ذاتی الرسل نہ ہے کہ ان انسیں اور دویں نہ
ہڈے پر بردہ لشکر کی طلاقت سے ریکھے ہے اور اولے اس سبق پر سادا ہی مدت ایک دن کا اور کوئی شک پیدا کر کوئی سی طبیہ السلام
نے رب کے کردار اور کاملی کیا کیا کر دیا۔ ایسی فتنا فیضی اللہات کو درج ہے تھے فریبا یا کہ اسے میری تمہارہ کو اپنے
سے دیکھنا ہے جو دوسرے ہے کے لامعہ، یعنی گلوگاہ کو کہتے ہے میرے لئے دیکھے مس دھل یہ ہو کر۔

وہی ہے نول وہی ہے آخر وہی ہے ہاں وہی ہے ظاہر

ای کے جلوے اسی سے ملے اسی سے اس کی طرف گئے تھے

ای وجہ سے میری طبیہ اسلام نے آرزو کی تھی کہ مولیٰ مجھے اور مصلحت کی امت میں سے کوئے تنائیں لیے ای رکھ دیجے اور
شوک میں۔ میرا اس طبیلِ حقی مصاحب روح الہیان فرماتے ہیں۔

صلح را ائمہ امت شدن جملہ در تبریز ہوئے اور ۱۷

پڑے ہیں اس مرد میں کے ہلا میں ارباب نہیں!

ریشم ہن لام یوں اٹالے
ورمیان اغم اے عل جنپ
بید کن اے حتی شا این نک
تک ماشد فوت از مظلل

أبو حمزة

وَقَطَعْنَاهُمُ الْثَّنَيَّ عَشْرَةً أَسِبَاطًا أَمْهَا وَأَوْجَيْنَا إِلَى مُوسَى إِذْ

اداریات راجه ۲۰۱۰م ہے جو امور میں اور دو کام میں فن و خاکے پر
ادارہ می خواہیں اپنے دو ہزار کمپنیوں کے لئے اور دو کام میں وہی پیش کرے جس

استیقنه قمه آن اصرت تعصباً الحجر فانیجست

پاں ساقی ان بے قوم خے ان کی دکار ماروں ساقی وہ می اپنے کے پھر کرو ہیں بیوٹ بیٹے۔
ایک بیگانے قدم خے الہ بیالہ (اللہ) ایک بیچھے خے نہ تھا نہ نہ تھا۔ ایک بیگانے

منه أثنتا عشرة وعنة قد علمنا أنما مشر بهم وظللنا

اسی سے ہمارے پختے جیکے ہائی کورٹ میں اپنے پختے کی بجائے اور سایہ کام
پختے سے بہت نکلے۔

عَلَيْهِمُ الْغَيْرَةُ وَإِنَّ لَنَا عَلَيْهِمُ الْحِرَةُ وَالسَّلَامُ إِذَا كَانُوا مُصْرِفِينَ

مکالمہ میں اور کتابوں میں بار بار تجھے اور اپنے اسی سلسلی کھڑکیں لوگ دی پاکیں۔

مَا أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ مِّنْ كِتَابٍ إِلَّا يَأْتِيهِ الْحِكْمَةُ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَلَا يَنْظَرُونَ

پہنچنے والے جو درباری ہم نے مگر اور انہیں قلم کا انہلے تے ہم پر اولاد یعنی تھا اپنی بانی پر

لئے اس کا واقعہ ایسی ہے۔ قلعہ مہنا بات
تقطیع سے جس کاملہ ہے قطع۔ حق کرواؤ اقتطیع کے حق ہیں کوئے کرنے کا حق کرواؤ ہیں پاٹھنا
اکر۔ حقی صیغہ نہیں تو اس کے واسطے اپنے سامنے ہے سامنے کوئے کرنے کا حق کرواؤ اور اگر اپنے
ی حق میں ہے تو ایک حق مصلح ہے یعنی ہم اور اتنی عشرہ حقی ہم میں ان کو کیا کوئا کام ہو اور اگر اپنے
املا کامل ہے تو کام ہے اس ترتیب سے آیہ کوئی اخراج نہیں کر سکتے خیال ہے کہ ہم کام جو قوم ہوئی ہے نہ کہ
املا کامل ہے تو کام ہے اس ترتیب سے آیہ کوئی اخراج نہیں کر سکتے خیال ہے اس لئے ہم ضریب
املا کامل ہے تو کام ہے اس لئے ہم ضریب قدری قوم کی حقی نہ کہ صرف قدری اور حادث کی وجہ کو قدم میں خیال ہے اس لئے ہم ضریب
املا کامل ہے۔ خیال رہتے کہ اسلام اتنی عشرہ حقی تیز شد و رشد ہے آئی سلاماً و مدد آتی۔ کوئی کیا رہتے اپنے تکمیل
تیز و مدد آتی ہے بلکہ اس کامل ہے۔ اسی طبق ہے۔ حقی پولی ہے اس کے ہم حق ہے۔ حیدر۔ بعض علماء نے فرمایا
کہ جیسی کی اولاد خیبر ہے یعنی کی اولاد سباد (صلوی) یعنی ہم نے قوم میں کوہاہ قبول میں ہائی اسلامی اسلامی حضرت مسیح
طی اسلام کی اولاد سے تھے اُپ کے بارے میں تھے بریجی کی اولاد کو سبیل کا باہم اکھنڈا اُپ کی اولاد اور اسی طبق میں ہائی اسلامی
ان عائد انوں کی تفسیر غرق فرعون کے بارہوں کی اولاد کی اولاد کی اولاد اس کے پلے ہو گئی اور کوئی کی اسلامی غرق فرعون کے
وقت چہ لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔ یہیں تحریر یہودی نے فرمایا کہ اسلامی اخراج ہے گرفت و مدد کو کہ رہتے ہے جو ایک
قیلہ ہے اسے فلاحی اتنی عشرہ حقی تیز ہے۔ کیا اس میں اسلام فرمایا ایسا کافی اسلامی اسے مرکش ہے جو میں طی اسلام
کے دریں بھی خیز ہے اس میں اسی طبق ایسا کافی رہا۔ یہ طلب ہے کہ ہم نے حقی اسلامی کو ایسی کی وجہ سے بڑا
فرقوں میں ہائی اسلامی اس کی تحریر و آتی کلی ہے۔ والحقیہ ایسا ہمہ العدا و والبغضہ عالمی
یوں القيمتہ ولو حیناً لی موسیٰ اذ استقمی و اللہ سرور اہمیں قسمی سے گزرا کابے و بابی اس کی تحریر
ہے تحریر سے کوئی حقی ہے کہ موسیٰ طی اسلام نے حقی اسلامی کو قوم جبارین سے جملہ کرنے کا مکمل درجہ رہا، اور جو کوئی
الاعدس بھیجا کر جا سری کر کے اس قوم کے ملات یکہ کر آئیں مگر اپنیں یا کوئی کی کہ جو کوئی کوئی محسوس و صرف ہم سے کسی مام
العلان نہ کریں سو اور وہ ساہیں یعنی حضرت ارشاد اور کامب کے پیالے جبارین کی شہزادی ناظران کو ریاحیں سے اسلامی
ہوئیں اور جلد سے اٹھا کر روا۔ اس پر یہ لوگ ایک میدان میں قید کر دیئے گئے اس میدان کا نام قیصہ بہ پالیں سال یہ
لوگ، ہالی قید ہے جب یہ اس میدان میں گئے تو موسیٰ طی اسلام سے لوگوں نے ہو کر جیساں کی ٹھاکریں کی آپ نے ۴ گدوں
یعنی موسیٰ کیا کتب آپ کوی عکس پا گیا۔ قوم سے مرادی حقی اسلامی ہیں جو میدان قیصہ میں قید ہے تھے خاہیں ہے کوئی
سے مولا شری، تی پتہ نہ ہوئے فرشتہ آپ کوئی عکس پا گیا۔ حقی اسلامی ہیں جو میدان قیصہ میں جس میں طی اسلام کی وجہ
السلام سے اسلامی ہیں جو میدان قیصہ میں جس میں طی اسلام کی وجہ سے اسلامی ہیں جو میدان قیصہ میں جس میں طی اسلام
کے حلقل موسیٰ طی اسلام کوئی تین ہاتھیں جگد کی پہنچ کے لئے تو ہم نے حضرت موسیٰ طی اسلام کوئی سمجھی۔ خیال رہتے
کے لئے وہ سری وار جلوگروں سے مقابلہ کے وقت میدان مقابلہ میں کہ یہ تکوئی تمام جملی سلیمانیوں کو کھا جلو۔ لکھ تیرے
اُس چمک کے پتوں کا اس سے اور پلیٹ نکالنے کے لئے۔ فریضہ دست موسوی اور حاصووی ایک تھا تھریت ہے اور اسے میں فرق تھا

سائبی طلب کے ارادے سے بھیتے تو راپت نہایتوں کے لئے کی رہتے ہے جوکہ لاٹیں باپلائیں لائے کے لئے اور ایکیں کا
ہرے خود رے انگلی کا شارہ چند پہنچ کے لئے کیا تھا، پس گیدر خوش کو بھائی کے لئے کیا تھا، آگے بڑی الیں سے
اشاد، چند جو لئے درخوش کو دیش کرنے کے لئے کیا تو اس طرح اور اصل حیج ارادہ ہی ہے۔ ان اضرب بمعماں
الحجج یہ مبارک مدخل ہے اور حجۃ الاشیاء کی تحریر بھی سوہنہ تھیں، وہی ہے کہ موسیٰ طیب الاسلام کی، اسی مصل من حقی
اس درست کی حقی ہے تو مطیب المام جست سے اپنے ساقی لائے تھے یہ صاحبوں ایضاً کہ امین محل ہے تاہم آنکھاتی
کہ حضرت شیعہ ملیہ الاسلام کے پاس پہنچا آپ نے جب کہاں چوں اسکی خدمت موسیٰ طیب الاسلام کے پروکی آئی صفات کو
واہ صاف شریف کی پوری تاریخ خود میں ماند کو تحریر کھلکھلے کہ اون ساقی امین ۔ فرمایا کہ وہی تھوڑو
موسیٰ طیب الاسلام کے پاؤں سے کریماً تھا اسکے رسم کے برقرار قاجو کو قرار مرقاو الل تعالیٰ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) یعنی ام
لے موسیٰ طیب الاسلام کو کوئی کی کہ اپنے صفات سے اس پر کاموں آپ نے اس میں اشارہ فرمایا کہ تمہیں اس اس قدر موسیٰ
طیب الاسلام کے ارادے اور سیاست کو بھائیت کا سلسلہ دیا تھا یہیں تھا کہ اپنے قلام کو کسی کام کو عکس نہیں کیا تھا فرمایا کہ اسی کو
تمہیں مارو بکہ فرمایا کہ تحریر کو لائی ہی سے مار۔ فاتیحہ مصطفیٰ حسنہ المائتہ عشرۃ تھیں یہ مبارک ایضاً پیش کیا شرعاً کی جعلت
فضوب بہلہل اف جائزی ہے انبیاء حاضر کا کہہ بمحض ہے۔ مخفی پورا۔ بہلہل رہبے کہ سوہنہ بڑیں ہے
فنا فتح حجۃ ملک حجۃ حوار اور انبیاء حاضر و قویں ہم میں ہیں کہ بھلہل انتہی فرمایا کہ ایسا بالا مولی طور سے مسافر
اجمل شرائی سے بہلہل عکھرے سے بخشنے میں مسیبل طور سے بخشنے اگے ہل کر عکسی فلک احتیار کر لیتے ہے۔
خوب بخشنے اس نے وہ اس نہیں درست ہے۔ (سچ العالی) صفتیں من ایجاد ہے وہ شیر پر جی طرف ہے جنی صاف
ہرستی پر جی ہے وہ ایشہ بر لئے بیدار، شہوں کے رخ انگلیں اگ سی من ہے اگر بر قدر اپنی سرستی پالیں لے جانپی ارشاد
ہے قدر عالم کی انہیں مشرب ہو۔ یادِ حبیل اب بیدار، شہوں کا کامن ہی ہے تھوڑی کی شرب۔ مخفی گھاصب ہے جنی
پالی پیشہ بیان یہی کی جگہ جو نذری اسرائیل کے ہر قبولیں ہست اگری تھے اس لئے انہیں فرمایا میں اسرا کل کیہا، قبولیں میں
سے ہر قبولیے لے اپنے کامن بدل دیکھاں یا اپنے کامن بدل دیکھاں پر جانہ تھوڑے سے قبولی کی گھاشپہ پر جانہ تھا کیونکہ وہ ہمیں
میں ہست وہی تھے جو کہ جو قبولی ایسی راستہ کھلی میں بکھرے تھے۔ ضریں فرازت ہیں کہ ہر قبولیے اپنے لئے کوئی کوڑا
ہو اور اس میں اس نے اپنے کلائیں ہوں ہم اکھیوں لوگ اپنے کو کوئی سپلائی لیتے تھے۔ وظیلنا علیہم الفلاح ایم رب خال
کی وہ سری خفت کلا کر ہے جو اسرائیلیوں کو میں تھیمیں مطہل کی کہ اون میں انہیں بہلہل میں کی رہتا تھا اسکے حسب سے
بیل نے یا اسیں رہت کو ان پر ایک سورانی ستون ڈالیں ہوئیا جس کی روشنی میں یہ لوگ رات میں ہام کا ج کرتے تھے۔ عمام
مودہ بھلے سیدیہ بدل کر کئئے ہیں جس سے بہل نہ ہو مگر سلیہ اس نے یہاں تکہ اس کا جاگ رہا تھا اور فرمایا ایسا اور راج
طبیان (و انز لتدلییہم المن و السلوی) اس تیری خفت کا کر ہے جو ایشیں ہی ان تھیمیں مطہل کی لیتیں ان کی تھے ا
کہ انتہم فرمایا اس کی تحریر سوہنہ ایضاً ایشیں کو تحریر کر من ایک لذتی طوفانا خداورات کو جنمی کی طرح جس میں یا اکھا۔ جس کو یہ
سارے میدان میں اسے تباہ کیا تھے اسے کچ کر اخراج کھلتے تھے سلوی ایک خاں چو گھی میسے مل لے جائے ہے جو

کام پر کوئی سے بھی لور کیوں نہ سے کہاںی، واقعی بہبود کو انسان اس نے تو شدت کے دوستے درپر اٹھتی طرف رکھتے
تھیں کہ جیکے، شست، سی لازمی، واتاںتہ الانسانی میں مضمون سائنس اداگام۔ مسلو، ملیں مہیا یا زی بین، اسی اور
البیان، اسی عالم اس تر تھا جو اور نہیں اپاہ طبل و پیشہ میں جاتے تھے۔ اچھا ناس لذادا، بخوبی اعلان چین کے اخلاق
وست اور حق ان بارے کو بخوبی جائزی پڑھنے اس کے معلم ایں میں ہیں، ملکیت ہو تو قی خود میں بخوبی بخوبی بخوبی
من اس لے کے تھے کہ یہ اعلان اعلان بخوبی آدھیف مل بخاتا خواہ و رب بخوبی طرف سے اعلان تھا۔ **کلکلوامن طبیعت**
ماڑز قنکم اس کی قصیر بھی ۲۰ دفعہ بھیں کی طبقتی سے بخال پر جدید بخاتیں کھجھوا لیکی یہ کہ رب نے اونکوں کو صاف کھایا یعنے
کی اجازت دی تھی اسے تین رنگوں کے اخخار خدا منع فرمادا جو ایک دفعہ قنکم برازی۔ اسی نے **کلکلوافریلایار** درپر یہ
کہ یہ اونکوں جیسیں رخ کی ملغیہ بخوبی، اور زقی میں سے حصیں کر کے اہم تھے۔ اسی تھی تھی جہاں یاں کوئی قنکم بخوبی اپنے یاد
اس کے من طبیعتیں اٹھوڑے۔ تیرے کے پر دوسرے جیسیں اونکوں کے لئے جہاں قنکم اس میں حرمت ہے اسی وجہ پر تھیں
بخوبی تھے یہ کہ یہ اونکوں جیسیں کئی طریں تھیں، اور جس ہے جو اونکوں کے لئے جہاں قنکم اس میں حرمت ہے اسی وجہ پر تھیں
کہ یہی مسروک اولے مراز و کوئی کوئی اترے اور دوسرے قیابیاً یا مارز قنکم۔ مل من، مسلوی اس لے کے بخ
نوت قنکم و ماظلمونا اس ایلیس میں من و مسلوی میںی خفتگی قدر دلی بیجاں تکریں ادا۔ اس لے کے افسوس نوت
لیا کر پساتھ اسے پار کل لے اے لعل اس تے وہ تراپ اپڑو، اور بخایا بخہری سی سیہ اسلام تھیں اسی تھیں کہ نہ کوئی
تصبر علی طہما و اس دم ایک طریکے کھلتے ہے جسیں مرکمیں کے ان جرقوں سے اونکوں نے اونکوں میں کاہیں بخ
لکھن مکانوں انفہم بیظلمونوں اول نے تو اپنی جاہلی یہی قلم کیا زان ایں ایں تو اسے من و مسلوی بخڑو اے
رب تعالیٰ و ان پر تکب در ایقامت یا میں ان پر مکار بخیں اسی عالم و ایلیان نے فیلماں تمام کھاؤں ناٹھت میں سلب
کا گر من و مسلوی کا ولی سلب اخربی نہ تھا ان اعلیٰ نوت کی بختری لرکے انہوں نے اپنی ایک قصان نہیں، مرتے قصان ا
لئے ان تمامی تکب سلیاروں بخ پچلی ب۔

خلاصہ افسوس توب تعالیٰ نے اس آئندہ میں می امراءٰ مل کے ایک بڑپرانے القا کر فرمایا ہے۔ میں نے ان اون تعالیٰ می خوازیں صدایں ظاہر ہو رہی ہیں اور ان کی مصلحت باقیانداں۔ اس کا تصور حضور نبی کریم ﷺ کو آئینے دیا ہے۔ مودودی اور ایکیل ہی روایت و قبولیں افاقت میں سے طلب نہ ہیں ان امور تجھیش سے یعنی باتیں پڑائیں اور اتنا ہے کہ یعنی امراءٰ مل حضرت یعقوب یہ السلام کے بارہ بیان کی اولادیں اس لئے انہیں بارہ قبیلے روایات فخر ہیں کی تو، ایک قبیلہ یہ لوگ ایک ٹھین کرم کی بارہ ایک اتنی تھیں جو یقینیں چال لے کر کی روشنی نے کروں تھے۔ کروں تھے۔ اکثر یہ تھے کہ نہ کوئی کل کے ان بھر جمل سے تھے تو رچھر چھٹے شام کو مولعی ہے۔ تھے بہانے اور الحلالیں سایہ کی عنست نہ دیتے۔ میں اپنی تھے۔ اس طبق السلام سے فراہی ۲۰۴۵ میں السلام نے تم سے ۱۰ فی ریا نہیں۔ حضرت علیم سے فرمایا کہ ہاں جو جس ایسا اسلام اور آپ نے مسلمان اس سے فرمایا۔ یہی کے بارہ قبیلے پہنچ پڑے تو الگ ایک بیان میں ہے کہ: قبیلے کے ایک نہ مقرر رہا۔ ایک بہر قبیلہ تھے اپنے اسے یعنی بھاشہی اس یا کوئی نہیں۔ اگر ایک نہیں میں سے میں اپنے

اس کے مکاروں کیم سے انہیں ان پر بلٹا۔ غیرہ بالل تقریر فرمایا جو یہ ستان تھا تکرنا نہیں وہ پس تھوڑا رکھتا تھا اور یہاں صورت ہو تو یہ لوگ ہیں جس جاتے اس کے مکاروں کیم تھے ان کی تھی اس کے لئے تیکتی تھی میخا مطہر من اور میکن اور یہ کتاب مسلوی مطہر افیل اور اس سے قبادیا کی ہے مکاری بیان اور مکاری مزے اور بے ضرور ہوئی ہے اسے بے روک توک کھاتا ہے تھی قصہ کرے گی۔ قسم ہائی۔ صرف کھاکاں کی تھیں وہ بچا کر کے 7 فل کے خلاف ہے گرد، ہاں مگنی باقراطی سے بڑت آئے ہو رہی پوری بچا رنگتے گے اسون سے اس درخت سے اسرا نکھنے دیا گا اپنی تھان کریا کر داں تھت سے کو ہم ہاں گئے ہیں۔

طراب میں گرلاری ہی اور ان پر لختی ہیں اور یہ ہوئی۔

فائدہ۔ اس نتیجے سے چند نامے۔ ماملہ نے پستافا کو وہنہ خالی۔ افسوس کو مختلف اور بہوں سے ایک الگ جماعتیں میں تھیں فرمایا۔ مہمان نمک نیز اس سب میں سے نسب سے مقدم ہے جس نے انہیں کو مختلف قبیلوں میں بھٹکایا۔ یہ قائم قطعنامہ ہے ماملہ ہوا اس کی تکمیل و آئین قرارداد بے جملہ احکام شعبویاً و قبیلی اتفاق عوارف و احیت آبہ زمین کو مختلف ملکوں پر شہروں کو مختلف ملکوں اگرچہ میں تھیں فرمایا ایسے یہ انسان اور تھیں فرمایا۔ اس طبق ہوتے انہوں کو صرف یہیں کی پیش بیع کرنے کی تھی بیوی ہولات ہے کیونکہ اس کی تمام اتفاقیں در کریں بے واعتمدی و ابھیں اللہ جمیعاً ہیں۔ قطعنامہ کی ایک تحریر میں بھی اسے ماملہ ہوا۔ دوسری تحریر میں بھی انہوں کے گذان لے کا بیوی وہ سے ان میں بخش و دعاوت پیدا ہو رہا تھا ایسی یہیں کیوں کہ اس کا ادب بے قسم۔ اتفاق اللطف رحمت ہے۔ فائدہ قطعنامی اور سری تحریر سے ماملہ ہو جسرا اتفاق کی تھی اسی تھیں اس کے تعلیم بہادر میں سے ماننا دوست ہے اور ان بہادر سے دھاکراکر خداون سے کہیں ہو رہے۔ یہی تحریرے آس کے جو دب کے آکے یہی سے کھی بیوی ہائی اسٹٹے ہے۔ یہ فائدہ مستحقہ قومہ سے ماملہ ہے۔ اس کو بھائی اللطف کارنے کی ترقی اسرا ملک نے ہائی سوی میں اسلام سے رب قتل نے اسے شرکت کیا تھا اسے فیض طریقہ سے پہنچا۔ چوتھا کا دو اور کچھ لاذ قلیل اسی خود ہے کہ ہر قبیلوں کو ہادی اسطوی رہے۔ سہ بگراں افلاقوں ہے کہ بیویوں کے قوتوں ان کو سولہ سبب ہے۔ بیویوں سو سو پر اسرا ملکوں کو پہنچوں گے اسکے حضرت موسیٰ کے احتجاج کے صدور تھریک اسطو دو میں میں رکھا جاؤ تو مصلیم ہو۔ ہر پڑکی خاص ہے ان بہادر سے انہیں رب پہنچا۔ اس سے سولہ بیویوں کا سامنہ مل ہو کیا جاتا ہے اسی پلے اسلام اور شفاعة وی اتفاق اس کے پیاس کے ذریعہ پیدا شدہ بیال سے جناب مریم کی زیگی تی مکمل مل فرماں جائیں کہ اس کا احتجاج کیوں سے کیا جاؤ اس سے درست نہ سبز کیاں میں پہنچا۔ دو اسیں خدا نے اپنے پیاس احترافیں حصہ اور سوی صرف ایک ہے۔ کیا جاؤ قاتا ہلکہ بہت سے بیویوں کا گہوڑہ قدر ہے۔ سائبیں جانانے کا خدا رات کو جو ہی کی طرح رہنی ہے اسرا۔ طورت کے دفت وی دوں کا ہمہ بیان اور اس سو تھریک جس پہنچا۔ اس سے شریف ہاتھیوں کی طرف رکھتے ہیں اسی کی وجہ قاتا ہلکہ کوئی نہیں کہی جاتی کہ جو ہے اسی سے اسرا ملک پسے اسی ای اور جلد اور جسم دیکھو۔

لے کر ایک ادا احترافت یا تھب جیسے اسلامی نوار تھے تراویح کے پھر جو ایک تجسسی سیسی میں لے کر جائے لپیلی۔ مجھ پرست سے کشت و کوئن کر کرے یہ فائدہ قدیم کوک انہوں مشریبہم۔ ماملہ ہاں اکران کے چند قبیلوں کے لئے پارہ جائے

جاری کے کئے ہر قبط و مگیشہ شہ حضور اور نبی اکل اخشن کوں بیلہ کمال بکالا
ہملا جو تھے وہ یقین ہوتے تھے بیشہ ہو ایسے ہوئے
جنزے وہ نے اُن کے میت دیئے تھی فرم وہ لا کا کیا کہ
اس توں فائدہ کا اندر نہیں بھی کہ کرم شاہی ہو کمکبہ بکھری اسرائیل میں تیہیں امارت ملک تھیں
گئے تھے کہ اس میان میں اس کے لئے کلکتہ پہنچی وہ مٹی نسیہ ایسا ملی انتقام فریبا گیا کہ سماں لشکریہ وہیں ہے ماضی ہے اُنھوں فائدہ بڑا کی باقریل کی تھوڑت سے اکتوبر نہیں چون جاتا ہے۔ وہ کجو
اور ایکیروں نے عکس اپنی نہادیں و مسلوکی کل کے لئے پہلے اس کا آزادی ہو گیا۔ قادِ الخفیہ ہم بظالمون سے ماضی
بوجوہ

پہلا المتر ارض ہے اُن سے مطہر ہو اکر ہوئی طبیعہ مسلم کے ہملا جو تھے اُنہوں سے افضل تھے
وہ مجموعہ مذہبی اُنھی سے بھی روانی کے خصیٰں تھے۔ مسلموں سے یہ کوشش کر کے کھلہ یا اُنھیں تحریکیں جو اب سما
سو سوی نے تحریکے لئے نہ کھلہ ہوں سے بیان کا کرتے ہوئے مذہبے مارے۔ مذہبے اپنی اکلیوں سے پہلے نہ کھلہ اور اعلیٰ شرافت بندی ہیں جو ا
تو اس میں گوشت شور بندی تھی وہ کچھ بہوت پڑے اعلیٰ حضرت نے خوب کہ

صاحبِ کلیم الراہتے غصب تھا گزر کا مسلمان صاحبِ نور
دوسرے المتر ارض نہیں جو اس میں آئی کہ نہیں تیہیں میں جنم جنم کو مسلمان جانتے یہ آئیتِ حکیم کے خلاف ہے
جو اب سورپ سیپ میں بہاش کا تھرہ تھا کہ اس میں اسکا بھیں کے رامیں میں کاظمہ مہاراہنداں کا تکابے وار پردہ دین
دی میں جنم ہتا کر طور پر اسکا تکابے اللہ کی تقدیر توں ۹۰٪ کار حمل کے خلاف ہے۔ تیسرا المتر ارض ہی اسرائیل اس پاہیں
حمل کے درمیں پس پنچ کاٹے گئے اُن مسلوکی اراضی کے لئے کپڑے کمل سے برستے تھے۔ جو اب اس
کی حقیقی پہلے پڑے۔ میں کہچے ہیں کہیں اسرائیلیوں نہ لباس پہنچے۔ تیہیں تیہیں ہوئے تھے وہی لباس میں کہیں ہائیں
سلیں لکھ کر رہا رہا میلہ اور جوں کے پہنچے اس اور دوسرے اس پریمیوں اور قدرتی لباس میں پہنچے ہوئے اور کمل کی طرح جو
لباس پر جنم پڑھنے کے ساتھ یہ حدا تھیں اصل بخشیدہ بھی طاوط کر کوچھ تھا المتر ارض۔ اکرم کا خلاف لایا۔ جنرے اور
کاغذ پر تو اس عذاب میں مذہب اور کے صاحبی جاتا تھے کہ اس کی قسم میں ہے۔ جنکیں، اُن۔ جواب مکاہر کامی
لایاں اصلیں یا ختم ایسا نہیں تھیں۔ اُنیں خدا کے لئے تھیں اور فرقہ کا اذیل تھا کہ اور ساری قریب اسلامی کاؤن کے خلاف ہے
لائق خندانی۔ جنکیں عذاب ہیں مل کے لئے اونچا جگہ راست اس کی حقیقت ہے۔ جنکیں عذاب ہیں مل کے لئے اونچا جگہ راست اس کی
حقیقت ہے۔ اس کا اپنے اپنے راست ہے۔ صاحبِ کرام نبی کے لئے اونچا جگہ راست ہے۔

تفسیر صوفیانہ: میں کا ساقہ سیرہ ہوئہ تھا لی ہوئی تھت ہے کہ اس سے مخفیں مل۔ مخفیں درہ اوتیں اگر قید
خانہ میں ان کا ساقہ ہے تو وہ قید طے ہاں۔ ان جاہتے ہو اگر چہ میں نبی کو اس میں پھوٹ جاوے تو پہن تھی طاڑی جاتا ہے۔ جو اسکو
نی اسرائیل پر عذاب تھا کہ وہ تیہیں قید کوئے گے تھے جو اس مخفی مل کے لئے کرم کی علی حقیقی کہ حضرت موسیٰ طیب السلام علیہ

ایس قرب میسر رہا کہ تپ بھی اس کی عمل مذکرات کے لئے قیم قرار دے رہا۔ اس ساتھ کامیابی یہ ہوا کہ ہر صحت میں
وہی طبیعہ اسلام است وہ کرتے تھے وہ فوراً "عمل" ہوا جاتی تھی۔ حضرت کلیم ارشاد کی برق برکت تھی کہ سنی اسرائیل کا قیہ میں
سلیمان دنور مسٹر ایلی بھی نویں میرے بھائی۔ مسمن دنیا کے قیہ خاندان میں وہ رُخْمُور انور گے اس کے سالیں دنیا
چبے۔ قرآن حدیث سے من دہلوی کی طرح اندر تھے طریقت کپلیں سے ہر ایسے ہو تاریخ تاب۔ مومن کی قبر خسرو انور فی
نویں بیٹ پتوڑی سے جنت الہامیں جلا۔ کی وجہ اس سے جنت کی ہوا اسی وجہ کی رویاں میں گی رونگڑ مسلمان دنیا نہیں
آئی خست میں خضور کے اس کے سایہ میں اور رینگے اور طن کی نہتوں سے لا ازے جلتے ہیں حضرت مددیں اکبر سے
پاہنچو کے عارفوں شیخ قلندر حضور انور کے ساتھ رہے۔ تم اکلیلا تو جو وابدیں گے کر۔

لشکر بھی پاں سول تھی گلی میں

انہوں نے وہی اللہ کیا لیا کہ حضور انور نے قبلا اسے اپنے بکری قاہر ہم بیال اوہیں گرفتاری میں اہم تین چیزیں کیے۔ اللہ تعالیٰ ہی کا
امارے ساتھ ہے قرآن نہیں نے قبلا اسے تحریر نہیں کیا تھا۔

الصدق في الفار والصديق لم يروا
وهم يقولون ما في العارمن لام

یعنی کہ تو بھی کہ کاریں بکاریں ملکی خرچ تک نہ کریں ملکی خاصیتی کی ایمان بھی قاوم سے بھی وہیں رکھتے ہے مگر میں ورنہ جان ملتے ادا نہیں۔ صوفیہ فراہمیت ہیں کہ مقام قیامت میں موی طبق السلام ہمیں جلوہ گردی ہے اور اسرائیل ہمیں کمزور اسرائیلی ملک میں ہے لے کے لئے رہی اور موی طبق السلام ملکیں آسمان کرنے کے لئے عالمات نزع مومن کے پاس خدا، اور تحریف فرماہست چون نزع کی شدت میں کرنے کے لئے الگ فرستہ فرستہ ہے۔

لیں بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو شدی رہوار حسنِ صحتی کا ساتھ ہو

امروز کا سماں پھر کل اپنے دنیا میں اپنے دنیا میں کام کرنے والے افراد کے لئے ایک بہت سی طبقات ہیں۔ اسی طبقات کی تباہی کو خوبصورتی کے نام سے دیکھنا کوئی بھائی نہیں کر سکتا۔

مکھیں دی جوں تقاراں چجرا، دیواراں ہوئے
تم ہوں لکھ ہزاراں، سدا تم خواراں ہوئے

صرفیاء فراتے ہیں کہ مقامِ قیمہ ہاں و سلوی اس لئے طبیعت کے حضرت ہری طلیعہ اللام سے اُس نسبت ہی تب زخم حضرت کی الگیوں والی پہنچ اُنحضرت ای پہنچ الحرام کے قدم سے لٹکنے والی اُنحضرت حرم کے پیشے جو جس پلیں لا کاٹنے تھائیں انہوں نے افضل ہے۔ یعنی میں کی طبیعہ اللام کو حرم خون نہیں اسرا مغل کل کی من و سلوی طبیعہ و مبارک ہے کیونکہ ان سب اللہ کے تھیریوں سے نسبت ہے، حرمون ہاؤں کے بزرگوں کے لکڑان کی فاتح کے کھلانے تحریک ہوتے ہیں لیکن برستے اسے کوئی قتل مبارک بزرگوں سے نہیں رکھتے ہیں۔ جناب کی فراتے ہیں، وجعلعنی مبرکالاين ماكنت همارک بندگی ہر چیز
ہمارک ہے۔

وَإِذْ قَيْلَ لَهُمْ أَسْكُنُوا هَذِهِ الْقُرْيَةَ وَكُوَافِهَ مَا حَيَتْ شَهْرٌ وَفَوْ

اگر وہ جب کیا کیا دوست طالع گئے کرو یہ اسی بیتی میں اور حکایات میں اس شیخ سلطانی کی بھیں پہنچائیں گے اور یہ کوئی جسمانی سے برداشتی اسی شہر میں ہے اور اس میں پہنچاں چاہیں کھاؤ اور سکھو کاہا۔

وَأَدْخُلُوا الْبَابَ سَجَدًا لِغَفْرَانِكُمْ حَتَّى تَامَ سَرِيرِكُمْ

سماں اور دنیا کی دلچسپی کے لئے بڑھتے ہیں۔ مگر کوئی تکمیلی کام نہیں کر سکتے۔

الْمَحْسِنُونَ ۝ فَبَدَلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي مُرِقُوا

مختصر بیبی داود، مکمل بیبی جے بیکول دل کو جسی چل دیا اصل ہے۔ کر مل کیاں آں جیں۔ سے قولِ حکایت اسی سے لڑکا یا
حلا فرماجیتی گئی تو ان کے ناموں تھے ہات پول وی اسی کے نام تھے جس کا: ہمیں علی گھارا فرم

**لَمْ يَأْتِ مِنْ بَعْدِهِمْ مَنْ يُنَزِّلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَلَا يُكَوِّنُ
لَهُمْ قَارِبًا**

خدا پر آمان کے فراہم یعنی جملہ ان کے علم کا

تعالق: اس نیت سے ہو جیلی یاد ہے پہ ملن تھا۔ پلا تعالق، جیل یاد میں اسرائیلوں نے ان باتیں کر رکھے تھے میں قید ہوتے ہے میں انہوں نے نیں اپنی کی وجہ سے وہ قید کے گے اب انیں وہ ناقابلیں جعلی باری ہیں اور نہیں تو اس قید سے آزاد ہو رہیں تاکہ پہنچنے والوں اور اُن قدر قید بحقیقت کے بعد میں انیں سرگشی میں فرق نہیں تباہ۔ وہ سرا تعالق: جیل آئت میں رب تعالیٰ اس سوب ۴۷:۹۸ اُن قیدی کی مالت میں ان چھ گھنیں اپ اسرائیلوں انیں ان ناقابلیتیں کر رکھے تو انہوں نے قیدی سے رجسٹریشن اور حصی اپنیں لے گئے۔ کوئی ارباب تعالیٰ کی۔ منزد کے ذر کے بعد انیں سرگشی ۵۶:۱۰۷ اور تمیر اعلق: جیل آئت میں اسرائیلوں نے قیدی اور اُن ارباب تعالیٰ کے کی قید دشمن کے کتابیں بن جعلی لاوجست قی مکانی مقتضی کرنے تھیں اُنہیں کوئی دعا اُنہیں کیا تھا اُنہوں نے تو پڑتی۔

اُفْریٰ وَذَقِینَ لَهُمْ: حدیث نبی ملّتے اس لے دو اپنے ائمّتے پس افکر یا انفکرو ہے جس میں طلب یا تحریک لئی گئی ہے بے مسلسل اس سے یعنی اپنے کو چوپ جاتے اُخْسَ مخافوں اے مصلحتہ، با ایجاد اور درہ اذانی افکر کر جائیداً کامیاب ہے اُسی وقت جس کردی، اُنہوں اُنھوں میں قائلِ افکار، رب تعالیٰ ہے یا مطہر، رب تعالیٰ ہے ایسا شہادتی، وَ اَنْتُو اَذْقَلَارُبُّ ایسا فران بولنے کی وجہ پر شعراً مسلمان تھے غالباً ہم ضمیر اُخْسَ قیہے میں قید شدہ اسرائیلیوں نے طرف ہے یہی والی الفہرست میں مایا اسلام کی وطانتے بعد غیرت یا شیعی مسلمان تھے رہانی میں ہوا کہ تین اسرائیل کو

بیت اللہ نے میں اپنے تمام صفات کیم اونتی وقت کے بعد یہ اتفاق ہوا کہ اپنے پیارہ میں عرض کر پڑا۔ اسکتو وہ نہ
الفریتے۔ ہمارے کس نوتابہ میں ہے، وہ زیریں ہے۔ ادخلوا میں ہے۔ اسکتو میں، وہیں میں کوئی قہقہی نہیں
ان اسرائیلوں کو دیتے اقدس میں، افضل ہے۔ اور وہ اپنے بھروسہ میں رہنے کا ختم قرار ہے۔ قوم ہماریں لوٹا وہم
والپل بوجاتور ویپن ہے۔ تھا سو جانایے ہم کا۔ ہے۔ ہمارے سر کا کسی ملے ہے۔ مذکول الفرقہ میں مارہ دیا اقدس
ہے۔ جسیں اس وقت قوم میں قبیلہ قبیلہ تھیں کہ اس میں اعلیٰ قیاس قوم ہام علاوہ قباری قوم۔ ایسا نہیں تھا۔ اس
البیان و تبیریہ ایضاً میں ملے ہیں۔ لیکن اس سے مراد ایسا بھتی ہے جو ہوتے اقدس کے قبیلے پر۔ وکلاؤ میں
ہمارتے۔ اکٹھ بے اسکتو،
اور مل و حکلو سے۔ لانے سماج ہے کہ کوہ پل اس شہر میں، اعلنے کا کوہ تاریخی اعلان اعلان اعلان۔ بعد، آئت مدرس
رسنے شے کا حکم ہے۔ اور کھاپی پڑے۔ سنتے سماج ہے اس لئے۔ بیل فی نسبت تحریک اور مناسب بے معہلاً اصل
شیں من تھاڑھا تھاڑھا۔ کوچہ یہ دل دیتا یعنی اس بھتی کے پھیں فروٹ گھوٹا ہم کا جاہاز ہے۔ حیث شنتم۔ ہمارتے
کلکووا۔ تکریتے۔ بھنی اس بھتی میں جمال کھن پا۔ اعلانو ہم تو منع کرنے والا تھی دھوکہ جہاں تھا۔ اور ان ہے۔ خیل
دیے کہ۔ سو دو اتنے رغناہی قبیلی خوب بیرہ اریوف، ہم، بھتیں دلائل اکثر تاریخی کی جد والطیہ ایں کی جیسا
خوب رہتے ہے۔ مگر حلال جاتی ہیں نووب بیو لریں۔ میں، جمال، بنے سنتے ڈاکرے جمل انماں رہتا۔ میں جہاں تھا۔ اور نہیں
سے جیسا۔ میں کھیا۔ ایسا کافد، ایسا رغناہ فیض اس سب یہاں نہ فرمائی جا سکتے۔ وقوف اسخطہ و ادخلوا الباب
سمجھدا۔ ہمارتے۔ اکٹھ بے۔ وکلاؤ میں۔ سو رہا۔ اکٹھ بے۔ جمل ہوتی ہے۔ جمال ہوں ہے۔ وادخلوا الباب
وقولوا سخطہ۔ کا دو دوں، اتسد، اٹاب ایک ہے۔ اور ترتیب میں پاہنچا۔ تحد و ہے۔ کہ دوڑاڑہ میں کہہ لرے۔ اور یہ
کہتے ہو۔ ان کی تحریر، تفصیل سے سوہا۔ اتنیں عرض کی جاتی ہے۔ کہ دوڑا۔ اسے مرا جانے افسوسیت افسوسیت افسوسیت افسوسیت
اکٹھا۔ شکرا۔ بیضا۔ مظہرین۔ قبیلہ میں، دوڑا۔ سے جعل ای شہری۔ دوڑا۔ میں۔ ہر سہرا ایسی کا خاص۔ دوڑا۔ بے کہتے
ہا۔ اور کہا جاتا ہے۔ اکٹھ مسلمان اس دوڑا سے مسجد ایسی میں۔ افضل ہے۔ جی۔ اس سے اعلنے کو مفترض کاری ہے
گفتہ میں۔ یہی مسجد نوی شریف میں مقتول ایسا بے کیا۔ سب ایسا تھا۔
سے۔ اقل اور دریج نیکتے میں مکرر تھے۔
الاسام کی تحریر ہے۔ میں طیں الحلم۔ لے تھا۔ میں۔ یہ سمجھی میں۔ اس اور الباب الدوڑا۔ ظاہر ہے۔ جیدا۔ تیدا۔ کہ تے
ہے۔ جید ہو۔ دھا۔ ہے۔ اس اور اپنے اس کے مغلباً۔ وہ۔ فی کل جی۔ جی۔ کہ۔ ہم اپنے پیارہ میں عرض۔ سرچے۔ ہی۔ یہ فخر الحکم
خطیبتھکم۔ ہمارے۔ ادخلوا الباب۔ اب ت ای۔ ٹیمھر تو یہم بر الحکم۔ ہے۔ ای۔ ٹیمھر بھطیبات۔ اکٹھ
ہے۔ خطاہوں۔ وہ۔ ای۔ خطاہیاکم۔ فیا۔ یا۔ قاتل۔ خطاہی جمع کشت اس دوہاں ہمارہ ان کا تحد یہے۔ ای۔
تھارے۔ تھارے۔ گلنا۔ میں۔ ٹوڑا۔ تھوڑے۔ جو۔ ٹوڑا۔ ٹوڑا۔ ٹوڑا۔ ٹوڑا۔ ٹوڑا۔ ٹوڑا۔ ٹوڑا۔ ٹوڑا۔
تھوڑے۔ تھوڑا۔ اس نے۔ خطاہیاکم۔ فیا۔ تھارے۔ کیم۔ نظرے۔ گلنا۔ گلنا۔ ٹوڑا۔ ٹوڑا۔ ٹوڑا۔ ٹوڑا۔ ٹوڑا۔
تھی۔ خطاہی میں کا تھا۔ میں۔ یہ مواب۔ ای۔ ای۔

اگر کوئی بندب کے لئے ہے جن بیان صاحب حق کے معاشر کے معاشر نہ سزا مسزیداً للمحسنين۔ بل ایسا ہے جسی پیغمبر مطہر نہیں اس نے یہ سلسلہ اذکار کا ایسا وردہ اور اپنی ارشاد ہوا قاؤس مسزیداً للمحسنين اور مخلص کے ساتھ دہل مطلب یہ تاکہ اگر تم نہیں زاد فلاح کر لے تو مجہہ کرتے ہوئے اپنی شہادت کا اور مدد کا حکم نہ کروں کے لئے مخالف کریج کے لئے اگر گھوٹوں نیکی اور بے پوری کے درست بندوں کا ایجاد فواب ازداد کرنی کے لئے بکھر جس مل سے اگر کروں کے لئے مخالف ہوتے ہیں اس سے یہکہ اور لے جو بڑے بڑے ہیں جسی مہمی طرف قدماً ایجاد کئے ہوں اسی نہیں کامول سے مصیحت زوال کی مصیحت و روانی میں اس سے راحت والوں کی راحت یعنی ہے جسے قبور پر مجاہدین کے سامنے اور سال مطلب یہ ہے کہ خدا اپنی گھوٹوں کو خود چھوپتی دیں گے کوئاً ان کے گھوٹوں کی جعلی پیر ہبھی مخالف کے بعد محسن بن جائیں گے ازداد فواب ازداد و فویں آجیں اپنے تمام پر درست ہیں (از تفسیر کریم) فبدل الدین ظلموماً و منہم، محدث قبیل لهم، مطہر پیغمبر کے واقعہ اس فرمان حلال کے نور ایجاد ہے اس نے فی راشدوی جس کے ساتھ ہے اسی فرمان میں ان اسرائیلیوں کی رسکتی ایمان ہے کہ یہ لوگ چالیں مل کی قیود کے بعد بھی یہ مدد نہ رکھے۔ قتل کی فرمادہ اور لشکر کی بدل فتاکر بیٹایا اکون ان لوگوں نے رب کے فرمان کو بالکل ہی بدل لانا کہ جانتے جوہ کہ کمال والوں ہے اس کے پورے خوبصورت ہے شہریں و اهل اسے اور بھائے ملت احصال کے مختار کتھے مغل و قلوب ایضاً جانشی کی جانب کی الذين ظلموا ازہرا کرتیا اکون دلوں پر سے گھمہ مسیح کے عالمی پر بچے تھے پڑھی سے خالی تھے متنہم فتاکر بیٹا کہ سب نے یہ رکت ہیں کہ بلکہ صرف مسلمان ہمروں نے کی مگر اخیری عوام تھے خیال رہے کہ بدل لے جنم سے اسرائیلیوں کے کوئی نہ کردا اور غیر فرمادی ایمان نہ کر کیا گا قولاً غیر اللہ قبیل لهم، محدث بدل کا متحمل ہے قولاً فرمادی ایمان کو وہ خاصیتی سے اامل و ہوئے بلکہ کچھ کہتے ہوئے تھے اور غیر اللہ فرمادی فرمادی کرتیا اکون دیکی ہاتھ کی گھر خارجی بھلیں ہیں ہاتھ کے بالکل یقینی خلاف حق متصدر سب سیہوں نہ اسی نے اسی فرمادی فرمادی کی دلکشی کی بھی فرمادی کی بھی فرمادی کی اور اپنے بھی کی بھی کہ مختار لشکر قابو رب تعالیٰ نے فرمادی کے واطے اسی ہی احادیث فرضیات سلطنتاً علیہم و جزاً من الصماهان اور اس سے صرف اقفال اپلے اسی میں بلکہ انسان نے کیما کر اس وقت گھوٹوں کی مخالف یا تکنیکی معرفت ہے تم کو اوندم کی ضرورت ہے اور ما تکنیک مخالف انتہا یا ہاتھ مدد کے حد تھے سبتو یا کوئی کوئی لولٹا کچھ کچھ اللہ رسول کے حکم کو خلا کر کریم رحکت کی لذت اکافر کو گئے اس نے اس مردی نے عذاب ای ایا۔ سورہ بقرہ اس الفتن لافتہ ای ایا۔ حقیقتی اکابر ہمیں فرضیات سلطنت ارشاد ہوا۔ مغلی سمجھیا ہموز نہ ایسی پر مامہ و بیرونی بیکھر کر پیٹے دیا کی وہ قلی ہے اسی اسرائیلیوں پر کویاہ ہیں ایذا فرمان مل ایذا کا اور تحریر کیس کے سارے جزاں کے سی ہیں غلبہ سلسلہ اس سے مردی امام طاغوں۔ یہ من الصماهان فرمادی بیٹایا کہ یہ عذاب آسمانی گھوٹوں کے کسی دلوں سے اُن دلداروں کی عذاب کو خوشی نہیں دیتی جسیں کر سکتیں۔ وہ لوگ طاغوں سے ایک راست میں یوں ہیں ہزاروا کے ہے۔ بما مکانوا یا ظلمون یہ عہدت حقیق ہے لوصلتانے کے اور اس میں اس عذاب کی وجہ ہا ذکر ہے مکانوا یظلمون فرمادی کرتیا کہ وہ ایک ای ماری خالی تھے ہم نے اس سے پیٹھت افسوس اور آرزو کی اب اس نام کو خدا اللہ کی

اسی سرطانے والی طالون ان کے نام گزندھ طالون کا تجہیز کیں میظلمون اسٹاد اور اپنی میظلمون فریانا
فلہم کا تحفہ برم کی اپنی ذات سے ہے اور فسق کا تحفہ ریپ تھل کے فریان سے یعنی رب کے علم سے لئے رب اپنے
نیویڈ طلب کرتے ہے ملکا اور فریانوں میں تعلق نہیں۔

خلاصہ افسیر راء مجوب بھلہال عرب تروافت کو وصفت ہے جو ایسا جب کہ وید ان تیہے سے چاہیں مل کے بعد را
ہوئے تو رب تھل نے اپنے نیویڈ شہزادی المام کی صرفت ان سے فریان کی تم اساد کی سیتی میں جمل پڑے ملا جائے گیں
سرے رہوں اور دہل کے پہل فریان جن کے ہاتھ پڑے قوم والوں کی لکھتے جمل ہو جائے پاہوں کو شری روک اوک
کوئی میں کر جوں کوئی کھدا کامل نیازی ہو میخن کے لئے نیست ہے مال جو بیانات اللہ میں رہوں کو اور دہل کے پہل فریان
فریو کر کھلائی ہو روان سے یہ بھی فریان کا اس شرک کو روانے میں جسد اطلیوں اور اس کا احراام کرنے کے لئے جوہر کا کل میلانو دری
کہا کر جو دل اس جملے سے ہم تم سے دہو فریانیں کر تھے اسارے گلہ معااف فریان کے لوارہ ہے کوئوں کے دکار ہے
بلکہ کریں گے اپنی اپنے اصل کرم سے زیادہ نیشنیں دیں گے یا خود کو بعد تپہ کے سکن یک کار باری کے جسیں ہت
زیادہ رعنی خلاف اپنی گے محکم پہل میلانی دیو دینہ دو اشت کر پچھے کے پہلو درون کی رشکی کا یہ حل تاکہ ان میں سے
ناملوں سے یا ان کمالوں سے ہماری بنتاہل اپنی بخت خلیل اکلیں اکلیں بدل دیے اصول نہ نہ آنہاد اسے ہتائے ہوئے کے
وائلی فیر تھا کہ جات کھد کیتے کے سعد کماجیں جھائے معلانیاں لگتے کے نہ مہاگی ان میامیں نے تاریخ تھل جوئی ہاتھ
لور پہن مواد کیجاں کا تجہیز یہ ہوا کہ تم نے ان یہ ایک اسلامی مذہب (طالون) کیجاں ہے وہ جزا دس کی تھدوں میں یہ
وقتہلاک ہو گئے یا ان کے گزندھ اور سرہوہ نہیں کی مراثی۔

ظیال رہنے کے یہ وید سوہنہ تپہارہہ میں بھی ذکر ہے کہو بال کی آیت اور میں آیت مل جلتی ہے۔ (البکہ)
تَوَادِّعُ الظِّيَالَ وَالظِّلَّ وَالْمَلَائِكَةِ الْمُرِيمَاتِ مَلَّ بِهِ وَأَذْقَلَ لَهُمْ سَكُونًا وَمَنْعَلَةَ الْقَرِيمَاتِ مَنْزَلَةَ الْمُلَائِكَةِ
قَبْلَهُمْ وَالظِّلَّ كَأَنَّهُمْ رَبَّتْنَاهُنَّ (۲۷) إِنَّمَا تَفَكُّرُ الْمُكْفُرِوْنَ بِهِ مَلَّ وَوَحْلَوْا لَهُ (۳۰) إِنَّمَا تَوَلِّ الْمُكْفُرِيْنَ
خوب یہ ہے کہ میں ایک لفڑیں (۴۱) میں ایک لفڑیں (۴۲) میں ایک لفڑیں (۴۳) میں ایک لفڑیں (۴۴) میں ایک لفڑیں (۴۵)
وابی خاطریا یا حکم میں ایک خاطریت کی (۴۶) ایک خاطریت میں ایک خاطریت میں ایک خاطریت میں ایک خاطریت میں
(۴۷) ایک خاطریت میں
بِمَا كَانُوا يَضْمَنُونَ لِرَبِّهِمْ لَمْ يَظْلَمُوا لَهُمْ (۴۸) وَإِنَّمَا تَنْهَىُنَّهُمْ عَنِ الْمُحَاجَةِ إِنَّمَا تَنْهَىُنَّهُمْ
إِنَّمَا تَنْهَىُنَّهُمْ عَنِ الْمُحَاجَةِ إِنَّمَا تَنْهَىُنَّهُمْ عَنِ الْمُحَاجَةِ إِنَّمَا تَنْهَىُنَّهُمْ عَنِ الْمُحَاجَةِ

فَاَنْهَىَنَّهُمْ اَنْ تَأْتِيَنَّهُمْ مَعَنِّهِ مَالِهِمْ مَوْسَئَنَّهُمْ کی یہی نعمت ہے
کیونکہ وہ میاں کا شر بند وہیکو رب تھل نے یہ میں کا ذکر بطور اعتماد و احسان کیا مدد و دلے ہوئے یہی خوش انبیہ ہیں کہ
رواد صحابہ میں رستے ہیں ان کے شرمیں ہیں بھی رست ہے اور مرزا ہی رحمت۔

پس مرگ میں ملی خاتمة خوب لگ بال میرگ بھی ملے گز مدد کی نہیں ہتی

دوسرے افادۂ خوار کی حرک جاندلو کے سلطان خوسما شہزاد اسلام باگ ہو جاتے ہیں۔ یہ فائدہ اگلی اسکنواہدہ القریتہن ایک تحریر سے مامل ہوا کہ دب اس کیتی میں پڑے قوم ناقہ تباہ تھی۔ رب اسرائیل میں فریاد اور ان کیتی میں مر ہو گئے۔ رب فرماتے۔ **ولور الشقاوَ الظُّنْ كَانَوا يَاصْفَهُونَ مُشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَعَارِفَهَا** رہاں اور شنازیلہ اسی ہم سے دارث کر دیا۔ میرا قاگہ وہ عربی کفاری پر ایسا ایسیں کہا۔ یہیں نے بعد ان نے فرمایا۔ اسے بھاک کے پچھے سلطان خوسما شہزاد اسلام کمالاً تباہ ہے ہیں یہ کافہ وہ کلواستہ میں مامل ہے۔ اسی اسی اسی نام جنہیں ہم میں اشغال کر رکھتے ہیں، چو تھلا فاگہ۔ جس شہزاد کے مقابل ہے رب رجیہ ہے دب اس کی قبریں ہیں اس شہزاد کی قبریں چاہئے۔ **يَا لَهُ الْأَخْلُوَالْأَبْسَحُونَ** مامل ہے۔

رمی نے تسلیم نہ کیا۔ تو قدم رکھ کے پہاڑ سے مرا موقہ بہ تو حالتِ اے پہاڑ کے پہاڑیں کافکہ دوڑیا۔ تو دیہت بزرگوں کے شرمیں ذرا وہ مور جلد قبول ہوتی ہے۔ **يَا دَوْقُولُوا حَاطِتَهُ سَهْلٍ بِرْ** فربا۔ یا کہ جیت المقدس میں جا کر تو کوئی دوڑیوں نصیب ہیں اور سچے خوبی میں ملزمان ہیں۔ یہ حملہ کافکہ دیہت بزرگوں پر کافہ تباہ۔ یہ فرمائے۔ مرف ان کے آنکھیں محلف ہیں فریا کل اپنی رہبات دیرت ہیں جو طاقتیں ہیں۔ **تَاهُ صَنْزِيلَ الْمُحْسِنِينَ** سے مامل ہو۔ اس کے کرم سے گہاگہ رینک کار بورید تاریخ کارکن مانتے ہیں۔ بلکہ ان کی برائیں ملائیں ٹھیک ہیں۔ **لِبَالْجِنِيِّ فَالْوَنِكِيِّ بِيلِ اللَّهِسِيَّاتِهِمْ حَمَلَتْ وَكَانَ اللَّهُمَفُورُوا حِيمَا**

گندہ گار پڑیں جب لف آپ کا ہو۔ یا اپنے لیا جے یا لیا جا کا ساتوں فاٹکر دن اور مختروطہ اس دیغیوں کے الفاظ اکل شد ناہیں بلکہ اپنائیں۔ **لَهُو اللَّذِي كَانَ** سے قاماً دوں ان میں مامل فرقیں کہ ناہیں ہیں۔ **لَاهُو فَبِيلِ الظُّنْ كَانَوا يَاصْفَهُونَ** مامل ہو۔ اگر رب نے تبدیل کرنے والوں میں ملائیں اکاروں سے جلتے ہو۔ مدت کا تعلق میں متعلق ہائیں عکم تراکر انہوں نے جاتے۔ جعلی کے نہ مانی۔ آنکھیں فاٹکوہ طاغون ان کی اسرائیل۔ لے طاب حق مسلمانوں کے رحمت کردہ سلطان طاغون میں پرکرے۔ **لَهُو مَنْ** بھاگ اس سے مر جائے۔ **تَهْمِيدَهُ بِرْ جَوْهَنَنَ السَّمَاءَتِ حَامِلَ ہو۔**

پہاڑ اسرائیل، اسی ایت کی سیل اپنی شہزادیت المقدس میں رہنے والا کرہ پسلے ہے تو دراز سے بدل دیا ہو۔ میں جلاںکار والی میٹے۔ ایت دنابعد میں یہ ترتیب مل دی ہے۔ تو اپنے علی ذیل میں ہوڑتی ہے لے کے تھیں صرف بیجے لے آئت۔ رب فلامکت و اسجدی و لوح حکمی۔ **يَكُونُ عَلَيْهِ فَوْرِيَّتْ**۔ اور پڑتے۔ اُرخ جھدیں طاہد لزیش رکھ پڑے۔ تابے سی ملادیں۔ ایت لا طلب یوت کو اسرائیلیوں کو پڑھ دیتے گئے۔ یہ بھی ایسی میں وہ یہ ہی کوہل کھڑے ہو یہی کہ حدود یہ ہی کہ دروازہ شہر میں چھوڑتے ہو۔ رعی یہ ایت کہ کون سا ہدیہ اپنے نہ کوں سا ہدیہ اس ہاڑتیں بورہ ساتاڑت کے واڈ خللوالیباب کا لاملا خلدر ہو۔ ملیہ ہو۔ ملیہ اس کے تھبیت المقدس میں، ہوان میں کہ دب اجڑ کرتے ہوئے اٹل ہو پنچے ہو تھی اکی اور ارضی تھی۔ اس صورت میں الاخلوات پکے قبیل پوشیدہ، نہ دوسری اعرض۔ یہ کہتے ہیں یہ فرانک و کلواستہ احیت شتمتہ طاہد سے سدل انسان رہتا

بے وہاں کھانا بیٹا ہی ہے؟ اپنی اس بھتی میں رہتے کام کر رہا تھا کہ اسے علم کی پایا ضرورت تھی۔ تواب ہاں کا بواب ہاں تکریس سے معلوم ہو گیا کہ اس بھتی میں قوم مختار کا کلکل جمع خوازیاں کر رہے تھے کہ اس بھتی کرنے والوں کے سارے مل جانے کے لیے کام کر رہے تھے قم کو ہریں کھانا استھان کرنا شرعاً درست ہے اور ان کے استھان سے تھریخت ممکنہ روکے گئی کہ وہ مطہل ہیں۔ قوم مختار جس کو عکس کے کیوں نہ کرو اسی پھر چھوڑ دیں گے۔ قیصر الاعظراں نے بنل دیا گیا کہ ہم تمہاری خلاگیں صاف کروں گے تو یہاں کے ہموگانوں صاف نہ ہوں گے صرف وہ ائمہ مختار ہوں گے جو اس سے خلاصہ کر زد ہو گے ہوں اگر ایسا ہے تو ہم اس کی مددیں کیا جاؤں ہے۔ تواب ہاں ہم قسمیں جو حق کر پہنچ کر جیسے ملائے ہوں مقاتلوں کی مدد سے مقاتلوں کی مددیں کیا جاؤں ہے۔

گشاده باز از زلزله خدا شفای ور گذارد و صوایم خلا

فہرست اہر گلدار نظاکات بخواه میر امام کر سید خلیفہ۔ چو تھا اعتراف ہے میں ارشاد ہو انحضر لکم خطابات کم اور خطابات کم (ٹالی) ہیں جو بتے ہے خدا کسی بھی چال پتے اس کے مرف تو یہی معاف ہے میں تزوہ نہیں اگر ایسا بتے تو زیادہ گلدار اے کس وروادہ جائیں۔ جواب نے میں خطابات رشاد ہو امر دے پڑا میں خطاب ایسا کم ارشاد ہو ایسی ہیں ائمۃ ان اور نوں آجیوں میں یہ بتایا کہ تھوڑے گلدار اولوں کو یہی محلی۔ یہ بتائے گئی اور زیادہ گلدار اولوں کو یہی بخوبی لوگ تھوڑے گلدار اے ہوتے ہیں جن زیادہ اور کوشش فرمائے کئے تو خوب تھیں ارشاد ہو کر۔ پانچوں اعتراف: رجوع کے ساتھ من السماویں ارشاد ہو اہر علا اہم سے ہی تھی ہے یہ ظاہر ہے کہ ہے۔ جواب یہے بعض رجوع
کا ابری اسباب کے دریوں آئیں بعض اس کے بغیر کیوں دوسرے پہل ہیں اندھی کی نعمتیں ہیں گرا اسباب کے ساتھ ہم کو ملی ہیں اور
ہمارے ہمراہ پیغمبر میں فتنتیں ہیں جن گروہ میں تاریخ اسباب کو دوغل نہیں ہیں بلکہ جذب اسباب کے ساتھ آتی ہیں جیسے
تھی سے سوت اور بعض اسbab کے بغیر من السماویں فریباً درج ہے اسbab سے درد بکھار کیا تھوڑی کمی ذمہ سے
کل نہیں سکتا ہیں جسکی شدت یہاں تصویر ہے۔

لپیر صوفیان: یہ ایج الہ کو فرب لد جائے رہندا اولاد است کا باعث بھریت ایسے ہی انسان کی سرچی اور مدد اور کی قدرتیں آخذ ہیں تبدیل کر دیتی ہے دیکھوں اسرائیلیوں کے نبیت المقدس میں سمجھہ انکل یادا تھے زرخوبیں رہنا سنا کر دیتی ہے سری عزمیں غصتوں کا رجیدہ تاریخ اس سے ان کو دیتا ہیں اٹلی غذائیں پتیں و مکلوامہ اسی میں مشتمل اور ڈھرتی میں قیسیں اور نیادیں اور باتیں گراندے ہیں اپنی طور پر ہوتے۔ سنتیں اور توں غصیں کوہیں بلڈ خذاب میں تبدیل کر لئیں ہے۔ بد حسب احمد بن شریعت الحسن کا ترب پر رگوں کی اولاد ہوتا اطباب اسی سے نہیں بجا اعلک اسرائیلیوں کا یہ اقتدار ایامیت سب کے لئے باعث بھرتا ہے۔

کی وستان قست را په سواز دہیر کاں کے خراز آب حیاں تکنے می آزو سخدر را

وَسَلَّمُهُمْ عَنِ الْقَرْبَىٰ إِلَيْهِ كَانَتْ حَاضِرَةً الْبَحْرِ

اول سوال کرو ان سے اس بیت کے حلقے یوں قی دریا کے سامنے
اور اونٹ سے حاں پر تھوڑا اس سمت کا سکر دریا کے سامنے قبی جب وہ بند کرے جائے

إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبُّتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبِيلَةِ أَهْمَ

جگہ عرصے پر صدر قصر دشپر کے علاقے بھر جاتی تھیں ان کے پاس بھیڈاں ان کی ان کی کیسے
جس سے بڑھتے بوب بند کرنے کے من ان کی بھیڈاں پاٹن پر تھریں ان کے سامنے آئیں اور تھرید

شَرَعًا وَيَوْمَ لَا يَسْتَبِغُونَ لَا تَأْتِيهِمْ كَذَلِكَ نَبَلُوهُمْ بِمَا

کے دن لا ہیر نیلوں اور جس دن شہزاد ہاتھے گرد آتی فھیں ان کے اس بڑھتے ہم امتحان پر تھے ان کا
بھتہ تو متا ۶۲ تھں اسی طرح ہم ایس ۲ بھتے تھے ان کی سے فتن

كَانُوا يَقْسِفُونَ

اس دو بھتے کوہ سمت کرتے تھے
کے سبب

تعالیٰ جس تھت رہ کا میل آواتے چھٹنے چھٹنے پلا اعلیٰ بھیل آیات میں اسرائیلوں کی اس ہماری اور
سرشی کا ذکر خداوہ انس نے ج شہزاد اسلام کے زندگیں کی تھیں اب ان کی اس سرکشی کو رغائبی کا ذکر ہے یہ انس نے
حضرت، اور عیسیٰ اسلام کے زندگیں کی مگر مضمون ہو کہ یہ لوگ یہ پرستیاں کو رواگی سرکش ہیں۔ وہ سرا اعلیٰ بھیل
آیات میں اسرائیلوں کی «سرکشی یا ان ہوئی ہر انسوں نے یہ اللہ سے میں کی اب ان کی اس سرکشی کا ذکر ہے اسیلے اعلیٰ
یعنی میں میں میں کے کو یا لوگ جوں میں سرکشی ہی رکھتے ہیں میں ناکا اکوپ ہے۔ ہم کو تمیرا اعلیٰ
بھیل آجھی میں اسرائیلوں کی «سرکشی یا ان ہوئی جس کی سزا میں ان ہر طالبوں کی دوائی کی کی اب ان میں سرکشی ہے رکھتے
ہیں اور میں اپنیں نہ رکھتا یا یا کوہاں لیں ایک سچ کوکھ پہنچا ہو تو سرکشی اکرپ بے کا کریں۔ اسے ہوئکو
یہیں اپنی بھتے پیش کرنا ہے لیے سچ کوچا اعلیٰ۔ بھیل آیات میں ان کی ہے رغائبی یا ان ہوئی کہ انسوں نے یہ اللہ سے
میں اعلیٰ ہے ات بھائے ملت اعلیٰ کے سوتا انہم کی بھی بجائے مغلانِ باتکت کے کہم باگی۔ اب ان لی رغائبی
نہ تو ہے کہ انسوں سے بند کے ان بھی ۳۰۰ ایلیکٹر، سچ لرنے کے مگر «علوم ہو کہ یہ بیش کرپتے ہیں میں ان افغان ایمان
بھیں اس سمت ہیں۔

شہزاد: ضمیم نیم ۷۰۰ بڑے سے فیروزتے تھے کہ تم لوگ اپنے بھپ بادوں کے لئے تقدیم ہو کر کہ اس سے
نے بھی بچھے بھیں لی قاصلتی اور تم سرمی قاصلت کر دیتے ہو تو بے ای بھارتی بھاری یا بے بھی فریدوار تھے

مدد و دعائے تھے کہ راقی ان کے پاپ اور اپنے بیویوں کی حالت کرتے رہتے گرل کالیان تکار کار و العات کی حضور اور کوالیں مرہبیاں وہ الوں کو خیر ہے جو کسی اس نے اپنے پاپ اور الوں کی صورت میں کے ذمہ درپ پڑتے تھے۔ تبیہ آئے کہ سائل ہوتی ہوئی، جس نے بیان کیے ہوئے لارج جو فون کو کر دے گے (تفسیر مصلحی) خالی رہے کہ سوال اور فیکے بے گری آئی آیا تھا میرے ہیں جس کی بات ابو مسلمہ سے ہوتی ہے کہ وہ تمہیں رجت تھے ان سے سوال جواب پیدا ہوتا ہے اسکا (تفسیر مصلحی)۔

تفسیر ابو مسلمہ: جبارت مطوف بے واخاقیٰ لهم سکتوں ان ہر ضل بلذکر پر شدہ بہ اس کا وہ
مالزہ بے اسنفل ہے سوال سے سچ اگر انہیں ہیں واما السائل فلات تھر اور پہنچیں رسال۔ عین پر حملاتے
اس میں خطاپ نی کرم کھلما سے بے اور ہم کام رجع دیں جو حضور اور کے ذمہ درپ تھے، تبیہ پر حضور اور کی بنے
خوبی کی طبقہ نہیں بلکہ ان کی ہوئی سرگشی کے بیان کے لئے ہے اور حضور اور کے مختار کے اعلیٰ کی طبقہ کی وجہ پر حضور
لند کسی سے پڑھانے پڑتے کہمیں کی محبت اغیار فریانی تکرار کے بخواہ دلیلیں دعوات و باریں فراہم ہیں جو صرف ہمارے ہیں
اُن بیانات تھے اور الہیں نے چھار تھے حضور اور لا ہمہ ہے (تفسیر کر)۔ درج الجیان رتبہ (عن الفرقۃۃ القیمت)
حکامت حاضرۃ البھویہ بارت عقل بے اسنفل کے عن کے بعد حل طبا خیر پر شدہ بے قر۔ عین بستی ہے طولہ
شرہ بیان کھلماں ہیں شرہ روبرو یہ کافی بستی تھی اس میں مقرر کے چدقہاں پیش نے فیلا کردہ ایلہ بستی تھی جو میں
اور طور کے درمیان واقع تھی پیش نے کارکردہ شہزادیں قابضیں کے خروجیک طور پر سایں زینتے ہیں کہ وہ بستی مذاہ تھی میریں
اور میریا کے درمیان (کیمیر) زدن العالی (غیرہ)، اگر سے مرا جو بگرام بے خاصہ نہ لگھے مرا بے کہ وہ اس سندو کے کامی
اُن قیادو اُن حضرت و اُن عالی اللام کے ذمہ دار کا بے اگر بیتیں وہ اُن کا لگانہ مجاہد چھلپاں ہو تبیہ بیسی ان کامل عناصر
سے مرا اس بستی کے باہم ہے میں اس سے پہلے اس بیٹیں ہے اذیمدون فی المیتہ بارت القریۃۃ القیمت کا
بدل اشتمل ہے اہمی تر اسے یعنی میں کے سکون سے ہے طبے عدو۔ عین حد سے بہ جانا ایک قرآنیں یعنیون
بے ہو اُن میں یعنیون تھا لہ کوہاں نہ ختم ہگئی ایک قیامت میں ہے یعنیون ادا کا خارج۔ عین یاری
کرنا لذت کے تاثر تھے کہ (زدن العالی) بست کے عین کٹ جہاٹ حظیخ ہو جانا لذت کے لئے کہتے ہیں کہ
اس دن میں یہ سورہ لازم تفاک سارے کاروہاں اُن دفیوں در میں دیانتے کہ جہاٹ کے لئے کہتے ہیں کہ
العالی (صلوی) اسی صلی بے فریکار ہو، کو عکس ہا کیا لذت و دست کو اپنی حیوات کے ذمہ کیسی میں وہ نہیں کہ
نہ کریں اسون نے بھائے تھتے کے بیٹے کو اس کے لئے عین کیا اس کا کام بزم البت رکمالیتیں سو دے کے تماہیں وہ بیانی
بھائیوں سے کہ جاتے اُن اذیتاتیم حیاتانہم۔ جبارت بدل سے اذیمدون سے اذیتیں بیایہ بدل یعنیون
عرف ہے قاتی ہاتے اتنی سے، عین کامیں۔ عین خاہر ہوئا یہ کہ چھلپاں اس کے گمراہ میں نہ آئی تھی بلکہ وہ اس
کندے میں نہ کوہا ہو جاتی تھیں اپنے سرناال کر جنسیں وہ ریختے تھے حیاتانہم تھے جو متکی۔ عین پہلی اصل میں
حوتفان قرار دا سکن اس کے پہلے اس اس لے دلایی ہن کیا یہ نیستان تھے میون کی ہے۔ میں ۱۹ چھلپاں اس کے کاموں پر

نور اور بھی تھیں جس میں خدا کریم نے اپنی حق تعالیٰ سے ان پچھلیوں نوں لوگوں کی طرف نہتے یا حمار فریادی سعیت انہم کی پچھلیاں وہ شکار لئے سے پہلے روان پچھلیوں کے لفکر تھے کیونکہ خدا کا یاد رہا اس نے علکہ "تائب" ہوا سے شکار کے یوم سبتوہم شرعاً اس فلان عالیٰ میں یوم سبتوہم عرف ہے تائب کا دار شرعاً جل ہے حبیقان "ثرباً" جسے شادی میں اور شادی میں بھر ہے۔ مخفی خواہر و رفاقتی رفیعہ بنا دی سے ہے تریتیں اُن لد کا حکما راست قریب راست۔ اس لے طلاق حق راست اشراط تھے یہ رب فرانب شرعتہ "ومنها جائیں بخدا رون پھیلیا پہنچنے سے رحالِ روان کے مانند ہو جاتی تھیں لکھر خوار جس سے ان کے حرمیں ایں "باماتا و یوم لا سبتوہن لا تائبیہم" عبارت "طرف" ہے تائبیہم حبیقانیہم یوم عرف ہے لا سبتوہن الایسبتوہن طابت جست سے جو ہے کے معنی ہیں جنکے کائن پہلا عین خسرو و بخدا رہتا ہے۔ ہب بخدا کوں یہو ایمانیوں دوستہ پچھلیاں ان کے ماتھے تھیں خدا کرنے کی کوشش لرتے تحریکاں لکھاں دی پائے راستہ کیم یا سے یہ غارب تعالیٰ کا بڑا تھان: "س میں وہ قوم مل نہ گلیں کنڈلکاس ما تھان لا لاتائبیہم" ہے جیسا کہ خدا کے خاروں اور انہوں میں اس طرح غلام کھوار د آئی تھیں یا اس طرح ام من "الاتھان" نیچے تھے اس نے مل جنمی کی مر جبے یعنی سیل اسرائیلیں مازبڑتے تھے حضرت مسیح از مردم (العلیٰ) نبیلوہم رسما حکمانو ایمسقوں نبیلوہم بے بلوہم بے بلوہم۔ مخفی جانی احکام اس لفظ کی تحقیق ہم درود سرپارہ میں و نبیلوہم حکمی تحریکیں رچکے ہیں میں نہ کردہ اسرائیلیں اپنیں خلق دخور کے مادتی تھے اس وجہ سے ام من الیہ آئیں کی خیال رہتے کر فبلو، نمار۔ مخفی ہنسی ہے گذشت واقع کو حاضر کر کے حالت لئے اس طرح تاریخہ فرمولے۔

خلاصہ تفسیر را۔ محبوب نبیلہ اپنے زبان کے سودھتے سے ان یہود کے متعلق ذریعات کیں اور حدودہ اسلام کے نامہ میں کافرہ سعد در ملیے تھیں رجیع تھے ان کا ذرا رہ پچھلیوں، قیادت تعالیٰ لئے ان کی ایمانیں لئی اس نے ایمان خدا کوں خدا کو ادم قدر و اقدیم یا اک جب بخدا کوں ہو کافرہ سعد کے کافرہ بے شکار پچھلیاں اپنے منہ ملال کرپائی پر نہ دار جس جسیں یہ لوگ خواہر خود ریکھتے تو وہ بختے خدا و خود اور جس میں آئیں اپنیں باشیں اپنیں کو شکش کر لیتے ہیں ان کے ہاتھ میں لگتیں یا سستی کم لگتیں ان کا لی احکام آئندہ خدا بی تحرید خداور آئندہ خدا و خدا طلب اس نے ایک دو چڑی اسے۔

غمزیلی اعلیٰ فاس تھے یہ احکام ان کے ظاہر کا درید بنا۔

فائدہ۔ اس آئت کریمہ سے چند لائے۔ ماحصل ہو۔ سلسلہ احادیث سائیں کی بہ ملی کی وجہ سے نہیں ہے تا انکہ بھی مانندے اس کو شرحت کرنا۔ اس سے اتر اور جرم اور لئے کے لئے ہم ایمانیں کیتے ہیں یوچہ چم کر کیا نادہ و مستلهم عن القریمہ ماحصل ہو اندھی قابلی قیامتیں بندوں سے پوچھ گئے فرشتے کا مصلحت بندوں سے اتر اور اس کے لئے اور کافزوں سے اتر اور اس کے سراہیتے کے لئے و سراہی کوہ جملی میں بھی بھتی بولیں کریمی دلے مرادت جلتے ہیں۔ فاکہہ عن القریمہ ماحصل ہو اکبریں خود بستی میں خود بیان کیے تو وہ بیان کیے کہ اس کو کوچہ پڑاڑ مرا نہیں بلکہ بھتی والے اور کوڑا جیں۔ فٹ ملیے اسلام کے بھائیوں نے بیتوب ملیے اسلام سے عرض کیے تو ویسیل القریمی تعالیٰ کتنا فیہا اپنی بیرونی کو وفا نہیں بھی صوراً لے اگر مرا جیں۔ سیرا فاکہہ وہ سمت مصطفیٰ ہے

پہلا اسٹر ایض: فناڑ کو رہ جنم تو زندگی کے ارتالیبوں نے کیا تھا تو یہ سالِ زندگی کے ارتالیبوں سے ہے؛ رہا ہے، ہوں سے صدِ ایساں کے حصہ پیدا ہوئے جنم کو توکی کر لوراں اسواں کسی سے ہے؟ باتِ انسان کے طائفے ہے۔ جواب یہ ہے: جو ارٹلی ان چمکوں کے میں قوم بھی تھے ان کے تھانی بھی ان نے ہر بات کی تینی کرت۔ لامگی اور

خدا چون سے نہ میں طے ایں یہ جاتا ہے بلکہ یہ ہو جاؤ اسراز میں اپنے ان سورت اعلیٰ اسرائیلیوں نے اس جرم سے امدادی تھے
وہ کہتے تھے اے وحید ہو اوان نہیں تباہ سے یہ خطاب ہوا اور سر العتر ارض: بہت ایک انہاں ہم سے اس سے فہل
بے عنان یہ ترشیق ہے کیا پہلا اسم سے اشتقت کیسی: ہواب: ہوا" سید کو حقیقی میں کیا کیا۔ مخفی بند کاروں پر اپنا اور
اس سے یہ فل مشتعل: والے صدر اعلیٰ کتے ہیں یہی جو لفڑا ہڈبے گراس سے گھول چس ہیلیا جاتا ہے کھلی پر رے جتل
تے صدرہ الیا جاتے ہے ہراس سے فل مشتعل کر لیتے ہیں یہی ان اللہ عوادنالیم چھونا اس پر رے بلہ سے صدرہ بیٹا
استرجاع بے اس سے فل ہاسترجع میر العتر ارض: کسی لا احتجان، دل ایسا کی صفات سے ہے فیہ الف
تعلیٰ غیر وحیتے اسندوں کے احتجان یعنی کیا ضرورت ہے: ہواب پس اور اس کا تسلی ہو اب د رسپارٹمنٹ و
لبیلوں حکم بیش عن من الخوفیں قسمیں ہم کر کے ہیں کیہ تکمیل نہ کر کے احتجان صرف کھن کی بے خوبی کی
وجہ سے: تاب تک اس کے لوار تھمہ بھی ہوتے ہیں یہی خواں ہند بند کر کا جس لا احتجان سے کرتے ہیں کیا کیا ہے یا
او سوں نہ کر کر کا جس کو احتجان نہیں اس کے لحاظہ اور امام نہ ہے فر نکل احتجان کے سات مدد ہوتے ہیں۔

تفسیر صوفیۃ: زید ارکو المدح اسی تھے اے یہ اور زینا کیا ہے: فر تکرم ہے اللہ کیا دارکے اوقات کی جانب یعنی خدا کوں ہے
و یادی مشظی لوراند سے مانوں کرستے الی چیزیں گیا اس دریا یا کافر کا لکھا ہے ہم کو حکم ہے کہ اسے دنیا و الہاری یا دن کا واقعات میں
و ٹھارٹ کرنا اور جن میں اتنیں کھلائیا تماز کے اوقات میں: کھاری کرنا بعد کی لوازم یا جانے پر کاروبار کرنا خفت میں ہے کہ
بعقول کا احتجان یا لیا کر کہ مدقی طور پر انہی مہار کے اوقات میں یہ شاخل زیادہ خود اڑھوئے ہیں ملائکہ دوت کا لکب زیادہ آتے
ہیں اور مغلن شریف میں نفس کھلنے پیتے کی زیادہ فدا ایش کرتا ہے وہ سرے اوقات میں کہہ یہ رب کی طرف سے سخت
التحکم ہے ایسے واقعات میں کوئی کوئی کوئی نہیں کھجور کے ہم سب ملدوں ایں
ہمارے سامنے یا کام مرتب اس سند میں بنت لکاریں: رب تعالیٰ ہم سب کامیار گئے۔

وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعْظُونَ قَوْمًا إِنَّ اللَّهَ مُهْلِكُهُمْ

وَدَجْبُوْنی ایک جماعت اسی میں ہے کہ کوئی نسبت کرنے کے لئے ایک قم کر کر اسٹر ہاک فرمائے واقعہ ہے

او چیب اسی میں سے ایک گروہ نے کامکوں نہیں کرتے کہتے ہو ایک لوگوں کو جیسی ایسی اٹھ جو کہ گردانہ ہے

أَوْ مَعِدَّهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا قَالُوا مَعْذِرَةٌ إِلَى سَيِّدِهِمْ وَ

بھی یا ٹھارٹ دیتے والا ہے جس طلاقت وہ کوئی نہیں کر سکتے کہ نہ طرف رب تمادے کے اور

ڈاکیں سخت مذاقب کرتے والا ہے جو یہ ٹھارٹ دیتے وہ کوئی نہیں کر سکتے اسی اور

عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ

۱۰۹-۷۵-۰۹-۰۱

卷之三

تعلق اس آئیت کا بھیل یاد سے پہنچ طبع تعلق ہے۔ پہلا تعلق: بھیل یاد سے اللہ والوں کی آیت قاصی مرشی
وزیر، اب ارشد، وربابت اے سرستی ان سے نہیں بلکہ منی بھض ایسے جرم سے محظوظ رہے کویا مرشی کے بعد
سرنش کا تاریخ، مابین و سرا تعلق: بھیل یاد سے اللہ والوں کے حالت الحکم کا تاریخ اب اس الحکم کا تاریخ وہ فیل
ہے والوں کا، ربکہ جس بُلیں ۴۰۔ مصطفیٰ علیہ السلام پڑھائیں تو انہیں بھض فرمٹ دیجیں جیسا جی انہیں سے
مرنے والے اور بالآخر حمد و شکر ہیں، تھر رببے طبع دربیتے۔ اے تمرا تعلق: بھیل آئیں انہوں ۴۱۔ روا
کہ رب سے طلب اے سُکن ہے اے ان دُوں ۴۲۔ رباربے طراس طراب سے فی کے کہ ہر جو اپنی حد سے بھیل جاتی ہے
کہ خیال رہت کہ الہ والے تمیں ایک حادثہ کے شے ایک حادثہ، اس لحاظ میں جملہ ہے جدا، سے وہ سردا طعن جنون سے
آئرہم عَلَیْہِ السَّلَامُ ۖ اسیں بوس جرم سے دوئے نہ بُلیجی تیسرے سماں حنون شے کہ فلار آیاں ہیں، یوں تو من یا یہیں
کہ آئیت میں ان "ترجیع" بنا ہیں ۴۳۔ رببے چوتھا تعلق: بھیل: یہ میں ارشد، و احمد، و عبیدون فی المسجد، و
یہ عبیدون الفضل ایں قریۃ تھیں سے شہر تھا، اسی ماری سمعی دعا لے صادر بھی تھا، اسی میں اور رب تیار اے ان
شہر ایں قریۃ بارہ بھیتے رہیں، اسی ماری سببے علی گئی تھی۔

تکلیف وہ مزید اس سے یہ ہاں کہ جوں مردخت تکلیف میں اکاہ ہوں اپنے نے فریبا ک مہلکہم سے مردابت
ان بلوی طلب اور معذبیہم سے مردابت آئندی طلب یعنی انکی قوم کو میں تھبت کرتے ہوں جنہیں اللہ تعالیٰ دیانت
اللہ تعالیٰ دیانت بلکہ رہا قبائلے و لاپتہ نور آفتاب میں درج کافی طلب ہے یعنی لاپا انسیں، یعنی انکی طلب دینے والا تاب دینے والا
آفریدیں، یعنی یاد مرفت آفتاب میں طلب سے گھونٹائیں یعنی نماہاں میں لوگوں کو ادا کروں یعنی کافی طلب کی طبقہ اور قبائلے
تھیں ان کا خلاں کھنڈر ہو گاں یعنی قابل کفترتہ رہاں وچ سے تھا لکھاں کھارے یعنی کوچ سے تھاں، تھلکی اور حسیریں
یعنی کی گئی ہیں، مگر یہ تغیرتی ہے قالوا ماعذہ اللہ ویحکم ناگین کا ہواب سے جو انسوں نے ساکھیں کو دیاں
معذرات لے لئی تھیں و صحت کی ۲۷۰ یعنی تھیں پہلی اور دوسری طاری قراصیں ماعذہ اللہ کے قتو سے بے یعنی
تلخی ٹیڈہ کا ضمحلہ سے بے یعنی تم تباخ کرتے ہیں ماعذہ اللہ ویحکم ناگین کے لئے ایک قراصیں ماعذرات کے قبیلے سے بے یعنی
ہدایت تھیں ماعذرات ہے ماعذرات صدر ہے۔ ماعذی طاری اس کے سو میں تھے یعنی ایکیہ آنکھی جس کی وجہ سے گھر سردا
۹۰ یعنی میں یہاں مردرا نہیں اور میں اپنے فرض میں کی دو ایکیں یعنی سکھدی شیوں یہاں میں سرکوبت یعنی اگر قیامت میں ہم سے
ہوں ہو، اکہ ان دو گوں نے ۵۹ اکار کیوں کی تھا تم مرض کرنے چیز کر مولی ہم نے اپنے فرض تھلکی اور کاروباریاں لوگ نہیں کیا تھیں اور
کھا کیا میں تھیں بعد حج العین نے فریبا ک ماعذرات کے قبیل ہیں ۱۱ جرم کا لانڈ کر میں نے نہیں کیا ۱۲ جرم کی وجہ کی میں
لے کر کیوں کیا تھے کیا بھروسی خلی یا تھی کیوں نہ کی رکوت کیا تھی ۶۱ آنکھوں کوں گا۔ تیرے میں تو ہیں، لقاہر تھے
ماعذرات ہے گھر ماعذرات اور یعنی اس کے بعد من آناتب تکریب گھر میں اخوات کے سین اس میں مشال چیں اعلیٰ اس کے بعد
اللہ ایا ول علهم و متقون ۴۷ تھی ایا سری و جہاں کی کی۔ توقی سے مردافتار سے تکریب ہے یعنی ہم ان ۵۸ اکاروں کی
پہنچتے ہیں اس شش دل انش کے تفصیل ہیں، ٹیڈیں کافل ہاری تھیں سے گھار میں اور تھے اور تھے کلیں، خلاصہ یہ ہے کہ ہاری
تھلکوں معاوکہ تھبت کیا ہے اس پر اڑ کرے کہ تب ہم انش تھل کی ہاں گھوسی سرخو ہے جانیں گے بھر تھیں۔
کرنے کی کارڈ ایک خیال رہے کہ ہم میں میں کیے ہیں ملک ایم ہو جنم کے لئے میں ملک ایم ہو جنم کے لئے۔

خلاصہ تفسیر الہدایہ میں گرد ۲۷۰ کے تھے ایک بڑا و فکار کرنے تھا جو دنہ دنون سے ملکہ وہ گھاکور اپنی بہت
میش کرتے رہے جی کہ وہ سرے میں پڑے گے۔ اپنے ہوں کے درمیان میں ایک ارجمند تیرہ وہ حضور نے خاصی
اقیار کی تھے تو خود فکار کیا انہوں نے کوئی کیا آسمیں میں ان آخری ۱۰ گھوں کی گھنکوں کا کہے جو انسوں نے اپنی میں کی
چنانچہ خاصی رہے والے میں سے ہے لے کر تم تو گل ملکی بھروسی کو کیں سمجھتے ہیں کی تھیں وہ قوت کی تھیں وہ قوت کی تھیں
کرتے ہوں یہ بُوُں ایک بد کاری سے باز تھے اے نہیں لند تھلی یا تو اپنی بلاک کرے کیوں کو سخت سیستہوں میں گرفتار
کرے کاں کے کرقت پر دے رہے ہیں کہ اپنی ہیں کچھ نہ کچھ دل آنسو لابے تب بھیں ہے لے کر ہمارے اس تھیں سے
دو تھدیں ایک تھامت کی کھلاسے ہیں اسکار بھر تھل کی ہاں گھومنی ہے کہ سمجھ کے کہ مولی ہم نے پاہڑ میں اور کردا تھیں
لوگ نہ ملے دوسرے یہ کہ ٹیڈیں سب ہاں میں سے کوئی ہاری بھاتمان لیں اور اس حرکت سے قی کے حقی میں ہوں
فرسک ہاری یہ کوشش مٹا کر لئے ریجیک نہ جائے گی۔

فائدہ ہے اس آئندہ کر کے سے پڑھنا کہ ماضی ہے۔ سلسلہ کا دوسری بھرپور بکاروں سے ملکہ نہ تباہ کرنے کے ساتھ گلٹے رہنا خوبی کے اس میں لذت بشریت کے کاروں پر جو غذاب تو سے اس میں یہی کر کر وہ بلوس جنگی کدم کے ساتھ گھن کر بھی ہیں جسیں ہی ہے یہ قاتمی اسرائیل کے اس بند کوہہ بالا میں ماضی ہوا کرتا ہے میں خارجیوں سے ملکہ اور کے رب فرماتے فلا تقم بعد الفکر مع القوّة الظالمین و سلسلہ کا دوسرا بھروس قوم کی براحت سے بھروسی جانے والے اس کو تخلیق کر کر نہ موٹی اتفاق کر جائز ہے مسح نہیں یہ قاتمہ لم تعظیزون سے ماضی ہوا اس کا میں تخلیقے خالصی انتیار کی گریب ہے اس نہ موٹی عذاب یا حکم بخوبی فریاد رپ فرماتے علیہم انفسکم لا یضر همکم من عنن اخلاقیتیم سیر افلاکہ میں میں اپنی فراست سے قبیل اکہدہ کی یات جان لیتا ہے یہ قاتمہ اللهمہ لکھم سے ماضی ہوا و کوچھ اپنے اپنے اسرائیلیوں نے جان لیا کہ اس کی عذاب آئے والا ہے اور اپنی ایسی ایسا حضور اور فرماتے ہیں انقواف راستہ المقوم فانہ نیاظنی مسیح کی فراست و اولیٰ سے ڈر کر ہدید کے قورے دیکھا ہے چو حقاً کا نہ ہے سا بکیں کی ہدایت کاروں کے ٹھار سے ارضی بندھی بکار ہے اس نے ڈر جی اس نے اپنے حکم بیا عذاب نہ ہوا یہ قاتمہ اللهمہ لکھم سے ماضی ہوا اگر وہ اس نے ڈر جی تو اس کے حلقے پر رستہ چھمٹ کر ست پانچوں قاتمہ نہ جس میں یا جس قوم کی براحت سے ناہیدی ہوا اس کو بھی براحت تخلیق کیتھی دھکر کر جائز ہے اس کے دنیا بیوی اور غزوی قاتمیوں کی بیوی ہے یہ قاتمہ صفتہ الٰہ تندھم لا یؤذ هم کے دن بھیں کا ہوں جس میں اس تخلیق کے فوائد کا کہے اُنلی فریادی تریجہ خدا کے ضرورت ہے جو جعل اور اب سبز دلیر حم کفار کو ان کے مرستہ وقت تک تخلیق اسلام کی ملاکوں کے تخلیق فرما کر آگی کا ختم اللہ تعالیٰ قلعو یہم و علی ممعدهم اور ان کے حلقے خیوے دی گئی جسم واعملیہم ملکتہم الٰہ تندھم لا یؤذ هم کے دن جھوٹ اور سے فریادیا بیویہا ایشیں دلیع مازلی الیکھن دیکھ چھٹا کوہ ملیے اور کن کو تخلیق کرنے سے اکبر جن وہ کوں کو قاتمہ اور کر میں اور تخلیق اکابر ضور لے گا یہ قاتمہ میں صفتہ الٰہ بحکم سے ماضی ہوا اس اس اس اس کے سی ایسی ایسی قسم میں عرض کر کے دب بخالی سا پانے کی بھرپوری سے فریاد مساعیلیہم ملکتہم الٰہ تندھم کیوں جو مساعیل مساعیل کھلکھلے فریادی کر حضور ہر کو اپسی تخلیق فریادی اسے گا اکثر بھیس مرینیں کاظم کرے اسے قسی و بوسی ای قیمت مسوارتی ہی۔ سماں والیں فارم کر دینے سے بد تکار کے ایمان سے باکل یاوس نہیں ہوا ہماہنچ جب تک کہ اس کے کوں مرے کی ہی نہ چاہے اسے تخلیق تکوہ مطلق ہے وہ اس کا ہبہ امداد ہے یہ یہ قاتمہ العلیم یہ تقویت سے ماضی ہوا اک برخیں نے کام کر شاید ہے اکابر اور کمیں جن جہاں اگرچہ اس اسی کے لئے اسے یہی ہے گریب کی رحمت سے ڈر جو اس

پس اعتراف ہے کہ قتل نے ساکھیں اور بیٹھنے والوں کے مختلف قول اعلیٰ کے کرتا ہے کسی کی مدد فریاد انہیں سے کس اگلے درست خالہ ایوں اور تجھے کہاں پہنچا تھا ان سے مل جائی ہے۔ جواب ہے: والوں کام درست ہے کہ مل جائی گی جائز حقیقتی تجھے خدا
تھی اُنکو لے والوں درست تھے اس لئے کسی کی تردید نہیں فریل۔ وہ سر اعتراف ہے کہ ماں کی کوئی کیسے مضمون ہوا اُنکار کروں

پر اندھا باب تسدیق ہے کوہ ملک ہر سے دلائی ہے تو یعنی حق اپنیں کا خیر قی کر جائیدا کیونہ نجاح و بس کا ہے اب انگی عادوں میں کدر کیا کہ ان کی فرماتی ہی سونم کی فرمات المام ہی اب تھی ہے پانچوں ان کی یہ فرمات بالکل درست ہے اور میرا اعترافہ بن لوگوں نے کمال مہال کھوما و معلمہ ہمہ اکتا و رذاب ایک ہی جیت ہے اور کسی کو ارشاد فریلا۔ بواب اپناں کا بھی تصریح گز کیا کہ اکت سے مراوبت اپنیں فارک جاؤ اور رذاب سے مراد ہے اخودی رذاب اپنا آئی کے لفاظ میں حوار میں چو چھا اعتراف صورت کے بعد انکی کوئی آپاں کے بعد آئیں تا پہنچنے لگدہ بواب اپنا نکل بدل مقدرت میں اتنا کے مغل شاہی ہیں بھی یہیں کہ الگی طریقہ ای ورثہ کی بارگاہ شپ پیشے اس لئے اسی فریلا بالکل حساب ہا۔

تفصیر صوفیات: جن روحاں میں کہہ والوں کے قول میں اصل ہے اس میں سے ایک حدیث ملتی ہے اسیں۔ رخصت پر عمل کیا کہ جن کی رخصت سے بھی ہوں تو تخلیق کرنے کی رخصت ہے اور وہ سری رخصت میں سطین نے خوبیت پر عمل کیا کہ یہوں کو بھی تخلیق کرنے کی ارادت سے میر کر کوئی رخصت ہے جس نے اسی کی امید ہے پہلی رخصت کی مغلب ہے سری کو پہلی رخصت اخواز اخور کیا ہے۔ پہلی رخصت میں ما جین کی تکریم گوئی پر میں اور دوسری رخصت میں لفڑی تریخ پر چھپا چکا ہو کر پہلی رخصت کے مت نکلا ہوا ہو دیا ہے اگر وہ بنت اپنی خلخت رذاب و لوریا کی بھی کیا کریے اسی سری خدا کا زیبل و خوار کیا کہ ان علی اضیں دردہ پر الایا پھر صد میں اپنیں اس طریقہ بیکار فریلا کر ان کی نسل بھی سمجھی ہے اسے دلوں کے مند سے نالی ہوئی بات ۴۶۷۔

لوگوں کی زبان اللہ کی تکریم ہے کبھی شمشیر ہوتی ہے۔

اطلاقیہ: بخاری مسلم میں کہہ فرق کے ساتھ قصاص اعلیٰ کے پیغمبر میں روایت کی کہ رجع نے کسی اونٹی ڈالتے تو اسے بوزی کے ساتھ قصاص ڈالا اور نہ قصاص کا تکہرا اور اسیں اس نہ ملے مرض یا الا والتقو مشکجا الحق لا یکسر ثبیتہ اند کی حم رجع کلات انسیں تو اپنے سے گا۔ حضور الورتے فریلانی اکتب اللہ اقصاص ڈب افس نے میر مرض یا الا والتقو مشکجا الحق لا یکسر ثبیتہ کی اسی وجہ سے مسونی کی آخر کار و مقتی لے جان نہیں ملکوں کو لیتے ہوئے فریلان نے فریلان عن مباداللعن من لوا قسم على اللخلاف براند کے بعض بندے ایسے ہیں، اگر ان کی حم کمالیں اند ان کی حم پر میری فرمادے۔ صوفیاء زرام اس حدیث سے متعلق فرماتے ہیں کہ حضرت افس لامضہ الورتے مرض لامکار اللہ اند کی حم رجع نے والٹتے جائیں گے فریلان مالیا اور میں بکھر ٹھیک ہو جائیں اور یہی۔ حضور حضور اخور کا فریلن ملی شری قانون ناتا نے اسے قبہ درب مقابلہ نے۔ تقدیر قبول کر لیا اور رجع کے انتہی گھنے کتاب صدر الورتے فریلان اور بعض اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ پر حم کمالیں و کھن پر میری فرمادے تو اسے افس حم کھلی قی کی اسے پوری کر دی یہ بندے مجبول کیا ہے۔

فَلَمَّا نَسْوَاصَدَ كَرَدَ وَأَبَهَ بِجَهِنَّمَ الَّذِينَ يَنْهَاونَ عَنِ السُّوءِ وَأَخْدَ

یہ سو حکی کے ۱۰۰ صفحے کے تین سو حکی کے تین تھے۔ جس کی تو خاتم دی جائے اور کوئی دفعہ فخر

بھی صراحتی تو تھیں میں تو قصی کیا تھے بلکہ دو تو برقی میں سو کرنے تھے

أَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا يَعْدَابٌ بِمِنْسُرٍ پَمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝ فَلَمَّا

بر قی میں سے دو بھرپور بارے ان درکن کی جگہوں نے علم پرہار ملا۔ خدا نے دو طبقے کو رکھا۔ اولے طبقے کو برے دعا میں بکرو۔ دو ان کی ماضی ساقی کہا۔ باصرہ بھی ایکوں نے

حَتَّىٰ اَعْنَمْ قَدْرٌ اَعْنَمْ قَدْرٌ اَعْنَمْ قَدْرٌ اَعْنَمْ قَدْرٌ حَرِيْسٌ ۝

لیکن اسی جس سرکشی کی بھروسے اسی سے کوئی سچی نہیں لے سکے تھے۔ رسمیت کا ان سے کوئی جواب نہیں اور وہ

منخت کے حکم سے سرکشی کی جنمے ان سے فرمایا جو جائز تھا۔ اور اسی سے بھروسے ہوئے

حعل ایسا بھیل جس سے پدر ملن تعلق ہے۔ سلا تعلق۔ بھیل یادوں اے سخت جرم اور مل کی
شترین سرکشی ایسا بھیل ایسا کی سخت سرکشی سے وفادیتی جاری کے لئے بھی اس کے ایام و نیجے ایسا
طعلہ۔ بھیل ایسے اس دو کھانے کا۔ دیکھو جو وہ لام جم میں بخت تھے۔ ان کا کاربز سے محکما تھا۔ اب میں دو توں
گھوڑو جھاؤں کی نیکت ایسا سے۔ قیر الععلت۔ بھیل یادوں میں ساکھی کی ایک قیمتی گولیں ہوتی کہ انہوں نے مہاتا
کے ان ٹالکاروں کا شکل حلی بارے کا بیان کی جیسی کوئی کے غور ہوتے تھے۔

قیسے فلماسواما فکرو ایساں فرمان ماریں ف۔ میں فوراً نہیں بلکہ۔ معنی ہے کہ نہ یہ ایسا کہ اپنے
و رہا ہے خدا شرکت۔ وہ اللہ سے سوت ہے۔ سے جو ہے ایسے ایساں۔ معنی جو کا اسیں مقابل ہو بلکہ۔ معنی ایسا کو اور اس کو
سانت (حعل) کیوں کیا ہے۔ کیا ملے یہ شکرانہ۔ ایسیں اس جل سکن گئے بلکہ لاپڑا۔ کے تھے ان سی سخت کا ان سی بھیتے
شکار پر ایسا۔ رست تھے ملے سردار وہ خدا سخت ہے جو وہاں گین کرتے رہے۔ خدا کو تھکرنا وہ تذکیر ہے جس
لہذا رہے۔ سخت نجات کا۔ وہ خدا۔ جب تکمیل کا دھری میں کی سمجھتے جانے پر جو درجہ ملائی کہ اس سے۔ اس بے پرواہ
سے۔ ان سختین میہوں نہیں المسوود۔ مہلت لیا۔ جا بہ انجینیوں ہے جاتے نہیں کہ اس سے نجات۔ میں ہوتے
ہے۔ پھر ایسا۔ میں جانیں۔ میں پھر نکات پیدا کرنے اس اوقات۔ پہلی بھیں یہ۔ اگر مذکوب ہے کہ ایسا ان میں سے
نہیں بایسہوں ہے گی۔ میں دو کھانے کیاں میں دو کھانے کو رہا۔ میں دو کھانے کو رہا۔ میں دو کھانے کو رہا۔
اے۔ اور نا گئی۔ یہ لکھتا۔ میں میں اس سے بچتا۔ میں سے تھی کہ ان سے نکلوں سے کافی ایسا۔ اور وہ۔ خلوں میں جاتے تھے بس اس
کے نام اور۔ تحریکیں جان۔ اس۔ میں سے اٹھا۔

اطیفہ ایسا بارے۔ مہلت مدد اس ایسا۔ مہلت نہیں کہ اس کے خرچ میں سا تھیں۔ ایسا اس اور پیشہ۔ میں سے۔

اپ کے آذو کر کرہ ملائم جتاب عرض سے عرض کیا کہ آپ پر صرفے مل بات فدا ہوں وہ لوگ بھی ان شہروں کے محل سے
بزارہ علترتے رہ بھی تھی کرنے والوں میں داخل ہیں اس لئے رب خلیل نے اگلی بیانات کا ملیدہ ذکر تھیں فیصلۃ الدینین
یعنی ہونہ میں یہ دو قسم تھائیں: اقلیں اسی چورخڑت اہم جگہ بھتی خوش ہوئے اور بکسر کو ملے (تھیں جو ز) مطابق بیان
اور کئے گئے بیان اس اسکتھ بختیں اسکتھ وہ اتنی ساکن بھی بھلپاگے (حدائق خالان د تھیں) عن المسوغش
سوہ سے مراد ہوتے کہ ان کا لارے والیں اسکتھ ایم جبارت صرف سے اندھیجنیاں اور قلمانیوں کی جو
الذین ظلموا اراضی رائی کے ہمین چیز ظلموا اراضی رائی کے سمجھی میں ہے جنہوں نے ظلم کرتے رہے کیونکہ
اسوں لے صرف ایک بار خلاصت کی تھا بلکہ حوصلہ کرتے رہے تھے رسالت سے حوصلہ اراضی کی ملیں ہی مغلب جنہیں۔
مبارکت خلق تھے اخفتناکے ملاب۔ عین سرابیمیں بھتی قلمانیوں بدقافت انکلیں ہے ملاب ہے جس سے۔ عینی شد تو
تھیں بھیں۔ عینی شدیں بھیں بھتی خلماجیوں کو حملتہ اسیں گلدار کیاں میں اکثر بت کرہ ختنہ اس کی اعتماد اور
یہ ہے کہی غلبہ بذریعت کے سواہ کیوں اور قضاۓ بیانیں بھاری و فیض جسہ میں بکاری بھی بیان اسکے تباہ بذریعہ کیاں کرے اسکے
کے گھے کیوں بھکری عذاب آن کے لیاں کی سزا اور ایسا کوئی بذریعہ کیاں کریں کیاں کی سزا اور ایسا کیاں کی سزا آتے
ہے بھل ضرر نے بڑیا کہ اس سے وہ اسی بذریعہ کیاں کو علف تھیں بیونیو آئیں ہے اس کے لئے اس کی تحریک
گر سلا احتمل قومی ہے (دیکھو تھیں بیڈاری۔ درج العالی، غیرہ) بماکانو ایمسقوں۔ مبارکت خلق تھے اخفناکے
اور اس کی وجہ بان فراری ہے۔ عین کے سمجھی اس کے اعتماد احکام پلٹپارے میں بیان ہو گئی تھی اس وجہ سے ہم نے اس کی
حکمت ملاب میں بھاکیا کہ وہ حوصلہ رہے فتنہ دیگور اور باتیاتوں میں بھاشت۔ کسی ناچ کی بات پر کان ہی دوہب تھے
فلمامعتو لعماہنہو اعنتہاں قربان ملائیں اس کے درست جرم کا کرہ ہے محتویا ہے معتوی۔ عین سرگل کیا مقابلہ
یعنی پلے تو بزرگوں کی وہ عدوی شکست سے صرف اپر اور رہے ہم نے اپنیں فیصلہ وی جب انسوں نے اس اسی میں سے
فائدہ اٹھایا اور اسیں کا مقابلہ کیا پہنچے جنم کو اپنا کیاں کیوں عدوی شکست کر رہا۔ لہذا لیاں اور سرگل کیں قرقی ظاہر ہے۔ لیاں
یعنی پس پوچھ گلہ کی ملکی بیوگی ہے اور سرگل و طفیل آخوندی بیوگی خیال رہے کہ عماہنہو میں ترک ہے شدید ہے
اصل مبارکتوں میں ایں ذات لورے بے عول کمی ٹھکری گئی ٹھکری گر کرے لے اسی اعلیٰ قتلالہم مکونوا فرودہ خصیین =
مبارکت قلماعت اتوی جراحت قلمائن قول سے مرا جھوٹی فربا ہے یہی افلاخ ایشیاں یہ قول المعین فیکون
میں قول سے مرا عترتی قول یعنی ارادہ کرنا ہاتھا ہے یعنی ہم نے ارادہ فرمایا ہے لیکہ وہ بذریعہ جانس قول علیمی مولوں
(علیلہ و کبرہ خیر) قورہ تک ہے لورا ایم کر قرہ ہے اس کا مرثی قرہ ہے وہ کسکن سے اس کی عین قورہ تک ہے کے
کسروں کے سے جیسے قرہ کی تھی قرہ ہے (دین ایمان) قوی عین فردر لور قرہ عینی بھی بذریعہ خاصیتیں ہاتھ پر شام
سے۔ عین رکا اور حست سے دار کا پاہنچاڑا خاکیں رحمت الہی سے در ہو جائے والیہ قرہ کی صفت ہے اس سے معلوم
ہو سکے کہ قلم بھر بذریعہ تھے گے یعنی اس کے بخان قرہ کرے گے اور یوں ہے سور یا حدفاہن ہے کہ اسے

ول بندر یہ ناگھوڑا پئے گے تبدیلی محلہ: ہوں بکد تبدیلی ول، ولی مکروہ قتل بالکل بال۔ ہے (رون الععلہ) تو یہ جملہ دیکھو (ذیل رہت کے ندر سارے چاؤ دلوں میں زیادہ بکد اور ہوتے آج انل بورپہ اسے اس سے منہوں کے کام لیتے ہیں تجزیہ زندگیں ادا کھان والیں ایسے ہے۔ تبدیل ہیں وجہ ایمت قول شیخ کرتے پیر صرف ان شکاریوں کے متعلق فرمایا کہ ان کے ول بندروں کے ساتھ کوئی لڑپنے خلاہ ہے؟ یہی سمجھ ہے کہ ان کی تفہیں بندروں کی کوئی لگبھی سوا وحدت کے کم طبقے ان سخن مرد نہیں لیا۔ ذیل رہبے کہ بندروں کو لوگ پہلاتے ہیں ان سے محبت بھی کرتے ہیں تکہ لوگ ایسے بندر ہے کہ ان سے اولیٰ محبت نہ کرتے ہو ایک دوسرے در کے اس لے خاصیتیں فرمائیں فرمائیں لھٹنے فرمائیں ان کے جسموں سے الی بیدار آتیں کہ کوئی نہیں اپنپاس نہیں لھرنے تھے اور جمل خاصیتیں فرمائیں افل دست ہے۔

خلاصہ۔ تفسیر ابن القاری بھی میں نے پس اسلام آتی ہے کیا کہ فتحت کرنے والے اٹھیں کی فتحت سے پہلے پادھ کے جب ان کی بے پناہی مدد سے پہنچنے میں فتحت کرتے رہے تو یہ برادر خدا کرتے رہتے انہم نے فتحت رئے اہل کو ان سے چڑا رہتے والوں کو اعتماد سے گھونڈا رکھا اور خالی دہاریوں کو ان کی نافرمانی پر رہنے کی وجہ سے بے اعتماد میں گرفتار کیا۔ ہنلی یا بکاری یا فیضہ کو حب و اس نے ہی جرسوں سے بہانہ آئے گھونڈو، علم خداوندی یعنی دھرکی مخالفت سے اور بھی زیادہ سرکشی دے گئے کہ ناگین ہذاق اذانت فلک اپنے ہرم کو اپھانا میں کی فتحت کو خدا بھتے گئے تو ہم نے اسیں بندرا رہا کہ کا اولاد فرمایا چنانچہ ہم تے فرمائیں کہ اس جان بندر اور بکاری ایسے نہیں کہ لوگ تم سے محبت کریں، حسکیں لیں پر درش کریں بلکہ ایسے بکاریوں کے لئے کہیں کم ہوں کاریں اپنپاس نہ ٹکڑے رہیں۔

تفصیل و اقتضیہ: تپتے ہیں جو جانہنے کی اسرائیلی بخت کوں ڈکار خفت حرام تاکہر کی طرف سے ان کا ختنہ اشکان یا ہواں پختہ کے دن ڈچھیلیں، متیواہہ سمندر میں سوارہ ہوتی تھیں سلسلہ سمندر ڈچھیلیں کے مدد سے جیا، وہ ہاتھی جس پر جعل بخت گزار اک ڈچھیلیں خاکب ہو گئیں جرس تکمیلی تو یہ لوگ ہبر کے رہتے ہو رہے ہیں میں ایک آدمی نے بخت کے دن ایک ڈچھیل کارس کے درمیں میٹھوڑا ہوا اباد ہمارا راستے سمندر میں پھوڑو تو انکو حماہا کا کو سرا ناہدہ کلادہ سمندر پر ایک کل میں باندھ دیا جس سے دو ڈچھیل بھاک نہ سکی بہاری دھانکے کے دریہ اور اوار کے کوں اتے چکلایا تو غریکیا کہا۔ اس کاہر ہڈا ب آنے ہے یا شکری مذہب کوئی نہ لیا اسکے پختہ ڈچھیلیں اس طرح شکار کیں پھر بھی مذہب نہ آداب اشکنی مذہب نہ آتا لیکن ہون گیا امام طوریں لوگ اسی دھماکے کے دریہ خدا کرتے گئے اور ڈچھیل کی بہار اسونو نے خیل کیا کہ دھماکے سے ۱۰۰ کرنے میں دھواری ہوتی ہے تو سمندر کے قریب بہتے ہوئے حوش کھوئے اور ان کے دیوبھار کرنے لئے جیسا کہ ابھی ڈچھیل آتی ہیں تو کیا آپ ان ڈکاریوں کی تھیں جس بیان بالاتفاق ہے۔ قوی یہ ہے کہ جزوی رستہ بھتی دلتے ہیں کرو دیں گے دو سرب دو کردہ بیتیں ساکنیں اور ناگین کی تھاریوں کے ڈکاریوں سے پہلے گئے ٹبلیوں پہنچانے ہیں دو اس کچھی ایک دن ان لوگوں نے دھماکا، جو ارکے پیچھے تھے تو کوئی ڈکاریوں کے ٹکلوں میں بکھر کا دبارہ تو بہت ڈچھیل ہل بے نہ کسی کی اولاد تپتہ دن ٹوپ، تھاتیں دفع اپنے چھ میں دیکھا کہ اس طرف نرسیدہ در غرضے پر ہے۔ ہیں جو طرف دوڑتے ہوئے ہیں اسیں یک کوہاں کیپاں، مہلاتے آنکھوں سے تسویہات آئے ان لوگوں نے کماک جو لہ بہر قوم کو منع کرتے تھے تم سے

پنار سے کرم نے تاریکی مل دی۔ بعد کچھ بُنے پہنچتے تھے گرس سے کچھ بول شستے آفراد میں دن کے جد ہاک نو دیے گئے یہ وحدت میرزا مسلمان کے نام میں ہوا۔ قصیر دری المعنی دری العین نامی تھے۔

فائدہ تھا اس آرے سے پند تاکہ مصل ہو۔ پھلا فائدہ مکاری امراء یوس نے، گرم تھے جس نے اپنی رہائی میں پسل گرم تھا کہ اصول نے ہمیں کی تھیت کی پروافیں کی ان کی ہاتھ پر لان بنی دھڑاں میں اسی پر ایک قدر فیض آیا۔ گران تھے میں مساکن کی محنت رہے اور سب یہ کہ بعد میں ان ڈالا جائیں۔ اپنے گرد میں ان ڈالا جائیں۔ گے نامہ قلمانسوار۔

فلماعتوں، وجہ لعلہ راستے حاصل ہوا۔ جیسا کہ وہی اس آرے کی تحریر سے مصل ہو۔ وہ سرافراز کو وہ وجہ قتل بگرم کو بد نہیں پکڑ پسند کیا۔ مصل ہے۔ مگر کاپڑ بھر جائے تب کہا تھے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے ماسک ہو۔ اسکی وجہ پر کہ رب تعالیٰ مصل سے دعویٰ کرے۔ لیکن ایسا ہو تھا کہ گاؤں میں انسان کو دعویٰ تھا۔ مفتر رب تعالیٰ کے سخت حساب پاٹیں تھیں تھیں اسی تباہی پر فرماتے۔ فلمانسو اما ذکر وابہ فتحنا علیہم ابواب حکم شیخ میرزا فائدہ نے مغلیں کا ہوں تو۔ کس کا درود میں اسے الگ رہے اثناء اشہدہ خدا سے گلوبورے کی یاد کے انہیں اللذین یہوں سے مصل ہو۔ ایسے ہوں کے ساتھ رہا خدا تھا۔ پھر تھا فائدہ جذب میں صورتی تبدیلی تھے کہ کئے ہیں مغلیں بکار واقع ہے یہ قائد مکونو افرودہ۔ مصل ہے۔ مل تبدیلی درون میں ہے جنی دعویٰ اسی ملک کے تھے میں اس میں تبدیلی اسکے بینی بدن اسی ملک نے مل تبدیلی درون کئے ہیں لوگوں کا تقدیر، طرف دن رات ملک کی تبدیلی ہو گئی۔ وہی تھے جسم اسیل تبریز میں میں جاتا تھے جو اپنی لوگوں کی لفڑی اور ہزار ہزار نے جاتے ہیں ان سب میں تبدیلی درون تھیں۔ سویں علیہ السلام کی، انگلی سانچ پن جاتی تھی اور پہ سانچ پلٹی۔

ملکے نے لوگوں کی لفڑی درون کی میں مسخ ہو سده انسانوں کی سی کجھ جو درکھتے تھے اپنے اونچوں تو پہنچتے تھے ان کی ایسیں کھنچنے کی کوہاب نہیں۔ سکھنے کا اسکی یہ جیسی دھوکی تھی کہ کلیف اپنی اتفاقاً محسوس شہقی کو رور بیٹھ کیفیت خدا کی کہ آیوں کے لوگوں میں یہ بات نہیں تھیں۔ جاگری ہوتے اسیں خیری نہیں ہوتی۔ کہ ہم کی انسان تھے اسے یہ جنم تھا کہ یہ سے ہم کو بزرگی۔ ملکے نے قوم کا ہے اس کی نسل نہیں چلی چھڑ دیں۔ بعد بالک کوئی چالی ہے صیار صحت شرط میں بت لفڑا ہو۔ وہ دروس قوم کی اولاد میں سے نہیں دوڑتا زاری کی۔ ملکے نے جس صورت میں اس کا خلصہ مل کر جلد اس کو کپڑ کر لیا۔ اس ہو کر وہ مورت بھرت دفاتر کارے اور اگر خدا جاذب نہ کیتے تو مورت بھت طلاق اڑا۔ اور اگر مسخ سور کا انسان ہی رہت جیسے میں قلبہ خلی، اس کیا کہ ان قائم جیاں ملکی تھیں لور دلائل ہمارے قلوبی میں طارط کرے۔

پسلا اختر ارضِ ایں آجس میں دو۔ فلمارثہ ہے ابھے من اپنی جاؤں کے۔ پیو جسے لارن جگاری نہیں جاؤں ہیں نہیں۔
خدا بکایا ایا اور سرائی فلہ اب یا۔ جوابِ الہی تسبیح ورضی کیا کہ اس کے متعلق میں نے دو تکریں الجھے کے

وہ لوگوں جیسے کسی اختراعی ایک علی ہی کی بینی نہ رہتا جا اس صورت میں فلماعت تو اعلیٰ آئی تھیہ کا تفصیل ہے
وہ سرے یہ کہ پہلے جو تم تینی نسیانی میں سزا لاتا۔ یا ان ہوئی۔ پاری چما بارہ کامل رنج و فم، فیروادور سرٹی کی سایدز، جان ہڈ
و سر اعترافیں نہیں ارشاد بے قلمانوسا وابدہ جوں گئی یہ لوگ بھولے کیے تھے ناگین ہر قریب اون کے مذاہ محکمت
کرتے تھے نہ ہوں جو کہ سر اختراعی دی جائی جوں اور خطا معاف ہے پر اختراعی جوں ہے سراکنوف، یہ کی۔ جواب ہمیں ہم
لے تھیں مریض کیا کریں نسیان۔ مخفی لایا ہو لکیتے اپر و ایسی سے بحاذن عالمیہ ای وہ لوگوں اعترافیں اسیں اوار ڈھنیں ہوتے۔
ذیال رہے کہ بھول اور خطا کی معلمان اس طبقی کا ان یہ گزشتہ درج میں اندر ہمیں پکڑ چکے ہیں جس سے وہ
بسا توں ہے اور امتحان کرنے والوں کی بہادروں خدا کرنے والوں کی سزا تیری۔ بحافت یعنی خاص شر رہے والی بحافت ہایا جان
ہوا۔ جواب تو یہ ہے کہ ان کی بھی بھلت ہو گئی ہو گی یہ نہون من السوعی۔ بحافت میں واظل ہیں گلادے میں کردہ
تمن طرف ہے اور تائیجا تھے اسے زینب سے اول سے ہنڈل سے پیارہ وہ تھیں۔ ہنڈل رہے کام طریں ہر دشمن حملہ کیا
یہ قول ہے کہ ساری بھی بھلات یا گئے سید نامہ اللہ ان علاں لواہ کو فرمتے تھے کہ وہ ہمیں گرفتار ہے اس پر اس پرے
میں غار، شیخ احتیار فربائی پر برہمن فوج کو کہا تو فربا کار کن کی بھی بھلات ہو گئی۔ چو چھا اعترافیں بیس ارشادوں کا ہمہ نہیں
ہے فیلیا کہ بدرین ہے۔ یادو خواہ اپنے ارادے سے بدرے ہے اگر بستہ یہ فربا کو گرفتار ہے، استحواب ہم۔ اسی تکری
میں مریض کیا کہ بدل قلماعتے شری عالم مراد نہیں بلکہ تھوڑی علم مرلو ہے لیکن اردو فرمائی جیسے ان بقول لمکن
فیکون الماء میں نہ تو ان سے خاطب ہے نہ ان کے اختیار کو بدل پا چکوں اعترافیں، ان دونوں کے دل بندوں نے
طرن ہے کچھ کر دے گئے تھے کہ ان کی صورتیں بندوں کی ہی لوگیں یہ تو ہوش میں سکتا (مزائی و نیز) جواب ہے اس
آیت کی تحریر میں لکھ تھیں لکھ تھیں ایک طرف سے ایکی کہ قرآنی گیات قرآنی الفاظ کو خارجی متن سے پہنچنا سخت ضرورت
ہے اسی میں وہن شریعتی فتح ہے جو ہے کی صلوات و صوم، حج و روزہ کے ائے اپنے منی کرو۔ ساری جماعت شتم ہو گئی۔
وہ سرے یہ کہ بدرے بدقہ قوف میں ہو تو وہ سارے بندوں سے زیادہ ہاں اک ہو کہے تھے جسے کہ بدقہ بیٹھے ہیں تھے
چوباب ان کو ہے بدقہ بیٹھے کے کیا تھی۔ جو تھے یہ کہ پہلے بھی اور بعد میں بھی کفارنا ہوئے اور اسے رہیں گے اور
خوبیت سے ان کے متعلق فربا کار بدرے بھلو کیوں گرفتار ہوں چھٹا اعترافیں ہیں ان کا بیدرن جو چانپر ملک ہے اُڑی
اوک دلچی بدرین گے تھے وہ آریوں کا اگوں (اختیار) و درست ہے کہ پہلے مارے انسان ہی تھے بعد میں اپنے اعمال کے متعلق
خنک چوڑن گئے اُن نظر ترے ہیں اب بھی انسان چیز محل کرے گھمکی ہوں ہیں آؤ۔ گھم جواب: سخت ضرورت
باکل حق ہے کو رواؤں باکل باکل۔ چند جوں سے ایک یہ کہ سخت صرف صورت کی تہذیبی ہوتی ہے جو کہ میں بلکہ
واقع ہے اور اداہاں میں تہذیبی روح کی ہوئی ہے کہاں ہکن ہے۔ وہ سرے یہ کہ سخت صرعی نسل میں پلٹی کو اداہ
میں اس چادری نسل پلٹی سے۔ تیرے یہ کہ سخت میں صرعی کو ایسی پیشی زندگی اس زندگی کے ملادتیا وہستے ہیں جن پر وہ
بیکا تا اور کلیف گھوں لرتے ہوں، لکھا تین سلا کہتا ہے کوکل نیں سکلا کو اگوں میں یہ کوئی بیات نہیں اداہ کو جرم
کی مراکن سمجھے گمراہوں سرا اختراعیں عن سمجھ۔ تھے یہ کہ سختیں مغلی کی تہذیبی قدرتی طور پر کلماں اداہ است ہوتی تھے۔ اک

لئے قتے را خدا دھان کر تو گے صاحب دے دے مدد و مدد
قوم شیبِ آنکھ نے پر قوم بول اخلاق کرتے ہے بلکہ ای گی یہ جنگیں کلائیں مگر جو گرانے نہیں کوئی کو پہنچاتے مذکوب اُنہیں
آخھوں اعتراف اپنے ہے اگر خود سخت ہے پہنچے یہ ہو تو اس کا لائل ہیں رہے کیا جیسیں اُنہیں اُنہیں تو محنت سخت ہو گئے کہ اس کا راست
پیدا ہوت طلاق۔ چونکہ اگر خود سخت ہے کار انسانی ہر بے شانہ بھروسہ تھا انہوں نے کوچھ سمجھ دھل ہو گیا لائل ہم ہے
اور اگر انہیں کی خالی نہ رہے تو اگر ہے جان لگزی پھر جن گیا ہے تو محنت سخت دفاتر گزارے یعنی اسٹاف کو پتھر بندی کی خالی
اگر جو لوگون گیا ہے تو پوری کوڈہ وغیرہ میں ہو گیا ہو تو غیر میں ہے انسان کا لائل ہے اسکے منظہ درمیان رہتا ہے اسکے لایل ہے نالن ٹھیک ہو گیا
اور سچ لائل کی سخت طبقیں کل ہے۔ قلیل ہے کہ ۷ حضرت سلیمان کا لائل جاتی ہے ہو افغان حضرت علی کی سب نہادِ محل
ہے انسان کا لائل کوئی گھنست جاتی ہے فیر میسر میں ہے اسکا کام وغیرہ میں ہیں۔ تو اعتراف اپنے نہیں قرۃ کے سماحت
خاصیتیں لا کر کیں ہو اجنب و مدنہ والی یعنی گئے کو تو اسے ہوئے خودی ہو گئے۔ جو اس کا گھوپ ایسی تحریر میں ہے
کیا کہ بدر دوں کو یعنی واکہ سهل لیتے ہیں اُن کی غطرت کرتے ہیں مگر وہ ایسے ہو رہے کہ ان کے پاس کوئی آئی گھر میں سکا لاقہ
انہیں خصوصی ہے اُنہیں یہ ایک سر گرفتار کرنی اُنہیں اپنے پاس شمشاد ہے تھا اسے تیریا خاصیتیں۔

تفسیر صوفیانہ: میں صورت اند کاذب ہے مرکز یہ ریت ہے تین دل سچ کرنے اس سے بد تذکرہ ہے یہ عذاب تائیں است آئندے گا کہ انہاں کاں اپنے چھپلی سے رالی کی طرف مائل ہو جائے ان اسرائیلیوں نے ناجائز طور پر چھپلی کھائی تو میں صورت کے کذا اب ہیں کرتا ہوئے جو کوئی ناجائز طور کی اشکن کی جان یا لیں کاٹا ہوئے اس نفل سچ کو ہو جائے گی حرم اشلیں والے بھی ہیں جو بہتست کے روا کے کارہ واقع ہے انقل مفاتح گواہ اس سچ کے باہم ہے ایسیں یہ مفت اشلیں تھیں حرم کی تھیں۔ مفاتح روحلی۔ مفاتح جتلیں اتفقیں اس مفاتح نسلیں۔ ان سب کو بشریٰ و اویں سلے فائدہ سے سچ کیا کیا مفاتح کی تھیں تھیں۔ گلکلیں مفاتح و عجایب تو اس خلاصے پر ایسے بکریوں میں کوئی جی کرتے رہے اور جتلیں مفاتح خاصوں رہے گری تقلیل

ستات نے یہ فکار کر لیا اور کہا ہے ہیں۔ اسے انسان یہ فکار دیتے خواہ تھے کہ وہ وہ رہا ہے اپنا تمہارا سچ ہے جس کے
ستات افسوس کا ذمہ سے اس کے کے کے ہے جس پر وہ ملک سلطنت کا تھا ہے اس کے کے رہات ہیں اور جس پر ملک سلطنت
کا ذمہ ہے ان سے کے رہت میں «الافتخارت» ہیں۔

شَرْقَةَ مَاءَتِهِ نَدَاهُ وَ قَرَبَهُ وَكَوْنَهُ نَادِيَهُ مَنْهُ نَدَاهُ
کَهْ لَهَا تَعْتَدُ زَلَّ بَهْارَ نَورَ اَجْنَانِيَ سَكَنَ مَنْ دَارَ الْمُفْرُورَ

وَلَذَّتْ دَنَ رَبَّكَ لِيَبْعَثَنَ عَلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ يَسْوِمُهُمْ

ابو حمید اخلاق دوکی رب نے تباہ سے اپنے خدا کے سکھ کے اور یہ اس کے بعد تباہ سکھ اسے جو بھائیوں کے خلاف
اور جس تباہ سے سب سے مکمل شادی کر خود دیتا ہے اس کے دن سکھ اپنے پر ایسے کہ سمجھا جائیں کہ سمجھا جائیں کہ

سُوءُ الْعَذَابِ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ

سلیمان مذاپ کی تحقیق رب تباہ اپنے خدا کے وادھے اور تکفین کے ایسے سفرت والارام والابد
انہیں یہ ری خار کھائیے جیکھ تھا را رب خود دیا وادھے اور وہ بکھشتے والا ہمڑا چ

تعلیٰ اس آیت کے «کھلی آوت سے پند خرچ تعلیٰ»: کھلی آوت میں یہو کی بد گھیں ان کی
سر کشیں اُن کی برداشت اپنے کاٹت خواری کا تکرے گواد کو قبیل گھیں کے تو کسے بدد ہوئی، اُنی سراکار کو ہوئی
ہے دو سرا تعلیٰ کیتے کریم میں سووکل و قلی سراکار کو انتہی ان کا بندیں جاہاڑو، ہر طرف سے پکار اپنے اپنے اپنے کی
وائی سرائیں تباہت خواری کا تکرے ہو ہیا ہے کیا تباہ جاہاڑو جاہاڑے کے کن کی دنیا ہر سارا وقت ختم میں اُنگی بندیں
کی قسمیں لداہاں کے پکار پڑتی رہے ہی۔ یہ رہا تعلیٰ: کھلی آوت میں یہو کے مخفی خدا کو کرتے ہیں خاص بخات کے
خدا اپنے گھوی خدا کو کہے ہیں ساری قسمیں لختہ پکار کے

آفسیز و افتاختہ بحکمہ جملے نیاۓ اللہ اس کا لا ایجاد ایسے ہے اور افلاں سے پلے انکھوں پر شدہ ہے یعنی اے گھوب
آپ سروہوںی اسرائیل سے یا سو میں سے یا تمام لوگوں سے تذکرہ کو افتاختہ ہے افلاں۔ سعی الماخر یہاں خلیل اب
الحل کے سلیں میں ہے سعی اُن اعلان حام فریاد سب کو اعلان دے دی یہی تعدد۔ سعی ایجاد آتی ہے (یہلکی و غیرہ) کیا نا
سے افلاں۔ سعی ارادہ سے ایسی رب تعلیٰ ارادہ فریاد ایجاد کر دیکھ کے فریاد ایک خسروں کی قدر وحدت اور آپ کی
محبوبت عموم ہو کر۔ رب تعالیٰ ایذا کر اپنے گھوب کے پڑے سے فرماتا ہے اس میں اور وہ سکھیں ہیں تعالیٰ رب تعالیٰ اے
اعلان زور اُنگل اور الجیاہ نرامی سرفت کیا کیا قبایل بیعتن ملیہم۔ افتاختہ کو اب ہے افتاختہ میں حرم کے سعی نے
اے اسم کا اب ہے بیعتن ہے بیعتن ہے اگر اس سے بھروسی ہے ایسی یہ قبیلہ بری کیا رحمت کرنے کیلئے یہاں اور اس کے ہے

البعمت فیہ مدد سو لا رار اس کے بعد علیٰ وہ قدر خوب کئے مسئلہ کا تحریر ہوتا تھا۔ میں نے مدد ہبھم سے مرا لدھنے پر درین جانے والے بیوی کی کہ ان نے اپنی انسانی تسلیت سے پہلے شہزادہ نوریہ سے بورت نامیں ادا سائیں تو، اپنی اسرائیل مملوکوں سے تحریر کیے تھے اور اپنے بیٹے تعلیل۔ تھیں بذل ہر کسی مکاں سے مزدلفہ تھے، قدم بورت نامیں بیٹے تھے۔ میسا کا اگلے مطہر سے غایبہ الی یوم القيمة تھے۔ مبارکت سخن تب لیجیعنی نہاد یوم القيمة تھے مربوط ہے۔ حضرت مسیح طی السلام کے ذریعہ ناکہنے ہے کہ آپہی تحریک اوری قیامتی سکی بڑی دعوت سے مسیح تھے جو اپنے قیامت کے عالم سے کامیاب کیا تھا۔ کافر کو قاتل کریں گے مرف اسلام یا پیغمبر گے کیا لڑائی، رخت سلاطین مقتول ہوئے۔ تریخ کے ہم تک رہے میں اپنے ایسا کوئی طریقہ نہیں تھا کہ طریقہ نہیں اخراج کرنے تھے جسے ام کرونا کی ایسا بیان آتا رہتا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر ان تباہ من مسموم ہم سوہ العتاب یہ بمعنی انشوں مدت من سے مری باشہ سلطان نہیں یوسوہ میں سوہ العتاب ہے۔ سچی جھاتے گیر بچھاتے کوسوم نہیں لے طلاق اپنے برادر جزئیہ ڈالنے کو سوہ کا جاتا ہے اسی لفظ کی تفہیم ہم پس ایارہ میں یوسوہ نکم سوہ العتاب پر تحریک شوش روشن کی ہے۔ سوہ العتاب سے مرا وہ نیلوی ختنیں ہیں جو بورق طلاق سے زیادہ ہیں ہے۔ قل قیدان نے جزوی تحریر نامیں ملا۔

مر رہنا چنانچہ یہ بیوی ہر خطر میل دی۔ خطر سلطان مقرر ہوتے ان کے بعد بخشت نصر مسنجاری مدد بردنی سلاطین پر بوجو کی سلاطین جی کی خصہ اور کے زندگی۔ وہ بخوبیں کے بان گزار ہے۔ بخ خود میلادی خطر اور کر خضور اور سے۔ میکیتہ کو دوست تھی کی طرف کلاہ پہن خطر فتنہ تھی تھریستے۔ اسی نکاحیاں اپنے بذلیں پڑھنے تو اس سے بورکو تھا انہیں دیکھتی ہیں کہ کوئی سلطنت خیس اپنے ملک میں رکھنے پر آئے۔ اب اس کے بعد انسیں ہی سلطنت ائم اپنے ملک میں شر کھا بلکہ ائم سلاطین میں سلطانوں کے سید بولیا ہو اب سلطانوں کے لئے تھا اور ان کے ائمہ اور ائمہ تھے۔ کی کہ میں اس کے درحال پیغام برخیں۔ اس کے درحال پیغام برخیں۔ اس کے درحال پیغام برخیں۔

اے رضا یہ مام ۲ ایک وقت ہے مل کو بھی آرام ۲۷ یہ جات ۸
یہ قریب کے ہیلائی مذکوب کاظمی طالب کے اخراجی طالب کے متعلق ارشد ہے **اللہ بک لسریع العقبۃ** ای
آئندہ ستر یوں ہوں گا، ہیلائی مذکوب کے مطابق ہو گا کذبین کی مواد سے شروع ہو کاظمی طالب پورا مذکوب قبیر ہو جو مذکوب ۶۷ ہے
مذکوب صراحتاً پورا مذکوب در حقیقت مذکوب ہوتے اور نکم ہوتے رہیں گے مذکوب در حقیقت ۶۷ ہے کچھوکی یہ اعلانات
وہ رہیں گے مذکوب قربیں قیامت قریب ہے مذکوب حسیب ہے لیکن یہ تامار دعا ایک ذات سراتی ان سے کہ اے رضا
مردیلیں لیں گے جو یہ اعلان قتل کر لیں تو انکے لفظوں در حسیم انتقالی خود ہی ہے اس کے سارے ائمہ شافعیہ مذکوب فدا
اے گاور و مدد ہم یہی ہے ایسیں آئندہ ایسی دن ارم فائزوں سے ایسا ہے کاظمی ایسی بلوگی سیس ہلاکت قریب ہے۔ شرم

۱۰۔ میر بارہ سو نو تاں ایک ٹوپ کے حادثے کے واردان ہیں جس کے پ
سفقت و رسمت ہیں خدا کو خوش قریں ہم پسلپارہ کی تھیں جس کے حادثے ایک ٹوپ کے پ
خلاصہ تفسیر ہے جس کے حادثے کے واردان ہیں جس کے پ

فاما کم سے اس آئت اور سے پہنچا میں میں ملے ہے۔ سرا فا کم و مخفی یا قوی یا حقیقی ملائی اند تعلیٰ کافر اب بے۔ اور آزوی خود مختاری اند تعلیٰ کر رہت ہے جو کاندھ لیجھش علیہم سے مالی ہے۔ اکر جو پر خدا کاظم اب یہ بیان ہے اکر جو دو یونیورسیتیوں کے درمیان اکر جیسی گئر خذل رہتے کہ آزوی اور بے قیدی میں ہے افق بے آزوی رحمت ہے اور بے قیدی بے۔ وہ سرا فا کم و مخفی پاٹھ شاخام۔ ہم کا تسلیم تعلیٰ کاظم اب ہے۔ جس سے سرکوش کو سزاوی جائی ہے۔ مدت حدی فرماتے ہیں۔ شعر

یعنی خواہ از دوسری کند مانے نہ گک وہیہ ظاہرا
کہ اسی سومہم صورت المثلب سے ماضی ہوا ہو پر بعثت نصرت مسیح علیہ السلام دام سلطنت ان
کے حکمران لکھا شد۔

حکایتِ بکی خوش۔ ایک پڑھانے والی بخوبی کی دریجے سے پہلیا جس میں کھاچا بیجان گمراہ تھا۔ تین دھمکتے گر
ہیں جاگائیں۔ اُن کو اپ بیا کر قبضہ و تعمیر۔ تمہاروں غفاری میں پہلے میں گورن جاؤں گل لیلی رہتے کہ نیلہ اگلے ہی
کام حکم مقرر ہو، ناہب۔ ایک بھس کو جوہ سے وہ صرکریں اور اچھا گئیں ایکسی پیچے آنکھوں کی کشہ اپ ہاتھی ہے۔ اب
ہڈیں کے لئے رستہ لذا آئندہ اٹھ بیچے ملا گوں۔ چسرا کا مدد ہی ہو گئے حلق فیصلہ انی ہو چکا ہے کہ وہ تباہیت خت
کی سلامتیں دھرم کے بیرونیں پہنچنے والیں گے اگر بھی اپنی خلائق، یہ کوئی ایک مارٹیچ چونگی آفر کر کر بغیر مدد ہے
تاںدہ الی یوم القیمة سے ماضی ہوا۔ چو خدا کا نکون: بکی بیا پس لالوں کی سرکشی لانچیز ادا کرو بھی، مبتکہ نہیں ہمسا۔
تیکل لوالوں سے احتی سو، کیونکہ کوئی کار کی بنا میں ملے۔ وہوں نے گراں کی یہ سزا تباہیت ان کے ہم قوم اسرائیل بیشیں کے
بیوں ہیں، بکی بیک ارباب ملوک کی ملی کا تجھے ان کی لادو کو بھی ل جائیجے۔ رب لاما بے وہکان بیوہ ماصل العما
پا بچوں اس قائدہ ہنی اسرائیل پر یا لے کیہے کو وہ اپ لکی پوری سڑائیں بکھڑائیں آفرت میں ہیں ہذرنی ٹی سڑانی ہوں۔

کی تاکہ السریع العقب سے ماملہ ہو اب تک اسی تحریر میں وہ کیا گیا ہے جس سامنے آگئی تھی اور بیانیں بھی آ رہی تھیں پورے اسلام قرآن و آخرت میں ملے گئے چھٹا فائدہ بڑے سے بڑا گمراہ کر دے اس کے لئے حجت و حجۃ ہیں اور جوہر مسلم ہے۔ کس سے معلماتیاں مفت اور نسبیہ ائمہ و علماء المفود حیثیت سے ماملہ ہو اکثر خیال رہے کہ جو اسلامی اور اس کی تحلیل ہے اس تحریر میں اور کے بیان میں کہیں ہے۔ مسلم فائدہ و نفع کی ایسا کم درج ہے کہ تقریباً کے دو والوں کے صرف گفتہ حجت لئے تحریر کی جائیں گی۔ مسلم فائدہ و نفع کی ایسا کم درج ہے کہ تقریباً کے دو والوں کے صرف گفتہ حجت لئے تحریر کی جائیں گی۔

اے کم لہ جھا از ۷ وہا اے ریم آنا خطا افر ۷ وہا

تلک الایام نداولہ ایمین الناس۔ تو اب ہر منون کے لئے خالی نہاں کی عادی سمات ہے جو ان کی اپنی طلبیوں
ناظر ہوں ملکتوں چاہشوں لا تجربے ان کا اصل حل بخند تعلیم سلطنت بے واقعہ اعلوں ان حکمتہم و منین ہر
اہن گئے کردے تھے میں بھی سلسلہ ٹھنڈی طور پر نہ اہم ہیں قویٰ لامائے اسے بھی سلطان ہیں ہیں سے زیادہ عکسی سماں
کی اب کی جیں **اللهمواحدھما** یا وکی سلطنت بدھی بے ان کا اصل حل خلائقت بے خوبی کی سلطنت غصی بے
اور خلائقت توی اسی عادی سلطنت کا اصل حل کا اللہ ملکتہ معلوم ہو جاؤے گا اللہ تعالیٰ کا اصل ہے قطبیل
ہماری ایسا ہیں پیغمبر ایمان اعتراف ہیں کہتے کے آخری حکم کو مختصر درست کے ساتھ جمع کیوں فرمایا احمد بن حنبل کی
طرف معلوم ہو رہا ہے۔ جواب اللہ تعالیٰ سرکش کفار کے لئے سراج العتاب ہے اور مومنوں کے لئے خود رحیم مقدمہ ہے
کہ اسے یہ یوں اگر تم بمردی رہے تو تم تسلیم ہے لئے سراج العتاب ہیں اور اگر تم اپنے ہجرم کر لے گے کہاں ہیں اس درست
والے رسول اللہ کے آنکھیں کے خلیل ہیں کے آنکھیں کے قدر حرم کریں کیونکہ ہم خور بھی ہیں رحم بھی ہیں۔

تفسیر صوفیات: سرکشی اور خارج اور درست ہے جو رجایا جاتا ہے ایک بارہ گمراحتہ جا ہے یہی شکوہ رب کی الملاحت و فرمایہ اوری
وہ بارہ درست ہے جو رجایا جاتا ہے ایک بارہ گمراحتہ جا ہے جو دل کی لامائی، روح اللہ اسیں سکون درستہ ایجاد اس کے پہلے
کملتے رہتے ہیں تھی اسرا کیلئے فلسفت انجیاد اور سرکشی کو درست خالدار ہو یا اب تماقیس اس کے کلکتے ان کی فضیل کو
تھے رہیں گے ختنت کی بیداریوں کا سلسلہ ہو ہاں کی مسئلہ تکمیت تکمیت ہو ہاں کو تکلیف و خوار ہاں میں ادیا ہو صاحبین کی
ذہن ہوئی سب کچھ اس درست خالدار کے کامیاب ہیں۔ صوفیاء فرقتے ہیں کہ شیخان کو تیامت تکمیلہ تکمیلی کی بگزیدہ سرکوشی
کو ختنت خذاب ہے اوری گمراحتیں پسندہ ہاتھوں توت لوڑ صرلا سعیم سے الگ رہنے کی وجہ سے بخاتار ہے اللہ تعالیٰ
ختنت خذاب و لاد ہے کہ وہ ہر مومن کو اکمل رعنار ہاتا ہے تاکہ وہ لوگونہ فدا نہ کر لیں پو اکمل اس قدر جبار کا خذاب ہے
آخرت کا خذاب دروغ اہن کے علاوہ ہے۔ وہ خور رحیم بھی ہے کہ «قلب دفع نظر کی اچھی سے رجوع کر کے اللہ کی
ظرف آئندہ اسے خلیل ہاتا ہے۔ صوفیاء فرقتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ختنت خذاب والادیب و دینیں مومن ہو کہ اسیں دینیں ملکت
پیدا ہوں آئندگیوں بھوک بیان دہل کے تقصیان میں جھلکا کر رہتا ہے وہ خور رحیم بھی کہ اسیں ان بیانوں پر جبریکی و قیامتی رہتا ہے
گاہکیں بیان کے گاہوں نما اقدار و بوجاریں اور یہ دنیا سے بچا کر دعاف بیاس۔ حق سعدی فرماتے ہیں شعر۔

نے بوسٹ کہ پڑاں بڑا وہ بند جو اٹھل موان گشت و قدرش بند
گز خو کو تل بیتوب را کہ سقی یو د صورت خوب را
کمر دار پڑش تبید نہ کر بنشتمت مزیات شش دو ش کرد
زلفت ہر جنم دارم بیز مر ایں ہے بیتافت پہ بیٹل اے من
بیسٹ طیلے السلام است نا اپنے بھائیوں کو بس و نظر لیتے گے تیر کیاں گذشت طیوں کا ان سے بدل لیا تھا ان کی کھوئی بچی رہ
فریالی اے سول وہا عزیز صورتہ ان کا ریب عن جانیں نہم ہے پوچھی دلوں کو بھی بیٹل دے دارے کوئے اهل داش فریالیک
شارکتہ۔ شر

کف من الناس جلبنا ولرض بالله صاحبا
قلب الناس کیف شفت تجد هم عقا ربا
بیاراں سے وہ اندوادن سے بھی دانیا اس اس پشت ... محسس زہر پتھر چھوٹی ...

وَقَطْعَهُمْ فِي الْأَرْضِ أَمْمًا فِيهِمُ الْمُصْلِحُونَ وَمَهْمَدُونَ ذَلِكَ

اور مجید ڈاہم نے ان کو زمین میں حاصلت ہادیت ان جیسے عین بک ہیں اور بعض خداوہ ایسے کے
اور اپنیں ہم نے زمین میں تنفر کردا گروہ گروہ ان ہیں تکہ بک ہیں اور کبھی اور طرعے کے

وَبَلَوْزَهُمْ بِالْحَسْنَىٰ وَالسَّيَّٰتِ أَعْذَبُهُمْ بِرَبِّ حَسْنَىٰ

اور آر سائنس کی وجہ سے ان کی ساقط برتھاں اور برتھاں کے تکرہ دوئیں
اور ہم نے اپنیں بھٹک ٹوٹیں اور برتھاں سے آر سایا کر کر دوڑ جوڑ ہائیں.

تعلیل: اس آیت کوہ نکھلیتے ہے پہلے طبع تصویر ہے۔ پہلاً اعلیٰ: تکلیف اعتمادیں نی اسرائیل، جو اپنی عذاب کا
ڈکریہ اتنا سخت تھا کہ حمالین دھماکا ہات، مسلمانوں کا اپنے اور ولی عذاب اُزربے ہیں ان ہوئیاں تکھریتات ان کا ایک اندھہ حادث
ہے تو ابوجوہی عذاب یا بعد اندھہ عذاب ہے۔ وہ اعلیٰ: تکلیف اعتمادیں فلپولیا تکامہ اسرائیل یورپی ایسے کہ شد
مسلمانوں کے ہوائیں سختی داریں ہے اب اس انتہار کی کو تکمیل یا ان ہوئی ہے کہ ان کا ایک بُند نہ رہنے والے ان کے
اکد اشیٰ رکن لاتے ہیں۔ اس سے یہ دنیا کی تکامہ اعتمادیں کوواہی اعتمادیں تھے کے اعلیٰ کی تسلیم ہے
تیسرا اعلیٰ: تکلیف نہتے کے آخر میں فلپولیا تکامہ کو تکلیف جلد سزاویئے والا ہی ہے تو غور ریم یعنی نکتہ دارہ مہبل ہی
اب ہتھو جا بابت کہ جلد ہائے نہ اور سزاویئے نہ کس کے گاگو یا نہ اپنے ثواب کا کپسے ہے، اور وہ کے سخنیں ہی
کہ رابہ یہ بلبک کہ ملهمہ الصلحون و ملهمہ دونہ لمحک

تفسیر: وَقطْعَهُمْ فِي الْأَرْضِ أَمْمًا یہ بدلہ ڈالے لے لاؤ اور ادا کی ہے قطعہ ملہا ہے قلعے ہے۔ معنی کاتھ نا
خوار ہے۔ ایسے سریعہ بیرونی رہا ہے۔ ملی میں بہت جیسی بکیں تھیں کہ اعلیٰ کو گزشتہ سلطنتیں تے ایسا یوں تو
کہ قاتل کے راوے سے یا اس کے اس کی نہتہ رہ تعلیف نے اپنی طرف کی ہم کامراج سارے اسرائیل ہیں۔ پسندیدن
ہائے ایسے یوگر، وہ دنیا کی میتی سیں تھیں تھیں اس بحدائق اڑیئے گئے زمین سے مرلو ساری آپاروئے زمین بہت وہ بہاگم
جو رب ہو اور ایسا ہمہما مال سے ہم سترہ یہ بھی سے احتیلی است کے کہت ملیں لام یہ کہ ان پر ہم کا انہیں
قانتاللہ حتیعاً حادستہ گروہ گروہ تکون یہیں الامم امثال گلم ہیں۔ مصلی تھا اسے نہیں اسی اسرائیل تاہم روہے زمین
کو۔ عسی خود پر بھرے تے کہ ایس کوں میں اور سائنس میں تکھامی طور پر تکھرے گئے کہ ان کی ایک تھا اسیں دوسری
اس کوں سے کوچک ہے نہ بایا اک ان میں ملکتہ تو تھے آپنے اعلیٰ کی ملکت ہے بیان فی الارض فی اکریتی

کہ ان اسرائیلوں کا تھقیل ہونا صرف حقیقتی میں ہے نہ قابلہ عالمی عاقول میں بھی ممکن ہے جو اور الگ الگ طاقتور میں ہے تھی مگر سیدنا عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ زمان کا کوئی آباد حصہ مغلیہ ہی سے ملے گا اس میں ہے کہ میں کوئی مالحقی اسرائیل کی نیازیت رہے گی تو وہ سکلتے کہ اس انت میں گزشتہ عمل کا ذکر ہے کہ تم لے آپ سے پہلے اے محبوب الائیں میں بھکری واقعۃ الدخیر اور کے ندی میں واؤ اپ کے بعد اگر ان کا لامع کسی بچہ کا ہے جو اس فریان میں کے خلاف نہیں منہم العاملون یہ بہارت انسانی صفت ہے لہذا صنہم کامری دینی اگر ہے اور سن۔ حیثیت کئی ہے صاحب العومنہ ہے ملکہ سے۔ مخفی درستی میں درستی سے مراہیے ایمان والیں کی درستی یعنی ان اسرائیلی ہمایوں میں بعض لوگ موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں اٹکرہے کہ وہ کون لوگ ہیں بعض مفسرین نے فرمایا کہ حضرت مسیح طیب السلام تک بعض اسرائیلی ایمان و تقویٰ ہے قائم رہے ان میں سے اکثر ہمیں کے آخری حصہ میں پڑائے گے بعض نے فرمایا کہ وہ لوگ ہیں جو حضور اور کی تحریف تو ری سے پہلے حضور کی پیاراتی اور گوئی تھے جو اور حضور اور کی تحریف اور ہی پر حضور یہ ایمان لے آئے ہیں سیدنا عبد اللہ بن عباسؓ کے ساتھی اور حضور اور کے بعد حضرت کہب ابی اورون کے ساتھی ہوں اسلام و تقویٰ کے لالی وجہ میں رہے حضور اور نے جناب ایمان مسلم کے متعلق فرمایا کہ ہے جتنی اُویں کو وہی کوئی کاشتیں کروں اور منہم دونوں دلکشیاں ہمارتیں کی تھیں ترکیب میں ہستی تکشی کی گئی ہے تو قی ریکیب یہ ہے کہ صنہم ایک پر شیدہ اللہ کے سختی ہو کر خرقدم ہے اور دونوں دلکشمیاں پر شیدہ کی صفت ہے جو کہ یہ میان غرض کے لئے اسلام ہے جو اس کا متعلق ہے دلکشمی ہے اس لئے نسب ہو اور نہ یہ چیز کی پہنچ ہے کہ صنہم کی جدت اسکے متعلق ہے (دونوں دلکشمیاں) اس کے علاوہ اس کی کوئی ستر تکمیلیں کی گئیں اس میں اٹکرہے کہ دونوں دلکشمی ہے کون لوگ مراہیں اس میں پڑھ ایمان ہیں۔ اس سے مرزا کاظمی اسرائیل ہیں۔ 2۔ اس سے مرزا کاظمی اسرائیل ہیں جن کے تقدیس درست ہوں گر مصلح خواہ 3۔ اس سے مرزا کاظمی اسکے سب ہیں تیر اخال قوی ہے کہ یہ متعلق صالحومن ہے ہر جمل سارے اسرائیلی یکیں نہیں نہ سب اس سے ہیں نہ سب ہے وہ بلونہم بالحسبات والمسیئات نماہر ہے کہ یہ عبادت چیز ایسا ہے اور اس کا لواہ ایسا یہ ہے اس میں سارے اسرائیلوں کا سل یا ان فرمایا کیا ہے بلونا یا ہے بلونی ہے یا ہے۔ مخفی ہائی و احتجاج اس انتلکی حقیقت ہم وہ سرسے پارے ہیں وہ لتبلوں نکم بیش عنی التغوف والجهوع کی قسمیں مرض کر پکے ہیں نماہر ہے کہ ہم کامریج کافر و قاتم اسرائیل ہیں جو کہ تکیر جمعون فرمائے معلوم ہو رہا ہے تو وہ سکلتے کہ ہم کامریج سارے اسرائیل ہوں صاحبیں ہیں اور دونوں دلکشمیاں ہی کی کل رہ تھا اس کی طرف سے آزادی نیک دیدہ میں کافر ہی کی تھی ہے صفات سے مرزا کاظمی انتہی ہیں یہے اسرائیل نگہداری میں اولاد اسیں علیت و فخر ہوں گے اسے تجھ فرمایا اور سیات سے مرزا دنیوی صفتیں ہیں یہے احمد سلیمانی یا ہماری احمدیتی مکی آنکھ دانکھا ہے تھی ہم نے اسرائیلوں کو فکر کوہ نہیں لور میں پس سے آنیوالا علهم پیر جمعون۔ عبارت بلونا نگی سخت کلین ہے العل۔ مخفی شایع نہیں کیوں کیوں رہ تعالیٰ سے پاک ہے وہ علم الفیسبوک والشہادات ہم سے مرزا کاظمی اولاد اسیں طائفہ جو سارے مردانے سے مراہیے رہ

کی طرف رجوع کرنا تکمیل سے اپنے کے یا اللہ کی طرف راجح رہا مگر اسے اسرائیلی اپنے رکن سے اپنے کے
قفل کی طرف رجوع کریں ابھی لوڑ لئے اوگی اس رجوع اپنے طبق قائم رہیں رجوع کے بعد اللہ کی فتنی
رجوع کاری ہیں اس لاتیج ٹھرپے اور صیحیں رہتی ہیں فض کاری ہیں جس لاتیج گھوں سے اپنے کوی ٹھرپے
از بیدرب تکمیل پہنچا ہے کافی صبر کے راستے اس لئے فتنیں لوڑ جئیں آجیں ہے آئیں ہیں۔

خلاصہ تفسیر بنی اسرائیل کی سسل مرکیزیہ کارپول کی وجہ سے ہم نے اسیں دھنیں مکاہل اسیں
زمیں کے حلقن صونیں میں ایسا تھیہ کیا کہ ان کی کوئی جماعت کیسیں لوڑ کرنی عادات کیں اسکے قوتہ ملاحتہ پر
سکنی و خانیں کو روپیں اے محبوب نہیں اسرا یلیوں کا یک حل نہیں ان میں سے بعض صلیبیں متنی مومنین بدر اور
متنی پر ایک گاربے دے اوگ جو آپ فائز پا کر ایمان لے آئے اگرچہ تو حوالہ ہیں لوڑان میں بعض اس کے امور حملہ
جیں کہ اکثر یہ کمال سرگش وہ زندگی ہے ہم نے کافر ہم گرم ہر طبق سے ایجاد یا کبھی اسی کو پذیری میں دشترت روزنگی
قرولی اور زانی صفتِ رسول امداد مل سب کوہ طاقتیں ایں بھی ان پر گرفتاری دلکشی کی ہماری ایک دستی غلطی ہاگہ وہ
اوگ رجوع اپنے طبق کریں جن میں فکر کر اری کالا ہے وہ فتوح کے دریں اور جس میں صبر کلکھدے بہدھوں کے راستے ہم تک
پہنچیں اسی سے دوڑنے لگائیں۔

فائدے اس آئندہ کردے سے پہنچا کرے ماضی ہے۔ سلطاً نکرد و قوم کا تلقیٰ عکم ۴ تخلیق تعالیٰ کی بیوی نہتے ہے
اور جانقل قوم کا تکمیر اور نارب تخلیق اکاظب ہے وہ قاتم و قطعنامہ فتح الارض سے ماضی ہے اور سلطاً نکرد و یہ
المل کا تلقیٰ قوم ۵ تخلیق اور تعلیم ہے بد کاریوں کا تلقیٰ قوم کی اخلاقی اور تکمیر اور اہو ہے اللہ تعالیٰ نیک اصل کی اوقیان سے سلم قوم
سے منتقل اور تحریر ہے۔ تمسراً اکاظب مسلموں کو ہمہ ہے کہ کھاریں رسے ملند رہیں یکدی اپنے گئے ملبدھ نہیں اور کے
ڈاپی سیخیں اپنے کل ملھے کریں جس میں وہ تکاریں کہ اس سے قومیں قوت ہوئی ہے رب تخلیق راتا ہے واوحینا الی
موس و اخیہ ان تبو القوسم کما بعمر بیو و تاوا جملو بیو و حکم قبیلہ و تقویم و المصلوہات ۶ قوم
موی فرمختیں میں رسے لئے لئے رہا پہنچ کا اک جہاڑا پہنچ کر آئی ساسنے کیا ہوا اس کا تجربہ بڑا ہوا کہ یہ ناکاری
وقطعنامہ فتح الارض سے ماضی ہو۔ چو حکماً نکرد و زندگی کے ہر خلیں کوئے کوئی بیوی پائے جاتے ہیں اور پائیں
بائیں گے زین کا آپہ کوئی نہ ہے بکشل ہی خلی ہو گئی قاتم وہ قاتم و قطعنامہ فتح الارض سے ماضی ہو اپنے نے
فریبا کریں و اقر حضور نبی مسیح تشریف توری سے پہلے ہو اک جو ہی جریطہ میں دبے اپنی نے فریبا کر اس کا مطلب ہے وہ
ایک جگہ بھی نہ رہے تھیں رہتے ہیں ضوری وہ اک زندگی کے ہر خلیں موجود ہوں پاچھوں ہاٹا کر دے اسرا یلیلی کو رہا
نسیں ہوئے بعض ایں میں سے ایمان و ترقیٰ قاتم ہے آخر کار حضور اور پر ایمان لے آئے اگرچہ تو حوزے تھے پہنچا کر
منہم الصالحون سے ماضی ہو اکارب کوئی شخص اسرائیلی اور اقیر اسرائیلی ہو وہی رہ کر یہک دسائیں ہوں سکا راب
ایمان و سلاح صرف اسلام میں ہے۔ چھٹا قاتم وہ تعلیٰ نیک سجدہ شدیں کا اکلن فرماتا ہے اس سے کم برائیں ہاٹا جائے ہو اس

میں پاس ہوا رہیں اور اپنے فانڈر ویبلو نہم سے حاصل ہوا اس کی تحقیق ہم درستے پارے میں ول بلون حکم بخش عنمیں الخوفی کی تحریر میں کرچے ہیں۔ سوال اس فانڈر کبی آنا اکل صرف بلا اس کے ذریعے یہ لمحہ ہے کہ تھوڑے راستوں کے ذریعہ سے بھی ہوتی ہے جو ان کو پاکرا مل نہ ہو گیا، اور اکل ہے یہ لامہ بالحسبت والصیفیت سے حاصل ہوا اپنے جذوں کے احتکان سے تھوڑے کا احتکان ملت افتہ ہے بلا اس میں اکثر انہیں خوجہ الیاق ہے جاتا ہے۔ تھوڑے تھوڑے میں اکثر اپنے اکل۔

پاہ نو شد کہ دشیار سن مل لست گرہ دولت روی اسیدہ لشکی مردی
ٹرائب پاکی اور شیارہ نا انسان ہے گردولت آکر شیارہ نہ سمجھو دشوار ہے۔

لطف آدمی اس کو نہ جانتے کا ہے وہ کتنا ہی صادب فرم

بے بیٹیں میں پاؤ نہ داہو ہوئی ہے بیٹیں میں توف نہ اتے در بیڑا

اس نے یہاں بالامتیت کا ذکر پڑھا اور اگر یہ تین امتحان نصف ترتیب۔ آٹھویں فلم کا نام درس رائے اخلاقیوں کا اصل مقصود رہنے والے فرشتے کرنے والا بھل طرف تھا جو درسے کبھی اس سے نہال نہ رہے ہی قائدِ اعلیٰ ہمہ پروجئیوں سے ماضی ہوا۔

پہلا اعتراض ہے اسی کے سے معلوم ہوا کہ یہودی بھی کسی جگہ پہنچنے والوں کے تکرے ہی رہیں کے کارثہ ہوا
وقطعاً نہم فتنے لاڑنے کا رابطہ رکھا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ میں دنیا بھر کے یہودی قبیلے اور ہے یہی انسانوں نے دنیا اپنی
رواست کام کر لیا ہے اسی کو نکل دوست ہوئی۔ جو لوب ہاں کا اعلان ان پر رہ تعالیٰ کو رہزادے ہے اُنکا اللہ تعالیٰ اس
لئے ہے اسی اور ہے یہی کہ ان کو سلطان پر آسٹھل بنا کر سمجھیں ایک عادت اورے گاہیں کو ان کا تمثیل ہے مثلاً جو اس کا
حدیث شریف میں اسے سلطانوں کی خدمت بنا کر گئی تھیں میں اس طرزِ حادثے ہائی تھے کہ اگر یہودی کسی بھرپوری کے
میں پہنچے گاہیں بچپن کا سے گاہیں اس طرزِ حمرے پیچے یہودی ہے اس تعداد میں ایک اُنکا ملکہ اسی ہیں گئی کے پیچے رہا۔ وہ کسی
تمید ہے۔ لہ را اعتراض ہے اس آئندہ کر سے معلوم ہو آئے ہے کہ زندگی کے ہر ظرف میں یہاں رہیں کے کارکن جا رہا ہے
کہ بہت طالوں میں نہیں پہنچا پا سکتا جو میں یہودی کا ہم اسی نئی خود کو رکن کرنے کا نامیں کہ ملکہ اور اس کے خلافیوں
ایک دن بھی نہ قابل ہے اسی کے کارکن درست اولیٰ ہے تو اب اس اعتراض کے بہت بول ہیں آسان ہوں اب یہ بت کر
آئت کر سکے الطلب سے نہیں کہ بر جلد زمان میں یہودی انسان کے بلکہ مطلب یہ ہے کہ تو انکا بیک جا۔ نہ رہیں کے تکمیلے
جسماں کے کافی کسی کوئی اب تک ملکہ ہر آنارہ بھی حکومتی بعض قومیں کو تکمیل کی جیسیں اسکے لئے کلکا ہو کر قلعہ زد کر
لیں ہوندے تھاں نے سکھوں کا تکمیلہ نہیں کی رہ کوشش کی تکمیلیں دھن سکھوں کا تکلف صوبوں میں کیکے لئے تھرا
اعتراض ہے: خود کو جس سے صھم دونوں ذلک کردست کسی کو کجا کہ ممکن ہی عرف ہے اور دونوں ذلکوں کی
مکرفت جتنا اور خوبیوں عکوف نہیں ہو سکتے۔ جواب یہ قائدی نظر ہے جتنا اخیر دنلوں عرف ہوئے ہیں اگر ان سے متع
رو است ہوں ملکہ اللہ تعالیٰ اسے فریبا کر کہم نے اسی ترتیبیں مرتب میں مسترد کی ہیں (معجزہ ہلیل) اب جوں خوبی کیتے ہیں
کہ اسی صورت میں پڑھ کر مکرفت کو جتنا مقدمہ مالا لوو آگئی مکرفت کو جتنا مقدمہ ملکہ گراس اسکاف کی کوئی مشروطت نہیں۔

چو تھا اغراضِ نازار دون ذلک شہر پر خبر شد کی مفتت تائیں کیں ہیں، ۱۰۷ سے پہلی بات تھا کہ جنہیں اسی پڑیں اور تکمیل کیے گئے۔ تاریخ کی تاریخ کے سینی الامم میں اور عرب کو بیش فتوحی تھیں اس لئے اسے عمل بھی فتحی رہا، لیکن اس ۷۴۳ میں سے بعد اس کا بدو رب اور اپنے لقدتقطع یعنی حکم کی ماں آئیں بینکھم کاں پر قطعیت پہنچا سئی رجیسٹریں: زادکو غیر میں الامم اور فتوحی تھے لیکن باریں باریں ہیں جو آباد ہے تو اسے جو تھا ہے۔ یہ من بین ایڈیمہ ایڈیمہ من دوناللہ لکھن اپنے قیل بھی نہیں آئیں جو اپنے خیال میں رہے۔

تفسیر صوفیات: یہی اب مفترح کی طبق کے حد احتیاط ہیں، لیکن یہی الفاظ پہلی پیغمبر راستہ چوہراست، اگر ان برادرانہ کو و فیروز فتحی کہہ والے رب تملکت کے حد اسے ایسیں الماعت اور اسرمہ محبت علیٰ فتح و فیہ ان میں سے اور اسے عتمان ایں ایک شکر کا دوسرا سرمہ ہاں لکھ چکیں۔ سکھ فتوحی اور اسرمہ علیٰ فتحی کو سواری سے طے ہو اتے اور بیانوں افتوحیں اور اخواز اور اسے سرمہ کی سواری سے اسرا میں کے سامنے پرلوں راستے کو دیئے گئے اسیں فتوح کے بعد تھوڑیں آنکھیں کا لکھ کر پایا گیا ہو، لیکن فتح و فیروز کے گھبھوں مسمیتوں میں وہ آئیا ہیں ایسی میں بھی وہی کوئی فتحی یعنی بھی بکار ہوئی نے فتحی کر جائے ٹھکر کے یوں کہ اللہ فقیر و نعمن الفیض اور بین بند نہ تھیزے ہم فتحی اور حمد حقیقت کا لیدا للحصقلولفات کے باقی بند گکہ دروزی اینے کے لائق رہا تھیزے ہو اکروں بجا رحمتیں اکٹھنے کے حتمی رہان ملک پہنچے مونوہ فرماتے ہیں کہ حنات سے مروا طماتیں جیسے اس سے بھی بندے کا احتجان ہے اسے اگر اس پر فرکے تھہ ایسا ٹھکرے تو، لیکن یا شیطان اپنی مہلات کی وجہ سے بھی پاک ہو اس پر فتوح نے کاموں سے مروں کا نہ معاوضی اس سے بھی بندے کا احتجان ہو تو ملتے اُرلن پر تو کرنا کہ رد مار پڑے لیکن کیا اگر رب کی رحمت سے میوس ہو گیا اس اکل بیاندار ایسا توں بیاندار ایسا توں طالعہ اسلام کی یعنی ہمیں لیں کہ نہ کری خطاوڑے آنسو رہا۔ خوف خدا اور توبہ والخواص کو تحریر ہی توبہ و تکریم طالعہ اسلام کی یعنی ہمیں لیں کہ نہ کری جس کو کسے بندے نہیں۔ نسبت ہو اس نکلی سے ایجاد میں سے فتحی ہوا۔

غَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفَ وَرَأَوْا الْكِتَابَ يَا خَذُونَ عَرَضَ هَذَا

اسود گھبھے ائے ان کے بعد جو چیز آئے داںے جو فارث ہوئے کتاب کے یعنی ہیں وہ سامان اسی پھر اس کی جگہ ان کے بعد دو ڈا جنخف آئے کو سن پر کے وارث ہوئے اس دنیا کا مال یعنی ہیں اور

الْأَدْنِي وَيَقُولُونَ سَيَغْفِرُ لَنَا وَإِنْ يَأْتِهِمْ عَرَضٌ فَمُثْلِهُ يَا خَذُونَ

چیز ہر چیز کا احمد پیش کیں کہ عصریہ اکٹھ دینے چاہیں گے اس اور اگر آئے اس کے باس سامان اس کی حق تو یہ کیتھے ہی کتاب ہماری اکٹھنی ہو گئی اور اگر ایسا ہی سامان ان کے باس اور آئے تو یہے یہیں

الله يُعَذِّبُ عَلَيْهِمْ مِنْ شَاقِ الْكِتَابِ أَنَّ لَا يَقُولُوا إِعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ

لیں اس سے کی توش بیاگیں ان پر مظہبی طبقہ کی ب کا یہ کہ شاید مذاہنیتے پر بھکر

سَقَاءُ الْأَوَّلِ مَا فَهَدَ اللَّهُ بِهِ لِلنَّاسِ

امیں ورنہ میں پہنچ کر رکھ دیں یہ سوچیں یہ سوچیں

أَفَلَا يَتَعْقِلُونَ ﴿٧﴾

ڈریکٹر اس فوجی کے کام کے ساتھ تھے

توصیہ حفل بس

تعالیٰ ہے تھت کری۔ ہمچنان آیت سے پہلی طبق تعالیٰ گزشت آیات میں اگلے اسرائیلوں کی تذكرة تھا۔ اب اس آیت میں پھر اسرائیلوں کا ذکر ہے مگر معلوم ہو کہ سارے زیرِ نظر یعنی ہی خواہ لگے ہوں یا بچپے۔ دوسرا تعالیٰ: ہمچنان آئت میں فریاد کیا کہ گزشت اسرائیلوں نے ہند کے ون چھوٹیں کا خلاں کیا تھا۔ لہاک کے کئے اب ارشاد ہے کہ موجودہ اسرائیلی تحریت کے زیرِ انتہا کرتے ہیں ان کلآل ناچائز طور پر رشتہ کے زرعی مکملت ہیں گواہان کو دعویٰ خلاں کے ذکر کے بعد ان کے راستی فکار کا ذکر ہے اسی فکار کا ذکر بورڈ کیسی کسی کا انتہا کیا کہ اس کا ذکر گزشت اسرائیلی جب کہ کرتے تھے تو اسی وہی جاتے تھے اب ارشاد ہے کہ موجودہ اسرائیلی ایسے ہیں جیسے گھبڑے تین گھبڑے تین اور اولاد تین۔ کہ کہ ہر کوئی مدد نہیں ملے۔

تفسیر: فخلف من بعدهم خلغمی ہمارت سخن بے وقطعتناہم ف ملکا جو عدیان کرنے کے بے
بائی قرآنیں خلف یا لفڑا بے خال استے۔ معنی یعنی آپو یعنی ہمارے ہاتھے ملکا جو عدیان کرنے کے خلوفتے
معنی یعنی قرآنیں خلف یا لفڑا بے خال استے۔ معنی یعنی آپو یعنی ہمارے ہاتھے ملکا جو عدیان کرنے کے خلوفتے
بے خلوفتے میں آتے ہیں اس نئے اس کے بعد من ارشاد ہا بعدہمیں ہم امریقی اتو مارون ہے با
سر دست کر اوس ایلیٹ خلف سکنی استے۔ خلف اسلام تے نوے دروں صفت اپنے ہیں خلف۔ معنی یعنی تے عربان میں فرقہ یہ
بے کر خلف اسلام نہ ہے۔ معنی اتفاقی اور صحیح پاسخ کے ہے آپے اور خلف سکنی اسلام ہے۔ معنی ہلا انہیں ہرے جانشیں
ہوتے ہیں خلف اسلام، یہاں دروں سے میں ہی ہے ابھی اس کے بر عکس بھی استغفار ہوتا ہے۔ حضرت مسلم فرماتا ہے۔

لنا القدم الا ولدك و خلقتنا لا ولنا فم طامته الله تابع

شعب الدین یعاش فی الحکایم و بقیت فی خلف مکمل الاصغر

بیان خلف۔ عین ناگات اول اور استحسل جد اخراجیں۔ محلہ کبر و غرہ، عین انہ کوہ اسرائیل کے بعد ان کے ناگات بیان ہے۔ عورتوں والکتبیہ بارث صفت ہے۔ خلف کی ورتوں لیہے و راثت سے بالوثت سے جس کے مقتضیں کسی کے رب بعد اس کے مل کالا ملک ہے۔ میرے صدر ہے حب سب کا بھی خداوس مستحسل کو گیر راثت کروتے ہیں۔ عین میراث یہ توارث کے قومی مقتضی تھے جو احتمال میں کسی کی پیغمبر کا راست ملک و جناب اگنی ارش کا ماجد تھا۔ اسی پیغمبر کے مل کال میں اس کا دوگ و زخم خالے کارا کامیتی صلبیں گے اسے بھی ایش کا گیا ہے۔ ولو رثنا الارض، پر کسی کے مل کال میں اس کا بیان ہے۔ کوہ ارش کا پالمہ بھی بدلہ ہے۔ عین میراث المکتابت سے مراث اور رثت ہے۔ جس پر بودا مان رکھتے ہیں یعنی اسکے اسرائیلیوں کی رہت کے بعد تریت ان کے پہلوان کوئی اور پر تریت کے ملمبیتہ لام حسن کی قرامت میں ورثوا ہے۔ قرامت سے باقی جو جعل میں بدلہ کردہ راثت کے راثت ہائے گھنگی یا خلدون مرعن ہذا الارض۔ بارثت باقیانا بطل ہے۔ یوروپو کے مل کال میں یا خلدون سے مراث ہے اس کا شاعری بندوق اور قرامت کے احکام پر جناب اکاہم اور رثت کے عوض مل بیان اخراج فراہر یہ تباہ کار کی ہے۔ حکم اسی ہے۔ حکم اسی کرتے رہتے ہیں عرض کے قومی مقتضیوں میں مل کال میں قرابیہ الفناہ خداوس کے لئے جاتا ہے اسی سے ہے عرض مقابلہ ہو جراہ۔ استحسل میں عرض کے کھون سے۔ مغل طالن ہوتا ہے۔ عین روبیہ قشر کے علاوہ در سری، چلوجی چیزیں پڑا اتر قسم دیجیں۔ بھی جنگ اور عرض کے قوت سے ہر دنیا باری چیز خوار ہو جائے اور کل میں (بیان و محفل) ہفتا سے ٹھاڈہ ہے۔ صورتہ عالم کی طرف۔ الگانی صفت ہے۔ موصوف ہے۔ شدید بھنی ایششی کی یاد و رثت دنوں سے بھاہے۔ عین قربیہ الفدا عیا بیان اخراج سے۔ عین تحریتہ خلوات جس میں کوئی کمالی نہ ہو اس سے مولود ہو جائے کیونکہ ریاتیہ الفناہ بھی ہے۔ تو آفرت سکے مقابلہ میں طیس اور حیری بھی۔ یعنی لوگ احکام اور رثت کے عوض دنیاری سلان لیتے رہتے ہیں۔ ویقولون سیفی غزل بیان اور شوہر ہے۔ کوہ قراقاہ سے کوہ قراقاہ عقل ہے۔ عین رب قرقاہ اس کو کرہے صفوں طیس میں ان کی بہ عملی۔ عین تو رہی رثت لیے کوہ قراقاہ سے کوہ قراقاہ عقل ہے۔ عین سوچتا خیال کریمانہ بیان قل لینی جب ان کو کوئی ملن کی اسی رثت سکھنے ملامت کرنا ہے تو یہ کہہ ہے۔ جیسے جیسے جلد کھڑا ہی اس پر پکڑنے اگلی کوئی کھڑا ہو جو اس کو خون بھینٹو۔ اللهم وابلاؤہم اور اس کے بیٹے لڑکے کے بیٹے لڑکے کے بیٹے ہیں۔ یہ عذاب یا حکم کمال۔ ہم تو سندھ کی طرحیں کر سندھ کنکلی ہے۔ ٹھاک نہیں ہو نہماں کمال کرستے تھاکار میں ہے۔ اگر ان کی ملامت ہے۔ کہ روانیاتہم عرض مثلمیا خلدون یہ بارثت مل ہے۔ ویاتیہ قولون کے مل ہم۔ ہم میں اس کے اصرار کا کارست اور عرض، جو اگنی بھنی اس بلاست دران کے اس جواب کے بعد بھنی ان کی جلات ہے۔ کہ اگر بھر بھی ایسی قربیہ اور رثت سکھنے ملامت کا وہ آپلو۔ تو ہر کوئی شکریہ کے بعد حکم تو رثت بدلت۔ یہ تباہ یا پھاٹی ہے۔ اور اس کے عرض دو چیزیں لورہ مگر سلان لے لیتے ہیں۔ قبیلیں کرتے ہیں۔ کلہر ہو اور اصرار جس سے کمال صفوہ و بھی کوہ مدن جاتا ہے۔ چو جاکر۔ و رثت سکھنے اپناتا ہو کرہے۔ ملک کھر ہے۔ المیہ خلدون علیہم۔ میثاق الکتبیہ۔ بارثت

نماہنگہ ہے اس میں سوال الخاتمی ہے جو کہ اس زبان عالیٰ میں علیهم کا نتھیں لم
یو خدھے نہیں بلکہ مشین ہے تب کہ تو اخشد طلی نہیں ہوتا۔ رب قرآن ہے واذاخذا اللہ میثاق النبین۔
مشین کے سن ہے وجہہ اللہ اور مشین میں فتنہ ہم تمہرے پارا، میں عرض کر کچھ ہیں الحکم ہے مرزا تو ہے تیریف
ہے بھل تو رہتے میں اسرائیلوں سے ہدیت ہے مرا ہے ان کو کامیابی حکم دیا تو ہر سو دین اختیار کرنا تھا تو رہتے کے
لکھا ہم۔ ”کامد کر آتا ہے آج ہر صلنک“ تاپے تو دلکام قرآن دلکام ہوئی ہاتھے اپنے ٹول کرنے کا سر کرتا ہے یہی یہاں
مرا ہے لڑا کتہ بالل و اسی ہے اسی کوئی اعزام نہیں۔ قبول ہے کہ ہمیں مشین کی انشات کتاب کی طرف تیکی ہے
اصل علمات ہیں ہے المشین المذکور فی الکتب (رسن الدال) یہاں خالی میں رہے ان لا یاقولو اعلی اللہ الال تعالیٰ
یہ بیمارت ہیں تو مشین الکتاب کا ملطف بیان ہے یہاں کامیابی تو میں قبول ہے مشین کے محتقہ ہے
”ہمال لا یاقولو واحش (الغیل)“ ابھی ہو سکتے اور نبی کامیابی تو میں حق پا ہے اور یہ مشین کے محتقہ ہے
مقابل یعنی ان کو تو رہت شریف میں ہایہ یہ حکم دیا یا تھا کہ یہ دلکش قتل ہے جسے مدنق کذب کا
اس کے محتقہ یہ کہا کہ رب قتل نے فی قریبیہ نیک کرکا عکم تو خود گھر لزوں کو کوئی کو کہ رہتے ہیں مطہر کرنا یا تو رہتے میں کھاہو
درسواما فیہی۔ بیمارت ”عن“ مطہر ہے ان لا یاقولو واحش (رسن الدال) ہو سکتے کہ یہ مطہر ہو لمیرو خذن اور یہ ابھی
ذکر دوہاری کے ماتحت ہر ترتیب سمجھی یہاں گئے کہ کیا ان لوگوں سے یہ مدد وی ان سلسلہ یا تھا اور کیا ان لوگوں نے یہ عکم اس
کتاب میں پڑھانہ قابلیت حاصل ہیں گی تھا اور انہوں نے یہ عکم نہ ہی لیا ہی اس سے ہے فرمائے چھپے جوں عکم کلا کر ہے اس
میں ان کی الطبع اور خوازہ کا رکھ یہ لوگ ادھم سے چھپریں خواری چاہیں جو کوئم کر دے چیز۔ والدار الآخرة خیر
للذین یتقویون۔ ملٹی ٹیکا ہے جس میں رشت خور اسرائیلوں کی قشیل اندھیوں کا ہو اب یہ ایسا ہے وہ رہتے کہ کام
تو رہتے کے بھی احکام عالمی و تھاری کمالی اور سوادی جاتی ہے اسی کے بھی اولادتی ہے وار آفرینہ سے مرا ہے مام
ہندو۔ غیر اور غیر کے بعد کانکڑا بہ اپاہ تکم۔ خیر مفت شہر ہے۔ عین اسیم خیل اس کے بعد من العذابیا و ما فیها
پا چیدہ ہے قتوی سے مرا ہے بہت تقدیموں، بے امثال سے پیچا ہے امثال انتیار کرنا اور نکن ہے قتوی سے مرا ہو خیریف
کو درشت سے پہاڑ کو لوگ اپنی جزوں کے گورم تھے پیلے سی زیادہ ملکیں کہ اس میں کہ اس میں یہ سی ہیں جاتے ہیں اس
سے چلتے ہیں اکثر غیر تھیجوں کے لئے وہ مام نہیں نہ زیادہ ملکیا کہے اگر لوگ رشت حقیقت نہ سے بازدھ آئے
اگر کیسے نہیں جیستی میسرت ہے افلات عقولوں اس میں خلاب ان اسرائیلوں سے بے جن سے تو رہتے ہیں مدد کر
مدد لایا کیا تھا اس بلکہ میں خاتمت طاری تھات ہے کہ یتقوینا نہ کامیاب تھا اور عقولوں نہ ماضی تھی کامیابی۔
ذکر اسرائیلوں تمہیں اتنی بھی محل نہیں کہ نہت پہلی فتنی سے اور رحمتہ اذال زاکی سے ابھی ہوتی ہے پہتم ان حركتوں
ستہزادگوں نہیں تھے۔

خلاصہ تفسیر: اس آنکہ کریم میں گذشتہ اسرائیلیوں کے بھٹک جانشینوں کے میہبیاں اور سے رشتے لے اڑاکھم قوت سے تبدیل نہ ہوں۔ (۲۱) اگرچہ اعلیٰ سے کہتے ہوئے اگرچہ جاری گناہ محفوظ کر دیا جاوے گا اس پر تاریخی پکڑت ہوگی۔ (۳۱) اس جم پر قائم

ہمارا جب رشتہ ملے لیتا ہم شری بدل نہ (4) یہ سارے جرم بدلیں ہے خیری سے میں بکھر دیوں اور دشمن کرتے رہتا چنانچہ ارشاد ہے کہ جن اسرائیلیوں کا تم مل پڑھا کر رہا تھا کہ بعد ان کے مالک ہاں آئیں جاؤ گیں ہر ہے جسیں بخود رہت کتاب کامب اور کتاب اترت کی خدمت پر پڑھ کر اپنے انسوں پر یہ فضیل حاصل کر دیا جو اپنی بدل و تلاعج یعنی اور عجم درست بدلتے گئے اور جب کوئی ان کو ان کی اس ترکیب میں طامت کرتا ہے تو اگر رجی ہیں کہ ہم قرآن انجیل ہیں اٹھ کر کیا رہے ہیں تم کوئی کہنا کریں جو ہدایت پکارنے والوں کی سب کو قتل را جانے کا ہم اس سند کی طرح ہیں جو کہنگی پڑھانے سے کہ اسیں ہوتا ہم کوئی کندکریں گے نہ اسیں ہاتھ۔ شریعت کے انہم دو مباحثیں قوامت کے لئے ہیں جو اولاد ہیں پر اس کی ڈھانکی کیوں مال ہے کہ لوگوں کی تینیں کرنے کے بعد ہی جب انہیں رشتہ ملتی ہے تو لے لیتے ہیں الحکام ایسا ہدیہ ہے تیس یعنی ان جرسوں کی اسے رجی ہیں خود کو کیا ہم نے اسے کیا ہم نے یہ عذر لایا تو کہ جھوٹی یا ٹھیک لٹھ تعالیٰ کی طرف منسوب نہ کیا کریں حق باتیں اس کی طرف نہت کریں یہ قوت ہمیں عجم اور عوسمی بیان کریں اور کیلیوں اگل اس مددگاریاں سے ہے خیریں میں اسیں سب کو معلوم ہے ان پر تسلیم ہے پر سماں کا حق بات کئے سے صحیح الحکام کی تکمیل کرتے ہے ہدایت جو امراءت ہماری امنی میں فتنہ پر بدلے گئے گا لذ کے بندوں ہر من حقی غیر پر اور گار سو من کے لئے آخرت دنیا سے کہیں بزرگے کہ دنیا گلیں ہے آخرت کیلیں اور دنیا کا لیں۔ آخرت بدلیں و تم اتنی ہی بات کئے کہیں میں ہے کوئے ہے کہ لوگوں کا کہے کہ فلیں جعلیں جمعے۔

فائدہ کے ہیں آتی ہے کہ سچے چداں کے مابین اور سچے پسلوں کے مابین کل کل اعلیٰ طبقہ نیز کی بھی بیڑت جاہی بھتی ہے یہ لادر و رثو الحکتیب سے مابین دو اہل دین کو ارش رسال ہاتھ رسال کیا جاتا ہے اس خطاب کا مقصد یہ آئت کرے گی یہ سمجھ کر دیکھو ماں آئتیں رہتیں تھیں لئے خارجین عالمیہ ہو تو کوئی کوئی حقیرن عالمہ کو اور میں کتاب فریبا دو صراحتاً مدد و نور کوں کی اولاد پر گوں کلکت ہواں کے لئے مندی ہے جو ان کے سے کام ٹیک کر میں دشمن چیزیں ارب کا مداب چیز و نکو رہتیں لئے ان دو ائمین عالمہ کو مختلف فرمایا یہ فائدہ مختلف فرمائے سے مابین دو ایسا اکثر اقبال سے کیا ہے

یوں تو ہے مگر ہر مرزا بھی ہو انقلان بھی ہے تم سمجھ کر اس پر قوت مسلمان بھی ہے تیسرا نامہ نہیں دیکھ لے کر تیات ایسے کی تحریف کرنا کام شریعت پر لایا ہے توین کہ کبے کے اس میں رشتہ ستل بھی ہے گرانی بھی گرد گری بھی یہ ناگزیر یا خشون عرض ہنلا ڈھنی سے ماضی ہوا اس آئت کر کے کی تحریف رائے ہے وہ لا تشنوار وابا یات نہما قلبیا ان دونوں آئیں میں یہ مرد ہے

مسئلہ: قرآن مجید پھاپ کر فوٹ کرنا، قلمیں دم، قبوچے لڑکی کی اگر تین یا چار ہے کہ جس پر کام کی اجرت ہے حضرات ظلماں راشدین سے اپنی خلافت کے زمانہ میں بیت اللہ سے گزاراں خلافت پر سوامی حضرت مولانا کے مالاگہ خلافت ملاساہ خصوصاً خلافت راشد، بخشن اپنی کام ہے اس کی قیمت ہم پہلے بڑھا دیں اس آئت لاقشtron والیتیں تو قریریں کر کچھے ہیں بغزارے قلادی میں طلاق کرو۔ چو خدا ناکرہ حرام آمدنا یک عارضی قیچی ہے جس میں ہے کہ نہیں

اور دنی بینی حیر و قرب الشاد بگی دیگور رب تعالیٰ نے اسے عرض بھی فریبا اور بلوٹی بھی۔ اس کے بعد مل بڑی اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ نعمت ہے خوساً بخوبی اللہ کی رواں خرج و درست فیرقی کا نوال ہے رب تعالیٰ فرماتے والباقیت العصالحدت اور فرماتے و ملائعت اللہ بیان ہے اندر اکرسے دولت امیں رہا سے آئے کو رامیں رہا جائے۔ پانچ ماں فاکر کو سخترت کی سریوں پر گلہ کرنا کفر ہے کہ یہ سہی شش گلہ رب تعالیٰ پر اس نو رہے تو فی نادی مسیطغر لنسے مامل ہو ایکی کنالور بارنا تکلیف ایمان ہے گلہ کرنا تو بی پرواہ، ماخوذ نہ کرنا بہتر تین کفر ہے۔ چھٹا فاکر ہے بیرون گوں کی اولاد ہے۔ پر فرگر کنالور گلہ پولی ہو جانا کفر ہے کہ پر کہہ ہم ملال بزرگ کی اولاد ہے جن مارے گئے معاف ہو جائیں گے قیادہ بھی مسیطغر لنسے مامل ہے ای رہی طریقہ یورے ہو کر کتے نہ عن اینناه اللہ و احیاہو عالیٰ ن و تھی کے ساتھ ہند گوں کی اولاد ہو بند کی وجہت ہے کتو اللہ کے لئے برو گوں کی اولاد ہو ایڈا کا لہ اپتے قاتل اور کعائن ایمن نوح کی مشکل ساتھ میں آج اس بندی میں ہستے مسلمان گرفتار ہیں رب تعالیٰ پا خوف امیب کرے۔ ساتوں فائدہ گلہ کرنا یک گلہ ہے اور گلہ پر گلہ کے جانشین اس پر اصرار کرنا ایں گلہ کرنا کردہ و ایمان یا تمہم سے مامل ہو ایڈا رہے کہ بر گلہ صلی و یحیث کسرتے سے کبھی نہ جانتا ہے رب فرماتے و مل بھر و علی مافعلوا الور گند کرہ بارہ کرستے اکبر یعنی بست یونان جاتا ہے آٹھوں قائدہ ہنگان گلہ ہے کر مسلمان ہوتے ہیں اسلام کے مسلمے ایکام کا لب بند ہے جاتا ہے اور ایسا پیدا کیا رب تعالیٰ سے مدد یونان کا لب بند کے گذتے سخت رہے کہ جال ایسے بخی کی وجہ سے شلیوں گلہ کار پا بیٹھے کر یکام کیا کر رکے کہ گایز مام گلہ کر کے اسے جال ہلات کر لے کی کوشش کرنے ہے بیزد ٹل عالم ہر سوں کو بھی بد ٹل بنا رہا ہے کہ اس کے معتقد اس کی بودی کرتے ہیں۔ ناکہ ایک ملک کے ساتھ موسیٰ اور ہر ہاؤں فائدہ آئت ہے کہ اس کے مغل کے لئے ویسا سے کیس بھر ہے کہ وہاں اس کے لئے راحت بیدی ہے لوکا فریہ کار کے لئے کیس بھر ہے کہ وہاں اس کے لئے طلب بھی ہے۔ ناکہ خیر للذین یتقوون سے مامل ہو ایسی لئے مدد شریف میں فرمایا کہ دنیا موسیٰ کے لئے تقدیم ہے اور کافر کے لئے جنت۔ پار ہموں فائدہ ہو جائیں نہ سمجھائے کہ ایک دن پاکتہ ہے سچی ہے جسی ہے جسی ہے جسی ہے مل ہے پڑھنے تھے مل ہے

پہلا اعتراض: بیڑا کو قتل کیا ہے؟ قتی ہے وہ بھی سبھ کے خاس قریب ایوں کو ملتی ہے کہ بدل کا کاب کو سبھ فرمایا گیا اور یہ بھرث گذشتہ ہالوں کی طرف سے بچھوں کو دے جانے کا ذکر فرمایا کیوں کگر دوست ہو ای جواب ہے ناکہ بدل کے علاوہ تکلیف کا مل ایکم مطمئن، بیروت بھی بھرث ہوتی ہے، مال بھرث بسال قریب ایوں کو ملتی ہے بلیں بھرث میں بدل کو مل ایکم خضر اور کاوارٹ ہے، پچھلے اسراخی ایگلوں کے کلی مرجی قرب ایتارستے حصہ بھا۔ قریب ہوں یا ناہ ہوں اس لئے وہ اگلوں کے وارث ہے۔ دوسرا اعتراض: اس آئت کی سے معلوم ہے کہ کاب اللہ یا یادی مل بیکارم ہے دیکھو اس اسی بھیں کی بھرثی کے سلسلے میں ذکر ہو یا یاد ہوں گا۔ ای علماء قرآن پر مالے لائز ہاتے تو یوں ہے تو یوں ہے ای جو تم لیتے ہیں اسے بھی بگرم ہوئے

قال الملا ر. الاعران

چاہیں۔ جواب میں اعتراض کا حرف ابھی تحریر میں گزد گیا کہ دو لوگ تو نہ ہے بلکہ اس کے ادھار پر جیسا نہ ہے۔ یہ دو فوں ہم رام تھے تو ان پر سوال پڑیا۔ مگر ہم قداں کی تحریر وہ ہے یہ معرفوں الحکلم عن مواضعہ۔ الحدف آن علاوہ ہیں۔ کامن کرنے ہیں۔ دشائی اللہ کریں گے فتنہ کو خدمات تحریر و فتویٰ اور احتجاجات میں ایسا کیا جائے گی۔ میاں کے پڑھنے پر اجرت چکار آن یہید کی تحرارت کرتی۔ تحریر اعتراض میں ہند تعالیٰ سے سعل، کلکش کی امید و کنکا امداد ہے۔ مگر اس تحدیں اسے گھٹ تر جو یا کہ اسرائیلیوں کے کہاں کے مطلع میں است گھٹا و یوں قیصر لناس کی کیا بوج ہے۔ جواب اگر ہوں تو سے گھٹا جائے ہو۔ کلکش کی امید پر تب کی جائے تو یہ مداد ہے تو ان کو اس کی تحریر تراویث انجما التو بتعالیٰ اللہ للذین یعملون السو بعدها الته ثم یوبون من قریب گر کلکش کی اسی پر گھٹا کر کر کہ تو شراب لی پھیں لاؤ۔ کلکش دے گھر کربے کہ اس میں دینی گھٹاں اڑاکے اور الظاهر ہے۔ یہ خلیل۔

چو خدا اعتراض یا ہاتھم عرض مٹھعن مظلوم کیہ روا ہے۔ جواب میں ملٹیں رام، یعنی ٹھیٹر و رہ پہن کر مقداریں یعنی اس سوال جواب کے بعد اگر پھر بھی اسی جو سازم و شوت کامل ان کے پاس آجائے تو گھر کلکش کو بدل کر اسے چھپا جائیں۔ ملٹی وہ ماضیں کامیاب ہے تو یہ گواہ فریان مالیں ان کے درست کئے کا دار ہے۔ اسی پر قائم رہنے پاچھوں اعتراف مصل کر لیتے ہیں۔ تھی وہ ماضیں کامیاب ہے تو اگر آخوند حقیقیں کے لئے بھرت ہے تو یہ حقیقیں کے لئے، یا بھر میں ان کے لئے تو دیوار؟ آخوند اسی سرجن و زینا انتافی العدیا حستہ و فی الاخرة حستہ ہے۔ آجت کو گھر درست ہوئی۔ جواب میں کام طلبی ہے کہ حقیقیں کے لئے آخوند یا اسے اچھی ہے یعنی ان کی دیوار ہے۔ کوہ وار اعلیٰ ہے اور آخوند اس سے اچھی ہے کہ وار البارہ ہے۔ یعنی کمھ بہنے اس کی خدمت کی بجد نہ اور پہلے تو اسے آرایا تے کی جگہ آخوند ہے لہڈ تعالیٰ نصیب کرے۔

تفسیر صوفیانہ: نوش نصیب اُری معمول حقیقیز سے یا افادہ ماحصل کر لیتا ہے۔ حق مدد کسان گندے کو کھیدتے ہیں۔ مل کر لے لے گے۔ ہم کلکشاں تے گھر کلکشاں تے گھری خصیب ملے وقف الٹی جس سے بھی برا مقصدنی الماتا ہے ایسا یہ اُری مدد رہے۔ مل کیں لاؤ۔ لاؤ کسی اس میں اپنی دنگی کا۔ اپنی بارا کر رکھتے ہے تو بعد شراف اللہ کی بیل شکر از کتاب خی۔ سو ہی طے العالم لہذا کے کلیم اور پسلے صاحب کتاب نیا اس قدرست کے اڑیوست نوش نصیب اُرگ دلویاہ کالمیں بن نئے جیسے آفسن بہر دیوار فوراً گزی ہے۔ نصیب اُرگ جن کا اس تحدیں اکر رہے ہوں نئے ہیں۔ حقیل کر اس کتاب کے ذریعہ، حق کر دیوال۔ لہڈ تعالیٰ کی شان غفاری سے نابارا مدد الہایا کس پر پھول کر اسکی مغفرت کو، کچھ کر گناہ کرنے پر بول رہا گے۔ اس سے ان کی دنیاگی خراب۔ اُرگ آخوند کی اسیں نے موصوب رہا۔ اپنے کامل و مبدہ ماحصل کرنے کا درجہ بخال۔ شعر

حقی وستان قست را پہ سو از رہر کاں
کو خراز آپ جیاں تندی آور سکندرو را

وَالَّذِينَ يُمْتَكِنُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَأَنْضِبِعُ أَجْرَهُ

اُور دہوں جو مخبر علی سے پکنے ہیں کتاب کر اور قائم کی اہوں نے تاز جملہ ہم تین ٹانچ کر کے اور وہ جو کسی پر کو مخبر علاحدہ ہے اور انہوں نے قائم رسمی ہم تین پر ٹکے نہیں

الْمُصْلِحِينَ وَلَذْنَقَنَا الْجَبَلَ فَوَقَوْمُ كَاتَنَةَ ظَلَّةَ وَظَلَّوْا أَنَّهُ

تو اپ کیک کاروں کا اور جگہ ہم نے اور کیا بھائی اور ان کے کرایہ شہزادے ہے اور کیا حکم تو اپ کے کاروں کا اور جگہ ہم نے اور کیا بھائی اور اپنے سانجاں سے اس کی کوئی کاری تزویر ہم

وَاقِعَهُمْ حَدُّ وَأَمَا تَيْنَمْ بِقُوَّةٍ وَأَذْكُرْ وَأَمَا فِيهِ لَعْنَكُمْ تَقْفُونَ

کا ایک ہے کہ جنکہ کم سے کم اے ان پر بکاروں جو مرد ہم نے تم کا ساقہ قوت کے اُندھے کیا ہے جو بخوبی کام کرنے کے جو چیزوں نے زور سے اور یاد کرو جو اس ہیں ہے کہ کریمہ وہ بیرون کار پوچھ

تعلیق: ان آیات کے کامیکل یات سے پہلے مطلقاً ہے۔ پہلاً تعلیق: کامیکل آیات میں ان بد نصیب اسرائیلیوں کی سزا اُردو اجنہوں نے تو نہ شریف خدا کو دی اسے دنیا مکانے لارجی طیار، اس کے لئے کتاب میں خوفی کی اب ان دو ش انصیبی اسرائیل کا کریب جنوں نے تو نہ شریفست مگر کافر اخلاق اسے ضلیل نہ کیا اسے سنجیدا ہے سبیعہ عبد القادر ابن سلام اور ان کے ساتھی کی وجہ ہیچ اپنی خدست بکاری جاتی ہے کہ غریبوں کے بعد غریبوں کا کریب۔ دوسرا تعلیق: بکل آیات میں ان اسرائیلیوں کا کرتا جنوں نے اپنی کتاب ترمذ کا لدی اب سمت عمومی کا کریب جنوں نے قرآن مجید کو سجدہ لورا سے مدد اری کا زریعہ بیانیں کار اس آئت کی درستی کی تحریر سے معلوم ہو گا انتہا اللہ۔ تیسرا تعلیق: بکل آیات میں ان اسرائیلیوں کا اتر تھا جنوں نے تو سعدہ بودیاری لارجی طیار اس کا لکریب جنوں نے اس قدر کے متعلق اسی کا متعلقہ اسی کا لکریب کا خدا اری لارجی طیار۔ چوتھا تعلیق: بکل آیات میں ذکر کردہ اسرائیلیوں نے تو نہ کوئی سہماں اسی اب درستی آئت میں ذکر کریب کے انہوں نے اسے خوشی قول ہی نہیں کیا اپنی جزا متوالی کی جی۔ گواہ کتاب کے بعد عطاہ کتاب کا کریب ہے اگر پڑ گئے کہ جس جی خوشی قول ہی نہیں کیا جانا آئیں کی قدر بھی نہیں اوتی۔ پانچویں فاائدہ بکل آیات کے آخریں ارشاد ہو اکر حقیقی ہیں کاروں کے لئے آخرت ہے اب ارشاد ہو رہا ہے کہ حقیقت وہ اللہ کی کتاب مطہوی سے پڑے۔ کتاب اللہ کی طبع کی درستی سے حقیقی نہیں میں نئے کو یا پچھے بیان کار آئت کی معنی کا سکھن گوں ہے جو حقیقت ہے۔ ایسا بتا جائیا ہے کہ حقیقی اون ہے اب کتاب کی نو مخبر علیہ نہ لازم ہکرے دیجیا۔

شان ترول: بکل آیات ان طاویل سے تعلیق ہائی جو حقیقی جنوں نے نہ تو نہ شریف میں ایسے تعلیق میں اکد سمجھ میں یہ ہو ہے تھا کاریب اور حمودہ اور کاریب کا کریب تھا کہ شریف میں خدا بر ایمان لے آئے جیسے بعد ہمہ حضرت عبد القادر ابن سلام اور ان نے ساتھی اور زبانہ روانی میں حضرت کعب ابخار اور ان کے ساتھ رضی اللہ عنہما مصلی

مراد طور پر باز ہے ابھی حضرات نے اپنے پاڑ مار لئے تھے مجھ یہی ہے کہ طور پر باڑ مار بھے اس کی تحریر آئت ہے ورق فتناً فو قهم الطور اس آئت نے تدقیق کے منی اور پہاڑ کی منی فربادی فو قهم گی یعنی تدبیت کی تدقیق۔ منی اخلاق ہے کانٹہ طلعتہ مردات مغلیش ہے نتفنا کے طلعتہ ہے طلر ہے۔ منی سایہ علا۔ سایک شام ہے میں یہی سایہ رائبن ہدایت قوم یہ امائب لور سروں سے قبیہ ہے تب یہ اسی طور پر باڑ ان سب سی پھیماں کیا وہ بدل کی طرح زیادہ لوچھا تھا بلکہ ان کے سروں کے قریب خاتمہ ہے کی طرح یہ دو ایمنی ہائے کے سایکاں سے سایکاں سے تشبیہ ہے میں دبیل رہے کہ ہجت الشہزادہ شریب ظللمہ ہیں جنی سایی کرنے والی چوچ و خلدوالہ واقع ہوہم۔ عمارت مصلحت ہے نتفنا۔ اس لکھوں والی طرف ہے لور علن۔ منی قیسی ہے نہ کہ۔ منی مگنی بارہ ہمہ ہمہ بب۔ منی مل ہے یعنی اسی قیسی ہو گیا کہ بیان پر کر جائے گا اور دروب کر مریاں میں کیا کہ اتنی دنی جی بنی کہہ رہے سکے ہوئے ستر کی سے ٹھی ہوئے کیسے غریب ہے فدا اسے سجمل میں سکی۔ خندواماً التین حکم بیقوہ مل خندوا پہلے قلما پوشیدہ ہے۔ یعنی ہم اس امر ایڈیوں سے طلبیاً تو فرشتہ کی زبان پر یا سری طیہ اسلام کی زبان پر خندوا کے سکی ہیں یعنی قول کردہ امام سے مولا ہے اور اس شریف پر گل کتاب نہیں کی سربست اس سی کو ہی ہاتھی ہے اس سے ٹھی گل کر لائے تھوڑوں تباہ اس لکھتے ہیں حکم فرمادر دوسری ہجہ ولیت نام اوسمی الحکتہ بہ فرمادرست ہے اس لوروں میں کوئی اختلاف یا تعارض نہیں۔ بقوہ کاظل خندوا ہے۔ یعنی اس کتاب کو اپنی طلاقہ دوت سے پکارو اس کے ختن اکھمہر ٹھیل کر دو اللہ ہی ہو اسکا جب موی ملے اسلام سائی قومی اسرا اکل کو قوت سے فریض کیلیا ہو، حکمل اور سطیل تو ان لوگوں نے ملت اور ٹھیل کرنے سے اکار کیا ہے اپنے اہم اکھم ساتھ لور ختم آگئے جس سے وہ گھبرا کے اسی خندوا کے لیے مل کیا یا لیا اور غور مارتا ہیں گذر رکھا ہے۔ ولنکر و اما فیہ۔ عمارت مصلحت ہے خندوہا اکرے سے مولا ہے یا در کھنا ٹھیل کرنے کے لئے ہاسے مولا ہے۔ اکھم اس ختم کے ہوں یا اکل کے فیکی میر کتاب کی طرف ہے۔ یعنی وہ اکام ختم ہوں یا ازم اس تکاب میں مدارس کے سلے یا در کھون ہے۔ ٹھیل کو لطف حکم نتقوہ۔ فریض مل خندوا اور لطفکرو آل وجہ ہے یا صد ٹھیل مدنال کے لئے ہے۔ منی ٹھیل ہوئے اور رب خلیل کی نسبت ہے۔ منی اکابر تقوی کے منی زرائی ہیں لور رکھنی ہیں مل۔ منی کیا ہے اس کا مسلسل پوشیدہ ہے یعنی تم آن پروزے سے یا اپنی ان خصلتوں بدھتی گیوں سے یعنی جلوہ اپنے رہا کہ تو نہ ہے ٹھیل تقوی پر رکھ کاری کی اصل ہے۔

خلاصہ تفسیر یعنی تفسیر میں معلوم ہو چکا اس پہلی آئت کی دو تفسیریں ہیں ایک وہ کہ یہ آئت مسلمانوں کی تحریف و تو صیف میں ۲۰ دسمبر کے اصل ہوتے ہے قائم رہنے والے امر ایڈیوں کے متعلق اور دوسری ہاتھ تو قوی تر ہے اس اس تفسیر کا خاص عرض کرتے ہیں اپنے تھہ جن امر ایڈیوں پر علاپ ہو لیا وہ تھے جنوں نے اور اسیں تھہ جنی کی اس پر ہے۔ منی لیں۔ گدود اسرائیلی خود رست شریف کو سطیل سے ختم ہے دبیت اس کے جانے ہوئے حق کردہ اکام انتیاد کے رہے اس کے دین میں اور لذت حی اسے گھی طور پر بیٹھتے رہے جی کر جب وقت ہاتھ ہمی آثر الہامی، ایمان لے آئے ہم ایوں کو کوڑا خود رہیں گے کیونکہ اکام کریم ہیں جیسیں کسی کا جزو وثاب یا خدا ملائی نہیں کیا کرتے ہو تو مدت حام امر ایڈیوں کے تم نے

شے تو بعد کے ایں انسوں نے انداد میں ہی سر کشی کی تھی کہ جب موی طبلہ السلام تو مت لائے تو اور انہوں نے سارے اسرائیلیوں کو مٹالی کر دے کہ پیغمبر کو سمعنا و مصينا اسے من قتل کر مل بد کریں کے تب ہم نے ان پر خود پیدا ائی تھی جس سے اکبر کریم کے مرول پر اکبر اکیا ہو شامیل کی طرح مارے لوگوں نے چاہیا اور وہن کے سروں سے قربت ہے کیا نہیں بھیجیں۔ کتاب میں ہے کہ بے اسے یاد رکھوں کو مغل تم حقیقی جزو گاہ رہو۔

لطیفہ: جب خود پیدا اون ہو گوں پر سلطان کیا تھا یہ اسکے اخبار الماعت کے لئے بھروسہ کر کے اور وہ اسے کوں ہم لے اس کے قول کر لیا تھا جو بالائی رشادیہ کیا تھا پہاڑ کی طرف تھی کہ کسی بھی گردے بہ بھی جو دیواریں، رشادیہ یعنی یہ جو کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم کو اسی طرح کے بھروسے نے پڑا اسے پہلا قاب کا ہے جو مظلوم پر آتا ہے کہ ہو کا ہدہ رشادیہ (نشیریہ)

فائدہ: جن آیات کو وہ سے پڑدا نہ ہے ماضی ہے۔ سلطان کیوں کا ایسا کافر تھا کہ اس کا خالیہ پر مغل کر دے اس کے بغیر کتنی تھیں کہیں کہے وہ بھی یاد رکھوں سے ماضی ہے اور یہ کوں آئے میں پہاڑ فیلا یہ مسکون بالحکتباہ فریاد و القیمة والصلوة۔ و سرافا کو وہب تک دار عذرا اخیل منسخ نہیں ہوتی تھیں جس بعک اون کو مشبوہی سے پکڑا ہوں پر مغل کر دیا ہے اسی تب اب انہوں مغل کریں ہے خدا انجیل میں شریف حمال کی تھی اب ہو اسے ماحل ہائے الاربے جان کے عادوں کے فیر منسخ اخال پر بہ مغل ہو کا گراس لے کر پر قرآن کے احکام ہیں دیکھو تو یہ اخیل میں خور اور پر اخیل اسے کا حکم تھا علیہ بہ بھی مغل ایجھے پر آن کریں ہے تو یہی عکھڑا انسوا بالله و رسولہ۔ لیکن گی یہ مسکون بالحکتباہ سے ماضی ہو ایک کو قبیرہ تیرا فائدہ تھا کہ قرآن یہی تباہ ساختاً تھی مل ہے بر ڈس پر ایسا ہے کہ اسے پیدا تور اعلیٰ طبقیہ قائد الکتب کی درستی چیرتی سے ماضی ہو ایک کتابت سے مولا قرآن پیدا ہو۔ چو چھافا کمروہ تماہی کا ہوں میں نماز است اہم جھی ہے یہ قائد القیمة والصلوة سے ماضی ہو اک رب تخلیل اسے یہ مسکون بالحکتباہ کے ساتھ یاں فیلا گریڈاں رہے کہ نماز پر یہ ایک نہیں بل کہ لازم کرنے کا تھا پیچھا اپنے اس کے بعد سے پہنچ دینے خانی ہاں کہن ہے تو قائد الماء لاضعی غرائب سے ماضی ہو ایک اخال دے کر نہ کوئی کاشنک ہے نہ انہوں کی اپنی نعلیٰ سے ہو آئے رب فرمائے ان تعجب العمالکم و انتہا لاشعر وہ۔ پھٹا فائدہ: کافر بد کار کے یہک اخال منکر دیروہ ہیں ان میں قبولت کے بھل بھل نہیں لگتے کہ ان پر قوبٹ ٹھیے فائدہ اہم المصلحین سے ماضی ہو اک صالح رکنے کے لئے مصلحین کی تبدیلی ایک رب فرائیہ و قلمدانی ماعملوا من عمل فحمل نہ ہبایا ممتورا ساتوں فائدہ تحریر اسی لئی علی قبول کی ہوئی جو کا ہائیں مل سے مالی ہوں ایک نماز ہے دیکھو مسلمانوں نے قرآن میں سے ماکرہ تخلیل اب تک ان رہے ہیں اور انشاء اللہ مائتے قبول کرتے رہیں گے جیسے اسرائیل نے قورستہ در کامل تھی سب جلد اسے پھوڑ لیتھیے کہ واقع نہیں تھا میں اسے ماضی ہو۔ آئوں اس فائدہ لازم تخلیل کار رہے کہ

پہاڑ کو اس کی جگہ سے آنحضرتؐ سے اخاطر لے اسے اخاطر لے اور پہاڑ پر قائم کر دے تھا اسے قائدؐ میں وائی فتنۃ الجبل سے حاصل ہوا۔ لفڑا اخضور، کاچہ فربن بیاں کل دوست ہے کہ اگر میں ہماروں نے صبر سے ساقی سوتا کے پہاڑ میں یہ میں درست ہے کہ حضور مولیٰ کے فربن پر درست جان کر آئشان تمام احادیث کی تائید اس آئت سے ہوتی ہے تو اس فارمود و قرآن یہ ہے اس سلسل میں آنحضرتؐ سے تائید تعلیٰ کی خاص درست ہے کہ اس سے مسلمانوں کو مدد اے الحکم اور مل کر آئشان ہو گیا اس کے قوتوں پر، علیؐ سے الہا کرستی کی ایک دوسری بھی تھی کہ ان پر یکدم سارے احکام اٹکے تھے اسکی میں وائی فتنۃ الجبل کے واقعہ سے حاصل ہوا۔ دسوال فارمود و قرآن کو تکبیل کو صبر ہی سے پوچھاں کیا وہ کہنا ہے میں مل کر پہاڑ و گاریشہ دافع سے پیچے کوڑیں بے پیار کا کدھر العلماً حکتم تقویون سے حاصل ہوں

پہلا اعتراض، کتابِ انی کو مندرجی سے پکڑتی ساری میڈیا اگلی پھر اس کے بد اتفاق و المعلومہ کیس فریبا کیا۔ لذت و تورت میں نہ کوئت شیخ جواب پیدا کر کر تصحیح و اتواء لئے کیا کیا کہ نماز سارے شریعی احکام میں اہم ہے اور جیسے ہے اسکے نزدیک گرفتاری کیا جائے و اتنا کبیر قیاس لئے کہ نماز کی پوری ساری میڈیا میں ملاحظات کو آسان کر دیتی ہے پہنچ کر کتاب تورت کو مندرجی سے پکڑتا تھا کام ختم اس لئے فریبا کہ نماز قائم کو مکار تھا ہر ٹھلل انسان اور پہنچے۔ وہ سر انتہا اس نہیں یہ مسحکوں مدارج ارشاد و اور اتفاق و المعلومہ اسی اس فرق کی وجہ کیا ہے۔ جوابِ نیا اس نے مگر مسلم اور کتابِ اللہ کو مذیراً تھا جو وقت ضروری ہے لور نماز ادا کرنا، کبھی کبھی کہ یہ بھی گناہ نماز ان دوست میں ایسی یاد رکھنے کی لازمی میں ایک بارہ دنیا اس نے کہ والقابو اعمال ہے یہ مسحکوں کے نام سے لئے یہ حرج کی نماز بند نہیں ایک بارہ دنیا کی لازمی میں ایک بارہ دنیا اس نے کہ والقابو اعمال ہے یہ مسحکوں کے نام سے لئے کتابِ اللہ میں مذیری سے خالی اس میں کو نہ لے کر پہنچا بے جواب۔ میں رہے کہ دینِ موسیٰ میں نمازِ شیخی رہو زند و ارہی بخت دار ہی مسلمان۔ مگر کرمان کے پاہ دروز نمازیں دن اساتھیں وہ جیسی اس کا کچھ ذکر پہنچا دیں کہ پہنچا بخت۔ تمیر انتہا اسی آئندے سے مسلم ہوا اور ربِ تحلیل نیک کاروں کی تینیں بیرونِ قصیں کرتیں جس سے چہا کہ کاروں کی تینیں بیرونِ قصیں رہوں ہیں ملائک اپنے پرانے کرکی کی تکمیل ہے پہنچ کر خلافِ انصاف ہے کسی سے کام کر اگر مزدوری پر دینے پر مصالحت اور بخود نہ افریزی ہے سن جواب پیدا کر مزدور مدارے بخانے اور کام کے خلاف کام کر کر دینے مزدوری کا خیس سزا اسخن ہو آتا ہے ہم نے دیوار بند کو کمالاں نے اس جگہ کوں مکروہ و اتواء کو مزدوری پہنچا کیا ہم 2 کاروں میں نہیں ملائک نہیں ملے اس سے دوسرے کی نہیں ملے یا اس سے یہ مزدوری کی کھل جائے۔ یعنی کہنا ہوا احمد بن زہرہ فیصل پیدا کر کر اسی جس ملیں کہو ٹرک تداری کا لانگ کا اور وہ میں ملیں ہو۔ تا۔ چوتھا اعتراض پہنچا ایکریز کے ساتھ یہ کیوں فریبا کہ سکاندھ طلتمہ میں تفوقهم قرائے سے مصالح اور علیقے تجویز و لالہ چیز سماں کی طرف جاتی ہے۔ جواب پیدا فریبا وہ اتنی جائیں کیجیے کہ پہنچا ساری قسمیں جائیں کیا۔

اٹارہ طاکر تورتے کے سارے ادھام تمارے نے کامل عمل میں گئے اسیں میں ترمیم تعمین کرنے والی اشیاء خوب مظہری ملی۔
کنکالاگر ان میں سے ایک بھی نہ پڑے تو ابھی نہ چھوٹے تمیز الازم ہے۔ تارے قرآن مجید کی طرز تک اس کا کام اپنی کے وکام
زیر آئندہ آئندہ اسے ترقی کی لیتی چھوٹے شایب لی۔ وہ مصیحہ روزتے کی قرضت میں، ایک لالاش بھی یہی شر ترتیب دیتی۔
تفصیل صوفیات، ایک کو دیکھا تو رہتے پہنچا کر اور راستے پھر داولر گرفتار ہو جائے تو اسی حقیقتی میں
درج ہے مصیحہ پکارتے تک غایبی ملی جو کہست میڈیا پکار ہو تو اس کے پکارتے ہیں گرد مصلی نورانی جو کہ مصیحہ پکار ہو تو
دل سے پکارتے ہیں کہ جسم مل۔ تو لوہ اس تو پوند کرے بلکہ جمع کرنے پڑے والی اس راحظہ اور مصیحہ اور جو اسی سے خوش ہے میتوں
المامت تو یہ اس نے بیان کیا ہے مصیحہ کوون فرمادی یہ یہ مل جماز کا ہے کہ صرف جسم سے ایک لاروا اکرنا ہے اسی وجہ سے اس کا
کے قشیعہ اضرع کے ساتھ اور انداز اتنا کام ایسا ہے جو عن قائم ہے اسے چھت قائم ستون اور گرگیر گیا ہے اس کے درست۔ شعر
خانہ دین خوش رائج خدا برحقون لہذا کر بنا
بے لگہ نامتن بیجاۓ بود خذ دین حق بلعے بود
صوفیا مکے تو یک مصلحتیں دے دا اینے قتل عسل، مکل، تھیرہ، نکواہ، سراز، خیریہ، سب کا اس طبق درست کرے کہ دو تو رہی
لیں، وہلی، قبول کرنے کے قاتل، وہ جلوے، دُشوار، قاتم اصلی ہے۔ اصلی ہے کتابیت، صلاحیت کے بعد کمال مصالی، ہر سکابے
حباب اپا، کام، ہر، زمان کی صلاحیتیاں ہے اسے دو چاہو، دو اس صلاحیت، قاتبیت کے لئے لالہ، چیخ کمال ضروری ہے صوفیہ،
فریادی ہیں کہ اسی حب کو ادا خوف سے بالا جاتا ہے، یادیں ہے باشون سے خوف سے بالا ناٹھی ہے کہ خوف جانتے ہیں، لالہی ختم
ہو جاوے کا گر کر گزیں، اسی خوف سے بالا جاتا ہے اس کے لئے قطبیں مسلمانوں نے قرآن مجید فتحی باشون سے بخدا، اسی ختم کا اگر بے
تی اس اکمل نے بالا خوف سے اس لئے دو چوتے کا پھر، پہنچنے بلکہ باز چھٹے لٹکالیں، خوفیں خوب کر۔

وَإِذَا حَدَّرْتُكَ مِنْ يَمِينِي أَدْهَرَ مِنْ طَفْلٍ رَاهِمٌ ذُرْتُ يَمِينَهُ وَأَشْهَدَ لَهُمْ

اور جب یہی رپ نے تمارے آدم کی اونٹاں سے ان کی پیشوں سے الہ کی قدریت اور گواہنیا

عَلَىٰ أَنْفُسِمُ الْسَّتْ بِرَتْكُمْ قَالَوْا بَلْ نَسْهَدُنَا إِنْ تَقُولُوا إِيمَانُ

اک سو اور پہنچاؤں سے ان کے گھاٹیں بیوں میں رب آہماں نہ یوں لے ہیں گواہی، مگر کوئی دن بیامت کے خلاف اسکے اکھاں میں رکھا جائے۔

لَقِيمَةٍ أَنْتَ عَنْ هُنَّ اغْرِيَتُ

کر ٹھیک کرنے ہم اسی سے ہے۔

لئے گئے ہیں اس کے خبر نہ تھی۔

تعلق اس آئت کے لامکل تابت سے چہ مرن ملت ہے۔ پھر اعلیٰ نبی موسیٰ اس حدیث کا کربے عین
سر اکل سے طاہر ہوتے کہ وقت جو ایسا کیا پڑات اور ارباب اس حدیث کا کوئی ہو سارے نہیں سے خوشی لیتا
قہقہنی میش کے ان گواہاں اور جو جی سعدیان کے بعد عام اور خوشی والے حد کو کہتے تو اسرا اعلیٰ نبی موسیٰ
نے اسرا اکل پر وقت امام کی کی تھی کہ انسوں نے حدیث کا کوئی ہاں کے بہاریں تو ذکر کتاب کے سخت ہے اب اس آئت
میں سارے انسوں ہے جنت قائم فریانی کیتی ہے کہ تم سب ہم سے حدیث کر گے ہو اکابر اس کی خلاف درزی کو گے تو سریز
کے تیرا اعلیٰ نبی موسیٰ ان لوگوں کی طرفی کی تھی جو کتاب ہی کو سخیری سے قہقہنی و رنداز امام کریں اب
اپنے ترقی کو جو بیان ہو رہی ہے کہ دو خمار لوگ ہیں جنہوں نے میش، لاحدہ اور ایک پوچھا اعلیٰ نبی موسیٰ
حضور الہم کی خوبیت آپ کے علم نسبت سے مثبت کی کی تھی اسرا اکل کا بیداری اللہ فرمادی تھے تو ان کا اللہ کریم پر براہ
اکلیے جانے کا بیان فرمایا تھا سے ”علم“، اکر جو باشیں فی اسرائیل سے تھیا ہی تھیں وہ حضور الوری روشن ہیں اب اس
آئت میں اس سے ہدایہ پڑھ کر حضور کاظم نسبت ہیان ہو رہا ہے کہ حضور الوری اس کی ولی پیغمبر اُنکی کو وقت کے
چو شیدہ نہیں کہ وہ میش کے ان دو بے نے حدیث کا بیان ہو رہی تھی حضور الوری سے جلی سیں گواہا حضور الوری کا ایک گمراہ بیان فرمادی
کے بعد دو سر ایک تجھہ بیان ہو رہا ہے جس نے یہاں علمی ایجاد اور اتنی ظاہر ہے اس پر ہمیں اسرا اکل کی اہم اتنا کیسے بحث
کی ہے تیری مذہبی کے۔

لَقَرْبِهِ وَلَا غَدْرِ بِكَ اُوی ہے کہ یہ بڑل نیا بے لذ اس کا لذ اندھی ہے خود یہ انھکو پیش کردا ماحصل ہے بخش
مشرکن سے فریا کریے حلوبت و لافتقتنا الجہنم: المذاہ و المظہر ہے مگر اکل یا نہیں خاہر ہے و مغلن اگرے افتقہنا
محفوظ ہے اسی اسرا اکل پر دو اقسام ہے کہ انسوں نے میش کے ان ہم سے یہ دعویٰ کیا تاگر دنیا میں باکری ہو تو اسی میں
السلام کو اور بیشتر جیسی طبیعت اسلام کو خداوند یتھے ہیے کہ قدر ملائی کا کوہ کر کے اے تو ایسے لاذکر ہے مگر انھکو
مشعل بھے۔ اسی اس بحیث لوگوں سے اس وقت کا کرو، خلیل رہے کہ رسالہ نبی ﷺ ہو اخراج ہو انکار شدید ہو جاؤ
اگر اس حدیث کی حقیقت لوگوں کے احوال میں پڑھ جائے کہ اس مخفیتیں انہیں کی اشتہرت اس کے عالم پنڈاںی طرف
نشانہ دیتے کہ وہ خداوت اپے کے اکلب اس لئے اس کے ساتھ ویسک دار شد ہو اگر حضور الوری علیت اسی اولاد
حلوم ہو کہ اتم نے لوگوں سے یہ حدیث اس شان سے یا کہ ہمے مجتبی تمدن رب ہیں وہ جس اس طبق جانی ہوئی
ہے پہاڑیں کہ میں رب نہ ہوں۔ (الردد العامل) گویا اس حدیث میں اپنی اوریت کے ساتھ ہر میٹھے ہلہلہ کی بیوٹ کے اقرار کا محنی
و ذکر من ہیسی ادمی مجدد اخوند کے حلول ہے اسی تھوڑے سے مرزاں کے یوں کہ جو اگر انہیں اُوی ہی طبع تھی اُوی ہی
انہیں کامیں ہنچکا بے لذ اس میں اُوی طبیع اسلام کی، اُوی قیامت اُوی کل پلے اُویں کی بیوٹ سے ان کی مدارفیل گئی تھی بروالہ کی
پڑھتے انہی بدوا اسی طبق تکہ ز قیامت اُجیر سلوی و فیرو من ظہور و هم: مجدد من میں اُوی تھیں بھل پاس ہے
تموں بیج ہے بکری۔ مخفی پشت اجنبی اپنے اُوی اُبی کی پیش میں رہتا ہے بدوہی سے خلیل اکل کے بھیت میں بوجی کام کے

اسلام یعنی میثقل دامت عدو و ان پر پیدا ہو آئے فلیو ایم یہودانہ او ینصر انہلو و میحصانہ ہے اس کے مل باب
اسے یہودی یا مسلم یا نجیب دو نہیں بلکہ یعنی اس حد میں کہ معوم ہو گئے کہ سب سے تکشیبلی کا تھا کارکار کا کہ کچھ
پچھے درجی تھا۔ مذکور ہے کہ میں حق کا قرار ہوتا ہے لور نعمتیں لئی کا قرار حقیقی نعمتیں لئی ہو جائے کہ جہاں تو جہاں
رب نہیں ہے یہ میں لور نہیں بلکہ کے حقیقی ہو جائے کہ جہاں تو جہاں اور ارب ہے یہ ایمان اور حیاتیں و مخلوقیں بلکہ
خوب ہے الصحت بحر حکم کا اور شہمندیا اور اس اقرار کیا جائے تو قبلی و وقت نہیں اور را قرار دیجیں ہے تب جملی
وقت بے اس لئے بلکہ تمام کا وقت ہے تلقابیلی کی حقیقت۔ کہ یہ ایک حق لفظ تھا جو اصل میں مل تھا اللہ زادہ و نیا کایا ہے
و اس تاریخ کا ہے جسے ختم اور رسالت ہے ایسا تاریخ کا نام ہے کہ اسی میں دن الحیا میں دیکھو۔ ان تقولوں ایم القيمة تھی
یہ ہے کہ یہ عبارت الخذر بکار اشہدہم کا مصلح الحسے یا اون سے پہلے ایم ٹیڈہ ہے یا اس سے پہلے حکر لعنه
پیشیدہ فریاد عالی اور فرمودہ ہے ہے جو خشور اور کے لذتیں میں تھے اس وقت میں مدد و میون لیتے وقت سب سے ارشدہ
ہے اتفاق بینی ہم کے تم سے یہ مدد پیان اس لئے کیا ہاک تم قیامت کے دن مدد و میون کر سکو اور یہ نہ کہ سکو انہا کنکاعن ہذا
غلطیں = عبارت تقولوا اصل ہے مکتنا سے مرا ہے کہ ہمہ نیاں ہے خوب ہے ہذا سے لدن تھاں کی روایت
اویزت اتنی تجھے بلکہ ایمان کی کہ طرف اشارہ ہے اتنی تھے اور الام فرکس کفریں جو اسے ہے خوب ہیں ایسیں ہم کو پہنچو دے لے اس پر کہ
تو یہ امارت سے تجھے سماوا اور کوئی رب نہیں اور اے رب کم اترے خوب کچھ نہیں ہم کو پہنچو دے لے اس پر کہ

خلاصہ تفسیر جس تائید کریں ملکزاد فرقے نے عوام اور بعض ال مند طرفیں نے خصوصیات لکھنگی
ہے کسی نے نہ کہا کہ یہ ملکزاد خذیل چیز ہے جو بطور تصریح کافی ہر قیمت کی گئی ہے کسی نے نہ کہا حضرات انبیاء کرام کا سمجھنا گواہ
اقرار ہے کسی نے نہ کہا کہ یہ کلام مالیہ ہے کہ مثلاً یہ خارجی اقرواء قیمت حاصل ہے خذل خالی اس تائید کی ہے تفسیر جس کرتے ہیں
یہ جس دور مطہرین نے وہ کام مکمل کیا ہے جو اس رحمت موسیٰ صاحب اعظم رضی اللہ عنہ کی ہے اور جس کی تائید حدیث مردوخ
گیجی ہے اور جو اسکل خارجی اتنے ملکیات ہے جس میں کسی کو بولی اور اس کی چیز کی ضرورت تھیں اللہ تعالیٰ نے تم مدد
یکان لے چکے ایک قلندر رہیت کاہ میں انسانوں سے لیا ایکو سرا اضطرور ٹھیکانہ ایکان اسے کابو حضرات انبیاء کرام سے لایا گیا
جس کا اکار اس کے بعد ہے وفاخذ اللہ میثاق النبینین تیرا احمد کتاب کوئی کوئی چھپائے تو وہیں نکھل پڑیں لکھیں مر
علومنی اسرائیل سے لیا یا اس کا کر اس کے بعد ہے وفاخذ اللہ میثاق النبینین اوقتو الحکتب التیبته
للسناس ولا تکتمونه بہل اس تائید میں پلے کہ ملکزاد کہ جو اے مجوب ٹھیک اپن ان لوگوں سے اس دل القلہ کا کر رہ
بجہ اللہ تعالیٰ نے کہ ملکزاد کے مادیں مرفقات پر اپنے کیپٹ میدان نہماں میں آدم ملیے السلام لی پڑھ پڑت مقدرات پر اپنے
ان سے ان کی خواہد نہیں پہنچ پوچھا اسے ان کی خواہد نہیں کہ اسی قیمت پریدا ہونے والے لوگ اسی ترتیب سے
ٹکائے جس ترتیب سے پہنچاں ہیں تھے سب ستر تھوڑی کی جعل میں تھے بہر ان پر اپنی ٹھیکانہ اپنے تھالی پر اپنے تھالی دکھارن سے فرمایا کہ یوں
کیا میں تھدار اپنی کیس بھال سے نیک زیبا، کہ کمکا بیلی تھی تھار اپ بے ہم اس کی کوئی اچھی ہے یعنی اقرار کرتے
ہیں اپنے تھالی نے فرمایا کہ تم نے پر مدد بیان اس لئے لیا اکار قیامت میں یہ نہ کہ مکو کو اسے مولیٰ چیزیں درج ہے

لے خرے پھر ملائیں گے کام لے جو جنم آکھا اٹھیں کرتے

تحقیقاتِ علم اقبال اورین شعرانی نے اپنی کتاب القواعد الکشفیہ فی الصفات الالهیہ میں اس واحد
کے متعلق پابند تحقیقات سوال و جواب کی خلیل میں یا ان فرمائیں ہم ان کا تذکرہ دیتے ہیں (ازملی) سوال اسی سماں
یا ان کسی بھروسے کی طبق محدث عین عیاذ فرماتے ہیں کہ عرفات پہاڑ کے متحمل میدان میں قبیلہ جعلہ اور چشتیہ
بعض نے قریباً ستم سو روایت میں محل آدم طیہ ۲ مسلم ائمہ رئے گئے۔ امام تبلیغی کہیں ہیں کہ معلم اور طائفہ
دور میں۔ صرفت ملی فرماتے ہیں کہ جنہیں میں یا ملکہ آنحضرت کے نہیں ہر آنے سے پہلے سوال ۲- اس فرمیت ایسے نہیں کیا
جو اواب مدد مدد سمجھ میں ہے کہ رب تعالیٰ۔ محدث آدم کی پشت پر ایجوسٹ قدرت پر ایسے اس سے درج میں آپ پر درجے
کی جاؤں سے پورے شہروں کی خلیل میں ایسے تکلیف ہے کہ محدث یا مامقون میں مکمل لالہت مکر کا بھائی کا پیر برادر، خادم رب کی خلیل
لاریتی قابوہر آدم کی بواری سے ان کی بواری اس طرف تحقیقات انسان نکالے گئے۔ سوال ۳- ان لوگوں نے بدلی کیے کہ جواب
کیا ہے کہ اس زبان قفال سے کلاس سے آئی ہوئی کرتے ہیں اس وقت اپنیں تمام احتمال حمل نہیں بخواہی فرمیہ سے کہ
انہیں دیکھیا تھا سوال ۴- جبکہ بارے تینی افراد کریما تقدیر و بنیان اگر بعض لوگوں کا ذریکہ ہوئے سب سی مرسم ہوئے
ہائپنچ تھے جواب: عیمِ تدقیق نے قریباً اک رب تعالیٰ نے ۷۰ معلوم ہوتے کی جگہ جلال الدینوں نے خوش بدلی کا مذکورہ نیا نام
سرم ہوئے کافرا و معاشرینہ خسب کی جگہ جلال الدینوں نے صرف خوف سے بدلی کسروا و دیوانیں (آخرتے ۱- ۲) عیمِ تدقیق
کی راستہ ہے) سوال ۵- یہ عد کی کو کوایا ہی بھائیں؟ جواب یہ بھائیں بخداوں کو کیا رہا صرفت ملی فرماتے ہیں کہ نگھنہ،
حمد و پیان سدا اکابر لارے سل سری فرماتے ہیں کہ میں سے اسی ان سے اپنے مردوں اشکاروں کو پہلانا کسی کے
وقوفون مصروفی سے پوچھا کہ کیلہ مدد آپ کو ادارے قریباً کو ایک اس مردوں اشکاروں کو پہلانا کا کسی
البیان کا نہ رہ جاتا۔ جبکہ کہ محدث قلیلی مرطع شو مصحاب لدوس سرد فرماتے ہیں۔ شر
قالو بدلی تے کل وی گل بے اسال اگلیں عدھاکل

صریح میں جیسے من دل قیم کو ایسی!

ہل عام لوگ دراز زمانہ ہوتے کی وجہ سے بھول گئے اپنے حضرات امامیہ کرام پور آجھی تجدید میں نے یاد رکھا اب یاد آتے ہوئے نہ آسے نامنازور ہے۔ سوال 6-5 اس وقت یہ توہینیں ملیں انلائی میں تھیں کہیں کہیں اور قائل میں؟ جواب: اس کے حلقات کوئی سریع انس سیل بھی یہ معلوم ہے کہ انہی شاخے پر لئے کئی کمی طاقت ہے کی جی مروں انسانی انہیں الی گئی۔ سوال 7- ان جموں میں روح کب ذہلی گئی پشت سے لٹکے ہے پلٹے ہادھیں۔ جواب: ظاہر ہے کہ پشت میں ہیں یہ روؤں والی ہی کوئی روح ایسے نہ ہو اور رہے یہیں آنے والے ہیں۔ پر 2000 یا کہیے کہ اپنے اپنے فریادی گیا فریت یہم اور قرآن مجید میں ہماراولاد کو رست کہا جاتا ہے یہی الماحملنا فریت یہم فی الظلک المشعرون ہے و من فریت انتقم مسلمتہ لکھا ہے کہ درج اعلیٰ ہمارا بارہ جموں میں ہی ہے ایک مشق کے درون پر مسلسل کے پہنچ میں پھرست کے وفات لالی جاتی ہے پھر قسم سال جواب کے لئے پھر محترم صور پر پوچھتے ہیں کہ بد

جنہوں نے میں نہ لفڑی جاتی کیا بھل کر لگا رہا تو من دن تھا میں صورہ کرائے جانیں گے پھر لال کر منہ میں سمجھ جائیں گے۔
 سوال 8۔ یہ حد نہیں میں فائدہ آیا ہے۔ جواب: نکار، نیاں اکبر بدھی ہے واقعی کرنے والوں کو قیامت میں پہنچا جائے۔
 انہیں اس پر کوئی خداوت ہے۔ سوال 9۔ ان لوگوں کو جب اپنے اصول یعنی ہوش کی پشت میں والیں کیا گیا تھا یا پہنچانی کی درد
 نہیں احمد میں والیں نیوں اور انس اوت ہاتے۔ جواب: فماہر یہ ہے کہ پسے کرنے والیں بعد میں والیں اولٹا ہمیشہ پہ
 مل کے جو دن سے چانے لے رہے ہیں اُن کو قبریں جان نکال و سچانے کے بعد جانب تیریں ہیں۔ جان نہیں نکال جاتی۔
 سوال 10۔ ان لوگوں کی دلیل اپنے اٹھانے کے بعد سانگ میں۔ جواب: جمال سالانی گئیں حصے، جہاں اعلیٰ اُنھیں
 ظاہر ہے تھیں تھے تحقیقت جان قدر اجلت۔ سوال 11۔ میں تی فربیا لیا کہ لولا و آدم کی پشت سے اگلی اونت ہائل تی وہ فلامار
 نہ، آدم مر۔ اسلام ایم۔ جتنے کی ساری بڑی اخلاقی اس کی نیوچر ہے جو اوبزیون ہے اگلی اینٹھیتات مددم بونی کر
 پسکے لولا اور آدم اپنی ایلیٹ پشت سے اگلی بڑی اخلاقی اونڈا اونکی پشت سے اگر یہ لوگ حضرت آدم کی پشت سے زخم تھا ان کی
 ولادی پر نہ ملست کورنگ آدم اس ساق پر تھے۔ سوال 12۔ وہ کافر کام رکھا کیا تھا میں یہ محمد اپنی اونت ہے۔ جواب:
 مدحث شریف میں بتے کہ وہ مدد ملک اس دین میں کھو گئے سکھ اس دن خان نہیں نصیب ہے اس قیامت میں یہ پھر
 طرح آئے کار اس سے اقصیں زبان میں غیرہ سب تھے، والد تعلیم یہی تھا مدد ملے۔

اگر کوئی کس سے لے احاطہ قدمت عزوجت کیا لائے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دیں گی، جو اب میں کسے بدلنے تھے۔ طلاق اپنے کا اقرار ہو گا لور اس سے طلاق واقع ہے جلتے گی۔ آگوہ فائدہ ہے: تینی کا اولاد لایا ہو تو تحدیک کیے ہوئے تین طعنات ہیں: اوتاہے جس میں کوئی شک و شب نہیں یہ نادع عن هذان الفاظین سے ماضی ہوا جس میں خلافت کی قلبی قابلی کی مانند ہے واقع ہم میں سے کسی کو یاد نہیں۔

پسلا العتر ارض یہ سب سے عمودیں کسی کیا ہی نہ رہا اس کے لیے سے فائدہ کیا جائی ہے فائدہ کام کیوں کیا جو اب: جب میں اپنے دو اسے بیٹے کو اس لئے بچنے کی باتیں سناتے تو وہ جو بچا ہے پرانی بچوں کو جو لامبا ہے کیونکہ اسے اپنے امتحان ہے جو اب حضرات الحجۃ کرام نے اسلام کیوں سے دوں جو احمد وارث اللہ علیہ السلام کو بھی ہا ہے کہ جاتا ہے میں بیات بدے فائدہ جب ہوئی جب یا بھی نہ لالی جاتی۔ وہ سر العتر ارض بکایا دن کا بیان یعنی الحدود روز میثمن شرعاً صحیح ہے اور کیا انسان اس دن مومن ہو گے ہے۔ جواب ہاں بیان ہے شرعی احکام مرتب نہیں بلکہ انہا کا کام کے لوما لودھوں کو مومن نہ کیا جائے گوئے ان کی شرعاً جائزہ نہ اسی مومن کے قدر سکن میں اُن کیا باتے بلکہ وہ اپنے بیپ دار اسے تابح ہے جس کے درست دوں ہوئے یہ اسی مرد کا بھروسے کا یہ بھکر دیاں فطی سے بھرے الحد شرعی سے نہیں بلکہ ایک شریعتی ہے جس کا انسان دیاں اس اُمر مکلف ہے تاہے بھل بھض صورتیں اس الحدیثیں کے بنا پر بحاجت کی ہی ہے جن پر کارکن کیوں پہنچ دو فوت ہو جلوس ہو اس بیان کی بنا پر دوسرے سے بحاجت یا کسی گے پیساک قال قل قل ہے۔ سیر العتر ارض میحتست ملکہ برایت ہیں کہ کفار کے نام کو فوت ہوئے ہے نہم میں جائیں تے بلکہ بھض احادیث میں بھی یہ ہی وارد ہے اس قل کی بھل بھض ایک الحد شرعی کی بھاجت بھاس کی نہ لی۔ جواب ہاں بہے میں بحاجت لفظ ہیں بھض میں ہے کہ وہ اپنے بیپ کے تابع ہو کروڑ غص میں جائیں کے بھل بھض احادیث میں ہے کہ وہ بھکر کے قریب یہ ہے کہ آخری حدیث میں ہے کہ جو احادیث مسٹوں میں اس کی سزا گئی گیا تیار آجتے ہے رب فرا آبے انعامات حمز و نعما کنتم تعملون اور فرمائے ان اللہ لا يقطلم مثقال فرقہ حضرات یہ کہتے ہیں کہ میثمن کے دن بھل لے تو بخوبی کا بھل نے بخوبی سے بھل نے بخوبی سے بھلی کا دن بخوبی ہیں گیرے قول قوی نہیں ضرور اور زیر ہے فریاک مولودیوں لعملی النظرۃ اس بھلی کے کو خطرت قردار اگر ان کی کسری ہفتہ درہ تا تو میثمن کو خطرت د کا جاتا۔ چوتھا عتر ارض یہ اقرار خود ارم طی السلام است بھی کریا گیا تھا لفظ ان کی دلداد سے ہی۔ جواب ظاہر ہے کہ ان سے نہیں کریا گیا بلکہ انشہم کی مدد میں کی طرف ہے خدا ارم طی السلام اس سے پہلے کیوں لا کر ہو چکے ہے اس نہیں کے ساتھ اللہ کی مددات کر چکے ہے وہ تو اس اقرار پہلے ہی کر چکے ہے قولاً بھی علامہ "بھر۔ پانچواں العتر ارض ہاں آئت کردہ سے معلوم ہے تاہے کہ حضرت یعنی طبیعہ السلام بھپ سے بیوہ ابھوئے کو نہ زندہ ارم نہ ہے بھی دوائل ہیں اس سے متعلق ارشاد ہوا من ظہور وہم اسیں بھپ کی بیشتر سے نہداً مضمون ہے اور وہ بھی اپنے باپ کی بھجی میں ہے۔ جواب اُنکی کیا تھے سے بھل افراد طیبین ہوتے ہیں اس کی تھدی سے میتھر یعنی طبیعہ السلام بیمودہ ہیں بھکر و بھر فرمائے انسان من نطفتہ امشاج ہم نے انسان کو کھلکھلہ سے بیوہ آیاں قادی سے

حضرت امام دوبلچر، میں نو ۹۰ کی سے بھٹکتے ہیں اور اسے بھٹکتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرماتے ان میں
عیسیٰ عتناللہمکش اور خلائقہ من قرابتِ صاحبِ اعزاز ارضِ اسیں آئت سے ترجمہ ہوا تو اُنہوں جو ہوتے ہیں اُنہوں
یونانی طائفوں کیں وہ میں بیٹھتے ہیں اور مسول میں ڈالا جائیں ہے اور مسول میں کسی کو اسی کو سمجھ کر کے
ہیں جیسی ایک دون لاکھ مسول میں رہتے تو شدید اور ارضِ قبریت پرے ملکوں کی طرف سے اور کوئی بھی جواب نہیں
اعتراف کر دیتا ہے ایک طبقی ایک طبقی۔ جوابِ اسلام تو یہ ہے کہ کوئی ملک شدید ارضِ اسی کے سے بھی عالم پر
جواب لگادیتا ہے اسیں دن اعلیٰ اور حکمیتی جنمیں دیکھتے ہیں وہیں اور جسمیں ہوئیں اسی جسم سے ملکوں کا جواب ہے اور
روزِ قیامت کے سپریم سرستی میں ہوں گے جنکے لئے خود وکیل نہ رہے تو سوہنے یہی گئے ہیں
لی وہن پڑے جسمِ انبیاء میں لفڑی ہے ایک نظر نظر نہ سمجھ سکتے اور اس کی وجہ سے اس کے اصل اجزاء ایک
پیشِ مداری ایجاد میں لفڑی ہے ایک نظر نظر نہ سمجھ سکتے جو اس کی وجہ سے ایک نظر نظر نہ سمجھ سکتے اس کی وجہ سے ایک
اس ایکی جس اس سے اکام نہیں ہے جیسا کہ صورتی ہے اس کی وجہ سے ایک نظر نظر نہ سمجھ سکتے اس کی وجہ سے ایک
تہذیب اور ایکی وہن کی کس اصل بنہ بھرتے ہیں اسکیں اس میں موقت یا ملک ہے جسم کی تہذیب اور ایکی وہن ہے
سالان اعتراف اس وہن کے باقیتی۔ اس نہ کی اس میں ملک ہے اس کو گوشی میں نہ کیجیں میں جو کچھیں میں جو کچھیں میں جو کچھیں
ہوں۔ حد تینیں جس سے اس میں پہنچتا۔ تھا اسون سے ربِ الکرام نے کہا ہے اس کو کہا ہے اور وہ اپنے نامہ میں
”اُن نہیں کی ایمان نہ ادا کرو اسی قدر ہے“ میں اس، یا اسکے قابل ہے جو کوئی ایک نظر نظر نہ سمجھ سکتے اس سے ملکوں کی وجہ سے
بے کہ کوئی ایک نظر نظر نہ سمجھ سکتے اس سے اور اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس سے ملکوں کی وجہ سے
لہو بیدار ملک ایک اس سے اور اس کی وجہ سے
لہو بیدار ملک ایک اس سے اور اس کی وجہ سے
سالانہ انسان ملک باقی اس سے اور اس کی وجہ سے
بھی خواستہ ہے اسی وہنی، یہ ملکیتی میں مدد کی جو کہ سرفہت اسی سب سے رکھتے ہیں جب قیامت میں اس اگلے
انکا ملک ایک ایک نظر نظر نہ سمجھ سکتے اسی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے

وَلَقَعَتْ لَهُ أَنْهَا أَمْشِرَةٌ إِذَا مَنْ قَبْلُ وَكَنَّا ذَرَيْهُ مَنْ بَعْدَ هُنْ

نام و نکاح کی تحریک کے لئے اپنے بھائیوں کے ساتھ ملکہ کا پہنچنے والے اس کے بھی اور تھی، اپنے بھائیوں کے ساتھ

اعتلان ساقع حصانه و كذلك يغتصب الامان

تو کیا تو پڑھ لے جائیں اس سے کچھ کاموں نہیں اور اس سے کچھ کاموں نہیں

وَلَعْمَلَهُمْ يَرْجِعُونَ

卷之三

و دا س ملٹے کے بھیں فرہ پھر آئیں

تعلق: جن یوت ہائل تکرے پڑھنے ملک بے سلا اعلیٰ؛ جنل آئندہ میں میشل کے وان کے ایک
مددویاں ۱۴ برہدار ساقوئی اس نے ایک عکس یاں جوئی ان تقولیوں الیقیتہ اب اس مددویاں کی اور سی
خشت یاں ہی بنتی ہے رب تحلیل کے اس کھجور ساتھی گھٹت تھیں جو سلطدوں اور ایں اور ہر ہی یعنی سلا سرا اعلیٰ ہائل
جس میں کھارکے اس مددو ۱۵ تھوڑا وابستہ حقیقی ریخت ہے کہ ہم نے شرک کرنے کی طرف بچیری میں کیا ہے جو کہ اسیں
ہونی چاہئے اب ان کے اس مددو ۱۶ اپنے بروائی میں اعلیٰ کے حقیقی ریخت ہے کہ ملیل ہم سنت میں ٹرک و نام
سے ہر زندہ ہو اور سرسے خیلی سا ہم کوئی ملکی ہائپے تو یہ عمل میں اتر کے بعد ب عمل کے لذت فراہر ہے اُن پر دلوں مدد
ان کے اتر سے گئے تھیں اعلیٰ؛ ہائل ۱۷ یہ کہ میں کھارکے اپنے ٹرک، کلر کے حقیقی یاکیز مددوں ایکی اپنی
خشت اب ان کے اس مددو ۱۸ لایتین میں تھیں تھیں شرکیں کہ مددوں اپنے بادشاہی ہم مددوں تھے بلکہ ان کے مدد
تھے ہم پر قصور ہیں ہم کی تکمیل ہے یہ پھیلتے چوچا اعلیٰ؛ جنل آئندہ میں خدا ہم مددوں اور سارے
سارے ارکیتے ہیں اولیں ہوں، ۱۹ تھیں سارے ہم اور کوئی ہوں اور سارے مددوں اس مددوں کے مددوں
مددوں کرتے ہو ہم مددوں کے حد اگلی نصیل مددوں کے مددوں کے۔

لپیز: اوتکولوایہ عارضت معرفت سے ان تقولوایہ لذابیں میں ہاتھ پر چڑھ دے یا الامداد اس تقولوایں،
اعمال میں ایسی ہے کہ اس میں دوسرا فن کا۔ کسے بچاں سے ہے جو خود سالی میں ناگوار کرفت ہو گئے وہ اسی دو دنی میں
چاہیں کے اور آردو بیان لائز وہ خدا۔ یعنی کے ان کوہی صد و پیشیں والا صدیار کروایا جائے گا اور ان لوگوں کا قتل بے د
خا رکے ہا کچھ بچاں کو کو روشنی دستیں ان سکھل بھاپ کے کلی وجہ سے دا مرے یہ کہ اسیں خلاط گھرگی ان لوگوں سے
بے ہوا پستان باب رادوں کی، جھاد کمی شرک نہ کرتے رہے اسیوں نے کبھی اسلام و توحید کے متعلق سوچا، خور کیا ہیں میں
پساقوں کے سعی ضیف سے یونگا کو کہیجے دا اسی میں مکمل ہے مکلف ہیں۔ کسی خطاب قرآنی میں اصل تقولوایں
اکی خطاب ہے اس میں مگی دو، اعلیٰ نیں سارے خلائق قریبی خلی دا ہیں وہاں سے چین شرکیں دا حرم کے جن ایک
وہ دین شرک اور مقدسین بیان ملتینوں سے خطاب ہے۔ خلی دے کہ شرک اُنکی اکیجنا ہا اُن عمل طلب و خدمت ہو رہا
۲۰۰۰ء اول قاتل ان قوم سے کہ اسی سے ان جزوں لی خیر شیطاناکی ایک ایسا کیمی سے مواجه ہیں کہ ان اللہ و فرشتہ میں وہیں کر کچے ہیں
۔ بی شدن ہے کہ باب میں اوزم جلی الطام الہمان "المیحات" مہدوں کے مواجه ہیں کافر والوں فرشتہ و خوف کا سہد پیغاج
العیت من العیں میں قبیلے محدث تقولوایہ مصلیٰ میں ڈاٹرے سے ہائل تحریری عبارت سمجھی ہیں کہ ڈاٹرے باب داروں

لئے شرک کیا ہم نے ترکیہ اور گینوں میں فوت ہے گے اور میری تحریر کی پڑھی جو بھی کہ شرک و تحریر میں ہے اور ان
لئے ہم اپنے کاروبار کا کام بھی پڑھ لے شرک ہے اسیوں نے ہمی پڑھ لے شرک کیا ہم نہ کیا ہم تو ان کی ہے مکمل بھی شرک اکثر لستہ رہتے۔
ذیل رہتے کہ میں انہماً میراثی کے لئے ہے ذکر میر حق کے لئے میں اکارے لئے ہو جو شرک ہے اسے ہم نہ کیتے وہ دو د
حقیقی میر شرک وہ کامل ہے کہ پلاسٹرک وہ ہے من قبیل بالکشوں کا تاریخ بیان ہے جیسیں کا تاریخ کو کبیلوں کی
حصت پلاسٹرک تو یہ ہے قبیل کا صفات لیہ پر شدید ہے جسیں من قبلنا یا حقیقی خلیل میں رہا اس سے سادہ انتراض
اوہ ہاتھ ہیں۔ ذیل رہتے کہ میں کلیں بالکشوں پر شدید ہے اصل میں من قبلنا خلیل اس لئے قبیل پڑھیں جسیں ہے رائے کا
صفت ایں لکھوں میں پڑھیں ہے۔ حقیقتی مروہن و مکنا فریت میں معدہم۔ خیارات انہماً میر کی پڑھ لے طرف
ہے اور تقولوں اور مطہل مطہل طرف طبیعی میں اپنے پاہدہ اور اکاصور مدد و نیاز کیا اور اس عرض مروہن میں اسیوں نے ہمیں
تصور اور ہمیں کیا کسانکے حقیقی ہمیں شے ہمیں خلیل میں اسی فریت میں معلوم ہو گیا ہے کہ پہنچ ماں کفا کا ہے جیسا کہ اس
اسی پہنچیں گے میں مروہن کر کچھ کر فریت سمجھ اور ادا کو کہا ہے بعد میں
کی بھروسہ لئی تھا رہتے پڑھا اس پے شرک، کفر و بیان کے پڑھ لے ہم کے نڈو کے بعد خلیل میں پڑھاں کے درسم
دو دو ان پہنچا اور نہ کچھ کہے ہم نے اسی روہن امام کے یاد و خلیل پہنچ پڑھ پڑھ ہم کے بعد پڑھان کی گورنیں پڑھ پڑھ پڑھ ہم
انہیں کرتے، بکارہ ہی ہم نے اسی نیا الفہل کتاب ماقول المبطلون ہے۔ میں کی انکھوں بے ان کی خدا، خلیل و آخر
اس میں سوال انہاری ہے تھلک کہ میں کہتے مرا موت ہے جس میں کوئی دوزن فیش کی کافر کو موت نہ تو اسی بلکہ ان
سے حملہ اگئی خدا بے بھائیں بھی سیبے مانے مرا لڑکہ کنہہ غمیلوں کی لکھا رہتے کہ خود کفر و شرک کے جرم اور
خود انہوں نے میں کہتے میں
الصل اور اصل سب ہی اصل تھے یعنی اس رب، حمد و کرم کیا تو ہم تو ان مجھے لے گئا موجود ہیں بلکہ یہ غمیلوں کی وجہ خدا
وہ میں ہرگز نہ ہے اگر ہم ب قبور ہیں اصل گھر اور موجود ہیں جس حد سری تحریر اسیوں نے اس کیے حقیقی کے کہ
کفار کے پیغمبر قرآنی کے دلت کیسی کے کہ خدا یا ہم اور جنہیں حقیقی میں کوئی جرم نہ ہوا رہتے پاہدہ اسیوں نے کہ کہ ہم کو ان کے
حزم میں پکڑے کافر بیلہت مدت تو بی و مکذا کہ نہ فصل الایت یہ فرمان عالی رب تعالیٰ کا خداوندانی اقوال ہے۔ جملہ
نیا ہے اس لئے اس دادا ایضاً ہے تھلک و جزے مرکب ہے کاف نسبیہ لور فالکا اسم اشارہ اس
ٹھلکتے ذکرہ بیان کی طرف اشارہ ہے اس سے پڑھ ایک فخری میارت پر شدیدہ مل جلوے تو جزے ہے حکما بیسا
ہذا اور نہ فصل نہا ہے تفصیل ہے جس کا ہو ہے فصل۔ حقیقی جمال کی تفصیل مثقال ہے اتنا کا ایات سے مرا اقر ان
کیا ایت ہیں یعنی پیتے ہم لے یہ ذکر بہا باشیں صاف صاف بیان فرمانیں اسی طرح ہم وہ حرم کی آیات اور کیمیں عالم کی ہوں یا
الملک کی احوال میں میلات کی ہوں یا حلقات سب کی سب تفصیل و اور ایک دوسری سے بد ابد اکر کے بیان فرمانیے ہیں صرف
اصل ہے کہیت تھیں، تھیں ولعلمہم بر جمعونہ میارت یا ازیجاً جلد ہے اور دادا ایضاً ہے کسی پر شدیدہ میارت ہے صرف ہے
اور ازا ماظن اصل عہدات یوس بے لیقفو اعلیٰ ما فیہا اربیں الیان) اعل کے متعلق ہا امر کیا جا چکا ہے کہ =

ہدوں کے لحاظ سے اسی تک ہوتا تھا اور رب تعالیٰ کی بہت سے سختیاں تکمیل کیں تھیں اور تیاتیں اس نے بیان کر رہے ہیں مگر یہ لوگوں کے خفیہ ہیں یعنی ہم اور ہمارے اپنے یادوت سے نیکاں اعلیٰ کی طرف درج کریں مگر وہ بندوں طرف رہ جائیں گے ایمان کی طرف بخیان سے ایمان کی جانب فتح سے تھی کہ طرف دنیا است - خود کی طرف حقوق سے قابلٰ طرف نشایاں سے دروغایاں کی جانب اس طرح کو گزشتہ پر بدمام ہوں آئندہ اپنی اصلاح اتریں۔

خلاصہ تفسیر ہے وہ ایضاً متعلق کے دن یہ صدیکان تم سے اس لئے گئے کہ تم قیامت میں وقت حلبہ لڑائے کہ سکو کر سوں، احمد بن جیرو المحدث سے بخچے اگر خوب اور ہوستہ قبائل موسیٰ بن عقبہ ہم بے قصور ہیں اور شریعت کو کسی شرک سکر بد ملیں نہ اس سے بیباہ اور اول نے ایکلہ کیں ہم اُن کے بعد بیباہیں آئے احمد بن سعید اعلیٰ اور ایمان و اسلام سے خوب اور تھے ہم اُندر کی رفتار کی رواج تھے ہو اُنھیں ترمذی حکما و علی ہم کے یادوں مولیٰ قصور و ایمان موجہ ہیں کاہے تک کہ مقلدین کاہے کی پیے ہو سکتا ہے کہ تو رسم و رعیت ہم کو ہمارے بیباہ اور دلوں کے جرم ہیں بگئے ان قصور دلوں کو کچھ ہم بے قصور دلوں کو کچھ ہم سے ہی ہم نے یہ واقعہ متعلق صاف بیان فرمادا ایسے ہی ہم کو تم کی تیات کہا تھا "اعلیٰ مہلات" مخالفات "اعمالات" مخالفہ اخلاقیات "مکمل" سیاستیات کی تیات تحلیل و اعمال صاف بیان فرماتے ہیں اگر لوگ اُن میں فوکریں اور بخترے ایمان فی طرف بخیان سے ایمان کی جانبیدگاری سے نیک اگر کی طرف فسالہ سے بعد جو کی مست درج کریں۔

فائدہ کے بیان تیات کریں سے چنانچہ سے ماملہ ہے کہ سپلٹا فاٹ کوہ: شریف امام ہمنی سے خبری میرضیٰ بنی ولیٰ بخیرہ اور رب کے بڑا بس تجھوں نہیں سکا ہے فرض پر فرض ہے کہ بقدر ضرورت و میں مسائل لئے یہ فائدہ انہما اشریف حکماء بالوقوف نے ماملہ ہوا اسی طور پر ایمان مسکون کر دیتی ہیں اس کے بعد تعالیٰ فاضل رزی کے دن ایمان بزرگ نہیں تھی کہ ہم تو اس فتوح کی خوبی خلیل اور قرآن مجید احادیث جو یہ اپنے قوائیں مشترک فراہم کرے اب سے قبیر مذہب نہیں۔ دوسری افادہ: مسلمانوں بیباہیں بیباہ اور دستیں اللہ تعالیٰ نے مصلحتی ہے غریب حقیقیں کو کہ اور درست خوبیت العبار کو کہ وہ کنافر دیتھم بن علیہم سے ماملہ ہوا مکنن تھی دستیں دین اعیانہ کو کہ تھیہ صرف فرمی مسائلیں کی جا سکتی ہے وہ بھی جب بکھر وہ علم غرضیں اور دنہ ہوئے ہوں۔ میرزا قادھو تاریخ الجہاد نہ ساخت ترجمہ ہے مگر بعدیں دوسرے لوگوں کی تکمیل ہوں گے وہی مذہب خوبیں کر کے کہ ہم اس کاہے کی وجہ نہیں ہے کہ افغانستان کے کنابا مافعل سے ماملہ ہوا چوخ تھا افغان کو وہی کوچ قرآن مجید میں لا لگ کی تو مسیدہ بر طبع کی تیاری موجودہ ہیں اور قرآن مجید نہ کتب ہے بلکہ متفصل الایت سے ماملہ ہوا اپنے کپوال فائدہ و تیات است میں کتاب پہلے باپ اور ایسا قربانی سے ہے اور وہ جانیں گے ایشیں تھے ہمارے ہمارے کارہاٹیں ہرست کیں گے ایسا کوہ فضل المبلغون سے ماملہ ہوا اور کتاب و مسیح نہیں فرشتیں اپے سرداروں تو مسیحیوں نہیں جو سلطنتی طبلہ ہرست کیں گے یہ شان وہ مسیحیوں ہیں جو ایمان و مسیحی دنیا کی قائم رہیں گے مگر اس سے ہی ریخداہ ہائی ایلی رب تعالیٰ فرماتے الاحلام یعنی مسند بعضهم البعض مدلولاً المتقین

پس اغتر ارض ہے آئے کہ وہ کو روشن سے معلوم ہو رہا ہے کہ یہ مددت شرکیں کے وہ جملے ناموں پر
کریں گے جو ناگی میں مرکے جنہیں بدھنیگی باید عمل نادقائقہ طالاور ہو، ابھی وہ نہیں ہائیں گے کہ ان کی یہ عرض تعلیم
نہ ہو گی کیونکہ ارشاد و الفنا الشر حکم بابا نہ اسے پاپ کروں لے شرک کیا ہم نے نہیں کیا اس آنے سے صاف
معلوم ہو رہا ہے کہ کھدا کے پیچے جو بھیں میں نہ فوت ہے جو اس کو افرادی ورزشی ہیں (اعض علاوه) جو اب ہم ابھی تیزی میں عرض
کر رکھے کہ جلد اپنے حکم کے سبق ہیں شرک کر ایجاد کیا اور مطلب یہ ہے کہ ہم شرک کرنے میں بے اصولیں کر جوہ
ہی رسم جوچ بھلی حصہ اس کے عالم ہوئے اسی نے من قبول ارشاد و الفنا سال یہ نہ فریا کیا کہ مولیٰ ہم نے شرک نہیں کیا
اپنے سے شرک کی خلی نہیں کی جلوہ اُو یہ ہے کہ یہ مددت ماقبل یعنی کھدا کی طرف سے ہرگی ہو گئی مددت شرکیں کے مقدمے
نہ اگری مددت کی کچوں کی وجہ دلائل اس میں لے جاتا ہے تو اس کے کچھے مصلحتیں افراطیں یہ ہے کہ بخیر جرم کے مقابلہ
نہیں دیتا ہم نے کوئی جرم کرنا ہائی جرم کا دیایا ہے ابھی نہیں کیا ہم جو اس کو جیسا کیا رہا ہے یہیں۔ وہ سرا اغتر ارض
مددت صرف شرکیں ہی کریں گے اور سبے کھداویں کریں گے آجودیع میں اور کافر ہاں۔ کامشکر ہو جاؤ اور حُم کا افراد
جو اب ہم نے ہمہ اوضاع کیا ہے ان ہیں آیات میں شرک۔ سختی کافر ہم نے یعنی نواع سے جس مراد ہے اسی سے جس مراد ہے اسی سے
محلہ ہو گا کوئی رب فرمائے کہ شرکت بالکلیں گے اس کے سوابت ہائیں گے جو ان کے قوانین کا عکس یہ نہیں کہ جہاں
سارے کافر ہائی نے جائیں نہیں بلکہ کفرنے بالکلیں گے ان اللہ لا یغفر انہیں شرک جمہویر غفران مادون ذلک
لمن یپشاور اُن کی رب تحمل فرمائے کہ اپنی لاکیوں کا لائحہ شرک ہوں یا اور کسی حُم کے کافر ہائی کی طرح
حُشامہ موسیٰ بن علی کا خاتم کریں گے کہ ۱۰۰ سے جو میں کے موبہد ہاں سے سوار ہے لورا اسیں بوسراطی ہاپنے۔ جواب ہے اسی
کہ ہمہ ہم کی سرکلی نہ ہیں میں کہ کافر ہمیں کوئی کسی کی نکاح شدہ ہو گا کوئی کسی کی نکاح متعین کرے گا اس
میں نہ کافر ہو کافر کافر کیسے ایک اُر سے کی۔

تفسیر صوفیانہ بات تعلیم سے باقی ہے صدر بیان اپنی ریویت کا یادگار حقیقت ضرور تبلیغ کی تیوت درستات ڈاکٹ جوہر یا
کیہ کمبل و ابا الحنفۃ اللہ نہیں فریا بلکہ و اقا غذی و حکم برابر ہائیں میں مشارہ ملپیا کر ہم نے اتوں سے یہ کمک پہلے
ہم کو رب الجمال پہنچا رہا ہے لیکن کہ رب تحمل کو رسیا اس وقت ایکان نہ ملتے ہے جیسا ہے نیکی محافتان کے قابل سے اس
بڑے لند تحمل و نیاشی تو تم ہو، کو مددت سے یہ افراطی اسے گراس ون مددوم کو مددوم سے یہ افریلما کر اس وقت نہ تو
پیشہوں حصہ نہ ان کی ذات رب سے ان مددات کو اس دل و حی طور پر اس مددت کے لائیں جو درج کیا ہے اس وقت اور اس
تمن صفت کی حصہ پہلی صفت اصحاب میں یعنی ولیت را اس کی تیسری صفت اصحاب شرک میں ہائی
رونوں کی اپنیں جو درج اعلیٰ بخشش اسیں رو جعلی پستانیا اور ان کے اعتماد میں اقتت و مطلوبی ہیں سے انہیں بنے رب کو کھاس
کافر اس نتائج سے جواب دیا ہے اس کیم سے مجت کی اور اسے کہ تھا ارب ہے تو یہ موجود ہے اسی

مقصود بہ اپنے مدد وہ ہے جو کبھی بہت ایسی محیثیت ترویجیت متصور ہے کا اقرار ہوتے ہیں۔ مدد والوں سے کسکار تبدیل
م پڑتے ہو جائے۔ ایم تے ۷۰۶۔ اس فی مدد سے مدد مرن کے نظر شر والوں نے رب قدر اپنے تباہ سے مذاق ان کے
والوں پر جو خوبی کا مقابلہ تھا مجب لے لائی تھی درب کو عطفت پیش کیجئے رام کے کوئی تباہ ارب بیسی ہی اُنیں اُنیں دی جائیں دی جائیں
بسا بے اندھی تھلیل مدد میں کسی سے کلام نہ ایسا کہ عطفت الشان کے کو اُنیں اسی حالت میں دی جائیں دی جائیں دی جائیں
وقت وہ دی اپنی باروں میں آگئیں زبان قدوں کی اُنمیں تھا جو محمد اختریوں سے ایسا کیا ہے اُنہم دینے لائیں دی جائیں دی جائیں
س میں سے یادیں بیان رکھتے گئے کہ ان سے یادیا ترپاٹ کو ہی ترپ تباہیت دیتے ہی ان کے ہاؤں میں مدد یہ آزاد
رہی ہے اُنیں تریاڑت سے حضور مطہرا طاجیں گلکان علمیں ہی شان رکھتے کہ کسی کے لئے زبان مدنی «السلام ہے کسی کے
لئے رب تعالیٰ عالم ہے اُنی کے میونت «اللهم ہے»، اللہ اکامتے ہیں۔

صلسلی آئیں روے خداست حکس دووے ہم خواست
کہیں خاتم کی کامیابی میں کوئی ارتقا نہیں ہے تراویث صلسلہ دا آیت سے رب کا اہمیت ان فاتح
ہیں ٹھہم بے قاری نہیں ہے۔

وَهُوَ حَاكِمٌ بِمِنْ مِنْ اَنْ يَعْلَمُ بِهِ مِنْ اَنْ يَعْلَمُ
وَهُوَ مَنْ مِنْ اَنْ يَعْلَمُ بِهِ مِنْ اَنْ يَعْلَمُ

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي أَتَيْنَا فَإِنْ لَمْ يَعْلَمْ مِنْهَا فَاتَّبِعْهُ

اعد کرادت کرو اد پر تیر اس کی کر دیں ہم نے اسے آئیں اپنی پس ملکی خواہ اور اسے اس کیچھ اور اسے کھو پہ اُبھی اس کا خواہ سفارت کیسے ہوئی اُبھی آئیں دری گروہ اس سے حاصل

اَشْيَاطُنَ فَكَانَ مِنَ الْغَوَّيْنَ

ہر اس کے ایسیں یہیں ہو جائیں وہ بخشے بھوؤں سے

لعل عینیں بُو شیخان اس کے لیے چھوڑ کر تو حملہ کو بیس اکر جائیں۔

تعلق: اس آیت کے «تجھیں» ایسے چند طرح تعلق ہے۔ پہلاً تعلق: تجھیں آیات میں حام کارکی وحدہ غلبوں
بہ محمدیوں کا ذکر ہے، اگر انہوں نے یومِ یثقوت والا مد تزویہ اپنے خاص مخفی ملمبوہ موہائی بد عمدی سے وہاں کا گردبھے نہ
اس نے رسمہ تے پیکے سے خاص، مدد اور آنکو یا حرام جرم کے بعد خاص آدمی کے خاص جرم کا کرہو رہا جسے جرم سے
بد ترتیب دوسرًا تعلق: تجھیں ماذلوں کے ایسے خاص تزویہ کا ذکر ہے تو اسے کا ذکر خاص ہے، متحمل پیچے دھم اس کا جرم اس کا جرم
یہ دو ایسا ایسے حامیں ماذلوں کے ایسے دھمے تو اسے کا ذکر ہے اسے کا ذکر ہے، تاکہ اس کے سامنے قید و حد و اعلیٰ محنت تر
قی۔ تیراً تعلق: تجھیں یہ میں اس اصلی لغا کر رہے ہوں اس سے افراد کے اس مرقد کا کہے ہو پہلے میں من قی

عادر دلی صرف مسلم تفاصیل مطہری درین مرتد نبوی سب کچھ کو اسلام کا اعلیٰ سکون مردہ کافر کرو رہا ہے۔

تفسیر وسائل ملیهم خاہی ہے کہ یہ مبارات نیا جملہ ہے لور اس کا ذکر اپنے اسے گمراہ العین نے فریبا کہ یہ جملہ مطہر ہے وفا خانہ بحکم کے پیشہ فلسفہ کی امور اس کا ذکر اعلیٰ ہے لیکن وہ افسوسی کی کہ لوریں والدہ عائشہ کو سالی بناوت میں خلوت لور قراۃ الرزق کافریں ہمہ رہایاں کرچے ہیں کہ شکار اخیر خوبی کے پڑھنے کو تاوہت کا بابا ہے چنانچہ تفسیر وسائل ملیهم خاہی میں ذکر کوہے لور اس کا تسلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حکمت اسلام سے ہے اس لئے اسی اور شکار اخیر ہے کہ اس میں خطاب ضرور ہے اسے پہنچ کر ہر قرآن پڑھنے سے جنی بدل ہم کے دین ہیں ٹاپ اسی ہم پڑھنے والے تم شکار اخیر مطلب ہے کہ اسے محبوب و الدین تبارے علمیں پڑھنے سے ہی ہے ہم آیات کی وفات اس لئے بیان فرماتے ہیں کہ اس کی سائیں سائیں ملک ملکی فوتی تھے بندی کے نئے نئے بندیں بندی کے نئے نئے بندیں اور جو اس کو کھلکھلیں ہیں تو کھلکھلیں رچے تھے تو یہ سر اور گنجی کی ہے اس کے مرح و روب کے بودی ہیں کہ وہ کی کہ خطر آتے جاتے رچے تھے مشرکین کو کہ ضرور اور کے خلاف برا لائست رچے تھے۔ درہ احکام تو ہی ہے کہ پڑھنے ہے، بکھر کر جاؤ آرہے تو مذہب ہے کہ بدل گئی ہیں سے یہ خطاب «ماں و محن و غیرہ بکھر الذی اتینہ لیتی تھی مبارات اعلیٰ کا مصلح بھے بنی سہیل اکبر فیلان خیر کر کتے ہیں۔ یعنی خیر ہم ہے بنیات اس ای سے ہے ہے نی۔ ملکی ملکی خیر ہے بنی۔ اس لئے ہر جگہ خود سلیمانی کوئی نہیں کہا جائے اللہ تعالیٰ اتینہ میں بت مکث کرے ہے کہ اس سے کون فضل مراد ہے اور آیات سے کون کی آئیں مرداں میں پھر قبول ہیں اس سے مراد ہے اس مصطفیٰ ہو گذاشت کتاب کلام قدوں کوں نہیں بت مکث ملک قده آئیں گے۔ یہ حکایتی آخوندیں اُخڑاہیں میں ہی ازوں گاہیں کا ذکر پہنچیں کتب میں ہے جب ضرور ہو رکیہ در عطاہ اور اوسی آں میں جل بس کیا آخڑا کافریہ و کرم اس کے حقیقی ضرور اور نے فریبا کافر آئیں شعرہ و مکث قلبہ تھی اس کے شعار مونہ کرتے ہیں اور اس کاں کافر پہنچیں قول ہے سید ناہب الدین مسیح اور زین الدین مسیح (2) یہ آیت عاص راحب کے حقیقی نازل ہوئی تھے ضرور اور حاضر فاقہ فریبا کافر آئیے اسلام سے پہلے برا ملک و زبانہ تھا ضرور انور کے جلوہ کر جو نے فریبا اس نے ملکیت میڈیہ کو کر کر سیدھا ضرور نازل آئی یہ قیصر دوم کے پاہن پاپا ہے ضرور انور کے جلوہ رضیتہ دی جانہ ہی ضرور ہو کر مسیح سید ادنیں سبب کا دل سر اقبال ہے (3) اس سے مرا جو ملکیتیں اہل کتب ہیں جو ضرور انور کو جانتے ہیں پھر اپنے اعلیٰ نہ لاسنی قول اللہ تکرر لور بیو مسلم کا ہے (4) اس سے مراد ہو رہا فریبا کافر جس اور کو جان پہنچانے رہا آپ پر اعلیٰ نہ لاسنی قول اللہ تکرر لور بیو مسلم کا ہے (5) اس سے مراد ہو رہا فریبا کافر جس اور کو جان پہنچانے رہا میں قدر موسیٰ صرفی سالم اسماً حکم کا جاتے والا جیل الدعا و حکم اکثر عمری موسیٰ علیہ السلام کا مستقبلہ کرنے کی وجہ سے موسیٰ کافر لعنی ہے کہ مردہ قتل ہے حضرت مجدد علیہن السلام مسیح اور عالم صاحب و مطریں کا یعنی قتل ہے (6) تفسیر کیر نوتن الحبل اس کا ذکر اعلیٰ نہ لاسن تفسیر میں عرض ہے کہ اس صورت میں آیات سے مراد اور نت شریف کی آئیں ہیں لیکن کہ چنے سے مراد ہے آیات کا ملک و زمانہ کا کہتے ہیں قبول کی ہیں آیات کے مدد میں کے جائیں گے وہ اس کے مذہب ہوں فاصلیخ منہماںیہ بہارت مسلک ہے اتینہ پر بہل ف۔ ملکی فوراً نہیں بلکہ۔ ملکی پر بہ انصلاح الاء ہے سلخ

جس کے سنتی ہی نہیں۔ بخوبی کمال اور جاہل سے کمال کا ایک بزرگی ہالیہ دے کر شدید فوج نمودار ہو جائے صھما۔ مرض آیات ہیں اصلاح فراز کرنے والیں تاکیں کیں (۱۱) اس کے بعد سے تایت نہیں تھیں لہ مل مل جوں تھیں کیا ملکہ رضا، آیات سے تکلیف کیا کرن کا سکھر، آئیں (۱۲) مرض و کافری قیاس پر الجھان بور مل کا خلاف قیادوں کوں کو نظر آتا قاب اس کی حقیقت نظر آنکی وہ خلاف از ایسا ہے جاہر سے کمال از ایسا ہے فی اس کا کو شد و فی نظر آتی ہے (۱۳) اس میں الجھان ان توڑی کا شناختہ کی نہ ہے اور زر الازمہ کا فاتحہ الشیطان یہ جبارت مصروف ہے فاصلجھ ف سے پڑا تکیں تکلیف (۱۴) اب تکشیطان اس کے قریب ہیں و آتا قارہ وہ کسی کی روشنی خلافت میں قاب ہب کہ وہ الجھان سے تکلیف کر لے شیطان اس کے پیچے پڑا (۱۵) اور تو لوگوں کے پاس شیطان بھی بھی آتھے اپنے اڑتے کوں کے پیچے لائے رکھتا ہے جو اس کے پیچے نہ رہ شیطان لگ کیا کہو وکر اس کی گرفتاری کا کام اعلیٰ ہو گا اب گرد کون قوی تو گرفتار، بھی پر تراہ ہو ایسا ہے الجھان، و گیا کہ شیطان بھی اس کا لائن ہو گیا وہ شیطان کا بھی متبرہ اس کا استدین کیا کہ شاعر کتابے۔

و هن فی من بند الحس فارقیا ۔ اللال حن صدر الحس من بند
و پہنچ شیطان کے لفڑیں قاب اتی تکلیف کیا کہ شیطان اس کے لفڑیں ہیں (و یارون الحال) فکان من الغوین =
اس کے الجہم کا کرب کہ وہ سکتے کے بعد سب سدا نہیں اس حلی مرا اور وہ اپنی عذاب کا مستحق ہو گیا پس وہ بھی سدی قاب
گرد پھل توئی (۱۶) کیا پس پھر ایت الام قاب غوایہ کا لام ہو گیا جیلات غوایات مخلات کے ساتھ فتنہ مرنے والوں اور
کی تسویہ والغایین کے تخت بیان کے چیز وار بھی کی جگہ ان کا کرب پڑتا ہے۔

خلاصہ تفسیر نہیں تسری میں صلموم ہو پڑتا ہے کہ اس آیت کی بہت تفسیریں کی گئی ہیں جن میں سے قوی تفسیر ہے وہ
حضرت عبد اللہ ابن عباس اور ابن حمزة، مام محلہ و مدرسہ نے تھی یہ ہماری تفسیر کا خاص عرض کرتے ہیں اے گھوپ ہو جاؤ آپ
ان سرکشی ہو اور عام کفار کو اس بھرم ہیں باعور الام الدعا اس و القی کی آیات خادوت کر کے تفسیر فریکار بنی ایم لے تو ہوتے
اور دوسرا سمجھوں کی آیات کا ملتم بکھارا کے اپل پر علم کے دروازے کھل دیے جی کہ اسے اس اظہم سکھلیا وہ اس پر
درست پر پہنچ کر ان تمام صفات سے سکر کل ایک اسے اپنے سے کسی بھی نہیں رہا جس کا تجھی یہ ہو اک الحس اس
کے پیچے لگ لیا اور وہ اس قدر بہ ایت کے بعد لول و رچ کا گمراہ و سینے این ہو گیا یہ وہ بولے بول کی آنکھ کھوئے کے لئے کافی
ہے۔

بلطفہ ایک اکلو اقصیٰ: حضرت مولیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تھی اسرائیل کا ایک بڑا عالم صوفی یہ قیاس کاہم بھیجا ہدم
اہم یاد و اقایے خدا اسرائیل کر جاریں کی بھتی میں رہتا ہے ملک شام میں واقع تھی اس کی بھی ای قسم جاریں سے تھی خوار
وقت کا بادولی غلام مسولی قیادت تھیل کا اسم اٹکم پیدا ہوئی قیادتیں کھمیں میڈ کروش اٹکم کو ریکا کر تھا تو کون کو لم
سکھا جاتا ہیں کہ وہ اس میں ہادہ ہزاد طلباء ہوتے تھے وہ اس کا ایضا ہوا سبق لکھ دیتے تھے اس کی ہدایت تکسی چالی تھی تفسیر
سلامی (۱۷) غیر عکسہ انشکل عوین کو سکھا کو احمد حضرت مولیٰ علیہ السلام اسرا اکل کو ساقی لے کر اس ماقابر حمل کر کے اس سعی
فرمائنے کے لئے جب کھعلی علاقہ میں داخل ہوئے تو شام کے علاقوں میں واقع تھا قیام جاریں جن وکر اس کے پاس آئی اور ناگز

موی طی اسلام غیر مرا جیں اور ان کے ساتھ لٹر جو اپنے اکابر میں طلاق پر قابض ہو گئے تو تمدی خیر میں تو ان کا لئے
بد دلار کر دیں۔ اپنے دوست ہائی میں ملکوں کا کوہ نہ کے لئی اسی لئے کسی کی بیداری اڑا کر نہیں بلکہ سیمی خالدین مرد
ہو جائیں گے۔ لوس ختمی پیروی کے پاس گائے ہے تھی تھا فائدے پر اس کے زیر ہم کو حق ہے پھر ہے ختمی
تھی اس پر نور یا کہ یہ کام کراس نے پلے اسکے کامیں اسی اس حکمت سے بدالیں گے اس کی نور جو اور قوم نے پر
دہانہ استحکام کرنے کے لئے کمالاں پر بارہ تماقی رہی تو کوئی بابنہ کیا تو کوئی برابر کے اپ کی بارچی حق نہیں کیا یا یا حل
تاپے کے رہ نے تھے اس کی باہر تھی اسے آخر کلام ایک کوئی پر سونو کو کیا پڑا یہی میں کیا قوم سماق تھی اور
موی طی اسلام پوری اسرائیل کے لئے بدمالوں اس قوم کے لئے دھائیں کرنے کا تکریبہ تھا اور اسی سے ہوا کہ ساری
علی اسلام کی بھلے اس کے مدت اپنی قوم کالم الکاظم اور اپنی اس قوم کی بھلے موی طی اسلام اور مدنی اسرائیل کا ہے جذبہ
آنحضرت مولیٰ تعالیٰ کا کرہ بہے دہ بالائیں گجراءں ہیں بڑیں میں اس وقت اس کی بادیں واہر گلیں ہیں جو دلکش کر
آری نور وہ کسی ملخ بانچے کا گاہر وہ لوگوں سے بولا کر میں یادوں میں دلوں چاہے گے اب تم ایک تھی کو جس سے می
اسرائیل چھاؤ ہو جائیں گے کہ اپنی قسم سوتے اولیاں جہاں کا لکڑا موسیٰ میں پھوڑو اور اسی ہے لہت کردہ اسرائیل گہر
ہاتھ لکھتے ہے ملخ کو جو بیش نہیں جلدے کوڑا ہے کوڑا کا سو جلدیں گے کہ زانت اُخْش آئیں۔

ایم نہ کیے اور یکی منع رکھدا واز نہ انتہا ہا اندر چلت
اں لوگوں نے یہ تمی کیا پناچے ایک لواہی کی سخت صور کو ایک اسرائیلی زمری ہائی شمول ہو گئے میں یعقوب ملی اسلام میں اولاد
کا سودا رکھا نے پہلا ۲۴ ہی طی اسلام نے منع فریباں سے بھبھ کر اس سے زیادا اس پر اسرائیلیں میں طاعون پھیل یا اس
ہزار اسرائیلی خفتہ اور گے ۳۰ ہر ایک بہت تو ای اسرائیلی خوش ہائی میں دلوں ہیں ہوں گے اس سے بھبھ یہ چھاؤ اس سے نہ دلوں والی
زندگی کوئی منع قرار پسند نہیں پیدا کر اپنی اولاد راستت سے اٹھیں گا اسکے لئے جو طاعون فتح، الود بعلم کو حل ہے
کہ یہ امام اعظم شریف بھول کیا ہو رفت، ایمان اس کے سجدے سے نال گئے اس سے کہا کہ ہیرے ہیں سے ایک سینہ زدن
شیخ ہے، نکل کر لواہی اسے لوگوں نے کوئی حساب کیے گئے کہ اس کا لکھاں گیا اس آئندہ میں اور اگلی آئندے میں یہ دلتنہاد رہے
(وہنے اعلیٰ کیک خروجیان، صحیح مسلمی وغیرہ)

فائدہ سے اس آئندہ رہے سے چند نادے مسائل ہے۔ پہلا فائدہ ایمان اور قرب الہ صرف علم سے میں ہے لیکن
تھانی کے خصل و کرم سے ہے۔ بھوکھ بیوام ناجابر صوفی رسوب کو تکمیل اکیلہ تھلیل ایضاً تھلیل ایضاً کرم فرماتے۔ وہ سرا
فائدہ یہی ہستکلیل ایضاً کی فالات ایمان، اکمال سلب ہے جانے کا درجہ بہت احسان اور ملکہ ایمان اور اسکے حادثت سے جبرت پکانی
ہے۔ پس میرا کمکو ایمان و عروج بخارج ہے اس کا سمجھنا کہ بکھری لاش تھلیل ہر مسلمان ایمان میں است، کے۔ یعنی ۸۷
سکھاں سب بکھر قاتل، جاکھے ہیں نہیں۔ پھر اسکا کمکو تکمیلی حصہ کسی وہ وجہ پر ہے جو اپنے کو شیطان سے گھونٹات کے ہے۔ یعنی
جگد اور بیوں کے پاس بھی یعنی جاتی ہے۔ قاتل، فاتحہ العذیل الشیطان کی ایک قصیرت سے مائل ہو اکر شیطان بھر کے یعنی پہنچ
وکھو خوف مکھو اس مقام قاتل ام طی اسلام معموم تکمیل بھی اس میں مورثے لئے لکھا ہوا احمد بن قحافة جگہ میں یعنی نہ خود میں

حکومت پاکستان سے کیسے چلتے ہیں پانچواں فاکورڈ، گرانش ایک رہب ترقیاتیں سے اصل ہو جائے گریجے تھیں
کا اتنا ہوا ہے کہ فاقیہ العیشیان کو، سری قمری سے ماملہ نہ کر سیخان ہیں بلکہ کامیاب ہو گی انسان اپنی
عقل سے دینے کیلئے کرتے ہو شیخان کو بھی نہ ہے، اگر شیخان ہیں تو زیرِ حکم میں کے ذریعے کسی نہ کر دیکھ دو، فروخت کرو جائے
ہیں کسی نہ لداہی کی طبق فروخت کر کر دیں سے میں لا ایسی سوتے کی طاوت کر دیغیرہ و رکھ لٹھن، کر کے انسان ہی
کے حصے میں آئیں اگر رب لا خل شاہ مال نہ ہو تو انسان کے لئے اسقفِ مسفلین ہے، چھٹا کندو نہ مدرس عکس
نہ پاکستے وہ ملبوث نہیں علم مرد و فاسد ہے، یہ حرفِ تھاں وہی مطہر ہے کہ تقدیر اتحادِ ایمان سے ماملہ نہ ہو اطراف ہے
سرفت درست ہے پہلے ہوں گے وہی ملکے متعلق ترقی کم نہ ہو سری یک فریبا و احشائے اللہ
علیٰ ملبوب و ختم علیٰ قلبہ صرف دلے علم کے متعلق درست ہے وہی رہبِ دین علماً اور ارشد ہے انہا
یعنی اللہ عن عبادہ العلمی، ساؤں فاکورڈ و تکون رہی ہے کہ تکانی عجم باری فریبا جا گئے، دیکھو رب تعالیٰ
یعنی اللہ اکابر، علم اذیم کر رہی ہے کہ رب نک کر کوئو اوضیح ہیں جس سے کامیابی ملکوں پر کوئی کنیٰ نہ یا تکرہ فکران
من الفومن سے ماملہ ہوں گے، ملک مددوہ نے سے پہلے مترب کار کو تھاں کا جس اس کا نیام خراب ہوئے والا تھا اس
نے سرکلی کی ترب مددوہ کیا ایسا نہ ادا، کوئی ایس سے شریودھ طلاقت کی سوت سے اٹھا لے درجہ جائیں گے رب لا
علم و رب لا کامون یہ دیکھیں گے، آٹھواں فاکورڈ و تکون کا اوضیح ہے کہ رہی اور بندہ کی طرف تیس کیا جائے لے اور
پہلی کو رب کی طرف کر کر سب کو رب کے ارادہ سے ہے تکمیل ارشاد و اکتھیاں ایمان ۱۲ اے پانی آیات
عطایا گئیں، عطاہ آیات کو رب کی طرف سے لیت کیا ایسا پر ارشاد و اکتھیاں ایمان آیات سے نکل کیا تھے کو علم
کی طرف متوب فریبا کیا جاتک میں نے فریبا و افاضم ضخیم و شفیعین ہاریں اور ہبہ اور خلاصہ رہا ہے حضرت
حضرت فریبا فریبا و افاضم ضخیم و شفیعین ہاریں نے چاہ کر کشی کو جمع اور کوئی ارشاد و اکتھیاں ہے۔

از خدا تراجم توفیق ایوب! ہے ایوب محروم مادہ از فضل رب
پسالا اغراض نہ دیتے رب تعالیٰ یا جان اخکار بلم کا نام خوب ہے کوئی پبلے اسے علم اصراف قرب کیوں مطابقیات کے پبلے کی سے
محدود کیا ہے تجھوں بالائیں در بلم جزوں کے وفاکت میں بحیثت لوگوں کے لئے مثال قائم فریبا ہے گا۔ تا قیامت
مودی ای صوفیؒ تجویز امشائیں آنحضرت کی تبیینی کی تلافت سے سب کو کہو ہے وہ جو ایسا ہے اسے مسلم صوفیؒ ایں مستحب ہے کہا رہا

بیکن ات زم آهی از مرش هارک

شش کم کردہ ہی ائمہ مجتہدین را یہی اختیار
اس نے صوفیاء فرقہ سے ہی بخدا بیوی و دھام مصلحتیوں شیداہش۔ الحسن حضرت آدم علیہ السلام کی انتقالی کرکے کہدا ہی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام (نقابیہ کرنے) کی وجہ سے بخداہ کیا تھا کیونکہ کافر اور کوئی اپنے اگاثے سے شفعت کر لے جائی تو زیر کی چالان تھی راتی
بے نوبت کیلئے بخداہ کی وجہ سے عالم مصنفوں نے وہ دشمن خسیر کا بیان چاہتا ہے۔ دوسری اعتراض ہے اسرا میں زندگی

ایک شخص نے اور طالوں کے ذریعہ تحریر اسرائیل کیا ہاں کر کے مجھے مصورة آیکے نے کیا تھا۔ جواب: گھون درست یہ ہے کہ بھی ایک مخلوق کی برکت سے پری قوم ناطق از جاماب ہے اور بھی ایک مورو لوجس سے ماری قوم سمعیت میں پڑ جاتی ہے اور ایک ساری کاشتہ کا نتھے تو اسے اسے کشی کے سارا دوب جاتے ہیں۔ بہ فرمائیے واقعہ افتنتہ لا تصیین

الذین ظلموا منکم خاصته تمرا اغتراف سے مل ارشادہ افضل مصلحت میں ہے اور آیات سے انل گیا یا ہے قرار کیجا ہے افضل مصلحت میں ہے، آیات مسلم سے انل گئیں اتنا کیوں فرمایا۔ جواب: ہم کی عکت ہم قسم تھیں وہ کرچے کر پہلے تھا اس میں آیات اپر کا لائن تکمید رہا تھا اسے سب سی گزینے کیز ہم اس سے آئندہ جنہیں پکڑو۔ خدا ہی حملت کی وجہ سے آیات سے محروم ہو گیا اس نے افضل مصلحت فرمایا۔ مسلم کو اس کو مودود اور ضروری مزدوج تھا

اعتراف سے افضل مصلحہ منہما کے بعد ارشادہ افتی میں الظیطان کو افرادی تھا اور پہلے شیخوں اس کے پیچے پڑا تھا، اور کیا تھے کھاتر تسبیب ہر عکس کیلئے کیا تھا اور کیا تھا۔ جواب: فاتحہ العاذ الشیطان اس ارف مصلحی اور توبہ کو ایمان نسی کر گہر آئندے کے سی یا ٹھیک کردہ آیات سے انل گیا ہے لئے کہ شیخوں اس کے پیچے پڑا ہے کیوں اور کافر تھے۔ صحتیں پس پا ہو تو خدی ہے کہ مسلم کو اس کے غرض اس کی توبی اس کی قوم نے کردا کیا جس بہداں زاروں سے گراہا کیا اب شیطان اس کے پیچے کیا ہے مل کر وہ شیخان کا استدین گیا وہ شیخان اس کا شکر اس کا شکر اور کارہ اس کے پیچے نکلا وہ شیطان ہے اس کے پیچے کیا ہے فرمایا کہ مسلم وہ امنی تھا بہداں کراہ اور الیورس بہ جواب ہے۔ تھن نہ اس نے تھیم کر کے اسی بہداں اس قول کی توبی کی کہ دی خور اس نے سے استدیل کیا اللہ یعنی مسلم حیثیت یعنی حصر رسالتہ نی۔ کی کہ وہ اسکا ہی نہیں اللہ تعالیٰ بہت کے لئے اپنی کو محب کرتا ہے جو کہ وہندہ ہو سکتی۔ عالم ناجد موصیٰ عذر حی کر فرشتے ہک سکتے ہیں میں ہدایت ہدایت کہ مکمل اسی میں نی ایسے بندے ہیں جو بھی کمرہ نہیں اور کہ ان میانچی لیس لمحک علیہم مصلحت کو کچھ یہ حضرت رب کی طرف سے بندی ہا کر سکتے ہاتے ہیں اگر وہ خود پڑا ہے۔ رہیں تو ہو گوں وہ اگر سورج اسی سیلانہ وہ بدلے تو دیتا کو کون چکلے۔

تفسیر صوفیان: نیک بخت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر اعلاق ہیں جو آنکھوں نے دیکھے۔ کالا نے خدا کی کمال میں آئے ہیں یہ دیکھوں کے لئے رب کی طرف سے خیر ہا کسی ہیں جو کوئی سخن ہے سخنی ہے اپنے علم سے۔ کسی بہال سے انسان کو کھانچے کر کی اعلیٰ درج پر لکھ کر گئی اسی بہال سے اپنے کو محفوظ رکھے دیا جائیں زیادہ مشغولت ہیں کے میں۔ لکھتے اس بہال اس کا بہانہ ہے اور جنات طیلی کی اسی نامہ کی تلافت شہوات سے دوری اعلاق اپنے کا وہ اسی سب سے پہلے اس بہام نے خدا تعالیٰ کی آئت کا تلاذ کیا۔ اس پر کتاب کھنہ ملا۔ ہر اس کے متعلق پہلے کتاب کے محتوى اس کا وہ اعلام ہے (روح البیان) جس بہانہ پر عرقان ملے رب کی طرف سے اسی سرگئی نیکی تھا سے تباہ میں کی خاتمت اور تی

ہے اگر اس کا رمہ تو ہر ہم میتے آئیں سوت کو وہ اعلاءے اگر اس کا رمہ تو ہم یہی ملہ زدہ کو کہتے ہے۔

آل راهی لا صورہ مر گئیں اُنکی دین را کشی از بکھرہ سر صدر مولہ کی

پہن و پہن اور کارہ عسل زدن را کے رسہ فرمایا۔ مطلق قتل کے کہ خوش ہیں کی

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ إِلَيْهَا وَلَكِنَّا أَخْلَدْنَا إِلَى الْأَرْضِ وَإِنَّمَا هُوَ مُهَاجِرٌ

اگر اسی طبقہ کے سب اصحاب طاقت و توزیع میں پہنچ لے جائیں تو اسی کا عالم بھی گزرا دیتی

فَمِثْلُ كَمِيلِ الْكَلْمَيْنِ إِنْ تُحْمِلُ عَلَيْهِ يَهْتَأْتِ أَوْ تَرْكِلُهُ يَهْتَذِلُكَ

مثُلَ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا إِنَّا فِي قَصْصِ الْقَصَصِ نَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ

اور سکونت کو ہاتھ پر چھوٹا ہے اس قریبی پیشہ میں خوش نامہ ایکجا ہماری بیویوں کی بھی تھے جیسا کہ وہ اپنے دادا کی طبقہ
ہماری آئینی جھٹکا میں تو تم منصوبت سناؤ کر بھیں وہ دیکھانے کے لئے جائیں گے۔

تعالیٰ ہیں آئیت از رہ کا بھیل تیات سے چد طعن تھا۔ پھلا تعلق: بھیل آئیت میں ہم اُن بالوں کے کمرہ
جو جانے کا ذکر قاب اُس کے کمراد ہے کہ اُن تارہ سے کہہ دیجئے اب تپڑتے آیا اس کے مل پر کلکی مریک گی۔ وہ سرا تعلق:
بھیل آئیت میں ہم کی گرامی کا ذکر قاب گرامی کی وجہ کا ذکر کہے کہ بدھوں آیاتاں اپر بھی کے وہ گرامیوں ہو کیا انقلاب
خواہش کی ایلہی وجہ سے میرا تعلق: بھیل آئیت میں ہم کے سہادوں پاہنے فرشتوں پر ہو جانے کا ذکر بودھا اپ
اس کے آئیم بے جایو جانے اور کئے طبع لکھاں سے کہی ہے تھوڑے کا ذکر ہے جو رب اونچا کار سکھی ہے وہ خیاہی کر
سکتا ہے۔ چوتھا تعلق: بھیل آئیت میں ہم کا حصہ کہ وہ اپ اس حصہ کے ذکری عکس کا لایا ہے کہ **لعلمهم**
یعنی فکر و نظر اُن میں نور و نہضت کریں۔ دیتا ہی بیان پر بھولیں۔

مکنے کو خدا کئے گئے جس کے بعد العلاحدہ اور عرب یونیستی مروجیں اس نے اس کے بعد الی ارشاد، اللوض سے مراقباً آئیا
بےچوں کندہ نیا کی مچیں لشنا سے بیدار اہل تھے اس نے زینں بول کر دیا مراول کی پیش طرزیں نے ارض سے مراواں خواری
لی ہے کہ عکسِ تسلیم تویی نہیں پڑے اور تھا تھے۔ یعنی تین وہ نیا کی طرف بیک کیا گیا کہ بھروسے سنتے خداوند نے قریبی کر
اس کا مطلب ہے کہ وہ نیا کی طرف بیک کیا گیہ کہ کسوس بیک پیش رہے گلزوں العالیٰ یا کوہ عزت و الاقدحات کے گردے
میں کر کیا اس طبقہ نے اسے لوپا کا نامیں ہائے واتیم ہوا ہے۔ ہم کو کوہ سراج ہے جو پلے گرم کی وجہ سے ابلج کے سقی
ہیں پیچے پڑا ہوا کے قتلی میں ہیں ملے، ہافتندہم ہوا اعمار کا وتوہ ہو یہ مالکیت ڈالنی ڈالنی کہ ہواں نے
کئے ہیں کہ وہ قتل سے قتل میں ہوئی ہے اور انہیں کوالت دخواری کے گزشتے میں کرتی میں ہے یعنی وہندی کو پھوڑ کر ہوئی
کے پیچے کے لایا تھا سے مراویت قوم کے قتل تاکہ ہوئی سے مراویت اپنی بیوی کی ضریب رہی کہنا فمثله حکمت
الكلب اس فرمان عالیٰ میں ہم کے دل انہیں کوہ جو جوں کے انجام ادا کرے اس میں فراہمی ہے کہ دوسرے جمادات ایک
پا ٹوپہ شرطیکی ۲۷ اپت لاما کان حکمتال حکمتی ۲۸ ارشاد کیسے اس کے منی کوہت میں ایں اور مالکت کیلیت
میں بدل ۲۹ سرے منی میں ہے تم پاہوں میں دلیل تجوہ رکابے کو کو کوئی میں کہا تاہے اور اپنی تے اگی خزاںے میں
گوشت سے زندہ بند مواد کو کشت ہے۔ اپنی قوم کا دلخون ہے سسے درج ہے کہ ۳۰ کوئی ایک جگہ سیں کماجھے یعنی ہم کی
مالکت کی ہی ہو گئی گر کتے کے مالات میں سے بدترین مالات کی طرح کہ ان تھومن علیہ یہ لہمہ اور ترکہ
یہ لہمہ یہ مالات یا فمثله کاوان ہے یا الكلب کامل چل طے ہے جل سے میں کے منی ہیں یو جو لادا ہی اپنا ہی
تلہ کرنا میں بدل تیرے سی مروجیں کو کوئی کھپڑے تو کوئی بوجہ لادا تھے تھے اسے اٹھا تھے تھا کے سے مراویت ہے
لادھی بدر کو رکا ہے کہا لیلہ یہ لہمہ طے ہے لہمہ سے جس کے منی ہیں کے لایا ہیں ابڑا کل کوچہ باد سرے جاہوڑا ختن گری
یا احت میں باچتے ہیں گر کنیں نہیں لائیں ۳۱ ارام میں ہی زبان پر نکل کر اپنا تھا تھے اس ذریحہ سے سان لیا ہے
او ترک صوفی قتل طی ہے تو اس سے مراویت سے دار دفعہ کر کر ہمیں ہم کا مال اس کے کامہا کیا کہ اکارے
درکار کر گیا تو میں زندہ بہادر لکھا پتے اور اگر اسے پار کر کے پاں بخود تو میں یہی کرے بعض طرزیں نے فریبا کر کر ہم
کی زبان میں کوئی اس کے پتے ہیں تیری تھی جیسا کہ تیجیں کہا گیاں ہے اسے کہنی اس مالات سے تشبہ
وی گلی ہے طلی ندار کر دیجیو ۳۲ الکھمن الشوّال اللذین حکمیو بابیتیاں یا جلد ہے جس میں یہ لایا کریے ملت
کہنا کریے مال صرف ہمیں ہوئی ہم کو اس سے کوئی تصلی نہیں تیامت ہو گئیں اور وو قوم اللہ کی آنکش کو جلاسے کی گئی
اس طرزیں دلکش خوارچوں میں گر لادہ ہوئی یہ لایا تھے مراواں لکھ لند کی چیزیں کیے گئیں اسکے خود تھی کیا اس سب سی ہیں
کہ ان سے اقدامات کی شان معلوم ہوئی تھے حضور اور سرلا آیات ایسیں کہ آپ کی ہر دو اہر صفت آیت اور یہ ہے
میں اپنے اس سے پہنچاں اس فریبا کر ان کی خلیت کے کی ہے اسیں ایمان افلاقوں القصص اس فریبا میں قتل
یعنی اس سے پہنچاں اس فریبا اور یہ بدل پوچھو شرطی ۳۴ ایسے القصص میں اللہ اسلام حمدی ہے۔ یعنی یہ تصویب و اصر
قصص صدر ہے۔ سی فریبا میں سلب، سی فریبا میں سلوب (درجن العالیٰ) یعنی جب یہ معلوم ہو گیا کہ ہمیں اس میں اور مکر

کیا ہے چیل پہ آپ یہ افسوس کو اٹھانے کے لئے مبتکروں نے افسوس کا سحل کر رہے تھے آپ اس سے دعا کر دے دیں اور اس کا پھول میں ہمیں کہ کہیں مجھے بخوبی مل جسیں ہیں ہمیں تو میں مل جائیں میں آہی ہے۔

خاص تفسیر اگر تم بخوبی مل جو کہ کاراچیہ قاتل میں آیا کے کاراچیہ قاتل اس کے سامنے بخوبی مل جائیں رہتا ہی ملت میں مرتاوہ اس کا درج ہے تھے یہ بخوبی جائیداد فرشتوں سے جو کہ جانائیں وہ تو پجاہ کر دیاں طرف جک کیا۔ زادت خواری کی نہیں بخوبی کیوں کیوں ایسی تفہیق خوش کے بخوبی مل جو لوگوں کے تھے تھے تھے اس کی بیوی کی صدائے بیٹھی۔ ایسا ہے یہ اس کی ملات کی کہی کی بیوی کی کہ اس در کاراچیہ قاتل میں بخوبی مل جائیں اور اسے پکارو۔ کچھ کھلاوڑیں اس کی بیوی مل جائیں بیگ زبان باہر کھل پڑی وہ کہتے ہی طبع پختہ رہی ملت مرف بخوبی میں بخوبی مل جائیں اس کی ملات بیگ یہی ہے کہ وہ صورت میں بخوبی مل جائیں بیوی کی بیوی مل جائیں خار کے کذاں بخوبی واقعہ ایسیں سناؤ کر یہ سب خسوساً یہود خوار کریں اور اپنے مل میں بخوبی مل جائیں بخوبی مل جائیں کہ کہیں وہ بخوبی کے لئے قدمی میں بخوبی مل جائیں۔

فاظ ملے ہیں کہتے کہ یہ سے چھوڑ دے مالیہ ہر سے پسلاقاً کو وہ صرف قرآن جانتے قرآن پڑھنے سے باندھیں ملیں یہ تو رب کے فضل و کرم سے ملی ہے۔ ملائیں بیگ قرآن پڑھنے تھے یہ کاہدہ الوشنستان الرفق عمناہ مالیہ، اگر انہم چاہتے تو اسے آیات ایسے کے ذریعہ بخوبی تھیں۔ وہ صرف اکابر اکابر میں نیں سے مددوت ہے تو قرآن اس کے سے ملیں میں دیکھو۔ بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تسبیح کافی ہے کیا جو اسے آیات کہہ کر آئیں میں وہ صرف اسے دو اگ بہر تکیں دیکھو اور سے مددوت ہے کہ کرو گوں کو قرآن نہیں بخوبی اسی کی اللہ تعالیٰ ہے پہلے بخوبی مل جائیں قرآن بیوی کا کرو اور اپنل ہو اسے بخوبی مل جائیے۔

” جس کو شہ ایمان نا ایں تکیا رہن ۖ ” قرآن بیگ یہ کہتے ہیں ایسا جب مل جائے تو بخوبی کیا۔

” میر قرآن کوہ نی گا اتر خیل مل کتے کی مل جمل و خوار بے اسے نہ دیاں میں وہ کہو۔ بلکہ اس تقلیل یا فریقیں دیکھو، کاسکر کے قدر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ ہوا تو رب نے اسے کہتے کہ ترین ملات سے نسبتی ہے چو تھا کہ مولانا اکبر سید حافظہ فرشتوں سے اصل ہے تو اکبر اپنے تو کہ جیسا میں ہے۔ لام ہائی تراہیں ہیں۔

لهم السکلاب لتنا حکمت محاورۃ ولینا مافری محسن نبی احسنا
ان السکلاب لنتھما فی مرا بعثنا واللہ لیس بھا و شرہم انا
حضرت قید الہ المحمد رقدس سر ہو پڑھنے کے متعلق قبول اکتھے۔

السکلاب احسن عشرة وهو الہمایتہ فی العادہ
محسن یتلخ فی الریا سنه فیں اوقات الریاست
غاصیہ ہے کہ شریروی کن کچتے بد تھے کچتے کے شریت پکا اسلام ہے گر شر انسان کی شریت پکا خالی ہے
جو ملک راست کے قتل نہ ہو اور راست طلب کرے کے سے بخوبی میں ہے (رسی العامل) سپاچوں اس قاتمود ملک

وہ اور علیہن سے بھی اور بتیرت سے بدترین یا کوئی قتل نہ نہیں اور مددی سے تھیں کوئی مغلی اور کتنی سے نبیہ
دی بے گھرے مام داد کرنے سے نسبتی (قتل) اسلام وین طاکے سے افضل ہے کہ اس سے متعلق ارشدہ قبائل کا
یادشی اللہ من عبادۃ العلماء۔

آٹوٹ ضروری نہیں تھیں مون العلیؑ ایک خدا افضل قبلاً ہر حضرت شیخ شلب الدین سروودی نے امام فرمادی
رازی کو کہاں نماخاں یہ ہے کہ مہارک ہیں وہ ملائے جسیں اللہ قتل ملکیں پہنچانے کے لئے محب کرے لوایاں نہیں لازم
ہے کہ ایسے خلاہ کی، مانع سے مدد کریں اللہ قتل بالام کہ ہوئی (قتل خداش) سے مکمل رکھ کے کیوں کہ ہوئی ایک قتل ملک
کے سند، کو گولا کو رکھا ہے جو ملک ہوئی ستفی کیا وہی کچھ ممیں وارثتی یا یا باقیان رسال ہے جو ہذا یا یا مام و ملک مل فر
میں اور مل کی خاطر میں مردھت کہ جاتا ہے الادکے بھی ہیں اور اسرار کے لئے میان ہیں مولیٰ علیاً بے دليل بہان کی ضرورت
نہیں۔ چوتھا کامہ طہریں (ذمہ) رہات کا رہی ہے اور رب قتل بالفضل شال طال وہ قرآن سے متواتر یہ حرف نیاں
اور کوئی نہیں یہ فائدہ اور فضیل بھی ہے ماملہ رکھ کر بھائیں بے پس بے رب فیا تھے۔

یوشع اللہ تعالیٰ مسنون احکم و الغنیم تعالیٰ مسنون درجت طہریں خدمت دین میں دامت عز و قدر سے کہے
بے

سکے وہ امر شر کر یا لی مدد و مهر اینجا زر اینجا دوست اینجا خوف اینجا افخار اینجا
و صبر ہون در آئم پاپداران شوق بر خواهم را اینجا مجده اینجا زندگی اینجا قرار اینجا
سالوں قائد و مدن تسلیم کی پڑھتہ پہنچ فرانسیسی گرس کی پڑھتہ کارلوس نہیں قرآنیت اور دلوں اور شہست میں بالحق
ہے وکھو گس کو ایمان انتہا حکم بے امنو اباب اللہ و رسولہ گرس کے ایمان کارلوس نہیں یہ فائدہ لوشننا سے
سامل ہوا۔

پس اغتر ارض اس تھت میں ارشدہ اکار اڑہ ہمچو چو ہم کو چاہریتی جس سے معلوم ہوا کہ اس نے ہم کو خیانت
کیا اس رب نے اسے چاہریت ایسے قبورہ لے جواب ہے کاوب ہم تیرپھارے کے شروع میں مسلمانوں کے
ہان میں اسے پکے ہیں زیں آیہ ولو شاه اللہ عما اقتتلوا عمال اقا کمہ لوکیں میں جگہ یہ بھی ارشاد ہے ولحکم
اممدادیں اولاد صواب و اتباع موافقین ہم کی گرفتی کے وجہ سب اسے ایک ہم کا زین پک جاندے ہوئے ایسی خلافت
یعنی پہنچانے والوں کام اس سماں تھیا ہے کہ اس احیا پر اس کی پکجی کے کافی نہ ہے سب مددہ فیں اور کسی کافی
وہل تیرپھاروں میں یہو۔ دو سرا غتر ارض بند زین جاؤ رہ تو رہے ہے کہ کافر رب قتل لے ہم کو کتنے سے کیوں اٹھی
وہی۔ جواب بند زین جاؤ رہ تو رہے کافر ملک زین جاؤ رہ کہے۔ وہ بے جایی میں مشورہ ہے لہ پہنچو کے لئے خود
وہ سرا زرا کاپٹ گر کر کافیت میں مشورہ ہے اگر وہ ان ہو کسی کو کاٹ لے تو ساپ کے زہرے کئی زدہ خطرہ اس
کا ذہرہ نہ کہے اس کی خاٹش ہم بھی تیرپھاریں عرض کر پکے گئیں اگر باخوبی کا پا ہو تو رہت کے فرشتے میں اتنے
سوار کے حقیق کی حدیث میں یہ لازم تو رہیں۔ تیر اغتر ارض جنور اور نے طالب دنیا کے سے کیوں تھیہ دیا ہے

فراتے ہیں الدنیا ہی میفہتہ و طالبہ اسکلاب دنیا موارد رہتے اور طالب دنیا کئے ہیں کوئے بھی مدار الحملتے ہیں۔ جواب میں لکھ کر کامروار نظر بھی ہے مگر ساقی حنفی میں بھی اور اپنی فرمائی میں بھی۔ درود میں کامروار و بالی کی تجویزات کو سچت کامیں سکا کر کردو سے کچے کو آئندہ نہیں دی جائیں۔ خدا تکمیل کو فخر کو شکر پا کر کر سرتے کوئی کوایک رکھتا ہے وہ خداوار انسان کا ہی بھی حال ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میں یہی نکلوں کھلاں تو سزا نہ کمائے کہاں قدر اخالب دنیا ایسا تک کوئی نہیں بھتی جو حرص کرتا ہے انا کامیں سکل خضور نہ کر کا ایک ایک لطف اسرار موتی ہو تکے۔ چوچا اغتر ارضی جب کلائی نسل اور پیغمبر نہ رہی ہے تو اصحاب کشف کے مارکے دندا رہے ہی اسے کہوں رکھا گی اور اسے ایسی فرمت کروں وہی تھی کہ اس فرار حرمت کے ساتھ قرآن مجید میں آیا۔ جو اس طور پر دوڑ جسے ایکی کہ کتابی خود اتنی لذت خواری کے رکھوں خوب کر ملے اسے ان حضرات کاچ کیا اور دو دین یعنی ایک دوسرے اسی لئے کہ حضرات بولیا کہ اس کی عزت و حلقت ان کے بغیر کوئی رکھنے کو کاملاً حضور ہے کہ یعنی کی گیست خدمتی کو وجہ سے کچے ہیے خیر مخور کو من بعد از احرار کھانے پیشے ہے بے نیزی دنیا کی جریانی کی رادست سروی کری سے نعافت بھی نعمتیں مل جائیں تو جو انسان لوایا عالم کے آئندگی خاک ہو جاؤ اسے کیا کہونے لے گا، لیکہ، خضور اور کاظمین یعنی ساختہ رب و الشیطان اسی بھی لند کا کرم ہوا کہ مسلمان ہو گیا جس کا حدیث شریف ہے ولکن اللہ اعلیٰ علیہ فاسلم فلا يامرني الا الخير (حدیث شریف) جب خضراءو کے قرب اس شیطان کی حقیقت بدی وی تھر خدا ہمار کھاں علم مطلق کے ساتھ سایری کی طرف رہے اُنہیں کیا پختہ ملا ہو گی پانچوں اس اغتر ارضی میں کئی اس ملات کا ذکر کیا ہے اور اگر وہ اس پر حمل کرے تو زبان افلاں سے کرے تو زین اٹاکے اس کا معنی کیا سمجھتے ہے جواب دنیا اس لئے کہ حلم اعلیٰ اس دلت ہے ایکی کیا تاکر زبان ہمار کلیں پڑی تھی ہو رفت اپنارہتا اعلیٰ اس لئے کہ جب کلائس میں ہائیٹے تو اس وقت وہ کوئی کام نہیں کر سکتا تو خدا کر سکتا ہے کہ کلائی ملکات یاں ہی حواس و فہمان ہائے وہ سعادت زبان ہائیٹے سے حقیقی اخلاق ایک کے لئے کوئو کوئی نہیں کر سکتا اس کے کلام میں اترنے سبھیں پیش ہو افسوس کی زمین سرف بوجہ ہی اوتا ہے یہ نفس دنیا اور اس کے سامنے اپنے فتنا کی دو کلامات میں ہی زبان ہلا کا تاریخاتے اس کے لئے اپنے اس کی حوصلہ پر وہی کرتا ہے تھکن جو فائدہ نہیں پہنچتا اس کا تیر و فتن پہنچتی رہتا ہے یوں ہی جریں سارے عالم پر علیحدہ بیویوں کے بیویوں کے لئے بھرپور ہوتے ہے فرنگ ملکہ علیہ کو سوت میں ایسے کہتے ہیں ملکہ صعبہ (قمری کہر)

تفسیر صوفیانہ: درج اعلیٰ کا مسلمان عالم معلومات کی طرف ہے اُس لادہ کامیابان سلسلت کی چاہب طلب جو اس کے خلیفہ ہیں ہے پرندوں کے ذریعہ اور حکایتے اور اشیاء کی طبقے کی طرف ہے پس پہنچنے والے دوں سے پہنچ کر آتے ہیں اگر طرد مل کا تھنڈ دوں سے ہو جائے تو یہ دوں پر انسان کو بدل پہنچاتے ہیں جوں فرشتہ تھا وہیں علم کی وجہ سے حضرت اُمّہ گودلا کہہ کے دینے پہنچتا ہے بنتے تو یہ دوں پر انسان کو بدل پہنچاتے ہیں جوں فرشتہ تھا اُمّہ گودلا کے دینے پہنچتا ہے اور علم ادما لاسمعاء کلہا ہے اُمّہ عالم یا اُمّہ اکی طرف پر لا رور نزاولی علم دفعیں لئی کی وجہ سے شیخان اسفل المسفلین میں پہنچتا ہے اُمّہ اکی طرم کے ساتھ حق رسول خوف خداویست ہو جاتی ہے اُمّہ اکی طرف پر لا رکراتے ہیں اُمّہ اکی ساتھ حرم دفعیں لئی جاتی ہے اُمّہ اکی طرم اسے پہنچ کرتے ہیں اُمّہ اکی طرم پر اس لذت دینے سعی طرم کے بدلنا ہے اپنے پیشے والا کتنی کیا اُمّہ کی وجہ سے حلا کر کر دو اسند قاتم کے قائم تھائی تھائی اسے اُمّہ دے شامیں اور کوہ دل دلوں کے پاس رہتی ہے اُمّہ

شاین اپنے درستاری کی طرف جاتا ہے اور نعمان پتے پول سے صورا پر کرتے۔
بزار بے دلوں کی اسی ایک ندی میں شاین ۱۰ جل لور بے کرس ۱۰ جل لور
سمون سید اپنے طلبہ میں سے خصوصیہ تک عالم سے رب نکھل پکھلے سو من کی شلن ہوتی ہے۔
ہم ہی رہے ان ۱۰ وردیں میں ذکر ہوتا رہے ساس پتا رہے
آخری وقت ہوا ان کے قدوس میں سر دیدہ اوتی رہے دم الراہے

سَأَمْثَلُ لِلنَّقْوَمِ الظَّالِمِينَ كَذَّابًا يَكْتَنُونَ وَأَنْفَهُمْ كَانُوا يَظْلَمُونَ ۝

بری پسکھدا دت میں وہ قوم چیزوں نے ٹھہڑا باہری آجھوں کر اور اپنی نظروں پر اپنی دھرم کرتے تھے
کسی بری کو درتھے ان کی میتوں میں باہری آجھیں، بھٹوں میں اوندھیں جا توں کھا ہمارتے تھے

مَنْ يَقِنَ اللَّهَ فَهُوَ الْمُفْتَدِيُ ۖ وَمَنْ يَضْلِلْ فَأُولَئِكَ

درکار پڑا یہ دن سے اسٹر پاس وہ ہو چکا یہ دن اسے اور دکھر کر گمراہ کرنے کے اثر پسیں برداشت
کے اثر پر وہ دکھائے تو وہ ہی رہا ہے اور اسکے گمراہ کرنے تو وہ ہر لسان

وَهُمُ الْحَسِيرُونَ ۝

ہس تھائے دلے ہے ہس

ہس - ۴۷ -

تعلیٰ ان آوت ڈھنڈل تیات سے چد طن ملن پہلا عقل بکھلی ۲۳ کے آخرين ارشادوں اعماک ہمیں ملن
ہو افراحت حملات اسے احال ہے اب ارشاد ہو رہا ہے کہ اس نے اس جعل ایسا کیا کہ اس نے ہمارا بیکھرنا گا ایسی ہو ایسے
کام اسے برداشت ہال کا نرقاب اس کے ہیم ہاتھ کر رہے دوسرا عقل بکھلی ۲۴ میں ٹھہڑا باؤ ادا جنم ہیں وہا
اپ ارشاد ہو رہا ہے تو چار ۲۵ صرف اپنے ہموگی سے کوئی کشم کشمی ۲۶ تھی اور دلیل ہے کہ ایسے لحد ہے اس کے بعد اس
سے شرعی بلاد میں ہمسکہ مستطیل یا پاہد ہا ہے۔ تیسرا عقل بکھلی ۲۷ میں ہمیا اور ادا جنم ہیں اس ارشاد
ہے کہ یا اس پر اشیروں کا وہ بندہ ہے جسے اسکے کام اور ناراں سے بیاں رہے تو اسی کو یا خسارہ مل سے شادہ المال
میں ہے۔ پچھا عقل بکھلی ۲۸ میں ایسا ہے اسکے اعماک اس کو یا خسارہ مل سے شادہ المال
کو یا خسارہ میں ہے بہ ان سے بدلات کا تھیں۔ رجیم یہ ایجاد ہمارا اکام ہے اپ کو ہر حال قابل تباہ ہی نہ کروں
میں سے سبھ امداد یا اس کے کو پڑھاں کافر ہوں ایساں ایمان کو کر رہے دوچھ عقلیں

خلاصہ نقشہ نور قم اللہ کی آنکھیں جنی ادا کے کام اس کے مجھوں میں نبیوں کے فرشتے ان کے آزادت کو خلاکے پا چکیں۔ ملے اس کی عالمت سنتی ہری ہے اس پر بیدارین جانور کی حکمل سدقہ آتی ہے جس سے نعمان ہی کو کوئی ہاتھ دھوندے ہو ایسے لوگ

گئی کا کچھ نہیں ہوا زیر اپنے پری قلم ارتے ہیں اپنے ہو گا زیست ہیں کہ اپنے کو اُن بڑا سُقی کرنے لیتے ہیں اے اللہ کے مدد
بُلْمُ کا والد من کر کر یقین کرو کہ بِاللَّهِ تَعَالَیٰ کی خاص نعمت ہے یہ فتنہ صرف اپنی کوشش اپنے طور پر جو احمد سے نصیب
نہیں ہے اُنیں یہ خاص ملکیت نہ ہے اس پر کوہہ کر کر دے وہ بہا تیر پر ہو گا یہ تیر رہے گا اور ہے وہ گمراہ کر دے کہ اس کی
در کوشش کی وجہ سے اسے بکار آؤ چوڑ پرے نقصان میں ہے

فَاكَمْدَيْنَ بَنَ آيَاتَ كَرَيْسَ سَيْجَدَ لَكَمْ دَيْنَ سَيْجَدَ لَكَمْ دَيْنَ كَمْ دَيْنَ
ان کے بزرگوں کی برا برا بنتا ایسے ہے۔ کیوں رب تعالیٰ نے یہ دو کے سوار مسلمین ہو رہا کوہہ پنچے ہوئے کہتے
تسبیحی مسلمان کا یاد پذیری یا پر تحداد سری گرد و لامین ملکیوں کے حلقہ قرآن مجید فرمائے عقل بعد دل کذینیم
ان برائیوں کے بعد وہ جو ایسی بیسے دل سرافراز کندہ تمام کھنوں کی جو یہی ان کے فیلان ان کے گلابات کا الگ کرنا ہے اس کی
تجیب ہوتا ہے کہ بزرگ رب تعالیٰ کا لالہ کرتا ہے قارہ النذین مکنفوں ایسا تھا سے ماملہ ہو۔ تمیر افلاک نہ جدید اسے ادا
تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے وہ محض اس کے کرم اس کی مہربانی سے ماملہ ہو اپنے طریق مل نور عالمات و نبی سے ماملہ نہیں
ہوتی۔ یہ ناد، من یہ بھی اللہ سے ماملہ ہوا۔ لام فنازیکی ہر کوہہ میں پڑھتے ہیں اہلۃ الصراط المستقیم اُن
ہمارتے کی عالمتیں ہیں۔ چو چنان اعجمیت اور گریب رب تعالیٰ کی طرف سے اس کا راستہ ہے ہبی عالی است
کاظمیہ والوں والقد خیر و شر من اللہ تعالیٰ = اَنَّمَا وَمِنْ زَهْلِنْ

پسلا اعتراف: قرآن مجید فرمائے والا تسبیح اللہ یعنی دُونَ اللَّهِ فِي سِبِّهِ وَاللَّهُ مُدَوِّي فِي سِيرِ
ملک کنار کے جھوٹے مہربانوں کو بران کو درست و انشد تعالیٰ کی شان میں کسکتی کریں گے کرسی رب تعالیٰ نے مسلم کو کئی کی
میں فریبا آغوش میں خدا رہے۔ جواب اس اعتراف کے سرخواہ اسی قوی جواب یہ ہے کہ وہ آئی مرضخ ہے اس کی
بلای مسلم والی ۷ یہ اور دوسری آیات ہیں یا یا یا کو کہ جانا ضرورت انسیں بران کو ضرور و را ۸ کر کے ہیں۔ دل سرا
اعتراف، کسی کا کانکہ حلو و بیرون کا لذت بکار کے خلاف ہے اس سے اپنے مدد وی کو کہا ہو اپنے فرمان مجید نے جو کہ اُنیں درج کی
منصب کتب ہے ۹ مرتضی کیون اخیر فریبا جواب بندی ہالی ۱۰ آن کل کی فرگی تنفس کے خلاف ہو کاگری منصب وکل
جب اپنی ذات کا مسلط آپنے تو ۱۱ قسم بھول جاتے ہیں اپنی ذاتی مسلطات میں ہو اشت کو گرلش کے رسیل کے دشمنوں کو
اُنہی طریق برآ کوہہ قتل اور لازمیں پسلے شیطان کو رکھتے ہیں پھر حلات شور ۱۲ گرتے ہیں ۱۳ معاویہ اللہ عزیز الشیعین الر جیم
قرآن مجید کی جو روایتیں ایک سورت کو اس کی جزوی امام ۱۴ میں کی ہیں اسیں آلی ہے۔ تمیر اعتراف، اس تھیس سے معلوم
ہو اک افسوس تعالیٰ گراہ کر آئے دوسری آیات میں ہے کہ شیطان کمرہ کرتا ہے کوئی بات درست ہے۔ جواب بندوں ہالی
درست ہیں شیطان کمرہ کرتا ہے اس طرح کہ وہ بندے کا گرفقی کی رخصت دنیا ہے اس طبق جو کہ افسوس تعالیٰ ان اس باب کے
ترجع ۱۵ پر اس میں گراہی پیدا کر دیتا ہے خالق رب ہے کامب وہ ہے گراہ کن المحس تھے۔ مخلل کے مخفق کہدا سکتا ہے کہ
فلان تعالیٰ نے اسے دار الوری یہ بھی کہ رب نے اسے ۱۶۔

آفیسر صوفیانہ، ہند کی انتیں کاحدی پر ان میں تھا بلکہ زیادتی ڈال رہے ہے باختری زوال نعمت کا جب بھر، نعمت باختری ملکہ،
بے اند کے نیز نے جگات ان سے اخراج نہ بن اند تعالیٰ نعمتیں جس بلکہ اعلیٰ نعمتیں کہ عین نعمتیں ملائیں چیز، نعمتیں ملائیں
بوقن کا خکر پر لے اکرے جائنا، اللہ اینماں قام رہے کاؤن کی باختری کس کا اس سے بھیں لی جائیں ہیں، مل ارشاد ہے کہ
بھکاری سو اون نئے نیا تبلیغ کا ملکری ادا نہایاں لے، اپنے غسل پر کام ہوئے ان کامل خراب ہوا تھا لہ دہمہ دے کہ خبر
کی اپنی دسد و مدد ایتیں قام رہے اور رسمت اللہ کہ کارکرے کہ خبر کی پوشش شد و پورے تفصیل میں رہے گا وہ وہ بھیت کو
بیٹھے گئے اپنی نے اندھے عمل کی پار بخشنی مرغی کیارہ مولیٰ ہم این پاہور ای کم بری کیا ہو افریلیا کر اس نے اپنے طلبو
عمل کا خکر کسی ون ایں لیا اگر وہ ایس پار میں ٹھکر کے جائیں اس نے کراحت اس بڑا اور ان جو سف ملے اسلام نے حضرت یعنی رب
طیب اسلام کو جتاب یہ سفت کی زندگی سخت بلا سلطنت و حکومت کی خوبی تو اپنے پوچھا کرو کہ وہ کس دین پر ہیں اس دن نے
عرض یا علی دیننک و دین بانک اپر فیم و اسحاق، ای وین پر میں ہو تھا اتسارت پاپیں اور حضرت
احمق اور احمد یا اسلام کا تب آپ پہنچیں گے اور اسے آن سعی کی دی اور لی تھی پوری ہوئی اللہ نے خشت پوری اور
ای اند کے پہنچوں نے جعل خلیل اخداخ ایسا ابھریت عقل میں تعمیر ہے حباب لینے والا بصیر خیر ہے اگر وہ ہوش۔ ۲
فالمسک على التمیسیں ای وہ، تھج کی امریق تحریر و ری کرائے سمی و ایسے (از وود الہیان) اللہ تعالیٰ بخیری کے سید
کسی نو کسی کے پیک محل اور پرستی میں اگر نی ہسیل سیزرو تو اپنے افضل ستدہ محل میں بخش دتا ہے نوئی شخص کسی وجہ
پر تھج کر نیک کے رواں سے بے خلاصی ہو سکدے

وَلَقَدْ ذَرَانَا لِجَهَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجُنُونِ وَالْإِنْسَانُ لَمْ يَمْلِأْ قُلُوبُ لَا يَقْعُدُ هُوَ

۱۰. ایڈیشن تھیکنگ پریلائے ہم نے دا سٹبل روزنے کے بہت جنات اور اس نہیں سے کوئی ان کا کابل ہے۔ رہنمی آج گھر نہ

اور جنگلی بہرے جنم کے لئے پیدا کیے جاتے ہیں اور آڑی دو دل رکھتے ہیں جس میں سمجھ فرش

بِهَا وَلَمْ يُعِنْ لَا يَصِرُّونَ بِهَا وَلَمْ يُمَدِّنَ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا

ان سے اور واسطہ ان کے ۹ تکمیلیں بیس کر پیش و پختہ رہے ان سے اور واسطہ ان کے ۷ تکمیلیں بیس کر پیش و پختہ رہے

اور وہ تکھیں ہیں کہ جسے درج کر دیجیں اور وہ کام جسی سے سنتے ہیں ۔ ۰ ۔ پڑیاں کسی طرح
رُجْمَةَ رَأْيِيْنَ زَوْجَيْنَ

درہ ان سے یہ ترک بخت عالمی سوون کے ہیں، مکہ وہ زیارتیہ محلی ہیں اسی یہ ترکیٰ درہ غافل بھے جو ہے۔

193. 200. 200. 200. 200. 200. 200. 200. 200. 200.

تعلق اس آئت کے کام بھل تیات سے پہلے مل تعلق ہے۔ پہلا تعلق: بھل تیات میں بھلواریاں چیزیں لوگوں کو کر جو اکد دبوبے میں ہے اور کردہ دو کے اب اس آئت کے سامنے اس سکھی کو جو کہا کرے کے کہ ان کی پیدا وائل دوڑ کے لئے تھی ادا اس کی دبوبے میں سکھی کی اور اس کی وجہ سے جال بری۔ وہ سرا تعلق: یعنی بچل آئی تھیں ارشاد و احکام کی جگہ بھل تیات کے ادا بے شکر بیعت: وہ بھل تعلق کے کام کو کرنے کے سچی یہ ہیں کہ اسے رانی کے لئے پیوں کا پیوالے۔ سرا تعلق: بھل آئت میں بہ نیت اور گرفتار کا رقبہ میں سے قتل انتہا کا رقبہ ستر گرفتاری پایا ہے وہی ہے جس پر دبوبے اکالیا کا درج جس پر اس کا فاتحہ ہے اسے زندگی کے مالات کا کوئی اختبار نہیں گواہ احمد گرفتاری کی پیش کا پیٹر کرتا قیاس کی خاص نوع کو کر لپھتا ہے۔

تصیر و نقشبندی الحجه من: نک اس آیت کا مضمون ہے مخلک ہے عمومی صل سے دراہب۔ بـ مخلک اس کا
فکار کر دیتے ہیں اس لئے اسے لام اور قد کے ساقہ سو کد کیا ادا کے تھوڑی سی ایں کثرت نہیں اسی کا پہلوادی سے سب
فرمیت سخن افسوس: جن کی نسل و نسبت اور مخلک ہرگز اصلاح نہیں ہے۔ سخن غلظ و جعل آنکہ کب پیو اُش پیوالے کا
ذریعہ ہے مخلک یہ سی مردوں ایں (اخراج الہیان) الحجه من میں لام تھرا حکمت کا اسیں پکڑنا تصور انہیم کا ہے کہ اس
آئت اس آئت کے قابل نہیں کہ وہ مخالفت الحسن والانسان الایمیدون لا تصیر و الحل خلاف درود الہیان
و غیرہ بختم اللہ تعالیٰ کے سخت نتیل خالد کام ہے اصل میں ہا اتم مقام۔ سمعتی گمراہ کو یا ہم من قابلاً جاتے ہیں ملائم میں ملت
یہ گرا کتوں پر نک اس کا کلدہ اور خالص فاضل بچتر سول کا ہے بخی زمین و آسمان کے ماطر سے بہت زیادہ کوئی زمین دی اسی
میں مسلط صرف پانچ سو سال کا ہے اس لئے اسے ختم کیا جاتا ہے اس میں کوئی ملٹے دلوں کی طبق ہیں۔ مشین در در و
زمیں کیتے ہیں جو در گرم زمرہ صحت اور الہیان یعنی ہم لے اور غم میں پانے والی بجائے کام کرنے کے لئے پیدا کیا
کثیر امن الحسن والانسان: یہ مہاتم ذریافت اماض ہے کوئی تھے مرا اتفاق کثرت ہے کہ جنہوں نہیں میں لی ہزار
تو سو نو سو لے تو سو ایسیں اور ایک چینی حدیث شریف (من المحن) میں من اذ اشرک کیا جان کے لئے جنیست کا لئے جس
کے سلی ہیں بھیں گھنی اسی سے ہے جنہیں ہمیں جندو فیوض کر جاتے انہوں کی نگاہ سے پچھے ہے کے میں اقتدار انسیں
جن کا جا بانے انس کے سی ہیں ظاہر ہو ہائی نے رکھتے کو اس کا جا بانے اتنی من جانب الطور غلامیا ہے اسی
لئست ظفا ایس کا انسن نما پیر تعلق ہے خاہیری اسی پر رہائی ہے اسی لئے اسے اس کا جا بانے چوکر جاتے پیو اُش میں
انہیں سست پہلے ہیں کہ یہ آدم علیہ السلام سے کمی پہلے پہلو پہنچے تھے خداونکی مرض انہوں نے کسی زیادہ ہی خداونکی
حسرتی تو قمی انہوں سے کمی بخہ کر دیں اگر یہ چاہیں تو انسان سے زیادہ ایک اعلیٰ کریم اس لئے جن کا کریم ہو انس پا بعد
میں جن نامی تعلق ہے انسن خالد (اخراج الہیان) ایسی سارے جانے کے نی۔ اس لئے اپ کا رقبہ بے رسال انکھیں۔
کڑیت ہمیاء کرام ہے خاص طبقے کے انہوں کے نی ہوتے تھے ایسے یہی خاص طبقے جاتی کے (اخراج الہیان) غر کند جاتی

میں بولیا وہ علماء مسلمین ہیں مگر تحریک رسال صرف انسانوں میں سروہ انتقال میں ہے کہ جناب نے قرآن سن کر اپنی قوم سے مسلمان اسکتب الفزل میں بعد موسیٰ مس سے سطام ہوا اور وہ قدرت کے ملائے دلائے تھے تو راب قرآن ایمان لات لہم قلوب لا يفهون و نبها ۝ ای کوئی مفت یا اس کا حل ہے اس میں لہم ہر حد تک اور اس کے ملائے جس سے حضرات کا داد ہوا اور اس کا کوئی حل صرف کفار کے لیے ہیں رہے مولیٰ نبی کے حل خدا کے افضل سے کجھ وائے یہ تکوپ میں ہے قلب کی قلب کے حل نہ پہنچ پاہے میں فی قلوب ہم مرض کی تسری میں عرض کر پئے ہیں کہ یہ ایک لذتیہ میں ہے اس کی جگہ دوبارہ کوئی مفت ہے تھے ہم جو کئے ہیں لا یفهون و نبها۔ قلوب کی مفت ہے تھی کہ لوگ اسی ہیں کہ فضیل کے کوئے سمجھنے کی وجہ کے سے مالم تیرہ ہو کر اس مسلطان میں اُنیٰ گھوڑی ملک کو کھٹکتی ہے میں لا یفهون اصل یہ پوچھ دیجئے تھے تیات اللہ یا تحریک ایامت نہیں ان "مسیح کے پاس" لی ہیں کہ وہ ان اخوں سے تیات ایس میں کھٹکتی ہے شرمنی فرق میں کرتے وہم اعین لا یفهرون و نبها۔ عمارت پہلے بدل لہم قلوب پہ ملکوپ ہے تو کثیر ایکی درسری مفت یا اعمال اعین میں ہے عین کی۔ معنی آنکہ لا یفهرون کا ضمحل بھی پہلے شروع ہے تیات اللہ یا داکوں التوحید یا طلاقی اُنہیں کی اُنکسی ایکی جو دنیوی جیسے دنیکی ہیں کرتا ہے ایک داکوں کسی دیگر شخص ملا جاؤدہ ان کے سامنے ہیں وہم اُنکا لایسمون و نبها۔ ہمارت الہم اعین زیر مسٹھوپ ہے تو کثیر ایکی تحریک مفت یا اعمال اخلاقیں ہیں بے اخلاقی۔ عصی کیا جیں ان کے پاس اپنے مکنی ہیں جن سے دنیوی گوازیں تو مختیہ گرچن کی آوازیں کے مطہر ہوں کلام میں مختیہ خیال رہے کہ یہ اُنکے کو اپنے مختیہ خیال کرنے کے لئے جس کی وجہ سے وہ ان سے قادر نہیں ملتا تھا ان کے ارشادوں کو اگر کچھے بخوبی میں ایک شیر کھاتے۔

وعوراء الكلام صدمت منها وانى ان الشاء بها مهين

خیلی رہے کہ ان تین جملوں میں مل آئیں گے اس سے میں کیا کوئی درج کی یہ میکیاں فہلی کہ لوگ اپنے ان اضافات سے کام نہیں لیتے ہیں کیونکہ اضافات پر ایک کرنٹ کے صرف نیادی کام میں صرف کرتے ہیں لہارنے کے لالانعماں لوگ جو روز کی طریقی کریں کہ جلوہ اپنے ان تین اضافات سے صرف نیادی میں کی جائیں ویکھتے ہیں یہ تو ایسیں استعمال نہیں کرتے ایسے یہ لوگ ہیں کہ اپنی ساری قوتوں کی نیادی، رئے میں صرف کرتے ہیں جو اکٹے ہے۔ گندمیں بھر آڑھ کے باطل سیدوق فنڈیل رہے کہ احمد بن قاسم کی سفیر پوری بیٹے کے جنمی اوتھے اپنے فریوال صرف اونٹ فلم پڑے۔ میں ہمارا خاص سلسلہ تعلیٰ کے لئے اسی خود نوادرت سے ہو چکے گے کہ لوگوں ایسیں جاؤ دوں گے۔ فرشتے کی پہنچ گئیں (ابوالہرثہ کے) ان آنکھیں میں آیات اپنے سمجھدی ہیں شنی کی قوتی نہیں ہے اگر وہ بھیں اسے حضور چین عمارتے ان اضافات سے بکار رہے اس سے کام نہیں پہنچے لہارنے والوں کے ہو چکیں (12) جلوہ اپنے میلے پرست کو حاصل کرتے ہے میلانا ہے۔ میں بزرگوار شد کھاتی ہے دوڑوں (زہریلی بولی) پر جو شنی کاٹ کر لوگ مندی، میں نوئی فرق نہیں کرتے سب کو ہم کر لیتے ہیں (3) جلوہ اپنے الک کے اثاروں پر چلتا ہے

الحمد لله رب العالمين

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
كَيْفَ يَعْلَمُ الْجَنَاحَيْنِ

(۱۴) اور بے کوچہ کر کریں کہ اکابر کو کہا جائے کہ اکابر نے دم دی خدا نے انسان نے
کیا (۱۵) بادو را پہنچنے والے کو پہنچنے کے لئے اس کی ملاحت کرتا ہے اس کا مقابلہ نہیں کہ تھا فراز بس کا کام ہے اس کی پافریں مل کر اس کے سامنے تباہی کی طرف فریاد کرنے۔

دریغ آدمی زادہ بر گل کہ ہند پر الفہم مل مم اصل

بہر حال افسوس انسان جاؤتے پر جاہد ہے لوں کو ہم الفاظ ہیں فریاد عالی گذشتہ فریاد کی وجہ بور جمع ہے
الفاظ ہیں سے مروج ہے وہ سماں غلیچ یہ لوگ پر سے عافی ہیں انسیں اپنے انعام کی وجہ فریشیں۔ جو ادائی حصہ است اپنی ایمان
پر کرتے رہتے ہیں کہ فرضی رب کی قوتیں کھاتے ہیں گرل ان شوق کا حق اپنے اور سکھتے ہیں ان فاٹکری وادیں
کرتے۔

خلاصہ تفسیر ہم نے بتا جو ایسی پیدا کی ہیں جو کام جنم دوئی پڑے کہ وہ بہر حال وہ نہیں کے کام کریں تے اور
وہ نہیں جائیں گے ان کی مدد یہ ہے کہ ان کے پہلوں مل ہیں گدول سے اٹھ کی آیات خود شرک ہائیں تی کی تعلیم اور حس
کھکھ ان کی بحکم صرف نایاب مدد ہے اسی طرح ان کے پاس ہیں جو گدوں کا ہدایت کی ہائی کے فریاد فور سے
نہیں ملتے سن کر اڑا کیتے ہیں اول ہی ان کے پاس آجھیں ہیں گرل آنکھوں سے آیات اپنے بیور نہیں ویجھتے ان سب اعضاہ
ان کی قوتیں کو صرف ایساں ہیں کہ نبی خالق کی خالقی مرف کرتے ہیں یہ توگ صورت میں انسان ہیں ہی بیرون کی
طریقہ ہیں کہ اسیں سواہ الحلقہ پڑیں میں وہ عورت کے اور بھوکہ کامی نہیں بلکہ خور کو تہ بجاووں سے بھی بدتریں کہ جائز کہا
ویکھتے تھاں کام بھی کرتا ہے محولیہ الہا کارہتے ہمارا کام انچھو جانے ہے الگ کے اشتمل ہے چلا ہے توں ہاڑو کبھی رب ا
کام نہیں کرتا ہیں یہ کوئی بیت نہیں۔ تباہل غفتہ میں کردار ہیں ان کا یہ حل ہے کہ
وہ نہیں کہنا چیز شب خدا ہے بڑا سنا چیز شرم لیا خوف خدا یہ بھی نہیں ۱۰ میں نہیں

فائدہ کے سامنے آیا کہ سے چند قارئے ملیں ہوئے۔ پہلا قارئہ کو وہ تکریچ سارے انسانوں کی بیوی ایش کا مدد عہدات
اپنی ہے وہ مخالفت الحسن والا انسان الایمیدون کران میں سے بہت کم لوگ اس مدد تو پورا کرتے ہیں ایش جن و
اس سرگش ہیں جن کام جنم دریغ ہے۔ نامہ ولقدخواحال الجھنم سے ملیں ہو اخنوڑے لوگ اللہ رسول کے ۱۱۷
یہی رب فرماتا ہے وقلین من مبالو الشکون علیکم حذر گرد توڑے ہیں۔ وہ سرافائدہ ہیں جو ایس کے سامنے
گھوکن وہ نہیں مل رہا ہے کہ نہ جانے کی یہ تاہم من الحسن والا انسان سے ملیں ہو۔ رب فرماتا ہے لامعن
جهنم من الجحتم و الشام جمعین سیر العزاضی حق یہ ہے کہ جو من مل جانت کے نہ جنت نہیں جنت
صرف مومن انسانوں کے لئے ہے جو سارے گذشت آپ میں سے وہ اخفاف شریف کے والوں سے ہوتے ہیں موسیں جنت کی جزا

یہ ہے کہ دو دفعے سے چالیں وہ ملی کر دیے جائیں گے۔ چوتھا فاقہ کدو نہ زیان حداہی نہ سخت مصلفوی میں ترکہ وہ کوئی چہ جو کن انٹ رہاں کے قیان شے دوسرے ہیں، تو آنکھ اللہ کی آیات حضور کامل نہ لکھے وہ کام می ہے جو ان میں خود کسے اُدھے حمل ہے اُرچ دخیل کاہوں میں دوڑا تیر ہے کائد لا یقہون سے ماملہ ارب تعالیٰ ہوں کے متعلق فرمائے صمیحکم میں فہم لایر جمعون اعلیٰ حضرت قدس سرور فرماتے ہیں۔

وہ ہے آنکھ ان کا ہو مرگے وہ عی لب ہو کو ہوں نہت کے
وہ ہے سر جو فی کے لئے بیچے ہے مل ہوں پہ نہ کہ ہے

وہ چیز اپنا متصدی رکے رہ بیدار کوی ہاتھی ہے گائے بھیں جب اکل وہ کجا میں اپنے کوی ہاتھ کوی ہاتھ کوی ہاتھ کوی
ہاتھی ہے پانچوں ظانکو نہ وہ سوس فرشتوں سے افضل ہے۔ کافر ہاڑوں سے بدتری فاکہ بہل ہماضل سے ماملہ اول
مومنیں کے متعلق رب فرمائے اولنک ہم خیر البریت مدار کافروں کے متعلق فرمائے اولنک ہم
شر البریت کشی خوب میں ہاڑوں کے لئے بکھمی کر کافر کھان کے لئے نہ کشی ہو یہی زوالہ قاتم من کے لئے نی راولی
رمست ہے کافر کے لئے نی زوالہ نہ کا طلب ہے۔ خاتم کی زندگی کفار کا طریقہ ہے یہ اری اہم شیاری کی
زندگی موس کا ملک بھی خوش خوش فیض ہست میں ہی جائے ہیں بخش بھی فیض بھائیں بھی سوتے ہیں لکھ خوش نصیب
مرکبی چیزیں یہ نسبتی کر گی مرے ہوتے ہیں۔ یہ اہم اولنک ہم الفاقلوں سے ماملہ اول۔

ہو ازمکت ہست و فیضے ازوی ڑک ویسے کن و چندر بختیں رنک

پسلا اعتراف ہیں امت کرے سے سلم ہو اکر اکثر جن دلش دنیخ کے لئے پیدا کیے گئے گورہ سری ہجہ قرقن کرم
فرمائے و ماغلقت الجن والا نس الای عبادوں مارے جن و اس لاذکی مہلات کے لئے پڑا ہے دو اس
آیات میں تقدیش ہے۔ جو اب ہدوں آئیں سمجھیں بدل اس آیت میں لجه نہیں لام ملابت اور انہام کا ہے لور
تسدیقیں کرہا یہ میں لام متصدی حکمت کا لام خالی تے سارے جنہ افس کوں متصدی حکمت سے پیدا ہوا کر سب اللہ
کی مہلات کریں گرا کثرتے اس متصدی کو وار کیا کلہنا نہ چاہو دنیخ ہے کہ ہدوں تبدیل کاریں کر کے اپنے کروزخ ناسخی کر
لایا ہے کارظہ نہ تھا اسے ہاں میں پشت کے لئے نویں سری ازویت کے لئے ہے ان کے سلسلے کا حصہ کوی اکل و مارے
ہاندھ لے فریل پاہیں میں لے ای وان لے ای وان دو قوں کا لالا ای ایام ہو خو پسند اے کی ایتی ملی کا نتیجہ ہے لام انہام کی مثال اس
آیت میں ہے ربنا انک اتیت فرعون و ملا عزیستہ و امولاً فی العیوۃ الدنیار بنا یہ ضلعوں عن
سمیلکھ کی گورب تعالیٰ نے فرعون کو ملی راتا یکیں کرنے کے لئے کر لیا کیا یہ ضلعوں عبانک اکر ہے۔
ہندوں کو گرد کریں یہ اہن ہاں استھان لوہاں ڈا انہام

لہ ملک بینادی حکم یوم دوا للموت و بینوا للغبار

چنے جاؤت کے لئے ملادی ہنے اپنے بہی کے لئے موت لوں بیداری ان جن دل کا انہام ہے دو سر اشارہ کرتا ہے۔

و للهُمَّ تَعْلُمُ الْأَيْرَاتِ سَعَى لَهَا
كَمَالُ الْفَرَابِ الْمُهْرَبِ تَبَشَّرَ الْمُسْلِكُونَ
امْوَالًا لِلنُّورِ الْمُبَرَّاتِ نَجَّمُهَا
وَدُورَنَا لِغَرَابِ الْمُهْرَبِ بِبَهَا
وَمَمْ سَحَّاكَ فَلَا تَحْزُنِي
فَلَمَّا مُوتَ مَا تَلَدَ الْوَالِدُ

ان سب شادیں ہام انجام کے ہیں ورنہ کوئی فرضی ارتیں کے لئے جن کہاں کاچھ ہی ہے تو سرا عتر اپنے
بلند قتللی رہت اس کے غصہ پر ناٹ ہے تو چاہئے خاک زیادہ ہیں وہ اس پختی ہوتے تو روزِ دُر قمر مصلحت
بر عکس ہے۔ ہو اپنے اقیٰ روزِ حقیقی حوزے ہیں کیونکہ مدارے فرشتے تو وہ عالم اور دُر سری گلوقن جن اس سے کس
زیادہ ہیں انہیں سے کوئی دُر روزی تھی صرف جن وہ انسان ہیں کافر روزِ حقیقی اس ماری گھنیں کو طاکر کی کھوچ دُر قمری کھیتی ہوڑے
ہیں (عدج اہمیان) اس کی رحمت و اقیٰ فضیل پر زیادہ ہے۔ تیر میں العتر اپنے اس میں کیا حکمت ہے کہ دُر سری گلوقن میں کوئی
دُر زیقی نہیں بھر جائے وہ اس میں دُر روزی زیادہ اس تو غرض کوہوں میں یا اتھر زیقی ہے تھیں یا ہوتے تو حکمت کہ ہے تھے۔

جواب: اس میں صدا ٹکھیں ہیں ہم صرف دُر عکس کرتے ہیں ایسے کہ اس میں رب قتللی ہی بے نیازی،
اکتمان پر کاندن ہوا شرفِ الخلق ہے جس میں نبی رسول آئی کاہر عکس یہ ہے کہ وہ نبی اس سے ہے جو ہی بدلے کیے
لوپنا ہے تو ہاتھ فتحا جائے تو استخایا کا اول اپنی بادی اور لوپنگل پر گذرنے کے اس کی پہنچا گلودے سے یہ کہ دنیا میں اعلیٰ ہی کم
ہوتی ہے مولیٰ چیز لیاں سوچا میں نہ تھا تو اس کو دُر روزی کی طرف تباہہ ہوئی تو اس نے قدر
کی۔

اگر ہر شب شب قدر بودے شب قدر بے قدر بودے
جمیں ہل بہت ہیں گریل دلاغ صرف ایک ایسا ہی تھا سے موسن پختی ہوڑے ہیں کافر روزی زیادہ اگر دُر زیادہ
خواروں کافری ہیں ایمان اچوچا العتر اپنے جنت کی پیدا وگی آگ سے ہے خلقتیں من ملازو خلقتیں من
طہین و انس و نس ای ٹھیں تکلیف کہہ گئی نہ اگنی آگ میں آگ مل جائے گی۔ جواب ہے انس میں سے ہے
کہ اس میں سے تکلیف آجیا جائے ہے کہ ملائکہ و قدری بکدر مودہ جاتا جائے اس میں بولا تو تم گفت کہ مرحوماً ہے یا نبی
جلالت کو دوڑنے کی آگ سے تکلیف ہو گئی یعنی کوئی پیٹے انس میں سے ہا بے کمر میں ہے نہیں کو شعاع سستہ ڈوبے ہے یعنی کیا
یعنی کو کہ مذکوب درج کوہا کاور بین آگ سے سخن ہی جیسے ہمارتے تھیں کتاب میں درج کردہ کرمی سے ایسا لایتے ہے ایسے
یہ آگ کے قابل میں رہ رہ آگ سے تکلیف پائے گی (درج العالی) پاچوں اس عتر اپنے اسال ارشاداً ہوا اک مذکور کے پاس
مل نکن۔ آگیں ہیں گردنے تو کھنے ہیں نہ نہیں نہ کھنے ہیں ملا کری یہ تو اس کے خلاف ہے تو اس کے خلاف ہے تو اس کے خلاف ہے
یعنی جواب ہے جن چورے کے نکھنے شدید ہیں کہ اس کے خلاف ہے تو اس کے خلاف ہے تو اس کے خلاف ہے تو اس کے خلاف ہے
تو اس کے خلاف ہے جن لذادار نہان ہے تو اس کے خلاف ہے
خوب کر دہان کر دی جاتی ہے چھٹا العتر اپنے اس آئی کریں کہا تو جاؤ روں سے بدتر کہ فلما گیا تھے تو اس کے خلاف ہے

کی سستہ میں ایسی تحریر میں جوان کی کسی بڑا اشرف ہو کر اپنی بیٹے اس سے بدتر ہے جو اولیٰ بدارانی رہے جو توہینی اور کہانی اپنے بھروسے میں سید تھے وہ خانی ہو کر غلک رہے جو اور تاک میں مل جائے۔

تو والد کرنے والے انسل میں جلوہ گر کیا قدر اس شیوہ ماء در کی ہے

تو وہ کیا ہے بجت سبب کا جس طبل میں یہ نہ ہوا جو دُنک دخکی ہے

گئے بھیں جسیں ڈاپنڈو دوہمی سمجھی سے لئی ہائیکسیں مرس اپنے کو شفیقی نہل دیوے سے لئی جیں یہ نسب انسل جمعۃ

تلخن کا حلقے سے جو کوئی کرشن کھرے اس کا اشت پر سستہ فیوس بیکار۔

تفسیر صوفیانہ۔ انسان کا انداز ایک صاف آئینہ ہے خلقت والا راس کے گرد و فیصل جن سے یہ جہاد ایک اخلاق کا کام ہاتا ہے
قدرتیں اور رہنمائی اور اس آئینہ کی سیکھی ہے دل قرآن کے صاحب قرآن لگا۔ رحلان کے رہنے کی جگہ ہے آنکھیں کن
زینت قرآن کی گر کھانیں اور سب کو صاحب قرآن کے لامائی میں سلاہن گندی جنمیں رہتا ہیں کہ دے رہے گر کھانیں۔

ظیاد ہوا جنم مفت چدالت سوم ہوا کشت گرت بہوت بہوت

بکن سر سفت از جنم پاک کر فدا شی سرہ در جنم خاک

در جنم از پنے سعی ہدی گھوت زیب برادر قوہ گیر دامت

گر کھ قرآن د بند لست گوش پہ بکن د ہائل شینون کوش

لکھا ہا گئیں ملائیں اعتماد افظات را کھلکھل کر سیدیا کر دیں یہ ایسا
ٹاؤ کپے اپ ان کے دل خود اور کی باقی مکھیں تزویہ کرنے کے لئے ضمور کے میلات کیجئے مخفی ہیں مگر اولاد کرنے
کے لئے سزا خدا کے دل کے سید تھے اپنے قتل سے اپنی عجل و مکہم گیوہ اسی ہے مخفی دل قربہ محبت کے لئے
یہ اہم تریہ اہل اللہ ہیں اٹکے حسن و بخل کے ملکوں اللہ کی طلاق سے اٹکی خیریں مکھی کیجئے مخفی ہیں دو رب اکمل
بچائے کام ختنے جعل کیجئے ہیں۔ بخش اوگ جنت کے لئے پیور اکے گھنکہ دل ان کی قدرت مکھی رکھے رکھے ہیں یہیں بخش و دنخ
کے لئے پیور اکے گھنکہ جو بودن سید تریہ کے لئے جو بودن میں تھیہ استحرا تمیں جسیں اسید صیہون میں تھی مکھنائی کر دی۔
اول کاشت کیا رہا ناچاہئے قاتا اسیں اسیں نے پانچ اخیر طبقہ (الامم الیمان) انش تعالیٰ تم کو پہلی مفت سے بنا کر دھنہ دھنہ
ہم اس کے ہوں۔ پیارا جرم فظع ہے جویں بیکی مرد عین ملخ سے ملھی۔ جس مکان میں کہیں نہ ہو وہ بدلے ہے جس دلکش میں
سروں کا ہو وہ بے کار۔ جس سہمیں نمازی کی وجہ درج اس جس دل میں اللہ کا خوف در سول اللہ لا احتشانہ اس وہیں ہے۔

ابدواری ہی دل بے کار جس میں تسلی یاد ہے جو دارے نافل ہوا ویں ہے بڑا ہے

ہجت کی آنکھ اگلہ مسلمان سے ہوتی ہے رب قتلی مدارے دل تباہ کرے دو رین گھر میں سائب پچھو کو زارت ہے جس دل
میں دند رہیں اسی میں حد پیغمبر و فتوحہ اکاٹے پکرے رہتے ہیں خود کہہ میں آنکھتھا جس سے ہمالگ اس کو بدل
میں خود آجھوں قمیوب تکل ہو جائیں سارے نکالتا جاصل ہو جائیں جس گھر میں جلوہ چلے اسے آنکھوں کا اوزار ہوں
کی وقت سارہ مصل کی، مزکی بخشی کی رکت زینت، نئی کی ملاقات سب کو یہ سیر و جال ہے اگر جان کل جلدے تو یہ ساری

عاقبتیں حتم کو جاتی ہیں ایسے ہی جس دل میں دو چانے ایکٹاں جٹھو گردو جلدیں تو ساری خوبیاں احتیل جاتی ہیں۔

وَبِاللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِينَ يَنْجُونَ فِي أَسْعَادٍ

اگر ہی ان شرک کے ای پہنچانی نام بھی مکاروں کے ان ناموں سے اور جھوڑوں کو ان کو جو بے کاری اور اسرازی کے جزو ہے۔ اسکے نام ان سے مکاروں اور اپنی پھر دو جو اس کے ناموں میں

يَهُ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ وَهُنَّ خَلَقُنَا أُمَّةً يَهْدُونَ

کرنے والی تاریخ میں اس کے خاتمہ سزا پر بھی اس جگہ کی جو کوئی کرتے تھے۔ اور ان میں سے کوئی نہیں۔

بِالْحَقِّ وَهُوَ يَعْلَمُ لُؤْنَ

ایسا کرنے ایسا گرد، پہ بڑا یورپیں ساقِ قنے کے اور اس کے ساتھ انعام کر تھے۔ اس پر انعام کرنے والی چاہید دیکھیں ساقِ قنے کے اور اس کے ساتھ انعام کر تھے۔

علاقہ: اس آئیے کہ کامیابی توبت سے پھر ملن اعلیٰ ہے۔ پہلا تعلق: بچپن آئیں اور مٹکو تو اگر دوڑھی جن دل میں جو مکالمہ دوں جنی لذت کے اترتے مانگیں اب ارشاد ہے کہ اے لوگو غافل نہ رہا اللہ کو اکر کو اسرار کے انتظام میں اسے لستے باشد لذت کو دوڑھی تو سکیں، چکار لے پڑے ہوا ملٹی ہوتے کے ذریعہ بخوبی کارب ہو رہا ہے۔ سرا اعلیٰ تعلق: بچپن آئیں میں ارشاد ہے اگر دوڑھیں کمپانیاں ایں، مکھیں ملک تھیں تھیں بخوبی کارب ارشاد ہے کہ ان اعتماد کو کار بندھا کر ان سے رکھ کر کو اس کے بارے میں اس کے خاتمے اسے اعلیٰ کر دیں اس کے خاتمے اسے اعلیٰ کر دیں اسے اعلیٰ کر دیں اس کے خاتمے اسے اعلیٰ کر دیں اس کے خاتمے اسے اعلیٰ کر دیں۔ تیسرا اعلیٰ تعلق: بچپن توبت میں ارشاد ہے اگر اسے تباہ کر دیتے ہے وہی بد احتیاط فریض اسے ارشاد ہے کہ اس سبب اسے لیٹے فارغی اسے اعتماد کرنا ہے اس سے دکھلدار رکھتا ہے

تو بارے سے گالی ہے اور ان ہے بڑا ہے

شان تزویل ہائیک صفائی نے تلازے بھروسہ افسوس اور حسن کس کر رہے سے دعا لی ہے ایک فارغ تکمیلی اور ہو جمل تھا پہنچنے والوں سے اداک محمد اٹھا ٹھیک ہوا رہنے کے ساتھی، خوبی تو آئی کرنے ہیں کرو ایک اللہ کی مدد کرنے کے لئے ہیں کوئی کوئی دستے ہیں، رسم و رسوم، اگر ان کو بخوبی کوئی دستے نہ ہے تو اس کی تزویل اور ان کی تامینی آئیے کر رہا تھا جو اپنی تحریر عطا کرنے والوں میں (تحریر عطا کرنے والوں کی طبقیاں)۔

العصفی، پنجاہندی اس سے حضرت امام زادہ اللہ عاصی محدث کے پڑھ سنی ہوئے (۱) صرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں اخراج کی
اُن نے خواہ پتے لے میں فریائے تو رنجوں کے ذریعے بندوں کو تھانے جلیں ریب کے ہاتھ میں اور اگلے ہاتھ میں حمل سے
گزر لے دیا۔ اسکے انتھی ہوں ہے اسے بیار کوون قوس سالہ ہوں ہے بیک (۲) اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں اسکے ہمیں
اُن سے ہم اس کے ہمیں نہیں انتھی ہوں سے اسے بیار کرنا کہا جائے جس نے خواب ہے۔ بہرے ہوں سے یاد کر کا جو مرد کہ
ہے (۳) افکے ہم صرف وہیں جو لٹھ قتل کے مقرر (مودودی) جو سووں کے خداختہ اُنگی میں اس نے اپنے جس بندے
جس قوم کو ہو چکے تھے اس کے مقابلے میں جو کسی کام کر کا بدل دے دے ابے پلے وہ من قوی ہیں کہ اگلے ضمون کے
ہائل مطابق ہیں تیرس سین بیدھ ہیں کرن کا قتل انگلے ضمون سے کسی قدر تکوں سے ہو گا اسکی بے اسکی بدل اُم
عشقی ہم ہے خود طلب ہو اسکے طلب خدا طلب ذات ہو جائیں مطبات یا طلب انسان فر نکلیں اسکے قابل بند طلب
عشقی ہوتے ہے اس کا چیز نکل امداد بیع قیامت لے اس کی صفت المی سوت اُنہیں اس کے متنی کے انتھی ہا
ہے جو نے سے ہتا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات ایک ہے گمراہ کے مقات ہے اُنہوں اس کا سہات ایک ہے اللہ بالی اُنہوں نے
بے شکر عالم رکھیں وہیو بہاء الدین صفاتی کی بہت تسبیحیں کیں کوئی نکد مفاتیکی بہت تسبیحیں ہیں صفات المیتی
صفات سید و فریضہ الْوَالِهِ الْمُنْبَدِی رہا ہے بنی آنہ فلامعو مبهایہ جماعتیل ایک پیشہ شریا کی جزا ہے لمکھان
کھنڈل کھنڈل فرائی ہے پلے بدل و لعلہ طرف ہے لورف عالمی ہے بدل خیز ہے جازے
اعمولیا ہے دعا ہے۔ عشقی کار بیان، عشقی رہا ملکا کلکشیں جب اس کے ہم سارے انتھی ہیں تو اسے اُنیں انتھی ہوں سے بکار دیا
انہیں انتھی ہوں سے اس سے دعا لٹک گر دیا رہے کہ یہیں رہا ملکا کلکشیں دی یہی ہم سے پکاریا رہا اُن کو بڑی ہے۔
اسے رحلن ہمیں رحم کر اے شیل لام اس پیاروں کو شلے اے قادر کار کیا کی کریں گروں تار کریں رحم کر اے رحل
کار پر فض کر فریکر بھی جلت کے لئے ورض رہا ہو یہی ہم سے اے پار و فرو والٹینیں یلسعدون فی
السمانیہ لہ را غم ہے خود یہ جمادات فلامعو میں طرف ہے فرو کے جعل ورض کیا ہاپا ہے کریں دا امر بے جس کا
صدر رہا عاشی دغیرا نہیں آنہ صفاتی دعا امر دنی ای آتا ہے جیسے وتندون ماحملق لحکم رب حکم باجیے
لاتندن دولا و اسوانا اللذین ہے پلے تیر پیشہ ہے اور اکر اللذین سے مرد کارا شریین ہوں تو تارہوں لوگ ہیں،
رب قتلی کے ہم ایں رائے ہے رکن اس میں غلطی بھی داطل ہیں جو رب قتل کو سد اقیض سد سد، یہو کہتے ہیں
حلوں نا ہے لہ ہے۔ میں کیجا کیک دری اس نے اعلیٰ قبر اللہ کتھے ہیں کہ وہ سید میں ہیں ایک طرف تو بہری ہی تی
ہے طلب۔ عشقی خلی من اگن۔ رب فرماتے و من زیر دفیعہ بالحاد خیل۔ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ناسوں میں اللہ کو دوی
کی تھیں صورتیں ہیں، اللہ تعالیٰ کے خاص ہم کسی تلقی کو ہجتے کارا حربی اپنے قتوں کو لات موہی صفات کتے تھیں اسے
اُن ورز سے عزی معلم سے ملت یا چیز سلک کو اپنے خاتم رہا، کو ای قلاع) خدا تعالیٰ کے دو سامنے رکھا جاؤں کی شکن
کے ظاف ہیں جیسے اسے جو ایسی میمن سی کا کاہبہ کرتا ہے اسے روح القدس کھاتا ہے رام اللہ تھوڑی پس پورہ تھا کہا جی کہ جو تم
خدا درست ہیں ہوں گریں کا استحمل کر کا بدب کی سے لوپی ہو وہ ابھی اس میں داخل ہیں اسے رہیتا کہ رب اکبھر یا کرد رب

خلاصہ تفسیر احادیث تعلیٰ کے مدد سے ہوں لازم قرآن ہید کی چاہ سوتھ میں اور اس تی آیت
وَسَرِيْ سُورَةِنَّ اِسْرَائِيلَ نَّاْخْرِيْ رَبِّعْ قُرْآنِ الْقَدُّوْسِ اَوَادِ الْحَمْدِ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ لِيَامَاْ تَدْعُوْ فِلَهِ الْاسْمَاءِ
الْحُمْشَ - تیسراً سُورَةٌ طَفَّالٌ بَرَكَتُ اللَّهُ لِلْعَالَمَاتِ هُوَ لِلْمَلَائِكَةِ الْحَسَنَىِّ يَتَسْوَرُهُ شَرَّعَةٌ اَزْعَالُ اللَّهِ
الْغَالِقُ الْبَارِيِّ الْمُصْوَرُ لِلْمَلَائِكَةِ الْحَسَنَىِّ كَمْ رَاچَنْجِيِّ بَرَانْ شَوَّهَنْ کَہِ اللَّهِ تَعَالَیٰ کَہِ کِیْ جَمْ بَاتِ اَنْجَیِں
بِالْأَذْنَالِ کَسَلَےِ ہِمْ اَنْجَیِں کَہِ جَرِیْمَ کَہِ مَنِیْتِ اَنْلَیِں اَنْدَالِ لَگَوَاتِ اَنْسِیْنَ بَارَوْنَ سَپَارِدِیْمَ جَمْ کَوَنِی

کے ذریعے ملیں گے ان بہوں کو تمہارا دوست نہیں چند ہوں۔ تا اس لات کی کم کے لئے اپنی طرف سے عزت کے چھوٹی رہیں رحم کر دیں وہ فرمی کہا۔ دام کشناں پر بھروسہ فرماد کہ وہ کوئی اس کے بہوں میں ایسے کیون توگ لکھیب نہیں۔ آخوندگی میں خلائیں بھی خفتہ خواریے جائیں گے۔ خیال رکھو کہ سنت میں افسوس و خوشی ہیں۔ دو دو خیال کے سے کم ارتے ہیں جو لوگوں میں ایسے بیانات میں سنت گھوڑیں ایک پہنچ دیجیں۔ ہمیں قرآن و حدیث کی باضور گھوڑے میں ملکی طبقہ بنا دیتی ہے۔ لیکن بخوبی کوئی اگر وہ سلطان حامل یا امام ہیں ملے تو حق سے ہی فیصلہ کرتی ہے اپنی لبرکت سے بخیا کام ہے۔ یہ مذاقت تلقی است رہت

اللہ تعالیٰ کے نام

سیٹ شریف میں پے کر لئے تھل کے نظرے (۱۹۷۰ء) میں جو اپنی بارگاہ میں بیرون ہم شریف
تیرہ ہو اللہ تعالیٰ لاہد الا اہم الرحمٰن الرحیم الملک الملک العظیم السلام القدس الموسمن
المهیمن العزیز العجلان المتکبر الشالق البڑی المعمور الفطر الکھلہ الوبیہ
الرزاق الفتاح العلیم القابض الباسط الشاقص الرافع المعنع العذل العینی العصیر
الحکم العدل اللطیف الخبیر العلیم العظیم الفغور الشکور العلی الحکیم
العفیفی المقتیت الحسیب الحلیل الحکیم الرقیب المحبیب الواسع الحکیم
الودود المحبید الباعث المعنی الممیت العنی القیوم الواجد الماجد الواحد
الحمد القادر المقتدر المقدام المؤخر الاول الآخر الظاهر الباطن الوالی المتعال
البر التواب المتقنم المعنو الروف بالملک الملک ذوالجلال والاعکار المقمط
الجمعع الفتن المفتن المانع الفمار النافع النور الہادی البذریع الباقی الوارث
الرشید الصبور۔ گل نہ فتنہ ماں طریقے کر لوا کے اللہ ہمانی سلطنت کیلے حمنی راحیم
ہر سارے ہم شریف پڑتے ہیں ہم کے بدھ میں کے ان تھل علی میڈنہ محمد و موانہ ترزقش و جمیع
منیں یتعلق ہیں بتاماً نعمتکو دو دماغی فیتکھیا جا رہیں۔ ہے دلائی اثاثہ نہ ہر روز ہو کا جی
معارف دینی (ج ۲) (البيان)

خیل رہت کو رب تعالیٰ کے نام سے ہم آدمیں ہیں جن کے پیدا کرنے والوں و اُنکے پرست کو ہم ہے۔ اس کے علاوہ انہیں
تعالیٰ کے نور بہت ہم اپنی چانچی میں کہنے والی بعض صورتیات سے دوایا ہے کرتے ہیں کہ رب تعالیٰ کے کل ہم ایک ہزار ہیں بعض
شے فریبا کار اس کے سامنے خریکاً کہ رب کے ہم ہے تھار ہیں۔ اماری طاقتیں کی انتاکن اسی حالت دراک
ہاں کی حد۔ یہی قریب (ادعِ الحعل) یہ بھی خیل رہے کہ حضور ﷺ کے لئے ہی ہم ہیں جسے رب تعالیٰ کے نام ہیں
(درجِ ابتدۂ) یوں اُن تکہار ایک بے فار کسی حد و لذت کیم اس لئے فی کرم۔

بـ دـ بـ دـ کـ بـ دـ مـ بـ دـ کـ

شہری مکاری کی سیاست کیوں کاٹ دے

فائدہ ہیں کیا تھے۔ تین قائدے شامل ہیں۔ پہلا قائد وہ تعالیٰ کے بستہ ہیں جن کو رام نے

پھلا اعتراض تم۔ ساکھار خان شوک بادوں میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ لاکن ہام ہے اور بھل بندوں کا گئی تو نہ احتفل کے سوا کوئی نور بھی خالق سے یہ تو سمجھی ٹرک ہے۔ جو اسے یہ اسی مقام پر تغیریت روندی تعالیٰ خالق ہے، سمجھی سچی کیتھی والائیست کو حست کرنے والا یہ اُرنسٹ والائینڈ خالق ہے۔ سمجھی صورت تھرستے والا تھل بناۓ والا رب فرماتا ہے و تخلقون الحکار قرباً بے الخلق لحکم من الطین کوہیتہ الطیور اور فرماتا ہے فتبارک اللہ عاصین الغالقین ان سب آیوں میں ملن۔ سمجھی صورت گردی ہے جیسے رب اُن تعلیٰ امام ہے۔ سمجھی تعلیٰ یا نہ لاؤ کہ قرآن مجید میں بھل بندوں کو رب قریباً کیا ہے جیسے کہ حکماً بیانی صفیر لایت اوجع الی دریکھنے میں رب سے مرد بیجا زارِ عرضی پر پور دش کرنے والا۔ و سرا عتر اخیں نام مسلمان اللہ تعالیٰ احمد اکتے ہیں یہ ہام تہ قرآن مجید میں تیاریت نہ دعست شریف میں یہ بھی اس تہنی داش آئتے یہ ملحدون فی اسمهانہ اش کہم ہے۔ قرآن ہم اسے خدا اکیں نہ ماجا تائیں۔ جواب ہم ابھی تغیریت مشروط کر کے چیز کے اس ہمہر مسلمانوں کا لحاظ ہو گیا ہے اجاع کی شریودت کی جست ہے۔ لذاد و سر۔ مندوں بندوں کی طرف یہ بھی رب تعلیٰ ہام ہے اور اُن راءے رب تعلیٰ ہام ہے۔

بائے اس کے اوصاف میں سے ایک صرف ہر یعنی انک لائزنس فارمی میں تاک کو خدا اکتھے ہیں پہنچانے کی سماں بولنا گہر اگر کے باک تو کھڑا اکتھے ہیں تب تو کوئی سال نہیں ہے جیسا کہ خلیفہ لائزنس گلبن ہاصل کرازنسڈ کار کریں اللہ کے نام نہیں اس کے پاک اسال ہیں۔ یہ راجح اخلاق اس آیت سے ہے حکوم ہوا کرتہ تعلیم کے سارے ہم انتھی ہیں مدرس کے پہنچانے کا قرار

میں ہیں وہ دو قلم میں کے خاتمے ایسے میں میں جو اپنے کردار اپنے بڑے اس سکے ہم کوں ہیں۔ جواب دیدار قدر کے میں تمام نام میں جو انسان یعنی خالی کر دیتے لیکن تیکی کی برکت سے صد آنہاں عطا فرمادا ہے اور میں میں میں کتاب ہے کہ ساری تکلیف اس کے زیر فراہم ہے کہ ادا یہ نام بہت ہی پوچھتے اگر انہوں کے سارے فرمادا ہے اور اٹھادا ہیں۔ چون تم اختراع ہے تم نے تیرہ میں کماکر قیامت نہ کرو اس کا ایک کوہ رہے گا **امتحانیہمدون بالحق** کو صدھر شرط میں ہے کہ قیامت جب قائم ہو گی تو روزہ نہیں یہ کوئی اللہ کے نکھنے والا شہر کا گایے آئھاں حدیث کے خلاف ہے۔ جواب دیدورات قیامت میں تیکرے نہیں اختراع کے نکھنے ایک گروہ قریب ہے کاگر قیاس کے نہیں کوئی اللہ کے نکھنے والے کا آئھہ صدھر میں ہے خالی ہے۔

تفسیر صوفیانہ ارشادی عالم یعنی اللہ اس کی مفتتی سے شفیق نہیں نہ رب کسی سے بٹک اس کو ایلہ اس کی سے بند زائل ہام اس کی ایت کا پڑے ہے یعنی اس کے متعلق ہم اس سے بھلنا ڈاں کی متعلق ملت سے بھنے ہیں وہ غیر تکلیف ہیں کیونکہ اس کی زائل ملات قدر ہم ہیں جسے حجۃ العین بصرہ کرام مسلم قدرت اور ایسے اور بھلنا اور بھلنا اس ملات سے بند زائل ہم ہیں کو کہ رب تعالیٰ کے ضل متعلق ہیں جب رب نے تکلیف کریں کیا یا جب تحریک کر دیں تو ایلہ اسے غافل کیا ہے جسے تحریک کر دیں اسے لاؤ کو تم اس کو اس کے ہمیشے ہمیں سے پکارتے رہ گا تم اخلاق ایسے دوسروں ہو جائیا رازی۔ اخاء اللہ خدا غنی اور مخلق پرور ہو جائے گے۔ انسان کا ایک بمال و فلفل ٹیکا ہے جو اسی اللہ کے تعلق سے وہ مدد اور جاتا ہے اس کی متعلقۃ تعالیٰ کو کر بے اس کے ہم کو دے لیا فائدہ موبہہ ہے اس کے متعلق اس کے مجموع کی طاقت کرنے کرتے اس کاظمین جاتے ہی کہ اس کے اصحاب پر متعلق مدار ہوتے لگتے ہیں۔ صدھر قدری ہے **حکمت المسمى** و **بصر الفیض** صمع و بس پیغمبر اس قام پر ٹھیکیوں کا ہمیں ہے بے ساروں کا صاحب اس دل دنیا پر اس کا ہمہ ہو وہ اس حرم شہود دنیا میں امر کریں جاتا ہے وہ انسان مغلوقوں کے حرمیوں آجاتا ہے جو ایک امام و دوام رکھتا ہے اس کے متعلق ہمیں ارشاد ہو اور منم **خلقنا متمیہمدون بالحق** (روج الایمان)

دکایت: کسی سے جمل سے کسی نے پرچم کار اللہ تعالیٰ کے ہم ناٹوے کیوں ہوئے ہوئے سو کیوں نہیں ہوئے خلاں اور مشتعل اس کی سعدیہ کیک دیگر ہیں کہتے ہیں کہ اس مفت۔ ایک کار سزا نہیں پڑے محبوب اللہ کے لئے خالیہ کوئی کوئی کار صدور انور بذات خدا اسم اللہ ہیں ہم مسی یعنی نامہ لے کا پڑیں ہم خضر اور اللہ تعالیٰ کے سرتیکا مکمل ہیں ہم اس کی تحقیق نہیں اللہ کی تحریکیں کر پڑیں کہ خضر اور اسے اللہ ہیں **وللهم لا عالحسنى**۔

زبان بے زبان بن کر بے نکل ہے اور وہ آئے اس جمل میں جس متعلق فی ایک اور

وَالَّذِينَ لَدُبُوا يَا يَتَّنَا سَكَنَتَ دِرْجَهُمْ مِنْ حِثَّ لَا يَعْلَمُونَ شَوَّاْصِلٍ

اور وہ روس کو جھٹکایا ہوئی تھی ہماری آنکھوں کو نرمیہ بھی پہ آئیں تو سیل دری کے اس پیغمبر کی بیانات کی وجہ سے اور جگہوں پر پاری آرنس جھٹکے ہیں جلد ہیں آئیں تمہست آہستہ طرف لے چکیں گے جس جان

لَهُمْ أَنَّ لَيْدَى مَيْتِيْنَ ۝ أَوْلَادَ يَقْلُوْرَا مَا يَصْاحِبُهُمْ مِنْ حِثَّةٌ

اور تمہیں دری کاہیں ایسیں بھے نکل سندھیہ سر بری کر جاؤ گے۔ اور کہاں ایسون نے خود کی کربیں ہے اپنے قاتمی

پا پسکھی ہے جسیں اور جسیں ایسیں تو سیل دری کی خفیہ دریہ جسمت پکی ہے جس کا سارہ پختہ ہے اس کے سامنے اس کے سامنے

إِنْ هُوَ لَا نَزَّلَ بِهِ مِنْ ۝

کو کوئی دینا نگل نہیں ہوں وہ ستر ڈائیٹ ہائے نہیں اس اہم
کو جیون ہے کرتی ملتہ نہیں وہ تو صاف ٹور سنا ہے والے ہیں ۴۰

تعلیم: ان آیات ۴۰ کا تجھیل آیات سے بدد طبع تعلیم ہے پسلا تعلیم: «کیمیکل آرٹیسٹیں اس جماعت کا ایک ایسا
تن پر قائم پہلی دل انساں ہی ہے اب اس کے مقابلہ ان لوگوں کا اس ہے حق ہے تھیں وہی ہے آیات ایسے تھیں یہی تھیں یہی
مکاروں کی محلی عادات سے ہوں اس بندوقت سے ہوں اس جھنڈی پری پری ہوں جہاں ان کی ضرورت سے ہوئی ہے وہ سرا تعلیم:
پہلی آیات میں حکم عاکِ لہ تعالیٰ نو اس کے ایشے ہوں سے پکارا اُسی ناہوں سے پکارا اُسی ناہوں سے اس سے رضا کو
اب رہب کو اپنی باری است ایشے ہوں سے واد کرنے کے لیے اس سے ماد اگئے کالمیں رہاں ہو رہا ہے کہ ان کا ہر قدم درجہ فی
طرف الحمر رہا ہے۔ تیرا تعلیم: پہلی آیات میں رب تعالیٰ کی مقلات کا ذکر ہو اکہ دو اعلیٰ مطاعتے سے ہے صورت ہے۔ یہ رہب
حیاک ہے اپ اس کے حیوب پڑھدی ہے میں کا رکب ہو رہا ہے مابیصاحب حکم من جنتہ کہ ہے محب رب نے ب
محب تھی کو اپنا حیوب پڑھا

شان نزوں: ان آیات کے شان نزوں ہندیں ۱۱) اکفار کے «خُدُرِ رَبِّيْه» کو ہستہ کر، یعنی تھے اپنے لاق ایالت تھے اس سے
پاہوں جیل دھرتی سے تقدیر کیتے تھے اور ہم سے دب ارضی ہے اسے ان جو مولے سے ذلیل ہے تھی تھم کوں کوں کوں
دے رہ کی ہے ان کے اس حکم کو فریات کے لیے بھلی ۲) سَكَنَتَ دِرْجَهُمْ نازل: «عَلَانِ وَ مَعَانِ» ۳) خُدُرِ رَبِّيْه
شان نزوں کلچیش ایک راث صفا پاہی پر کھلے: کہ صحیح تک دکوں کو جو ہے اسلام دریتے رہے۔ راث میں ایک کوئی میں
آرام نہیاں پر آنکہ کہے کہ محمدناہی، ہجوان دیو اور ہر کے ہیں کہ تاہم برداشت ایشیں کرتے رہے اس نے آیہ نزوں
یقتفکرو ایتھل: نوی ۴) رب «خُدُرِ رَبِّيْل» دیو تھی تو ایسی ملات اس وقت میں ہے جاتی تھی پر جانور سرخ دی جاتی
تماروی کے سارے ہم میں جیسے آیا تھا میں سارے خداوند جاہی اور جاہاں اس ملات کو کچھ تر لغادر کر کتھے کہ آپ نہ ہوئے
وہ اسی کا وہ دیج آتے ان لی تجویں ۵) او لم یقتفکرو ایتھل: لی اکیمہ ہوتا مطلعی (خان و نبی) تو شریب تعالیٰ

لے لیتے مجید کی صفائی میں لکھا رکھو ہوا بچے یا۔

اُپسے روادین مکنبو لبایا تناہی مدرسون نے فریلائکِ الفاظ سے مردوں کی بیانیں ہیں جن کے متعلق یہ آئندہل ہوئی کہ
تن ہے کہ برکاتِ مکار اس سے مرواء ہے کوئی اگرچہ شانِ بنی اسرائیل اس کاملاں پر کو جمادتِ تمام کرنے کے ملکی ہیں خوب تعلماً
یا اس طرح کو جرمتِ تمام مخلقات رہتے تو کتنی سرسیاں اس طرح کو قولِ عمل سے مخلقات ترقی ہے اس طرح کو جرمتِ
بورلوگوں کو بھی فالنیلہ افسوس کرنا سنبھالا اس سے مراواۃِ عجیاتِ قرآنی ہیں باضطرور اور کوئی سخراجات ایسا خود صورت ہو جائے کہ
آپ کی ہو اللائقی آئیت بے یادِ ایامِ آیاتِ مرواہیں ان تینوں کو شاملِ مستقل دھرم ہے خبرتِ الذاکر کی ہے ہبہ استد. ان
سے جس نکاحوں پر بھس کے کمی ہیں، بڑاگی کے قیمتیات کو کہہ اسکے ساتھ یعنی الگ ایجادیتِ آنکھی سے مخللِ کرپٹ (کاپکے کے قدموں) و قریبِ قریب پریسِ جن
پہنچ سے لپو، ہنپالا ہنپو سے آنکھی کے ساتھ یعنی الگ ایجادیتِ آنکھی سے مخللِ کرپٹ (کاپکے کے قدموں) و قریبِ قریب پریسِ جن
سے پھر آئندہ آئندہ چل۔ پیشہ تقریباً کامبا جاتا ہے اور جن لفظ کا اس سے لکھ پڑتی ہے اس طرح اصلانِ شہر آئندہ مختل کو
مشهود رکن کیتے ہیں، وہی سمنی میں مرواہیں اکیرہ (فازان، سلطان و نیز) بیانیں ہم آنکھی سے دروزن کی طرف لے جائیں گے کہ ان کا
ہر سال سر کھم جو جمل و وزن کی طرف جاتے تو زیریدہ گاوار کرن کی ہے رواگی کو کی منع کی جائے گی اس طرح اس طبق میں
ایک پوشیدہ لفظ کا کام کا کام کے متعلق ہے یو کہ اسکے محدود پہاڑ صدر پر پیدوں ملحد ہے یعنی اس طریقے سے اس کے لفظ کی طرف
لے جائیں گے کہ اسیں اس کا پیدا بھی نہ پڑے اس کی صورت یہ ہو گی کہ دو گدا کریں گے یہم اپنیں نعمتِ اس کے جس سے وہ
سمیں گے کہ اللائقِ کو جمادتِ تمام کو تعمیر ہے تب یہ تمام کو تعمیر ملی اس پر دوار گذا کریں گے یہم اور نعمتِ اس کے اس پر ۱۰۰
اچھی طرح تکمیل ہو جائیں گے کہ ایک ان کو کچھ لیڈے ہوئے کوئی

حکایت: خلافات خارقی میں شہزاد اس کری انسنی خزانے بے شہزاد بند منور میں ٹھیک کر کے منور سو سے بڑی کامیابی حاصل ہے۔ جو حضرت میرزا نے ۸ گھنی میں عرض کیا کہ سولی گنجے تو وہ مددوچ شہزاد اس کا کراس آئی میں ہے اور یہ ۵ ۲ ۷ کے طلوب کی (تکمیر کیروج العالی) و اصلی لهم۔ مہارت مطلوب ہے مستند چھمیں گمراہ میں میں ۳۰ میں کیونکہ استدراجن ۷۰ آئندہ آئندہ ہوتا ہے گرلاہ میں آنکھی نہیں لاما ہیتا ہے میں سے۔ صحتی دراز دست قرآن کرم میں ہے والہ حسر فی ملیما۔ اعلاء کے میں دراز دست تک مسلط دین لائیں ہم ان کو دراز دست تک مسلط درج کے کوں کی میں لئی کروں گے جس سے دو جو کہ کھانیں گے کہ ہماری یہہ عمیلیں و راہیں گمراہ سب ہیں رب تعالیٰ اس پر ہم سے راضی ہے اتکمیر کیاں قسمی سے پڑا گا لست دراج اور الملاع و غون طبیعتہ طبیعتہ سرائیں ہیں دنوں ایک نہیں ان ہنگلیوں متنیں۔ اس دو قوانین میں کوئی خط ہیں کا یا ان کی وجہ ہے لٹک کیجید خداع اسکو تریا ہم سی ایں جب۔ بندے کی طرف منسوب ہوں اذان کے سی جسے ہے ہیں فریب یاد ہو گر کہ اس کی کوئی پہلو یا خود ہرگز چیز ہے کہ جب ہم کی قبضہ ب رب تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کے قلی ہوتے ہیں قیمتی تبرہ اگر اعلیٰ روح کی صفت ہے گرہ مالی قدر کو کیجید نہیں کا جانا بلکہ خلاف تبرہ کو بدل دیا ہی مگر مرا ہیں عین ہے تباہ سے۔ صحتی قہۃ۔ شدت اسی لئے گھوڑے کی قیمتی خوشی اور قیمتی کو ملن کا جانا ہے تھیں ہماری قیمتی میر کا خلاف بردی مظہور اوری ہے اول میں تفکروا یہ بارات ایک پر شہر کامی مطلوب

ہے اس میں المول کا بے سورہ وال وحی و حیرت حداقت کے لئے یا بالکل اخلاق کے لئے اس میں روئے گئے اسیں کار کی طرف ہے جو کہ حضور ﷺ معاشرین نے ہیں و ان پر اور اگلی کاروں پر نامہ لارکے سب سین سچان خوار سلاک در کفر کے سعی ان میں فتنہ کیمود سرپائی کی تھیں وہیں کرچے ہیں اس لاحق پر مشتمل ہے مقات الٰہی کیجاں باطل اور الٰہی العدل را قوال یعنی کیا ان دو گولے نے حضور ﷺ کے مقات ضور کے حلات ضور کے اقبال اور اغصل میں کبھی خود جیسی کیا ان دو گولے پر ہی نہ سوچا کر پس لے یا لوگ حضور کا صدقہ اور دلکشی کیا کرتے ہے اسون سے یہی نہ سوچا کہ وہ اسی صدیع دلیج کلام رہا اس نتیجے ہیں کہ اس کے مقابل ایک آیہ بات سے تمام عرب بھر کے ضحاک بلخاء ہاجر ہیں۔

تر آگے ہوں یہی پہنچے ضحاک عرب کے ہے ہے ہے
کے کوئی حد میں زہی نہیں نہیں بلکہ جنم میں جان نہیں

کیا جو ان کے حالات ایسے ہے تھے ملکہ صاحبہم من جنتہ قبول ملکی ایک پیشہ گمراہت ملکول بے لیعلموا پستیقتو اصحابہم سے مراد نظر مرستل شد اسیں چون کہ حضور انور عمر برکہ مسلمین ربہ کمی باہرست دئے کبھی باہرست ربہ نہ عرصہ کے لئے کم سلسلہ میں بھی ان سے بھسپ کر دے ان کے سامنے ان کے سامنے ربہ اس لئے سا کم رہا من جنتہ میں من تکریبہ نہ دند کوچروہا ملہ بولوں جس سے بمعنی عموم کافیہ مالک ہوئی ان رکار میں مطلع جوں کا کوئی شاہراہی بھی نہیں جوں کے متن ہم ہدا ہایاں کرچے ہیں کریے۔ معمتی چھپنا آئے ہی سے ہے نہ جنت اسیں جوں لورہ مسب میں پہنچنے کے متن کوڑا ایں جوں نہ ہماری جس سے حکل پر بھسپ چالائے ہو حل پر بھسپ چالائے ہو حل دخڑ کو اٹاک لے یہاں پر یہی مراہبے۔ نیدہ اعلیٰ قلت۔ حکل نزو اگلی میں بیالری ہے نمیں نیدہ طاری ہو لے ہے نہیں طیلیہ الطامیں کوکھ دخت کے لئے طیلی طاری ہوئی فخر موسی صمعقا کر غافت حکل یعنی کم علی ہو ڈاون تھان ربے علی سے رہ حضرت گھوڑا خدا ہوں ہوتے ہیں انہوں لا نظیر مبین۔ حیات کو واپسی پڑھے وہی کی کوئی کوئی کوئی نہیں کہے ہو کئے ہیں وہ تو سبے نی ہمیں طرف مقرر کردہ ٹھیڑتیزی ہیں ان کے دم سے ایک اسلام اُرْآن اُمریان یا لکھ تھہ جدن وہ بہت ایں آگرہ ہی رج اس ہوں اس طبق، حاتیات کا فہرست کوہم پر ہم ہو جلدے۔ خیال ہے کہ حضور اور شیخ بھی ہیں نہیں بھی گھنیہ پر پہنچے اسیں پہنچنے میں بکار لارک ایک قبول کر لیں یعنی کا لارڈ مرس سب کے لئے ہیں گھر شیر صرف دو توں نے لے ان ہوئے ہیں صرف تھر فریلایا حضور انور کی بشارت دنیارت سے تھر کی ہیں، جس اسکے دلکشی اسی کے لئے بذلت دنیارت سے لیسکون للعالمین نذیر اخسر، تمام جوانوں کے لئے تھر ہیں اور نیاء اصلین اسہ میں ہو لایا ہو رازیا میں خوش۔

قشب فیرم نہام کے لئے مخفف جوں کے ہیجڑیں ہلکے۔

خلاصہ تفسیر ان آیات سے میں انت تعلیم نے کاربرہ جنت ملکوں ۶۰ فریباحد میں اپنے کھوب سیکھا سے نثارے ایک طعن کو رفع لکھا لیا اور آپ کی ایک صفت ملک لارک لارک لیا پناپی ارشدہ ہوا کہ جن لوگوں نے ہماری آیات قرآنیہ محبوبت سنجوات ان کی ذات وال اصناف کو رفع بخالیا ہم ان پر وہ طبع غلبہ بمال خرائیں گے ایک یہ کہ اسی تعلیمات اہلی سے طلب کی طرف لے جائیں گے اسی طبع کو انسیں فرمائی تھی کہ وہ دینتے ملکا بد ایسا خدا رہا کرتے رہیں کے ہم ان رہنداوی

عجیش بابل فرستہ رہیں گے وہ لوگ اس بیشتر خوش سے بکھس لے گے رب تعالیٰ ہم سے اپنی بے نارے یہ کام ایسا تھا
ہیں یہ عجیش ہم کو بابر الخل رہی ہیں ۱۷ سب سے کہ اپنی دھملیں گے ان کی مدرسہ درازی کی تحریکی دستیں
درادی کریں گے اگر اور زیادہ جو سول کالبار کا تین۔ خلیل رحکوک کے کافر کے خلاف ہماری خیری تدبیر یہتھیں تو قرآن مضمود
ہیں ہماری دھمل سے کوئی دھرم کو نکھل سیے جویں بھروسے محظی کو ہمچون دیوبند کئے ہیں کیا جسون ۲۔ بھی ان سے مطلبات
الصل افقال احوال میں خود شیخ کیا ہے تو چالاں مل سے اپنیں بھی رچے سنتے ہیں ان کے تکمیل ممالک ان ائمہ درادیں ہیں جو
عیادگ پہنچانے میں محظی کو صلح اور برہت کی جانب رکھ کر تھے ان کے کام اصحاب حظام ان کا بھی شیخ بن عاصی پڑا ہیں کہ
ان میں ہمدون کاشتہ بھی نہیں بارہ بھی کے سکھے دو تو صبرے مقرر کردہ تمی رسائل ایشیہ و نصریہ ہیں، یوں کہ آئی یہ فراہم ایام
شنسدے سکھان ہی کو تکام طلاق سے نیوارہ مغل و دہلی مطابراتے ہیں۔

فائدہ کے ہیں یہ تیات کر کے سے پچھرہ کمرے ماضی ہوئے پھلا فاٹکہ کوئی بھتیں ہیں اور ساری تھیں جو ہم
ہیں گھر میں نہیں کا لائیں۔ کیا میں کیا میں کو آجھوں سے دیکھا ہے ان ۱۷ کار بیسے اور ہمیں کی ایسے دوسرے اقوام
پہ کار کو نہیں بنا لے اب اپنی ہے کہ ان غصتوں سے اس کی خلائق اور بہادری اور بھی بارہ بھوگی یہ تاکہ مستند جہنم سے
ماصل ہو اس چکر تھے صدی میں فربیا کہ جب تم کسی بد کار کو رکھو کہ اس پر لعنتی بھتی ہیں اور وہ اپنی بد کاری پر قائم ہے
بکھوکار کو دھمن ہے جیسی دھمل دا ہوا لایے سے دو، جاک۔ تیسرا فاٹکہ ہاپنے مددات ہی غور دکار کیں کہ مرد رہا
ہوں سب سے دل کا روح کو حربے یہ بکھی کی خاتمت ہے۔ یہ فائدہ من ہیت لا یعلمون سے ماضی ہوا ایسے تھیں کہ
ڈرامیز ہوتے تھیں کے ہر زمیں نظر رکھتا ہے اپنی انسک کو ہر وقت اپنی ہر حرکت ہر ماحصل پر نظر رکھی ہے جو حقا
فائدہ کی: بھی جرم دہدار کو بھی لبی محو دی جاتا ہے جس سے دوسرے دیوارہ کو کہا کرتے ہیں کی یہ فریادوں میں گزتی ہے۔
درازی ہر خدا کا خذاب ہے۔ یہ فائدہ و امثال لهم سے ماضی ہوا رہ تعالیٰ اپنی سے فریادا تھا افسک من
الصَّنْطَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمُمْلُومِ يَكُنْ أَكْبَرُ أَثْلَلَ كَيْ وَجَدَ سَهْ دَرَازَ مُرْطَأَتِيَ الْجَلَلِ بَدَرَ وَمُرْلَدَ كَرِستَ
ہے۔ پانچوں فاٹکوں نے سوریہ یہاں کی مفاتیل میں خود کا خاص سے اپنی مخصوصیت اپنی شان، طوہرہ ہے جویں مددات
ہے اس شغور کر کیا ہی افتلت ہے۔ ۱۸ کا دو اولمپیونیکس کھرو رہا ہے ماضی ہوا رہ سری جگہ رب تعالیٰ ارشاد فرمائے ہے ان
تقویم اللہ میش و فرادی ثم تفتکر و اما بصالیکم من جنتہ انھو لانہ تیلر لکم اللہ ک
و اسٹ اٹ اکیل، دیکھ کر سینے خور کو د تسلی۔ محظی میں اوس تمارے ساقو رہے ہیں، ہمدون دیوبندی کاشتہ بھی نہیں اس
تسلی یہ کوئی خور تھیب کر سے نہ اکرساں پاکسرو ایسا کپ جلوے کہ ہر طرف سیدی اکثر ہے۔

روافت ہم ہے تھیں گل میں آئے باتے کا صور میں تھا رہتا جاتا اس کو لئے ہیں
چھٹا فاٹھہ: اس تقلیل میں خاص کرم ہے کہ حضور ﷺ کو معلم میں یعنی پیدا ہئے تو وہ جسی رہبے آپ کی تندیگی اور دوہی
یہ دل سب کو کہدی گئی جس سے آپ کے محض کے نکاح شہر کی تجسسیں نہ رہیں۔ یہ قائد ملاصعہ ہم فاتحے
ماہل ہوا۔ حضور کی پیداوار تندیگی میں خاص ہے کہ سب سے پہلے حضور پورہ ایمان صدرت پر بکر صدایں اور حضرت خداوند
الکبریٰ اور دوہی تندیگی سے باخبر تھیں ان دونوں حضرات کے خلاف "ایمان" اپنے سے معلوم ہو اگر رہبے اپنے گھوپ کی تندیگی
لکھ سپہاں ایمان کل کر سکاں ات۔ سوال اس فاکنڈو ہی میں ہوئے کہ وہ حضرات تخلیق کے لئے کیسے جاتے
ہیں اور پورہ پارہ ایمان تخلیق سے رکوت ہیں ایسا نہ من جھنٹے سے ماہل ہوا۔ انھوں فائدہ مزدوجہ دلیں گی نہ تھا کیونکہ اس
مرانی تھامرانی جنہیں کی ایک قسم ہے اور انی ہنہ سے پاک ہوتے ہیں اس سے خود کھاہے کر گئے مرانی ہے وہ خود اپنی قبر سے
بہوت ہے۔ یہ فائدہ بھی ملا ملاصعہ ہم من جھنٹے سے ماہل ہوا۔ خیال رہتے کہ من اور جھنٹے کے کھوڑتے سے
صلح ہوا اگر کبھی کوچھان کا شایبی گیں میں اور کے نواس فائکر ہو: مسلم لے کوئی بات پر قرار نہیں ہوتا وہ خداوند پر فاقہ کس کہ پا
ہے کنار عرب، اسکی پر حضور پورہ کو جھنٹن کرتے ہیں کوئی ساہر بھی شعروبر اور سارہ شاد کیے ہوں سکتے ہوں گا کہ وہ
بھوٹے تھے۔ دسوال فاکنڈو حضور پورہ کو پنے لا کھوں مطمات بکشیں ان سب میں شارہ نہ زارت اعلیٰ رہی تھیں سنتاں
ہیں آپ کی وہ مفاتیح بالکل غافریں یہ کہ مذکوریوں لور ساقوئیں میں فراہم سے ماہل ہوا۔ اگر ہموں فاکنڈو حضور پورہ
سے کھاڑکے اخراج اپنے کھڑکیوں کی تھتھتی ایسی ہے تو حضور کو جھنٹن کھاتا رہت اسی ہو اسی پر
لوہ ساقوئی کی مفاتیح دست بیان فریال بال ہوں والانذریں مبین۔

وہ سن سے تھے جو ہم ہے کمال نہ اس کا ہوا رہا ۴۷ تھے پلت کر کوئی نہ کمال تھی شرم و حرج کیا اس
پسلا اغتر ارض: یہاں کفار پر وہ عدوں کا ذکر ہوا ایک استردان جو سرے لٹاہا اسی وہ عدوں میں کیا فرق ہے۔ وہ عدوں کے سل
تیں میں میں میں جو لبیں جو لبیں وہی تھیں میں وہیں کیا یا کہ کوئی کوئی تھیں دیے جائے استردان ہے جس سے
وہ اور وہ دنہ سے قوبہ وہ تکہے اور جرم کو ازا مر طاقتیہ لے لتا ہے جس سے وہ اور زیادہ جرم کو لے جو وہ تکہے۔ وہ سرا
الغتر ارض نہیں تو وہ کہنے والا اور رب تعالیٰ رحم کے سے پاک ہے کہ وہ حکم پر ہو جائے ہے۔ جو اسی دھم کے جب ہے مذکوب ہم
کی وہ کوئی کو اچھا کہا جاتا ہے رفعتی جمالی محب رب تعالیٰ نہیں میں بلکہ مذکوب اسی اس سے دو گاہن کی رہائی بیان فردی لکھاں وہ میں کاہیں
اعان فرہادوا کر، دیکھو اکر تم کو گناہوں پر نہیں ملیں جو وہ تھیں میں بلکہ مذکوب اسی اس سے دھم کرتے کھالا ہو جو کہ کمال وہی ایسا
کھرت کھوتے کی کوئی ہوتی جس سے جزا ہو گی۔ تیسرا اغتر ارض: حکیمیت سی ہیں کوئی قوبہ حکم کر رہا ہے تب ہے
کہ اسے اس تقلیل کی طرف نہست کیں کیا یا کوئی لمحکبیوں میں رہ تعالیٰ قوبہ سے پاک ہے۔ تو اس کا تفصیل
ہے اس پتکارہ میں۔ پتکارہ میں اس کو کھو لو کر ایک قلائل کے محلہ اس کے مخصوص ہے کیلئے جسے اسی توں
لیا جو دکان ہے جو کی ایک دکان ہے کیا جو ایک دکان ہے جو کیا جو ایک دکان ہے۔ جو کیا جو ایک دکان ہے
اک ایک کے جامیں گے اسی لمحکبیوں میں رہ تعالیٰ قوبہ سے پاک ہے۔ تو اس کی نسبت اسی لمحکبیوں میں یعنی جاتے ہیں توییں
لیا جو دکان ہے جو کی ایک دکان ہے کیا جو ایک دکان ہے جو کیا جو ایک دکان ہے۔ جو کیا جو ایک دکان ہے

رب تعالیٰ کی طرف ہو تو ان کے سی ہوتے ہیں۔ خیر تھا وہ علیم قرآن مجید میں لکھتے تھی میں استحباب اے۔ ان الشکر لظالم مظیم، علیم کے اور سلیمان بنا خلما نافضا اسی طرح اتنی حکمت من الظالمین میں علیم کے پکڑ کو دوست ہیں خدا جو علیم متناقل فرقہ علیم علیم کے اور علیم ہیں ہر جگہ ایک لفڑ کے ایک ہی سی کراحت علیم بہ لفڑا حل بہت سی میں استحباب ہو لے۔ چو تھا اعتراض: تم نے کہا کہ میں اور جوں میں اسکا ہر موی طبیعی اسلام کو جی اہی دیکھنے پر فتح طاری ہوئی (ٹھی) میں آج ہوں کی ایک حرم ہے۔ جواب ہذی اللہ بہ خوش بخوبی مل ایک انسان مدارض۔ جس میں علیم تو رحم بے گراں ہے ایک خلاف ساتھ آتی ہے جو تھے کہ گر کر عذاب نہیں پڑوں حضرت کے لئے ٹھی میں خدا میں قمر و سر کے لئے آتی ہے پانچوں اعتراض: سمعت شرہت ہے جو ہے کہ حضور مصطفیٰ پرداد کیا گیا جس سے تب کی جعل میں خوار گیا اب اس کو ہوں ٹھیں اسکا جلد کیا گیا۔ سکا ہے جواب ہذی اللہ بہ کہ اس جادو سے حضور اور کی جعل میں خوار گیا صرف نیکیں وصول نہ ہو گئے تھے وہ بھی وہی لوگوں میں حضرات النبیوں نے اپنے طاری سکا ہے۔ نیکی رہنے کے جادو کا اثر بھی یہ ایسا سکا ہے جیسے کہ اور اور زر کا رکارڈ بھی ایک سر جو ہے تب ہذا کا مقابلہ ہو گئے سے اس کا جادو میں جلوے گا۔ کیونکہ فرمی جاندے کہ فہریش کے مقابلہ میں ہو گئے چھٹا اعتراض ہاں آیا ہے سطح معلوم اور حضور مجید مرفوز رائے والے ہیں اس کے ساتھ اور کوئی نہیں ان ہو لا تنتیہ حصر کا تھیہ ہے ملا کہ حضور کو رب تعالیٰ نے لا کھن مفت نہیں۔ جواب میں صرف اسی بیان کے مقابلہ میں ہوں ٹھیں صرف ذریں ہو رہ کی طرف سے نزدیک ہے جوں میں اسکے سوچاں اعتراض: حضور اور نظریہ بھی ہیں شیر بھی پر مرغ نہ ہر کیا فروخت۔ جواب ہاں کا جواب اسی تہبیر میں دایا کہ حضور اور لولا میزیں بند میں تھیں۔ سب کے لئے ذریں ہیں صرف ہو ٹھوٹ کے لئے شیر نہ اڑ سکتے تھارے تھام۔

آٹھواں اعتراف میں اس تائید سے معلوم ہوا کہ گنگاروں کی عمر دن اڑا کری جاتی ہیں کہ فربنا کی ولصلی لہم
گردد۔ شریفین میں ہے کہ یک اعلیٰ خصیت سے اپنے رہنماؤں سے سلوک کرنے سے عورتیں بخوبیں دن اڑا
میں تقدیر ہے۔ جو اعلیٰ سماں کی حمورا تازیت ہے یک کاری کے لئے ہاگر وہ چیزیں اور نیزہ کے سیدہ کارکرم کو کہاں مل
اوی پاچاں ہے اس نے حمورا لڑکی جاتی ہے ہر کاری اور زادہ کرنے کے لئے تھوڑے شریف میں پہلی ٹھیکی دی رازی مرا کا کرنے پر لور
رسالہ اس آیت کی وسرتی ٹھیکی رازی نلا کریتے شیطان کو در لا مر جلد کے لئے نہیں دی گئی بلکہ حاشی کرنے کے لئے
رسی رازی کی تبت۔

تفیر صوفیا نہ تعلیم کے مذکوبات حکم کے پیش میں سے منت تردد ایجاد ہے کہ رب جنت۔ تحریر
تلاudے یعنی ثافت کی طرف مائل ہو، حکم کو بھول جانے پر وہ بروقت خلاگریے رب اس پر طاکر۔ استقرار خلافے منت
سلسلہ ہو، قدر کا غوث ہو، جو رجید یعنی دلکار ہو اسے کر کا فائدہ اور استمرار یعنی کم سوت صورتی ہیں مرد و پنی شتریں سے جمال ہو،
مرشد کا بے لوب ہواں سپاہ و عوی کی بھائی، اور مکمل مقام افیار و پورا اسی پر پکوند اوتوبی کی استمرار ہے لام اند فربنا
کرنے کی کاش کے عمل سے اور اس کا طفل باغر رب کے کھر سے ہے غرفہ جو اگرچہ نہیں دیکھی جاتا اول کا تصریر اور اکسار

اللہ کی ختنت بے اندھی تعلیٰ نہ اور میں رہتا تھا، تین کے فرار میں وہ اکابرے دین کے لئے قرآنی حشرت ہے۔ نکاح یا طلاق
استدراج میں پہنچتا ہے اور اکمل میں (دین) ایجاد کی (الله تعالیٰ۔ خود کو فریباً صاحبہم) حضور اور امارتے دعاں
کے ساتھی رو جوں کے ساتھی اپنے ساتھی ہیں۔ سماقہ حضور کا ہے بلقیس ساتھی جھوٹے ہیں۔ حضور قوب کے ساتھ
ہیں۔ تھر حضور کے ساتھ کوئی قسم واقعی ہے۔ مکاہبے حضرت ابو بکر صدیق علیہ السلام کے حق پر ارشاد ہوا افیق قول تصاحبہ لا
تعزون ان اللہ صفت احترم ہے کہ مدینہ وہ خوش فرمیں ہیں جسیں رببے حضور کے ساتھی کہاں لئے حضرت مدینہ بعد
لہیا، افضل الملک ہیں کہ رسول اللہ کے ساتھی ہیں۔ حضور محمدؐ سیفی پیغمبر ہے۔ میں وہ کوئی نہیں کہ اپنیں عرضی
جانشی ملشی ہائیں اسیں انسک جانشی جاوار بچائیں اسیں لکھوں بڑات انتہر۔ جانشی اسیں ہاں اور سورج تمازے بچائیں اور
فسیروں ہیں سکن بھی اس آیت میں حضور اوری بہت شدید راضی ہیں۔

اَوْلَمْ يُظْرِوْ فِي مَلْكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ

اور کیا اپنیں فریڈیا اپنیوں نے پارشا پر مدرس آ جائیں اور زندگی کی اور دُن ہر چیز ایں اشتہ بھی
کیا اپنیوں نے مجاهد کی آ حماقتوں اور زندگی کی سلطنت میں اور جو چیز اپنے بھائی

وَإِنْ عَنِيْ أَنْ يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجْلُهُمْ فَيَا مَحْدِيْثُ بَعْدَهُ

اور یہ کفر فرمیں ہے یہ کہ قربت کا ہیکل ہو نہیں آنکی پس کسی بات پر اس کے لیے
اور یہ کہ خابہ الاما رخصہ نزدیک ہیں یعنی تو اس کے بعد اور کوئی بات پر مبنی نہیں

يُؤْمِنُونَ وَمَنْ يُؤْمِنَ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَ يَدْرِهِمْ فِي طُغْيَانِ

دیماں دیں گے دو جگہ اس کے ساتھ اسے پس نہیں رکھے گرلی ہات پر دیکھ دیا، من کو اور جو گورنریت
دیں گے یہ چھے، اٹھ کر اسے کہ کوئی راہ رکھا نہ رہا اپنیں اور اپنیں پھوٹا ہے

رَبِّمِ يَعْمَلُونَ

ہے ان کو سر کشی میں ان کی بیٹھتے پڑتے

کیا اپنی سر کشی میں بیٹھتا کریں ۔

اعلیٰ: ان یات کو۔ ہمچل یات سے بدھ مل تعلق ہے۔ پہلا تعلق نیکل یات کو میں یات قرآنی ہجرات
تھی میں خود کرنے اپنیں بھاگتے ہے۔ تکب ہوں الہ، یا کی جو دعا میں خود کرنے ہے تکب ہوں رہا ہے کوئا تحریر۔ میں دلا کل
کے بعد تحریر، میں دلا کر ہے۔ دوسرًا عذر اپنی آشی میں حضور پھیلی کی یات دھنات میں خود کر کے آپ کی نبوت

لئے کی، وحدتی کی اب لاگی نہ چیز فر کنے لورب تقلیل کی ذات و صفات مانند اگر بجا ہے گویا جوست کے بعد تو حید کا کہ بچ کر خیر اسلامی و تقویت کا ریج ہے اس نے درج نو کر پلے ہو اصل حصہ کا کر بھیں۔ تمرا تحلق بکھل آئیں ارشد بخارا کار بھرم کریں کو صلت دیتے ہیں و اصلی اللهم اب ارشد ہے کہ یہ صلت اور اصل بیشتر ہے کیا آخوندیں صوت آؤے کی سپر بیان میں اور جلوس گاؤں سات کا کر پلے ہو اس کی اتنا کو راب ہے

تفسیر قولہ بیظروا یا باجلہ ہے اس میں بھی سوال یا اثار کے لئے ہے بیظروا و ایسا ہے نظر سے نظر آگئے، بیکھنے کو بھی کہتے ہیں یعنی صلات کو اور حل سے فر کر کے کو بھی یعنی بصیرت کو بھی ناہر ہے کہ حل دوسرے میں ہے یعنی سرچاکر کا ایسا کے بعد ای ارشد بخارا کا ہے ای ارشد بخارا پاپ کے حضور اور کی صفات بھی یعنی خوار کا کسی قدر کریں ایسا کی دو رام تھوڑے میں فر پلاں تاہم بکال اس نے دہاں ارشد بخارا کی صفات بھی یعنی ارشاد، «الولم بیظروا الکمی فوود سعی تقریر سری خور دعائی ای دعوی العلی» اور بکال ہے کہ نظر، یعنی انکے دیکھ فی ملکوتوں السموات والارض، حل سے ہے بیظروا کے مکرت کے متن اور ملک و ملکوتوں میں ہے فتنہ مم پلے یا ان کر پکے ہیں بیل لٹا کہ لوک مکرت بند ہے ملک کا یہی راست کامبادر رحموت ہیڈی رست یا رہبیت کا سہاد رہبیت ہر ای غرفہ و زرائی کے مکرت کے متن چیز بولا سچ لکھ اس میں مکتوبے کے مکرت کیا چیز ہے اس میں بند قول ہیں (۱) اک کسی سے بندہ ملک ہے جو بیٹھ کسی کے پہنچ مرف کوں سے و مکرت یعنی ہام احمد ملک ہے عالم امر مکرت (۲) چاہد سوں تارے آہمن مکرت ہے اور پاہد ریانش کا مکرت (۳) تکلیف کی ظاہری خوبی ملک ہے ہاں گھون مکرت لازم ہے جو ملک ہے ہاں ای روح مکرت (۴) ہام شلات ملک ہے ہام فیض ملک (۵) جس کی ملکیت کا انسان، ہمی کر کے و ملک ہے جوں کی لامعی نہ پڑدا مکرت ہے، کیوں بدار کے جوں کے تم ملک ہو سکتے ہیں و ملک ہے اسکی دوسری دوکوں ملک میں بھر پورا گوئی ہے مکرت ہام کے ظاہری اعضا دار ہارو ہمی ہے ایسا یہ ملک ہے اس کے دوسرے دوچار ای دعوی کی ملکت (۶) مثقال کی نظریں حضرت انبیاء کرام خصوصاً حضور ہم مصطفیٰ شہزادے و آہمن یاک عرش پر کری کے مکرت ہیں ایں ای لوگ ملک و مخلوق اللعنی شی ہے بارہت یا ملکوتوں بے اس کے مقابلہ ای المروءة اللارس پر من شی میں ساری حقیقیں اقلیں بکریوں کے آہمن و نہن نوران کی مکرت ایک ایسا ایشان و رسمی ہیں اس نے خصوصت سے ان کا ای رپتہ ملجمہ خواری کیا کیا ہیں کیوں لوگ اس کی ہمیزی اک جویندی چنانہ بھی کی مکرت میں خوار ملک کرنے ہو جائیں ملکت ہے ای دعوی العلی ایشان کے مقابلہ و اکام ایپلے پاریں ان اللعنی ملک شی قدری کی تھیں بیان کر پکے ہیں بیل شے سے مرا گھنی دعوی وہ وہن عمسی ان یہکون قدما ترب ابا جعلہم، ملکت مکرت ہے مملکت ہے حقیقی کے تحت اور اصل ای قابل سے مرا گھنی کی صوت ہے بھنی نے کماکار اس سے مرد و قیامت ہے مگر قوی نہیں یعنی وہ اس میں بھی خوار ملک کرنے کے کام کی صوت قرب آن کی بھی وہ بھر بھادیں گے کر بہ کار فبلی حملیت بعلیہم و متوہم، بل بیان ہے ایک بی شدہ شراب کی جو الور اس میں فوج رائی ہے لہلما میہم و متوہبہ اس دشنا ہے حدث سے۔ یعنی قبیلہ از بیچ و مسحیوں میں بات اکھدھ لئے ہیں کہ ہم بھذنیں سے ہی تھی ہے ایک ایسا لڑکے روف

ایک سائز کس پر لے جاتے ہے پہلا طرف ہوتے ہیں تو دوسرا انسن ہوتا ہے جو سارا طرف ہوتے ہیں اسی طبقہ ہے
لذا ہر دو طرف کا برابر ہوتا ہے ابھی اپنے بادھہ میں ہے مگر طرف کو سوال کیں ہیں طرف قران مجید یا خدا تعالیٰ کے
لئے قرآن میں باخود خود طرف ہے مگر اپنی آخری میل کی ایک حد تک میں ہے بچھوڑنے پر شدید یا ادنیں العلیٰ یعنی ہمیں لاگں
والا کسی سے یا قرآن مجید سے باعیوب بیٹھا کے فریں ہے باخود خود طرف کو رسمی انکشاف کوں کی جس کی پہلو ہے تو کتاب کس پہلو کی
ہے ایک ملائیں گے پھر ایسکی آخری محل ویہی ہے قرآن کے بعد کوئی کتاب آئندہ دنیہ پر خود طرف کے بعد کوئی
نی تحریر نہ ادا اللہ کی طرف سے آخری ہدیٰ آپکے ہون کردار سے تحریر رہتا ہے وہ دس کی راستے سے تحریر رہا ہے
یعنی اللطف فلاہی اللہ نے زبان ملی کا تصریح خود طرف کو تکمیل دیا ہے کہ ان کا ذرا کام نہ تھا بلکہ اس نے شیں
کہ اپنی تجھیں تھیں میں پھر اس نے کہ ان کا ذرا کام نہ تھا بلکہ اس نے تصریح دیا ہے۔

جی دہلان قسم راجہ سو والہ رہبر کامل کر خراز اپ جیوں تختے می آرڈ سکندر روا اس مددت کی قسم بارہی چانچل کر اختال کے سچی کس کو کھڑکی کی رفتہ رفتہ گئی اس منی سے شیخان اور سے بارہ کمرہ کن سوار مطلیں باراں کے سمنی گروپیوں اکٹھی ہیں یعنی حد کے کمپ کے پورہ رب تعالیٰ کی طرف سے اس کامل میں گروپیوں افراد پیش ہے گریجی پاٹس کے بعد نہیں ہیں موت پیدا افراد ہاتھے اس سمنی سے اختال کامل رب تعالیٰ پر وہی سمنی میں مردیں یونہم فی طفیلہ نہم یعمہونہ میں بارت مطلوب ہے لاہادی الہ پر اور من یفضل کی جزا یہاں تک آشیں یونہم فرطے ہن سے بخشن قامت میں فرطے ہن سے یعمہونہ میں یعمہ میں کی تحریر پکھلے پارے میں کرچے ہیں یعنی ایسے اولیٰ گروہوں کوہم ان کے حال پر چھڑو چیزیں کرو جو ان اور بیتلان ایں پھر تے رجتے ہیں انسکھل کی تینیں ستر نسیں ہوں۔

جس سے ۱۹۸۶ء کی آنکھیں نور ختمیں بیٹھا
بیکاری کی بہانے کے شیخ ازبلیوں کی طامتہ ہے۔

خلاصہ تفسیر بیان عاشر کتابتے آئن دو تین الفاظ کی دسیع ملک میں خور نہیں کیا کہ جس کی ساخت ایسی دسیع ہے، ملکہ سلطان کی شان و راہبے لور انسوں نے اسی میں بھی خور نہیں کیا کہ ملکن پڑے کون کی موت تپ بے ایگا وقت ہے، امداد اتنا تپ کرتے اسیں کیا جگر کری دقت کب تھی؟ بدیے آخری نبی کو تھیں، پچھے آخری کلب آجی اگراب بھی وہ پوچھتے ہے آئے تو اسکے آجیں گے ابتداء کمل سے سچائیں گے اے محب اب ان لوگوں کے امداد اتنا تپ طول نہ اس کی وجہ پر نہیں کہ تپ کی تخلیقیں کوئی کی ہے بلکہ وجہ صرف یہ ہے کہ اسے اٹھ خالی کردا کہ دنچاہے اصل دعویٰ اس کوئی نہیں ہے سکتا، اب قتل ایسے لوگوں کو کوئی بخوبی جانتے کہ دوسری ایسی سرکشی کمری کیش بنتکتے ہے تین اس امور لئکن کوئی اسیں نہ

فائدہ ملے جن تیات کر کے سے پڑنے والے مسائل ہوئے پر اس طبقہ کو علم و نیت اور علم سائنس بنت اعلیٰ علم ہیں اور اسیں سرفرازت کی کاروباری ملکا بولے کر ان علم کے ذریعہ آئندگانہ زندگی بواریں کی جو دن کا پڑھنا ہے جو ربِ تعالیٰ کی صرفت کا ذریعہ ہے پس پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسی طبقہ کو علم و نیت کے بعد مذکورہ المذاہج و غیرہ میں پہنچنے سبب اشیاء اور آنکھا چاہنے ایسے

عی مالکی کی بھی حقیقی ارجمندیوں میں خور فرمانیا مللت بے ای کے اس طبق تعلیٰ نے قرآن مجید میں جگہ تقدیر علیہ بادی فائدہ ملکوت السموات سے بھی مامسلٰہ الود ماضلِ اللہ من شیء سے بھی۔ میر افان کو وہ ادھ تعلیٰ اپنے اپنے بھائیں بندریوں یا شاہوں وغیرہم کو عطا فرمادیا تھا جن سے بدھ «جوی کرتا ہے کہ یہ طب میرا یہ ملکِ ملکوت پر بقدر صرف رب تعالیٰ کا نام ہے، ہندو اسے دیکھیں اور ان سے تقدیر یہ رب تعالیٰ کو کیا پایا ایں، ایک بولک کے متعلق در شہزادہ ایویتی ملکہم من پیشاہی اور شہزادہ تو تویں الملک من تشاءو و تنزع عالم لکھ میں تشاءو تملکت کے تعلق ارشاد، اول ملم مبتدا و افس مملکوت السموات والا ارض چو تھا کہ دہ بہر غص کو چاہئے کہ اپنی امت کو قرب بچے بلکہ بر ساس کو آخری رأس جانتے اور آخرت کی ہزاری کریں اندھا نیکوں قلائق تربا جلهم میں مامسلٰہ والے ہوئے ہوئے رفتہ رفتہ آئی کہ نہ آیا نسیمیہ از جاذیہ کیہ کہ نہ آیہ سرآمد روزگارے ایسی نعمتی۔ دُرِّ والیتے راز آئی کہ نہ آیہ اگری خیال رہتے تھا اور ملکہ کا نام کرم سرزو ہوں پاچوں اس فاطحہ حضور مطہر آخری نیں اور قرآن مجید آخری کتب حضور اور کے بعد اونٹی نی تھیں قرآن کے بعد تو انی کتاب نیں اب بچوانے کا زوج صرف اور صرف سخندر مطہر اور قرآن مجید جسے ہے قاد دفعہ بھی حدیث سے مامسلٰہ اور جھٹاکا کو نہ ہو، حضور مطہر کو کردہ راست سے عموم ایسا ہو، رب کے کارست اگلی کرم یہ ناگلکن ہے کہ کوئی حضور کے دروازے پر اور وہ کسی اور بگار سے اللہ کی رحمت مامسلٰہ کسی اگلی فیضی حدیث سے مامسلٰہ ہوں۔

بے ان کے واسطے کہ خدا یکو عطا رہا! عاشنا لطف غلو یہ ہوں بے پیغمبر کی بے!!
سما توں فاقہ کوہ جس کے جرسوں کی وجہ سے اس کے کلپن پر گمراہی کی مرکبی وہ کسی محنت نیکی کی نسبت درجاء
تھے ایسے ہم تھیں آنکھوں سے کوئی سلیمانی تھیں، وہ سکھی تھا، وہ من یغضن اللہ سے مامسلٰہ وہ آنکھوں فائدہ
نہ تھے رب گراہ کے وہ ہر بیک بلکہ کامنگی تھے تھے بیداری، دست و کسی رو و قریب نہیں جاؤں اگلہ حقوق اس نے در لڑی
آئی پسیہ قاد و یغفرهم سے مامسلٰہ! توں قاد و یغفرهم تعالیٰ کی مدد سے بے نیاز ہو جاتا ہے اس کے کلپن پر تجوہ
دن یا بندہ جرم پلک لارکو رحاس اس نہ رکارت اس کی اگر فتنہ دہی وہ لفڑی پر اور عذاب کی سسلی پلک پر کرفت، ہبائی
اس کی کمی ظاہر راست بہتی نہ اہمی و یغفرهم سے مامسلٰہ ہو، یکو حضرت امام علیہ السلام کی ایک بے قدس خاطری
کرفت فریلی یہ قہاں «ناسِ رم» نوٹ تج سے والیں آگرائی بلاد میں کسے الامد و بارہ شروع کیا مسح، وہاں فاقہ کوہ
اں کی بے سیکھیں، حج ایلی بیتی کرنسے اور استاد ۲۷ تھیے رب تعالیٰ کا خصیب، اس کا سریمان وہ جس نظر و تمہرے ہے ۲۷
ہونا رب تعالیٰ کا ناسِ رم بے یہ فائدہ میں یغفرهموں سے مامسلٰہ ہو، اس نظر رب تعالیٰ سے قرب تراوہ اسی قدمیں کو سکن
المسین رہا، فریاتِ الابنِ نبکر اللہ متعظمن القلوب

سلا اغتر ارض، بھی پھیل آیے کریں حضورتیِ احمد مسلمات میں خور کرنے کے تعلق ارشاد، اول ملم مبتدا و افس
وہاں فریاتِ الابنِ نبکر اللہ متعظمن القلوب

کیا انسوں نے مروچا کیں اور مال آئیں اور نہیں میں نمود کرنے کے محتوا ارشاد، الولی پرستوں والوں نے کمالیں
ٹھیں اس فرقے بانی کی کیا وجہ ہے۔ جواب داں کا کوباب اگلی اشارہ "تھریں گزوں" کا نامہ بیانات سادات است گردے ہیں
بنت کمر۔ حالت در صفات خداوند کے ہیں ہالم خارجہ خداوند ہمیں ہمیں نہیں ہے تو خداوند اور انہیں ہمیں بدلے ہے خداوند
خداوند تھا۔ بس یہ بناۓ کے لیے طرف بان احتیار فریاد آیا خداوند چیز انہر من انھیں ہیں اور خداوند من مکمل ہے ۷۔

ایں ہوں الظاهر والباطن کاظم اُنہیں رب کی صفت یہ ہے کہ۔

ہے چنان ۸۔ کہ ہر ذہن میں جلوہ آنداز اس پر یہ گھوگھ کہ صورت آج تک ٹاروے سے
باد تھے میں کو نئی ہوں کس چیز سے۔ ایک قدر یہ ہے تجھے سراء نادیو ہے
اس نے خداوند کو رب نے تو ہمیں فریاد آئیں ہمیں دکھا جائیں قدم جاہد حکم من اللہ عنور اور بان ہی فریاد قدجا
حکم پرہان من دبکم و حمل سے سوچی ہاں تے پک خداوند کو بہزادہ ہمیں فریاد قدجا حکم پرہان من دبکم
دوسرے اعتراض رسائل پس اکثرت گاؤ کرہ اپر تھوڑی کا کہ حکمت کے بعد فرید و ماحصلق اللہ ملا اور مطریت ہیں تو گھوگھ
ہے۔

۹۔ جسم سے سوچہ بے وہ تراہدہ ہے۔

اس کی کیا وجہ ہے۔ جواب داں کا کوباب اگلی تحریر سے معلوم ہے پکار گھوگھ کے دو معنی ہیں ایک تھے تھی تے اسیں شالی گئی
چیز میں سے۔ جیل لشکر کی گھوگھ بے وہ سرے باسلط بعلت آجی چیز میں سے مکوت گھوگھ نہیں کی تھی بلکہ مکوت وہ جو باسلط
صرف کن سے ہے ابھوئی ہے مالم احوال وغیرہ اور گھوگھ نہیں کسی سے نہیں ہے بلکہ ایک ایسا نام کہ ملی اوں لطف و غیرہ سے ہاں مال گھوگھ
مودو جو ہے ہماری دعویٰ مکوت ہے اس اکابر جم گھوگھ یعنی آسان دزمیں میں بخش جیسیں مکوت ہیں ایسیں چیزیں گھوگھ ہیں کہ
اگلی تھریں عرض کیا گی ایک تیسرا اعتراض بخط قلمی کہ ہر ایک کی موت وقت مکوت معلوم ہے اس کا تحریر ہے اور ہمہ اگلی مسلم
ہے کہ اس سے تاریخ وقت مکوت کے ہیں ہر ہندو یہ خالی از سے کہ ثالیہ میری موت قیہہ ہے اس خالی سے دلکش و دلپیش ہے اس کا
لکھنی میں درید کر کا ہے اسی لئے ان عرضی کیا کیا و ماحصلق اللہ پرہان کا احق و لمی پیغیر و سے ہے۔
چو تھاقفا کہ رسائل اجلهم کیں ارشاد، اموتهم کیں نہ فریاد آئیں جواب داں کیتھے ہیں وقت مکوت وہ خالی موت کا
وقت ۱۰۔ یادگار کافر اخلاقی خالی کافر اخلاقی خالی کے بیٹے بیٹے ہاں سب نوشان رکھ لے کے لے جائے ۱۱۔ ارشاد، ا
ہست لفڑی، ورجنی، پنچاہ، افسوس، یا قوم یہ خالی نہ کرے کہ تم لفڑی، ورجنی، دیہیں کے نہیں بنت کہ اس کے بیٹے بیٹے کافر قرب آیہ
۱۲۔ ہر کمل کے نہیں زوال ہے سو اعادہ ارشاد، الخالی کے اس کے خالی، رسائل کے کوئی نہیں بنت بلکہ جو مرتبت۔

چو ائمہ راکر ہمیں یہ فوڈا کے کہ تھے زمود پیش ہو زدہ ا

پانچوں اعتراف رسائل ارشاد، افیلی حدیث بعدمیو مسون رسائل بیانی کتاب کیں ارشاد تھیں ہو افرین مید کو
صدیث نہیں کہا جاتے جواب رسائل حدیث الفوی میں ہیں۔ مخفی ایسا میں قرآن مجید ہی شاہل ہے اور خداوند ہیں

کے اوپر جیسے طاہر ہیں بلکہ حسر کے اعلیٰ ادالٰ اصل بکر خود چھپا کی ذات ہے جو کات شال ہے کہ وہ بھی تین چیزوں پر
جو علیحدہ اور کی ذات آپ کی ہو جائیں تو اسے کہتے ہیں اس نے ایسا کتاب فرمایا جائیں تو یہ موم حاصل نہیں ہے اسے
تفصیر صوفیاتہ تقدیر سے ہر چیز بھی کامیاب ہے بلکہ کامیابی کو محکم کیا جاتی ہے کامیابی سادت سے
ویسے کامیاب ہے بلکہ سیست سے حق دلے وگ کامیاب طلاق سے حق جسی کو اتنا دل سے بھاجتے ہیں گریب اسے لوگ
محکم کے ذریعہ مام فیب اشور یعنی مخلکہ کرتے ہیں جس سے ایسیں ایمان والے ایمان ایسے ہے تائبے۔ رب
ذہن اپنے وحشناک نبی ابراهیم ملکوتوں السموات والا رہن ولیکون عن المومنین اللہ تعالیٰ
قیامت اپنے خاص بخوبیوں کو عالم کا محکم کیا ہوت ہے جو بیویوں کا ایسا ہوت ہے کامیابی رہے کامیابی یہ طلاق سے ہوں اور ایمان یہ حمل
میں فتن کیا ہو۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ حق دل کے لئے اتنا دل ہے گریب دل ہوں۔ کامیابی درج ہے مدنظر تعالیٰ ہم کو
حمل یعنی حکمت ازے لور قلب سوسن یعنی نیکی کے جو ایمان سے ایمان سے محروم رہا وہ طفیل کے بھل میں
مر گردن۔ بالآخر اسے کیتے ہے (از درج الہبیان)

يَسْأَلُونَكُمْ عَنِ السَّاعَةِ إِبَانَ هُوَ سَهْنَهَا فَقُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْنِي مَنِي

سوال کرنے چاہیے اب سے تیار ہے حکم کا کہ کہ تھیرنا۔ یہ کافر از اے بکار اس کے سواریں کر ہم اسی کا مدد
تم سے تی سکر کر لے جائیں کہ دو کہ کہ کہ تھی ہے تم نہ سماں اگر اسی کے علم تو یہ رہ رہ کیا اس سے
لَا يُجْلِيهِهَا لَوْقِتَهَا إِلَّا هُوَ نَقْلَتْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا تَأْتِيْكُمْ

کے ہاس پر جیسی نامہ بر سے ٹکڑا من کو دلت پہاڑی کے ٹکڑے بھاری ہے وہ پہاڑ سافل اور زمین کے ڈنے لگی
اسے دو ہے اس کے دلت پہاڑا بکر سے ٹکڑا بھاری پڑ رہی ہے آساؤں اور زمین میں تم ہر دگنے گی

إِلَّا بِعَيْنِكُمْ يَسْأَلُونَكَ كَائِنَكَ حَقِيقَةٌ عَنْهَا فَقُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ

وَمَا تَبَرَّكَ بِهِ مِنْ سَوْالِكُمْ تَجَدِيْنَ مُمْكِنًا تَحْتَ كُلِّ كُلِّ خَوبٍ وَأَنْتَ بِرَأْيِكَ تَجَدِيْنَ مُمْكِنًا كُلِّ مُمْكِنٍ
مُغْرِبًا كُلِّ مُغْرِبٍ تَجَدِيْنَ مُمْكِنًا تَجَدِيْنَ مُمْكِنًا قَوْبَ تَعْقِيْنَ مُمْكِنًا كُلِّ كُلِّ حَمَادَةٍ كُلِّ حَمَادَةٍ

وَلَكُنْ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

اس ہے اطراف کے اور بیکن بہت روپ بھیں ہائی۔
تو اس ہے اس ہے بیکن بہت وگ باتیے ہیں۔

آعلیٰ حق کی تبت نہیں ہائیں یا اس سے پہنچنے کیسے پہنچنے بے پہنچنے ہائیں یہ میں سوچتا رہا انی کی کہ شیوه
تریب۔ اب قیامت لے گئوں کا ہمارے ہے بیکن بھولی قیامت حقیقت کے ذر کے بعد ہائی قیامت بیکن گھر کا ہے
کی کہ موت اور قیامت اور بیکن بھیں ہیں کافر ایمان، ایمان ان کی طرف رہے تو وہ گناہ پوری ہے۔ وہ سرا

تعلیٰ، بھیل آیات شیخی و ملت کا کرتا قاب انسان کے معاشر کو رہے یہ عجیزِ اسلام کے ارہان ہیں جن پر اسلامی مدارت قائم ہے۔ یہ مراعطل: بھیل آیات میں لکھا کیا ہے عجیزِ اسلام کو خودی عجیز سے آنکھیں بند کئے ہوتے ہیں تھلک میں خود کر کے عاقن نہیں پہنچتے اب کارنا خود سرا ایمپیران اور دہائی کو خودی بھیش لست رہتے ہیں کہ قیامت کب؟ اگلی اسی تاریخ نتائیج خواہ کارنا کیا یہکہ عجیزِ اسلام طرانتے کے بعد ان کو کہا کہ سرپر سب سب کیا کہا رہتے ہیں۔

شکن نزول: ہی آئید کر کے نزل کے متعلق دو دو ایسیں ہیں (۱) ایک دفعہ سوراں قریش ہیں میں آخر حضور مسیح کے قرب مدد احتیٰ خود کو روکی خدمت اللہ میں حاضر ہوئے تو ایک ایسا کہ تم آپ کے رشتہوار اور بالآخر قریش یعنی عربوں سے رازکی بات نہیں پہنچالی جاتی اب تم کو جو ہیں کہ وہ قیامت حس سے آپ تم کو راستہ رجی ہیں کہب و کس تاریخ اس دن میں آؤے گی ان کے بہاء بپ میں یہ آئت کریہ ہائل ہوئی (قیریکہ خاتون دریں الجیان مدارک و غیرہ) (۲) اخیر مہد اللہ این عصاں قیامتی ہیں کہ وہ ہی جعل ان کی عجیز لور سول ہیں زیر حضور اور مطہر کی خدمت اللہ میں حاضر ہو کر ہے لے کر اگر آپ یہ نبی ہیں تو فرمائی کہ قیامت کب آتے گی کیونکہ تم کوہ اس کا علم ہے حالانکہ تم نبی نہیں اس کے آنکھیں اپنے کو خود اس کا علم ہوتا ہے اس کے اب میں یہ آئت مذکول ہوئی (کیر روح العالی نور الجیان صلوٰی خاتون ایضاً میں وغیرہ)

تفسیر یسٹلون کے لفاظ میں سوال سے قرآن مجید میں سال کے معنی اگلائی ہیں وصال السال فلات تھر اور پاہماں ہی ہے ویسٹلون کم عن الانفال: بہ پچھے کے متن اوس کے بعد میں آتی ہے میاں۔ متن پوچھا کہ کہاں کے بعد میں آتی ہے اگرچہ پوچھے والے ایک دو کوئی حقیقتیں نکلے یہ سوال پوری قسم کی طرف سے خالی میں میسٹلون اجع ارشاد ہوں خیال رہتے کہ ان کا اس سال مرفقدانی کے طور پر خاک اگر خود نہ تائیں تو تم میں کہ قیامت کی تاریخ کیتے ہو قیامت نکل کوئی نہیں جانتے اور اُرث یہی ہے تم کہیں کہ قیامت امراء الامریکہ میں سے بتے ہیں کے چھات کا حکم ہے ہر ایسا نہیں کہ اسی قبیلہ کی فوجیات سے اس سال صرفقدانی کے قدر کر رہ تھل کے خوف کی وجہ سے عن الصاعته یہ تعلق ہے یسٹلون کے مادت لفظی متن یہیں ہے مذکور یعنی ان رات کا چیخ ہواؤں صر کبھی گھری لئے ہی آتا ہے ترا اسالا میں قیامت کے متن کیوں نکلیں؟ بھروس قائم اور جاہل میں اپنی اپنی جنگیں ہوں کہ مدت شرمند میں بنے اس کا سلبہ کتاب کوئی بھروسی ہے طبقے گایتی وہن جو درجہاں پر اور اس ہوتے کے لئے قتل کے آئینہ ہیں جو کہ نزدیکوں ان سو منوں کو نہیں خود کرے اس میں جگہ بلوے گلائی بر کڑا طیور اور گاہن ہوئے اس سات کا حکم آتے ہے قیامت کا شور ہم ہے خیال رہتے کہ قیامت کے مت ہم ہیں (۱) اسات (۲) قیامت (۳) آتم (۴) مادت (۵) مذکور (۶) اور افس (۷) مذکور (۸) مذکور (۹) مذکور (۱۰) مذکور (۱۱) مذکور (۱۲) مذکور (۱۳) مذکور (۱۴) مذکور (۱۵) مذکور (۱۶) مذکور (۱۷) مذکور (۱۸) مذکور (۱۹) مذکور (۲۰) مذکور (۲۱) مذکور (۲۲) مذکور (۲۳) مذکور (۲۴) مذکور (۲۵) مذکور (۲۶) مذکور (۲۷) مذکور (۲۸) مذکور (۲۹) مذکور (۳۰) مذکور (۳۱) مذکور (۳۲) مذکور (۳۳) مذکور (۳۴) مذکور (۳۵) مذکور (۳۶) مذکور (۳۷) مذکور (۳۸) مذکور (۳۹) مذکور (۴۰) مذکور (۴۱) مذکور (۴۲) مذکور (۴۳) مذکور (۴۴) مذکور (۴۵) مذکور (۴۶) مذکور (۴۷) مذکور (۴۸) مذکور (۴۹) مذکور (۵۰) مذکور (۵۱) مذکور (۵۲) مذکور (۵۳) مذکور (۵۴) مذکور (۵۵) مذکور (۵۶) مذکور (۵۷) مذکور (۵۸) مذکور (۵۹) مذکور (۶۰) مذکور (۶۱) مذکور (۶۲) مذکور (۶۳) مذکور (۶۴) مذکور (۶۵) مذکور (۶۶) مذکور (۶۷) مذکور (۶۸) مذکور (۶۹) مذکور (۷۰) مذکور (۷۱) مذکور (۷۲) مذکور (۷۳) مذکور (۷۴) مذکور (۷۵) مذکور (۷۶) مذکور (۷۷) مذکور (۷۸) مذکور (۷۹) مذکور (۸۰) مذکور (۸۱) مذکور (۸۲) مذکور (۸۳) مذکور (۸۴) مذکور (۸۵) مذکور (۸۶) مذکور (۸۷) مذکور (۸۸) مذکور (۸۹) مذکور (۹۰) مذکور (۹۱) مذکور (۹۲) مذکور (۹۳) مذکور (۹۴) مذکور (۹۵) مذکور (۹۶) مذکور (۹۷) مذکور (۹۸) مذکور (۹۹) مذکور (۱۰۰) مذکور (۱۰۱) مذکور (۱۰۲) مذکور (۱۰۳) مذکور (۱۰۴) مذکور (۱۰۵) مذکور (۱۰۶) مذکور (۱۰۷) مذکور (۱۰۸) مذکور (۱۰۹) مذکور (۱۱۰) مذکور (۱۱۱) مذکور (۱۱۲) مذکور (۱۱۳) مذکور (۱۱۴) مذکور (۱۱۵) مذکور (۱۱۶) مذکور (۱۱۷) مذکور (۱۱۸) مذکور (۱۱۹) مذکور (۱۲۰) مذکور (۱۲۱) مذکور (۱۲۲) مذکور (۱۲۳) مذکور (۱۲۴) مذکور (۱۲۵) مذکور (۱۲۶) مذکور (۱۲۷) مذکور (۱۲۸) مذکور (۱۲۹) مذکور (۱۳۰) مذکور (۱۳۱) مذکور (۱۳۲) مذکور (۱۳۳) مذکور (۱۳۴) مذکور (۱۳۵) مذکور (۱۳۶) مذکور (۱۳۷) مذکور (۱۳۸) مذکور (۱۳۹) مذکور (۱۴۰) مذکور (۱۴۱) مذکور (۱۴۲) مذکور (۱۴۳) مذکور (۱۴۴) مذکور (۱۴۵) مذکور (۱۴۶) مذکور (۱۴۷) مذکور (۱۴۸) مذکور (۱۴۹) مذکور (۱۵۰) مذکور (۱۵۱) مذکور (۱۵۲) مذکور (۱۵۳) مذکور (۱۵۴) مذکور (۱۵۵) مذکور (۱۵۶) مذکور (۱۵۷) مذکور (۱۵۸) مذکور (۱۵۹) مذکور (۱۶۰) مذکور (۱۶۱) مذکور (۱۶۲) مذکور (۱۶۳) مذکور (۱۶۴) مذکور (۱۶۵) مذکور (۱۶۶) مذکور (۱۶۷) مذکور (۱۶۸) مذکور (۱۶۹) مذکور (۱۷۰) مذکور (۱۷۱) مذکور (۱۷۲) مذکور (۱۷۳) مذکور (۱۷۴) مذکور (۱۷۵) مذکور (۱۷۶) مذکور (۱۷۷) مذکور (۱۷۸) مذکور (۱۷۹) مذکور (۱۸۰) مذکور (۱۸۱) مذکور (۱۸۲) مذکور (۱۸۳) مذکور (۱۸۴) مذکور (۱۸۵) مذکور (۱۸۶) مذکور (۱۸۷) مذکور (۱۸۸) مذکور (۱۸۹) مذکور (۱۹۰) مذکور (۱۹۱) مذکور (۱۹۲) مذکور (۱۹۳) مذکور (۱۹۴) مذکور (۱۹۵) مذکور (۱۹۶) مذکور (۱۹۷) مذکور (۱۹۸) مذکور (۱۹۹) مذکور (۲۰۰) مذکور (۲۰۱) مذکور (۲۰۲) مذکور (۲۰۳) مذکور (۲۰۴) مذکور (۲۰۵) مذکور (۲۰۶) مذکور (۲۰۷) مذکور (۲۰۸) مذکور (۲۰۹) مذکور (۲۱۰) مذکور (۲۱۱) مذکور (۲۱۲) مذکور (۲۱۳) مذکور (۲۱۴) مذکور (۲۱۵) مذکور (۲۱۶) مذکور (۲۱۷) مذکور (۲۱۸) مذکور (۲۱۹) مذکور (۲۲۰) مذکور (۲۲۱) مذکور (۲۲۲) مذکور (۲۲۳) مذکور (۲۲۴) مذکور (۲۲۵) مذکور (۲۲۶) مذکور (۲۲۷) مذکور (۲۲۸) مذکور (۲۲۹) مذکور (۲۳۰) مذکور (۲۳۱) مذکور (۲۳۲) مذکور (۲۳۳) مذکور (۲۳۴) مذکور (۲۳۵) مذکور (۲۳۶) مذکور (۲۳۷) مذکور (۲۳۸) مذکور (۲۳۹) مذکور (۲۴۰) مذکور (۲۴۱) مذکور (۲۴۲) مذکور (۲۴۳) مذکور (۲۴۴) مذکور (۲۴۵) مذکور (۲۴۶) مذکور (۲۴۷) مذکور (۲۴۸) مذکور (۲۴۹) مذکور (۲۵۰) مذکور (۲۵۱) مذکور (۲۵۲) مذکور (۲۵۳) مذکور (۲۵۴) مذکور (۲۵۵) مذکور (۲۵۶) مذکور (۲۵۷) مذکور (۲۵۸) مذکور (۲۵۹) مذکور (۲۶۰) مذکور (۲۶۱) مذکور (۲۶۲) مذکور (۲۶۳) مذکور (۲۶۴) مذکور (۲۶۵) مذکور (۲۶۶) مذکور (۲۶۷) مذکور (۲۶۸) مذکور (۲۶۹) مذکور (۲۷۰) مذکور (۲۷۱) مذکور (۲۷۲) مذکور (۲۷۳) مذکور (۲۷۴) مذکور (۲۷۵) مذکور (۲۷۶) مذکور (۲۷۷) مذکور (۲۷۸) مذکور (۲۷۹) مذکور (۲۸۰) مذکور (۲۸۱) مذکور (۲۸۲) مذکور (۲۸۳) مذکور (۲۸۴) مذکور (۲۸۵) مذکور (۲۸۶) مذکور (۲۸۷) مذکور (۲۸۸) مذکور (۲۸۹) مذکور (۲۹۰) مذکور (۲۹۱) مذکور (۲۹۲) مذکور (۲۹۳) مذکور (۲۹۴) مذکور (۲۹۵) مذکور (۲۹۶) مذکور (۲۹۷) مذکور (۲۹۸) مذکور (۲۹۹) مذکور (۳۰۰) مذکور (۳۰۱) مذکور (۳۰۲) مذکور (۳۰۳) مذکور (۳۰۴) مذکور (۳۰۵) مذکور (۳۰۶) مذکور (۳۰۷) مذکور (۳۰۸) مذکور (۳۰۹) مذکور (۳۱۰) مذکور (۳۱۱) مذکور (۳۱۲) مذکور (۳۱۳) مذکور (۳۱۴) مذکور (۳۱۵) مذکور (۳۱۶) مذکور (۳۱۷) مذکور (۳۱۸) مذکور (۳۱۹) مذکور (۳۲۰) مذکور (۳۲۱) مذکور (۳۲۲) مذکور (۳۲۳) مذکور (۳۲۴) مذکور (۳۲۵) مذکور (۳۲۶) مذکور (۳۲۷) مذکور (۳۲۸) مذکور (۳۲۹) مذکور (۳۳۰) مذکور (۳۳۱) مذکور (۳۳۲) مذکور (۳۳۳) مذکور (۳۳۴) مذکور (۳۳۵) مذکور (۳۳۶) مذکور (۳۳۷) مذکور (۳۳۸) مذکور (۳۳۹) مذکور (۳۴۰) مذکور (۳۴۱) مذکور (۳۴۲) مذکور (۳۴۳) مذکور (۳۴۴) مذکور (۳۴۵) مذکور (۳۴۶) مذکور (۳۴۷) مذکور (۳۴۸) مذکور (۳۴۹) مذکور (۳۵۰) مذکور (۳۵۱) مذکور (۳۵۲) مذکور (۳۵۳) مذکور (۳۵۴) مذکور (۳۵۵) مذکور (۳۵۶) مذکور (۳۵۷) مذکور (۳۵۸) مذکور (۳۵۹) مذکور (۳۶۰) مذکور (۳۶۱) مذکور (۳۶۲) مذکور (۳۶۳) مذکور (۳۶۴) مذکور (۳۶۵) مذکور (۳۶۶) مذکور (۳۶۷) مذکور (۳۶۸) مذکور (۳۶۹) مذکور (۳۷۰) مذکور (۳۷۱) مذکور (۳۷۲) مذکور (۳۷۳) مذکور (۳۷۴) مذکور (۳۷۵) مذکور (۳۷۶) مذکور (۳۷۷) مذکور (۳۷۸) مذکور (۳۷۹) مذکور (۳۸۰) مذکور (۳۸۱) مذکور (۳۸۲) مذکور (۳۸۳) مذکور (۳۸۴) مذکور (۳۸۵) مذکور (۳۸۶) مذکور (۳۸۷) مذکور (۳۸۸) مذکور (۳۸۹) مذکور (۳۹۰) مذکور (۳۹۱) مذکور (۳۹۲) مذکور (۳۹۳) مذکور (۳۹۴) مذکور (۳۹۵) مذکور (۳۹۶) مذکور (۳۹۷) مذکور (۳۹۸) مذکور (۳۹۹) مذکور (۴۰۰) مذکور (۴۰۱) مذکور (۴۰۲) مذکور (۴۰۳) مذکور (۴۰۴) مذکور (۴۰۵) مذکور (۴۰۶) مذکور (۴۰۷) مذکور (۴۰۸) مذکور (۴۰۹) مذکور (۴۱۰) مذکور (۴۱۱) مذکور (۴۱۲) مذکور (۴۱۳) مذکور (۴۱۴) مذکور (۴۱۵) مذکور (۴۱۶) مذکور (۴۱۷) مذکور (۴۱۸) مذکور (۴۱۹) مذکور (۴۲۰) مذکور (۴۲۱) مذکور (۴۲۲) مذکور (۴۲۳) مذکور (۴۲۴) مذکور (۴۲۵) مذکور (۴۲۶) مذکور (۴۲۷) مذکور (۴۲۸) مذکور (۴۲۹) مذکور (۴۳۰) مذکور (۴۳۱) مذکور (۴۳۲) مذکور (۴۳۳) مذکور (۴۳۴) مذکور (۴۳۵) مذکور (۴۳۶) مذکور (۴۳۷) مذکور (۴۳۸) مذکور (۴۳۹) مذکور (۴۴۰) مذکور (۴۴۱) مذکور (۴۴۲) مذکور (۴۴۳) مذکور (۴۴۴) مذکور (۴۴۵) مذکور (۴۴۶) مذکور (۴۴۷) مذکور (۴۴۸) مذکور (۴۴۹) مذکور (۴۴۱۰) مذکور (۴۴۱۱) مذکور (۴۴۱۲) مذکور (۴۴۱۳) مذکور (۴۴۱۴) مذکور (۴۴۱۵) مذکور (۴۴۱۶) مذکور (۴۴۱۷) مذکور (۴۴۱۸) مذکور (۴۴۱۹) مذکور (۴۴۲۰) مذکور (۴۴۲۱) مذکور (۴۴۲۲) مذکور (۴۴۲۳) مذکور (۴۴۲۴) مذکور (۴۴۲۵) مذکور (۴۴۲۶) مذکور (۴۴۲۷) مذکور (۴۴۲۸) مذکور (۴۴۲۹) مذکور (۴۴۳۰) مذکور (۴۴۳۱) مذکور (۴۴۳۲) مذکور (۴۴۳۳) مذکور (۴۴۳۴) مذکور (۴۴۳۵) مذکور (۴۴۳۶) مذکور (۴۴۳۷) مذکور (۴۴۳۸) مذکور (۴۴۳۹) مذکور (۴۴۳۱۰) مذکور (۴۴۳۱۱) مذکور (۴۴۳۱۲) مذکور (۴۴۳۱۳) مذکور (۴۴۳۱۴) مذکور (۴۴۳۱۵) مذکور (۴۴۳۱۶) مذکور (۴۴۳۱۷) مذکور (۴۴۳۱۸) مذکور (۴۴۳۱۹) مذکور (۴۴۳۲۰) مذکور (۴۴۳۲۱) مذکور (۴۴۳۲۲) مذکور (۴۴۳۲۳) مذکور (۴۴۳۲۴) مذکور (۴۴۳۲۵) مذکور (۴۴۳۲۶) مذکور (۴۴۳۲۷) مذکور (۴۴۳۲۸) مذکور (۴۴۳۲۹) مذکور (۴۴۳۳۰) مذکور (۴۴۳۳۱) مذکور (۴۴۳۳۲) مذکور (۴۴۳۳۳) مذکور (۴۴۳۳۴) مذکور (۴۴۳۳۵) مذکور (۴۴۳۳۶) مذکور (۴۴۳۳۷) مذکور (۴۴۳۳۸) مذکور (۴۴۳۳۹) مذکور (۴۴۳۳۱۰) مذکور (۴۴۳۳۱۱) مذکور (۴۴۳۳۱۲) مذکور (۴۴۳۳۱۳) مذکور (۴۴۳۳۱۴) مذکور (۴۴۳۳۱۵) مذکور (۴۴۳۳۱۶) مذکور (۴۴۳۳۱۷) مذکور (۴۴۳۳۱۸) مذکور (۴۴۳۳۱۹) مذکور (۴۴۳۳۲۰) مذکور (۴۴۳۳۲۱) مذکور (۴۴۳۳۲۲) مذکور (۴۴۳۳۲۳) مذکور (۴۴۳۳۲۴) مذکور (۴۴۳۳۲۵) مذکور (۴۴۳۳۲۶) مذکور (۴۴۳۳۲۷) مذکور (۴۴۳۳۲۸) مذکور (۴۴۳۳۲۹) مذکور (۴۴۳۳۳۰) مذکور (۴۴۳۳۳۱) مذکور (۴۴۳۳۳۲) مذکور (۴۴۳۳۳۳) مذکور (۴۴۳۳۳۴) مذکور (۴۴۳۳۳۵) مذکور (۴۴۳۳۳۶) مذکور (۴۴۳۳۳۷) مذکور (۴۴۳۳۳۸) مذکور (۴۴۳۳۳۹) مذکور (۴۴۳۳۳۱۰) مذکور (۴۴۳۳۳۱۱) مذکور (۴۴۳۳۳۱۲) مذکور (۴۴۳۳۳۱۳) مذکور (۴۴۳۳۳۱۴) مذکور (۴۴۳۳۳۱۵) مذکور (۴۴۳۳۳۱۶) مذکور (۴۴۳۳۳۱۷) مذکور (۴۴۳۳۳۱۸) مذکور (۴۴۳۳۳۱۹) مذکور (۴۴۳۳۳۲۰) مذکور (۴۴۳۳۳۲۱) مذکور (۴۴۳۳۳۲۲) مذکور (۴۴۳۳۳۲۳) مذکور (۴۴۳۳۳۲۴) مذکور (۴۴۳۳۳۲۵) مذکور (۴۴۳۳۳۲۶) مذکور (۴۴۳۳۳۲۷) مذکور (۴۴۳۳۳۲۸) مذکور (۴۴۳۳۳۲۹) مذکور (۴۴۳۳۳۳۰) مذکور (۴۴۳۳۳۳۱) مذکور (۴۴۳۳۳۳۲) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳) مذکور (۴۴۳۳۳۳۴) مذکور (۴۴۳۳۳۳۵) مذکور (۴۴۳۳۳۳۶) مذکور (۴۴۳۳۳۳۷) مذکور (۴۴۳۳۳۳۸) مذکور (۴۴۳۳۳۳۹) مذکور (۴۴۳۳۳۳۱۰) مذکور (۴۴۳۳۳۳۱۱) مذکور (۴۴۳۳۳۳۱۲) مذکور (۴۴۳۳۳۳۱۳) مذکور (۴۴۳۳۳۳۱۴) مذکور (۴۴۳۳۳۳۱۵) مذکور (۴۴۳۳۳۳۱۶) مذکور (۴۴۳۳۳۳۱۷) مذکور (۴۴۳۳۳۳۱۸) مذکور (۴۴۳۳۳۳۱۹) مذکور (۴۴۳۳۳۳۲۰) مذکور (۴۴۳۳۳۳۲۱) مذکور (۴۴۳۳۳۳۲۲) مذکور (۴۴۳۳۳۳۲۳) مذکور (۴۴۳۳۳۳۲۴) مذکور (۴۴۳۳۳۳۲۵) مذکور (۴۴۳۳۳۳۲۶) مذکور (۴۴۳۳۳۳۲۷) مذکور (۴۴۳۳۳۳۲۸) مذکور (۴۴۳۳۳۳۲۹) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۰) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۱) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۲) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۴) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۵) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۶) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۷) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۸) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۹) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۱۰) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۱۱) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۱۲) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۱۳) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۱۴) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۱۵) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۱۶) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۱۷) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۱۸) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۱۹) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۲۰) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۲۱) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۲۲) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۲۳) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۲۴) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۲۵) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۲۶) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۲۷) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۲۸) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۲۹) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۰) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۱) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۲) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۴) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۵) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۶) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۷) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۸) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۹) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۱۰) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۱۱) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۲) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۳) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۴) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۵) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۶) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۷) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۸) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۹) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۰) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۱) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۲) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۳) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۴) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۵) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۶) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۷) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۸) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۹) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۳۰) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۳۱) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۳۲) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۴) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۵) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۶) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۷) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۸) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۹) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۰) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۱) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۲) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۳) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۴) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۵) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۶) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۷) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۸) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۹) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۰) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۱) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۲) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۳) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۴) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۵) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۶) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۷) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۸) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۹) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۳۰) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۳۱) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۳۲) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۴) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۵) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۶) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۷) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۸) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۹) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۰) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۱) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۲) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۳) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۴) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۵) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۶) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۷) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۸) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۱۹) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۰) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۱) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۲) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۳) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳۳۳۲۴) مذکور (۴۴۳۳۳۳۳

کی

سے

ہے

کی

سے

کے

میں

کے

تقلیل تھی الگویت و لارض ہے بارہت یا اتنی ہے جس میں قیامت کی علیحدگی دوست کر کے دلایا جائیں الیاں
ہے یعنی کافر تو قیامت کو حقیقی ایسا کے خلاف کرنے میں مشکل ہیں گراں کی بیویت کی جانب ہے کہ "ہالہ میں فرشتہ ہے
نئی میں موگن جن اور قائم چاؤروں پر بحداری ہے کہ سب انگی سے اس کی رشتے سے کاپ دینے پر ایسا تمدح ہے
کہ قیامت پیچے کی وجہ سے سب پر بحداری ہے جس آفت کے آئے کامیون اوس کا وقت ہے علم و دوہستہ بحداری طومون واقعی
ہے واپسی مطلب ہے کہ جب قیامت آؤے گی تو آئیں اس کو اور نئی پر بدل دیا گی کہ قائم جس قیادت اور اہل اس کے
حکمے ایجادوں کے نئی تبدیل کردی جائے گی تاکہ بخوبیوں کے چار سوچ بے خوار ہے قدر بوجانیں گے اس کا
صلاب ان بھی ہو کے جس نہیں (معنی الحعل) آہل اور نئیں سے رہیوں تیار کے رہنے والے ہیں جو خود وہی لا تاثیر کشم لا
بختتہ پر فرمائیں ایسا یا ایسا کہ نہ کہ فرمائیں کہیں ہے متعلق طبقہ جملے ہے جس میں قیامت کو درستی شان ہنالی گئی ہے حکم
میں خلاط کا فرائم سے ہے تاکہ مودودہ کلام سے نہ مولوں سے کیوں کہ قیامت مدد و تقویٰ مندوں آئے گی کہ اس وقت موس
سارے وہلت پاپکے ہوں تاکہ دن خود کے نہ کار کر کیں میں سے کوئی بھی اسی وقت دو کام بختتہ اور فجاعت
و دلوں ایام میں ہیں۔ معنی اہل، جس کی تحریک طیاری ہے ہوئی تھی قافیوں ہن و ان پر قیامت اہل کوئے گی جس کی آمد کی
کوئی نیاز نہ ہے تو کہ مودودہ کلام سے پہلے مذکوٰۃ قیامت سے ہم خاہروں ہیں گی خدا کے سی طیں میں دے کے مقدم
یہ ہے کہ اگر میں اس کا وقت ہنڈوں آپ کا پسند درتے گی اور ارادوں ہیں ہے کہ اہل کوئے گی خدا کے طلاق یہی کر سکا
ہوں اسی وجہ سے لا تاثیر کشم ارشاد و اکابر قیامت کا نار کے لئے اہل کے لئے خدا کے طلاق اور خاص خدام کے لئے اہل
شیں جنہیں اس کا وقت ہنڈا یا یات یہستلوں نکے کانک حصہ میں ہے ہمارت کا نار کی درستی جنات و مان کرنے
کے لئے کفایہ یا بطلتے یہستلوں کی وہی حقیقت ہے جو اسکی کمک پر عرض کی ہے تھی صفحی مولان فضل محدث شیخ ہے
اس کا مصدر فضل و علامة ہے۔ معنی بیک کہ اس حقیقت کو خدا کل میں خود کرناں میں مہمان رہا ہے جسی کتاب

فَلَمْ تَسْتَلِوا مِنْ فِي رَبِّ سَامِعٍ حُضُورٍ عَنِ الْأَعْشَارِ يَهُوَ حِيثُ أَعْيُّدُنَا

اسی سے ہے اعفاف الشارب نہ تھیں جو خدا کے سنت شالیں ہیں اسی لئے اس کے بعد من ارشاد ہوا وہ طمکے بحدب آئی ہے کہ مگن (دعا) الیاں اپنہاں اعلان میں ہے اینی کپسے پر اُنگلیاں کو دلت ایسے پر جو رہے ہے جیسے گو کر اپنے لائے خوب تھیں کبھی مہانت ہے والا کسی میں غور کر کے، حلوم کر لایا ہے اور ویہ تھات کے تھال ہے کوئی جو بھی بھٹ میا جائش دلا کل سے معلوم کی جاوے وہ ہے شریعت اس کا انداز ہر کوئی فردی ہے اور لازم ملائک مکتبت یہ ہے اُن علم قیامت طریقہ میں ہے جس کا غیر اسے چھپانا ضروری ہے اس وجہ سے یہاں حضنی برقرار ہو یا اسی منظر قریبی کی ایساں فریادیں میں میں اور عشاور ایسا فرقی طیل میں رہے تھیں کہ اس سے ملیں ہیں مولیں یعنی مجتہدین میلان کرتے وہاں کو اپنے قرآن آپے ان مکان اسی حضیبا، اگرچہ پرہامیں ہے اس صورت میں عذر کا حقیق۔ سو لوگ ہے ہے اور سنی کے بعد ہم کو یہ شہنشہ یا لوگ آپ ہے اس قیامت کے تھلکی ایسے پر جو رہے ہیں کوئا آپ اسی جو مستحق مولیں ہیں اسیں تھاںیں دیں گے کھاںکل آپ ہاں سے اعلان ہی کیا ہے کہ وہ اگرچہ آپ کے قیامت وارہیں کوڑوں اپنی طور پر آپ سے ہمھی وارہیں اکبر محلی (یا ان دنیہ) یا دوسروں

نکری سید ناصر اللہ این جہاں اور قیادے سے مددی ہے (محال) اچلہ اور شماک لے فریاک کرنی۔ مخفی مسرور اور خوش بے عین رہ تو کیوں پات اس طرح ایسے بھی ہیں کہ کوئا آپ اس سال سے بھتی خوش ہیں، اصلی طبیل رہت گا اس آئندہ ایک سال کو وہ خیریں فریاک کیا تو وہ خدی اس کا حباب دیا گیا ایسا علمہ اعتمادیں اور وہ اقل انصار کے لئے ہے اور یہ دوسرا سال قیامت کے خاص مصادیق پر بھی کئے جو قابل ہیں (محال) اقل انصار علمہ اعتماد

جنگل اسے تھیں۔ اسے تھیں کہ اپنے مالاگا اپنے قیامت کے متعلق بھیجتے ہیں کہ وہ کب تک کے لئے تمہیں ہوئی ہوئی ہے اُن
تکوں کب وہ کام آپ ان بولنوں کو دو اپ۔ سو جس کو قیامت کے وقت کا علم صرف ہیرے زینب کے پیغام ہے جسے اپنے چاہے
پڑھنے والی امامتائی کی بندے اور علاحدگان نہیں کہ اپنی حکم اپنے حساب دلائل طبیعت معلوم کر سکے اسرار ایسے
ہے بتے تھے خلائق کی سخن کہ ملک کا وقت بیکھر سید رازیں اور اصحاب اے اللہ تعالیٰ حق مقرر و قوت برخیز اگلوں کو جتنا خواہ
فرود اُن قیامت ایسی وجہ سے آسمان و زمین و اولوں پر بھاری پہنچ کر اس کے وقت کا ملک نہیں کیا گی اس پر ملک فیکا آتا ہے جنی
ہو گر، آتے کوتوت معلوم شد و تباہ و بحثہ ناک ہوئی جسے کافر اور قیامت صرف تم پر گوئے گی اور اپنے کو تو گئی کی کو لوگ
اپنے نام ملن میں مشکل ہوں گے اُن قیامت آج ہوتی گی اگر میں اس کے وقت کا ملک گزوں اور دشمنی کو اتنی بھاری رہے نہ
اپنے اپنے بات ادا کرنی کے خلاف ہے یہ لوگ اپ سے قیامت کا وقت ایسے ہے جسے ہے کہاں کو آپسی اس کی بہت تحقیق کر
رکھی ہے والا جس فوراً کے بعد وہ تجھیں سے اسے معلوم کرائے ہوں کی اسلامی فرقہ بارہ یادوں والے لوگ اپ سے ایسے
بچتے ہیں کہ کجا آپ ان پر جاؤ۔ اسی سبب میں افسوس تھا کہ اس کے آپ فردوں کو قیامت کا علم انتہا خالی کے پہاڑ ہے وہی
پڑھنے و قرآنی طور پر نہ تھا۔ تو جس لارکو کوئی اپنی حکم اپنے علم حساب سے اس کا پڑھنیں گا اسکا آخر تو لوگ یہ راجحت
نہیں تھا اس کا ملک کر دیتے ہیں کہ کوئی وقت ہی نہیں، اس کوئی اسے اسرار ایسے میں سے نہیں مانا کوئی کہتا ہے کہ وقت
قیامت کا ملک اس کا نہ ہوتا۔ اسی نسبت سے اونٹا جاؤ گی کیسے یہ سب علاحدگان کے خلاف ہیں۔

طیل رہ کر علم تیامت کے متعلق خلاں اسنت میں انکاٹ بے یام ملادا لال حصے کئے چیز کھنڈ رہیں ویساں
کے وقت کام نشیں آیا آزادہ حضرات اس سبی یات کے کاری عین سے دل بکالتے ہیں مگر مختفیں جادو لور مثال کر رہ

فریبے چیز کے حضور اور رکوی طلب بھی مغلوب اُن حضرات کے ولاکی بست قویی پر ہم تھم قیامت کی تحقیق اپنی تکب جائے۔ الحسن حصہ اول میں کروی ہے وہاں ملاد فرمادیں اپنے کوچک کو اس آئندہ اور اس سمجھی باقی آیات میں ایک لفڑی اپنی بھائی، جس سے اس طبق کی لفڑی ہے جس اُن طبق میں طلاق اپنی فرمادیں اپنے کوچک ہمارا اپنی اس ایامیت نامن صرف اللہ کی کیاں ہے۔ (2) قیامت کو اس سے وقت اللہ تعالیٰ ہی تھا جو فرماتے گا اُن قیامت اپنے کوئی ہے لے کے وجہ سے آمان و زمین میں بھاری ہے۔ (4) قیامت الہافت آرے کی کفاری ان چاروں یا اُن سے یہ سُن مضمون ہو گا کہ حضور کو اس کو حلم نہیں دیا گی بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ خواہ کوئی نہیں ممکن فرمادیا گا کہ یہ ملم شریعت نہیں جس کی ایسا عت کی جاوے والی چیز ہے۔ تھس کا یہ چنان تھا، ورنی ہے اگر اسے مثلث فرمادیا کیجئے اس کے بھارتی اسے نہیں کی جو ہوئے تیرز ہوئے اپنا گذشتہ تھا۔

اس کے طور پر بہت لاکی قائم ہیں ((۱) فرمائی جس میں اور قیامت ان دو علی ہوئی الگیں کی طرف چیز (۲) حضور نے ایک گھنی میں قیامت تھی کہ الدافت من و میں تفصیل اور برآمدہ بیان قبول نہ کیا اس میں آخوندی الحدیہ کا ایسی ایں قیامت توں ایں ۶۷ نصیحہ اور ستر حلقات قیامت اس تحلیل سے بیان فراہم کر آئیں کہ سکھوں کو ایسی قیامت نہیں آئیں کیونکہ ایسی نہ، بال آیا۔ سورج مطہب سے اولاد چڑھن ملکوں خاہیوں کو سکھی جیسا کہ اسلام تحریف لائے (۴) حضور اور نبی قیامت کا انہا بنا کر جسد کے دامن قائم ہوئی تو شہنشاہ (۵) ملک شہودی ہے کہ حضور اور ستر حلقات قیامت لا ایسیت بھی ہے زیرا کہ عمر میں تو اے کی آئینہ بھی بتایا کہ دہومن تاریخ بھی با شر و کاء، ان آرے کی وفات در رسول (اطمیت)، در ماتلبے سر بیٹا اس کے بھی الشادات موجود ہیں۔ (۶) ایک بڑا گ فرمائی جس کی بصیرت اللہ تعالیٰ عزوجل جسمِ الرحیم کے سوری ملکوں بعد جو تدبیح صدی کے طور پر تاریخ ہیں اور سوری ملک صدی سے پہلی سوری میں بعد قیامت توے گی (۷) فرمایا ہے۔ کہ جو شہنشاہ کے مقابلہ میں یہی قیامت کی دادت اسی ہے بیتے صدر کے وقت سے فرب آتاب کی دادت (عفاری مسلم من میں حضرت علی (۸) فرمائے ہیں۔ ملک دیتا کہ اپنی دیتا کی میراث جاری میں ہے ہم پختے ہیں اس میں پیدا ہوئے۔ (۹) صفتِ علی و فخرِ عالم اولیاء اللہ نے اثارات غیرہ سے قیامت کے قیام کی تذکرہ بتایا ہے تمہاری کے بھنگ کے لئے ملپھن در کاربے سبل فتحی در جعل ملے علم قیامت کے حقیقت سے تفصیل کرکوئی ہے۔ نامذکے اقوال ان کے حملات لئے ہیں، سرمالِ قوتی یہ قیمت کہ اندھی میں ملک اور حضور ہلہلہ کوں معلوم نہیں کی طرح قیامت، ملک بھی طافریا ملک اس کا تمدد اعلان سے منع فریباں تیزی میں اسی ملکان سے رہا گا یا۔

فائدہ کے اس آمادگر سے پڑنا کہ مسائل ہوئے۔ سرافا کہہ ہے، پہ بکار و سال کی حیثیت پر پچھلائی کی جائے۔ لفظ اعلیٰ ہے، لیکن نئی سے پوچھنے والا کمال و اب اور تعریف لا حق ہو گئے ہے، لیکن سے یہ پیش و الائچہ کا مانیج ہے، یعنی مسئلہ و نونکے سے مسئلہ ہوا۔ دیکھو قرآن کرم نے مومن کے سوالات بھی تقلیل فتنے و یستلاؤنک عن المعیض را پیدا کیے۔ ویستلاؤنک ماڈل یقوند فری، مگر ہب تسلیل خوش جواب دے دے گے۔ یہ مسئلہ کو کسی کو تقلیل فریلان ہے، تکب کے لئے اند تقلیل ایسی نیت تنصیب کرے۔ وہ سرافا کہہ ہے، یہ ناکہ سال سے کپٹا ہے۔ قادار مدد سال ضرور کرنا ہا ہے۔ یہ آمادہ ایمان مر معاہدے مسائل ہوا۔ سرافا کہہ، ہم تیار استاذ تقلیل کے نئے غاصبے اسے مل

محض حل ملم سب سے بھی جان سکتے تاکہ لامعا علمہ کے انہماں سے ماضی و اکر انہماں سے آتا ہے تو کوئی طم قیامت طموحی نہ رہے تھا۔ پوچھا تھا نہ کہ اللہ تعالیٰ نے طم قیامت حضور نبی کو طرفیاً حضور الطلاق کی بائیتی ہیں یہ فائدہ علمہ اعترافی فیصلے سے ماضی ہوا کیونکہ یہاں بواب میں لامعا علمہ کاں فریباً یا نزد عصت اللہ یا عذر العلمنین نہیں ارشاد ہوا بلکہ ارشاد ہوا کیونکہ تحریر میں ارشاد ہوا و معتذہ مفاتح الفیض پاچھوں فیصلہ فیصلہ سے ماضی ہوا اس نہ کجی تھی رہے کی ابھی اس کے وقت کا انداز ہوا کیونکہ فیصلہ و عمنہ لا یجلیها لوقتها۔ بعفتہ فیصلے سے ماضی ہوا اس نہوت جانہا جاوے تو وہ اپاٹک کیتے رہے۔ پھٹالا مدنگی کی تکشیپا ہوا ہوا عالت بھاری اگر تھا ہے فائدہ تقلیل فی السموت سے ماضی ہوا سوالوں فیصلہ فیصلہ و مرف کفار و جن و اس پر فاتح ہو گئی اس وقت روشنہ نہیں یہ کوئی اللہ کے کنے والاذ ہو کیونکہ فائدہ لا تاثیکم کم فیصلے سے ماضی ہوا کہ اس میں خلاب لکھا ہے۔ آنکھوں فائدہ نہیں تھی موسیٰ کے لئے کوئی اکٹ بخیلیں اپاٹک شیں وہ ہم یاد رہتا ہے لا اد لا تاثیکم لا بفتہ سے اشارہ ماضی ہوا افراطی افل اگر وہ سال ہم بیمارہ کر مرت تو اس کی سوت اپاٹک کہ وہ اس وہ اس میں ہے اور وہ اسکے عجیب رہتا ہے رب کی طرف توجہ نہیں وہ کہہ من ماقبل اپری ہائیکل ہو کر مرت بھروس کی مدت اپاٹک میں کہ وہ اس تیار رہتا ہے۔ تو اس فائدہ طما تھالا ہو۔ طم شیعیت شادست کے انہیں نہ طریقہ کے مسائل لعلی طور مقال اشاعت نہیں ان تاچپانہاں سے حضور کھاڑک ضاری ہے فائدہ علمہ اعترافی اور حضی عدھیا سے ماضی ہوا اس لئے رب کی ہمچیز حضور کی اپنی ہے تاکہن ہے کہ کوئی بھی قائل مطابق ہو۔ حضور کو محظی کی کئی ہو یہ فائدہ رب فیصلے سے ماضی ہوا کیوں کھیر۔

پسلا اعتراف اس گفتہ کردے سے معلوم ہوا کہ حضور اور نبی کو طم قیامت نہیں دیا یا کیونکہ اللادعک لے لے بے اک حضور کو طم قیامت یا ایجادہ اتنا کے متعلق ورستہ: دوں بہر تم لوگ حضور ہوڑ کو طم غائب کلی کیسے تھے۔ جو اسی اس اعتراف نہ ہوا اپنی تحریر سے معلوم ہو چکا کہ آئیے کہ دوں میں ایک لفڑا بھی ایسا نہیں جس سے حضور کو طم دیتے یعنی کی تو تارتہ: دل لا اعلم یا مالا عطیمت نہیں فریباً یا اسی اللادعک لے ہے گی کہ حضور اونت کیتے ہے یعنی طم قیامت صرف افسک کیاں ہے حضور الور کو طم قیامت ہے حضور کے پاس طم قیامت نہیں قیام مل کیا ہو اب اس قسم کے حصر قرآن یہید میں سمجھتے ہیں، کیونکہ ہماری کتاب جاؤ گئی۔ ۲۔ یہ کا متعدد ہے کہ طم قیامت طوم ڈریوں میں سے نہیں جس کی میں ایاخت کوں بلکہ طوم ایسیں سے نہیں جس کے اکماری اپیزٹ نہیں قیام طم قیامت بدوں کے حمل و حلب سے ماضی نہیں ہے تاکہ آئڑانہ ہی ہاٹی ہے ہو صاحب اسرار کو یا جا ہائے۔ وہ سر اعتراف اس نہیں یہ کیونکہ ارشاد ہوا کر قیامت کو اس کے وقت پریش نہیں کرے کاہر طم رب تعالیٰ کی کرتا ہے قیامت کی نیا خصوصیت ہے۔ جو اسی اس قیامت کو اس کے وقت پریش نہیں کرے کاہر طم رب تعالیٰ کی کرتا ہے قیامت کی نیا خصوصیت ہے۔ مل مل ہم تھدھی ہے کہ قیامت کو آخر نہ کوں گاں مطابق نہیں کیا ہوئے گا، تو اکار قائم ہو رہی طاہر کی ہدایتی تھی، مغل جا سکی تھا۔ جات کی اس لئے آکے ارشاد ہوا اکر وہ اپاٹک تو۔ کی۔ تیر اعتراف اس قرآن مجید ہو رہ سری اعلیٰ کیوں

نے قیامت کی خبر سے ای۔ حضور ﷺ نے مسلمات سے اسے بذیرہ شن کی طن خاہر فراہدا کرو اپنے اپنے اہل دین پکریں کام کیے گئے درست ہو اک لاقاتی حکم لا بد تھے جو اب میں اعتراف کے وہ اب ہیں ایک یہ کہیے اطالب ان کلمہ سے ہے جو ز قیامت کو مانتے ہیں نہ میں کوئی دن کی خوبی کوون کے لئے قیامت دلچی اپنے ہو گئی کہ بے شان بے ملنا آجاتے ہیں۔

وہ سریے یہ کہ کلمہ ہے قیامت تسلی کی خوبی ملامت اس کا قریب ظاہر کرنی کی محاس کی تو ادھار پر جو گی دب کر تو اس سے یہاں کلے بے خوبی ہے جسی کہ کوئی اپنے جاہدوں کی کھلڑی درست کر بہا کا کوئی آج کا کب کو کیہ کہ اخبار بہ کاملی صحن بولی کھدا ہو اگر کیا جائے میں صور پر بکھے گئے گدھ اس کا قریب ظاہر ہو کا جس اس کی تم اپنے کسکھے چو چا اعتراف اس اس ہے کہ میں ایک سال کو درود کیوں بیان کیا گی یوں مسلسلون کعن الصاعتمہ اور ہر یوں مسلسلون کعنها اس تکارو سے کیا تاکہ جو اب میں اعتراف کے نواب ایگی قیامت سے معلوم ہو گے کہ پہلے ان ۷ سال کا ذرا برا یوں مسلسلون کعن الصاعتمہ برلن کے اصرار اور ضرورت ہو اک وہ ایسے یہیں مدد اور کے پوچھتے ہیں اُر بھے آپ اپنے تباہیز کے اپنے ان کے سال میں قیامت کا کرو اپنے اچھوڑ مرے ملامت قیامت اصرار قیامت فرم میں راتوں کے پوچھتے ہیں «ر

۷۰۴- وہ بھی قیامت کی تائیں پوچھتے ہیں جسی قیامت کے سرست رازی خوار بے قائد شنیں سے اس سوال درج اب فی ایمت تباہیز کے نہ ہے پاچھوں اعتراف نہ ملے بکیں فریلا ایک قیامت گھاؤں اور زمین پر بھاری ہے تاکہ وہ گھاؤ نہ ہے کہ آدمیوں نہ ہوں۔ جواب ظاہر ہے کہ آدمیوں اور زمین سے مراد ہاں کے گھاؤ نہ ہے جس دن اس سب سے ہی بھاری ہے اس نے سب ہی ڈاکر ہے جسی گھے ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد آدمان و زمین ہی ہوں۔

قیامت و خوف ان کو ہی ہے کوئک اس نے اس سب پر ہی افت آئے گی کہ آسمان پھٹ جائیں گے لئے شنیں تو زمیں ہارے ہوں۔

اسن، آسمان میں سورتے اشیں غوثی و غم نہ گلزار اس سب سی کہے۔ پھر اعتراف ہے جو ہبہ شریف میں بے کمی باہر گئی محبوب میں جو بیل میں اسلام ملی انسان میں آئے چدھوں کے ان میں سے ایک یہ تھا۔ متن الصاعتمہ قیامت اب ہے تو حضور نے جواب میں فریلا ما المسوؤل عنہا باعلم من الصافی یعنی سال کرخواں سے مسئلہ زور اس نے چاہتا اس حدیث سے معلوم ہو اک حضور اور کے مطہر قیامت نہیں وہ حدیث اس ۷۰۴ کی شرح بتا رہی ہے کہ حسرہ قیامت کا لکم نہیں۔ جواب نہ میں اس کا جواب حضور اور کاشی مغلکو اہمیں اس حدیث کی شرح میں ہے جس احمد بن حنبل میں کہتے ہیں یہاں اعکس کیوں کو کہ حضور اور سے جواب میں یہ فرمایا کہ اسلام میں میں یاد کیوں اگئی، ایجادت قابل جس میں ہم کی غلی میں بلکہ زیادتی ملکی لئی ہے مطالبہ ہے کہ اے جیل قیامت کا لکم کہ ہی ہے کہ تو ہمیں مجھے تم سے زیادہ علم نہیں تم بھی میں یہ سال کر کے اس سرست راز کا ظاہر نہ کرو اسی نے کہ جو بیل میں اسلام سے عرض ہے اس اخبار نے عن اصول اپنا اچھا سوہن اس کی تباہیں ہی تباہ۔ جبکہ سب حضور اور لے شایدیں تاکیں تباہیں و اتفق سے تی چھی ہاتھی نہ

ٹلا اتفق سے نہیں ساتوں اعتراف قیامت کا لان پکیاں جزو اور کاٹے پھر اسے سامنے سات کوئی کھتے ہیں سامنے کیں ہیں تھیں تھوڑا کوئی بھرپوڑا کوئی بھرپوڑا ملعلی وہ ہم درست کیے ہوں جواب نے اس لئے کہ قیامت پان بھیں قائم ہو جو بے کی اس لئے کہ مومنوں کو وہ نہ بہت پھونا بھوسی ہو گا وہ اس لئے کہ تباہیم کا احباب است ھو۔ وہ وقت میں یا

بہب کام جان اس سات فریباں اکلی دست سے

آفسیر صوفیات: قیامت دھن کی بے جسلی لور رحلی قیامت ہے جس میں ہیں۔ قیامت صفری ہیں جوہی قیامت ہے بر
صحری کی موت سے فریبی ہے جس نے سور گیا اس کی قیامتہ انگلی پر سری قیامتہ سلی ہیں جس مارے انداں کی وجہ
کی تکلیف صور کے پلے فریبی ہے۔ قیامتہ بیری میں بیوی قیامتہ مارے ماروں کا افسار سور جو اس کے شہر گارہی ہیں جس
ہوڑا یہ صور کے درجے تھے پر ہے۔ جس میں جنم سے حلق ہیں لور جس میں کھالی ہیں قیامتہ رحلی کی کسی کو
لہبہ ہتھی ہے دوچھے ہے کہ تکس اصلی قیامتہ کا نہ ہے، سُوقیل پلکہ ہو جائے موت واقعین ان تمومتو امدادین جو لوے کے سات
سے یہے مر جائے جاتے ہو جائے کے۔

تحمی میں ایسا نا مذاق کہ میں یہ نہ رہوں مجھ میں تو ایسا نا بائے تو یہ نہ جسے
جس میں قیامت ہے یہک کاروں کو جنت لٹھا گئی کہ رحلی قیامتہ میں تکلیف کاروں کو یہاں میں بند کارب میں بند کیا ہو دینا
میں رہتے ہوئے انہیں بہت شد خوش تسبیب لوگ قیامت کے عقلی زیادہ بچ پکھ کیں کرتے تکلیف رحلی
ہاصل کرتے کیم کھل رہے ہیں وہ اس قیامت کے ایسے مخکروتے ہیں جیسے دن دار لام اپنے خارکوں کا کئے ہارے ہیں وہ
قراپ مرتے ہیں خارب ان ہاتھ سے ناشکت ہے وہ بھائی قیامتی پیاری کرنے کے اس کے عقلی تھوڑی کرتے جسے

قُلْ لَا أَمِلُكُ لِنَفْسِي مِنْ لَفْعًا وَلَا أَضْرِلُ لَأَمَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْكِنْتُ أَعْلَمْ

لما داد کسیں ایک بہرنا ہوں جس اولیٰ رات کے بیٹے نفع کا اصرار نعماتی کا سوا سارے جو ہے اور جو ہے افسوس اور جو ہے خدا

لما فرمائیں اپنی جان کے بچے سے بھی کام خود حنار میں خلیج ہو اسکے بارے اور اسکے نیب بانیہا

الْغَيْبَ لِاسْتَكْشَفَتُ مِنْ أَخْيَرِهِ وَمَا مَسْنَى السُّوءَ إِنَّ أَنَّ الْأَنْزِيلَ يَرِقُّ وَيَشِيرُ

جانی ھیت کر ٹوڑ دکھر کر بیٹا ہیں جھلکی اور نہ جھوکی بھری بیٹی ہوں جس ملک غریبی دیکھ داوا

کرتا تو ہوں یہ بیٹا کسی نہ ہے بہت کھوکھل سیع کری اور کھکھ کر کی بیوال شہریتی میں تو پری گر

لِعَوْمِيْرِ عَمُونَ

اجد اور اخھر والاد احیط اس قوم کے جو ایمان و رکھنی ہے۔

اور طرفی مناسنے دان ہیوں ایکس جو ایمان و رکھنے ہیں۔

تعلیم اس نہیں رہے تکلیف ایسے ہے جس میں عقل: تکلیف آیہ کریمی صدر ہے جسے اتنی علم
لیکی تھی زبان کی تھی اب حدیثی اس مدد سے ایں تکلیف کی فرائی چارہ ہے کوئی کھبیر داؤں کا زرم طویل ہے۔ اس
کا خردا ہتھی ہو کافی کی طبیعت میں باقی ہو گئی اور اس کے عکس کو علیم: اسی خور ماحصل فیضی اسے تکلیف کی خوب پر کمی حاصل

نہیں ہو سکتی جو دلوں میں تھیں اسی طبق رہائی حکیم اللہ تعالیٰ کی خاص صفت ہے۔ وہ سرا اعلق، یعنی یہ کہ وہ میں
علم قیامت نظر رکاوے لے سکتے ہیں اور نہ سے نہ سے اپنے بیانات میں اب ملکہ علم غیر فیض کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ پھر صدیعہ اینی ایں بھروسے
شیئں ہے کہ انہوں خاص علم نسب کے بعد مامن علم میں ہوتا ہے۔ میرا اعلق، یعنی آج یہ میں شعر طور پر سے صفات
اوہزہ کی قیمتی کی تھیں اب صندوق سے سفارت نجات ہوت کیا ہمارا ہے کہ میرا گئی ہوں میرا گئی ہوں اور نئی ہوت
مقدمہ ہوئی تے اس لئے مخصوص بخوبیں بیان ہے۔

شان نزوں ہیں آئے کر سکے نزوں سے حفاظت و رواستیں ہیں اسی المام کلی کئے جیں کہ خدا تھے مدد و میرے سے عرب سیاہ قاکہ نمودر آپ پے نی ہیں تم کوئی نزوں کے نہ اسے بھالا جاؤ کریں کہ غالب تھے سچی ہو گی بلکہ تھیں میں نی رکھ م تقدیر میں نوبت لئی ٹھاں پاریں یعنی تم کوئا ماریں کہ غالب تھا پڑے۔ یعنی ان یہ کہ اڑتی ہو گئی اور تم قاتل تھے اس قاتل کی خدمت میں ہاؤ ریں ان کے رواب میں یہ آئندہ کوئہ ناہل ہوتی تھی تکمیر دفع العالی کی الخاتم عن من میاس اس صورت میں سوارہ ادھاف کی و ساری آیت کی طرف آئیت میں کی مکہتے ۱۲ اسب ضمروں میں خرمی خرمی سلطنت الہی ادا نہ ہو رائیت ہیں تکمیر گی آل میں سے ندویوں کے دانت تکھوڑے بھاگ گئے ضمروں میں خرمی خرمی کی تجھے خروش۔ فاما مرزا اس نہ سے ملکیں شریک مانیں ہیں بہت سعد مہم ہوا پہنچ قبیل کو گوہاری اور تھی اہل بے خلاش لڑوں پر جیدالله اہل الی ہباق و اکہ ضمروں کا اگر بعلتے کہ مدد میں سرخواست کی و خپڑتے ہیں مگر اپنی اوٹی کی خصی خص خدر را تو ایں اس کی یہ جلوس بھی نہ ہیں فریڈو کر لاعظ مانیں ہمارے طمیہر یا اعڑھ کر تھے میں ایضاً ہم بھتے ہیں کہ ہماری تو خنی یہ دشمن اس مغلیل میں بے اس کی اگلی ایک درخت میں اللہ کی بعد بھایا ایسا ہی قہاس پر یہ آئے کہ سکھ ہائل ہوئی لکھے بیدار فراہم اس موقع اسی صورت میں یہ آئی دکھ موضع تھے کہ کفر خون مسلمان یعنی جرمی ہیں اسے ایسے سوارہ ادھاف کیے۔

اقسیز قل الملک نعمی ان ہجت آیت میں قل فرما کر چلنا یا یہ کہ پربات کئے حق کمی کو نہیں ہے د تو ام پر فرمائی کے
ذکر کی کوئی کوششی اپنے درجی گے اس کلام کے صرف تماری زبانی ہی ہے کہ آپ قاضی اخساکے طور پر فرمادیتے فیں
انہا ملابشر مثل حکما یہی م HARAT HIBA کرام نے فیلار وینا ظلم ملنا الفنسایا اتنی سکھت من الفالمنین
تعلیمہا اذا و امان من الفالمنین دیواری اس لئے قرآن کرم نے خود کہیں نہ قریباً کہ حضور القمر واللہ مجید رہے اس میں نہ یہ
فڑیک اے سر نامو تم ایا کو بگ قرآن نے محضر کی ساخت مضر کے انتشار ایت تھے لہذا انسان نہ ادا ان فریاد پر طی
حضور تو ایسی سلطنت اپے اختیارات نہ ادا نہ فریاد ہے، بخواں کی تحقیق تہاری کتاب سلطنت مصطفیٰ، سلطنت ایسا میں
جس میں ثابت یا گایا ہے کہ جس کا لام خالق اور اس کے حضور یا رسول ہیں اور اس کا مدد ہم خداوند قریب تھے میں ہی وہ طی اس
۔ لا املکت یا تھا اسی طبقت میں ایک طلاقت و خیر کسی کی طلاقت، مادر طلاقت کی تیات میں طفل طلاقت نہیں
اختیارات مردیں (قریب خارج) ایا اللہ تعالیٰ کے مقابل طلاقت مردی ہے کہ سختی بھی قلع و بنا ہائی ہے و انصان اور عیسیٰ اس کا
ارزوں والوں اور عرض کے نہ اس کے
ہے جیسے ہے مادہ عموم عجیل کافر ہان کر میں تمہارے اوس میں خالی ہوں (اقسیز سعیت ایا یہ فران مکح و ماضی، راکداروں، خور

نفس کہتے ہیں اس ایمان خون نہ اٹھ دیجوں بلکہ مخفی ذات ہے۔ مخفی ذات ہے ایمان۔ مخفی ذات کے مقابل اپنے ذات یا اپنی جان کے لئے تھسل کالا لکھ کر رہ گئے تھسل نہ ہاٹا بے اور میں اس کا رادہ در کر کے لیے عامل رہ بول دیو۔ **تفصیل اولاً** اصل ہے تھسل سے کیا مراد ہے اس میں یہ تھسل قول ہیں (۱) اس سے وہ تھسل اپنے تھسل مروب ہے جس کا لفاظ نہ ملاب۔ کیا تھسل ہے اس کے لیے اگر تو انی گریلیں کر فکس جیوں غلام کام مندی ہے تو غلام غلام مخزن (کبر) (۲) اس سے مام و نیلوی تھسل مروابین کے لیے اگر تو انی گریلیں کر فکس جیوں مغلیں ہے تو غلام غلام مخزن (کبر) (۳) اس سے میں شہ تھسل مرد ہیں کہ غلام غلام نو میری تھلی اڑا کرے گی اسے تھلی تو یہ غلام کو اڑا کر اسی اسے تھلی رکے رین شکنند ہوں (کبیر) (۴) اس سے آخرتے اصل مرد ہیں یعنی میں تو اچھے اصل کرنے بہت اصل سے بچتے قور میں رب و تھلی سے کر تھوڑی ہو کچھ بھی کر گا ہوں (۵) اصلی سے مفرود ہوں پر ظہر ہے بچتے بری سے مراد تھلی۔ اُنیں رور ٹھنپ نیا باد ہے آتا ہے۔ یعنی میں ان جیوں کالا لکھ کر دوست اے ملکویا۔ الفر تمہب کو سوسن ہاتھا کارم کو حملت فخر ہے۔ فخر کا کوئی اخلاق اور اخلاق اللہ تعالیٰ یہ ہے کہ یہ اسٹائی، کاہے تو رہا اللہ ششیں عمل پر حضراو نعماء سو، **اصل اصلیک**، اصل ہے یعنی گریں اس تھسل کالا لکھ ہوں تھے اللہ ہاٹے اور بھے ملک ہاٹے۔ اُنکے گیا اس بندی میں ہماہ صور ہے تو رہا اللہ کا اصلیل پر شیدہ ہے یعنی **النبو شاه اللہ تتمیلیکی** یہاں، سکاکے کہ ماصدروہ ہو ہے تھن لابمشیتہ اللہ، عالم مطلبیہ ہے کہ اللہ کے ہاٹنے سے تھسل کالا لکھ ہوں اپنے لئے گی تو رہا صور ہے تھن بی جیسا کہ آنکھوں خلا۔ تھیریں عرض کیا ہے۔ کاشا کا اللہ بعض طریق ہے۔ لاؤ کو۔ یعنی گلن کما جدیں ان پیشہ مدن رہ اس جملہ کو مشتمل تھا۔ بنا لائیں اللہ ہو ہاٹے دہو، ہم بے گریلی تریکب قدری ہے کہ دوسری آیت اس کی تہی کہیں ولو کھنستا اعلیم الغیب بلاستکھر تمن الغیور اس فریان میں کارکے اس سوال۔ کاہے اب کہ تھے ہم کو پلے سے جیوں کے مدد اس کے اتر جھاؤ خیو ہے دیا کریں اور قحط سالی از رفیق کے مقلبات جھوپڑا کریں تاکہ ہم اس کا اقام ار کے خوب تھع بکاریں اس فریان میں کے پند۔ قدمہ ہوئے تھے ہیں (۶) حضور ہمہ کے علم قریب کو رہ کے علم کے ساتھ ہدم فرمادیا یا بایتی نہیں کیا تھا۔ حضور کو کہتے ہے پا چہلے پر قریت نہیں۔ تھیر صدی ہیتے کیا ہے اب صورہ۔

حمد نسبت اللہ تھنچی، ہستی و تھنی

اُن تھنی ہے تھرے سا اعلیٰ نہیں یعنی سویں تھری و تھنی کے ملنے سب کا مدد اور نیست ہیں (۷) اسیں آئی اور تھنچی ملکی نئی بے گھوکی ہر سفت جازی اور مار کی ہے اسے تھلی میں مقات اُنیں اور تھنچی ہیں (۸) تھنچی صدی (۹) اول کام۔ کسار اور تھنچی۔ طور پر بند اجھے فردن ایچے ہے۔ سے جہاں کے کہیں (۱۰) کسے طبیور ہوں (۱۱) ایسے دقت لی ہے۔ بے بند مدد اور اُنے علم خوب طھائیں بہ اٹھا یا آئیے مدرس ہے اس آئیے سے عالم الغیب فلا یظہر علی غیبیہ احدها اُنے خان (لان) داد ہے۔ آئیے کرہے ان آیات کے خلاف نہیں جن میں حضور ہا علم خوب طبیور ہے (تھنچی صاروی رخان) لا ستحکھوت ہے اسکتھے۔ مخفی زیادہ رہنکھست تھیں کہ ان کا کوہنہ بے یا اسے پہنچنے اسکتھے۔ ستمل کاریان بے خیر سے مرا و نیا کی پاریں لی ملکائیں جیسی اس سے مرد ہے رب تعالیٰ کے ارادو کے مقابلہ ملائی تھیں کہ رب جمال دیا۔

خواص تغیرات سے محروم کرنا ہے اس سے مغلیب کرتے ہیں کہ تم کو آنکھ کے بھولنا ہوا کریں اور کرنی اور اڑنی کی ہمگی بیانات رہیں اگر ان خبریں سے فائدے ادا کر لے اور ہمارا جائیں ان کے اس مغلیب کا استفادہ قریبے کہ اپنے انسیں مدد تھیں کے لاروں کے خلاف ایجاد ہائی ایڈ کے پیچے اسراز کو خارج کر دیں یہ تو غیر الایتیل ہونگے کہ اس کی رسانی و پیغام رسانی اس لئے آپ ان کے وہابی (دھرم) کو انتہا تھیں کہ امراء کے مقابلہ تھیں اپنی زادت کے فتن و تنصیح کا لامبا جی نہیں کہ رب مجھے تنصیح نہ ہاتھا ہے اور میں اس کے مقابلہ نہیں محاصل کر سکوں یا رب مجھے کافی نہ ہاتھا ہے تو ہم اس کے خلاف تنصیح کر دوں میں تو اسی تقدیر کا لامکھوڑا ہوں۔ جس قدر رب چاہے ہمیں تملکت ہے اسی تقدیر ہے اور میں رب کے مقابلہ علم خیر دیکھاں گے تو اسی اس کے مقابلہ خداوند کی خوبی کو لے کر اسی تقدیر ہے خدا اسی سمجھی کوئی صحت نہیں اور اپنیں گردانہ ہے

نے مکان پر بھتے بخت کے قیل و قرب تعالیٰ سے مطلب کر کی تھیں کہ اس کی طرف سے کم رحلیں اسی دوسری کا پالیتا

سلطنتِ مرصطفاً و مملکتِ ایشان

ہر چیز کا لکھنی صرف لاد تعالیٰ ہے اس کی طلاق کیجئے کوئی لیکھنا، لاکھ کا لکھنی سیسی پھر اس کے نام پر اپنے لفظ کرم سے اپنے بھنپ بھال کو اپنی چیزوں کا لکھنی طلاق ہے جو علوں کی یہ تکمیل مطلقاً عاد مرضی جائز ہے رب تعالیٰ کی تکمیل ذاتی دلائی تھیں اس طلاق کا کر کر آئیں یقیناً وہ طلاق بھجوں میں ہے طلاق ہوں آئیں قرآنی

- | | |
|---|--|
| 1 | قر الهمهملک الملکتو توی الملک
من تشاءو تذرع الملک من تشاء |
| 2 | واتیهمهملکا علیہما
وسخرنالمالریج تحریمامره |
| 3 | المحکم العقی لازم و اینا عن
کن شنی سبیا |
| 4 | واوتیمن حکش و لہامر شعظیم |
| 5 | ان لازم ضرور تھا عبادی الصالون |
| 6 | و من الحسن من يعمد بين يديه بازدیده |
| 7 | واتا للملک والحكمة |
| 8 | ان گئی رستمی قیامت شد رب تعالیٰ کی طلاقے اس کے مددوں کا لکھ کر بھی خداوار علمی
کارز سنے |
| 1 | ان اعطینک الحکومت
و وجدک مخلصا فالمدن |
| 2 | واتا للملک و سول من فضلہ
البیهم التصور و سول من فضلہ |
| 3 | تم نے اپ کو تو زینی مام کڑت
خطاریلا (فارسی شریف) |
| 4 | تم نے آنکھوںی جیل، اللہا
تو غمی کرونا (فارسی شریف) |
| 5 | طرسوں نے اسیں پچے افضل کرامت
تفی کردا |

اگر ووگ اللہ رسول کے نکتے راضی ہے

۴۔ ولوازهم مدح و ایماں لهم اللہ ملک رسولہ

خود خور رہا اپنے مغلن اپنے، بسی مذاکر فرماتے ہیں۔

نچے من کے خراں کی کنجیں ملا اترانیں کیں

۱۔ اوتیت مفاتیح خزانیں الارض

آرشن پاہوں تو میر سامنے سے کے

۲۔ لوشنۃ لسلمات معن جیال النہب

پہاڑا کریں۔

وارسل انڈھیں آپ سے جنت میں اپل

۳۔ الی اصلک مرافقہ کفی العجت

بڑائیں مگر اور (سلیم)

اس کی مصل بورڈ ایں، شہزادی اکابر محدث، علماں کی براہیں بنا اخذ نہ۔

فائدے سے آئے کرے سے چند قاتمے ماحصل ہوئے پہلا فاکو دو کریں، خدیدات خود کی جو کالکس تھا، حداشیں نہ ہو

لکھیں، ایضاً ایضاً تھا کہ رب تعالیٰ کی طلاق تھا کہ کمال المکان نہیں کی ایک تحریرے ماحصل، وہ جیسا کہ ابھی تحریر میں

مرض کیا کیا جا بے رہا۔ اپنی ہستی بھی، آقی نہیں تھا اس کی کوئی منفعت تھی کیے ہو سکتی ہے مقاتلات جنیں ذاتِ رہ و سرا

فائدہ، کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کے فوایے کے مغلن بکھر نہیں کہ سکتا، کوئی بکھر بھی کہ رات ہے اللہ تعالیٰ کے اروے کے ساخت کرتا

ہے بکھر بندے، اول رہوب تعالیٰ کے اروے کے ساخت ہے، رب فرمائے و ما تشاؤن الان یشاء اللہ، وَانہ لَا

املک کی دوسری تحریرے ماحصل اول، تمیر افکار کہ، خدور رہا، اپنے رب کی طلاق اس کی کوئی نیز و تھا، ماحصل کے اسکے

یہ، جس کو جو چاہیں پہن پہن بورا گار بکھر دیں اور جس کو اپنی فکر سے گراویں، وہ بھی ایک دن کے نامہ، الاما شاہ اللہ

ساحل ہو، بکھر کو تمیر افکار نے الالک کی اپنی قزویہ اس کی بہت قوی و بیلسی سرخوں دیں، بکھر بندہ اکابر محدث، مسلط، جو تھا

فائدہ، بندہ تعالیٰ تے پہ محبوب کا حقن کے غیر مصدق کا لالک بیان اور حسن و شکر کی تحریر کے ماحصل، وہ اکابر پہنچے آقیات

حضور سے تو کوئی کوئی نہیں ماحصل اور ہے ہیں، یہ نامہ، الاما شاہ اللہ، شاد کے باطنی فریات سے ماحصل، دلساں چوہاں

فائدہ، بندہ تعالیٰ کے ایضاً بات کوئی نہیں ایک پتے کا معلم فسیں دکھانے، جس دی جانتا ہے اس کی تحریر سے جانتا ہے،

فائدہ، ولو کوئی تعلیم الفیہ سے ماحصل اور، پہنچانے کا معلم فیہ ایقی کے لئے قدرتِ تعالیٰ نامہ بکھر کے کوئی جس

کی ایک صفت ذاتی، ہل اس کی تمام مقاتلات ذاتی، ہوں کی بورا قی طرزِ ذاتی تقریب ایورت، ایورت کی مقاتات ہے، ہیں، فائدہ، ولو

کنستِ اعلیٰ میں لا مستکثر تھن الخیر سے ماحصل، اول ساکو اس فائدہ، جو نہیں یا ایک جن، بھی طاری نہیں

کنستِ اعلیٰ میں لا مستکثر تھن الخیر سے ماحصل، اور ایک تحریر بیان کے بیس سب کے لئے ایضاً بھی ہیں، ذریعی،

رب فرمائے و خرموسی صمعقاً آکھوں فائدہ، خدور رہا، تھام سام کے بیس کے لئے ایضاً بھی ہیں، ذریعی،

فائدہ، بندہ دندر کے مغلن فرمائے ماحصل ہو، تو ان فائدہ، بندہ اکابر ج سارے بھی بیشہ بیزار ہیں کہ خدور لذت و زدن بکھر

خود رہ تعالیٰ کو، بکھر بندہ تھیں وہیں، بورا دلایا، خانہ نہیں دشیر کی تھیں، سے ماحصل ہو، وہ سوں فائدہ، بکھر بندہ اکابر ج سارے بھاری

سارے انسانوں بکھر بندہ جاہوں کے بیشہ بیزار ہیں، بکھر آپ کی بیمارت و زدارت سے فائدہ، صرف ہم منہن ہی اپنے تھے، یہ بکھر

نائیں، لفڑیوں میں سے حاصل ہوا۔

پسلا اعتراف ہے اس تیار سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ اپنے آلات کو قلع تھمان شیئی پہنچانے تک درودِ سرین کو کیا بیٹھا ہے۔ پہنچانے سے بعد وہ خلاف رکھنا ان سے مانگاں کے رواں پر سائل بن کر چالاڑا شرک پر اللہ کے سعادت کی سے مانگنے کی سے تک امیر دکون (جی) جواب ہے اس اعتراف کے وہ جواب ہیں ایک اسرائیلی دروسرا حقیقی۔ جواب الای ہے کہ علیاً حاکم سے اولیٰ ہے جی کہ مرسی علیہ السلام نے فتوح کیا جہاں اتنا تناخاف ان پیغیر طاعلینہا الوران یعطی غیر بارگ اسرائیل کی سے امیر رکھتے ہیں تم لوگ ایسے لوگوں کے دروالدی پر چھوٹی کی امید لے کر جاتے ہو رب فرمائے واما الصالی فلات تھر حضرت پیغمبر ﷺ علیہ السلام نے فریاد البری الا حکم و لا بر من و اسی الموتی باذن اللہ عزیز کے حکم سے اور زاویہ صحن کو اپنچاہر سکا ہےں لور موسے زندہ کرتا ہوں حضرت یوسف علیہ السلام نے فریاد الغبوا بقمیص هفتۃ العامل و حملی پیغمبر امیر کی یعنی سے بلطفہ رب و الد کے پر براں دا اگیرا سے ہو جائیں گے ایسے فتح رب نے ایام علیہ السلام نے فریاد رکھکر ہفتۃ العامل و لاردو شرابا پا پا چھوٹی دشمن پر دگڑا اس سے بانی کے پیش یہ لوگوں کے ان سے غسل کرد یعنی وہی معلوم ہوا کہ یہ لوگوں کی پانی نہیں ہوں گی شناختے اس کی قیمت واقع ہا ہے کہ حضرت ان کے تھے اس نے اس نے یعنی ہیں موسی علیہ السلام ساری ہر ہدایت اس سے فریاد فلسفہ فدان الحکمی العیوہ ان تقول لا مصلحت ہو ای ای زندگی بھر کر تابیرے گاک جنگے پھر جو پانچ ایساں ہیں ہو اک آخوندی مریم ساری کاہی جاں ہو کیا جاں سے پھوپھو تو وہی بھی یہ عدو ہو جائے اور ساری ہی معلوم ہو اک جے حضرات تھمان ہیں تھمہ رای قول ان تمام آلات کے خلاف ہے۔ جواب: قتيل یہ ہے کہ ان تھکی آیات میں مخفی ذاتی ملکیت کی نظر ہے ایسا رب تعالیٰ کی مرتبی کے خلاف اس کے مقابل فتح تھمان کی ملکیت کی نظر ہے لور داری پیش کردا آیات میں جمازی طالل غایت کا ثبوت افذا آیات میں تعارض نہیں۔ اس لئے اٹکوہ والا اثاثہ لور داری اس نے کہ لذت ہے اسی لذت کے پا ہے۔ سے یعنی فتح تھمان کا لکھکھوں تھا لے اس اعتراف کو اس خود بتے دو سرا اعتراف۔ اس آئت سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کو مغلقتیب نہیں اُپ نے بالکل خیر ایسی جنگیں کی جب ان کے اپنے پاس خیر ہیں و تم کا خیر کیا ہیں گے (اوپر) جواب ہے اس سوال کے تین جواب ہیں، والا ایک حقیقی۔ پسلا اسرائیلی جواب بتے تو تم ہی طے فیض حضور الورکے لئے تھے تو ہمکہ کیجے کہ حضور ﷺ اسرائیلی طلاقت سے زیادہ طہراں ہیں اے۔ مل نہیں، مل لیں۔ یعنی ہے یعنی آئی تھارے ہی خالب نہ اے تو جواب دو کرداری ادا کرواب بتے دو سر ۹۶ اسرائیلی جواب بتے کہ لذت کو رب نہیں خوردی بلکہ حضور نے تحقیق وہ مت نہ حلا فریل رپ فنا نہیں ویعلمهم الحکتب والعکتمہ، وہ ایسی اکتوں کو مطم و ملت سلطنت ہیں اور سنی بد نہیات ہے و من یوت الحکمته فقد اوتنی خیر احکمیرانک تھست، ای کی اسے سمت خیر دی کی ان دونوں آئس سے معلوم ہوا کہ حضور بتے ہو یعنی جواب حقیقی یہ بنے کہ ان کی بھی ساری آیات میں طم فیب قتيل ذاتی کی نظر ہے۔ جس سے قدرت ذاتی لازم ہے اور وہ طم فیب کی آیات سی جس فیب مغلقتیب اکتوں سے بکھر کر کوئی ایسا نہیں تقریب ملے فیب کی تھیں تھیں تھیں ایسا کل جاہاں حصہ علیل میں دیکھو فور طلاقت نے کا ٹھوٹ ہے ایسا کوئی کوئی ایسا نہیں تھا۔

مغلی باری کا کل سلطنت مسلط کاملاً ہے۔ تیر کا عمر اپنی سر اسی ارشاد اور اکر آپ صرف نبی ہوئے گئیں لیکن اُنکی آپ میں
سماں ان دو صفت کے اور کوئی صفت نہیں پھر تم خود کو فتح المذین (اللّٰهُ يَعْلَمُ اصحابِ عطاِكُمْ مَا سَعَى) ہے۔ جواب ہے: جس
امراض کے اسی دلایل ایک اڑائی دوسری تحقیقی۔ جواب اڑائی تو یہ ہے کہ پھر تم خود کو شنی بخواہ رسل نے رحمت
مایہن جلا کر کی مفتان قرآن سے ہے۔ جواب تحقیقی ہے کہ یہی خود حقیقی نہیں بلکہ اصل ہے، یہ کوئی تحریر ہو اسی کی
کی۔ چو خدا عمر اپنی سر اسی ارشاد و القوی میومون حس سے مسلم ہو اکر خود اور صرف مومن کے لئے تحریر ہے۔
ایک گردہ سری ہجہ ارشاد ہے للعلمین تغیر اس سے مسلم ہو اکر خود اور صرف جاؤں کے ذریعہ ذریعہ
قدار ہے۔ جواب ہے عمر اپنی تحریر میں گزہ کا کر خود کی عطا عالمیں کے لئے ہے گر عطاۓ قادر اکہ اللہ
اسے یہا صرف مومن کو صرف ہے جس مون کے لیے کہ کرتے اس آیت میں خود کی عطا اذکر ہے ۲۰ جس کو خود رہتا
ہے گزہ کا روزی آنکھ نہیں لیتی اس سے ہر دن کے ذیل میں لیتیں گی۔

تفسیر صوفیانہ: خود رہا اللہ کے بندے ہیں اس کے رسول ہیں اس کے صیب ہی۔ قرآن کریم کی مختلف آیوں
میں ان الف مفتان کا اعلان ہے۔ اس آیت میں خود کی مدد و مدد کا ایک ہے جو دینی شدید نااہل اکہ، جو نہیں اہل اکہ
اہل اکہ تسلیم کا اپ کہ اس کے موہی کا اہل اکہ تسلیم الہول ہوتا ہے جو مولیٰ کمال اپنے بیش روکا اکہ ہے جو دینی اکہ تسلیم
ہی پہنچاہے جبکہ ملاماتیہ تب اس اپنے بیش رہا اسی ارشاد اور اکر آپ فرمادی کہ میں اللہ کا اہل اس میں نااہلوں نہ اپنے
لئے نااہلوں نہ اس کے شیخ تسلیم کا دوہماں تسلیم کرنا ہوں جیسی اس کی درستیں گمراہ ہے ایک مخالف کہتا ہے۔

وَخَصَّكَ بِالْمُهْدِيِّ فِي هُكْلِ لَهُ فَلَسْتَ قَشَادَ الَا مَا يَشَاءُ

اویہ وصالہ ویرید هجری ترجمت ما لشاد لعا بشاد
میرا ملموس کریم کے خدا رہائی میں تو اس کے ملائی اپنے کو کہیں نہیں جانتے۔ شدن بہت کا اکبر یہ ہے کہ خود امام شریف
کے لک کر دیے گئے ہیں اس کے سچے سچے مخلق بلکہ فرض «حال ہیں اس کے کی نہ سچے ہیں زرام» ہو جاتی ہے۔ رب فلاما
ہے یعنی لهم الطبيعت و يعرِّم عليهم الغيابات فلما یہ تو من من قشاد و قری البک من
قشاد خضرت ہر فتنہ کی کوئی دلکشی برقرار کریں اسی ماحصلہ کا اہل اکہ اسیں کو کھلا دیا ہے خود کی شدن بہت شدن
میتویت یہ ہے کہ خود رہا کی ہر حجج کے بے عطا و رب مالک ہیں علمیں میں خود کا اہل ہے خضرت دیری کو جست بخش نہ۔
حضرت محن کے باتوں میں کوڑ فروخت کرنا چاہدیج و پنچاہوں پنج بیرونی کماری کو کسی ملتے کر دیے، تھی آنکہ گزہ کو کو کو کو
روانی بھی ہو تو کوڑی لیجوہ ہے شدن مجبوبتی سب بارے کے جلوے ہیں۔

شریک اور حبیب میں کی طس فرق

ذیل رہے کہ خود رہا اللہ کے شریک نہیں اس کے صیب ہیں اسیں اللہ کا شریک کہنے میں اہل اتصال ہے خود کی
تو یہ شریک صیب میں پندرہ طس فرق ہے (۱) شریک بھی ساری چیز کا شریک نہیں، آگورہ نہ شریک نہیں کوئی صیب اپنے

جس کے مارے مل لائکس ہو تاپ۔

میں تو بھکری کوں کا کر ہوا بک کے صبب میں محبوب د جب میں نہیں تیڑا سیرا!

نالق کل نے آپ کو بھک کل نا ردا! دوں جمل ایں تپ کے بند و المیار میں

(2) شرکت کی چیزیں خود ادارہ میں ہو یعنی سماں کے خود میکے نہیں کہ تکریب پہنچے جب کی چیزیں خود ادارہ میں ہے خود بہان ہی مرشد فرشتہ ہموڑی اتنے کے لئے ملے گا۔

کی جیسی دی اپنے خروجیں کی خدا نے مرد بیٹا جسیں خدا بیٹا
حضور نے ہمارے زمانہ میں فریبا کر ہم نے تم کو احکام کی تعلیم کے لئے کہا ہے نہ اس لئے کہ آپ کے سمجھی چیزوں تو زریں
پہلوی سونے دلیں کیا تو یہ فریبا کر ہم کو اس لئے نہیں بھیجا کر ہمارا حکم مل پول دو۔ رات کوں اور دن کو راستہ ہے یہ ہے
محبوبیت (3) شرکت کی کسی کام میں خد قیس کر سکا اکار خدا کے ہاتھ سماں کے گاہ کیا حصہ اگ کو تو محبوبیت پہنچے جب
پر خدا کر سکا ہے خدا کے اس سے وہا ہے لے سکا ہے خود میبیں خد فراہیں کہ عالی کے سارے گلہ عطا ہو
جائی۔ فریبا کو حقیق اللہ سلف کو دیں گے منقصیں اکر خدا کی کو محل حقیق مرد بھی عطا کر دے جو عطا کر لے یہ ہے
محبوبیت۔

مل ایسے پارے پر صدّۃ بیں لئی خدوں پر ہر قرب

خدا کر کے ایسے است کو بُلٹا لایا رفت والے نے

(4) شرکت فرم ہو سکتی ہے جو بت خدمت میں ہو سکتی ہوں اس کی وجہ اس کا شرکت کی ہدایت ہے نہیں بلکہ سماں افسوس و دشمن جان
میں اللہ کی بیجوں کے لئک ہیں خدا کو اکثر کاشتکریت کو تسلیں شہر اگے کے اسلام سے بلکہ کوشش کرنے جو لگے۔ اس میں
حضور کی قیمت ہے اگی کہ حضور کو تو سماں کا بکھارا پڑے۔ بھائی خدا کے میبیں ساری عالی کے لئک ہیں۔ صرف یہ فریتے ہیں
کہ لاکھاں میں لا ام لئے ہا یہی میں کوئی میں کوئی اور اس کے لئے کلکا اپنے نہیں بلکہ اے بندوں تمدے لئے اک
ہوں۔

کوئین کی خاطر جسیں سر کار ہڈا!
دیون کارن دا مانا بنا سکن لئی سال
ایسے دا کسی اس چمکت سے کوئی نہ جائے خلل
کہم کسل میں انہیں کا حصہ ہتا۔

باقہ اغا کر ایک بخہ اے کہا ہیں لئی کے مل میں خدا رہم

جو دو خلابر گدائے بے نوا

لخت گنیاہ احمدیار حرض کرتا ہے کہ میں نے یہ سلوک اور اس آیت کی تحریر ہے خود سے دالیں اکر کسی اس بادیتی
1990ء میں خدا نورے لئے ٹھنڈے منور میں سالائے چار ملک کیا اس درجن میں بھی یہ گلب کرم فرمائیں اور میں جن میں سے

پڑھوں کی جالی ہیں اماں بعده مورہ میں بھسل کر گریا ہے اُن کی کامل کلکھی بُت گئی ہو زیادا ۲۰۰۰ آٹمیں نے اسے جو سرے تر کا سوچنے کے درجی میں بھروسہ میں ہے تو انہیں بار کے درجے سے خلا بے۔

خدا دادہ سما دل میں را نم بھی خوشی ہے لئے ورد دیپہ والے تری بندہ ہونے ہے درد و اسی وقت سے قاب ہو گیا بھائیوں کے بعد مشتعل بھائیوں پہنچانیں ایکسر بھائیوں کے دو گلے کے آئے جوں میں قدیر ہاطھ پہنچنے میں کریا گر آہست آہست ہاتھ کام بھی کرنے لگا ہے مورہ کے اس پہنچانی کے اکثر گورہ فہاریں نے لایا ہے کہ یہاں طبعی ملائے درخت اگی نہیں کر سکتا اس سے بیرتیں ہیں ہے بھائی اب تک فوٹی ہوئی ہے اس نوٹھ بات سے تھی کہ رہا ہوں میں نے اپنے اس لوٹے ہوئے باتیں کا خراج صرف یہ یاد کر آئندہ علی پر کھڑے ہو کر مرض کیا کہ حضرت میرزا تھوڑت گیا ہے اے میدانیں میک کی دل پہنچانے والے ۱۷۴ این مظہرا کا لئے پہنچنے والے میرزا نوٹھ باتیں ہیں جو ڈڑو (۲) یہ کوئا کہ تین اسینہ میں مورہ میں خانہ دی وے چکانچ کا سوچ آیا چکار حکومت کا لافون یہ ہے کہ جو مالی بعده مورہ کی زیارت کر پکے دو ڈواں اور بعد میتہ مورہ ماضی نہیں ۱۷۴ میں نے ماضی ہو کر مرض کیا ارسول اللہ میں نے یہ نوٹھ باتیں جو کہ جاتی ہیں میں۔

کعب کو جانے والے کعب کو جائیں گے ہم بار کی الیں علی ہب نامیں کے

کعب دالوں نے کعب ہٹا اپنا کعب اپنے چہ بلالا

دل میں انتہا ہا اگنی کو جو میں نے مرض کیا ارسول اللہ میں شرط پر ہالاں گا بیدھ کے عن عطا کی نازدیک مورہ میں پڑھاں چانپ جو کو بعد لالا مضر دلانہ تو انکار کو نہ ہو اپنے کے دن روی کے بعد کہ مظہر سے چالا کر ملزاٹ مٹاہ مٹھا پکھیں یہ می راست میں چارچوں کیلے پیس ہو کتھیں کرتی تھیں وہ پکی ٹھان کمیں ان کو ظیہی تھیں ایسا ہمی کہ میں اور ساروں کی کتھیں ہوئی میں کہ دھوئی یہ ہے کرم نواری (۳) ایکسہن بھوکلہ بھوکلہ ارسول اللہ نے ٹھیکار کر لایا ہوں جو ایوند یا بتھ ضور مجھے کرم مظہر اسی دن بعد تلا طرب اپنے ہاتھ مٹاصلاب نے پھیپھا کر (۵) ایکسیں یہ ہے اسی نے تیس کے لئے خراب ہوئیں میں نے کہ کھڑکو ہوئے ناگھنی مطاقیوں میں قبریاں عطیہ سرکاری گھم سے گورہا ہوں سوت ۱۷۴ ایوس ہوئیں۔

لکھ جو ہے کہ۔

اتی نوازشیں بھول نے نزار میں جوہدی کر کے دھ گئے در۔ بے نیاز میں
بـ تعلق اس کے آثار کا مردانہ بـ رشت

خا ہے شرمساروں کو ۱۷۴ شملوں میں نہیے
کسی نے ملٹے ۱۷۴ باقی پیمانا میں نہیے

نہادت ساقی نے کر ملتے اے مایوس جوہ

دو ان کے دلیں اقتنے نے ۱۷۴ ۱۷۴ اے ملہ

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نُفُسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ لِكُلِّ أَنْوَارٍ وَجَهَهَا لِيُسْكُنَ

۵۶۰ وہ بے کم پیدا کی قرگوائی نہ ایک رنات سے اور بنایا اس سے بڑھی کو اس کی تاریخ کو نہ لے دیں جب تک قیمتی ایکٹل کے بعد اسما اور اسی میں سے اسلام کا جو لوٹا ہوا کہ اس سے بھی نہ لے

اللهم اغسلها حملاً خبيئاً فمرت به فلمَا أثقلت دعو

لطف ایک بند جب رہا یا اسکی کوئی تائید نہیں ہے تو جو بند اس سے مل کر کہا جس ساتھ اس کی پوری بیانیں پختہ جب مرد اس پر پڑھتا ہے اسکے ساتھ رہنمایا تو اس سے ملے۔ پھر وہی خوب جب بوجھل گئی دوستی

الله ربي هماليون اتيتنا صالح لئذون من الشكرين فلبتنا الله

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لَهُ شَرِكَةً فِيمَا أَتَاهُمْ فَقَاتَلُوا اللَّهَ عَنْهُمْ يُشْكُرُونَ

نے۔ ہو والدی اس عمارت میں ہو بینداز اور الدھواں کی تجسسوں کے سقی جیسے وہ بگھو سے ذات اور مرابعہ پر

دُنیا کے صفات میں عکس ایں تھیں، دادا، دادی، من والائیت، دادا، دادی۔ جیسا رہتے تھے دادا، جیسے ووہ دادا رہتا۔ دادا کی شان دادا کی اشیاء، دادا کی امور، دادا کی تجربے۔ دادا کی شان دادا کی اشیاء، دادا کی امور، دادا کی تجربے۔

وہ ملائی (2) حضرت جلال کاں سے پہلے کچھ بیدار ہے کبھر مر گئے اس بارہ شب تمل خاہر ہو جان دن و نوں حضرت نے یہ دھماکی فوٹ شدہ بیجوں کے ہم جلد اللہ عبید اللہ وور عبید الرحمن تھے (تیری صادی)۔ تیل رہے کہ حضرت امام امیانی (3) قصیٰ اور ان کی بیوی نے اس سارے ملک دہاہرہ میں جو زاید اور اہل ایک بڑا رستے اور سندوں (البيان) کا انتہا کیا تھا اسی نے اس وقتی ہے دھماکی لی جب تمدنی کی ریجی کائنات قریب آیا (4) اس لوگوں والے شرکوں افراد اسلام سے مل باپ۔ نہ اپنے پیچہ ہونے سے کوئی پلے یہ دھماکی یا الگرستہ یہی صالحہ سے مرا جاتا ہے کیونچہ جاہر ہو گئی صدیت ہے یہ قول حسن کا ہے (روح العالی ندارک کبر و قبر) کیا اس سے حملہ ہے تحدیت لور گھی اضافہ پر جس کا مقابلہ ہے ناقص الاصحہ کا پاک یا نیک مصلح ہے ایسا صاحب نسل ہذا جس سے ہدی تسلی پڑے ہیں اگر تو ہم کو ایسا ہدیت کام کم شرک کر دیں۔ ہوں گے کہ جو ہی پر گھٹیں شرک کے جسد کریں کے پر کوئی نیلی تعلیم کے کردار مدد ہیں، کامیں کے کہ لولا کاظمیہ یہی پے اقہم اصالحہ جعل المشرکا عفاء الہما اس فریاد ملیں ان کی دھماکی تلویث ادا رہ جائیں ان کی بدی عمدی اور کوئی نعمت کرنے کا کہے اگر اس سے مرا حضرت آدم مدد ہو ایوں وہاں جلدی ہے تک رسیں ہیں (1) جعل المشرکا علماً اسلام الکاری کے طور پر ارشاد ہوا ہے کہ حضرت ابراہیم ہے چنان مدد کو کوئی کربلہ یا هنفیہ میں کوئی چیز ہے جس سے رب جنی گزار نہیں ایسے یہ بیانی جب حضرت توہین و اکیل مصلح مجھ سے پر جس کے رب نے رہا تو یہاں سونے نے پیچے میں خدا شرک اصرار کا اس کام شرکان رکایات انتہ تعالیٰ کے سراء کی اور کی طرف سے ہذا نہیں ہرگز نہیں (روح العالی و نور نہیں) (2) جعل المشرکا علماً اسلام اضافہ پر شیرد ہے جعل اولادہ مہمانی حضرت آدم مدد ہوا کی اولادت اس کے شرک نہ سے اگر کمیلیہ شرکا اور ایشکوں کے سے ارشاد ہو دے ہیں اگر کہ دن و نوں حضرت مرا جو ہے اور آنکہ سے نشیم کے آتے عما یا شرکوں اور ایشکوں کا تیری خداوند فیروز من افسون د تک رسی (3) خود تو مدد دانتے شرکوں کا سلام کیا اس پیچے کا کام عہد الدار تک دوستی شیطان کام قلب اس ایسر کے اس ہم کے سہب و پاپ زندگی میں بلکہ شرک اسلام ہے کہ عبیدی نہست فیر خدا اپنی طرف کی ہاتھے نکلیے تیری شریف د فیر) کبر شرک فی الحجه میں بلکہ شرک اسلام ہے کہ عبیدی نہست فیر خدا اپنی طرف کی ہاتھے نکلیے تیری شریف د فیر) کبر شرک زباب میں عرض کرنی گے اور اگر اس سے مرا عقصی این کاب اور ان کی بیوی جان دن و نوں ہوئے کہ ان دوں اپنے چہل کے ہم شرکان د رکھ۔ عبید مفت عبید میں عبید العزیز اور عبید الدار (روح العالی) اور اگر مرسوم اسے کاموں و شرکوں ہوں تو مطلب طاہر ہے کہ شرکوں اس فریاد ملیں اس کے اس شرکان میں کم کچھ بیدا ہوئے شرک کے کفر نہ گئے ہیں فتعالی اللہ عما یا شرکوں اس فریاد ملیں اس کے اس شرکان میں کم کچھ بیدا ہوئے شرک سے بر تباہ اسے ان کی رکاوں سے اگنی نصلن سیسی ہانپاں۔

خاصہ تیری شرکی تیری سے معلوم ہوا اس آیتے رسے کی حق تھی تھا اسیں ایک یہ کہ اس میں حضرت توہین ادا رک ہے دوسرے یہ کہ اس میں قصیٰ ایں کتاب کا تذکرہ ہے جو قریش کے مورث ہیں۔ تیرے یہ کہ اس میں یام خادر و شرکوں کا ذکر ہے حضرت کنزہ کیسی خوش تیری تیری قوی تھے اس اظاہر و ایک کرتے ہیں اسے شرک کے اکافر و لئے تعلیم و نہادت و ایسا بس نے تمیں سے ہر ایک ایک جان بیتی اس سے باپ سے بیوی ایسا باپ کی جس سے اس کی بیوی میل اسے ہیں مرا فی

میں انسان ہے میر انسان نہیں پر جب یہ اپنی بھائی تمارے ملے باپ گئی ہوئے کور حاصل قائم ہوا اس طرح کی سلسلے و تسلیقی شریں یعنی دین رہائی سے ماں کو کوئی شکری محسوس نہ ہے اور اسی استیج پر دینیں لے لیتے ہیں۔ پر جب ہر دینیں پڑھتا رہا اور دلکش کا زندگی تربیت ہوا تو ان دونوں لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور تمہاری کارے مولیٰ آنحضرت کو سچے سامنے نہ کی کے لئے معاشر فریادے اور تم جو ہر طور پر ٹھرگارندے ہیں کے اس طلب کی اس پیچے کو تجھی مسلمانیں کے لئے ایک لامگی پچ کو سو من ہائیں کے لئے خدمت دین کے لئے وقف کریں گے انہوں نے وعدہ کی کیا تھا کہ مل یا کیا کہ جب رب نے اسیں ایسا ہی خدا کو دیا تو جائے ٹھرک کے ٹھرک کرنے لگے کہ ان شریں سے بچنے سے نکال کر خدا ہے یہی صیغہ اولاد و عقاید "اصحاب کی وجہ سے" ہے بالآخر یہ میسا کردہ جو اولاد عقاید ہے کوئی بولا کر ہم کو اولاد چاہئے تاریخے سوندھنے یعنی یہیں میسا کردہ عقاید پر استکارہ اولاد عقاید ہے بت کر کاہل کا عقیدہ ہے یہیں تمہارے ہاتھ میں ٹھرک شکاریں ہے کہ رب کے حلیل کو فخری طرف نسبت دے۔ کرامی کی پڑھائیں کی جا پڑے خیال رکھو کہ اللہ تعالیٰ ان سے لوگوں کے ٹھرک سے بھروسہ ہے ان کی بدعتیہ گھنکیں کہ جوست اس کا کوئی بھی اختصار نہیں۔

فائدہ ہے جن تیات کرے سے چند ناکرے محاصل ہوئے۔ چھٹا فاقہ کو اولاد پاپ کی ہے اس سے اولاد تائبہ تائیہ میں سے تائب تائیہ فاقہ، خلق کشم من نفس و احده سے محاصل ہو اس واحدہ سے مراقبہ پڑھنا کہ اپنے یہاں اور میں غیر مسدود اولاد میں ہو گی اور کرم میدانی ہے۔ تکریب سیدنا ہو اولاد میڈھ ہو گی۔ وہ سر العز ارض ایمان کی یہی انسانیں اور سکھی ہے جو بوریا جاتیں ہیں ہو سکتیں۔ فاقہ میں اولاد میں ہو ایک نکتہ روزی سے مراہری ہے جو اسی انسان عورت کا فاقہ ایمانی ہو سکتا ہے کوئی بوریا جن فیض ہو سکتا۔ تیسرا فاقہ کہ ہمیں یہی ای لائے ہے کہ اس سے اولاد میں کی جائے اور وہ قلوب کے سکون تکب اگر زیر ہے اس طرح کہ اس اگر سجن لائے ہے آرہم پڑھائے ہیں لئے فیض کر خلیل ہم کی اولاد کو کارکھا سی یہ فاقہ میسکن الیہا سے محاصل ہو ایجاد ہی پہنچ کا فریضہ مولیٰ کے سبب ہے دوسری ہدف قرآن فریاتب و علی المولود لعلہ قہن و مسکوتہن اگر اس کے فیض کیا گیا تو خطرت اور کاون الی کے خلاف ہو گا کبھی درکت اور کہاں لی نہ ہو گی۔ چوتھا فاقہ کوہن بخل اور محبت اگرچہ فریتین اکام ہے گرس میں مردہ میں ہے عورت مظلوم یہ فائدہ تفصیلات سے محاصل ہو اگر بدل نہیں ہو کو اور مضمول عورت کو فرار ہے ایسا پچھوچو اس فائدہ میں ایمان و اکیل کی کوئی کوئی تقلیل نہیں کر سکتے۔ محنع نہیں۔ ہم ایکیں سے تھیں ایکیں ناقدروں اور حضرت سے تھیں رحمانیہ را ہے طریقہ مشرکین حضرات الحیاء کرام نے بنی کی و مائیں، اگرچہ اب ایمان علی السلام نے ملک دیوبھب لی من الصالحين حضرت ذکریاطیلہ اسلام نے ملک دیوب لاتذریض فرہاد و مقت خیر الوادین اور ملک فہیماں من للذکر ولیا برثی ویرث من الیعقوبہ نادہ صالحعاً لی ایک فقیر سے محاصل ہے ایک دیوب کہ مصالاً سے مراہری ہو۔ چھٹا فاقہ کوہن ہم کی ایمان ناکشرواقد ہو اپنے کہ خوش کے وقت رب کی طرف رجوع کرتا ہے اور کام نکل جائیں پھر رب کو مصل ہا آئتے ہمکارے اس کی عالمی ارباب یہ فائدہ فقہما تاہما صالحعاً سے محاصل ہے دوسری ہدف ارشاد و اذات القمعنا علی الانسان اصرار ضر و ناب جانبیہ و اذام مسمہ الشر۔ فتو و معاصر یعنی انسان کا ہا یہی کہ ہر جا میں رب

کوہداری پر بے۔

ہر کو سیلے رامال وارا مر خدمت ہر آجھ دارو!
توٹ ضوری نبی اللہ عاگلے ان آیات کی تحری قریب سے مامل، ہے تو کوئی ہے۔ سلوک فائدہ ہے بیوں کے
ہم مید۔ خوش باد مید الارکن اخون ہے یعنی انس بیوں کا بندہ بیوں کا خدا ہے کوہی انتقالہ یہ مل۔ شرک ہے یعنی
جعل المشرکوں کی ایک قریب سے مامل، اوں بکار اس سے مرفوہ ہیں کلام مید الارکن رکھنے

پسل اعترافیں ہیں ائمہ سے معلوم ہوا اکہ انکی بیوں بیوں سے ہے لذہ جی ملیے اللام کو خیر پاب
صرف سے ملا اس آیت کے خلاف ہے رب فرآئے انا خالق لان انسان من نظافتہ ماشاج اہم لسان کو تلوڑ
لختے سے پیدا برلا (مرزا) بولیں جن میں تمام آیات میں اللہ تعالیٰ کے قانون کو کہے اوقیانیں کیوں اکوں ہوں۔
یہ ہے حضرت جی ملے اللام کی بیوں اکوں میں اللشکر قدرت کا مکروہ ہے قانون کے پلے بیوں ہمیں تک لذہ قابل اس نے حضرت
قوم فور خواکویں بیوں کے پیدا برلا حضرت جی کے متعلق فرماتے ائمہ عیسیٰ مسیح مفتال الحکم مثل ادھار کی
یاری حقیقی تاریخی تکب اسرار الاعظم میں ملا جائے کوئی دو سر اعترافیں تندی شریف نے دعا تے سوانح جذب رواید
کی ہے اور حضرت آدم مولانا ہے ان کے پاس شیخان آیا اس نے جذب ہو اکوں جذب ہوتے گوم ملے اللام کو فرمادی کہ
ہسنوا لے پہلے قائم مید الارکن رسمیں انسوں نے میں لکھ کیا رب تعالیٰ نے اس آیت کے میں ان پہنچ تکب فرمایے معلوم ہوئے
ہے کہ حضرت آدم سے یہ شرک و اللہ ہو لورو فون شرک ہے۔ جواب: حضرت آدم ملے اللام اسی میں جی شرکد کفر کرہ
گیا انہوں سے میں معلوم ہوتے ہیں ان کی صحت فرات مجید سے ثابت ہے۔ یہ صحت فرمادی ہے بھر جی بھی نہیں ہے
اسے تندی نے فریب صن کا بہار اس میں تقدیر میں ہے اصل و دلالات میں مرفق ہے یعنی میں مرفق نہیں اصل و دلالات
میں ہے کہ حضرت والی پرہا محل قابض میں ہے کہ یا پھر میں محل قابض سے پلے چار پہنچے خانے لقفل کے
بندوں قرآن مجید کے خلاف ایک تقدیر اس سے کہے ہوئے کہا جا سکتا ہے جی ہے کہ واقعہ کا ایسی ہے۔ قیمرا
اعترافیں سید زید الدین احمد بن حنبل میں اور حامی طرسن نے یہی تحریکی ہے ہمارے کین تعالیٰ نے کیا بخوبی۔ جوابستی تحریکیہ
وجہ سے باقی قول ہے (۱) حضرت آدم میں معلوم ہیں اور معلوم سے شرک کفر میں اور میں اور میں (۲) حضرت آدم ایک مید
الارکن سے دھوکہ کھا چکے تھے اس وجہ سے بہت تکلیف الخاچے تھے اور وہ بادو مکہ کیے کما کھتے تھے۔ (۳) رب تعالیٰ نے
حضرت آدم کو قاتم ہام سلسلیتے تے و علم ادھار مسلمانوں کو کام بے ہار پڑنے ہے ای
ہم مید الارکن یہی رکھنے تھے (۴) اگر وہ حضرت آدم کا ہو نہ ہے اگر یہی شرک میں ای پھر مکون ملا
یہ خلق تھے کہ میں ارشاد ہوتے بلکہ تشبیک کے سیئے فرمائے جاتے کہ کجھ یہ کام مرف حضرت آدم مید ارادے سے میں دیکھا
تھا (۵) اس صورت میں اللہ کون میں لا عقل ارشاد ہوتا کہ لا عقل کیوں کہ احسان میں اقل ہے فرمائیں میں اور صافیہ میں اقل کے
لئے ارشاد ہوتا ہے (۶) اب آدم ملے اللام اسی ایک بڑافتہ خطا لغوش کی وجہ سے ایسا خفت تکب ہو اک جذب سے باہر بکھرا گیا
میں مرف میں ایک بڑے کام ملے اللام اسی اپنے شرک کیا ہو اک اس سے زیادہ اس ہے تکب ہو اک جیکہ بھی نہ ہو۔

قال الإمام الأ黯اف

صلوم ہو اگر یہ کام میں کا قائم نہیں (۷۱) اگر بدن یا بادے سے کہس پکد لے تو خوبی پر کوں کاں جو کر کے جعلہ المشرکاء
میں سوال اندری ہے تینی کیا انہوں نے نہ الا شرک بنا ہو گئیں میں سوال ہم ابھی تحریر میں مرحل کر کے ہیں ہر حال ہے تحریر
پاکل فاسد ہے حضرت آدم سے شرک ہر کوئی صارف ہیں وہ سکتا (تحریر کہی) آخری تیری تحریر قوی ہے) پوچھا اعتراف ہے:
بھن مشرکوں نے فریبا کار اس تھیں اسی ایں کا کتاب مرلو ہے ان کلیں واقعہ ہے انہوں نے یہی شرک کی تھامیں اس تحریر
کا اختیار کیا ہے کہ مل جواب اسی ایں کا کتاب ضرور ہے اپنے ساتھیں (لوگوں) اور حضور انور کا کتاب شرک و زندگی پاک مال
خونو ہے۔ میں تحریر کر رہا فریبا کار کی پیٹے کامیں مدد الارث رکھ رہا شرک نہیں جب تک کہ یہ متفہود ہو گردد یہ ارب
ہے اور میں اس کا بندہ ہوں فنا یا ہم رکھ دے اسکا عقیدہ کی دلیل نہیں ہر جمل تحریر قوی ہے تحریر یہ ہے تو ہم کی ہے احیانی۔
پاکچوں اعتراف ہیں کیا سے صلوم ہوا کہ مدد الائی مدد الرسل و فیروز ہم رکھنا شرک ہے، کیوں کہ رب تعالیٰ نے
مدد الارث ہم رکھنے کا شرک فریبا جعلہ المشرکاء کو پڑھ لیا تو ہم ناہیں کوچاڑ کیوں رکھتے ہو۔ ان ہمہ کے سچی ہیں
کہ مدد الرسل کا بندہ کی تھوین یہ کھلا ہوا شرک ہے۔ جواب یہ تحریر درست نہیں۔ جو ساکر لے رہا ہے نیا یا پرانا شرک و
خیجے سے ہیں جو تمہارے علاوہ تحریر میں خاطر و مرشکین کے نقش کے مدد الرسل مدد الائی کے منی ہیں تی اظہام ہی کا
خلام رہ تھا فریبا ہے من ملا ہکو اسانکمک اکی شاہزادی ہے۔

لائحة العيادة السيف ما كان ثابتاً

اس شہر میں عبدالغیث کے محل ہیں جس کا نام کاظم (کاظم رضا) تھا۔ اس کاظم کے مکان سے قبلاً اکٹھا گردہ کورپ کر کے ہیں بیٹھے۔

مسئلہ: ہو لوگ اسلام میں معظم ہیں ان کی طرف چدگی نہست بالا کر ابتدہ جائز ہے لہذا یہاں تکی محدث الرسول نامہ رکھ سکتے ہیں اور مودودیوں کی طرف چدگی نہست منع حرم ہے لہذا چدگی میں کس کر سکتے ہیں۔ (تعیر صدی)۔ چھٹا اعتراض ہے جعل مسلمانوں کے ہبہ کیا کہ اللہ ان کا لالاں انسان حورت سے ہی اور سکا ہے تو سری گلوق سے شمیں گر برب فراہم ہے و نوجھتھیمی ہو در عینہ ہم نے مخفی انسان کا لالاں حوریوں سے کوئا ملا گئے حوریں انسان یعنی اولادوں میں پھر لالاں درست ہے یہ ایسا جواب نہیں ادا کام اس دنیا کے ہیں جنہوں دوسری دنیا ہے اور جوں کے اولادوں سر بر چڑھ دیا ہے پھر اس سے ناج درست ہے کا ایسا لارڈ کارس نہیں اپا اے۔ ساقوں اس اعتراف میں حضرت میلک بن طیب اسلام نے تکلیفیں سے لالاں کیا کہ جاتی تھی جعل ہی حضرت ملی کا لالاں لیک جاتی ہے؟ اس کے بعد سے گور طیب پیدا ہوئے پھر تباریہ قائدہ درست کیے ہو۔ جواب ہو توں ہاتھ قلطانیں تھیں انسان حورت تھی قرآن کیم ہے پہلے یہ قول لعل قریباً تھی و جحدت امور اوعہ تعلکوم ہی سے "طوم ہوا کہ دو حورت تھی امراء اللہ انسان حورت کو کہتے ہیں۔ حضرت ملی کا لالاں اسی جاتی ہے میں ہوان آپ کے سی بیٹے کا ہم گور طیب پیدا ہوئیں قبولی طینہ سے جگھوئی ہو سیل کتاب کی قوم اُسیں جلتیں ایک حورت دش دشت جعلی قید ہو رکنی اس کے تکرے سے نوڑا۔ پہ اہوں اس کا کام گھر میں ہبہ ہے اگر ان کی ملی جلتی ہے۔

تفسیر صوفیانہ نائلی نغموں ایک نسخے میں آدم علیہ السلام سے پیدا ہوئیں مگر ساری اولاد ایک دن تینی روزِ حجتی سے پیدا ہوئیں تم طبیعہِ اسلام ابوالبلاط ہیں اور حضور مطیعہ ابوالارواح خود فرماتے انہماں الکم کمال والعلویعاء فرستیں بولیں مخالفِ المتروحی مہاتما فرانسیسیں۔

گر بحدوت من ز توم زاده ام من معنی بد جدا نده ام

(دعا ہمایان)

اُنہ قابل نائلی نبوت کے ساقی فیصل و لذت کو اس طرح گھوڑا فریبا کر نہوت کا نائلی و لذت کے درجہ (اُن) عجائب پہنچائیں
وہن کا نائلی آتشی شیوٹ کے درجہ پکڑئے کو جادو جائے طالبیں کل درج جب اس فیصل سے مستحقیں ہوئی ہے تو کولا اے اے
الکتابِ حسوس نہیں ہر تہذیب آہنہ اہنہ اسی کتابِ حسوس ہوتے۔ آنکھے جیسا لائن الحصب داؤک سے بیدا لذت کر
لپتے ہیں کم عرف اتھے لوگ سے بیدا لذت نہیں کر سکتے۔ آنکھے جیسا لائن الحصب اسے باکل حلہ اور بیل قصور کر کے شکر کے دریا میں غوط
ملکتے ہیں ان سے کبھی کوئی لذت مل جائے کاملاں نہیں ہو۔ تاکہ کہ ضریب اسے اپنا کل کل کچھ کر محکمین ہیں جاتے ہیں یہ ووگ
طریقت کے مشرب میں شرک ہیں کہ انسوں سے اپنی ایامت انجام دیتے کہ رب کا شریک فخر الیاذت تعیل شرکوں کے ٹرک سے
بچا۔

اَيْتُرُكُونَ مَا لَا يَحْلُقُ شَيْئًا وَ هُمْ يُخْلَقُونَ ۝ وَ لَا يَسْتَعِيْعُونَ

اُسی فریب کرتے ہیں وہ اس بیوگ کو جو نہیں پیدا کر سکیں پہنچ کر کوئی داد خود پہنچے پہنچے ہیں اپنیں بیت رکھنے
سکا اسے شریک کر سکتے ہیں جو پکھو۔ پہنچے اور داد خود پہنچے پہنچے ہیں اور داد داد کو کوئی داد
لرہم انصاراً و لانفسہم یصدراونَ وَ لَنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَى لَا يَسْعُونَ

وہ طاسیت اس کے مدد کی اور زندگی را تو انہیں اپنی کی طاسیت جی اور اس کا داد ممکنہ اُنہیں طرف بہادرتے کے تو نہیں پیدا ہو جائے
انہم کی سکھیں نہ اپنی معاونوں کی داد کر سکیں اور اس کی زانیں رہا کی طرف بیانی تو نہیں سے پہنچ داد کیں تم

لَكُمْ سَوْءَةٌ عَلَيْكُمْ اَدْسُوْنِمُو هُمْ اَمَّا نَهْ صَاهِمُونَ ۝

کرتے داد قبادی بہادرتے اور پیدا جو اسے کہا جائے تو اس کو یا تم خاموش رہ جو۔

پر انکے سامنے بہادرتے اپنے پکھارو یا پسپھ رہ جو۔

تعلق جن تینیں رسالت نامہ پیش کیے چکے میں تعلق ہے پسلا تعلق ہے آلات بھیل آیاں کی تفصیل ہیں ان تیانے
میں انتقال تھاں ایات تھاں کی تفصیل کروئی کیوں نکلے دلائیں ڈائیں ڈائیں تھاں کو توں دلایاں کوں کوں تھے آتا دم جاتھیا قصیں ان
کتاب اور ان کی زندگی دمام کا فرش بیاپ اور انسوں نے فرک کیا تائی صرف یہ کہ اپنے بیٹے نامہم جلد الارث پا اور بدال عزیزی رکھا تھا

غیر اندیشیت کی حق ان آیات نہ تباہ و مفکر کو حجہ مل باپ مم شریعت دکھان چیز اور ان کا شرک سرفہرستہ نہ اسی بلکہ شرک فی الحدیۃ اب اس کے ارشاد ہے اور ایمیر کون ملا یا خلق آرے یا تھن شرک فی العبادات اُنی کے لئے بھائیں ؟ قصر برے مدد سرا اعلق: بھیل تیاثٹ میں کافروں کی ایک تھالت کو کر قاتم اولوں تو دفاتر تعالیٰ نہیں کیے اس لواہ کو تمدود باپا نہ سوچن چاہئے سمجھتے ہیں اب ان کی اوسری تھاتوں کا کبھے کہ وہ خالق و تھلویں کے بغیر مدد اور تھے ہیں تھلویں صعود نہیں کرو سے جو اسی تھاتے ہیں خالق یجور نہیں کھرایا سے مجھوں نہیں تھے۔ میرا اعلق: بھیل تیاثٹ میں وہ جانلے ایک اشیاں بھیل آنکھوں نہیں اولاد نہیں فی تھلات نہیں۔ اب فربا جا بابت کرنے کی تھماری، ایک بھائی تھات نہیں ہو ہام تم کا یعنی تھوڑے نہیں کر سکتے۔ جو بھیات یہ کہ عالمہ گہ رلوڑ ڈوڈھنیں بھر جاؤ۔

تفسیر ایمیر کون ملا یا خلق شیطاً اس عبارت میں سوال ہے تجھے دلتے ہی میر کون ہیں شرپ سے مرار شرک فی الحدیۃ ہے۔ تھی نبی نہ اکی پر سکھ کر نہ اسے مراویں تھارکے ہے اور چار ڈکارے سوچن و غیرہ کی وجہ مابہ جھیل کے لئے آتا ہے خلق سے مراد ہے نیت کو ہست کو است رہا شیطاً کی عنین خاتر کے لئے ہے یمیر کون اپل سارے شرکیں ہیں جو ایک تھمہ بید انسک کرنے تھے جو اس تھارے سوت لیجھ اسے مسلمانوں تھجھ تو رکریں لاؤں ایسی جو دن امیجھ تھے ہیں جسے جان بے جھل ہیں اپنے انسان سے ہیں جو دن تھے جسے جان دل کھو جو شک اسیں پیدا ہو چکیں ایک تھمہ بید انسک کرنے تھے جو اس کی وجہ سے خلقوں نامہری کے ہمراستہ خلق پر مکلف ہے اور اس اعلقہ سے جملہ ایسی اعلقہ خلیلیں جائز ہیں کہ لفظ اصل اسکا "اوادھے ہے جن میں تھا اس لئے خلق اس اور اس ہم زی خلقوں تھے کیونکہ ان دونوں میں ملکے میں تھا اصل ابتداء خلیل رہے کہ مژہ لین اپنے بے جھل ہوں تاریخ و طبقہ کو پہنچا جھل کے تھے حتیٰ کہ ان کے نام کے بہت افسوس خلیل کے بہت تھے اس لئے ہم۔

يَخْلُقُونَ لِنَّهُ يَكُونُ كُلُّ الْوَلَى كُلُّ الْوَلَى كَلْمَبَيْنَ جَلِيلِيَارِكَا
کو ما کند ہندوستان ملک کو مدد ادا نہ کتے ہیں ان کی صور تھیں جو قبول کی ہی نہاتے ہیں۔ کشاہتہار ایک کو گھنی کر پڑھتے ہیں فریمان مال میں ان کی ہی تھات نامہری تھی ہے فریمان کے لئے قندر کر کے الفاظ فرماداں نے قیادے کے املاک ہے (تفسیر قازان تحریر و غیرہ) ظاہر ہے کہ مل یا خلقوں نہیں خلق سے مراد گھنڑھلاتے اسی لئے میں مدارس۔ میں جمل کا میڈ ارشاد بھائیت دے ہوں کے بہت خد گھوڑے جاتے ہیں۔ جہاں دی خدا کو نہیں کہ میر کون ہائی سورج آئیں لی گھی تکلین گھر را پڑھ دھن خالیں میں رکھتے تھے اور یوں سکھبے کر خلق۔ معنی پیدا کرنا ہیو اور حمال۔ معنی باشی اور یقین یہ بت دا ان تھلکن ہیں تھا خالق کے ہست تھلکن کی مدد ایک لرت ہو۔ خدا یہے کہ ان تھلکن سے پہنچا اقتضت کی لائی کی اب ان تھلکوں کی مدد ایک ملابو خالق نہ ہو اور تھلکوں بہوہ "یجور نہیں ولا یستطیعون لہم نصراہ" حملات مکلف بے دة

يَخْلُقُونَ بِالْأَيْنِ خلق شیطاً اس میں تھوں لی مدد اسی تھی اور سری و جیان فریمان فریمان ہیں بے دة چالین کی مدد ایک قاد ہے خواہ کر سیہر۔ رہ نہیت ایتیتے جانیں کی مدنی قاری نہیں مدد کر تو رد کی ہوتے بہمہ دو طرف کی ہوتی بہت ایسی تھی کار طرف۔ خرچن کوئی کرد بہت یہ "لوں ۴۳ نہیں کر سکتے اسی لئے نصراہ ایک ارشاد ہے ایک۔ ہر چشم کی مدد

انی ہو ہے اور من بنے کہ وہ سے مرا اہم ہوت کی دیا جعلت ہے مدد بخشنی ان بخشنیش یہ طلاقت سن کر اپنے بخشاروں کی بھیں کرائے اپنی خندس سریں تھیں ایسے داشت ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر کوئی بخہ کی کہ دکھتے تو اس کی جعلت کی بدلے ہے جیسے پڑا شاہ امام حکیم نذر اور اگر وہ مسلمانی پیدا ہوں کی جعلوں کی مدد کرتے ہیں تو یہ لام آئات کے اگر خدا تعالیٰ کسی صدقہ پر ہماری داد کے تو اس کی جعلت سن کی بدلے والاتھمہم یہ صوروناں فران ملیں ہیں جو اسی کو سری کزوری کا کرکے ہے جس کو ہماری مدد کیا کریں گے وہ خدا چیز کو مدد بخی نہیں کر سکتے کہ اپنے سے آئیں وہ نہیں کر سکتے۔ شرکین حرب تسلیم ہے خداوند شدید غیر ملکی دینے تھے ان پر ہے مشرکین شریعہ جامی حسین ہوشیار طلاقت ہے جیسی کہ کھلیں اپنے دن سے اولاد یا ان کے پاس رکھی ہوئی معلمیں اگر کتابے بخاطر پچالیں انکی کمزور حقوق کی پڑھیں کریں ہے اور چیز کے ملکت ہے۔ ملک رہے کہ جہاں کی ہے بھروسیاں ان کی مددوتوں کی قلی کے لئے جیساں فرماں گئی ہیں نہ کرو یعنی چچیں کی قلمبم کی قلی کے لئے مسلمان کبھی مدد یا قرآن مجید یا قبور کی جعلتوں نہیں کر سکتے تو کام کرتے ہیں وانتموهم المیں الہمی لا یقتبوحکم اس عالم کی خوبی تو کہیں بعثیں اور اس کی قیمتیں بھی ہستہ مم صفحہ ترکیں اور قصیر ہر عرض کرتے ہیں (۱) انتہموهم میں تسلیم اور کفار پر طلب ہے شرکین سے پہلے اپنی جانب کے میڈ سے ذکر فریاب اب حاضر کے میڈ سے ٹھنے بخات میں اخلاق کرتے ہیں اور ہم کامیاب ہیں ہلکی سے مراہب ہوں سے ہم ایسا تکالیف سے اچھا شور، کہ جانی اے شرکیویں ہستہ ایسے تسلیم کی طرف ہو اور کوواں ہو ہم کو فرماں گا مدد و مدد ہماری رہنمایی کرو تو اس تسلیم کی مدد بخی نہیں کر سکتے تمدید یہ بخات بخی نہیں سن سکتے (۲) انتہموہم خلیل قصر قوی ہے جیسا کہ غابرہت کے اگے پیچے سے مدد رکھتی ہے سواعد علیہم انتہم انتہم صاحبو ناں فران ملیں ہیں جو کی بخی میوری صندوری کا کر سمجھے یعنی اپنے اس میں فریباً ایسا کہ جوں میں مدد کو فرمیں اگر یہ وہ میں اس میں دش کے کی بخی مدد نہیں تسلیم اور ان کے سامنے خاور میں رہا ہر ایسا بے جعل مطہر نے فریباً کہ اس میں بخی طلب ہی ہے اور ہوئن ہے ہے جسیں آپ لاگوں کا انس دعوت اسلام دنیا خارش ہے انسانیں ان کے محل ہے یعنی وہ ایسا ہے کہ انس پولیت ضیں ملی مکر کے قبیقی ضیں درن پھر وہن ۳۰۰ مسواع علیہم انتہموهم ہے رب فرما ہے سواعد علیہم انتہم تسلیم کلہد اعجیب آئیں جنہاں آگیں سلما کو افادہ چلی گئی جاتے کہ مدد خلیل کا اٹپاپا ہے۔ طریب کو معاشر کی قیس اور عطاکی قیست سرمال ملتی ہے دریں کرو اسے فائدہ اور اسے شرک کر جوں کو پکاروں اس کا درود مل میں تم انسان ہی ہو لور، پتھری ہیں نہ تمیں فرق تو نہ ان میں تھی کہ تمام ہے خیر ہے۔

خلاصہ تفسیر ۱۔ مسلمانوں کیسی جوت کی بات ہے کہ شرکین متعال ہمادی سورج نکالوں کو خدا کی شرکی ساختے ہیں جو کسی الیکٹرے ایک قدر کے مقام نہیں بلکہ وہ غور گزرے جاتے ہیں کہ بت پرست طوائفیں گرتے جاتے ہیں جو غافل

شیں وہ مدد نہیں جو انسان کے لئے کاملاً ابتو اچھو انسان ہے جسے تھے پر انسان کا مسجد کیسے اگر یاد سری یاد ہے کہ کہ کہ
جسیں نہ تو اپنے بھروسیوں کی کسی حرم کی مدد رکھنی ہیں کہ انسان مدد چڑھے عکلے مدد مدد آنحضرت کر عکس ان کی مدد اور
بھت کیا کرتے تو خدا چند بھی نہیں کر سکتا اُن کے مدد کھیل۔ لیکن جو اُنکو عکس اگر ان کلائے کے کملانے اُنے
چائے یا غذائی انسانی اخلاقی بائے قیمت کے معنی نہیں سمجھ سکتے ان کی کھوری کھیل مل ہے بھروسی کی بے خلی کی مدد ہے کہ اگر
اس بھت پر ستم جو چون کو کو انسان طلب کرو کر ہم کو ایک راستہ دیں تم کو اپنا خوبصورت وہ تصدیق تو ان
لیکن کسی تصدیق انسان کیا کہ اور نہ پکارنا اصل سے یہ ہر ایرے ہے کہ تمہارا انسان تدریج اُندازہ ایک شوائے ہو تو ان
کے لئے بھی یہ ایرے کردہ سرطان مدد نہیں۔ قبول ہے کہ تھہ کوہ ایک ایسا جو گھوٹکی میں چون کی مدد کی اُنی
کی مدد میں وہ فربیل کھیں جوں میں چوپلیں اسی مدد ارشاد ہیں جنہیں اگلی ایامت میں (۱) یعنی کافیات (۲) الائچین (۳) یعنی
(۴) ان کا کسی کی مدد کر سکے (۵) ان کا خواہیں مدد کر سکے کو کسی سے چاکرا (۶) ان کا کسی کی قیادت (۷) انسیں یا راند
پکارنا ایرے کوئی نہیں لا سکی مدد کے اکاٹ کے لئے جیں مدد مرغ اس رب کی بے حد خالق ہے جنہیں میں سے ایسا ایسا
مشکل کا احتمال نہ رہے جو دنیوں کی پکار سکتے ہوں اس سعدیہ حکایت کو یہ مدد ہے زیر دینی کی تکبیل کے امام
کے یہ قدو، مطاعت میں نہیں۔ مطاعت و فیضواری اللہ تعالیٰ کی بھی مدد ہری ہے نی کی بھی۔ ہر ۲۰ من والی حاکم کی بھی
اطمیعو اللہ عطا طیعو الرسول ولوں الامر مستحبکم علی تھمود احمد اللہ تعالیٰ کا ہے اس کے رسول کا
بھی اللہ کے تجلیں بندوں کا گی فرما آئے العزة لله و قریب الرسول و للمؤمنین ان جس میں لفظ مدد ہے
بلعده کے امام علامات اور پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) جو اس کے بیوں و بیوں مدد نہیں کے لئے بھی یہ قدوں نہیں مدد
سے بھی باگی جائے اس کے رسول سے بھی اور ۲۰ من بندوں نے بھی فرما آئے انہما ولیکم التقدیر رسولو اللہ

امنو الذين يقيمون الصلوة

فائدہ۔ ان ایات کریمہ سے چند قاتمے ماحصل ہے۔ پہلا قاتمہ و انسان اپنے اہل کافیات نہیں بلکہ کاب ہے اگر
نانیوں کو تسبیح و تہیۃ اندلای بخلق شہیتا سے ماحصل ہو۔ رب نیا آئے خلق کم و ماتھملون و سر اکاروں
بہبادی اللہ رب تعالیٰ کی تھیں ہے کوئی دلیل اُن جیسیں کی جھیلت اس کی وجہ سے اس کی ناقیت سے بیرون ہے۔

وہ قاتمے سو احمد پہنچے جو اندھہ ہے

یہ اندھہ و میم عقولوں کی ایک تحریر سے ماحصل ہوا۔ بیکار طلاق۔ معنی پیدا اُنکو ہو۔ تیر کا اندھہ ہے۔ عکس کے اکثر
ان کے ہاتھ کے راثٹ پھیلے ہے۔ یہ تھیں اگر وہ ہاتھ کھوں لیں پھر عکس کستے ہیں تو بھی اسکے ہاتھ پھر ان کے بھت کا پوچھ
ہیں۔ جو تمام اندھہ بنے جان نہیں جوں کیوں
قائدہ ولا یستطیعون سے ماحصل ہوا۔ پانچوں قائدہ بھروسی دو سطروں سے معلوم ہوا۔ بھروسی تو اس کی بدل کی
دھمل سے مرفت درمیں بخشی عزم المعنی۔ قائدہ سو احمد علیہ حکم سے ماحصل ہوا۔ انسان کو ایسا نامہ بھروسی سے
معلوم ہوا۔ ہاتھ پہنچے۔ یہ تاکی بندگی کی۔ میل ہے اگر مدد و اپنے کو عالی بندوں اور رب تعالیٰ کو تقدیر رب بھروسی سے

امتحانات کے لئے

يأخذن النساء محسوس العظام انت كالهاء ونعمن كالرعب

انت مکالریج و نعن حکاکفبار یختنی الریح وغیره جهار
چو قها اعترافی، هریه و خدا تعالی کی ناد. سکرین انسیس اس آیت کرد سے تل نیں ہو سخن و کسروں کے کرش
بہت مغلیں ہیں نہ خدا تعالی بے دل مغلیں مالک حق، ہمیرے ہماری قیامت بدھنے ہیں نہ خدا تعالی خشکابے ہماری بھاجانست
بہت پوری کرکے ہیں نہ خدا تعالی اس آیت سے انسی کیسے قاک کیا ہے لذابی آئت عکل نیں۔ جوابت مسال روئے
ٹھن شرکیں سے ہے نہ خدا تعالی کی سخت کے قابل سخ. مری میں درستی یا انتہی میں باقی تھے تو کہت تو وہ تھے مگر اس
آیت سے مغربون کی ترقی بھی ہو سخن ہے کوئی بخدا تعالی کی سخت کے لدکی انتہا زادہ اور قوی ہیں کہ ان کے ہوتے کسی کو
اللادکی جمال نیں اگر کوئی نہ ہمارا کرے تو وہ قاتل میڈن شکر ہے اور اپنے اپنے مغلیں پہنچائیں اور مجھے
حضرات الجیوا کرام خصوصاً حضرت الائیاه کی زندگی والاصفات رہب تعالی کے قوی لاگی اسی میں جوان کی شعائیں جوں کی
سخت کی دلیلیں ہیں سپاچوں اعترافیں، اس میادشیں بکھارتی نہیں ہے کہ اڑشہوں الفموموہ بل غیرہ ۲۳
انتم صاحبوں یہ بطل ایسے ہے صلقوں پر صلقوں ملے کھمل ہا لگنیں جوں ہا چنے قاتم صائم آکر فرموم کے
سرماں ہو گئے جواب اس صورتی پر اوسی آیات کے موافق نہ ہوآل ہیں قاتم صائمون پیش کوون پیش کوون
پیش کوون، تو اصمم آیات کی ملاجات کے لئے اس طریقہ پر اس طریقہ پر اس طریقہ پر اس طریقہ پر اس طریقہ پر

تفسیر صوفیانہ: اُنہیں ایک جگہ اختیت تھیں جسے اور دب تعلیمیں پڑھ کر مل کر تجسس کے وسائل و فرشتوں سے بچوں کا عارف
بنا دیتا تھا اُن کا فضل نہ ہوتے جسیں چند دوں سے بدتر ہے کیونکہ بالدار بھی تھے جس نے میں کرتے تو بھی ان تھیں کو اپنے
سے کھڑک جاتے تھے اُن پر بادشاہ نما یا کریم ہو شرک سمجھ کر کہا ہے اُن کا کوئی ثابت کرنے کے لئے عاقل انسان ان سے مطہروں
سے سمع کے نالیں غیر عاقل بالیں نہیں بلکہ میں چالوں فرق کریں اور ورنہ کر کے کئی خیرت کی بیٹت ہے۔ صوفیا وہ فرماتے ہیں کہ
درب تعلیٰ کا لایم فوجِ سماج میں ہوتا ہے اور وہ اُن کو محظوظ ہوتا ہے جو اپنے کام کا کام بدل دیتا ہے اسی سے ستر ہزار آنکھیں یا
عینیوں میں ڈپ کر کتابے اختیت میں گلے کر لیوں پہل سے ستر ہزار آنکھ اسے کہ خفترت میں نے اُنلیں روانہ کرنا
چکے اُنہیں ناشائستگی، آنکھیں تو از مومن کلام کے الی، وار واقعی ہے اور ما انکھوں کے بندے نہ راست ملنا لکھا ہے اُن
کا کام ہے کہ اُن کی ایک بخشی خیز بیانیں بخوبی جو حالتیں۔

لَأَنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَإِذَا عُوْلَمُ

عین دو ایک کو پہاڑ کرنے سرچ ہوں کی سوا اپنے کو دینے والے ہیں تباہی شلی بس پکارو تم ان کو
بے شک وہ جیں کو اپنے کو سوچا ہے جسے جو پہنچ کی طرف نہ سندھے جیں تو اپنی پکارو

فَلَيْسَتْ حِبْوَالكُمْ إِنْ كَنْتُ صِدِّيقِينَ أَنْهُمْ أَرْجُلُ يَهْسُونَ

بھر جا یہے زیر اباب ریں دوہم کو اگر بکوہم پچے
کس کا کسی ان کے باڑوں میں بخت نہیں دوہم

بکوہم پچے جواب دیجے اترم پچے بکو
کی ان کے باڑوں میں جو سے بعلوں دا اک کے

إِنَّمَا أَهْمَّهُمْ أَيْدِيَنَطِشُونَ يَهْسَأُ اَنَّهُمْ اَنْهَمْ

عے کیہا دا طے تھے ابھی کو پچھئے ہیں دوہم سے کہا دا سلطان کے آنکھیں ہیں کوہ بھینے میں دوہم

انکھیں کے ہے اترن کر جس دا ان کی آنکھیں ہیں مجھ سے دکھنیں ہیں دا ان کے کاک دیں جس عاصیں آئے

أَذَانٌ يَسْمَعُونَ يَهْدَأُلْ دُعَاءُ شَرِيكَهُ لَهُنْ كَيْدُونَ فَلَادَتِرُونَ

کے کہا دا سلطان کاں ہیں کوہ سنتے دوہم دوہم سے ازدھار کوہ بلاؤتی نہیں ترکیں کوہ تریزہ کوہ دیہے تھاں جنہیں دا اٹ

درہاد کو دا پتھے شریکوں کو پکار دا درج مجھ پر دا دوہم جھلکی اور جھنم چھٹے دوہم

تعلق: ان تکیت کے «بچلیں آیات سے چڑھ تھلے۔ پھلا تھلے» بچلیں آیات میں ہوں کی چڑھ بھروں

حدزویں مکدوہوں یا دلی کی تھیں جن تھلے تھلے سے قاب انس: جوں کی وہ بکوہم دوہم دوہم ایں جن کا تھلے

دلہے داں سے بے، دیکھیں آئیں تھیں تھیں داں اپے سمع جا دا ناسوروہی ہے کہ لیے بکوہم ستوہ محظیں کی عہدت

کیں۔ دوسرا تھلے: بچلیں آیات میں ہوں کی ناز مندی لھان کا کوہ اباب حضور نبیہ کی بے نازی کا دکہ بے قل

لامحوش رکاع کم: «تمہارا دین پت کہ درب تھلے سے کاٹو، کوہ دہم دہم داں داں کرم سے وابستہ ہو وہ سب کوہ کا گیا۔

تلوق سے سُنی ہو کیا خدا ہوں سے پی او رام مصلویں آکے تیسرا تھلے: بھیجی آیا تھیں خلایا ہاکار: جوں کیں ش

روحائیت دے، سماہیت اب تھا اب اب اب کر جیسا کیا دا دھلے تھلے سے بے مثل روحاں قومیں بیٹھیں اس سکپاں تھمیں بہت۔

مزروں، مترکین عرب دب دب نہ سوار، نہیں کے مقابلہ میں لاکی سے عاز اور کھاٹھو کا اپنے تھلے سے دا اسٹاگر کا اگر

آپ نے ان کی تکالفت لی تھی، اس تھلے اب لاک کر دیں گے ایا آپ کو جملہ مل جنت تھلے، سچائی میں تھے ان کی تردید

میں درب تھلے سے ارشدہ قبادول المعاشر رکاع کم: کس میں حضور انوری ان پیغروں سے بے دلی اور حضرت کی خواہ

قلقیں ملائیں کی تھیں۔ (ترجمہ: دوہم الطھلی خازنہ نیویو)

تفصیل: مَنِ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عَدْ مُرْسَلِينَ اس مسون کے الکاری تھے دوہم کو اپنے سے اسیں اعلیٰ بنتے

تھے بلکہ ان میں اور سے جتنی طالی شکن بنتے تھے اس لے اسے انت تھوڑے کیا جائیں سے مرد مگریں کے خواہزادے

لڑکی پر تھلے نے بہت میں اچھے مترکین بہت دوسریں کو بھی ہے عقدتے تھریں، اسیں نہیں بیکار لگے مسون سے

ظاہر بہت پا غمہ مشرکین ان بتوں اور ماں بنتے تھے اس لے اذن تھی، تھی کہ ارشادہ اور الگیت: فرمایا کیا یہ کھنکار کے جھیڈے۔ ای

نادیں بے نہ موت بنتے احاطت دھا اقران مجیدیں پڑھتی میں اس تھلے، اسیے بنا دیا پکارنا، ہم رکھنا، ملات، رنا دے ملائیں کیا میں

مصنی محدث کتابے ورس کا ضھول پر شیدہ ہے اصل میں ذمہ حتم قاصن ہے کہ ہم رکتے کے من ہوں تھے اس کے دو ضھول پر شیدہ، اس کے تسمونہم الہمۃ روح العالیٰ عومن کے متعلق بارہ مرض کیا جا بکارے کہ یہ سب متن آنکے دور ملکہ و کامکار استقا اور علاوہ سوی یہ میں۔ متنی طلب دیا سوی یہ میں۔ متنی علاوہ اور سوایے لیجنے کے مشکل کوہتے ہیں کی خشک کے سامنہ ہیلہت کرتے ہیں کہ تم ان کے سامنہ اللہ کتے ہو ان کا اہم اللہ کتے ہو ہمیا خامتال حکم۔ محدث ان کی خبر ہے اسی ہے کہ ملکہ ہے مددی۔ ملکہ مدندا ہاچھن لذہ اہر تھقیق بادکار ایسا ہے جان ماٹل یا فیر ماٹل اللہ کا بندہ ہے اور اگر عید صرف جید اور حصل نہ ہے کہ کئے ہوں تو اپنی ملکہ فرما کر تھکر کے خدی سے کی پھر ہے کہ کہہ توں کو ماٹل جاتے خوار ماقروں کی ٹھکل ملتے تھے۔ امثال ہن ہے ملکی۔ متنی طبع یا احمد یعنی وہ سب تہذیب طبع تہذیب یا تہذیب ہے ہیں۔ خیال رہے کہ جمل تھوڑیتے الملوکت بندہ ہوئے میں ملک مرد ہے ورنہ اشیان پتوں میں تھی ہے جعل سے ائمہ الفضل ہے کہ وہ ماٹل جاتا رکھتا رہے اس لئے آگے ارشاد ہو افلاطون ہم فلیمیتھیوں الحکم فادمو ایں ف تھیز کی ہے اور فلیمیتھیبیو ایں ف۔ اب امریکی یہاں دن ماکے سیں پاکہ دیا جاتا ہیں یاد مانا تکتا اور استہباہ کے سیں ہیں پاکہ کا جواب دیا جائی ہوں مابالیں رحمات، ایں کو رحیم ہیں جنہیں تم ہوں کوئی پور کوئی لذہ حسار ایوس ایوس دیں دیں مان سے ملائیں کر کیجو ایوس تہذیب یا اقتوں پر کریں تہذیبی محدث مولیٰ ایوسی ہر گزد کر سکیں گے پھر انی ہجور، مذکور تھوڑی محدث کیں الہم لا جس یہ مشون بھا اس فریان عالی کا نام ہے کہ ان ہوں کے پاس قوہ ایضاہی نہیں جن میں نہیں دیکھنے پڑتے بلکہ ایسی طلاقت ہوئی پھر وہ تہذیب مدر سکنی۔ تہذیب کیا کر کے سنیں اس سلسلہ میں ہڈ ایضاہ کا از قریباً پہلے پڑاں کا ہمراہ ہوں کا ہماراً گھوں کا ہماراً ہوں کا ہلهمہ میں ہوال ایکار کا بے لہمہ، یہ مشونوں کی طیبینہ کہہ توں کی طرف ہیں اور جنم تھے بہل لی۔ مسکی پاہیں جو تک مژکر کیں جوں لے ہے اپنے پاہیں آنکھ ملتے تھے گردن میں ملاتے تو سنت تھی اس لے یہ مشون بھا ارشاد ہو ایتنی تم خود کیجو بھل نہ سوچ لو کہ کیا جاتا ہے ایسے پاہیں جن میں وہ ملک عکسی ہوں ایسے پاہیں گرانہیں پڑیں کی طلاقت نہیں۔ خیال رہے کہ اگر ایسے مژکر کیں اپنے توں کو کلیں کی طلاقت سے چاراں توں اس کا مل پڑنا، کہ ملیا جو کرکت نہ ہے۔ اگر پڑنا ہوہے جو ایسی طلاقت سے اور اسی طریقے کی طلاقت سے حرکت کو پلانا سکیں کہا جائے کہ ایسا ہے کہ یہ مشون ارشاد ہو اے یہ تعریکوں یا یتھلؤں نہیں قریباً ایک ۱۴۰۰ ہم یہ بیطباطشون بھا یہ لین مل جلی یہ مذکور ہے ام۔ مخفی مل ہے اور لہمہ سے پلے ہوال کا ہزو پر شیدہ ہے ایڈھن ہے یہ دیکی یہ سب متن آنکے قوہ رحمت ملحد میں آخری میں ہے بطنی مختوقی سے پکڑنے کی کئی ہیں صرف پکڑنے کو اقتد کجا جاتے ہے جو کوئی پلے ایسی طلاقت پلے والے سے اوتا ہے اور کوئی کا طلاقت اور سب سے یعنی پکڑنے جو سے اس لئے پاؤں کا کر پسے الاتقہ کا بعد میں یہاں بھی دوہی تھیں ہے کہ ہوں کے معہمی ایتھے تھے گردن میں پکڑتے تھی طلاقت نہ تھی ایتھوںی فیض حصہ، نہیں۔ اس کی طلاقت یعنی پکڑی ایتھی حصہ بے نہیں کہہ سکا بلکہ کیا کر رہتی ہے یعنی اپنے پاؤں پلے مقطور ہے یا اس پتھریں بھیجا تو کام کرتے ہیں۔ لفڑیاں کے پلے اور رہتے کے پلے کو کر رہتی ہے۔ ام الہم لعین یہ بیطباطشون بھا اس کی تھیں بھی دوہی ہے جو ایگی ام الہم یہ بیطباطشون بھی کی گئی کہ جوں کی صوفی اسکیں توہولی ہیں مگر ان میں وہ شنی نہ تھی۔ اس وہ شنی نہ تھی

تصویر ہے وہی یہ کہ قرآن ہم تو نہ دیتے ہم حقیقی ہیں۔ اس لئے رب تعالیٰ کے لئے قرآن کیں ہیں۔
 تینوں انتظار شدہ ہے۔ اگر ان میں فتنہ بھی کام جاتا ہے کہ فاتحہ کو کہنا انتہبے خور کر کے دیکھا ہو۔ حقیقی فتحہ کو کہنا اور پر
 سوتھا فتنہ آتے ہے قرآن ہم یہ نظر و نیکو و ہم لا یہ بصر و نہ پلی فتحہ کا بہت ہے اپنی فتنے کیاں ہیں تو ان کی ایسی
 آنکھیں ہیں جن سے وہ حکم کو تسلی مصحتوں کو پڑائی جو دل کو دیکھیں ام الہم افان یہ مسمون و بھا اس فریاد عالیٰ دروسی
 مطلب ہے کہ پہلے دکر بہ افغانستان ہے ایک کی۔ معمیں کہنے والوں کے معمونیں ہیں جسے گران کلوں میں ملے گئی طاقت ہے تھی۔
 خیال رہے کہ سچ کے سین میں انتہبے کے حقیقیں کہنے کا کاریلوں میں اپنے فتحہ کا معمون و الموصتو۔ خاص ہے
 ہے کہ زندگی خیلے ہیں وہ حکم کو کہنے ہیں جن دل تسلی کے کیاں کہتے ہیں جس کو کہے دے سکتے ہیں
 قل انہو اشر کا حکم اب تک تو جیل کی گیوڑی کا کر قابض اللہ تعالیٰ قدرت کلا اس کی مدد کا ترکہ ہے کہ اگر کوئی
 نہ سے رب کی تقدیر تقدیم کہتا ہے تو مجھے اور ہمیں بہ نیازی کو دیکھوں اکیاں ہوں پہ سارے سالان ہوں تم تھے اے سارو
 سالان دلے اے تم بُل جاؤ اور اپنے سبوبیں پڑھلے کو پائیں دو کہتے ہیں بیرت مقابل طور پر دعا۔ معنی ہے اور شرکاء
 سے مراد ہے پر سوں کہتے ہیں اس میں حضرتؐ کو ہر طبقہ اسلامیہ فرشتہ داخل میں رب فرماتے فاتواہ ب سورہ
 من مثلمو ادعا و اشہدنا عکم ان کی ایکتیں ہیں وہ قبول حضرات ایجادیہ فرشتہ داخل میں ہوتے اگر کفر کو
 سمجھو بلطفہ ان کی پہنچ کرتے ہیں وہ حضرت خضر اور کے مقابلہ میں کب آئکے ہیں اور کب فریب دے سکتے ہیں تم
 کیمیون فلا یہ نظر و نیکی عبارت حکیم ہے ادھمیا اور ضمحل ہے قل کاہم تم مصلوت لور قاتی کے لئے ہے
 یعنی پہلے ایں طاقتیں بخ اگر بدھی میرے خلاف تھیں سوچ پڑت ہاں کر کے بخ پر جلد کو دیکھیں کہ میں کوئی فریب ہیں اور
 غیر نہیں تھیں ای رب فرماتا ہے انہم کیمیون حکیمیا و اسکیدیکیمیون دل میں تھیں وہ سوتھیں۔ فتح کے حقیقی ہیں
 وہ کہا گر افغان کے حقیقی مصلحت جانشی قم تھیں اور کر سالان جمع کے پھر اپنے سارے دلوں پر رہا وہیں جنکی مصلحت
 وہ پر ہمیسرے رب کی تقدیر تقدیم کی ہے بھی کافی ہے کہ اس کو اکاہد کرو کو اس کو اکاہن کر کے میری تھیں وہ کھٹ کھٹ
 اس لئے خصوص اور کسی قاتل ہیزی ہے جس پر خصوص فخر کرم فراہیں اس کا مجھے نہیں پہاڑا کہا

خلاصہ تفسیر ہے۔ شرکو اللہ کے رواہین ہاتھی کی قم ملبوث کرتے ہوں اور قم یہے عی ہمارے ملوك تلویں بندے ہیں ان
 میں بیویت کاشاہ بھی نہیں اپنی مدد کے لیے بلا کر کہہ کر دیکھو اگر قم پیچے کو کہ اس بیویتیں جو ہمیجے کہو تھا ماری کیاں میں
 تسلیے بالکل پر سوادے پاں مدد کو پہنچیں ایمان ہے جو تم نے قومت کیا کہ کیا ہوں سکیاں ہیں جس سے دھوپل میں کیا
 ان کے باقی ہیں جن سے دھوپل میں کوئی تسلی ہے اسی کے سوچیں جو آنکھیں کیاں ہیں آنکھیں ہیں جن
 سے وہ تسلی ملادے کچھ سکھیں کیاں کے کیاں ہیں جن سے وہ تسلی ملادے کیاں سکھیں یہ کچھ بھی نہیں اور قم سے بھی پورا ہوئے
 کہ قم میں یہ امناء احادیث یہ طاقتیں جو ہو دیجیں اور کھار آپ کو اپنے بتوں سے ذرا سوتھیں کہ اگر آپ نے تبلیغ دے کی تو
 ہمارے بہت آپ کو جبلانی میں نسبان کیا گئی ہے اب اس نتے طالبی طور پر فرمادو کہ قم ملادے ہت پرست قم ہے جبلان اپنے
 بتوں کو بھی بلالوں اور ہمیرے مقابل اپنی ساری و قومیں جمع کر لوئیں ہیں صدق اور ہم قم سے ہو سکے میرا کا لون گئے جنکی بھی

صلت نہ دو اور آنکہ کم تسب میرا بھائی کا لئے ہوا خیں میرا بھائی جس ساتھ ہے تم سب کے بیان بیان کرنے۔

صلتِ محیی برات پاکوں حرام

خیال رہے کہ کفار ای الکار سے خاموش نہ ہوئے افسوں نے خود کے متبل اپنی ساری طائفیں استعمال رکے، کچھ میں کمر ضرور کو تھان نہ پہنچائے، کچھ میں جو کل شدھنے والے سبب کوں کی تکواروں کے سایہ میں سے اسی پر وہ تدریجی کلی کے بالے اور کبھی تری کے انداز کے لئے اس کے شرے پھالیا ہے اس اعلان کا تھا۔

فائدہ نہ کرنے والے میں آیا کہ سے چند قاتمے ماحصل ہوتے۔ پس افلاق کوہ: ساری تھانیں انہیں سچے منہادت میں ملکیت کا بندہ ہوئے اس کی تھانیہ میں اس کے ملوك ہونے میں ہے ایہیں کہ کوئی نہ غافل ہے نہ غافل کی رہیں اس کا صدارتی فائدہ احتلال الحکم سے ماحصل ہوا۔

نوٹ ضروری ہے میرا بھائی کے بیان و اعلان اشرف الحنف ہے ولقد حکم متابین ادم اندھا اعراف میں یہ سُنْ نَهَا
لکار انسان گدھے کئے کی مل ہے یوں ہی خدور اور سے کھولا ہیں اپنی النابشر مثلاً حکم اس آیت کی بڑی سُنْ نَهَا
لکار ہم خدور اور کی مل ہیں یوں ہی خدور اور ملی مل ہیں انسان ہونا مل ہونے سے قسم سے افضل کرو خدور اور بڑی
رسول افلاق المذین وغیرہ بالکھن مفاتیح ملے۔ سے افضل کر دیا تجویب ہے کہ لوگ فلکی مورث نکلا ہو ڈھان ڈھان ہے
سوچا چاہا جیسا مردہ کی کر دیجیں کہ ہم خدور ہو رہے ہیں جیسے لوگ یہی مفاتیح کیم کریں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں
فرمون تو کوئی ہیں باہو لوگ ہم جیسے ہیں پتے ایک ایک ملے ملکوں کو سارے کافر سے افضل کر دیا ہوں ہی خدور کی
لارکھن مفاتیح خدور اور کو سارے مومنین بکار میں علقت سے افضل کر دیا۔

۲۔ یعنی الشاعر سکھستان حقہ بعد از خدا بزرگ وقت قصہ

دو سر افلاق و امریک و اب کرنے کے لئے سُنْ آنکہ درست خاصہ کے لئے آنکہ درکر فائدہ معلوم ہم رہے کہ اس امر
سے نہ فائدہ کہ ہوں کوئی کارے کا حکم و ایک ایجاد ایجادت دی ائی بلکہ مرفان کی جعلت خاکر کی رہ برا ایت فاقتو ایسورة
من مثلہ اذ اس آیت میں کافر کو کمری ایجادت سُنْ ای کی۔ میر افلاق کوہ: بھوری بندگی کی ملادت بہ لدن تعالیٰ نے ان
آیات میں ہوں کی بھوری رکھا کر انہیں تعلیم ہبہت کی تھی تعالیٰ بزرگ کافر کافر ہوں بلکہ خدا عنایہ رہم کی بخش
دعاں کا قبول نہ ہو بلکہ ایشیں مانتے رہو کے یا جہاں انی مددت طاہر کرنے کے لئے بھورن بھن لوگ ایشیں خدا مان لیتے
فائدہ اللہ ہم لوحیں سے ماحصل ہو۔ پس افلاق کوہ: بزرگ ملے ملی کی بڑی سُنْ ہو تکس کے لئے متصدی بھی آئتے ہیں وکھو
یہاں رب تعالیٰ کافر سے پہچاک کیا ہوں کے ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضاہ پیش ہیں غور کرو کہ سُنْ ہیں پارو خدا ایکے ہو۔
پا پکوں اس فائدہ اللہ تعالیٰ اپنے متبروک خسم سا "عذات الیاء کرام خوسا" خدور بیکم کی ایکی جراثت وہست، طالب مالی
ہے کہ اس کے دلوں میں ساری تھانیہ کی پر وہ نہیں ہوتی۔ فائدہ قلی العحوادش کا حکم سے ماحصل ہے۔ مرا ایکہ ہوں
مئی نہوت قلگری لارپوک تکارک جان کے خوف سے قی گوند جا تکارک تکارکی رعلیاں کر دیاں کہ عالمیں مرا ایں کے لئے میں

رب تعالیٰ رکن سمجھنے کی اوقات ہے۔

تفسیر صوفیانہ: ہوں کے پاس یا آزاد اعتماد نہیں ہے سارے پتھر اعتماد میں مگر علماً میں ہے مختلف حل ہوئے کے ہمسم سوچیاں ہوتے ہیں تو ہوں کے پاس اعتماد نور اعتماد میں وہیں ہیں مگر انسیں ان طاقتیوں سے فائدہ حاصل کرنے کی وقت نہیں اس لحاظ سے ہے جو ہوں مدد تجویز کرنے ہے حل ہے جوں ہیں مگر ہوتے ہیں پست جلوں مدد اعلیٰ ہو کر بے حل ہے گے اور اسونوں نے اپنی طاقتیں ملا جائیں مرف کیس اس نے دوسری میں مدد سے مدد اپنیا کیس کے اور مدد اب اس کے وقوفها العصی و الحجۃ عصی اور حجۃ ہے جو ہمیں ہوتے ہیں کو فریضہ ملکیت ہے اپنی انسوں نے اپنا ہاتھ اپنے یعنی انسوں کو فریضہ ملکیت کیا ہے جوں ہوں کو فریضہ ملکیت کیا ہے اس کے لئے فیض رہے جوں ہاں اکلیں بر عکس ہیں اسی طاقتیت میں بر عکس اور کم عین ہے۔ دیکھو ایک طاقتیت دالے بکر سریاں تی سارے نشانیت والوں کو کلکاوار ہے جیں کہ جو بازار کے نہ ہوں گا اور باؤ۔

إِنَّ وَلِيَّ اللَّهِ الَّذِيْ تَرَأَىَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّ الصَّابِرِيْنَ ②

حقیقت نے رامبد گار اپنے سے دو گیلے آتا ری کیا ہے اور مدد کرتا ہے جیک کاروں کی پڑھ کر میرا ولی اپنے سے جس نے کتاب آتا ری اور دو یونکوں کو درست رکھتا ہے اور بہبیں اس کے سما

وَالَّذِيْنَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَطِيْعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَا أَنْفَسُهُمْ

ادروہ لوگ ٹھیک ہے یوں ہو تو تم سوا اس کے بہیں طاقت رکھی وہ مدد کی تمہاری اور تھی اپنی پوری جنت سے بھاری مدد اپنی کر سکتے اور تم خود اپنی مدد

يَنْصُرُوْنَ ③ وَلَمْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَى لَا يَسْمَعُوْنَ وَتَرَاهُمْ

چانس کی مدد کرتے ہیں اور انگر جاتا تو تم اپنی طرف برداشت کے توڑ سیپیں دے اور دیکھو تمہارے سکریں اور اگر جاتا تو تم اپنی طرف برداشت کے توڑ سیپیں اور تو اپنی دنگیں

مُرْدَقَادُوْنَ إِلَيْكُمْ وَهُمْ لَا يَبْصِرُوْنَ ④

ایسیں کہ رہ انگر کرتے غرفت تمہارے اور وہ بہیں وہ کچھ کر دے تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں اور اگر ہیں کہ ملی ہیں سرحدا

تعلق: ان آیت کر رہ ناکچیل کیتے ہے جو حل ہے پٹا تعلق: ناکچیل آیات میں فرمایا ہے کہ اس طاقتیت اور تھوڑے سی جیوں کی کچھ مدد نہیں کر سکتے اب ارشاد ہے کہ جیوں ہر جن افسد تعالیٰ اپنے نہیں کی جو مدد دیکھی جاتی اسے اس نہیں ہی بھی کو کر بہت بیکھر جھنیں ہیں رب تعالیٰ کو افسد مخفی گوا لا افسد کا ذکر کچھ ایسا نہیں قیامت اللہ کا ذکر کوں آیات میں بت دے سرا اعلیٰ:

کل گلیت میں ارشاد ہوا کہ تمارے مددی میوریوں کے مصوّبی اپنے پاس ہیں گردنیں پکڑنے پڑنے کی طاقت نہیں اب اس میوری حقیقی کا کریبے ہے باقاعدہ پاؤں آنکھ کاں فیرو احمداء سپاکسے ہے گرائم مقابلات کیلئے سے موصوف ہے میرا اعلیٰ نہیں کیا تھا میں کفار کو الکار آیا تھا کہ تم سب لوار تمارے مددی میوریوں کو کسی براز ایکوئی نہیں کیا تھا ایک اس کی وجہ اور شوہر ویسی ہے کہ میرا اول و اولٹ اف قابل ہے جس کو کافی رب اوس کا کافی پکڑ بناوٹ ہے جسکے چوتھا اعلیٰ نہیں کیا تھا میں ارشاد ہوا تھا اس کو کافی نہیں پکڑ سکتی اب اشارة ارشاد ہے کہ میرے مطالبہ میں اگر تمہارے یادوں میں گزارے گی کیونکہ جس سے میں راضی اس سے دب راضی جس سے میں بڑا اس سے رب تعالیٰ ارشاد۔

تفسیر ابن حیان کہ مشرکین عرب ضمروں کے پے یادوں گلاراپے کو پہنچنے وقت لور بڑی ملاقیہ لاگئے تھے اس نے اس میوری کو اس سے شروع فریبا نہ ہبیں راشد ہے تاہے جمل کوئی مکر مورہ وہ ولی مدتک نہیں صفت شے بجا توڑلے ہے تاہے۔ سئی صفت یا تقبیہ ادا تی ویل کے سلی ہیں ہجت کر کے دل تقبیہ یا ہاتھے والی ہے۔ معنی مدت صفات خاصت و راشد تی وہ توڑل کے سلی ہوئے گا اگر سماں تی ماغدہ اسراہ اول ارشیل سارے سعی درست ہیں گھنڈا کارہا مذکور حادیت کے سلی زیادہ میوریوں میں بساں ولیش تمنی تیج اس کی ہیں اگلی ہیں مکلی خیل کے دن ان لیں دوسرا کی ہے دل کارہا ایسا ہے، تیسرا کی ہوںکارہا اسکا ضافت ہے اسی کو مخفی تیج ہماجا ہے (تھری کیجے بوجیں بیان، فیرو) ہے فریان مل اقل ادھیواشر حکماہ حکم کی وجہ ہے جسیں تم کو لور تمارے میوریوں کو اس نے الکارہا ہوں کہ میرا اعلیٰ دو اسرار لوار ارشاد نہیں تھیں بلکہ اس کی وجہ سے میرا اعلیٰ دل کی تیج رب تعالیٰ میرا ملک ایضاً ارشاد نہیں تھیں بلکہ اس کے پیارے میوری کے سلی دل کرم ہے جسی کی حادثہ فریان کا ملک اکتاب میں اللہ ام مددی ہے اور اس سے مارو قرآن مجید ہے کتب کے سلی اور قرآن مجید کے قسم ہم ہم پہلے دل میں فاکلکا کلکتیب کی تیج میں اور دوسرے ہمارے میوری کیچے ہیں اگرچہ قرآن مجید ایسا ملے اسے حضرت جہرل میں گر پیچے جگہ کام دب تیل کام ہے اس نے بدلے تیل کام دب تیل کو فریبا کیا وہیو یتوں الصلحین یہ فریان مل میوری کا تکریبے اس کے دل مطلب ہوئے یہیں ایک یہ کہ اٹھ قتل برا ل اس نے بھی ہے کہ اس کے اعلیٰ سے صلح ہوں اور صلحین کی مد نہیاں کی مدد نہیاں کی مدد نہیں دوسرے یہ کہ رب نیز اخلاق دندھار ہے اور ہم ہر دوسرے اس کے دل میں ہے وہیت ہو ہو ہے تیج یکہ سال ہو جوے حق قتیل اس کا گل و ال و مختف ہو جائے مالکین ہاتھیت ملک ہے۔ معنی مکلی کی معرفت کو درست ہے معنی بیات و تایبیت ہے دو اس سی درست ہیں یقتوں فریا کرے تباہ کر اٹھ قتل اپنے یک بندوں کی صرف یکہ باری ہے۔ سئی کرنا بکد مر کر اترتا ہے یہیہ اسی درست رکھا ہے جسی کہ ان کی معرفت کے بعد گلی رب کی محکمہ کرم جاری رہتہ تھا اگر تم رب الارم چاہو تو میرے اس کے پیٹ جو مصلحت یکیو اس کی صفت کے اسی تین جو و اللہین تعمون من دونی میوری میوری کو کچھ پکھے کر رپا کر دیں جو ان دفعہ کے لئے قابیاں قابلے اے یعنی میرا رب تو اس تو قوی نور جہر کرم ہے لوار تمارے سب سے میوری ایسے کمزور ہو رہا ہیں پچھے کسی صفت اپنے تھوں کو میاں کھدار پیش نہیں تھے اس نے سلسلہ الفریان ارشاد ہوا تو حصل دل اول کے لئے آئیے قدموں لفطا ہے دعا۔ معنی میارہت ہے

دون کے سات مغلیں بیس۔ مخفی مواد بے اور اگر ما۔ مخفی پاکستانی اعلاء تکمیلہ ترویج۔ مخفی مقتول بے لا یستبلیعون
نصر حکم اس کی تحریر ابھی پہلے کرہے گئے ہوں گے کارکندریتی ہے اور وہ کی طلاقت نہ رکھا کہ اور جیسا کہ اور جیسا کہ ایک طلاقت رکھنے کی اتنی
فریال گئی ولا انسپرہم پیغمبر وہاں جلت کا اصلن مگر لا یستبلیعون ہے اور مخفیہ ہیں کہ وہ اپنی ذات اپنی جان کی
دہ بھی میں کر کر کے اڑاں کا چڑھا دا کا لائے ہے ایمان کے من پر کھیل۔ ملکیں تو وہ کسے چھڑواہیں جیسے سمجھ کے اور
کھیل ایسا نہ کہ وہ اندھوہم الی الہدی لا یصمموہاں کی تحریر ابھی ہمگی پہلے ہمگی کے اس کے رو، خلب دو
لکھے ہیں ایسکے کہ اگر تمہاری کی، جسی کہ میں نہ تجوہ دیں بلکہ اس کے ساتھ یا اس کے ساتھ ایساں کو اپنادوست کھوٹلاں کو
ڈھنے کے تحدی کیں ہیں جو سرسی کے اگر تم اپنیں جانے والے ہے کے لئے اسکے لئے اسکے لئے اسکے لئے اسکے لئے
میں نہ تحدی کیں ہیں جو سرسی کے اگر تم اپنیں جانے والے ہے اس کے لئے اسکے لئے اسکے لئے اسکے لئے اسکے لئے
میں نہ تحدی کیں ہیں جو سرسی کے اگر تم اپنیں جانے والے ہے اس کے لئے اسکے لئے اسکے لئے اسکے لئے اسکے لئے
ارشاد پر مکمل ہوں ہے سرپر محاب آپ کے اٹاٹا پر پڑھیں تیریں ان کا مکمل میں مکمل کر کر جاندنے اے محب اے اے۔
اٹاٹا۔ میں کے اٹاٹا پر مورتی مورتی اچاند پر اچاند اگر برسرور مسح و نزے تھے پھر وہ نے لے چکے و تو هم پیغادر و
الیکھوہم لا یصعور وہاں لایاں مالکی کو تحریر ایں ایسکے کہ قریبی میں خلب جو میں سے ہے اور ہم ہر مری
ہتھیں لینی اے سر من تو ہوں کو دیکھے اگر وہ جب دیکھ رہے ہیں کوئی کوئی بھی سخن لےں گی اے میں ہاں پیں اور آنکھوں
میں سفیدہ ساہی چڑھا یے جائے اور میں میں ایسیں قریبی سے ملائے ہیں کہ مسوم اے آپ کے کہ وہ جب دیکھ رہے ہیں اے
اے میں کلی ہوئیں اور جیسی طرف انی نظر پر کہ جیقٹھی میں یہ کیجئے میں کہ تھکنیں میں خود میں اور سرسی کے قری
میں خطاپ فی کھلا سے ہے اور ہم امریخ کھا دیں لینی اے محبوب تو کیوں دیکھے ہے اے کہ وہ جیسیں یہ کیجئے تو ہیں کہ صرف خاہیں
حقیقت میں وہ میں کوئی دیکھ کر تم کو کوئی دیکھ دیں اگر کوئی کہ پاس میں جسیں کیجئے کے لئے صدقیں آگھا درازے ایوں
اگلی میں دیکھتی۔ اس لئے وہ مغلیہ ٹکریاں میں بھی میں چلتے۔

اندرا جینز کو شکست نہیں چلتے
بچھل کو محیوب دکھائے نہیں چلتے
میر ایڈ مس نہیں دیوار کسی کا

دیے ہیں ترقیات میں، آپ کو پختہ ہی نہیں کیا گل تھا اور پختہ دالی نگاہ کے لیے سیکھا گئی۔ صرف آپ کی پختہ اپنی بحدادت ہے، پختہ ہی اپنی آپ کی بحث نہیں، بحثی کرنا کیاں بحث نہیں۔

عمل نہ فہری آیا ان لوگوں کی کتابوں کے ناموں کے ساتھ اسی طرح مذکور ہے۔

حکایت اسیر المیمن حضرت مولیٰ حیدر عزیز را روئے کبھی کوئی پیغام نہ فرمائی کی نے پہچاک آپ اپنی اولاد کے نے نیا پیغمبر میزین کے قریباً کہ میری اولاد میں ہوئی قرب تعلیم ان اولاد وارث ہے لوریت آئند پریگی و هویت ولی العالیعین اور اگر وہ کرم ہیں توہین بخوبیں کرو، اگر کوئی بخل باورہ آئے پڑی فلن اسکون ظلہیر اللہ عزیز میں اچھے کر لاد تعلیم کوئی رہا ایسا بولا و کوئی مصلحت نہ سمجھے۔

فائدہ مدد و سہم، ان آیات کے سے چند قرآنی مکالمے میں بھی اسی ترتیب مذکور ہے۔ مثلاً فاتحہ کو دیکھنے والے تعالیٰ نے مذکور ہے کہ اس کو کل مذاہدین کا لئے اس کی ایجاد کرنے والے اُن میڈی پر شریعی احکام پر حضور اپنے کلمات میں اپنے تعالیٰ کا حضور کو دیکھنے والے اُن میڈی پر بھی حضور کا یہ بھائی ایسی حضور کے دین اُنہوں سیں کہا گیا۔ میں سے یاد کرو۔ اُن ولی اللہ کے سامنے مذاہدین کو دیکھنے والے اُن میڈی پر حضور کے دین اُنہوں سے یاد کرو جاؤ۔ میں کا اپنے سیں یاد کرو۔

چلت راک ہیو رفہ زدا کے لئے تک نہ بیٹھ ہے زدا
یہ ناد و هویت ولی الصالحین سے محاصل ہوا۔ تیرافانہ دو قرآن پید کرنے صور اور کاتا ثاب اسی میں حضر
ت علیہ السلام کی تحریریں لائیں گے۔

کوئی لا ما زور اٹھل کوئی آرہت نکل کسی کو ملی ہے تجھے بواہ چھبے یادھے نبی قرآن کالاہ کیا یاد
ہے فائدہ الفقی فریل المکتبہ سے حاصل ہوا۔ خیل رہے کہ حضور کی علیتِ رسول قرآن چھبے سکھا ہوئی فرماتا ہے
خسرو لکھ و لقوم مکھدار قرآن کیم کو حضور سے علیتِ حاصل ہوا۔ لیکن کہ حضور کی رکھ سے قرآن پیدا ہے
خونخدا ہو گیہ رہا۔ سے مامکی ماکھیر کتاب ناکری کے کتابک اپنے کام اعلان کروں اس کا اندازہ نیوت کے مطابق اور زندگے سے
بہت۔ بہت ۳۸۰ سی صفحہ ہوئی تقریبت بھی سرچ ڈوبے تو شایعیں مکمل نہیں۔ چو تھا کہ اسکے بھی نظرور
ہر لکھ لکھ میں ہیں۔ اس کے نظرور ہمیشہ کام کرنے کے لئے کوئی فاکٹری تھیں لور میانی فیضیں اور ہم لا یہ مصروف
ہیں ایک تحریر سے حاصل ہوا جب کہ قزوینی میں غلط حضور اور سے ہو تو اور ہم سے مرزا نکار ہوں گے کوئا کام کے لئے کفر کا
بہت۔ ہمیری نیاز تقریب کے پیچوں میں فاکہہ بیخیر کو تحریر کر کے دل دھیں بلکہ بھرتے، گھنٹا نہ ہو، مدد بے در بخوبی
زیستیں۔ موسیٰ علیٰ اسلام کو اور ہمیں جعل سے حضور اور کو تحریر، یہ کام کہ مصالی پہنچنے موسیٰ۔

پس افتراض ہے اس آئت کے سے مسلم ہاگر دکارو والوں اور صرف اشترانی ہے وہ موبیتوںی العملین ہے اور کوئی بھی دل کو دکارو ایسے فراٹرک ہے اس آئت کے خلاف اس کا تفہید ہے جو ایس ہے جنک مدد کارو والی صرف رب شترانی ہے اس کے خالی بھائے اس کی داد کے طور پر جائزی مدد کر جائیں۔ وہ سرمی چند رب تعالیٰ فرماتے انہا ولی حکم اللہ و رسولہ والذین استوار لڑتا ہے واجعل لئا من اللذک ولیا واجعل لئا من اللذک
تفہید ان آیات میں دن کو بھی ریو اور دل کا فریبا کیا جو عشق میلان حقیقی میلان ہے لیکن بعض دلوں کو دل
عشر ابھی کشا شریت فریادرس کئے ہیں پہ شد کلک کلک لپٹنے اُپ کر گمراہ کلک کما جاتا ہے آیات میں تخاریض ہے اور
سچی دل کو مشکل کشنا جاتے ہو اتنا کٹرک ہے پس اسکے عین چانے تو ترک نہیں جوں ہی انکار حضور کے دروازے پر جائے
تھرک نہیں اس کی بجٹھ تھری کتاب ہاتھ میں ہے بکھر دو سر افتراض ہے جنک اللہ کے ساتھ نزل الحکم کیوں
فریبا کیا رب تعالیٰ قرآن ناہل فرمائے سے پہلے مدد گارہ قرآن سے تو حضور کی مدیہ شفی فرانی جو ایس افتراض کیاواب
اگر تفسیر میں گز کیا کہ یہ نکر رب تعالیٰ نے مجھے خالی قرآن کے لئے ثقہ کیا اس لئے دہم اخوصی مدد کار ہے وہ اسی
روشنیوں میں گمراہ رہتے ہیں۔

مغل اسٹ پال دوست وارو ترا کر در دست دھن گذارو ترا
دھکھومروی ملے السلام کو تورتھ دلخاتھ توں سل عائیں فرمون کے شرے بچالا۔ تمیر الاعتراف ہیں آئے سے صدوم ہوا
کر رب تعالیٰ نبیوں کی مدعا تابتے گل دھکایا ہے کہ کبھی نبیوں پر عالم کو قبیل ہو جانا ہے۔ رب تعالیٰ نبیوں کے مقتل بد کاریں
کیجید کرتے ہے اک رات طیب السلام اور بوجھا۔ ملے السلام کو تکاریتے شہید کیام جیسیں کو الفکر بیرون ہے شہید کیا۔

موی د فرگون، شیرپور د یزدجا! این دو طلاق از اول آمد بیشه
بهره آرت کیس درست هوئی جواب ده کارکار کی دهد شیش بلکه ایشیش ظمیل هدی گنی بعنه کشته هیں استدران مدد و تقویتی اور
بجه داشت کے متداول کی چوتھی ہے بد کارکار کی دهد غیر مدرش ناگیری ہوئی ہے چو تھا اعز ارض، اگر ارشاد علی یکیں کی مدد فراہما
ہے تو وہ کارکار کے تصور شیرپور د یزدجا! ایشی ہر جگہ سیحتی ہوئی ہاتھ پتے جو لبید من حضرات کی مشعلت میں اگر رب کی
دد ہے وہ شیرپور د کرتی بستے یعنی بلکہ لاکھوں کو ہم آجاتے ایں شہزادت مومن کی قیامت نیسی مندی پیش کر رجسکت ہے شیر
مکر رکھنے کے لئے۔

تل حسین اصل میں مرگ ہے! اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کڑا کے بعد
کلات اس کی ہوتی ہے، جس کا مقصد حامل دہولم حسین شہید ہو کر اپنے مخدوم پورا اکر گئے ان ہی کی جعلی پانچوں
امروزیں بھی انتہتے حملوم ہوا کاظم اور ہر سی فرق ہے ملاک کلت میں نظر پھر و درست تحال ایکسی متنی میں
کرتے ہیں، بلکہ اسے نظر کا شوت لوار ہر کی اپنی کی کے گھبی ہوئی جو اپسید اگر بیان ہوں تو کہتے تھے مطلب ظاہر ہے کہ اس کو
ایسا گھوسا، اُنکے بھی بعد کو رہے ہیں کیونکہ ان کی آگھوں میں یہک اُنھیں میاہی سب کو ہدایت کی ہے تو افسوسی،
و کچھ نہیں ہمل نظر کا ثبوت نہیں بلکہ نظر گھوس ہوئے لا کر ہے ہیتے و تری النادر مسکارو و ماہم رسکاری

روں کی نوچیں صورم ہوں گے۔ حیثیت میں نوشیں نہیں، قسم کیا کہ اگر بڑی سختی کا رکبے اس کا توبہ ہے جو اپنی
فائدوں اور تسریں کو رکھتا ہے سو جانتا ہے اور اپنی اگر یہ صرف وہ طبقے ایمیٹ سے قابل صاف ہے یہ بھی ہر سماں
بے کر اس کا تسلیب۔ اور اس کے آب کی شہرت کو مجھے اسی نسبت کا لئے دیکھئے۔

تفسیر صوفیات: جیسے نہوش قرآن کی خلائقت گئے کے ذریعے سے الٰہا قرآن کی خلائقت مانکوں ہاریوں کے ذریعے ہے امام قرآن کی خلائقت ملکوں کے ذریعے سے اسرار قرآن کی خلائقت صوفیاء کے ذریعے ہے یوں ہی درج قرآن ہیں قرآن اصل قرآن کی خلائقت صورت میں ملکوں کے ذریعے سے ہے جس میں دینی حب رسول نبی اُن شریف آن پر گردشیں رکھائیں گے۔

اصل فرقہ نوجہ ایک مخصوصیت ہے جو رہتِ تعالیٰ کی

لطف تعالیٰ نے قرآن ہال دکھانا ہے اس لئے وہ خصوصیات کا دل دعائی ہے وہ جانتا ہے کہ میرا قرآن اس سلطان کے زیر یہ ہالی ہے پا رب تعالیٰ خصوصیات کا دلیں ہو اور جو خصوصیات کے دل اس سے تگز گی۔ عالم الاریاء ان کامیں رسیدل ہوں جو خصوصیات کے دل کا دل را خصوصیات کا دل دل دیں۔ خصوصیات کے دل کا دل خصوصیات کے ہمین دلیں ہوں گا۔

کہے پہلی بھی ترجیح ہیں مرداناً میں کرتے
کوئی سوت کے بنائے کے سب پہلے ایسے ہیں

جس غافل میں قرآن رہے وہ طلاق ملکتہ تھا جس سینے صاحب قرآن رہیں ہو جید مزمن تھا۔
تمی میثاق سے پہلے گئے کون ہوا تھا میں یہ پچھا گئی ہے ساری تسمیہاں کی پوری لوت
اس نے ارشاد ہوا وہ موتی توں الصالحین ملائی تھی ہے جو ان کے قدم سے والستہ ہے جو نکل مشرکین کا ناراں نہ است
ظاہی سے محروم تھے ملا ان کا دلہ گھر کوئی نہیں نہ رب تعالیٰ نہ ان کے بہت مومن کے لئے دلہ گھر اٹھا تو انی بھی ہے اور شرکین
سکاہت بھی ہیں کہ مومن کے کنہ پر گل پڑھ دیتے ہیں اسلام کی عالمیت کی گولی تو دیتے ہیں، میسا کہ بہت بزرگوں سے
ختم ہے

موده موسی ملک شیخ و تراست

موده مومن را نگر انتا است

میں کہ حضرات الجیاد و ایویاہ حق تعالیٰ کے آئینے اس بدل کے مظہر ان سے اور ایمان۔ قتل میں تھیہت نہ رکاوے سے اسراو صلیف اسرا سے اور اگر بندوقات میں بند کرتے ہیں۔

مشترک دھرم اہل مل نویہ کہ قرآن میں ہم آنکھ جن پوارے
بھیں کو کوڑا نظر سے میٹنے میں بھی اور نظرتی ہی اور نظر سے جس ان حضور کو میں نظرت تھے۔

حکایت سلطان گھم۔ خواجہ اپا انس فرقلے سے پچھا کہ مایہ بیوی، عالی کے مقابل آپ کیا کہتے ہیں فبلویہ، اسے اپنے کہ دوائیں، کچھ سے سید ہے جسے۔ سلطان تھوڑے کھاک ہو گئی۔ حضور کو کچھ سید ہو گیا ہے جو دیکھنے والے سید ہے۔ سلطانے خواجہ سے فرداں اہل سہ محمد، اس اقدام سے۔ یک طالب نے تمدن جدراں ہو، یعنی اور دیکھ روس اس لئے، کچھ لیتا ہے پھر ہو جاتا ہے۔

براءہ دین دوے ۷ میثم دلمام بلیہ
مولانا تیک دیشت ۷ نسیول فلبو
اللت تعلیٰ من دلیل مصلحت
والغی پصر لمن و مجهی را

بے ناشہ نہ، شنی راشہہ بر کہ یہ آڑا بیشی اس تھی
نم تھیں تصدیج از نسل مکد؟ ابھن آخر نامہ اصل ن

اور یاد اے تو علکت سے۔ لیا ہو ہر حضور کی، کیا کتاب تکریب صحت سے ہو حضور فرماتے ہیں من زان فقدمی الحق۔ فرمان ملی خلب دیداری سب کو بیالیت ہے جس سے حضور کو بیداری یا شوائب میں ایک جعلیہ اسقابیا احاطہ اس نے تصوری اہ دیکھا۔ یک جانے سے سچا جان دشمن تراوہ را یک میں پہلے نے اس کاہی تراوہ گاہ میں سے جس جان اور دشمن پہلے اسے جانے ایہ دیکھنے شیخان نہ آئھو تو کوئی اہل من سکا جائے۔ حضور کے نواس اولیا میں تکمیلہ اپنے کھنیں نکلا دوں۔ ایسا ہے۔

حُنُّ الْعَفْوٌ وَأَمْرٌ بِالْعِرْفٍ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجُنُنِ ۝ وَإِنَّمَا يَنْهَا عَنَّكُمْ

لوحدتی کر اور حکم کرو، اپنی بات کا اسی نہ لکھنے دے۔ میری کوئی دلائل سے وہ اسی کی وجہ پر
اسے سمجھو بے معنا کرنا انتہا کرو اور صفاتی حکم دو۔ اور نہ یادوں سے سر پھر لون اور اسے سمجھو اسے۔

مِنَ الشَّيْطَانِ تَرَعَّزْ فَأَسْتَعِدُ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

دُن سے ایسیں کی کری اے جس شاد و امیر کی دیکھی، دے سلیمان داد چاٹھ والا سے
آخر کی طلاق دیکھ کر فر پارے سے کو اٹھ کی جاؤ۔ اسکے پس اسکے پس جانتا ہے۔

اعلان۔ ان آیات (انجیل) آیات سے پہلے ملن اعلان ہے۔ پہلی آیت میں کمال و شریں نیں بہاؤ اور
ماقوں ۱۶۰۰۰ اور واپس سے تم ترجیح ہوں کی مہمات کرتے ہیں اب کچھ بھی کوئی کوئی جانوں میں سب کے لائق شاد
انتیار فریبے کا علم و ایجاد۔ یہ ان جرکوں سے ریثان دہوں و سرا اعلان۔ پہلی آیات میں ایجاد۔ اللہ تعالیٰ۔

میر فیض کا کاروں اور اپنے سرکوش کو بوندی رہنے والے ہر طرح کے ارادہ پر کامبے اب خود پہنچا کر اخراج اپنے کا
حکم ہے کو اخلاق ایسے کے بعد اخلاقی کا حکم ہے۔ تیرا اخلاق بھول کیا ہمیں کلاری جمات کا کرہ اگر وہ اپنے سے
کمزور ہوئے تو پورے ہیں اب قصور کا کوہ سراس اکھیا بارہ بھی کہ اپنے اصل اثر فتنی کی لالات کرتے ہیں تاہم یہ بوب
تپہ و گذر سے کھلیں گواں کھارکی ایک جانش کے بعد وہ سری جات کا کرہے۔

مزول نسبہ کل آہت خدا المعنو وائل، «تب نبی ﷺ نے صرف جعل طی الدام سے فریاد کر نہ کی مادتی عمر
الی کہ بے شہاد سری آیت و امیز خسک ماحل ہیں» (تیری کر غازان د تیری د العلی).

تفیری خدا المعنو اس فریاد ماحل کی پڑتی تیریں ایں (۱) اخذتی بہ الخدست۔ اسی لیے حکم کے سی ہیں ایں ایں ماحل کی
یعنی اسے دصل فرمائیں تو کوئی کو ضرورت سے پہنچنے کو سے مل لو وہ فرمادہ سماں ہیں تیریں فرمادیں رب فرماتے ہے
ویسٹلوونک مذاقی عتقون قل المعنو وہ بھی خڑے یعنی مرادت اس صورت میں یہ فریان مل رکھ کے اعم
سے ضرع ہو گیکہ سیدنا عبد اللہ ابن مسیح ایسی فرمائی ہے (تیری کر دین العلی، تیری غازان، فیروز) (۲) اخذتی سی ہیں یہ
قول فرمائے اخیار کیجئے۔ خود کے سی ہیں دلگرد قلش میں تو کوئی کی تیہ طبقی پور کر فرمائی کہیں تھیں ہے میر فرمایا تیر
تکھیں اس ریس میر فرمائی اس صورت میں آیت جملہ کی ایسا سے مشعر ہے یہ فریاد ہے صدرت این میران زم۔ ماں
صدیقہ جلبہ کار میں بڑا تھا غازان کیہہ (جہہ) شاعر کتاب ہے۔

خندی العموم من قصائدیں مودتی ولا تتعلق في صورت حسنه

اس شعریں غور۔ سمجھ کی پر دلگرد کتابت (۱) اخذتی کے سی ہیں اخیار کو خون کے سی ہیں معلق رکھا پتے قصور مدنی کیں۔
کہ بھائی اسے بھیب دکون کو ماحل اور بدل رکھر گزر اخیار فرماؤں صورت میں ہم حکم ہے مشعر تکھی یعنی تیری قوی بہ اعم
طریق نے یہی تیری کی بہ اور اس صورت میں حالی سے مولوی بہ پتہ تیزآلی حلقات میں معلق ایسا دلت لے جنم کو اپن
نہ افکی باری تبریز اس میں دل نہیں اسی لئے آگے ارشادہ اول افکی معاشر بھل سے فریاد کر لالا العالا اللہ محمد رسول اللہ سرف
صرف جو یعنی انتہی امال انتہی احوال افکی مقاصد بھل سے فریاد کر لالا العالا اللہ محمد رسول اللہ سرف
ہے بگر کلیات قوی ہے کہ اس میں کل جیبی بھی اپنل ہے بھل سے فریاد کر اللہ سے دار امداد رحمی کیا زبان بھم سو بیت
سے گھوڑا رکھا گھوڑا کو حرام سے اخدا کا کھات پھلا لایا تھی دیروں الہیان (والعرف عن الجاحظین اس فریان ملک کی د
تیریں ہیں) (۲) اولاد میں سے مولویں کلاریں فارلوں کی کنجی کی طرف دھیان نہ دیں اس
صورت میں یہ حکم بھوکے سی ہے مشعر ہے (۲) بامیں سے مولویں دلواہ جو اواب درہ سے والف نہیں بھی ان
خلافیں کی سخت کالی سے بڑا بھیریں اسی ہے اسمانے اس صورت میں یہ حکم ہے مشعر نہیں یعنی قواری اور سمجھ ترب
وامیز خسک من الشیطان نزخے زند بدل میلمہ بدل ہے لمبینات ان شریروں اور ما گھیرے سے اس نے میں
ہوتے ہیں ایک منع نفع کس جنس لفاظ میں ہیں جس کے سی ہیں سلیمانیہ ملا جسمیں بھجاتے رہیں کئے
ہیں اور پھر اکاراں میں خطب نیں لفاظ سے ہے اسی میں سے مولویے افسوس کی علی خودر کا قرن اور سلسلہ ہو چکا ہے سارا

حصہ شریف میں بنتے اور فرض خدا کو پیشے مارلو ہوا کا معمول و سوس اور اگر خطاب ہر جو من سے ہے تو شیخان سے ہے تو شیخان ہے قرآن وہ خوبی ہے جن الحکم کی لاد سے ہر انسان کے ساتھ رہتا ہے کیونکہ عام انقلاب ہے اور اسٹ شیخان علی حسین کرتے قرآن کے زیر ہی رکن ہے (روح الابیان) یہ دوسری تحریری قوتی ہے اہل معرفت دین قرآن میں کوئی تقدیر نہیں اس صورت میں فرض ہے کہ اپنے کو لکھ کے اپنے بڑے خیالات سب سے پیش کرے سب شیخان کی طرفت ہے فاستمدبالمحمد۔ محدث فحشی جو اپنے استھان میں ہے عوام سے اس کی تحقیق میں تحریر کے شرح میں اعوفیۃ اللہ کی تحریر میں وہ بھی یعنی اس صورت میں اے سلسلہ اللہ کی پرانی اسکے نسبت میں سعیتیں علیم۔ استعدل ویجے اس میں اللہ ریاستیا کا کام اعوذ مرد نہیں سے ہے بلکہ مل سے ہو اس نے سچ کے ساتھ قیام ارشاد و اسی تھیک ہے پہلی لینے کے لذات سے اور علم نہ اعلان ہے پہلی لینے والے کی نیت ہے۔

خلاصہ تحریر میں تحریر کردی گی کہ اپنی آئندت کی تین تحریریں میں اور دوسری کی دو وہ آخری تحریر کا لامساں حرض کرتے ہیں ۱۔ نسلت قوتی ہے کہ پہلی آئندت کی تعلیم نے حضور ﷺ کو تین اخلاقی باتیں فرمائیں ہیں اور دوسری آئندت کی تعلیم میں ام مسلمانوں کو ایک انصہبیت کا حکم برداشت کیا ہے اور اسے چھوپ کیا گی اور اسے آپ مخالف رکن رہبر مسلموں کو کائن دست کا اقتدار فریلانگر اپنے زانی محلات میں رہنے والی ملکی قائم اس میں کسی کی رحمت دکھنے کا واجہی پہن کا کسب کر کہیا گی تکہ وہ مصدقے کے ہاتھ سے دنہ نہیں سے اتنی تھا کہ ایسے اہل احوال ایجھے افضل سب کو کوئی تحقیق کے سلسلہ میں جاندن کی طرف سے اگر آپ کو کافی پہنچے تو اس سے ڈھپ پڑی کر کے اس میں نہایتی ہے اور اے سلسلہ اگر تجھے کبی شیخان ہوں ہر دوستے اورے ارادے کا اگر کے تو اس کے شرے اللہ کی پہنچے ای طرح ایں سے اس کی طرف ہو جو ۹ہ اور زیان سے اعوفیۃ اللہ ہے۔ رب تعالیٰ یعنی اللہ کو ساختے ہیں جو یہست جو ہے اردو کو پڑاتا ہے۔ خیال رہے کہ اس آئندی کی تحریر حضور ﷺ کے فریلن ملک آپ کی زندگی کا ہے خواتین ہیں کو جو تم سے توڑے تم اس سے عواد ہو تھے قلم کرے جائے سماحت کو خدا پتے ہیں میں کو ایک حافظ اور زین کی مثلی خاتم نہیں ملے جس کم فرمائی قریش خصوصاً ہندہ بھروسیان مظہر مسلم ایوں مل اور دشی تک کو کلام و معلم سے دنیا بلکہ ان پر ہلا کر کی بیداری قبولی۔

یہ دو ہر ہے میں اپنے کا کیا کہ میں سے باقی عالم غیر میں جلا سیس کرتے

فائدہ سے ہیں دو ہوں آپوں سے چوپا کرے مالیں ہوئے پہلا قائد و حقول اور محلات و تحریر کیں ایکہ وہ میں میں حل عتمہ شیور گر کر لیزد رہتے ہے یہی اپنے حقوق خصماً ایں محلات ایں میں حتیٰ وہ سکن زمیں محلات کی جلد سے اس کے مقابلے فریلن ہے خدا تعالیٰ کے سلطان رب فرماتا ہے۔ ولو مکنت فظاظاً فلیطۃ القلب لا تفضو من حول حکم اور فرماتا ہے و جاؤ لهم بالحق ہی احسان دین کی تخلی خوش طلاقی سے کہنا زمان ہے وہ سرے وہ جن میں کسی قسم کی زمیں حلال ہو جائز نہیں کہ اس سے دیا میں قادروں کا اس کے حلق ارشاد یا امر یا المعمور و فوجیہ ہوں واؤ کوں کو سزا ناماری کرنے اور قیامت کی قیام کر کر کھلماں سے معلوم کا پوری لیا اگر ان میں زمی کر کھلماں نہیں بلکہ بیانات (تحریر کیم) رب فرماتا ہے یا لیلہ النبی جاہدنا الکھلار و المافقین و الغلطاعلیہم اور لیلہ ابے اشداء

قال الملا۔ الامانی

على الكفار حماه ببنهم و سرافنه: مطلق اور درگزست حرمت جنمی ہے جو تم خود شرمند ہے تھے بلکہ آنکہ کئے اس کی اصلاح و مصالح پتے ہیں اکابر کی بیانات میں یہ سفت طیہ الاسلام نے اپنے الداہد سے وطن کیا کہ الخرجی من المسجن، بنے گھر پر احسان فریبا کر نہیں سے کتابوں سے بخوبی تحریک کرنے کیا کہ اگر کذب شرط قبور دن ملبوں کا ذرا رکھنے فریبا بلکہ حکم کے ایمان لائے پر صحابہ کرام کو عکس دا کو کوئی حکمران کے سامنے ان کے پہلوں کو بھل کر کے غرف میں اور ان کے اخلاقی کردار کا اپنے بھروسوں کو مروز الایساں شرمندی بھی نہیں کرتے

عاصت ساتھ لے زمانے اے مایہ چو سنے ہے شرساروں کو ۱۰ شریا سنی کرتے

و سلطانی سفت طیہ الاسلام کے رب اے مور سول اللہ کے رب تم بھرے اندھوں نے اپنے بھروسوں کو الی معاذیں ہیں اے ان ارب بے اوسم الرحمین ہے ہم بھروسیں اپنیں بھروسوں کا حمد وہ تم کو سلطان دے دے غیرہیں ہم کو بوانہ کر ہمارے عمیقی اور تکمیل ہجہ رکھ کیتم تھے وہم کے ریاضہ تحریکی شان مال کے لائیں ہے، وہ اگر لگہوں تم کے مطلع تو دنے دوے اپنیں داد دے جس کو ہم لائیں ہم کو داد دے جو تمی شان کریں کے لائیں ہے ہم کو سران دے مان دے آئیں ام اپنے قصور کا قرار کریں دم خداوندی و رحمات۔ تیرافا کمروہم بھرے خوش تھبیں کو ہدایات کے بھروسوں کو بھروسیں کے مطلع ایں داد دے کھو رہیم ہے

ڈا رب ت کرد درسل تو کرمہ مد شر کر بیجم میان د کرم
ذیلیں رب تعالیٰ احادیث اپنے سیہت سے فرمائے کہ خلقناکه مظلوم کو سلطان دے دے کو وہ
آفرید میں اشادو شہزادی خواری شفاعت کریں گے کے اے مولی ان گھنیوں کو سلطان فرمادے اور فتاہیں کے خصور اور
رب کی مانتے ہیں اور رب خصور کی مانتے اور ملت کو لصوف معطبیک بکھفترضی اس سے ہم گھنیوں کو
سرید ہے کہ اشادو شہزادی طرف سلطان ہو گی۔ جو قضاۓ کارکردہ طلاقی ہے کہ خصور اور کو عکس دا پڑھے کہ تم پتے حقیقیں کی مطالی، با
کو اشادو ہی ہے کہ ام اپنے خلقی عطا کریں گے کے اسکا ہے کہ رب تعالیٰ خصور کو سلطان کا تھمہ اور دو محاذ
کر دے تو فرمائے لم تقویون عمالا تعلملون پاچوں فاقہوہ: تخلیقی ایسی ایجادیں کام کھنڈ را ایسی سے رد کا
بھروسی عہدت ہے دیکھو رب نے ہم کو تعالیٰ دے دی وہ لا کیدی عکس دا پڑھے گھوب ٹھاکر کو تخلیقی ایسی کرم فریبا و امر
بالعرف لفظت اگریں کا ذیل رکھا خصوصے تخلیقی کی ہے ملائیں بعد میں میران کے بندچ گی ہیں ایسی بیانیہاں المدثر
قم فلاندر پتے اقری بے اور نیلام میران کی رات یعنی تین مال کے بعد فرض ہوئی دو سری عحدات اپنے لے ہیں کہ تخلیقی
است رسول کے لئے لازم ہے جو علی اچھا ماءہ اپنی کمل بیانات ہے ملے ہم است رسول کو یار کاتا ہے۔ پھٹاۓ کو دیند علیت
زبان خست کیم آدمی سے تخلیق کا کام نہیں اے۔ تخلیقی خوش خلقی زری ضوری ہے سے قائد اعرض عن الماہلین
سے عامل ہو اکر رب تعالیٰ نے تخلیق کا ذرا خوار اور اور اپنے کے درمیان کیا۔ سماوں فائکوہ: تخلیقی دلکشی دلکشی دلکشی

لئی کر دے والا گرام ہی تو گزرا جا ہے یا تائید من بالا میں فرائی سے شامل ہواں کے طبیعیہ اس کی بجال سے اور
مکر یا ور جا حکایت مام کے لگے ہو جائیں اسکا بھال ہے۔ آنکھوں قائد ہے دسے ہے ارتوے کی حادثیں امداد
بالطفہ ہی تھی ہاے یعنی شیطان اور غم تھاں کے ملاجیں کے لئے میرے۔

مکمل ہیں جس کو سوسن کی یازدہ اور بے جا فصلی پیاری ہے اماں سے جلد اگذاہو، و زندگی نظر گزرا ملزمان خوب کیاں
ہار ہموفہ بالتمہار لاحشوں ولا قوہ پڑے کہ لالا پرم کر کے پیا ہی کرے لوراں وہانچ پچھرا ہی کرے اور تلاشان
کرست وقوت ہائی طرف تھاڑے اور لالاں شریف پڑے میں اکٹھا عذاب فاکھا ہے۔ کہ جربتے نوال فائدہ اونہ بنا پڑے پڑھنے میں
ضور تھی چاہئے جسے انسان یا کچھ کر میں اپنے کو لٹک کر بنتا ہے۔ رہا ہوں یہ تائید سخت طم فدائے شامل ہے اور
یعنی اعلیٰ حادث ہادیت ہے ملم کا اعلیٰ نیات ہے۔ دسوں فائکوں ہمار تلبی کے وقایہ اُک زیارتی کریں ہم کو ان
مشترکے وہ ہموفہ بالتمہار لاحشوں لایا کریں یا تائید ہمیں وہ ملینے میں سے شامل ہو اک رب ۱ تلبی کے بعد اس لاکر فریا
یعنی سکھانے کے لئے

پھر اغتر اس اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور انور کی طبیعت خت تھی کہ جہاں سے لارتے جانے ہی تے
اور تلبی ہیں کرتے تے اگر پڑتے آئیں ملکت کرے وہ گزرو قیرو کی ہوئی اور بتعلیٰ آپ کوں جیز دن کا حکم کیا رہا
ہم اس کو یادجا آتا ہے، پڑے مغل نہ آریا بتواب ہن میں ایکیں ایکیں کاظمی کاظمیں کاظمیں کاظمیں کاظمیں کاظمیں
پڑے کاظمی دروب قریباً ہے یا یا الہیں اتنی اللہ اتنی اللہ اتنی اللہ اتنی کاظمی کاظمی کاظمی کاظمی کاظمی کاظمی کاظمی
طبیعت و صرف درستے فتن و فرورستے ملں رکھتے تھے نوور یا نہ ہم عکارتے ہیں۔ اہملاۃ الصراطۃ المستقیمۃ اس کا
طلب یہ نہیں ہے، کہ خدا یا تم گزرو ہم ام اب ایتھے مطہبیہ ہے تاکہ کہ ہم اب ایتھے کام کر کو۔ حضور انور ہمیں
شریف بلکہ پورا اتنی سلطیں مکی تلبی ضمیر نہیں ہوتی کی۔

بماہیں ٹے ٹے ٹک پتال کریں یا بچپن کی نسافت چ لائیں سلام

کافر عرب بچپن شریف سے اپ کا صدق اور عالمیں کے ادب دیتے تھے جوں قرآن کے بعد تب ۲ تاً تلبی شمع نیلیں
بکار حضور انور بتواب ترکان سے پٹے آتی جیات کرتے تھے احکام کی میات میں پٹل آیتے ہنالہ ہوئی۔ وہ سرا اغتر اس،
محل فریادیا کار جہاں سے دو گزروں نو تو کیا بخراں اور ہمیں سے ہم الجباریں جواب۔ حضور انور براہیت بدھے علم کے
لماں سے ہام ہے مل لے خلاصے جاں اتنا العاھلین دنوں کو شاہی بے قیر اغتر اس، میت ضریں نے ہنل آیت
کے اگر جرختہ العفو لور اغتر جو اعراض من الہا میں۔ ان دنوں جنول کو آیتے ہم سے ضریش ہاکھے لئے ہیں کہ قرآن
بچپن یہ تھا ہی ہے جس ۳۰۰۰ پیارا یا ۴۰۰۰ شمعیت کا جزیں حکم و کیاں کے تھے یا کیا العالیں ایکم شمعیت ہیں ہم اسی احوالی
وں اور جہاں سے رست پھریں دیکھو تکریے ہو۔ جواب: «علان و ملک کی ہوئی ہے وہاں کی جب کہ ہم خام سے بدھتے ۱
عکلیں اور احکام کی کہ بدھتی ہے یہ ہمیں کرم و میران سے نہیں دیکھوں ملک مرضی ہے۔ رب تعلیٰ فریاتے فاعلیٰ
و ایمفعواحتی یا اسی اللہ باصرہ ۴۰۰۰ اسی جہاں سے دو گزروں کا لے بے گزروی کی بنایا اور اعلیٰ خلاصے پا

اعراض اور جسمی کی طرح ہے وہ سراگم کو مخرب ہے جو ملکہ جودی کی متعلق ہے، بھی کامروں مراہب لے لانا
وہ لوگوں میں طور پر نہیں ہے ایک شیخان ہندو ٹبر ٹبر کو متعلق ہی مگر کب جب ان کا ذریعہ نہ گی اور وہ سارے ہیں میں کے تھے
لئے اس کو کرم کی متعلق اس کی تعریف ہے ہے بھی کی مصالح کمودی ہے۔ خلیل رہبے کے ملکی اور دینہ میں کو متعلق ہے متعلق نہیں
اگلے لا تعلق ہے جس سے بیان فہمہ پہلے ہے۔

محول پادری کرن چک است کہ ڈ کہن جملہ نیک موسیٰ
حضور اور سے ایک شیخان ہو ٹبر ٹبر کو متعلق ہے وہی کو روپاگ حضور کے ہجوم تھے کہ کھاطر خود میں ہیں سے چوری سرزد ہو گئی تھی
اسیں متعلق ہو گئی اس کا ایک درستارہ کرنے والی پڑھائیں اور یہ کہیے ہو گئی کہ ان کا ہجوم قاریشی خدا ٹبر ایکیں جو تھا
اعترافیں برسائیں ارشاد ہو اک جب ہم کو شیخان کا اٹ پیچے ہو ٹکری کیا تو ٹبر کی ہندو ٹبر میں جو ارشاد ہے کہ افاق اور انت القرآن
فاستعذ بالله عزیز اُنچھے کی بنا واقع وہ لوگوں آگوں میں تھا ہے۔ محدث قرآن کا اوقات تحریت کا وقت
ہے جو اپنے متعلق کرتے ہیں۔ میان ملنے والے کو کاشتائی کی کوشش کرتے ہیں اس نے اوقات امور میں ہاتھ پہنچا ہے
جیسے ایک میں سب عملی الصلوہ سن کر اس کا اوقات پڑھتے ہیں کہ اس وقت شیخان کے دھن کا اوقات ہے اور ایکیں جو تھاں
اعترافیں اسیں تھے سے معلوم ہو اک پہاڑ صرف اللہ تعالیٰ کی حق تھی جو اسی کی پہاڑی کیا تھا اس کی آیت کے
خالص ہے۔ یکم فرزاں فاستعذ بالله۔ جواب یہ تھا کہ اسی کی پہاڑی کی تھیں
پہاڑی میں پہاڑ کی اور جو پہاڑیں گئے تو اسی میں طبیب کی بود کوں ٹکری کے تھے اسی کی بود کوں ٹکری کے تھے اسی کی بود کوں ٹکری
کی تھیں ہے مولا جہاںی عرض کرتے ہیں۔

یا رسول اللہ ید کا ہت پنڈ اکور دا امما۔ ۔ ٹکری کا ہے گھن کور دا ام

تفسیر صوفیانہ: نصیحہ حم کا بے اللہ کے لئے نصیحہ چلکو میدن جملوں کا کارپ خسر آئا ہے اپنی رخصی کا کے
خسر۔ میں کے لئے نصیح کے لئے نصیح و نصیحہ نصیحہ کے لئے ہے۔ اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ کی خست ہے اسے
جادی کیا جاؤ اب بے ہے خسر انسانیاں یہ شیخان کی طرف ہے پتا ہے اسی درج کا متعلق ہے جو اپنے بے سل آفری ٹبر
کے ٹکری کر ہے مونیاہ کے نزدیک مو منیں کی تھیں میں مولوی ٹکری کتھے ہیں اور ہے کو گھر فیش کی ٹکری کی ٹکری کی ٹکری کی ٹکری
رب تعالیٰ اور اس کے حبیب گھر سے راضی ہوں تو وہ گھر کی نیسیں رہتا گئیں جاتے ہے حضرت مدین کا کاروڑیں اپنے کو ساتھ
سے کوڑا حضرت علی کاظمیں ٹکری نہیں قسا کر آئا۔ تھیں جی ہو ہم کو کاروڑ و سول سے دو کے دو باشی کے کاروڑ
رسول کو میں جانتا ہا ملہو ہے جو یار کھلاڑی اور ایسے بھائیوں سے منہ پھر رواں اک پہ وہ ملوک کے لایاں میں ہوں جو علم رب سے
بلیس ہے وہ ملکتے ایسے علم کے متعلق مولا فرازتے ہیں۔

سد کتاب و سد ولق در نار کا نوئے دل را چاہ دلدار کس
اکروہ طلب میں شیخان را ملہے کی کوشش کرے تو تم اسی بخش سے اللہ کی طرف ہاگ کر دوب جیری ہوائیں ہے۔

طلب بورل اعلیٰ جات ہے قبل اب قفر والی اللہ شیخان حرم کو رکھا ہے کفر میں سے نہیں۔ یعنی شیخان سے بیان اور
نہ شیخان کو دیکھا ہے اور شیخان اے نس، یکتا بن، عینان نی پیچے، شیخان سے پیچے پارا کردا۔ رب سے شیخان اور آنکھ سے
روکنگھم خود رکھ رکھی طاقت کا پیغام کہ اُپ کا قرآن کو مسلمانوں کیلئے اور الائجیں بہ ایک اڑکے لیا
تھا۔ پر واؤن چاک کدرات کو خناسی تھے کہ ان سے تو کوڑا اکی ضیس کرتی۔ ان دات کو فاکر ایسے تکریب ایسے غلط ایسے
فاسدیں کرتا۔ میں ہی اسلام میں تو زندہ فریاد تھے کہ جانی موت اور۔ لئیں گے بلکہ قبول کریں گے کہ خضری طاقت
ہے کہ قرآن شیخان سے شیخات کو رکھی کرے اے مسلمان یا ایسا فاجر پر مقابل ایلھیں کو کہہ چاہے کر کے بارہوا ازدواج
ایکجاں اسلام کو زندہ کرنا۔ تکی مگر تھا میست موت کو زندگی بنا کھڑو تو رکا گاہو بے میں احیاء ولحکی لا
تشعرون مولیاہ فریاد ہیں کہ ہا۔ نفس شیخان سے زندگا خطرناک، شیخان ہیں کہ شیخان آنکھ سے ہا۔ جانتے ہو
کس لارہ لارھل ہے میں نہیں پہاڑک اس کا مقابل صرف اس کی لالاٹت ہے ہو گئے بیٹھے نفس لارہ لارھی کی لالاٹت کو زندگی بارہے

إِنَّ الَّذِينَ اتَّقُوا إِذَا مَهِمْ طَفْلٌ مِّنَ الشَّيْطَنِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا أَهْمَمْ

اعلق ان یا یات کا بھل آیت سے پیدا ہو تھا ہے۔ پہلا اعلق: بھل آیت میں شیطان کے معمولی اڑاکوں سے
یا ان ۴۰۰۰ اب اس کے بعد اثر نوران سے ہائے کرست کو حسمی باری کے بعد خست ہارنی (خدا کو ہو بیلت)۔ دوسرے
اعلق: بھل آیت میں شیطان سے ۴۰۰۰ یا ارشاد یہ اخلاقی لمحہ فیض اللہؐ: یعنی یا یادی ہو اور اقیٰ طاقت یا
ہے رہا ہے یہ اور دل کی آنکھ ہر فخر رفتہ قیصر اعلق: بھل آیات میں اوس سے کی یادی ہائے کاٹنے! شہزادہ ہو اب از
ہدیحیں! ۴۰۰۰ ستمہ ہر یا مان نے اسی اور ارشاد باری پر حاصل کیا ہے کہ شہزادہ اور کے انتہائیں کو کار ہے۔

فیصلہ: ان النین اتفقو اپنے نہاد میں کوئی تحریک اس لئے کاٹتے ان سے شروع فریبا یا
النین سے مرد مل اس وہیں جس نہ کر۔ فریشون اپنے کو کوئی رفاقت ہیں ہی نہیں آتے اتفاقواہات انجام سے اس لیے
کی ہے۔ مخفی پریتیا پعلیا اور نا رسیل تھیں متنی درستہ میں تھیں اس کی تھیں اس کے تھیں اس کے تھیں اس کے تھیں اس کے تھیں
لمتھین کی تھیں ار پلے بیٹیں وہ زکار نے اپنے بھائی سے اپنے بھائی کو بھائیتیں اپنے بھائیوں سے بھائیوں سے ہے۔

ہو لوگ کر بچے ہیں۔ لفڑیوں سے ان کی صفت یہ ہے اخاذ میں طلاق من الشیطان میں اس ادا۔ عین جب یا جب کبھی بتے نہ رکھ اور اس روپوں کے معنی قریب قریب ہیں فتنی الائے کہ چھوٹے کرنے کے تھے ہیں اور خاتم پھونے کو مس میں پہنچا جائیں تلااہدی قاتم میں طلاق سب گران کریں یہو عموماً سائل کی قراتب میں ہے یہ سکون طلاق سے دلوں میں آیتیں ہیں (قریب کیم) اس کا کام دیتے ہیں۔ عین تاہم باطن گھوڑا وغیرہ کریمیں مرد سے سارا اڑپ کر یہ بھی آئے جانے والیج ہے ورسا دل میں غمزماشیں اس لئے اس طلاق پایا ہے کہ یہ میں من الشیطان میں میلتے ہے طلاق کی شیطان سے مراد ہیں شیطان ہے یعنی جب بھی اسیں شیطان کی طرف سے دوسرا کا اڑپ پہنچنے والا ظاہم پیصروری ہے اور ایک جواب تقدیر کے سات میں ہیں یہ ارہو جناب سمجھتے ہاصل کر کا کارہو شیار، دجالاں سے مرد ہے دل کی ایجادی میلت و میلان کو برالی سے رکنی ہے فاقہ اس المذاہب ایسی ہے۔ عین ایسا گھبیسر و لذت بہارت سے یا امیة سے دلوں میں فتنی ہمہ بیان کر پڑے ہیں یعنی حقیقی اور گون کامل ہے کہ جب اسیں شیطان باڑ پہنچتا ہے تو وہ ہمہ سارے بہارتی ہیں جاگ جاتے ہیں اور ان کو کل کل جاگی ہے خود وہ توپ کر کے ان دو سوں سے ایک ہو جاتے ہیں اس تقلیل میں صفت نسبت کر۔ و انخواہ نہیں میں مدونہ نہیں فی الغی و تصور کا دو سارا خی ہے۔ جس میں غیر حقیقی کتاب فتنی اعمال میان طلبیاً کیا ہے اسکے موہشن اس عجیب ہے عین انخواہ نہیں وہ اخال ہیں ایک کہ انخواہ سے مرد ہے کہ انخواہ ہم سے مرد ہے کافر و فشل و مدمون سے مرد ہے اور گون کافون کو در بھی زادہ گرد کر لئے ہمیں شاخ میں ان کی الماعت کی رکور بھی کرو جائیں اسیں اور بھی زندگی میں ایک بیان کیا جائے کہ مسیحی ہیں کہ پہنچانے سے محروم گندہ کا ہے اسی ہیں پہنچانے سے مسیحی ہیں کہ پہنچانے سے مسیحی ہیں ایک بھائی کا کارہو جانشی کیا ہے۔

عین بھائی کا کارہو اسی بد متعید و بدلیتی ہیں شم لا یقتصرون یہ مبارک مظلول ہے میں مدونہ نہیں اور انخواہ نہیں اور

مقدور ہے اپنے قدر سے۔ اس نے رکن کیا کی کہ راستی ملزا کو قصر کر کے جیں کہ اس میں ملزا کم ہے جاتی ہے اس۔ عین کم کر کر ان شہنشہ شیطان کی کارہو اسیوں کو صرف ایک بار کارہو خداویش میں رہیں تک گردہ کرنے میں کارہو کرنے میں کوئی کمی نہیں کرتے جمل تکشان کا اس پہنچانے کا کارہو گردہ کرنے کی سیاست کرتے

خلاصہ تفسیر نہایت لوگوں حرم کے ہیں پر بیکار بودہ کارہو جے کارہو کامل یہ ہے کہ جب ان کے دل میں شیطان خیال ہیں پہنچاہو جاہے اسیں شیطان دو۔ ہم بھوکی بہوت دن ان کے دل فراہی ہے ارہو جاتے ہیں ان کی آنکھیں عمل جالی جیو،

گندوار سبب گناہیں خوار کے اس سے کارہو اسی ہے کارہو اسی ہے جیسے جیسے جاندی اگر دل میں جیسے جیسے دکانوں لے لے رہت اس بہ اس جانکہ کے کارہو کے بعد تو اپنے اگر دل میں آس سب فتنیں پھر جاؤ جائیں۔ رہے اپنے اور کارہو کارہو کرنے کے دل میں بہادر ہیں شیطان اسیں ہر طرف کا ہوں میں بھی بھی بھی بھر جائے ہیں پہنچا کر نہ کرنے کے لئے میں کی نہیں کرتے اپنے سبد اور علاس ہیں۔

مشیل ہڈا یہ تسلی تفسیر کرنے میں ہڈا یہ ہے کہ اس آئت کو واضح کیا ہے اگر کوئی فرض تحریب ماقوہ مسلمی رہے تو شیطان تھرے دل میں تھیں خلار پیدا کر کے بچے فساد لائیو اس سے لے جائے بھر جائے پر تلاوہ کرتا ہے ایک یہ کہ اس نے یہ کام

بھتی برائی (۲) نہیں سے قریٰ ترہوں اسے ہزارے کٹکوں (۳) وہ بھتی کرو رہے ہیں اپنے نہیں بلکہ ملکا یہ خیالات طائفہ شیخ ہلقلی اور لگل کل دینی کلیش ٹھیں۔

ان کا علاج بینیٰ تکارا اور صبرت چند خیالات ہیں (۱) اس سے جو کہ برائی کی وجہ مقدرات ایسے سے ہے ہمہ مقدمیں آئنے والے تکلیف کمی تھی یہ فحص اس کا مطلب ہے۔

از خداوند خلاف دشمن د دوست کہ مل ہر دو در تصرف نہیں

کچھ تجاوز کیلئے ہی گزد از کل دار یہ دل غر

(۲) اگر میں اس سے زیادہ قوت دلا ہوں تو ہم ارب گھنے سے زیادہ قدر دلایا ہے وہ نئے سڑوں سکا ہے (۳) اگر دو گھنیں ہیں آئے مجھوں پر ہے ہم اپنے نہیں کر سکتے کیونکہ حرب کے حضور ہم ہوں (۴) اور سکا ہے کہ جن چیزوں تک دو گھنیں ہوں یعنی ہم اسے گھنیں ہوں یعنی قدر دو جو دل میں ہو جائے گا اسے ہم اسے بدل دیا تو ہم کی خواہ خود تو اور دلے گئی کرتے ہیں تو اگر میں سے اسے مخالف کرو تو دو کام کیا ہو اللہ کے نبی ہو وہی کرتے ہیں اور یک ہم خلیل یا سرف طی السلام نہیں ہو مصلحت ٹھیک ہے کی مسلمان ائمہ ارشاد ان خیالات کے آئی تھام و عش ختم ہے جو اسے گاوارہ فحص تمدید اخراج میں بدلے گئے تھے تذکرہ لومے سد (تغیر کر)

فائدہ کے اس آنکھ سے چند فاکٹے حاصل ہوئے۔ پہلا فاکٹ مذکور ہے خیالات اور سوسوں سے کلی محنت نہیں۔ وہ آئندی رہیں گے یہ ناکہ استقوال وہ مسہم ہے حاصل ہو اکثر تسلی کوں کو شیخ ہلقلی سے پختہ ہیں جو گھنیں نہیں۔ کہ دوسرے کل اخنان کی دلیں ہیں جو ہمہ گھنیں جانا ہے شیخ ہلقلی کو سے جانا ہے جو ایمان و عقان سے برآمدہ دو سرافراز کو کہا جائے ہے ہر جسمانی یا اداری کی وجہ پر دلیل ہے ایسے ہی ہر دو طبقی ہماری کامیابی افراد ایسے کہ اخنان کو ایسے مخلوق کا لفظ نہ کہا۔ یہ لیے یہ سوسوں کا ملکان ہم کارا اور سیر ہے جس کا ایسا کہو انہیں کوہا ہے کہ کہا ہے تو اپنے بہت بد کرے یہ فحی حقون کا لفظ جلد و سر کا لبکھ جلد کرے یہ تاکہ وفا فنا کی فواد ایمانیات سے حاصل ہو ا کے ارشاد افاظ اہم مبصر و نبی اسے تحقیق کی طاقت قرار دے۔ چوتھا فاکٹ کہو۔ ”عمول یو سوس کا علاج اخراج شریف ہے جو دوسرے کامیاب صرف اخراج نہیں بلکہ اس کے ساتھ دوست کارہائیں کی خالقیت ہی ہے۔ کہ رب تعالیٰ لئے نہیں کے ساتھ فریبا فاستعفی اللہ عزوجلہ طائفہ من اشیائیں کے بعد فرمایا تھکر واد مبصر و نبی پاچوں فاکٹوں کو دوسرے کو فرقہ نہیں ہے تاکہ دل کی طرح آئے جائے ہیں جو ہمکہ تجوہ ہے کہ جو سمات خیالوں پر اپنے کو شدید شیطان کو قرار پہنچانے اس سے دوسوں کو درہ ایمان کی کٹے قرار ہے۔ یہ قائمہ طائفہ فرمائے حاصل ہو اسیا کہ اگر ایمانی طریقے میں عرض کیا جائے۔ پھر خالق اکثر بزرگ انسانوں کے بھالیں ہیں وہ صورت آنسانیں جس سے ہم شیطانیات نامہ اخوانہم فرمائے ہے حاصل ہوں یہ لوگ شیطان کی ہمہ نہیں ہیں۔ ساتوں فاکٹ کوہا طبیب پورا اس کی زیرت میں شیطان لوگوں کی کھاؤں ہیں جو طرف د کرتے ہیں یہ کوئی یہمدونہم فی الفی سے حاصل ہوں۔ آنکھوں فاکٹ کوہا جس کوہا ہے تو ہمیشہ اگر یہ زلزلی نہیں۔ اسی طرف اسی طرف سے افضل ہے جو سے خود علیہ پر اور جو اسے حضرت اور معلمے السلام کا ائمہ کھلنا

اللہ کی محبت سے مخلص ہے یہ نادمکار و فنا فاہم بھروسون سے ماحصل ہوا۔

پہلا اعتراف: اس آئت میں شیطان و سوسوں کے دلخواہے۔ قنکھوں اور ہمیت گجریز کو کوہنی سے اور ہمیت کو جملہ اسے اس فرق کی وجہ کیا ہے۔ جواب: تذکرہ ایسا ہے اور ہمیت اتنا بڑا اکل ہے، اتنا بڑا اکل ہے جو اس کے تریب میں جاتے ہیں میں حدوث ہوتا ہے جو اس ایسی میں ادا ہے۔ وہ سر اعتراف، انسان کی جن کا عالم ہے اپنے پابن زوج زوج نہیں ہے سکتا ہے یہ رشتہ بیویت ہائچے ہے جو تو فور انسان میں یہ رشتہ نہیں ہے ایسے ہی جن اس میں نہیں ہو سکتے پھر کفار فلک ارشاد میں ہماری کوہنی ہماری کوہنی کیوں کیا ہے۔ وہ سری جگ فربان ہاری ہے ان المبذورین مکافتو الشعوان الشیاطین یہ گایا واقعہ خاف ہے۔ جواب: یہاں انسان سے مراد کسی باطل ہائی میں ہیں ہوں گے کہ ان کے سامنے کام کرنے والے ہیں کی مل مرا جیں الٰہ عرب ٹھیں کو حمل کر دیجیے ہیں ملکِ رہنی مسلسل پڑھ کے بھال پا رہے ہو ہارے ہیں گی لے لے جائیں ہے۔

تفصیر صوفیانہ: ہبے انسان کی خطرت بعض مذاہم قول نہیں کرتی اگر وہ بھدھنی پتی جعلی ہے تو فوراً دست یا قے کے زاریہ فلک جاتی ہیں ایسے ہی سو من حقیقی کی خطرت شیطان و سوسوں الطیبی خیالات کو قول نہیں کرتی اگر یہ جیسے بھی میں کو ٹھیں آجلوںی قرب کی طرف سے تذکرہ اسی سے کے ارادی ان کو تکلیف را باتا ہے پھر ایسے ہیں اسی کا کرکے ہائیں ہوں ہائیں تھوڑی سے تخلیقہ شیطان کا ہم تو ہے اس نامنالی اس کی اور شیطان کی خطرت ایسی ہے لیکن مرغی سارے نہیں دن دنوں ایک دسرے کے مدد گاہیں ہے۔ ہبے سرکش اہل شیعہ کام ہیں ہبے ایسے ہی سو من ملک فرشتوں کے گردہ ہے کہ اس کی اور فرشتوں کی خطرت کامل ہے۔ یہ حضرت پیر صورت تک ہمیرت ہوتے ہیں جو کوئی خود اور نے بدر کے حلق فریبا کر **ہنالک** کی بسط مطلع قون الشیطانہ لہ شیطان کا یہ گل لے گا ان اہل ایک شیطان کا یہ گل فریبا کیوں پھر وہ سے (۱) جاور کے قدم اخنادھیں سینگ۔ سات سخت ہو تائبہ یہودی بھی شیطان سے سخت تر ہیں شیطان و اللہ والوں کے مخلص کر کر کلا ملوب ہمہ احمدین لا عبد حکمنہم المخلصین میں تحریک سامنے بخول کو گردہ کوں بکار اہم تھے خالص بخول کے اللہ والوں سے شیطان بیویں اور پنکھری بیویوں والوں کے کوئی بچپنے پڑے رہے ہیں معلوم ہوا کہ شیطان سے سخت ہیں (۲) سینگہ لا بادر و بب اسی سے را تائبہ یہودی تک کرتا ہے اور بچپنے سے سینگ چل پاسا زور گا تائبہ شیطان کی سے لاتبہ لا تائبہ نہیں قون الشیطان کوی سامنے کرتا ہے اور بچپنے سے قوی درکام کا تائبہ لے گا ہائیم ترا کہ ایزابیل پیر صورا و اسوانہم یہ مدنونہم فی الف ہے شیطان کی مدد شیطانیوں کوں حضوراً قون الشیطان کے لئے (۳) جب یہ گل کا دہار اسی بندھن و اٹل وہ تائبہ اپنے اپنے یہ گل کو اٹل کر کے پھر قیمت جنم کو جسب وہ نہیں شیطان، اخیوں کو کہا پڑے وہ اپنے ان بجیوں کو اپنے اٹل اور گاہب پر مارتم لایق صور وہی دوں اسکیں ایمان و طیبیں کی رہائی اور شیطان جاتوں کے ذکر کی جائیں آتیں ہیں۔ صورا و افیلے ہیں کہ تکالیف کو تو زوریاں والوں کی طرف سے کجھ شیطان جو کہ ہے جس سے پر ٹھانی یعنی ہے اور جو کھدوں و خلف کو رب تھلی کی طرف سے کھنکاں کا طلاق ہے اور راحت کا ریڈ اسی لئے قلبیاً فاصمہم طالقہم من الشیطان یہے مرض اور تذکرہ لذوا ہم بھروسون یہے طلاق۔ شعر۔

سائیں تھیں اور نہ سے مرا آئو کہ کہ کے
درود کریں جیساکہ میں مژمود یکوں آتے
ڈرامی بھائی مردی کے لامکوں کرنیں مسلم

وَإِذَا الْمُرْتَمِيَّةِ بِأَيَّةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْنَا فَأَقْلَلَ إِنَّمَا أَتَيْنَاهُ مَا يُوعَدُ إِلَيْهِ مِنْ

شَاقٌ هُذَا بِصَارُونَ مِنْ تَرَيْكٍ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُوَمِّلُونَ ④

وکیل رکورڈز کا ہال بے پری طرف پرستہ رکھ کی طرف سے پھیل جائیں گے۔ پھر کسے اپنی طرف سے اپنے مایاں اور اپنے دشمن اسی طرف پرستہ رکھ کی طرف سے درج کرتی ہے۔ یہ تمارین درست رکھ کی طرف ہے آئندھی کی روشنی پر اور پڑا جاتی لمحوں کا۔

اعلق: اس آیت کے مطابق یہ ایسے پندرہ علق ہے پسلا اعلق: بھل آئیں ارشاد، افکار شیاطین ایسے قرآن ہمارا نہیں کہ گمراہ انسانوں کے گمراہ انسانے میں کوئی تحسیں رہتے اب اس آیت کیے۔ میں شیاطین کے گمراہ کرنے والی ایک خاص ذمہ داری کا کر فریضہ جا رہا ہے گویا تھا کہ طبع کے بعد ان کی ایک جزوی تحریر کر رہی جو اس کی کو ظاہر کرتی ہے۔ وہ سرا اعلق: بھل آیت میں شیاطین کے دلوں کے متعلق کہ: اگر وہ اپنے ارشادوں پر بھایکے کی روشنی میں پنڈل چکل میں پھنس جائے تو وہ اُتنے لگدے صاحب قرآن سے بھی یہ ایسے نہیں یافت۔ یہ شیعیتی کریمہ بے سرا اعلق: بھل آیت میں شیاطین اور شیطانی عربت کا اقتدار اپنے قرآن والے محبوب اور اُتنے بھیج کے بیوض و برخلاف کا تذکرہ ہے گویا مبارکی کے بعد حکیم درمان اکاذکر تھے کہ ہذا

پیمان

لُفْسِرِ وَالْأَلْمَنَاتِهِمْ بِإِيْتِهِ جَهْلَنَابِيَّ لِلْأَنْسِ الْأَرَادِيَّةِ إِيْتِهِ ہے افاقوم گرف کے لئے ہے۔ عینی ہے بھی لم
قات میں نظاں ہے فی کرم چہرے سے آیت سے مراد ہے قرآن مجید کی آیت ہے باکار کے درمیان میں جملات ہیں جو اسے
مودوں کو اندھہ کر دے تپ کی خوت لی تو انہیں نہ سامنے دیں بلکہ مطرکے پہلا سامنے کے ہڈوں کے مطرکی زمیں کی
دوسری پہلے پھر اس کے عوض قہل کاشت اسیں کہ مطرکی خلل کرو داگر ہیں بھی یا اسی دوسرے غیرہ میں جب بھی
زبول آیات کا گورنر کے لئے خود جانا ہے اور اپنی آیت کفار کے کوئی نہیں ظاہریا ہب اپ کفار کے میانے لگے ہڑات سن
د کھلتے آئیں اگر فکر کر جنمیں تھے اور حکم میں تھے اور حکم کی بوجو کو شال فریقا قالو والولا عتبیتھا ۱۶۱ ہے تولا۔ عینی
ھلاہے یعنی کوئی نہیں (خالقین) ہجاء کے مت ہمیں ہیں۔ لہذا جن کرہا ہی ٹے عوض کو جایی کہتے ہیں کہ دبیلو والی یعنی زیارت
بے ابجاہ رہ لگانیا (رسوی العامل) یاں اگر آیت سے مراد قرآنی آیت ہے تو ابجاہ۔ عینی گمراہ اور اگر آیت
سے مراد فون کے درمیانے ہڑات ہیں تو ابجاہ کے حقیقتیہ اپنی آیت قرآنی آپ کوئی کمرکوں نہیں لیتے ہیں اور آیات گرتے

رسیت ہیں خود پڑا اسے دارالحکم کا خود خدا تعالیٰ سے کیں نہیں سے لیتے تھے اُنکے ہیں کہ ہم مقبول المدعی ہیں۔ رب تعالیٰ ہماری ہاتھ پر آئیں سے دعا کر کے گذرا تھے کہ وہ کافر کی یہ نبوی اخلاقی رکشی سے غیر۔ قبل انہما تبع صایوسی اللہ من دبیں۔ ان کے موجب کا واب بے اگر آئت سے مراد قرآنی آیت ہے تو طلب و ایجھے پر کسی قرآنی آیت کو اس کی نہیں۔ یہ کوئی حقیقی کی جو ہی رہا ہے ایک ہے جو خدا تعالیٰ پر وہ خادو جاؤں اس کے ادھم سمجھا جاؤں اور اگر آیت سے مراد میتوڑھا تھا اس فرمان محل لے تو مطلب ہے کہ کسی کوئی کسی رب تعالیٰ سے خواہ خداوند ملکی خیس باگنا پڑے، ملک چھوٹی آئی ہے کہ پر، اگر دعا ملک کوں پر ہو کہ تمدّب ہجرت کی، ملا جائے حکم ضیں ہاں لئے میں رہتے اس کی میں کہتے تو سربیا کے اندھے نہ گھے لائیں، بل ملکا بے میں اس کو دینے ہے جو کہ سکا ہوں گے کہ تمہاری ہوں جس نے کرنے کی گھے دتی ہے جو کہ تمدّب ہے جو اپنے کی گھے دی نہیں ہوتی لہذا اسی سے گھرات نہیں، خاتم خیال دہتے کہ ملیووسی اللہ میں قرآن حضور اور کے ملکت حضور اور کی خانہ حضور اور کل کے ارادت ذل کے ملکا دہ سب سی شاخیں اس کے لئے اُن دفتریں لگدے۔ اُن دفتریں ہی یوسفی اللہ میں رہات خیال میں رکھو من رہیں فراز کریم خانہ کا انتہا تعلیل ہے اُن کی جو اس کی رہادیت کا تصور ہے ہم اپنے سفر رخش کر پیچے ہیں زندگی جس طرف کی رہادیت اپنے حسیبیں قائم کرتے ہیں کسی کی خیس اُن کو سارے سامنے کلکتے وہاں ہے گرفتوں کو رکھتے پاٹا ہے جنات کو طرف سو من انسانوں کو دو طرف پر اپنے کارکوکو طرح منون میں اولیاء اللہ کو اول طرف میں رہات دام کو لور طرف اس نے میں اسے رب العالمین کہا جاتا ہے سید و حکم کسی دبیں، مل حضور الہ رحمۃ ربارش روئی یہے حضر اور دوسرے میں ایسی ہی حضور اور کی تعریف ہے مل ہے۔ ہذا بعثائر من دی حکم فرمان محل اللہ تعالیٰ کا ایسا نامہ اور یا جملہ اپنی بھروسے کسلیا ہو اپنے قل کا انتہا اس متصد کنارے کے مطابقوں کی تعریف ہے مل قرآن مجید کی تمن ملکیں ارشاد ہوئیں پہل صلحت بعثائر من دی حکم ہے بعثائر حجج ہے بسی کی۔ گھنی مل کی رہ ختنی قرآن مجید چوں کل کل کی رہ ختنی کا سبب ہے اس کے مباڑے طور پر اسے بصار فرمایا قرآن کریم اُنی خوبی صیرت ہے یعنی قرآن مجید نور پر بدی یعنی حیتیت ہے یعنی اُنکے قرآن مجید سہ اُن ایسا کا بھجو ہے اس لئے اُن فرمودی خیریت آنکی درد و اسکی خوبی اُنی خود اسی اُنی ہے اکبری یعنی کوئی کوئی عمل میں ہست حکم کی رہ ختنی قرآن مجید سے پیو اُنی ہیز جنط قرآن مجید کہ آیت دل کا چرخ ہے ان رہ ختمے قرآن مجید کو بصار عین رہ ختنی فرمایا۔ الحکان کی رہ ختنی اسلام کی رہ ختنی مطہق و تکون کو ظاہر فرمائے الی رہ ختنی کی لہذا قرآن، شیان ہے چیزیں سورج، هر جام، دیوال، مومن و کافر اُن سے رہ ختنی ہے ایسے قرآن مجید سارے انسانوں کے دل رہ ختنی ہے اس نے مل من دی حکم ارشاد و ایسیں پہنچ کر وہ تم سے کارب ہے اس کی شان رہادیت کا تھا اسے کہ اپنے کسی نہ ہے کو اگر صرف ہے میں نہ رکھے اس نے اس سے قرآن مجید مائل فرمایا گا اس سومن سے سارے انسانوں کے دل رہ ختنی میں وہی و رحمتہ لقو میہو منون اس فرمان محل میں قرآن مجید کی وہ وہ سری ملنوں لا یاں ہے جن سے صرف مومن فائدہ الفاظتے ہیں۔ یہ محدث بصاری صرف بہدوی کی تھے ہم اپنے پارے میں ہندو للمتفقین کی تحریکیں کر کے ہیں مل صرف اُن کو کہ قرآن مجید اہل کی بدایت صرف مومن کو فرمائے حضور کی نبوت کی طرف بدرافت سارے انسانوں کو کلخانہ پر مل دے اسی

الل مرا و بے ہوں ہی گناہوں کی محلی کی رحمت ایکش پخت نبی اہلی کی رحمت صرف ہر من کے لئے ہے اور نبیوی مذکوب اہلی سے پچھو کی رحمت سارے لوگوں کے لئے ہے بلکہ یہ احمد مرا ہے اس وجہ سے ارشاد ہے القویم و مونوں اس کی حقیقت ہندی للہم تین کی تصریح میں ہو جگہ دہل مظاہد کرد۔ نیال رہے کہ قرآن مجید کامل ہے اس رحمت ان لوگوں کے لئے ہے جو سو من محبیں اور ممن من ایکان ہو قائم دریں اپنے ایکان کی تصریح کرتے رہیں اس گشتن کو اطاعت خواہوں وال یا خوف خداویں رسول اپلیں دیتے رہیں ان روحو سے المومونین ارشاد پیش فریلانکہ ایکس راز عبارت القویم و مونوں ارشاد ہوئی غریب کے اس تصریحی جہالت میں مبتلا تھات ہیں۔

خلاصہ تفسیر اہلی تصریح سے معلوم ہوا کہ اس آیت کی کہد کی دو تصریحیں ہیں یعنی ان دو قوتوں کا خلاصہ سرض کرتے ہیں۔
 (۱) جب چہرہ دو کے لئے آیات قرآنیہ کا دل بخواہی کے اور آپہ لوگوں کوئی کہت نہیں۔ نبات اُندر بلوغ و ترقی کرنے ہیں کہ اسے گز ٹھہرایتیے رہا۔ اب کیا تکمیل کر سیلانیا کریں اپ کیوں میں کھڑے اپ بچہ دو روز سے غاصہ شکنیں کیوں ہیں اب اس کے بواب میں اُنل فرستے ہو سے طریقوں کی شریعتی ایسی کامیابی ہوں جس آیت کی تحریکی ہے رہا لوگوں کو خارج ہوں اُن پر ڈالنا ہوں۔ سکھار ہوں بے وقوف اعجمی گیاتریں جم کو سنائی کا یاد کیوں سب تسلیم کے تعلیم رہب کی طرف سے دل کے جانے دل کی روشنیاں ہیں اور خاص ہو مونوں کے لئے بروپ کی ہدایت ہی ہے اور اللہ کی رحمت بھی جس سے دل کے انعام اسماں کوہ بجھد فیروز کے سقّن ہو جاتے ہیں (۲)۔ محبوب اللہ اکابر کے بلوبرل اگر بدقائق آپ سے گذشت مانع رہے ہیں کہ حادثہ مودوں کو زندہ کر کے اپنی بخت کی گوای دو اور اسکے کوہلا سوتے کے کوہدا ہو اور جب آپ ان کے سیارے سلسلے پر رہے ہیں کہتے تو پہنچتے رہے کہنے ہیں کہ آپ اپنے رب سے دعا کر کے گذرات لائے گیوں نہیں آپ اپنے بدقائق اپنے تقبیل الدہماء رب آپ اپل ہاتا ہے۔ طریقوںے محبوب کریم اللہ کے فضل اس کی مطابے یہ سب کہ کر سکتوں گر کر ترقی ہوں رکھا تو وہ یہ بیجروہوں جس کے رکھائی کی ٹھنڈہ رہدہ دی جل یادی ٹھنڈی ایجادات مل ہوئے میرے رب کی طرف سے اے یو تو فویجیت
 ہی گذروہوں جس نے تم کو دکھادیئے یہ حق نہ کر آنکھیں کھو گئے کے لئے ہلی ہیں۔ مونوں کے لئے بحیرات طاهر ہیں اور رب تعلیم کی رحمت اہلی ہیں ان سے ہدایت عدد سے دو ہر ایسی بد فضیب پے بخت صرف ہر دلائی گذرات دکھاتے کہنے نہیں ہوتی وہ ۴۱۷ کے لئے ہلی ہے۔

فائدہ کے ناس آیت کریمہ سے چند فائدے حاصل ہوتے۔ پہلا فائدہ مسلم کو چاہیئے کہ جاہل کی حالت ہاؤاب قتل کو رہ بیداری سے دے کر یہ ہوتے جن کا ہر من طریقہ ہے۔ شد کا ایک قدر، سدی کھیلوں کو اپنے میں پہنچ لیا ہے اور مرکہ کا ایک گمراہوں کو ہی نہیں پہاڑ سکتا کہ یہ مل بخیز ہے رب کھادر کے ندان، ایک گل کا ہو اس کو
 پوارے طریقے سے اپنے محبوب سے دو لیا۔ سجن ان شد و سرفاً کوہد خپور بھل کے کلادات کا گمراہ ان کو ٹھنڈی ایسا طریقہ کیا رہے۔ یہ تائید الولاجتبيتیہ ایک تصریح سے حاصل ہو اکہ کنر حضور کے تقبیل الدہماء سے کلادان اڑاتے ہوئے ایکار کرتے تھے۔ اس اعجمیہ ہے۔

جو ہاہے اسی میں مرے دل کے دملکی کے خدا دل نہیں کرتا ہمیں میلاد ۱۷۰۰

نامکن ہے کہ حضور اور کسی حقیقی کتب سے چاہیں بود و بُد نہ دستے اس کی حقیقت ہماری کتاب سلطنتِ ملک کی یکم خنزیرِ الارز
نے مرفول سے ہلا کا تھا کہ مارا تباہ کہبہ بن جلدے فراز براوا آیا فلمولوینک قبلتہ تر صہما۔ تیر لقا کرد
حضور اور صرف قرآن کریم کے قیم نہیں بلکہ یوں کہ رب کی طرف سعیتی ہو اس سب کی اپنی فرماتے ہیں یہ فائدہ اتبع ما
یوسی اللہ کی ایک تحریر سے مامل ہوا کہ حضور کفرانوں قرآن سے پڑے بھی وہی انی کے قیم تھے راست کیلی پاک ہڈی
ندہ الاکاف معدود تخلیقات الات، امری اصل مثال اکل حال سب پر مال تھے یہ اتبع ما یوسی اللہ کی تحریر
کلی پڑا۔ چو چھالا کندہ حضور حملہ اسی عمار مطلق اسی سب کو کہتے ہیں گر کرتے ہیں جس میں دب کر رہا
ہو سر کار گلروں پتوں سے اپنا گل پر ہو ایں کیونہ موتے نہ کہ کے نہیں پڑھوا کھکھ ہو الگیوں سے پالی کے فٹھے بدلیں کیا
وہ نہیں کہ سے چٹے ہدایت نہیں کر سکتے فرماتے ہیں کہ اگر ہم ہائیس و سونے کے پاہ زارے ساقہ میں یہ لائدا اتبع ما
یوسی اللہ سے مامل ہوا کہ حضور کفرانوں فائموں کو تعلیم مار دے جان کارپتے گر حضور ہیکام کا حصہ، سب سے
جس روایت سے حضور کوپتا ہے اس سے کی اور کون پانچ بارے یہ فائدہ من دربیں فرماتے اشارہ ”حامل ہو۔ چھٹا
فائموں حضور اور سماوی اللہ کسی جیلو کسی غصے کے قیم نہیں ہم لوگ حملہ نہیں ملے ہیں اب میں پاپ کی طمیں
استاری اور رست چیزوں میں دنیا کے مالکوں کی پہنچ کرتے ہیں حضور اور کاراں ان تمام بجاوں سے پاک ہے یہ فائدہ انہما
اتبع سے مامل ہوا کہ انہما حضرت کے لئے آتے ہیں ملے رہیں کی گوئیں کبھی ان کیلیاں پہنچانے پر کچھ سلاہ ملیر کے پیکے
لئے پیسو ڈی ہے اپنی وی ہیں سماویں فائموں کو ہم اپنے حضور اور نہیں کی ہمہ کر کتے ہیں یہ اور اس سے
کر سکتے درکھدا قیوم والصلوٰۃ کی بجاوں پلے حضور اور نہیں کی ہمہ کر اس آئی ہے تھے مل
کیا حضور کا مل اس آئی کی زندگانی میں باقی تھی بے اگر حضور کا مل نہ ہو تو ہم اس آئی پر ہر کوئی مل شد کر سکتے ہیں فائدہ
ہی انہما اتبع سے مامل ہوا کہ دی پہنچ صرف حضور کریں گے۔ حضور کی بھجن یا حضور کو یکہ کر قرآن کی بھجن ہم کریں
کے۔ آنھوں فائدہ: قرآن حدیث اگرچہ سارے عالم کی بہادرت کے لئے اے گراس سنا کہ صرف مومن الحافظ ہیں ہے
فادہ القومیوں میں سے مامل ہوں تو اس فائدہ: قرآن مجید حضور ملکہ الہام کے لئے بہادرت نہیں حضور اور تو پہلے یہ سے
بدایت یافت تھے۔ جیسا کہ انہی تحریریں عرض کیا گیا ہے فائدہ القومیوں میں سے مامل ہوں۔ وسماں فائدہ: اگر پہ
قرآن مجید سارے عومنوں کلے ایمیڈی ایم ایم ہے گرچہ ہم کو عکسی اس کے لئے رحمت ہے ایم ہے یہ فائدہ بھاگو
ہمیں اور حمتدار ہر قوم کے کہ فرمائے سے مامل ہوں

پس ای اخڑا ارض اس آئی کے سے سو ہم اور اکنی چھپا ایتھر نہیں فرمائے تھے قیاس کرتے ہیں نہ کہ اپنی طرف سے
کرتے ہیں صرف قرآن کی بھدی کرتے ہیں ہم کو بھی صرف قرآن کی بھدی ہائی (تھی) روح العالی) یہ اخڑا ارض بھلی
نے بھض بے دیوں کا انتل کیا۔ جواب: اس اخڑا ارض کا جواب انہی تحریریں گز گیا کہ مل ملیوں سے مرا صرف
قرآن مجید نہیں بلکہ ساری وہی ایسے فوادہ قرآن ہو خدا خوازب خدا العالم خدا احمد تھا سے مامل کر کہ مالک حضور کی یہ قیام
چیز ہی ایسی ہیں اس نے قرآن د فریبا بلکہ اگلی دوازدھہ تھات ملیوں سی ایشداوں ایکہ تو نہ کروں کی لائن حکایہ کے

نواب سے جاری ہالی حضرتی تقدیر کی وجہ سے۔ لہ سر العتر افضل هدایت اور وحدت بصلوں میں قائم باروت
بنت نبوی تقدیر۔ جاری شمس دادکی خبر واصح ہائے پرسیں ایسا کیوں ہو۔ جواب ہدایت مرات آن یہ ہے کہ
آن مجید میں چھڑا روح سپریا نامہ ۱۹۷۸ء تیات ہیں۔ ہر آئتمت موسیٰ کے نامہ سیمیرت ہی بنت درست بگیں ہی اس د
اماری تذکرے کی تین کیا کردہ الفاظ راس ہے سی۔ علیہ خیر العتر افضل ذرت قم مجید ماری حقوق کے سنت ایڈ و دست
بنت پرسیں مومنی قیوم کان جواب بدمیت اسکا اسی قرآن مجیدی صفت اور وہ انت رونا ہی سجدایت رسلنا
درست المثلوں مذکورات کے لئے ہی بے کعبہ ایت کر رہا ہے صرف مسلمانوں کے لئے تیں میں "سری صفت مرد
ہے"

تفسیر صوفیات: جمل حمل ہاہم بے جو کتے رہا اش کاہم بے اہل اس آیت کریں مل جمل حمل ہاہم اش
بے لولا اجتیبیتھاں حمل کا رہے اور انتہا تبعیت حضرت ملٹن کی جملہ کری بے حمل "حمری ایکہ وہ عکب
کیا، وہ وہ سری دو حرف قلب لی دے، گاہے۔ مل حمل صلائے دو سری لفظان یہی مل طرت۔

م ۳۔ بر ق دل نل مارے بہا۔ مل اگر سل نل دلت درا
حمل بز حمل دل ہنالی است چان دل آوا ، شد شیطان است
قرآن مجید اسی حمل والوں کے لئے بصلوں میں روشن بگرد شیل ایں گروہ حمل المعنیں والوں اوسمیت ہاں، جاتے اور جیں
المعنیں والوں کے لئے ایت کا وہ انت المعنیں والوں کے لئے رحمت افسوس کرنا حمل المعنیں ہے، جیسا کہ جاتا ہے ان المعنیں اور اس
میں واصل یافتہ، کہ جاتا ہا اسی المعنیں میں پارس طلبیں کو موتی، کلکھے بیان کیا ہے مل بھل اور کھیت کو ایسیں صفائہ فرماتے
ہیں کہ قاتلی رحمت مسلمانوں کے لئے کہ اس کے آئندے ہیں ایسا ملے
وہ وہ ایک رحمت ناصر صرف مسلمانوں کے لئے کہ ایسی ہے ایسی مل گئی۔ یہی مل قرآن اولے محیوب ہیجده ہے حسن
رحمتہ للخالقین ہی چیز اور جلوہ شیخ، واف و حیم، میں اللہ اکیامت میں حواریں نہیں۔

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَأَسْتَمْعُوا إِذْ هُوَ مُهَمَّةٌ وَإِذْ هُوَ مُرْجُمٌ

اور جیب تلاوۃ کیا جاوے گرائی ہیں بغور سوتھی اسے اور پسیب دہر دا کر رسم کے جاؤ

اور جس قرآن بعضاً جاوے تو اسے ہائی طلاق کر سوتھی اور جن موصی و سوکر قلم بہر دا کو

اعلیٰ۔ اس زیست المعنیں ایسے دہ ملن ملک بے پسلا اعلیٰ۔ بیکیل ۲ آیت کریں میں قرآن مجیدے یعنی دینے ۵۔
ہو اکر یہ سیمیرت نہ ایت رحمتے ہے ایکے اس سے یہ لمحہ یعنی شرطیاں ہو رہی ہے کہ اس کو یہ فتحی کے کا وہ اس
کا اب والزم رہے نہ اس ایک اب یہ بھی ہے کہ جب اسکی ملتوت ہو تو غائبی سے کان کا کار مند و سر اعلیٰ۔ بھیں

۵۔ جیسی ارشاد ہوا کہ قرآن کریم اس قوم کلے راستہ بنے جو ایمان رکھتے کرنے صرف اسے ماننا ہمیں کافی نہیں بلکہ قرآن کا پابند احرام ہی ضوری ہے کوئی ایمان اعتمادی کے بعد ایمان عملی ہو ایمان اعتمادی کی دو ملک ہے جو ان دونوں راستوں پر ہے۔ تیر کا طلاق بگزشت بچل آتے ہیں لکڑا کا یہ میجھیں ہوں والوں کو بکش آیات کہ مطابق اپنی کرتے رہ جائے یہیں ہائل شدہ گواہت کی طرف ہیں وہیں دیے گئے اب مسلمانوں کو ہم ایمان وہی چاہروں ہے کہ تم ہائل شدہ آیات کو باخوبی سنائیں اور آئندہ کے مطالبات میں اپنے دفاتر میں اٹھائیں کیا کرو۔

شان نزول: ایک بار حضور مطہرؑ نے صحابہ کرم کو پذیرافت نہ لازم اعلیٰ ایک انصاری نے خدا کے پیچھے بوجو قرات کی تب
اپنے آئت کر، واقعہ القرآن نازل ہوتی لوگوں کو حضور کے پیچے نہ لائیں تو اسیں کید مر جو فربادا گیارہ العمال۔
تو اول عدوں کی تجیہ اکن لیلِ سماں میں تھی اسی پہلے خیال رہے کہ شرع اسلام میں نہ انسان یعنی باتیں بھی کی چالی حصہ
لوگوں کے پیچے آتیں ہیں پر وقوم اللہ قادرین سے نہ لائیں کام میں باقیں کہاں مسخ ہوا اسلیٰ پھر اس آیتے سے
لذتیں امام کے پیچے قات مرض غوری میسا کہ ابھی شان نزول سے معلوم ہوا۔ این بڑی نے صرعتین مسوے روایت کو
کہ آپ نے لوگوں کو اندازی م حلیٰ پر بھس کوں نے آپ کے پیچے قراءۃ قرآن کی آپ نے اسلام پر بھر کے بعد فریبا کر کیا اب
تک تمہارے گل نے نیتی تھیں کبھی و لا فرقہ القرآن (ارج العامل) خیال رہے کہ اس آئت کے شان نزول کے حق
اور چار درستین ہیں مگر واقعی تھیں یعنی (۱) صحابہ کرم حضور انور کے پیچے نہ لائیں بلکہ اور اسے قراءۃ کرتے تھے اسیں اس
عمل سے رد کل کے لئے یہ آئت نازل ہوئی تھی و درست نہیں اولاد احمد اس لئے کہ متعدد اس کی بندگی اور اسے قراءۃ کیں ہوتی
ہیں و درست سمجھیں شرع جیسا کہ مشرج کرنے کے لئے ایں کہ اعلیٰ احمد رہو بھروس اور مأک آئت پڑھو (۲) یہ آئت نازل
ہیں دنیوی باتیں جیسے مرض کرنے کے لئے ایں گرد بھی ہم ہو اسلام ضریف عرض کر کے کہ نہ لائیں کام مرض بھاوے
وقومو اللہ قادرین سے (۳) اکفار قرآن میں کر شور پاچتے اسیں اس درست سے رد کئے کہ ایک اتنی تکریہ
تلذذ ہے کیونکہ کلار شرع اسلام کے مختلف نہیں ہیں ایک کفار قرآن بیہودوں میں بیا کریں خداویں رہ کر بھی وہ لذذ کے
دہم ہو کرم کے متعلق نہیں لذذ کارم صرف مومنوں ہیں اور کا (۴) یہ خطبہ جو کے متعلق نازل ہوتی لوگوں میں قرآن سے
مراد خطبہ ہو ہے جو کہ خطبہ میں قرآن بھی کوتی ہیں ابھی جس اس لئے اسے قرآن فریبا گی تکریہ کیں گے ملذذ ہے کیونکہ یہ
آئت یہ ہے اور جو اور نہیں جو کہ بد برہت آتے۔ خطبہ میں سخت و غاصبوی حدیث شریف سے اصحاب ہے دیکھو تیر
خالیں ہوئے غر نکلاں آیتے کے نزول کے حقائق پر اقوال قوی ہے۔

تفسیر و اذاقری القرآن یہے کہ اگرچہ اس آیتے کا نتیل نلاز کے متنیوں کے لئے بے گنج و کثیر الفاظ امام حنفی اس
لئے اخواکے مغلیں ہیں جب بھی خدا نہ لذیں و نلاز سے باہر قرآن پڑھا جائے گر تو قرآن یہے کہ متنیوں پر اس وقت قرآن مٹا
نہیں سکتی وہ فرض میں ہے کہ خاتم النبیوں کا وادعہ فرشٹا پا کر اگر یہ کبھی اس پر عمل کرے تو اس کا کوئی ہدایت نہ
شائی وغیرہ) قرآن ہزار بار ہاتھ لگایا کہ جب پڑھنے والا کتابوت کلے چڑھے تھے یہ حکم ہے اگر کسی اور مقدمہ سے پڑھے تو نہ
چھوٹی را جب ہے ز طاقت و نیا ہے اس کے سامنے شاگرد قرآن سچنے لئے رہے ہو تو یہ حکم ہے قرآن و حادثیں سمجھنا یا کرنا

بے نیز آگر بھلکی میں سائنس کے لئے قرآن پڑھے تو اس وقت خاصوں نہیں اور اس وقت خاص کو کہہ جاتا ہے بلکہ بھلکی نہ خاصوں اور ناطوری ہے کہ وہ قرآن کی تحقیق کردی ہے قرآن سے مراد پوری آیتیں قرآن ہے کہ خاتم انبیاء ہی تھے شاگردت کو قرآن سلطنت ملوف بالله تعالیٰ پر حکماً (الٹھی) خاتم کے وقت امور پر صاحب ہے رب فرماتے اخافرات القرآن فاستعذ بالله تعالیٰ اُنچ ہے خاتم اور علمین سچے ہیں یعنی سلام کو اپنے افراد ہے مگر بھلکی کے سلام فلوب ضوری نہیں کوئی سلام نہیں بلکہ بھلکی بھی تحقیق خیال شر رہے یونیورسٹی مسلمان آئی قرآن پڑھے تو خاتم ارشاد رہا اُنچ ہے اُنچ بولو رواز اور رافِ ایشپر اُنچ اریخ سے قرأت ہو تو اس کے لئے فہمی دغدغہ خاص نہیں کی یہ خاتم نہیں اس لئے ان ذرائع سے جہد کی آئی۔ کسی بلوسے کو جہد و ایوب نہیں اس میں سائل ایک اندازی قرآن سے حاصل ہے فلستممو المعنی مستویہ بارت جزاً بے اخافروں کی اس میں خالب مومن ہے کہ شرعی ادھام اُنچ پر جاری ہیں احتمال ہے جو سے جو کے سعی ایں سناہب العمل میں آگر اس کے سعی پر تجوہ مناکن لگا کر دل اور طرف سے ہناکر سلطنه کا دلہاوا۔ معنی لکھتا ہے۔ معنی الی یعنی طرف یا اصل جس کے سعی کوئی نہیں لکھتے اس طرف ان لگاؤایا ہے کہ اگر سوت تیرے سوتی ایں اُنچ مخصوص قدوس سردار تردد ایں اسی پر بے انصتو ایلب افضل «مرے اس کا لاد نہ صحت ہے نون کے قیش سے۔ معنی ظاہری (بعد العمل) خیال رہے کہ ہر خاصیت کو سوت نہیں جو کر کر کشے کے لئے فہمی کو نصوت نہیں سکتے ہم ابھے نصوت خاص (بعد العمل) ایں دلوں میں زیست کے ہیں کرستیوں کے لئے فرض میں کے دو مولوں کے لئے فرض کیتی یہ خوب خیال رہے تفتی کے لئے بروڈ خارجی فرض ہے ڈاؤن قرأت اللهم آتھ کر دیا ہو یا آوانی سے مرغائی گاہت جب آوانی سے ہو تو یہ گم ہے لعلکم ترجمون۔ گریٹ ٹائم میں ہے ڈیال رہے کہ لعل وہ بدل کی نیت ہے۔ معنی ہاکر ہو آتے ہے اور بندوں کی نیت ہے۔ معنی شایع اعلیٰ حضرت قدس سرورہ و ترجمہ فیلیا کر دوں معنی کوشش ہے رحم کے سعی اس کے اقسام اقسام کے مستحقین کے لئے رحم نہیں اُنچ بھلکا بھلکا کچکے ہیں۔

خلاصہ تفسیر ہی تھی ہے سطوم ہا اگر اس آئی رکھی۔ کہ است تفسیر میں یہ کوئی بھی اس کے شان نہیں کے متعلق ہے تو چیز جیسا اثنان بندوں والی تفسیر ہم میں سے ایک تفسیر خلاصہ وضیع کرتے ہیں اور فوتوپ کبھی قرآن مجید کی خاتم انبیاء کو کوئی مسلمان پڑھے تو اسے کوئی لگاؤ سوت اپناؤں میں سوت آنکھیں سرف قرآن مجید کی طرف کرو کسی اور طرف توجیہ نہ کرو لو رہا۔ اُن قرآن مجید اُن رہب ہے تھیں کیا تیر شایع اسی ادب کی وجہ سے تم سب ہے لدن تخلیق راستہ لیا ہے۔

قراءت خلف الامام۔ لعنی الامام کے پیچے سورہ فاتحہ

ادب کے نزدیک الامام کے پیچے ۲۰۰ ماقات کا کوئی آئت قرآن پڑھنا دریم۔ معنی کہہ جو کی ہے خداوندان حرمی اور میتے جنم غرب اخشاء ابھر اٹھیں نہ سری ہے تکریم صراحت سے اس کے نزدیک الامام ولا العظالین کر کر خاصوں رہے متکی ان اقتضائیں۔ لیکن متکدوں کے نزدیک متکی الامام کے ساتھ ہی سورہ فاتحہ پڑھے الام کی قرأت کی بالا پر دو اہم کتب اس

پڑھنے کا سب حقیقتی قوی ہے اس کی عمل بخشانی کا کتاب جادہ الحق حصہ دوں میں سے یکو محضہ "رضی" کرتے ہیں۔ لام کے پیچے مقتنی کو قرآن قرأت کرنا حرام ہے وہ سرے کے قبل فرش درستہ صدر لے لاتا ہے۔

(۱) یعنی آئے کہ اس شہر میں کوئی کام کے پیچے خلاف ہے تو کیا لام خواہ کوئی ہو؟ (۲) قریلہ نی تلاہ نے تقدیری جس کا کوئی نہ ہو تو اس کی قراءت ہے (۳) قرباتے ہیں الہ الہ ای سکے ہے کہ اس کی بحیانی کی جائیداد جب تکیہ کے قدم تکیہ کو جب قراءت کرے تو خواہ وحش بردا (۴) ایک شخص نے ضور اور کیچھ سوں لا جو پر گی رکھ کر اس کے پیچے خلاف رہا اس کی قرائت کرنے کے بعد سلام فریاد کر جو مجھے سے قرآن میں جھکتے کیں تو اس کو رہا۔ قرباتے تقدیر اعمال اپنی محلب نے ضور کے پیچے سوں لا جو پر گی بعد سلام فریاد کر جو مجھے سے قرآن میں جھکتے کیں تو اس کو رہا۔ (۵) ایک دلم ضور (۶) اکثر محلب کا یہی فریاد ہے کہ لام کے پیچے مطاعت قرباتے نہیں جو کچھ مجد اللہ ان میں "مجد اللہ ان میلت" میں مدد و مدد کا یہی فریاد ہے (۷) حضرت مولود سو فریاد ہیں کہ لام کے پیچے کوئی کام ہے اس کے درمیں پھر (۸) لام شی فرباتے ہیں کہ لام کے پیچے قراءت نہ کر لے تو اکثر محلب کا الفعل ہے (۹) حضرت مدد اللہ ان سو نے پھر لوگوں کو لام کے پیچے خلاف لرتے عاتی فریاد کیا کام نے اسی تک یہ آئے کہی اتفاقی القرآن فاستمتعوا اللہ و انصتو (۱۰) حضرت زید ابن ثابت فرباتے ہیں کہ لام کے پیچے قرباتے نہیں (۱۱) الہ ای سر کس نے فریاد کر لام کے پیچے خلاف کرستے ہے اس کی نماز مقدمہ "جالی" ہے سوتھ محلب کے نڈیک جن میں حضرت ابن ایں دا اس شاہل ہیں (۱۲) حضرت اس فرباتے ہیں کہ جو لام کے پیچے خلاف کرے اس کا نام سے بھر جو ہے (۱۳) حضرت مجد اللہ ان میں مدد وار جب مطر فرباتے ہیں کہ جو لام کے پیچے خلاف کرے اس کے درمیں غاک (طفیلی) (۱۴) حضرت زید ابن ثابت فرباتے ہیں کہ جو لام کے پیچے خلاف کرے اس کی نماز نہیں "تی" (۱۵) حضرت مجد اللہ ابن سعیں فرباتے ہیں کہ آج یہ وفا فرقی القرآن فاستمتعوا ازاءت ظفر۔ لام کے متعلق "ال" ای قذایہ لام قرأت کرے تو تم سورہ ظفر رہو (۱۶) بخاری (۱۷) مسلمان برائے حضرت زید ابن ثابت سے لام کے پیچے قرباتے کے متعلق یہ پھر اخون ہے فریاد لام کے پیچے پاکی عادات نہیں (۱۸) مسلمان ابن قیم الحافظ کے عمل حوالے تکہیہ دریں الطبل اور بخاری کا کتاب جادہ الحق حصہ دوں اور صحیح البخاری شریف میں ملاحظہ لرس ان خواہ و دا اس کے مطابق لورہت احادیث اس بارے میں موجود ہیں، یکو جادہ الحق حصہ دو۔

عقلی ولاؤں: محل ناقابل کر لام کے پیچے خلاف فرش نہیں منع ہے، لاؤں جس دل میں لام کے ساقے ملے ہے، لست مل جاتی ہے تو سورہ ظفر مقداری نے فرش ہوتی تو اس فرش کے جانے پر کامدھنی پیسے کوئی دہ جانشی رخصت نہیں ملت۔ مگر شریف ہے کہ یہ شخص عجیب اُن کے طور پر راجیہ تھیج قیام کرے پاکوں میں بائے ہوں عجیب تھیں اور قیام کروں قرض ادا کیا تھا (۱۹) اُن کو سورہ ظفر لام کے پیچے پر عطا فرش بتے تھا اُن کے اُن مددتی سورہ ظفر پر دعا بے کہ لام نے رکھا۔ بالیسی کیا کرے تیقا تھی پوری کرے تو کامیں بدل لیتا تھا پھر دعا کو کامیں مل ہائے کوئی اباب

سچتے ہے، وہاں تک کہ ملکیت سرونا میں اور مالکیت اسلام میں لا علاضالین تھے اور آئین کی بارے میں نواب صاحب شہنشاہ تھے۔ آج تک دنہ دنہ اسے میں بھے تھا۔ اسلام اپنے بھروسے تھے جیسے فرمودیں تو اسے اپنے لئے اپنے لئے کوئی کریمہ نہیں تھیں۔ نہ دنہ دنہ میں کوئی خاص پیداوار نہیں تھیں تو قائم درکوئی ہے، اسیاتھ اس کی رسم گیرم کرنے کی حکومت چینی خاقانیت صرف لامبے تھے۔

نوت ضروری ہے دلیل حضرت امام احمد بن حنبل کی تائید کیا گئی اس سلسلہ مذاہدوں کے نامے اسے ایسا کہا جاتا ہے کہ

فائدہ کے، اس آئت کریمہ سے چند لائک مالیں ہے۔ پہلا قلمب و محبوبات کی بکار ایمان کی اصل اور روح ارباب ہے جو لالی سے ملہات دید روح لا جسم ہے یہ کامہ فاستعمواط مالیں اول و سرفاً قاکہ فہری جو ارباب تینہ دے اس کی شان کے لامن یہ فاقدہ ملی فاستعمواط مالیں ہو اس تو کو حارت قرآن پڑھیں خلیلی کار اس رفت نامہ شیخی اور قرآنی القیار ارباب نماز کا ارباب یہ ہے کہ نمازی سے سامنے ہے نہ گزرد قرآن مجید کا ارباب یہ ہے کہ اس کی طرف پہنچتے کوئی اس سے بُوچھے یا کوئوں پس لشی ہے جو اس ہی حضور انور علیہ السلام ارباب روح ایمان ہے حضور نبی موسیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖۤہٖ وَسَلَّمَ کے قرآن ارباب کر حضور ایا اس کے میانے کوچھ سلام حضور کے مدد کا ارباب نہیں کی جیسی نہیں اگر بدل کے انسانوں کا ارباب اپنے نہ ہوں گا، بُوچھے کوئی ایسا ارباب یہ آئیں تاں ایمان نہیں کی اصل ہے سے حضور کرام حضور کی جیسی میں سرچاراً فرمائیں جیسے ہے کان ملی دعوی مسهم الطیر جب قرآن مجید کے الفاظ کے لئے اس کے زیر ان ہڈیں اس کی دلیل ایسا ارباب کہ حضور ارباب نیا یا ماہی یا نئے قرآن مجید سے حضور کی ہڈیں حضور سے مرض حضور کرنے حضور کے کو شریفین، خوت لحدت کے اربب سرو جمادات نہ سہرے اخراجیں میں یاں فلسفہ دیکھو ہماری کتاب مللت صفائی۔ یا اللہ ہم کو اپنے ٹوپ کا ایسا ارباب ایسا ارباب کی اصل ہے حصہ کا ایسا ارباب نہ تھا اقبال ہٹکوں راتیتے نہ قرآن ریمع ہو کی اپنے لی جو ۱۷

قال الملا - الاعراف

فَلِتَّمُوا وَدَرَّتْهُمْ وَتَسَاءَلُوا

مسئلہ: سچن جملی اگل رخات تھا۔ تیرہ بھی ہوں ۱۰ جب اپنی رکھشی پوری آئے تھے اس کے لئے اب ۱۰ ملتی تھیں۔ مسئلہ: تاریخِ دوالہ سے دادعت شری تھا۔ جسیں ملکہ بن جیسیں دیاں۔ رکھشی پوری تھے وہ قوت خداوت جو اپنے کرے گئے تھے اب اپنی حکما تھے جو مسلط نہیں۔ بے سازی امام کے پیشے مقام تھے اسی نے نازارہ میں تھے جب اپنی دو رہ جسی دو دی سے تو اپنیں بخیری طلاقت ہے۔ سلوک اُن فائدہ کرو جو کہا جائے ہے بلکہ بسا ہے کہ اسے یہ فائدہ بھی فاسد معمول انصتوہ سے حاصل ہے۔ لیکن قرآن جسی ہی تاباہ کلکے ہے جب کہ پیدا گزارے پہنچ دے تو بات یہاں ہے۔ آنکھوں فائدہ ہے۔ جسیں بیوی دست لوگی تو اسے قرآن مجید پڑھا گئی کچھ چیز اور یہ بھی ترسنے ہیں کیونکہ وہ حکمت میں قائم ہے۔ اس سیسی کرتے خطا قرآن مجید میں ہے قرآن فرقی القراءات سے حاصل ہوا۔ نواس فائدہ پیچ گھوٹت قرآن میلت ہے جس پر جاؤ اُنوب سے ایسے ہی قرآن مجید شناگی مل دیتے ہے جس کا بڑا ثواب ہے فائدہ بھی فاسد معمول سے حاصل ہے۔ اس خدمت میں ہے حضرت ابی ان نبی کو عکس بند کر گئے تھے قرآن جزو کر ملکا اور حضور من کر دے۔ وہ سوال فائدہ: قرآن مجید کی تواریخ فخر کرنے والی میلت ہے بلکہ قرآن دیگنگانی کا اُنوب ہے یہ فائدہ بھی فاسد معمول سے حاصل ہے۔ لیکن خوش تھیب تھے وہ مسلم حسکی ایل قرآن مجید ۱۰ پچھے اس سے حاصل نہ لائے ہیں گزر۔ گیارہ دوالہ فائدہ: قرآن مجید کے سخت خور کرتے ہوں پرانے تعلیم خاص رکھشی پوری کی تھے فائدہ العلّم کم تر حمون سے حاصل ہے۔

کفار کی طرح خاتم و شریعت رہوات سو رہو تھے کوئی تعلیم نہیں۔ جواب: اس امور ارض کا تسلیم ہو اب اب تحریر میں کذراً بنا کر ان سب صورتوں میں قرآن کریم نہیں بلکہ تعلیم قرآن یا حافظہ قرآن ہے اس پر خلافت قرآن کے احکام چاری نیمیں ہے اس پریجہ میں فضائل کلیندی ہے آنے والی بھی قرآن نہیں۔ آئندہ کریم محتدی کی قرآن کے تعلق ہی بدل لیا جائی خنزیر ان نہایتی خلافت کا خاتم ارض کا تعلق ہے فرض میں نہیں۔ پیغمبر مصطفیٰ تحریر میں عرض کیا ہے۔ جو خاتم ارض ارض: پیغمبر مسلمانوں کی نازیتی محتدی امام کی قوات سے خود خاتم و رہب تکمیلہ عمریں نہیں کیں جاتی اور ہمارے کو اس میں محتدی قوتی قوت مکار کر لیا جائے کہ تکمیلہ خلودی ہی کہ خلیل بلال۔ جواب: آئندہ میں محتدی کو خاتم ارض کی نیاد میں کر منظہ کے لئے چپ رہو گکہ درستقلع عکس ہو گئے سنوار چپ رہو قدر امتحانی کو برہمن خاتم و شریعت رہنا ہا بہتے طویل سطحیات سے پاچ چھوٹا ارض اخراج، باکری آئندہ کر۔ محتدی کو خلافت سے روکنے کے لئے آئی ہے تو تمہاریں ملک نازیت احکام کیوں جلدی کرتے ہو۔ جواب: ہم لے کر آئندہ اور کے خلاف امام ہیں انہم الفاظ کے ٹوپیوں جاری ہوتے ہیں نہ شکن خروں کے خصوصی پر اس تحریر سے کہ مدد ادا کی اصول فتحیں ہا لانہ کرو۔

تفسیر صوفیانہ پر بخ قرآن مجید کا لایہ ان سنت ہے کہ یہ اسلامی بھی ہے، رحمت بھی بھی ہے اس کی نسبت میں قویٰ رہی۔
لذت تعلق کا لامام ہے اس لئے اس اسلامی سنت کے نشوونش کو بدلے خواجہ حرام اس کے لفظ کو بدلے کر جائیں
اس کے لئے جو اس کی سر حل وکیل ہے اس کے لفاظ کی ترقیات کے وقت دلیلیہ کلام حرام اس کے لاملاستہ والے محبوب
پھیلے اسلامی بھائیوں کی بیان ہے کیونکہ قرآن مجید اس پہلی کے تحریات میں سونج کی شعماں ہیں ان محبوب کی زبان قرآن
کی کائن ہے حضور کافیشان قرآن کے ایمان سے نہ ہے اور قویٰ ہے قرآن چاروں ہاتھ اپنے اپنے دلے کو
مکمل بناتے ہیں یہ آئینہ ضمور کے اواب اسلام کی قویٰ ہے۔ ملیں ہے تخلوت قرآن کے وقت سامنیں کو شناسوں اور ووجہ کا حکم
دیتا ہے اسی طبقہ اسی طبقہ فخر کر کہا جائے وہ فخر جس خوار کے لاملاستہ والے ہوئی فخر کرے۔
صوفیاء مرثیتے ہیں کہ عالم اور این کے پیچے لور بیانہ بہت تقلیل صد اسلام ہیں کہ ان سے قرآن کے مطہیں پڑتے ہیں۔
صوفیاء مرثیتے ہیں کہ تخلوت قرآن کے وقت اپنی کامیابی زبان ہے بھی مذر کر کہ کامیابی کان میں قرآن پیچے لور بیان گئی۔
رکھ کر اپنے بھائی کان سے اپنی قرآن سوتوب میں رسم یا جادو سے کاکر اپنے اصحاب امیں روشنی توں پر اپنے قسم کی
سونہدہ فیضی معینی کی جلوہ کر کی جوں۔

وَدَرِيكُوكْ بِنْ نَعْسَنْ تَضَعَّفَ عَلَىَّ حَقَّهُ وَدَرِيكُوكْ الْجَهْمَ مِنَ الْقَدَّ

۱۳۰۴ میگروں اچھے بکاروں پر ہے عاجزتی کرنے، جو لئے تذکرے ستر کراواڑا کے کام سے

بِالْغَدْوَةِ وَالاَصَالِ وَلَا كُلُّ قَرْنَ الْغَفَلِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ عَنْ دِرْبِكَ

کسی بڑے اور شاہرا کے وقت اور دن بوقم غافلین میں سے تحقیق وہ دوست ہو تو نہیں کہ ہی تھے
بیجا در شام اور غاریب میں سے شہزادا جے لگکہ جو تحریر دب کے باشندیں

لَا يَسْتَكِبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسْتَحْوَنَةَ

دھمکے دو ہزار دنیا کرنے خواست ہے اس کی اور سجن کرنے اسی
اس کی خواست سے بغیر بھی کرتے اور اس کی ہاکے :

وَلَهُ لِيَعْدُ وَنَ

اور اس کو سمجھ کر شہزادا
و شہزادی اور انکو سمجھ کرتے ہیں

اعلیٰ ہیں آیات کر۔ کامیل آیات سے چند طرح قیاس ہے۔ پھلا اعلیٰ: بھیل آیت میں فریض ہے کہ امام یا بن
ہے کہہ دیں ایک مل کافی رہی ہے اب خلافت کے مادہ و سرے ذکر میں کے امام کا کہے گواہ امام کا کے یاد و سرے
اکا کا کا کا کہے۔ دوسرا اعلیٰ: بھیل آیت میں کہا ہے کہ اکارہ اور اچھے خلافت بلد آوارتہ اور قششے والے یہ ٹوب کر کر اب
ڈکھی لا کر ہے کیا زیلیا کر کے بعد جعل کر کا کا کا کہے۔ تیسرا اعلیٰ: بھیل آیت میں دو سوں کو زکر بنائے کہ کر قدر
خواپس پھر اپنے اپنے اپنے کو زکر بنائے کا کا کر ہے یعنی شاخ کا کر قششے کے بعد جعل کا کر ہے۔ پھر تھا اعلیٰ: بھیل آیات
میں فریض ہے کہ شہزادی اور اس کی خلافت کے آپ کا کر قیادو مرف انسان ہی کرتا ہے اب ہم از کر ہی کا کہہ دو فرشتے
گی کرتے ہیں ان الدینین ممندی مکھپا پھیل اعلیٰ: بھیل آیات میں شہزادوں کو حکم خاک خلافت آرائیں کو دوت
خواہ شریہ اب اسی کا حکم ہے کہ ہیوال میں اکار کا کر کرستے ہو۔ گواہ اتنی ہیہستہ دقت ہیں اکار کاروں میں کرستے ہو
مرف زبان پر خاصیتی ہی مرکھ۔ پھلا اعلیٰ: بھیل آیت میں فرض خلاصہ خلافت کا کر قاکار اس میں امام قراءت کرے تو
ستدی شاہنشہ سے سئی اب ذہن کے مادہ سخن توافق ملائے کا کہے کہ اس میں پھر فرض کر کر لہ اپنے اپنے دل میں بھی آہنی
سے کرے (دونوں اعلیٰ) پہنچان نہیں میں خلافت، تحقیق انتیقات دو دو شرطیہ خلافت سے ذکر کرتے ہیں اور سادسی
تمہارہ اس کے وفا نہ کرو بیک فرمایا۔

نزوں بالکل کوں لئے بھی امام قبول: کر تحقیق کر اسلام میں رب خلق کو یہ کہا جاتا ہے اس میں اماری قسم ہے
پہنچو ہے کہ اکتے تھے انس جدل میا تامر ناؤ زادهم نفوود ان کی تردید میں آیتے کہ ان الدینین ممندی مکھپا
ہوئی جس میں فرمایا کہ کھدا کی یہ نفرت ان کے رب خلق سے زور ہے۔ ملک وجہ سے ہے جنہیں قرب الہی پر سبب دو اس سے
نفرت نہیں کرتے ہو اس پر فرمائے ہیں اور دوں اہمیات:

۱۰۔ ایک بھد نے تو گریں کہتا ہے ہزار بھدوں سے دعا ہے آئی کہ تبا

تقریر و انکر و بیکھی نفس کے قی یہ ہے کہ یہ بدل نا ہے تو وہ ایسا ہی ہے کہ یہ مروں العلی نے فرمایا کہ،
سماں ہے یہ فرمان مالِ «حلف» قلِ الاماتیع لور و لاحلار او۔ انکر کہا ہے تو کسے اس کے ساتھ ملی ہیں جوں کی
تسیل ہم فلسفہ کروں تو انکر کشمی تحریکیں وہ کر پے ہیں ہمل۔ عینی یاد کر کہ کتاب بالانکر میں طلب
وہ آئی شہادت ہے تباہر مسلمان سے یا ہجہ خنداد لکھنے والے نہادی سے تحریک ہر احوال قی ہے کہ طلب ہر مسلمان سے
بزرگی کیلے کراز کر کر جوں فرمائی کرچے گے تم تمدن نے ہاتھ دے ایں الہاما ایقان ہے کہ تم ہم کو یاد کر کوئی خیر
خان ہے فرمایا کہ طلاق کا رسم ہے مگی ہیں آتے تو وہ سے مگی ہیں مکمل کراز کردیدا لے کر طرف اشہد کیا ہے پسی کے
زندگی میں خوف طلب ہو اور مرست وہی مکاب اخلاق انس کے ساتھ ملی ہیں دلت ہوں خون، قص، ملا، ملک، صرف
قص، وہ ملہ و میوری مل۔ عینی اسے جل میں کر کر قند کر کے ایک میوری ہے، صورتیں ہیں۔ لیکھیں کہ آہست قولا سے اللہ ہاڑ کر کوئے
تو ازاپیتے کن نکتہ تائیج سکھد پہنچنے کا ختمی کہتے ہیں اگر اسی آواز ہی شیعہ اہل کوہا کرنیں بلکہ غربتے
اس پر لفڑ کے اہم اخلاق، اخلاق اُنہیں دفعہ باری شیں ہوتے تو سب کے زبان پر فرہاد میں ہمچن کہ مقدار خش
خشون ہوں کہ یہ کراخ خوبت (تقریر کردہ دین الہیان و قبور) و قص بیرون سی پہنچنے کا کرے وہ لفڑ (زیر اسیں با اخیر سی
بکھر خوبی و قبول کرایہ کے اخلاق ایمان سے اسے اور تبادلہ ہونے کریں اکبر) تضرف عاً و خیفتم۔ اسی اللہ صدر
ہیں۔ عینی امام حعل لور انکر لے اس سے مال منص بھاٹے خدا ہفتے۔ عینی ماہری آنکداروں کی ایسا خیفته
اصل میں خوف قتنہ تابودان فعلت ہے تک دلو سے پٹے کرہ تاکہ اسیں گیا اور کے وقت اسکن کوئی نہ فہاں ایک
گز خود کا رن معلوم ہے امام جنتیں کی فرمست میں کھاپا بچا ہے باور خدا کی دوسرے دو خدا کا رن معلوم ہے تو قول ہے
یا اسی تصریحے آنکہ کاکہ نہ مسلم ہر اخلاق ایمان ہے۔ گیائیں قبر کے ایمان میں ہیں اسیں کیا ایں میں میں ہیں ایکیا
پکڑ خود کر کو اور زور دو دیاں گھلہ ایسا لذی شیں و دونوں الجھر من القول اس عبارت کی بہت ترکیبیں ہیں اسکن
ترکب ہے کہ یہ محفوظ ہے فی ملک پر اصل جماعت ہے و متكلما بسکلام هودون الجھر اور من
القول اس کام کامیں ہے یعنی اسی آواز سے لفڑ کا کر کر جو جریمنی پیش کیا کرتے کہم ہوں اس کے ساتھ ملی ہیں۔ سلام اور
طاعہ نکر کر کے ہمل۔ عینی کم ہے جو اس آواز کے ہیں ہے اپنے خالص دار کاری بھی نہیں کیں۔ میں ہے خود سے خود سے
زواجه بہت جنگاں جس سے تھیف اپنے کو بھی ہے تو ہر بھگتی برائے خاص یہ کہ ذرا بند کے وقت
تمہارے دل میں باردا اخسار ہو اور تسلی اتوانیں کی لور تری بے بالقدوں والا صالی۔ مہابت طرف بے وہانکر دے
اس شیعہ کراچی کو قوت سمجھیں تباہر ایکب۔ عینی ہے ملعو اسیں ملعو و ہے، ملعون قبول اس کا اس ملعو ہے
ندو کہتے ہیں نماز اُجھے سے سوچ لئے تھے کوئی دعوہ اسی شہر و رواحہ اسی شہر پھنس لے۔ فرمایا کہ ملعو
حمد رہے مخدیفدو کا بکر سا اقل قی ہے کوئے آکے اصل جن بے ای اصلی و سوچ الہیان (کہہ بھی شوون دن کو کہتے ہیں
گمراں میں سومن ٹکے نکل کی قید نہیں اسی سے مخدیفدو۔ عینی ہاتھ راتے ہے اتنا غلطاناً اسیل اسی پر اصل کی ہوئک

هد از هر چه سریست و فرمایمودار شرط نهاد نه باشد که تو فریاد نه داش

اور ہر سلسلے کی لذیں سے مرد حضرات انجیلوں مالکین و لاپایا ہوں ایستکبر و نعم عبدات تھے۔ عبادت لذیں کی فخر ہے امکان بڑھنے کے لئے اس کے سقی جس اپنے کو برا بنا لائیں تھے جگہ فور کرنے میں مدد سے مرد ہوئی مددات ہے کہ کوئی فرشتہ نہیں کرتے جسی طرف فرشتے ہی اللہ کی مددات سے تھجھر تھیں کرتے اس کے خصوصیات گزار رہے ہیں ویسبھونہ ولیسجدون یہ عبارت معلوم ہے جلا۔ سکبڑوں پر اس میں مام کے اور عاص کا کرتے کوئی کوئی مددات نہیں دی دیہے، اٹلیں۔ صحیح کے سقی جس اس تعلیم کی مدد سے جیاں کرنا اس کی تقدیمات از کر کر لیں ویسبھونہ میں اللہ کا تقدیم کرتے سے صرف کافر، ماسل، ایغیری مغرب فرشتے صرف اللہ تعلیم کی کوہہ، کرتے ہیں صحیح قوی مدد تھے جوہ غلی مددات میں فرشتے پڑھو، مغرب دیگھو۔ اس کے مددات میں قیام درکج کیجیر بھی کرتے رہے ہیں اور یہ اس کی یہاں کوئی لذیں صرف اسی کو ہوئے کہتے ہیں جیل قرآن یعنی کاپڑا کہہ مددات ہے۔

خواصہ تفسیر اس آہت کر کے میں رب تعالیٰ نے سو منون کا اپنے ذکر کا حکم دیا لیکن صفات کے ساتھ (۱) اگر دل میں (۲) ماجزی سے (۳) اولاد و خوب کے ساتھ (۴) زادہ بیچ کرنا ہو رہا میانی کواز سے ہو۔ صحیح شہم ہو اکر۔ پہنچنے ارشاد ہو اکر اسے سو من اپنے پارب کو اس لئے تجوید کو حرم کی نعمتوں سے پلاں اور پلہ رہا جبکہ جو بالائے کالا پنڈل شیطانا کیا رکھ رکھا جزا ای رازی کے ساتھ یہ نکتے ہوئے کہ میں اپنے رب کو کلام تقدیر نہ قیاد کر سکتا ہوں وہ اس کی نعمتوں کا اکثری لوگ اکر سکتا ہوں۔ میرا لارکر محمد وہ چے اس کی فضیل فریض مدد و چیزیں دراپ طبل پیش کرنے میں کہنے سے میں کہنیں ہوں

ت کریں میں کیون بہد امہا بر کیسی ہے طو شرمدہ ام
خواں اور اس ساقیر کو شکست کا خوف کرنے علم میں دوزخیوں کے زمروں تھا جا پہاڑ کا کام بنا جائیں گے اجتنبیں کے گرد میں ۱۹۷۲ء
کا خوف کرنے میں علمی مددات اور دوکر قبول پہنچا نہیں آئیں کام کا خوف کرنے میں اپنے انتہائی ہو کیا اندر جریں
کامیاب اہوں گالا نہیں مشریق نجایت پہلوں گالا گالا جاہاں گالا گالا بند کر جس سے ذکر نہ کر جس سے قبے وینیں کی تکلیف ہے
دوسروں کو تمہاری چیز خشنے کی شہم سو رہے ہیزاں کر کر ان و قوں کا دکر قبول ہے کیوں نکر جن درواں و قتوں میں دل رات کے
قریقوں کا ناٹک ہے کاپتے دل کو قدر سے فراہست ہوئی ہے دنیا میں اخلاقیں ہے تماہیں کہ رات جاری ہے دن آرہا ہے پانی نہیں
خداست میں نہ گزار دیں ارہا درہوں کر کہاں ہے وقت نہ ملے کام خور کر کر ستر بڑھتے تو بھی گھن نہیں کرتے جن کو مددات لا
ہو اب فیض ملکاں پکیں مل ہے کہ افسوس کی مددات میں اپنے نہیں جانتے نہیں جانتے فخرے اس کی مددات کرتے یہاں کی صحیح
و تکلیفیں بیان کرتے ہیں بیکھر سے بکھر کرتے درجے ہیں تو بھی ان کا یہ مل من کر بھیوں اگر جاگا کر ان سے مشتمل مال
کرے

و تشهير ان لم تكونوا مثلهم ان التشدد بالحرام فلاح اگر احتشاد و تاپکھوں کی خلی ملادا پاکھوں کی خلی بنا کی کامیابی ہے۔

توٹ ضروری: اگر آن چینڈ میں کل پڑا جائے تو جن میں سے درمیں احتساب ہے جو ان عقليں سوندھن کا وہ سراہجہ، احتف کے ہیں تین گرام شانثی لور مالٹاہر کے پہلے تو اور ۲۰۰ مص کا بھی احتف کے ہے مگر شانث کے بھی تکریج نہ رکھیں بلکہ کے نزدیک سیپ پلاسیجہ ہے جو تکریج میں فرشتوں کے جو گے کاربے تو تم بھی اس رفت چینڈ میں کر جائیں۔ احتف کے نزدیک چینڈ کی آئندہ پر سیدھا والیں اسی سندھا لے بھریں مگر لائزنس ہوا لائنز سے ہاں فرما کر سے اس پر سیدھا جو در کنایا چاہا کرے کرے سے چینڈ میں آسے کو روپیں کر کر اس پر جائیں۔

مشکلہ، بجہہ خلافت میں دشواریوں جبکہ ہونائیت نظری ہے گرچہ کنٹھوری نہیں کہ یہ طلاق آئے لاسکتا ہے۔ مشکلہ تھا کہ کبھی کیا آئے احتیاط نہ ہے تاکہ دسویں سو یا سو چھوٹے احتیاط ہو جائے۔ مشکلہ تھا ایک آئت تک ملکیت کے ڈیکھنے کی وجہ سے اپنے اکابر کی بکاری کے عساکر سے مدد و امداد کیسے کریں گے۔

فِي الْمَذَّارِعِ - الْأَعْرَافِ

Geometric Transformations

فائدہ کے ہیں آئیں کہ سے چند فائدے عامل ہوئے۔ پھر اقا نکوہ بادشاہ کا ذکر ہمیں ملدا ہے اس کا حکم اس کے فائدے تران کی میں ہتھ بگڑانے سے ملدا رہتے ہیں کہ اللہ کو کرشمتوں کیلئے بڑا لور جاتے ہیں اپنے کیلئے جو اور شہزاد دلائل پا جائے تو اللہ کے ارب غلابی ہم تک مدد و تقدیم ہیں ہے کہ میں اپنے زکریں لا جائیں ہم نہیں ہوں۔ رب اشیوں کے حوالی سے افضل سے افضل ہے۔ (روز الجیلان) اللہ اعزیزی بخوبی کو چاہئے کہ اجھے میں کوارنداں و قبراء رکے درجیں کہ اللہ شید کو چاہئے کہ لذت کے ذریعہ یا جام شہزاد توٹی کرے۔

تم عال رہے ان کا وہ نیل ذکر ہوتا رہے سائس چتا رہے

آخری وقت ان کے قدموں میں رہ جائیں گے دم نکلے

ذکر کے اسامی، اہم فوائد، ہم و سرت پاسے میں فاذکروانی اذکر کم کی خیری میں مرچ کی پیکے ایں بورائنا کا اللہ پر کوئی تسری صورتیں نہیں مرچ کرنے کے دو سرافراز مددہ آئوز اقتدار خلیل اگر جلی سے افضل ہو تکہ کہ اس میں بیانِ حائل نہیں ہے
عاد، فی نفعکم کی ایک تحریر سے محاصل برداز

توٹ ضروری: بعض رکن کے لئے ذکر جانِ افضل ہے بعض کے لئے ذکر غنیٰ یعنی بعض اوقات میں ذکر جانِ افضل ہونا ہے بعض اوقات میں ذکر جانِ افضل یعنی بعض اوقات میں ذکر جانِ افضل ہیں بعض غنیٰ افضل اس لئے بعض اوقات اضافہ کرنے کے لئے کام لگھ کر دی جائیں یعنی ذکر غنیٰ کا کتاب فرماتے فلنگر کو **اللهم سکندر کر کم ابا همکم اول شدغیر** کر جانِ افضل کی خلائق بختِ احادیث کا کتاب جانِ افضل ملے یعنی مکمل و متمدد میں خاصات غنیٰ ہے تجوید مرار تین نمازوں میں جمعہ و غیرہ میں خدمت ملے ہیں۔ میر الطفیلیں تکمیر تحریر آمدت کئے ہیں کہ کوچہ مدار عبید الہ الگیش ملکہ آوازے لان جو حصہ میرین، جو ظایح ادا کرد **اللہ لا جد لہ** فی لاذن تکمیر تحریر بخوبی بخوبی تلاوت کو پہنچ دی کر جو شدیدہ رکراہ برسرے تأسیس آؤ جو بخوبی تلاوت کے لیے کی جائی ہے ملکوں کو اسی تکمیر ملی ہے شیخان امام اسکے بعد قریرو فیہ غنیٰ کو کراہ کا کاشیہ ہوتا ہے
دل میں اہ یاد تری گوش تعلیٰ ہے! بھرت خلوت میں سببِ امگن آرائی ہے
اور اکر جانی ہیں پر رکج ہوتے ہے۔

سدا عالم ہر کمر دیدہ مل دیجے جسیں ایجن کرم ہو لور لڈت تحملی ہوا
تیرفا اندھہ کر لٹھ خور قلب کے ساتھ چاہئے مافل مل کا ذکر گوارنٹ بے پھل بجے لاندہ فی نفسکیں
دوسری تجربے حاصل ہوا اور خود قلبی سے ذکر لٹھ کرد۔

گرہ لائے نہ لازم تو نہ شوی سے نہ تباہ
ہست روکم جناب ہست کووم جناب
چو تسلیا کھدہ تاکر کے وقت مجازی ازاری شکری شخص چاہئے دل میں عکبر فورشہ و کرہ تھم بیٹے زاکر شاہل ہیں یہ ناکہ
تضرع عما سے محاصل ہوا۔

میں سے تھے کوئی اپنی ملبوثت پر ہو تھا۔ بین دم تکل گیا جو نا ہے نیز نہ ہے پانچواں فاٹکوٹ کر کے لارڈ رے کے مذکور تبول ہو یا اس تحریر کہیں ہے کہ ایک بیرگ نے فریا کر ٹھرمی شرک

بے میں نے اس کا طلب یہ جان کی کہ جو اللہ کی نعمتِ انتقالِ شرطے کرے کہ مولیٰ نعمتِ حییٰ ٹھریہ برادہ شرک ہے
انتقلہ کیسا پسپت قبور کا قرار کو دینے کو کمکمل کھاتا نہ لازم ہے۔ اس سے

جان دی دی اہل ایسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق نواز ہوا

یہ یا کہ خیافت سے ماضی ہوا۔ چھٹا فنا کندھہ جلوات یا زکر ضورت سے زیادہ توالے سے کراچی میں سے لاکر بور سامنے گئی کو
تکلیف پہنچے گئی ہے۔ فائدہ دونوں الجھر سے ماضی ہوا۔ ساہوں فاٹا کندھہ جوں تو یہ شیخی اللہ کی جان بے گھر میں دشام
کے وقتِ خصوصیت سے ضرر ادا کرنے کے مثلاً کرم کا کثر روز و غیرہ بدل لازم ہو جو طببِ صحت ہاتے ہیں۔ ان کی دلیل یہ
کہتے ہیں۔ آنھوں فاٹا مودا وہاں وہاں کی نقل میٹاگی جیل ہے دیکھوں تھیں فرشتوں کے سب سے کارا ہے اور مال
بھم کو بھی جوہر ملادوت کی علامت ہے اگر کوئی سے تشریف ہو۔

پسلا اغتر ارض: اس آنھے معلوم ہوا۔ اللہ کر قل رو ایسے ہے کہ ملے دیکھو رشدہ روانہ کر کھو رہ کھفی
نفس کے افسکو سید امر الائے امر وہ بے کے لے آتے ہیں اسرا اڑا کر کے بیٹھ کر بیان یا حجہ بخواہ، سالات گاہ اسلام
ہے اور بالی، جواب اس اغتر ارض کے تمیں جواب ہیں ایک الای اور دوسرا حقیقی جواب الای تو یہ ہے کہ براہ راست ان چیز کا
تمہیرہ بخوبی میں تحریر کر دیں۔ نہ اس طبع افساد جو ہمیں میں قراءہ سب کو کھو جائے گی موقبہ ہوتے اور تمہیں
نحو عجیب رکھتے ہو۔ جواب حقیقی ہے کہ نفس کے ایک حقیقی ہیں کیونکہ جو نہ کر دے کر کہ ظلت مدت کو کوہ را
جواب حقیقی ہے کہ بھل لوگوں کے لئے یا باہلات یا بھل کر کیں خدا ہر بے بیان کیا کرے۔ ریکھر قبر اس کی
پوری بحث مداری کتاب جادا الحق صد اول میں دیکھو دو سر اغتر ارض، فی نفس کے بعد دونوں الجھر کیں
فریادی سُنْۃ فی نفس کے معلوم ہو گئے تھے۔ جواب فی نفس کے ایک حقیقی ہیں کیونکہ جو نہ کر دے کر کہ ظلت
کوہ را کرے کہ اپنے اسیں کہ جو اللہ کو کہ اگر اس پیدا ہو تو دونوں الجھر کے حقیقی ہیں کیونکہ ضورت سے زیادہ تکلیف
وہ کوہ را کرے اور اپنے اضطراب میں عکار ہیں۔ تھیر اغتر ارض، شام کے وقت آج کی نیجنگ اول کی تاریخ سے لی ہے اس لئے اسے
وہی مصل کا صفت ہے۔ میں خدا چیز کی شام کے وقت آج کی نیجنگ اول کی تاریخ سے لی ہے اس لئے اسے
اسیل کئے ہیں جنکی وہ رسم سے ملادو وقت دیکھو تھے کہ جو قضا اغتر ارض، جو کہ اس کوہ وقت ہے پاہنے بگر جسیں جس شام
کی قیمت کیلی بالفدو والا صال جواب اس اغتر ارض کا جواب ہی تھیں گزر یا کہ وہ اسی شام سے مراد ہے یہ
رب فلائب اللہ یعرضون علیہ الحدو اوعشیا۔ طبب یہ ہے کہ اچھے میں کی شام سے وقت نہ لائے جیں کیونکہ
ہیچی سچیں دوں لوگات ہیں بھی لروں اس وقت کا کوہ را سرسے توہن کے اکٹے افضل سے کرے اس وقت فرشتوں دو رات
کے ساتھ ہے ہیں۔ رب فلائب اللہ قرآن الفجر کا من مشهودا

تفصیر صوفیات: اکٹی بھدن کے لئے بھی بھرپے اور بھنیں گوں لے لئے بھی اپنے کو وہ سے بچانے لئے آہست
ڈکر کرے اور بھنیں بھرپت کی وجہ سے ڈکر فلی کرے کہ محبتِ الالٰ، بور و نیماتِ بن جاتی ہے بھرپوں نیکیں چھٹا کر میرے منہ سے ایار

لهم اغیار میں شر و بحرب میں اکابر جائے تو اس کی بھی اپنی ایسا سے پھیل جائیں فیلانی نہیں من عرف اللہ
مکمل لسانتم مادرف و اس کی زبانی گوئی اور کوئی اکبر

حکایت: ایک بزرگ اپنے مردوں کو پہلے کرتے بعد فرما دیں اس کے مانے والے کے ۶۹۰ ہزار میٹر پر پہنچ کر اس پر
تہ سعدی کی بیخ تہبل و جنہا نافریت ای ۴۰ کو اس پاکستانی الائچ تھوڑے کوتلہ تحریر کر کر رب کامبیل میں اندے
کر کوئی اس کے کسی کی نیت نہ کوئی

محبت خود خواہ کبود میں قصور باخیل ہے اگر ہے کرس پر ازما
رب کو اسے یاد کرنے کے میں یہیں کہ مدد اپنے قول مکمل اخلاقی تور و رخصے رب کو اصل یاد کر کے کر عس کے اعلیٰ
میل کر شریعت کے سارے میں اصل کر رب کے اعلیٰ ان جانش اور بند اخلاقی ایسے سو صوف ہے جلوے اسکی ذات کا ان
الذات ہے کہ پہلی بذات اس ابد سے پہلے پہل فرما دی کے بہر فرمان میں خوف پیدا ہو گا اور بذریعہ اور ایسے مسخر و جدے
گا۔ میں اسیں
تعلیق ہے۔ جسیں رب سے قرب ہے ان میں عجیب و خود ہم کو مجی سیں، بہتہ بیش سر برادر ہے جیسے دن دن ان قصیں سے
ہوتے ہیں۔

نہت تو بس کہ کمر بنگی لمع تو در مجده سراگندی

(رسالہ الیمان)

صوفیاء فہیت ہیں کہ صحیح شام کا کرای لئے افضل ہے کہ وہ فرشتوں کے اعلیٰ کا وقت ہے اس آخری آئت ہے کہ وہ حادث
واحش کریں مجنونوں کے سجدے کا کرتے ہے تاکہ مجنونوں کے پاس ذکر افسوس افضل ہے اس ذکر سے جوان سے ملکہ وہ کار کیا
چوڑے تماز پہنچات اسی لئے افضل ہے بزرگوں کے مدارات کے پاس حادث نہیں ذکر افسوس افضل اسی لئے افضل ہے کہ دن
منہ تینل کا تریب پہلا خلوالا باب مصلوہ قول و سلطنت

[بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ] سُوْرَةُ الْأَنْفَالِ مَدْبُوْبَةٌ [رَّجُوعُهُمْ]

۱۔ یہ رابع سورت مصلل ان سے مصلل ان کے اسام اور کام ہم سورہ نافع کے اول میں یاد کر لیجئیں اس سورہ
فہم افضل ہے کیونکہ اس کے شروع میں لفظ افضل نہ کوئی ہے نیز اس میں افضل میں نیز میں کے احکام بیان ہئے ہیں ۲۳
مشتبہ ہے میں بعد اورست مصلل اوری اس میں عجیب ہیں جیسے لورڈیں رکھیں اس کی وہ آئیں کیہیں (۱) واذیمکر
بَكَ الَّذِينَ كَفَرُوا (۲) یا بِهَا الْبَسْ حَمْبَكَ اللَّهُ وَمَنْ تَبَعَكَ كَرِيمَ آئت حضرت عمر کے لام

تعالیٰ ہاں سورہ اوراف سے چند طریقے کا تعلق بیکھیل ہو رہتے ہیں اور اس کا ذکر خاتمہ حجۃ دوسرے کے سامنے
ایکی مسماۃ صلح ہے اور انہاں سورت میں قلندرین والی ثیمت کا ذکر ہے جو بدل کے اصل مقصود یعنی خدمت دین اور حضور پھر
انہیں کے مطابق ایک بار ضمیر چیز ہے۔ وہ سرا تعلق ہے۔ سورہ اوراف میں الماعات اُنی کا تعلق حکم تلواء مری بالمراف اس سورت
میں ادھام اُنی کی تفصیل ہے کوئی تقویٰ لا انتہا حکم ہے کر اب تفصیل فریلی بداری ہے (معانی)۔ تیسرا تعلق سورہ اوراف میں
کچھ نہیں مذکور ہے اور ان کی کافر قوموں کا ذکر تھا اس سورت میں خود رئی کرم ہے اور اس کی کافر قوم کا ذکر ہے۔ پوتھا
تعلق سورہ اوراف میں قرآن یہید کے دین کا ذکر قرار کردہ بعذاب پریمات لور رحمتی ہے اپس سورت میں انہی مزمن کا ذکر ہو گا
اور قرآن یہید سے کوئی مدد نہیں ہے۔ انہا المومتوں اللذین لاذکر اللہ موجلت قلوبهم گویا ہے زندگی
کے بعد یعنی دنوف کا ذکر کرو رہا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَسْأَلُونَكُمْ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلْ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُولُ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ

حوالہ کرتے ہیں لیکن اپنے علمتوں سے فراہم کو نسبتیں اٹھ کر جس اور رسول کی یہی قواعد اپنے
اے محبوں تم سے فرماتوں گری بوجمعت ہیں تم طباد فہمیز کے ہاتھ اور رسول ہیں تو اپنے سے

الله وأصلحوا ذات بينكم و اطاعوا الله و رسوله إن لكم

اور بعد سست کر کر اپنے درخواست مالکی کی اور فرمائیں کہ اسکی کروڑ اسکے رسول کی اگر یقیناً ختم
فرو و اور اپنے آپس سیں میں دیکھو اور اپنے رسول کا حکم مانو اگر ایسا نہیں

مودعہ

سازمان

- 27 -

نعلق: اس آئیت سوہ اور اس کی آخری آیات سے پڑھ طرح اعلق ہے۔ پسلا اعلق: نبیکلی آیات میں مسماں اور مہینے
اوسمی، اجتماع و قabil ذکر کرنے لگرنا حکم رواہ ایک تقدیر ملکات آسمیں میں ایسے تعلقات رکھنے کا حکم رواہ جامد ہے
لیکن ایک تقویٰ کے درمیں ایک مہینہ دوسرے محلہ ایک دکن کا لکر قربانے کے بعد دو دکن ۹۰ کرپے۔ دوسرا
اعلاق: نبیکلی آیات میں قرآن کریم کے متعلق ارشاد ہوا کہی جہاڑتے ہے پہاڑتے ہے رحمت ہے اب قرآن مجید سے فہل یعنی کی
ترکیا کا کر جوہ رہا ہے کہ اندر حمل کی رحمت کو قبیل قمر قرآن سے رحمت جو رحمت لے سکتے ہو۔ تمرا اعلق: نبیکلی آیات
کی کرپلی عبارات کو کرو اب جہاڑ فرمیست لیں، تو کہے دو ان مبارکات کا درجہ ہے کہ جلدے ہی خدا زیر فرمی قائم ہے۔

شان نرزوں ہیں آئت کر کے نزول کے متعلق چند روایات ہیں ((۱)) فرزاد ہر کے موافق ہی تھی کہ تم نہ لے لے جائے جبکہ
نیمیت تسمیہ فرمایا ہے آٹھ حضرات کو ہی صد رواہ فرزاد ہر میں شریک تھے حضور اور کے حکم سے لورڈ مرسی خدمت
انہاں پرستی رہے۔ ان میں تن صاحب تھے کوہ پاچ ہزاری تھیں مساجد و حضرت ملائیں ملائیں حضرت علی و رسول اللہؐ تھے
تحت حضرت ملائیں پھر حضور اور کی صابری تاریخی رقی کی تاریخی میں مشغول تھے تو آپ کی نوجہ تھیں لور سخت یادی تھیں اور
حضرت علی لور رسول اللہؐ تاریخ کو حضور نبی کے ایکجا ہو اعلیٰ انصاری اپر لالہ پهون ان حیدر المنشد نامی امام احادیث
ان عالیب عارث لکن مر اخواں لکن جی تھے تو حضور اور کے علمی مختلف ایوں نوں میں پاسور تھے اپنے عاضرین بدرستے
وچاک دھبیہ حضرات گلگل میں شریک نہیں ہے تو انہیں نیمیت میں صد کیلواں لاکیاں ہوں گے یہ آئت کردہ گلگل
(کیر) (۲) ہر کی تیجست کے مختلف مکانوں پر درمیں نگڑا ہی کریے کے دی جلوے صرف مساجد میں کوئا صرف انصار کی دادوں کو
تبھی آئت کرے۔ ازاں ہی ادا کر مظاہن (۳) اور میں ہوں حضرات جملہ میں مشغول رہے جسے حضرات ان کی نیشت پہ
بن کر کیجئے رہے جو ساکر گھلوں میں ہے تاہے تسمیہ نیمت کے وقت چالینے نے کماکار صرف ہم کو ملی ہاہنے کر جائے ہم لے لی کیا

ہے پھر مولیٰ نے کہا کہ ہم بھی حقاری کی کہ ہم تبارے پشت و پیچے تھے وقت پڑتے ہم تبارے کام آتے تھے اسے ناہل ہوئی (تفسیر خازن) (۴) ابہر میں صدر ہیہہ نے اعلان فرمایا تھا کہ جو کسی کافر کارے کا تمثیل کاسلام کا تال کو دوچالے گئے اس کا گھرو را انوراً و قبرہ و تسمیہ تیمت کے وقت۔ اس کے متعلق صحابہ میں حنفیوں نے کہ سب یعنی متحمل کامل تیمت میں شامل یا جو ہے با صرف قاتل کو دوچالے تھے تب آتے تھے ناہل ہوئی۔ اب محو الصادری بلوہ سعد ابن عوف انصاری میں اختلاف ہوا تب یہ آتے تھا لیل ہوئی خازن (۵) کا تارک باقش میں بخچہ مسلمانوں کے بندیوں آجاتا تھے جیسی جی قرن نوادی تفسیر کے حزرك مل جائیداً اس کے متعلق صحابہ میں حنفیوں نے کہ اب تیمت ہے یا نہیں اس کے متعلق یہ آتے تھا لیل ہوئی (۶) قول حضرت محمد اللہ عن عیاں کا کہے (تفسیر کعبہ) (۷) مل تیمت میں کافر پوش حصہ حضور مصطفیٰ کا وہ آنماز ہارہتے نہیں دین عازم کے اس فس کے متعلق حنفیوں نے کہ یہ کمال تیمت کا جادوست تھا تب آتے تھا لیل ہوئی (۸) قول جبلہ کا ہے (کعبہ) اس کے روایات خذل میں دین افس کے خذل آجکی تفسیر ہوئی۔

تفسیر نیصلوون حکم من الانفال یعنی مصلوون نہ ہے سال سے سال کے میت ہاگناہی میں پرچھنی بھی جہاں کے لام
من آتے تو۔ میتی پر بھاہو آپے دہی ملیں سال مرادی اس کا داعل احکام بدربڑیں جن کے چھپتے ہیں یہ آتے تھا لیل ہوئی۔
النفل تجھ پے قتل کی۔ میتی زائد چیز اسی کے بعضاً عبادات کو مغل کیتے ہیں کہ وہ فراہم سے زادہ ہیں پس تک مل کیا ہے کہ
وہ بیٹھے سے زائد اولاد بے رب فرماتے ویعقوبی خلافتہ اسے ایسا کام طی اسلام کو کیتوب تکش کی قلب سے زائد
تکش کی اسیوں نے صرف یہاں کا تھا تھا ہے یہ باہمی دیاں علیں سے مرادیا تھی تیمت کامل ہے جو جہادیں کارہ سے جزاً تھیں
جلسوں کیوں نکل دیں مقدم جلوسے زائد اولاد بے غاری صرف ڈواب کے جگہ جلوکر تباہی پسیاں سے رب نے طارودا رے دیا
اس سے مرادیہ زائد حصہ جو امام بطور افہم مقرر فرمدے کہ جو شخص اسیں تحریک پسلے داعل ہو اسے مرکسے اسے ہم اسی
تیمت زادکاری میں گے یا مرادیہ نفس بیچنے کا پیچوں حصہ ہے جو حضور مصطفیٰ کے لئے نہیں ہوتا تھیسا کہ شان نہیں کی
لکھ رہا تھا۔ معلوم ہو گئے تو قوی یو ہے کہ تیمت کمال مرادیہ اکثر ضریب نا یہی خیال ہے۔ اعلیٰ حضرت اے بھی یہ
ترہ کیا لیل خیال رہے کہ مل تیمت کو روالی کا گوشہ مرف مسلمانوں کے لئے حل کیا کیا بچلی اجھوں کے لئے حرام تھا
اسیں عکم تکار کیے سارا مل پیار پر رکھو دینی اٹک تھی اسے جا جاتی تھی جو جانوروں کی ملامت تھی اس وجہ سے ہی
قیامت کو مغل کا بنا تھے لیکن ہمارے لئے زائد علیہ بھی اے مجھب عظیمان بدرا آپ سے تیمت یا شیش با سلب یا انداز کے
حرزوں کے لیاں کی حضور کے مخلع پر پیچتے ہیں۔ خفاک نے اس آئمکے میتی پوکی چیز کو لوک آپ سے تیمسوں
میں صلائقتے ہیں ان کے نزدیک من۔ میتی من بنے لور سوچ کے میتی چیز بالکل انکری قول قویٰ میں (تفسیر خازن) (۹) الا
نفاذ لله والرسول یا ان حضرات مصلیہ کے سال ڈواب ہے اس قریان میں کیوں تو تصریح ہیں ایک یہ کہ للہ میں امام
طیعت ہے اس کا کرپر کھکے کے بے نامی یہ ہے۔ کہ تیمت حضور اور گیل ٹکک ہے اس صورت میں یہ آیت مرضی ہے
اس کی مل اور آتے بے اعلم و افہم نہ تیمت ہے اس کے حکمی کہ بچل اسی میں تیمت ملادیا تھا مدرس خاص نے

کہ اب ہر اس بھل دین کے اہل کیکی خس خدور پڑا۔ کوہ مرے یہ کہ افغان سے مراد ہے فیصلوں کا حکم باللهم رکت کے لئے فرلا آگی اور سی یہیں کہ تجسس کے مارل کا حکم رسول اللہ کے انتشار میں ہے کوئی بحث قیاس سے اس کا حکم نہ ہے۔ تیرے یہ کہ افغان سے مراد تجسس کافی اور امام مکمل کا لئے یعنی تجسس کافی ہے جو رسول کا ہے خود اس کے لیکن یہی پڑھی کہ افغان سے مراد ہے مل سبیا العالم مقرر کردہ اور حق یہ ہیں کہ اس کا اختیار اللہ رسول کو ہے جب چاہیں بھاتا ہاں مقرر فرمائی پانچوں یہ کہ افغان سے مراد ہے کافر کا حکم و کسل ان کی حضور کے ہاتھ اور ہونجی جوکہ مسلمانوں کوں بھائی ان صورتوں میں یہ آیہ حکم ہے (تیر درج الجیان انداز اگر رجہ وہ اس صورت میں آیہ و الملموا النہ المفتنم اس آیہ کا مطلب ہے ملائیں۔ فاتقتو اللہ عاصلوا صاحبوا خاتمیکم اس فریان ملیں فوج ہی ہے اور یہ عبارت ایک پوشیدہ شرعاً کی جو اس کا حکم اندھہ رسول کے پرواقِ احمد رک ہیں میں بدھ کردن مذہب اس کے رسول کے عکس راستی ہو جاؤ اور اپنے آپ کے مظلومات کی اصلاح کرو۔ اسلامیت اس طرح سے معنی درست کرنا غریب نہ رکارہ کر ذات محدث ہے تو کا۔ صفتی والا اصل میں یادوت تعلوٰ الافت ہے جیسا کہ اس سے مراد ہے مظلومات ہو لوگوں کے درمیان واقع ہوں میں آپ کے مظلومات ہی ہے جو دل کے مظلومات کو ذات الصبور درتادیتی چیزوں کا ذکر استہ کرتے ہیں لیکن آپ کے مظلومات کی اصلاح درستی کو دل نہ رکھو ایسا مل کے حلقوں میں لزوجو بخوبی میں واطئم و اللہ عاصل رسول یہ غائب ہے جام کا مختلف ہے کیونکہ آپ کا مسئلہ ہے دل بھی اللہ رسول کا حکم ہے اماعت خدا اور رسول میں یہ بھی دل ہے۔ اماعت کے محل اور اماعت و مظلومات میں اور اماعت و مظلوم میں پھیل فریان دار اہل کوچے ہیں، یہاں کا کوئی لوکر خدا تعالیٰ کی اماعت کی طرح خدور ہاں کی اماعت مظلوم ہے تو من پر لازم ہے رسول کی نسبت رب کی طرف ہے لیکن کی اہلی طرف ہوئی پھر یہی کی اللہ کے رسول کی طرف میں اللہ سے یعنی یعنی دلے رسول۔ ۲۸۔ رسول یعنی ہم لوٹیں دیجے والے بند کی نسبت پھر لے دلے رسول ان کی نسبت مؤمنین اس شرعاً احتیل کر دشمنوں کے ہے تقویٰ اصلاح اور اماعت یعنی اکابر تم موسیٰ کاں ہوں اللہ سے اور ہمیں آپ کے مسئلہ ہے ہمیں رکھو اللہ رسول کی فرمادہ اوری بھی کرو کہ یہیں تھکنا ایمان ہیں اور موسیٰ کاں ہوئے نہیں بھی۔

خلاصہ تفسیر اسی تکریبے معلوم ہوا کہ اس آئت کے حکم کی چھ تصریحیں ہیں تھم ان میں سے ایک قویٰ لور صحیح ہے تصریح ۱) خاص عرض کرتے ہیں جو اعلیٰ صرفت قدس سر کے تصریح کے بھی مطابق ہے۔ اسی محظوظ طلاقی عبادت پذیرہ دین اسلام کے پڑھے عزیز اُپ سے نیوں کے متعلق پڑھتے ہیں کہ ان کا حکم کہا ہے کوئی کوئی پرہیزا مسلمانی طلاق ہے اور یہ تجسس کا لیل تجسس ہے۔ اس نے یہ ان کے زکام سے بالکل بے خبریں آپ ہو اپ میں ارشاد فراہد کہ یہیں اللہ رسول کی ہیں ان کے احتمام نہ لے راستہ، وہی یہاں فرمائیں گے کسی کی رائے کسی کے قیاس کو ان میں نہ پل نہیں، جس طرح تسمیم کریں یہ تجسس جو دیں شرکت نہ ہو لے اور ان کو حصہ دیں، وہ ایسیں تجسس ہے بھل دین میں سے بھل کو بھل سے نہ دوں۔ سبیا اُلّاں کی چل نہیں وہ تکتھیں اُمماً طلاق اور جو ان کے تحریر مرجاً کا درگاہ تم موسیٰ کاں ہو تو تم کم کم کو اللہ سے ذرداً کسی کی طرف سے دل میں مسئلہ نہ رکھو ہر مسلمان کی طرف سے دل صاف رکھو ہر مسلمان کی فرمادہ اوری کو تسداد یہ اعمال تکرار۔ ایمان

کامل کی اور الجیلیں ایں۔

فائدے کے ہیں کہتے ترے سے چدقہ کارے حاصل ہے۔ پس افائدہ نہیں کاملاں ہیں بلکہ اسی تھوڑتے ہے اس سے پہلے کسی بھی کام کے لئے ہائے حاصل نہ ہو ایہ فائدہ یہ ممکنونکے حاصل ہو اگر صلح کرام تھیں کی تھیں سے بالکل بے خبر تھے اس لئے اس کے متعلق خود انور سے بہت پہلے چوچے گو کرتے تھے۔ وہ افائدہ جو حاصل مقدمہ تعلیع دینے تھے اس کا کافی تھا اور شادرب العالیین پہلی تھیں اس کے لئے ایک زائد تعلیع ہے کہ وہ افضل کے ہم سے حاصل ہو اگر اس کے سکیں زائد تھے۔ تیرسا فائدہ خود انور شرعی احکام خصوصاً اسی تھیں کی تھیں میں ہیں جو اس کا متعلق ہے جس طرح ہائیں احکام عدالتی فرمائیں یہ فائدہ الرسل فرمائے سے حاصل ہو اگر بیان اللہ فرمایا کہ اس کے لئے والرسول ملک و اخیر کے لئے چوچتا فائدہ نہیں تھیں بلکہ مابرہ ہے کہ اس کی تبعید سے فاتی کی طرف بھی ہے اور خود انور کی طرف بھی کہ رب کا خاص علیہ ہے اور خود انور کا تکشیم فرمودہ یہ فائدہ بھی لله والرسول سے حاصل ہے۔

پانچواں فائدہ بند کے ساقی خود انور کا ذکر ہے اور خود انور کا متعلق کرنا ہائز ہے وہ کوئی خود الرسل میں ہیں ای اطیبعو اللہ والرسول میں اشد رسال طاکر فرمایا ایذ اہم یہ کہ کے تھیں کہ اللہ رسول نے غمی کروانہ اللہ رسول نے ہم کو ایمان و عز و احترم و حمد و حمد عطا رائی ہے ترک نہیں۔ چھٹا فائدہ خود انور کا متعلق کارہیں اگر چاہیں تو میں نہ کوئی ان بدروہایں ہائیں اور کوئی بدلہ کو کہیں نہیں نہ کوئی خداوندیں اور کوئی خداوند کو ما ضر کریں اس کو فیر ما ضر کو مضر مختصر جھن جھر زرد رکے مودعی مدد میں دیے گرائیں خود نے پرہیں ما ضر کاریا تھیں کہ مل میں بھلہریں کی رہا ایں خود را جو لوگ بھلہریں سے پہچے رہے اگرچہ انہوں نے جھنڈوں کی اخوارت چالائی زمیں کھائے۔ تب وہ کمال نہیں اخلاقے مگر انہیں سازی بھلہریاں اور اپر کا صد بیاسی صدیجی کے سوتھی خودتھن فتنی صدیجی میں مدد و دعائے خود کے حکم سے کہ کوئی دعائے ہوئے شان کے پیچے بیعت رخوان ہوئی اور خود انور نے اپنے ایک بات کے متعلق فرمایا کہ یہ بات جھن کا ہے لوری دد سرا لادہ محمد رسول اللہ بنی اسرائیل ہے میں جو حکان ہی طرف سے بیعت رخوان ہوئی ملکاں ہوں یہے یہ رہے شان، کی پوشانی رب ملائق اور کرنے خود کو ملکہ ملائیا ہے۔ اللهم صل وسلم و بارک علیہ ساتوں فائدہ نہیں اسی متعلق کی بھی ہوگی خود بھلہری کی بھی ملکوں ملکہوں کی بھی کوچکی صرف خود کی ہوگی بند اللہ تعالیٰ کی دشکیں بھلہری دشکیں حاکم کی یہ فائدہ اطیبعو اللہ رسولہ سے حاصل ہو اور سری بکار ارشادے فاتیجیوںیں ہیں اس قتل نے اپنی کی ماکوں ملکاکر نہیں فرمایا۔ آٹھواں فائدہ تقوی اول کی مغلیق اندھہ رسول کی الممات ایمان کی مغلیق ہے یہ تقوی اندھہ مکتمم مؤمنین سے حاصل ہو۔ نوواں فائدہ خود کی الممات مطلاقہ و ایسی ہے خواہ حق میں آئے یا نہ آئے اگر خود ایں بھریں تو ہم تو قرآن کے حکم کے تلاف حملہ ہے تب بھی خود کی الممات کی بھلے یہ فائدہ اطیبعو اللہ رسولہ فرمائے سے حاصل ہو اس کی بست میں کب سلطنت متعلقی میں طلاقہ کو خدخت ایوب ترکہ الشاری ایکی کی گواہی اور اپنے فیضی۔ خدمت ملی کے لئے مالک زہری ای مسیحی میں اور اسلامی مسیح کو خدمت کو سے کے لکن پشتی بہلات دے دی و فرمی۔ وسائل فائدہ بکال زندگی اس کی ہے جس کاں کندور دعائیں دعا دست دیور ہے پاک صاف ہو یہ فائدہ مصلحت و افات بیسی حکم سے حاصل

اُن کیاں جو حالت میں بکار ہوں تو ان کے سطح پر کلاؤپ دوڑتے کا حصہ رہے گے۔

پس اعظم ارض ہیں ایسے شانزہی سے معلوم ہوا کہ صاحبِ کرم حضور میہر کے فیصلے سے ناراض ہوتے تھے۔ کیوں
حضرت نے غازیوں معاونوں کو تمیت کا اعلان کا حصہ کیا۔ ناراض ہوئے اور حضور کے فیصلے سے ناراض کہنے پڑے (والحق)۔
جو ایسا ایس امراض کے واب میں ایک لالائی دار اتفاقی واب اولیٰ تھی ہے کہ رب تعالیٰ فرشتوں کو خوبی الہی
جامل فی الارض خلیفۃہم زمین میں اپنا نسب خلیفۃ طالوں لے ہیں اور فرشتوں نے اس پر امراض کی راہ اختیال
یوں کیا اور رب پر امراض کر کر۔ واب حقیقی ہے کہ یہاں اور عالم پر درمیں نہ ایس امراض قائد ہو رہی تھی بلکہ اس کا کی
حکمت پر چھپا حضور تعالیٰ نے رب تعالیٰ فریادو یستلونکہ کہ آپ سے پہچنے جیسے ہے فریاد اکابر امراض
کرتے ہیں نہ انسین تھے لا غیر ذات دوبارہ فلپڑ کہ تمہرے لیکن اللہ و سر امراض ہیں آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ نے
صرف اندھہ رسول لائے کہی کیا اس میں اولیٰ اتنی شکست للہم والرسول ملک کو وہ تو غازیوں میں ختم ہوتی ہے۔
جو ایسا ایس امراض نہیں وہ اگر اس سے مردگانی تجھیس سے مردگانی کی حرکت جانی پولیسیا خلیفہ پاکش ہے جب تا
آئیج کو ایس امراض نہیں تو وہ اگر اس سے مردگانی تجھیس سے اُنکی کشم کشم درد رسال کا بنتے ہو جائیں۔ عکسی
کسی کو قیاس نہیں ہے کہ کامن نہیں فہمیں امام نکیت اُنکیں بلکہ اتفاقی نہیں۔ میرا ایس امراض ہیں آیت کری۔ سے مضمون
ہو اکر قاتم فاجار کیتے در آؤی میں نہیں کافر اپنے ترک اخاذہ لیکن مردگانی ہے کیونکہ عالم لیکن کوئی مدرس، معلم یا ایسا
کہ ارشادوں ان کنکتم موسمنیں جب سروال مٹی نہ رہا تو موقوف کی ہے۔ وہ امراض املاحت نہ رہی تو ایمان ایسی نہ بات ہے
جب ہم سے درست تجھیکی مطلع ہو جیسے بھی شرمندی ایک ایس امراض کے پھر واب میں ایک ایسی باتی
حقیقی واب اولیٰ تھی کہ رب تعالیٰ نے اُنکو کہہ کر دیا ہیں کہ موسیٰ فیصلہ دار سر امراض ہے کہ رسال ان ایمان کا ایمان
پر مسلط کیا ہے۔ کہ ایمان کو دیکھو ایمان کی سلطنت و ایمان کا کسر لالا کمال موسیٰ نہیں۔ جو ایس امراض تھیں تھیں
بر عکس تیراہو اپسی ہے کہ رسال کمال ایمان رسالے تو ان ایمان کا کسر لالا کمال جز ایمان جزاً شرطی سلطنت تھی۔ اسی بنتے کہ
لند رسال کی املاحت دینوں کی مقتول تو سارے املاحتوں کی کرنی پڑا ہے جو ہر موسیٰ کی شرعاً کیں نکلی۔ جو ایس امراض تھیں تھیں
ایوان کا تائب صرف موسیٰ نہیں بلکہ اگر کوئی کافر ایمان کو تلاستے فتح خدا اکاعوی کرے ایں صاف رکھ کے حضور کے سمات
املاحتوں علیہ پر عمل کرے۔ واب لا حقیقی نہیں اسدا تین داشت ہے۔

تفسیر صوفیانہ: سومن کی اندگی والیل سب ہی گویا احتیل ہیں ہے رب کی طرف سے ہمارے احتیل کے بخیر ہے جس ناہل سومن ہے۔ جس کے احتیل میں اپنی احتیل والیل اور سوال کے لئے ہوں گا اس کے لئے تکمیل اور دوسرے کے لئے مل چکا ہے۔

اب تو سبب ہیں عرض پر کرم ہے تھا الگیاں بھی ہیں پر فن میں قلم ہے تھا

تقریبی حکم خار کر دینی فرض سے بچے ہوں دعا امام جس پر حدود مدد سری طبقہ جوں سے مل کو صاحبِ خواہ کی جس نام
اللہکن کوکل میں نہیں آئے تو دعویٰ اگر تم حقیقی ہو سن یہ کہ تمداہ امام الحدیث کے ان امور میں کی قدرت میں آیا ہے تو اس کو اس

ے۔ اک پاپانہ چاقوں لرو۔ صویاہ مولتے ہیں کہ تھی رفت کے پیچے پہلی پھول نہیں ہے۔ ولی، ولی جنکی کی ملی ہیں جوں ہی ظاہری تقویٰ ملاحت نہ لور۔ سالِ الیش پیچے ہو۔ اعلان کی دلیل۔ اللہ المکتوم مُؤْمِنین فِي الْأَكْلِ حَنَّ
ہے۔ اکنہ نے حضور پروردگار قوت و قدرت۔ ایشی بہ کہ حضرت ملک فہی کے لئے مدد کو دریافت کیا تھا۔ اکنہ کے
ذریعہ خدا کا آنہ دیاں کہ خدا فردیں کہ یہ سب اپنے ملک کا ہوتا ہے۔ لور رب۔ کہ کہ محبوب خدا کو یہ لایا ہے۔ یہاں اللہ
فوق ایدیہم لِلَا اخْنُوْرُ كَيْ أَقْتَلَهُ كَيْ أَيْكَرَهُ جِسْ كَلَے جِسْ يَكْوَبُ كَوَافِرَ مُهَاجِرِيْں لِكَفَرِهَاِنْ آنَارَ۔ میں کوئی ہے جا
دیں اُنکی سب کچھ باتاں تھے۔

طاں دو سیرت میں کو مدد کلو۔ جو فہم سے یہ خیر

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجَلَّتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تَلَيَّتْ
ہیں کے سب اپنے اسرار میں وہ ہیں کہ رب ذکر کا ہمارے ساتھ کا قورہ جائیں۔ مولیٰ ان کے اور جب تکھریت کی جانش
لرمان دا ٹھیرو، ہی ہیں کہ جب اپنے شریاء کیا جاوے سے ان کے دل کو فرخاویں اور بہان پیر ایک کی آنسیں پر گئی
عَلَيْهِمْ أَيْتَهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَى مَرْءَاهُمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ الَّذِينَ يَقِيْحُونَ

ہیں پیر آنہ دیاں کی تو ٹھیکاری ایمان اُن کے اصرار پر پختہ ہی تو کس کریمی ۶۰۷ فہرست اپنے کتاب میں تھا
جاءیں اُن سماں تولید ہائے اور پیشہ رب میں پر بھروسہ کوئیں۔ وہ ہم تراجمہ رکھیں
الصَّلُوةُ وَفِيمَا رَسَّقَهُمْ يَنْفِقُونَ ۝ أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا

نماز کر اور اس میں سے جو را یا ہماری تھیں فریض کو تھیں۔ مولوی ایمان مانے پہنچے انہی کے
امداد ہمارے و پیٹے سے کچھ ہماری راہ میں فریض کوں ۳۴ ہی پکے صفات ہیں اُن کے شمار جسے

لَهُمْ دَرْجَتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَيْرِمٌ ۝

واسطے بھی حد ہے۔ خود کے رب کے اُن کے اور تکشیش اور دوڑی کرامت والی
ہیں اُن کے رب کے ۶۰۸ اور تکشیش ہے اور حضرت کی روشنی

عَلَىٰ إِنْ آتَىٰ لَهُ كَامِلَ تِبَاتٍ سَبَدَ طَلْقَنَ ۝ پلا تعلق نکلیں تبات میں سلفوں کو سبیل ایک کی
کی طرف سے اُن میں مل کر نہ اصلح و اصلاح و اقتیاد بیس کام اکتوبریں اور رابط کی پڑھانے۔ اُن میں خوف
کی میت اُن پیوں اہوں کے درمیان کی روح ہے۔ وَجَلَّتْ قُلُوبُهُمْ وَسَرَاطُهُنَّ نکلیں تبات کی۔ میں اُن رسل کی

لما خاتمت کار اشادہ بھری پے لئین یقیم و موصولة پہلی تیت میں ایمان کی
ظاہری ملامت ارشادہ بھری۔ تجزیٰ اکیں کامیل ہوں اس طلاقت خلود ارسل سب ایمان کی اصل صفات نظر پے ہوں میں دیت
اویں ہوں ملاعت قرآن ایمان اتریقی اپاٹری مثیل برادر اکل آنہ تاریخ رکھتا ہے کہ خلادی پر جو اُنہوں نے فرمایا۔

تفسیر انبیاء المؤمنون نام حصر کے لئے الموقوفون سے مراکل سومن ہیں یعنی ایمان کی حقیقت پر بارے کے شور میں عرض کر کے ہیں۔ یہ یہ ہونا بدقروابین اللہ و رسولہ تحریر ہے اگرچہ فرمائے تو بعض جنات بھی سومن ہیں کہ قرآن مجید نہ ہے مگر مطلق آئا ہے تو اس سے مراکل ایمان ہو سکتے ہیں یعنی دوسرے مراکل ایمان ہو سکتے ہیں کہ رُزگارِ قدر اپنے ایمان کی صفات ہیں البتہ افاضہ حکمرانی اللہ و رسولہ مغلظت قلوبیہم۔ محدث آنکھ سے میں کہ المؤمنون کی تحریر بے ظاہر ہے کہ فتحکار اللہ سے مرزا شاہ کی اولاد مقاتلات کا کریب ہے بعض نے فیلیا کہ اس کے مذہب اور مراکل بے کہ سلاسل اقوال اور قیامت بے کہ اللہ کے منی اس کے اقسام ایمان ہم درستہ پار۔ فتحکار و منی ان حکمران کم کی تحریر ہے میان اپنے ہی ملکا امور ہوتے کے لئے ہے۔ منی حب بھی خوف ناشیت انتہی بدورہ جل قربہ اعمقی ہیں کہ آخر دوں۔ منی حب بھی ایک طرف اکابر اس کے زکر کو باہمیتے ہیں لیکن یعنی حقیقی مراکل ہیں۔ شمار کرتے۔

لعمور کے ما فری و اپنی لا وجہ علی اینہا تعلموالیتیہ اولی ۱۰۱
 قلوب یہم کا راجح مرستن ہیں ان میں الیاء "انگر" ایک اخیر سب سی شالیں کہ رب کی بہت سب تک دیں
 میں ہیں بلکہ میں اسی تقدیرتیہ ایسی زیادہ افاقتیت علیہم "ایات عذراً ذاتهم ایماناً" ہے میں کی
 "سری صفت نہیں بلکہ اُن الامہ موقت کے تک" - عین جب کبھی آیات سے مرد قرآنی آئیں ہیں میں اس کی قیمتیت
 تلاوت سامنے خواہ کچھیں آتی یاد آتے ایکن کی زیادتی سے مرد مددار کی زیادتی میں کہ ایکن میں مددار نہیں کی
 نہیں اونتی بلکہ کافیست کی زیادتی مروجے ہم ایکن میں ایکن ایکن ایکن یہ مرتبے ہیں ترقی ہوئی بیداری ہے طلب
 ہے کہ آیات تبدل ہوئی رہتی ہیں یہ ان کی تصریح صفت ہے علی دہم کی زیادتی ایکن کی زیادتے و عمل دہم
 یتو مکلون ہے میں کی تصریح صفت ہے علی دہم کی یتو مکلون ہے مقدم کرنے سے حرف کافیہ مداخل ہے اور
 نکل کے سنتی اس کے اقسام ایسا بیان ہو چکے کہ تو کل وہ تم کا ہے یا بیان الامر تو اس بہبہ الایسا بہبہ ایسا کل کو ایسی یاد
 کیا ہاتا ہے۔

کتب و مقالات علمی

بین دو لوگ اپنے رب ہی توکل و بخوبی کرتے ہیں۔ **الذین يقِيمونَ الصلوٰة** یعنی مصلت ہے جیکیل
تین مصلتیں ادا کی جائیں یہ مصلات جس کی تینیں نمازیں عذر لوار نماز کام کرنے میں فرق ہے جس پر مسلمانوں کی مصلوت
کی تصریحیں حرس کر کر کے ہیں نمازوں کی پڑھائیں گے مصلاتیں کام کا پر احتیاط ہے نمازوں کی تصریح کے نسبت کے وہ معا
روز قائمہ میں مصلوتیں دعویٰ کی جائیں گے مصلاتیں اس کی تصریح کی پڑھائیں اس کے بعد کے ماتحت ہے جیکیل بین اللہ تعالیٰ
دست اور درود میں سے اللہ تعالیٰ دعویٰ فرج لے سرف مل کی تھی زکوٰۃ کی کفالت د کرے پھر صرف ایک دو یا چار قاعده

کسٹ ملکیت شریع کرے ایک بھر من شریع کرے بلکہ اور بھر اونٹ سائیں شریع کرتا ہے جو بھر دن اسے مسلم کون دا ان کب آگ پڑے اس کے امام نے صرف زکر کرتا رکھی بلکہ اس کے ساتھ اور صفات بھی جاری فرمائے اسی ایک بھر میں یہ تباہیں یا ان فردیں ملکہ المؤمنون حفظہ اللہ عنہم پریانی مخلوقات اور وہ بچے سوکن ہیں جن کے سقی اپنی درختیں پاؤچے باپکے باخوبی ختمیں سنی درست ہیں ملکی اولگی در حقیقت مومن ہیں یا اپنی لوگ پاؤچے ۲۰۰ سیں خدا کے نصب میں بہت احتفل ہیں یا پاپ مومن کامل ہے یا ان کے شیدہ کا ضمحل مطلق ہے رب قربان اول لشکھم الکافروں عذاب ان کے قبیل اخماں یا اور بے اہل۔ **اللهم درجات مصطفیٰ وہم اس فرشان علیک اللہم کامقدم** فرشتے ہے صرفاً انہوں نو درجات قمر درجت "کی ملیں ملیں درج کے دوسنی ہیں بیرونی اور حرامہ طبق جب۔ معنی بیرونی "ہ" تو اس کی تین درجات مدنیں فضل آئی ہے اور رب متن حرامہ طبق فرشتے ہیں کی تین درجات آئی پہنچا۔ معنی قریب مدنی "ہ" (رسن الہم) حدستے مرا قریب مکان نیک قریب رتی ہے یا اس سے مرا حضور کے پیغمبر ہیں جو بعد قیامت میں کیا رہا ہے میں اکمل مدنی درست مرا ہمیں فرشتے ہے اکر حضور کے درجات ہیں جو درہ میان کامل احتفظ ہے جو اسے آئندہ نہیں کے درہ میان کامل احتفظ ہے درجات کو رب کی طرف بست فرشتے ہیں کی عزت افزاں کے لئے ہے اور رہائش کے لئے کہ ان کو ان درجات کا لامائی ہے کہ رب کو کہدے ہے (روح العقل) و مفتراء تو رذق حکریم۔ محدث مطوف ہے درجات پر اور مد سرے دل العاریوں کا اس میں ذکر ہے مذکورہ سے مراد ہے تمام پھر نے ہرے کھاکوں خلفیوں کی بخشش اور رہائش کی سرکار ہے جو اسے مرا رہتے ہیں جو تھیں اپنی میں ہر قابل تعریف کو کرم کہتے ہیں (روح العقل) اور اس کا کہے کہ رہائش کی سرکار ہے جو اسے مرا رہتا ہے میں حال ملیب رہی یا بیک افزاں کی افسوس کیے ہیں اور مغلی رہنی ہے سرہل اس مبارکت کے سمت مغلی رہنکے ہیں۔

خلاصہ تفسیر اس آیت کو رب کریمی درجات احتفظ ہے کا کامل دکامیاں مومنوں کی بیانی مفتاحیات فرشتے ہیں جن دو ملائی اور جنیں لور دو جسمی اور ان کے تین حصوںیں امام یاں کے چانچی فرشتے ہیں کامل ملکہ درجات میں ہیں جن کامل ہے کہ جسے اندکا اکر کیا جائے تو کام اس طرح کو درہ افغان انسیں و کوئی شایعے یا اس طرح کو درہ مومنوں کو سنا کیجیا اس طرح کو خدا پسند یا زبان سند کر لاطر رہیں تو ان کے کامل بستیاں اور جمل کریاں سند رہائیں اور رب اس کے سامنے آیات اپنے تین عرق یا جو کی خلافت کوئی کرتے تو ان کی بیکیت ایمان میں ترقی ہو جائے ایمان مائدہ پڑھنے اور عده حضرات یا مشترک اپنے رب پر ہی بلوس کرتے ہیں ابھی امباب پر مل کر کے اور بھی امباب سے بھی ہے خدا ہو کر ان کا ایسی جمل ہے کہ یہ شد گھج طور پر ان ناکریوں قوت نہ لے ایسا رہتے ہیں اور نہادی ہر جو دی ایسا موتی ایسا رہتے ایسا رہیں اور اسی شریع کرتے ایسا رہیں تو ان پانچیں مخلوقات سے مومن ہیں اور اسی درجات پے کے ٹھیں مومن ہیں ایسیں رب کے ہاں درجات کی مطلب اس سے تم کلکھاں خلفاں کی بخشش کو مدد ہے اور ان کے لئے یہ آخرت میں موت کی رہنی ہے۔

حکایت: کی ۲ ناج صن بھری سے پوچھا کر کیا اکب مومن ہیں اپنے شتر اپسوا کی ایمان دو طعن کا ہے ایک تالہ تعالیٰ اس کے فرشتوں کیکوں ارسلان اقوامت کو ہاں سنتے میں مومن ہوں اور ساروں ایک ایمان نہ اس آئندہ میں نہ کوئے ہے اما فسکر اللہ وجہ لملت قلوبیوں گئے ہے سیں کہ میں اس ایمان سے مومن ہوں یا نہیں (تکمیر کیا ہے جوں

انی-

فائدہ سے جن تیزت لئے ہے جو فائدے حاصل ہوئے۔ پس لافائدہ بات تعلیٰ کی وہی تو جو جمال کبھی جال سے جوال
حاسست ایمان ہے جس قدوں ایمان قوی ای نذری طرف زیاد یہ فائدہ جملت قلوب ہم سے حاصل ہوا۔ وہ سرافائدہ
اگرچہ موسیٰ کو ہر وقت یہ خوف طواری ہتا ہے کہ اگر اصراب کا ہمہ جانے کے حسدت اس طرف اکثر ہو، آئے طور پر اتنی
ستدیں تو اس تو اس ہر وقت ہے ریکارڈ میں دار ہوں ہے مگر عزم ایسا سی ایسا کام ہے اس تو کو کاموں ہو جائے یہ لامہ افادہ فکر
اللہ سے حاصل ہوا اس نے اکارہ کی ہستا گیا ہے۔ تیری افادہ اللہ کی یہ وہ تو خوف جمال دیا ہے جو خوف ایمان
اطمینان قلب ڈالیے۔ یکروہیں اندھے و جملت قلوب ہم کو کدد سرنی جو اونٹے لاخ خوف عملیوم اور ارشاد
ہے الابد کر اللہ تطمین القلوب ہیں اخرسکی بے وجہی ایمان ایک جانکی خوشی ہے۔

فی سببِ ملِ تبیٰ کر کر ورنگ دُ غسلِ ہی شہی و خوشی

چوچھا فائدہ: قرآن مجید خوب صائمی اچھا ہے اور وہ سرے سے پوچھو اکثر سنایا جائے یہ تاہم وادا تلیت معلیہم سے
حاصل ہوا احضور ہے۔ حضرت علی ابن کعب سے فرمایا کہ گھے کے رب نے حکم دیا کہ تم سے قرآن مجید پوچھو اکثر سنوں اس سے
حضرت علی روضہ پر کے کہ رب نے سرایہم لیا مکمل کتاب یہ بھی ہلاتے ہے کہ حضور اور نے قرآن مجید پوچھو اکثر سنوں اس آئت کریمہ
روے و جنتبندیک علی هؤلا عشیہدا اتن شہادت اکابر مشفیع ہے۔ پانچوں قائدہ ایمان میں نہیں آئی کی
ہوئی ہے بلکہ نادہزادوں ایمان میں سے عاصل ہوا اکابر نہادی کی بیکیت ایمان ہیں ہوئی کہ نہاد ایمان میں بیکی کوی آجھا ہی
سلطان نہیں ہے۔ سلسلہ ہے۔ مسلمان ہیں کڑا ہی اقصیٰ ہوں ہے کہی کہ اکابر ایمان میں مردہ نہاد پر ریاست
ہوں مسلم گپہ باقص ہی سے اے ہمارے حاجت پالی ہی ہے تم میں ہرگز کم نہیں
چھٹا فائدہ: موسیٰ اکچہ ایک بھائی کتاب گردانے کی صرف مذاق اسباب پر یہ کرتا ہے یہ فائدہ علی دہمہ
یتو مکلونتے حاصل ہوا اور سرنی بند فریانے ختمواحد رحکم سلوال قائدہ موسیٰ کو کسی درود میں بیچ کر ایمان
سے بے نیاز نہیں ہے۔ کلمات اکابر ایمان کا زوج ہیں یہ عادہ اللذین یقیمون الصلوة سے حاصل ہوا۔
آئکھوں قائدہ: حق و بیعت ہیں ہی ملک و نشیط و ایمان ہیں ہے اور فتحاً لله لا زوال صرف ایمان و ایمان ہے ایمان
مشکلات سے خال و وہ خطرہ میں بے یہ عادہ ہم المؤمنون سبقاً سے حاصل ہوا ایک جن کے حق ہوں ہے مظہروں۔
فائدہ: نہماز قنیمین متفقون سے پائی کام کے حاصل ہے۔ بیانل انشک رہائی خرچ کو چھپنے کے لئے کوہ سر ہے
حلال بال حسن کرنے کے حرم بیعنی ملک فیروز کے نہ کہ کل ایک کو خوشیں بال خرچ کرے صرف کہ کہہ کاتے ہے کہ
خرچ کر کر ایک بھائی قاتع دکرے کہ اس کی تفصیل یا مالم کے شورع میں ایسی تبھکے تصریحیں مرض کریں
ہیں۔ پورو حموں ایمان قائدہ بات تعلیٰ اپنے تقبیل مخدوں کو رنگیں ہیں اور بات مطابراً ایمان بار آخرت میں بھی۔ ان براتی
عکس و عوق جانتے ہیں ایمان کی عکس کے لئے ہونے والے مطلق ہونے سے حاصل ہوا کو تحریر پورو حموں قائدہ
ان تعلیٰ اپنے تقبیل مخدوں کو مررت کی وہ زندی مطالباً اپنے ریاضیں بھی آخرت میں بھی کو ایمان دل کریں کہ حاصل ہوا ایمان بات

فسب کر۔

پھر اعترافیں ہیں آئت کردے سے معلوم ہوا کہ اللہ کے ذکر سے دو خل کے دربار یا تے پس بگرد سری چکد ارشاد دوا
۔ ملکر اللہ تطمئن القلوب لشکر کے ذکر سے ط، مکن یا تے ہیں ان دونوں آجھوں شیخ تھا۔ جواب ہے
اعتراف کے دونوں ہواب ہیں ایکہ ملک و سر اصوفیان۔ ہواب موقیانہ و تم تیری صوفیانی میں عرض کریں گے ہواب ملک یہ ہے
کہ اللہ کے ذکر سے لذ کا لذ از خاتم کا لذ پیرہ اتو آتے ہے گورنیادی خلاف سے اسیں و مکن ماحصل اتو آتے ہے رب سے خاف
ذخایر ہے خل کا ریب ہے اس آئت میں نیادی امور میں اس دلیل میں ہر رواجے لور اس کے حصے میں اللہ کا لذ مراد ہے سرا
اعتراف ہیں ہیں آئت سے معلوم ہوا کہ اللہ کے ذکر سے دو منیں کو خوف حاصل ہو تاکہ بگرد سری چکد ایسے میں ہے لاخوف
علیہم ولاہم بعز نون اللہ والیں گذہ خوف بینت فدوں آجھوں شیخ تھا۔ جواب ہے اعتراف ہیں اکابر ہواب
پہلے اعتراف کے ہواب سے حاصل ہوا کہ اللہ والیں کو خوف کا لذ ہو تاکہ اسیں دنیا اور دنیا اور ایں کا خوف ہیں ہو تاکہ ایسا
خوف تیری خدا کے خوف سے نبات کا ریب ہے۔ تیری اعتراف بخیر مسیحی ملیہ اسلام کو فرمائے اور طویں ساپ سوار
ہو اکار اصول نے عرض کیا وہ میں اتنا نہ تھا بلکہ ایک طبق علمیتہ اللہ والیں مجی خود را اللہ کے ذکر جی۔ جواب دہ
خوف اپنے اقابا کر کے خوف طالات لاخوف میں اس کی نیس حقیقت ہماری کتاب اللہ صیب الرحمن کے نیس ملاحظہ کر۔
چو خدا اعتراف ہیں آئت سے معلوم ہوا کہ لذات قرآن سے مومن کے ایکل زنا، وہ باتیں جن کو تخلیق ہیں فریادیں فریادیں
اللہ میں فریادی کی نیس اوقی ہے ایک سب سماجی ہے جاتا چیز تیری الیت سرقدی ٹائی تیری مسیحیہ ہو ہر ہے دوستی
کی کہ مجی تکنیف کا لذ تی کر کم جگہ کی نہ میں عاصی را پوچھا رسول اللہ کیا ایکل میں فریادی کی اوقی ہے فریادیں ایکل
طیں تکلی ہی آتا ہے تکملہ ایکل کلرے آئندہ صدیت میں تھاری ہے (حدائق العالی)۔ جواب ہے ہاں کا روب بھی تیری
میں کرگر گیا کہ ایکل مقدار میں نیس فریاد کم ہو سکتا ہی تھا کو جعلیاً ہو سوس نیس اوتہ مدارے قرآن کا سکر ہی ہے پر الارب
اور ایک آئت کا سکر ہی پر الارب۔

ہاں کیتھیت میں فریادی کی ہے قلب ایکل ہم ہے اللہ رسول پر تھیں کا وہ تھیں کے کی سرتیجیں میں تھیں
جن تھیں اس نے عصرت ابر ایکم طیبی طالام سے عرض کیا تاکہ ہے سو زندہ کر کے دکھانے قرباً کیا تماد ایکل پر ایکل
نیس قرباً بابلی و لوحکن لیمطمئن قلبیں میں لیکھتے ایکل کی فریادی مراد ہے اللہ اکلیں جیسیں کہ سکارا سری ایکل جیسا یا
جربل کے ایکل کی طرح یا اس کی رہبرت فریادی جیسا ہے کہ اگر سارے نیس ایکل ایکل جو بکر کے ایکل سے فریاد ہے تو
ایو بکر کا ایکل و نیس ہے گاؤں تیری کیمیتی صرفت مدنیت کی صرفت ایکت قوی ہے پاچھوں اعتراف ہیں آئت سے
معلوم ہوا کہ شدوں کو صرف رہب تحلیل ہی بخوب سرنا ہاٹھے تو ایکل نیجیں کے درود ایکل پر میانا ہر گزٹ ہاٹھے کریے تو کل عل
اللہ کے خلاف ہے۔ جواب ہے کی ہواب ہیں ہواب الہی تو یہ ہے کہ پر جم کو بھی بیانی قرض، اوری مظہریت میں
جیکوں ایکل ایکل کیا کوں کیا کوں ہے جاننا ہے۔

تحمی اگلے قریبین سے کر اس تو ہا گو ہے گھنی ہے طبیت تحری
و سر ایکل یہ ہے کہ ان کے درود ایکل پر میانہ بھی رہا ہے والوں نہماً ذعلمو والفسهم جماعو ک تیری ایکل

یہ ہے کہ جوں اولیٰ کے آئتے خدا تعالیٰ کو رواہ ہیں ان کیاں ہم خالی تھل کیاں جاتا ہے

ہر کے خوبید ہم لشکر نا خدا و شید در حضور ولیاہ

پوں شدی در روا حضور ولیاہ کن چل داں در عشقی از خدا

خالیہ سے کہ خالی در طیں کاہے ترک اسیب دا لہ کوئی کوئی کرتا ہے کیجی کسی حضور تھوڑا سید الملوک میں بھی فراہم گھر خود

لے اسیب اسیق فرائے در سر اسیب دا لار اسیب پر مل ہے سب اسیب پر فخر ہے حضور اور نے میدان بر رش خالیہ دن کو

پا خالیہ در سب پر خالی فرایا۔ چھٹا الفراضی، اس کہتے سے معلوم ہوا کہ ان یادیں صفات سے ہو موصوف ہوں چہے مہمن

ہیں ہم المؤمنون حقلا کیا کوئی سمجھ ہوسن ہیں جو کہ مارے موسن ہی چھے موسن ہیں جو اب اس کا واب اسی

تغیریں گز رکا کہ خاکے سے مسی ایک متن بخت ہیں یعنی ان حضرات کا لیکن خالیہ تھل بلکہ اور انذال ہے جیسے

خالی تصور پر یہ کافی کے بینی ایلک خلدوں میں ہے خدا موسن در حرم کے چھ قوی موسن اور ندی ہی موسن صرف قوی موسن

بحولے موسن ہیں یہی ماحظین کہ قوہا وہ موسن تھے اس تھے ان پر جملہ ہوا حضرات صحابہ تو قوی موسن ہیں اور ندی ہی

موسن ہیں جل خاکے سیق نہ ہی موسن مراجیہ۔

تغیر صوفیانہ تبریزیان کی شان یہ ہے کہ دل کو ترم آنکھوں کو ترم رکھنے کے لئے کوئی بھی ہمارے کے

موسن خالیت قرآن پر بدنے لگا ہے تو یا عینهم تفییض من النعم اس کے بعد گئے کفرے ہو جاتے ہیں تغیر صور

منه جلود النین یخششوند بہم ان کے لیکن کیجیتے میں زندگی اور جال ہے گھری محل اپنے الی ہے اخبار اس کا مامل

اس کے مطابق ہو نہیں اہلین قلب سکن بھی مطابق ہوئے وہ خالیت قرآن ذکراللہ کی تکب کے اس کا تعلیم کرتے ہیں

ان کے لئے فریاد کیا الابتکر اللہ تطمئن القلوب تکب ہیں جو رکھ کر کوہ اس میں عالمیہ ہاں ہے وہ پھر سعدیہ

والوقیل جنتیں ہیں مسی اور آنکہ ہے کہ جل کی کرامہ در میں فلق ہے۔

ہر ہی زہوش رفت پر نیک پر ۷ صفات ۷ میں اٹتی گئی در جسی

ایتی اہمی خاطر خود ہے اخواتیں مکون دل اہلیں ہے صوفیاء فرائیں کے لیکن ایک خود ہے وہ موسن کے دل میں بودن

کی بقدر جاتا ہے قرآن ل کے بدلان کو سچ کر جاتا ہے جس سے تو رکان زیادہ اٹل اٹا میا ہے مسی ہیں بذاتہم کے لیکن

کے اس مقام پر بھی اگر موسن اسیب سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

ہر کے لور بگ متحق شو قارغ لو کشی داں زورق شو

فرغ درا بگ درا ن دا نیم درا ہست میسے نا پید

کشی پر فکر اس کی وحی ہے وہ سعدیہ کے لیکنی سلیمانی اس میں فرط کا کر تھہ کوئی جلدے ہو کشی کا تکمیل ضمیں اور ح

ایمان اب ہے موعظ دینہ میتوں کلوں ایمان در طین کا بے عقل اور عشق عقلی ایمان کو زوالِ فکر و پتہ کیونکہ اس نے فکر و پتہ کیے۔ یا ان حق ایمان کی تھات میں معلوم ہو گئی مگر عقلی ایمان دوست کا زوال بے کہ اس کی خلاصہ ہے جس کے لئے قبیل اس سے ایسا ہے۔ بھی لفڑا از اقبال نے کیا نوب نہ

حُشْ كَوْتَيْهَ تَسْ فَرِسْ تَسْ حُشْ پَرْ ایمان کی خلاصہ رہے
اُن دل والوں کے لئے رسیت فریداً ولنکھم المقصودون حقائقہ دل والوں رسول کو دل سے اُن دل میں رکھو
دل میں سو ایمان کے کوئی شرستے۔

حُشْ تَدْ حُشْ خُرْ بْ چَادْ شَدْ مُعْجَمْ آدْ شَعْ خُوْ ڈاکَهْ شَهْ
حُشْ سَلْ خُوفْ خُدا یا اول دل عُقیس ہیں جس کے آئندے سے تمام عالمیں خُوں کو دور رہ جائیں مگر اپنی ایمانیت ہی حُشْ
ہے کیم ہے ایمانیت ہے۔

اب آدم وہ کے اور میں تمیر غاست مشت غاک اپنی ہے لہر تو رکا لہا تھا

لَكَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِيقَةِ وَلَكَ فِرِيقًا قِنْ الْمُؤْمِنِينَ

بیسے سو ایمان کو درپختے ہمارے خبر سے ہمارے ساقی حُش کے اور حُشیق ایک دل میں سے
جس خرچے اے گیوب ہنسیں ہمارے گھر سے حق کے ساقی حُش کے اور ڈکھ مسلمانوں کا ایک
لَكَرِهُونَ ۝ يَجِدُ لُونَكَ فِي الْحَقِيقَ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَانَهُ مَا يَسَاقُونَ إِلَيْ
ایمان کو درپختے ہے اس سے ہمیں کوئی اسی کو کر لے بر پھر کو نہ کرو
کمرہ دے اس سے ہر ناگوش حقا میں نہ ہم اسی کے گھر کا بر پھر کو جگی گردا وہ

الْمَوْتٌ وَهُمْ يَنْظَرُونَ ۝

جانتے ہیں طرف الموت کے حالات کو دو دلخیصیں

۱۔ انحراف و ۲۔ بھیجی الموت کی طرف پا گئے ہاتھے ہیں

عقلیں جن تیوں رہنے کیجیں تو وہ پہلے مل قابل ہے۔ پہلاً اعلیٰ بزرگوں کیجیں تیات میں خالیوں درے اس اختلاف کا ذکر ہو گی خداوت پھنس ہے اسے کہ بعد قیم تھست میں واقع ہوا اور بھن سے کما کہ صرف ایسے دل ایمان کوی دی
ہے اسے خیر عاضرنی و مدد نہیں اور دلی بیان اے اب ایسیں خالیوں کے اس اختلاف کا ذکر ہے جو خداوہ رے پہلے واقع ہوا کہ
بھن سے کما کہ ہم جو حقیقیہ ہیں میان کے تالکی پڑھ کریں اور ہم کی تھات سے پھٹکنے کریں جو بال اگے معلوم ہو
کا کو اتنا ہوا فرم، دوسرے اپر پہلے ایک ایسا اختلاف کا دراپ ہے۔ وہ سرا اعلیٰ بزرگی تیات میں خالیوں کے کامل قابل
کا ذکر ہوا ایسا ہے۔ اب اس ذکر کی تکمیل ایک مثال اے اس کیجیلی جاری ہے کہ خداوہ میں مومن تھوڑے تھے میں میں

باعظ کوں گکے انتقام تاکر تو کلین۔ لئے اکل علی اللہ کیا کافر پر مکاب آئے تو انتقام مرے وادیں تو بھی و دست را یا
پچے حضرت صدیقؑ اکبر اور فاروق اعظم اور مختار ازان اور مودود اہم ممتاز سماکر آئندہ علمونؑ ہے۔ تمیرا اعلیٰ
میکل آئے ہے۔ آخر جس ارشاد و احکام کاں جو منون کو ربِ طرف سے دنیل رکیم بھی محظوظ اور بوری عطا ہوتی ہے
اب غریب و درست احمدؑ اس الاشتہ ایا عادہ ہے کہ ربِ خلیل نہ ان حضرات کو باہر دو۔ بے اسہب اور کم تعداد کے کئی
تھیت مطافتیں

فرزوں جو تیت ایسا اقتدار کے حضن میں ہوں واقعہ یہ تھا انہیں «الله اے سلیمان نے مرلوں میں کہ
ملکہ سے شام چلا ہے کے لئے ایسا جمل اس قابلِ کامتی تھے کہ ہوا یہ لفج ان لوگوں نے مسلمانوں کے مقابل جنکی تیاریوں پر
غرضِ آنکھی پر چکڑ برداشت بد نزد ملکہ ملکہ اپنے دلچشمہ میں مسلمانوں کو ان لیے ہیں اور فوجیوں کے اس میں صرف
چالیس آٹو زن ہیں جس نے ایسا سلیمانؑ معمول این ماں فخر این وہ اُلیٰ جسے سو لوگیں جیسے اس کے دوں جعل خارست مدت زیادہ ہے
محابیت ہے میں اکل اس قابل کا اس درد وکیل یہ تو اس سے سارا ملک جسیں لیتے اکل وہ کیا اس محدثتے لئے تھیں جسے ہمارے
بھت سب سو سو سو سو سو سو سب سے تھے جس میں تراویث سوارتے تو صرف دو مذہات گھوڑے ساروں پر لور مکار اور تھوڑے
تو اسیں جیسی پچھوڑیں یہ تھراتے، عمرتے میں بوسے تو عرب ہو جیا۔ نے تو تھا بیان کیا جائے اسیں جو کہ اپنی
اسوں نے کھنڈھیں مدد و خطاہی وہ کوئی اخراج نہ۔ ترکِ «الله اے سلیمان» اکابر اور جنگیوں کے مقابل اس لفظ کی دوڑو
پہنچا ہو چل جو فیں کا اُس بھول ہو گیا۔ مدد و خطاہی پر چونہ فرط کہ کوکارا کا تسدیق اقتدار مطرے میں سے جد
اس کی دو کو روانہ ہو رہا تھا سو اسے جنکی بہر ساریں انسے سو اسے جنکی بہر سے دوڑا کر تھا۔ مدد و خطاہی
جس انصوبتے غائب بیکار کیلے دوڑت سوارتھا جائیں تو اس نے تھنی سوہا لوٹی تو اسے ساکر اس مدد و خطاہی کی قل
کاہوں کی طرف چلا۔ دو اس سے خیال تھا کہ ہمارا نے جس پہاڑ سے ایک چن کیکھر نہیں جسکی روشنیں فنا
میں ہیکی کیا شہنشہ ہوئی اور اس کے قریبے ہیچ تھیں کہے حضرت مفتی یہ ہو بہ پہنچنے والی حضرت جہاںؑ اس سے کی اسون
سے اپنے دوست و نید این ہیتے کی ہے نے اپنے دوست ہمچل سے عیاذ گیا جو ہمچل پس رہو رکھ کر جو دعویٰ اور ایون میں
اب سکھہ موئی ہے اب ورثیں جی نیچے کیسی اس نے اس خرابیہ کوئی حیا۔ سیلان سو سازیے کے سو شہر ساری سلطنت مسلمان
جنک سے لیں لئے ایسیں لغیر کرتے ہیں اس سلیمان کا کافر میر کلاتیتی یہ تکالیفہ ان لوگوں کو کیا تھیں جو اپنیں تھا کہ اپنے
ساختہ ٹرپ کے گلے اپنے دل اور خشی بھی سے لے گئے تھے کہ مسلمانوں کو صلح ہتھی سے ملائکہ میں شہادتیں پہنچانے گے اور
خون پانچ کر جسیں میں کے ہمارا ہو جیا۔ مدد و خطاہی نے مدد و خداویہ کو جو دعویٰ کر رکھ کر اپنے تھکن اور کمکتی صدر
پہنچا اور ہمچل کو کلرا بیجا کر جو اکار افکار نہیں تھے اس نے تم لوگوں پہنچا جو ہمچل پس رہو رکھ کر جو ہمچل تے اکار کا مکار بدل دے
وگ جو بیکار کے لئے اکل پڑتے ہیں تو بیکار کے دلپس نہیں ہوتے جو سلیمانؑ تمہم سے تھوڑا بیس جس میں شرکت نہ
چاہیجی یہ جو اسی اسی اور ہمچل سے عاطل اور اپنے کی تھریزوں موت کے ہو گئی اس وقت خداویہ کو اولیٰ دفتر میں تھا
محابیت کے ترتیب فرمائے خصوصی نہ حضرات سے فرمایا کہ یہ چاہے ہو یا نظری ہتھی اور سلیمانؑ سے جنک جا بخت ہو جاؤ اور ہمچل کی

حادث سے آگئے مرحلہ کیا کہمیر جانپیچیں کیے کہ ہم بیک کی جاری کر کے دعویٰ طور سے نہیں پڑھنے خواہ فریبا کہ میر (لیسا باب) فریب سے دعا دھا تو کہا ایں اسی پر ان لوگوں نے کام کا خود میر کے پیچے پڑھنے پڑھوایے خود انور اس پر ملا اس سے خودت ہیج کوہ خود میر سے لفڑی کے ساتھ رہتے تھے اور ان لوگوں کے ساتھ رہتے تھے اور مل کش اور مل شیخ تقریباً تین ہسپ ان حضرت کوہیش (لیسا) حضرت مخدوم علی ان امور کمزے اور کوہ سلیمان اسفل اللہ آپ کو جعل رہب نیچے جلیں ہم آپ کے ساتھ ہم حضرت مولیٰ کے ساتھی نہیں ہیں وہ آپ سے کہ دین کی اہمیت استور بیک ففاتک و انا مہمناقمسون کر آپ اور آپ کارب جائیں اور اول جملہ کریں ہم اسی طبقہ مل کی تینٹے رہیں گے بلکہ تم تو ہم کیتے ہیں کہ افہم بانتور بیک فقات لانا اسمع کما ملتا تھا۔ آپ کارب جانکے لئے جائیں ہم آپ کے ساتھ جملہ کریں گے اس پر خود اور بیک اور بہت غوش ہوئے پر خضرت مخدوم علی بن معاویہ پر بدلے۔

تالیق الخط یہ شہید ہی نہیں ہے ۶۴ قاف لا ۶۳ بے دادہ ام لوگوں نے فیرست مدد ہے ۶۲ یا رسول اللہ اکر خضور مولیٰ کو سندھ ریشم کو دھانے کا سمجھ رہیں تو ہم کو کوئی طردہ وہ بحکمہ جملہ کوہ جائیں گے اس پر خضور اور بہت غوش ۶۲۱ نے اور فریبا کہ چلو اللہ ہمیں تو کی کے یہ کفار ایسا واد سخت لکھتا ہیں گے میں کفار کے لئے گاہ کو کیجھ رہا ہے اور جگہ بدر کا واد ہے آیا ہم کچھ پارہ میں تسلیم اور میان کر کے ہیں اس آئت کو سیٹھیں اس واد کا کہے اس کے متعلق ۶۲۱ آئت تازل ہوں دیکھو تو یہ روح الہیان اور العالی اکبر خداوند اور اکسو فیروز۔

لشیز رکھنا اخراج کر دیکھ اس جہالت کی بہت ترکیبی ہے کہ حکماں اس کی تکمیل کا ہے امدادیہ باحدروہ ہے باحدروہ ایک پاٹیہدہ جہالت کی خوبیہ مطلب یہ ہے کہ تیمت پر دیکھ آئیں گے کی ہے دیکھ آئیں گے اسی حق ہے میں آپ کافروں پر دیکھ لے اپنے گھر سے تھانیہ حق تھانیہ اور ان لوگوں کاں تھیں کوپنڈریہ کرنا ایسے ہی ہے میں آپ کے بدر کی طرف روائی کو پہنچ کر تھے اور تیتم تیمت ہو آپ نے اسی ہے یا کہنا ہاٹھیں ہیں ایسے ہی فائدہ مند ہے میں آپ کی روائی پر دیکھ لے اخراج کی تھیوڑہ اور غریب درب تعلیل نے تیتم تیمت کو تیشہ دی وہ بدر کی روائی گے یا مظہر ہوئے میں ہاں لوگوں کے گاؤں ہوتے ہیں یا برحق ہوئے میں ہاں کا کوئی داشت اور آسان ہیں لشیز خان لور کیہر سے اس کے لور بہت میں کے ہیں جی کہ فریبا کر جعل اکاف۔ صحنی علی ہے بیا۔ صحنی اخیا تم کہے گئے سب تلاف ہے خیال رہے کہ خضور بیک اکاف مدد نہ رہے سے بدر کی طرف روائی کیا تھا حضرت جیل کے مرحل کرنے کے لئے خداوند اسے شرط سے سر اسال میں رہب کی طرف سے کوئی حضرت جیل اکاف کو خداوند کرنا تو ہے اور خود خضور اور کے دل میں یہ ایسا ہم نہیں تو دی کوئی بے اندھیہ فریبا کا مل دست ہے کہ آپ کے رہب نے داد اور کیوں رہب فریبا کا بہر ایسی طرف ہے بے اندھیہ تیال اپنے بہر کو کہیں بھی کہا کہ اس سے اپنے اٹھیں ہو جائیں کہ کوئی رہب ہے وہی کو حضرت مولیٰ فرماد کو فرمون کے پاس بھجوں اک کیتی شادر اور حادثت فرمائی کہ اس مولا دنہ من کی خاطر اسی ہزار پنچ سو کے اٹھیں فرمائی کو رہیں ہاڑی ہے رہب کی شکن رہیت من بیتک بالحق اس فریبا ملائیں من رہنک کا سبق ہے اختن سے اور بالحق متعلق ہے ملے ہاڑی سلے اخراج جھکے کا اٹھ سے (روی الہیان معلل دفتر) ایت سے مراوا تو خضور اور کارب نہ دلو اکھرے جس میں آپ

رسچ تھے خواہ بہباد کو صدیقہ کا گھوڑا کی اور جسی ساحب کا لور ہو سکتا ہے کہ خدا نہ مٹو اور کہ سید صدر ان لوگوں
وائی گھر ہے اپنے دل میں کوئی کشے ہیں (صیہ بیانی) و لاقری قام من المؤمنین لکھارہوں یہ لبان مال
گزشت فریان کا حامل ہے لفڑو لا عالی ہے فرن فرا کری جلا کر سادے مسوات ہاؤش نہ تھے کہ لوگوں ہی تھوڑے سے بیسا
کر فریہ کی تحریر سے مسلم ہا بہات کہ وہ ترین کی بیان کرنے کے لئے بیٹھنے میں فرمایکو ہوتا کہ یہ مسوات
اپنی ہاؤشی کی وجہ سے الہام سے نہ لائل کے سارے ہی رہے۔ کوئی کوئی ہاؤشی خود انور کے ضل شریف سے ہلااضی کی وجہ
سے نہ تھی کہ یہ لا غیرہ بلکہ اپنے بے سر مسلمان اور یادوتہ اپنے کل واجہ سے تھی یہ خالی رہے کہ جلد اغتر بکست حل
مقدار ہے یعنی آگے پہل کل نہ ڈھونڈنے والے تھے پت قاد خللوها صالحین میں خالیں حل مقدار ہے کوئی کل کی
ہاؤشی مدد مودہ سے برا اگی کے وقت د تھی اس وقت تو وہ بت ڈھونڈتے کہ اپنے طیاں کے ساتھی تھوڑے سے خوار مل کلن
سے نہ ہو گا لہجہ اپنی یہ خرچی کہ ہم سخیان اور کم خلوفتی گئے اپنے جملے کے بھول کے لئے جگ کر آئے تب
ہاؤش ہوئے کہ ہم آج کو کہ کہ کرتے تو ہو گیا کہ یہ ہاؤشی لیکن خی ہے یہ کوئی دوسرے کرامت کرنا ہے صرف بعما ۱۷
پہنچ کی سے یجادا لونک مکلفی الحق ۱۸ محدث لکھارہوں کی تحریر سے مل ہے اسکارہوں ۱۹ بیان بعد میں سے
مراد تقابل اور تناقض ۲۰ تھکاری اپنی بک عرض و معرض کرنا مراد ہے رب فرآتا ہے قدسمع اللہ تعالیٰ القی تجاد
لکھ فی ذیوجہہ ۲۱ پہل کڑیں نہ ہیں۔ باذ اذیر اور پر ہی ہو اپنے اس کا لال روہی ہاؤشی مسوات ۲۲ جس سے مراد
ہے جعلیے مرکے لئے جعل کر کے خالی رہے کہ جعل کے سے مراد اکاری اسی بک یہ عرض کرنے کے تہمذہ مذہب سے اس
کے میں پتارہ کر لیں ہوئے ہمہ کل بے سر مسلمان ایسی نہار کے تقابل میں سالاد عالم اسے کھو جیں ۲۳ اکاری کو مرکے
 مقابلہ ہے لپٹے لپٹے لئے کچھ بچھوپ کہ خود اور لاہر قتل ہر فل حق ہے اس لئنی ان ارشادوں ایسی تلاحت سندی
سمجھے ۲۴ قاف نہیں جو ان کی زبان میں ترجمہ سے لکھا ہے جسی میں آئے آنے بعد مماتین ۲۵ کرف
بے یجادا لونک ۲۶ اس میں یا تو سو مودہ ہے یا صدر یہ نہ ہوئے سے مراد ہے خود ہمہ کل کی خوبی، جاگری یہ وہ
مسلمان اسے ہیں ۲۷ تم کوئی نے کل لٹائے ہیں اکاری اللہ ۲۸ یہاری تیسہ ہو گاریں ان لوگوں کی کل کاہ کہ مرد ہوں اس بیمارت
کے سخنے کے بعد اپنی کسی حرم کا کل احمدت رہتا ہے تھا مکران کا تیری مل ہو اک سکانی ماساقون الی الموتاس
زبان مالی میں اس مسوات کی فیر انتیاری ملات بیان ہے یا اُن نہیں ہیں ۲۹ سو ۳۰۔ عین تیجھے سے ہائکا اگے سے کچھ کو قو
کشے ہیں اس لئے گاڑی بیان کر سائیں اور زد ایجور کو سون کشے ہیں اور تگے سے گھکولوں کو تاکہ کیا جائے ہے مدت سے مراد
مدت کی تک ہے جنی نہیں ۳۱ وهم بیظرون ۳۲ یا اُن کی تحریر گھم سے جلد ہے یعنی اس وقت ان کو خارک کے ساتھ جاتا ہے
بخاری مسلم ۳۳ اور امام ابی انس پاہنی کریمانی ویسے کے لئے یعنی ہمہ نئی کرنے کے لئے جیسا ہو اس تکریس سے ان
مسوات کی مقابلہ بیان کی گئی کہ جیسے پاہنی میں جاتے وقت سے انتیاری ہے قواری اور گھر ایسہ ہے اسی سے اس
لوگوں کی یہ قاری سے انتیاری خلی کیوں کر دیں ۳۴ بگے سے یہ قاری اور اس وقت ہے سر مسلمان تھے اور یا قائد ہجگلی
تھاری کر سکتے تھے۔

خلاصہ تفسیر اسے جو پڑھو رک نیت کی تھی ہر گاہ ان بدر کی پچکاٹ میں
یہ ہے یہی کہ جب آپ کو رب تعالیٰ نے مدد سے کار قریل کے مقابلے کے درد فریاد اور برہیجائے اور خلیان کے
کالکے ایو جعل کے مقابلے مقابلے کی فربت آگی صافت مکاپتے کہ لوگ اس مقابلے سے پچکاٹنگی کے لئے اس پر جن
جنگیں آپ سے حاصل تھے حالانکہ ان کو معلوم ہوا تھا کہ اشناہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی ۱۰ گی تپے اس لیے جنگ کوئی بھی کر
دی تھی سو واریں غریب نظر کی تھیں اس وقت کامال مہماقیا یعنی چنانی دلائلی ملزم کو جانی مکارے جلا
جاتا ہو تو یہیے صادر کر دیتے کہ اسے لئے تھے اسی عذر مارہ ہو تو اسیں اسلام کیلیں یہ ۷۸ نثاری
تمہاروں کے سازدہ مسلمان سن کر تھیں اگے تھے۔

فما کدرے ہیں تیرت پدوار کے مالک ہے۔ پھلا فلم و خصور انور کے سارے ہم رب کی طرف سے ہیں اس لئے انہیں اوس رنگ بستی مالک اخیر جھکتے مالک ہو اکھتے مذکور سے خصور انور خود وانہ ہو۔ گرہب سنت فلم اکھر ہم سوادے لیا۔

کب روز سے رہا است بیتہ ماریت توہینت آئے خطب
دوسرے افکار و دعویٰ مورث تھا۔ واللہ ہے جب یت لفہ سے ہر یہ بہت رسول اللہ ہے پر قائدِ من بیتک فرمائے
سماں ہل ہو کر رب سے مارے گے وہ نہ کام فلیک، بکھاریں کی کو اسری تحریک نہ مخود میں اس نے عشقانے وال رنہ
تھی کہیں پر ٹھوک ٹھانے ہے۔

سیرہ ول زادہ شا - شیں ہیں یہاں یاد رکھتے ہیں کہ میرا قائدہ سردار کامران بیگ ہر فوارہ حرست و سنان حلقے بے جگہ حضور امیر خود سراج الحق تیس یہودی کو کہہ دیتے تھے فرمان
مالی ہوا۔ چون قتلہ احمد بن علی حکم شریعت سے طبعی پہنچ دی گئی نہ کھڑک ہے نہ لٹکا کر یہے انتقامی جیز ہے دیکھو بہ تخلی۔
حضرت نووسن فرمادیا یہاں کی تھات سینی لیبری سے جلد کرنے سے ناوش تھے دنوش لور پیچے ہے را کھٹکا آتے اور
پانچھوہ اس قائدہ جنگیاں بھر کر حضور اور سے خلداد مرپ کرناں سے جنگ جھوکس تکالد کلر ہے نہ کاروں کیوں ان حکایات
عقلیت رب نے فردی یہ علاوہ نوک تکڑا اپنی ہر من کی نیجے اپنی قوبہ کا حکمت دیا لفظ اعلیٰ قربان تے محققیت دعویٰ
مکابیتیں تو اختلاف رائے ہوا ورنہ کفر خاتم انکو راستہ دینے کا اختلاف گناہ، شیخ۔ اسی طرح علیت سی دی معمولی یہ اختلاف
شیخ کی وجہ بی بی سے اختلاف رائے کلہ میں تو حضرت علی سے اختلاف رائے کلہ اکاذب کیے ہو سکتا ہے اس کی پوری
ہدایت کتاب ہمیرہ دادا یہیں دی دیکھو۔ چھٹا لفاظ کہ رب تعالیٰ اپنے غاصبینہ دشمنوں نے حکم فربتے ہوئے بھی ان کی حمایت کر رکھی
ان پر حکم بھی کرم ہوتا ہے یہ ناکہ، کانع میساقوں الی الموت سے ماملہ ہو اگر رب نے اس فرمان ملکیں ای
کرمیت کی تو حسرت یاں فریل کر دے والی تھی جیسے سوت کاملاں، کچھ کرامت خیر انتظامی ہوئی ہے اس خلائق تقبیل جنمی
رب علیت فرماتے۔ ساؤں فا کہہ ہاں موقوفہ سارے مکابیتے اختلاف رائے کیا تھا لیکہ بہت تھوڑے ہمیز حضرات
کا، وہ ان فرمانات المأمورین سے مالی پورا اس کی تحریر، کافی اشارے ہائے ان میں ہے بتتے حضرات۔ اس کا مکار کوئی

کر قوی اول بدل رخوارا ہے ساکہ اہل زندگی میں عرض کیا گیا اس مرقد پر حضرت مقدارور حضرت سید ابن حبیہ - عرضہ
تمہوں کر کے سنت نعم تعلیم صد

آلی، ایالی، مل لے نہیں

پھر اعلیٰ ارض اسی تھی تھے، علوم ہی، اگر کہا جائے خود ازور کے فیلان و عمل سے فرشت کرتے تھے تو ثابت کفرتے گذشت
وہ من تھے، رب فرائض لکھ کر ہوں ارواق پن احوالات، تعبیر ہے کہ رب خلیل ہائیں مومن فراہم ہے اور تم
وہیں فرازت ہے فرائض فریقانیں فرائض۔ ایسا کار، ایسا عیش فرق میں یا یہ مدنے کے حقیقی اور اس
نے افسوس اور ہمہ دینیں شریعی کام سے مرد نظر پر طلب خیر اغیری ہوئی تھی کفر بند گھوڑی ہے ہم زور مدت سے کراہت ہے
مالا کردہ حق ہے آئی ہے جو کہ ایسا کارہت ہوتے تکب اسی لئے رب تعالیٰ نے اس کراہت ہمہ دینوں سے تخفیف دی
حکایات ایسا قولون الی الموت و میرا العتر ارض اسی تھی تھے مسوم ہو گئے کہ محلہ کرم ہے ایں تھے، یکمود، کے
سو قدم پر تکارے مکملی ہی مسجد کرتے تھے جواب: خود کے گھر کے ہدوڑے نہیں ملکی، ملکیں اپنے ایں تھے
نے ایکی یہی محظی تھے حوالہ سند در حکیم کے میر کر مرستے یہیں جملہ تھے جھوٹ نے خدا یہیں ہے، وہ کسی میدان میں
اس میں نماہ ساخت دادھتے سلطان ہائیں ہمارے۔ کہا یہیں وہ نہیں تھے کہ رب ایں پھر یا تھے ایسیں کسی کفر طلاق پر
گھوپ کی ہوں ایں وہ سب تھے میت ایاں، ایڑاں۔ یہ قتل ایڑاں ہے ایسیں یہیں ہوں گے ایسے داروازہ کریں میں
ہندوں ایسیں کر اسوسا۔ ایں کے لئے کوئی ارادت نہ ہے بلکہ میر العتر ارض۔ رب تعالیٰ نے اسیں القاء حقیقی اوقیان
مسس کیوں فیصلی گورہ بھروسیں ظاہر ہائی اس وقت اندھے سر یاں ہائی تو خاہ سلطانیں بھخت ہی نہ اسے
بچک در تقدیر دیجیے ہوں گے وہ مرد تھے رب تھے میر اذن نصر مکم اللہ ببدرو ایتکم اذلته و اواب اس لئے کہ
خود اور نہیں جو کی بشارت دے دی تھی بکہ سرا ازان آفرے۔ آئیں علی حد نہستہ تھیں جو ۷۰۰۰ مسٹ شرفیں ہے۔ صدور
انور نے ایکی چیز سے یہاں پہنچیں تھیں میخ رہہ میں کر دی تھی کہ ہل ٹالیں ہیں مار دیا جائے کا لور لالہ میں جنمیے
رب کی کر کریں کافر خود کو اونچیں ایں پہنچیں ایں جسے ایک جل اور احمد رانگیں ایں ہجہ لگاں ہو ایے۔ نسخہ اور کی فیب دل
تو۔ یہاں نسیں کے حلقات۔

تفسیر صوفیات، اے سو من پور کھجور خرزہ دہ مرد ایک بیدار سر نبڑوں کا خود تھمیں جیدان در ۱۹۶۰ سے جعل
ہو سکیں لور کھکڑ کی جگہ ہوتی رہتی ہے رب تعالیٰ نے تھے دھن، جو، سے بدر جو دل طرف لگاں ہیں مفت تھاں، جو اس کی
تجھیں پڑھیں اس جلی کے وقت بھیں نہیں۔ تھے تکب درج تراہت کرتے ہیں کہ اسیں لگاں لگاں تھے۔ جو دل تھاں
طرف جیان سیں جاتا ہیں۔ یہ تھلی لندھا ہوتی ہے جس جیسا کہ اعلیٰ ارض تھے مولا اقربات ہیں۔

ثیر ہیا جو یہ ڈالدی۔ برگ۔ ثیر مصلی ہو یہ آڑوی۔ مرے
پوچھ کر اندھہ مرٹ پسے صد دیا۔ پھر پرانے جوز انہ دیوڑا
کل شیش۔ عالیک گوجہ تو۔ یہاں نہ در دب فوہبی گو

ہر کر اندر ود مانگد تا کل شیء عالم کے نہ یاد ہے
زندگی ورثت است اور لامگشت ہر کر درلاست اور قلنسی گشت
ہیماں کاش برس کا تاریخ اور نگہداری کا تاریخ اور خود میں تائبے گردی کا تاریخ اور خود میں تائبے گردی کے دو اس خاص ہزار نئے یاں ہے یا کہتے
ہے اس قابلی کی خیر یاد کرنے کا طریقہ ہے جو اس پر کل شیء عالم کا تاریخ اور لامگشت ہے اسی میں ہوتی ہو اپنی اندھا سے بلاک
کوں کرے تو اونکے میں پہنچتا ہے اسی میں ہوتی ہے گز کی خواریں کم ہو لے کبھی تکہ اس ایمان اس میں ہوتا ہے اسی اعو
لہکن لا تشعر عروں لا کش کھجے یا۔ اپنی کی قلمی ہوت بن چالی ہے وہ تلی ہے اور قلنسی بھڑک لی کی لئی کی ہے اسی درلاست ہیاتیں
سلیکی صوفیاء فرنگی تین کی خصوصی مخصوصیت ہے ایک حق ہی حق ایک حق ہی حق ایک حق ہے حق کے گز خدا ہمارے کرام
سے درخواست یا قطائیں صدر ہو کریں وہ بھی حق حق رہیں کارپول دھیں حق ہے حق کے گز خدا ہمارے کرام
شور حضرت آدمی خطاہ کی رکستے ہے اپنے یادوں کو نکھلی العص

وَإِذْ يَعِدُهُمُ اللَّهُ أَحَدٌ مِّنَ الظَّالِمِينَ أَتْهَا الْكُفَّارُ وَتَوَدُّونَ أَنْ يَغْرِيَنَّ

اور جب ویرا خاتماً تھا تھے اسٹر درنوں میں سے ایک کار بک رہ تھا اسے راستے پر اور اپنے پار کرنا پڑا تو وہ ریا تھا کہ ان درنوں کی درجہ بیوں میں ایک قیمتی نئی جادو تم جانتے

السُّوكَةُ تَكُونُ لِكُمْ وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَ الْحَقَّ بِحُكْمِهِ وَيُقْطِعَ

پسکوئیتی فلمز کر گئیں، غیر کائنسی را بھی پھر سے لے اور ایسا دوسری کرتا تھا۔ اسی کی وجہ سے

دَأْرَ الْكُفَّارِينَ لِيُعَلِّمَ الْحَقَّ وَيُبَطِّلَ الْبَاطِلَ وَلَوْكِدَ الْمُجْرِمُونَ

جن کو اپنے لیاؤں سے اور ساٹے فیچر کاٹروں کی ہاتھی گردی کر دیتے تھے کوئی اور ہائل کر رکھا تھا باتل کو اپنے ڈینکر کر کی گئی تھی کہ یونیورسٹی کو جھوٹا ہائیس پر برا مانیں مجسم

تحلیق: ان آیات کا پہلی تیار سے چند طرح تعلیق ہے۔ **پہلا تعلیق:** پہلی آیات میں مذکور درج میں سے ۲۰ میں کے طبق وہ رکو کرو ہو اگر ہم تھوڑے اور بہتر مسلمان میں گھر سے اتنی بڑی حکم کرنے نہیں نکلتے ہیں لیکن ہم انہیں یہ سچائیں گے اب دس تحلیل کے وہ مدد ہیں کہ اتنا کہا کہ بے کیا محبوب کے خوف کے درکار کے بعد خوف رفع کرنے والی بڑی کامیابی کو بدلتے زمین کے بعد مردم کا ذرا بے دوسری تعلیق: پہلی تیار میں قبول آیا کہ ان محبوب نے اس غزوہ مدد کو اپنے نے مدت کہا اس نے اس سے پہلے اب ارشاد ہے کہ یہ جگہ ان کے لئے نہیں اور کہا کہ لئے صوت ہوئی کوئی وہیں کے خالی کے بعد اصل حقیقت نہ اترے۔ **تمیرا تعلیق:** پہلی آیات میں ضمور مفعول کی فہمائیت ہاکر ہو اگر ان ۴ ہر قتل اور ملک ملکہ ہر خیال حق ہے اب اسی فہمائیت کی

وہ ارشاد ہو رہی ہے کہ ان کا ہر مل رپ کے ارادے سے ہے تاہم اس کا جامِ حکایت بلکہ ساری تلقی کے اچھے و مبے۔ چوچنا تعلق بھیں اور شدہ ہوا فاکر حق نگار ہونے کے بعد یہ توک آپ سے بخوبی جس اب حق نگار ہے کی تسلیم ارشاد ہے رہی ہے کہ اللہ نے ان سے وہ فوج فلیل ارجمند و مدد حضور نے کیا قاتم خدا کا وعدہ رپ مارا وہ اس لئے اسے غصہ قدر دیا کیا ہے آئت کر۔ بھیل آئت کی شریف اس کی تسلیم ہے۔

تفیریز و افیدہ کمال اللہ اس فریان ملی میں لا تکریز ہے اور یہ عبارت الحکر و بیشید، کامنول ہے یہ کہ یہ بیاطلس اس میں شدہ لا ابد ایسی ہے یہ معدنا پر دودھ سے کسی اچھی چیز کا سیدھا استثارہ نہ ہے بری اور خلڑا بیچیز سے زمان و عینہ داد تعلق کے درمیں ایسے چیزیں کہ ان کا خلاف آہنیاں ناگھن ہے الچ رعہ ماڑاں پر سے حضور نے ہبھی ایسا تاکریز کر حضور اور کاودہ رپ تعلق کا درد ہے اس لئے بعد کوکم اللہ اخبار شدہ رہا الحدی الطائفین یہ عبارت بعد کوکم را مقول احمدی عزت ہے وادعہ کا خلاف قیاس دو نہ اول سے مرلو میر اور نئی ہیں میر ایم سینیاں کا تھا جس میں سرف ہالس آدمی چیزیں مور فخری رہ جعل کی ہمات جس میں بولا تو سوچ پا جس برلائیک بزار آدمی اس کے تھے وہ سارے سلختے دو نہ اول میں سے ایک سے مرا لغتہ پڑے لیجیں رپ تعلق نہ اپنے محبوب کے زیر ہمیشہ دو نہ اول میں سے ایک ہیں لیے لیے مادہ کیا تھا انہا لحکم یہ عبارت بدیں اشکل ہے احمدی الطائفین کا لکھمیں دام تلاکا ہے مخصوصیت کا جنیں ایک جمل کی نظر حمات تمارے لے کہ سے بھی کنی ہے تم ان پر پورے طور پر مسلمانوں کے کہ ان کے جعلی کے ساروں کو ایک کو گے اور بہت کو تیردار ان نہل تیست جہا کرو گے مطلب خوبیہ حیان میں ہے کہ رپ اسے ان دو نہ اول میں سے ایک ہیں لیے کاودہ کیا گر تسدایا جل فاکر اس وحدے کے پہلو تدوون ان نہیر قات الشوکتہ تحکون لحکم یہ عبارت معلوم ہے یہ ملکم کم تدوون ہے ودے۔ سعی ہا پاپید کر دوست کر لذات مورث ہے لذات کاشت کہا ہے شوک سے۔ سعی کا لذات ایک خدا اور رشت کو ہی شوک کئے ہیں بخوبی توک کو ہی شوک کما جاتا ہے کہ وہ کاشت کی مظاہر ہے اس طالب میں سعی ہی لو رہ تھیار کو شوک کئے ہیں لذات اشکر کو ایک جعل کی حمات میں نظر تھی اور میراٹ اشکر ایم سینیاں کی بہ نامت لذات میں قیصل بھی گھوش ایم تلاکا ہے لیجنی اس وحدے کے پہلو تدوون نہیں قی پہنچ کرستے کہ تمار امتاہلہ بھو سینیاں کے تلفہ سے ہو۔ جس کے پاس شہ تھیار ہیں تہ زیادہ تقدیر ملکار جمیں تکلیفتہ پتھر و پیرید اللہ اہن یعنی الحق العین اس فریان ملی میں رپ تعلق کے ارادے اس کے وحدے کی حکمت کا جان ہے۔ یہ حق طاہب اعلان ہے۔ مخفی حق خاہر کر رہاں کی حقایت لوگوں کو دکھلنا اپنی سے مرا دل اسلام اور اس کی حقایت ہے لیجنی اگر تم ایم سینیاں کے تلفہ پر تاہرا پا لیتے تو اسلام کی حقایت تھاہر ہو اپنی میں کہا جانا ہک پر گلے پھوہ مہاتماس کے کہاں ملکن جنگ قائمیں اس لئے دکایا اپ اس کے بر ہلن؛ و اک تم سے پڑواداپنی ہی اور بے سرانی کیا یہے لفڑی جار کو ہمیں کریا ایشیں لکھنٹھاں۔ دو دن ہے چاکر تسدایاں، و مل لذات ہے بھکلمانی فریان محقن ہے عین کے گلے کے گلے سے مرا لیا تو ہو گی ایسی ہے جو حضور انور کو اس کے حعلی کی تباہی حضور اور کے فریان ہایکر کہ کل فلاں میں مارا جائے گا لور فلاں کالر میں بیوہ انتکام ایسی مرا جوں بو غزوہ میں ادا کرنے والے فرشتوں کو دیجے گے جن کا ذرا اکلی آیت میں ہے ویقطع دابر الکافرین۔ عبارت

حلف ہے یعنی الحق اور یہ کا مفہول ہے یہ بات ہے کہ حق پڑھو بہر یعنی آئندہ الی خیل مسلطان میں جزو اور نہ ہیں کہ بارہت نوجہ سے کہتے ہیں وپسٹ شاخیں کا نہ ہیں بلکہ اس سے یہی جزا افراد سے مرد خالد طعنیں نہیں ہم پڑھتے تھے کہ کنار کی جو کٹ جلتے اور تمہاروں میں کچھ بڑھ لکھ کرستہ سر اگر کفر جواب ہے عین ہمارے حالت اب دلکش کے چول کے ہوتے ہے سراوارہ اگے لوگ قید ہو۔ حدیث مسلم ہے طرف ہے ایسا اب تھی المحقائق

الحق ہے لیں ارتوں مخالف فنا ہیں ایسے جن کو خاہی کرتے ہاراہ کیوں ایسے جن کو خود درکے تھے تھے کہ ہمیں یہ کٹ قتل دیا میں نیم کو رکھ کر دلخواہ احمدیت میں عمار نہیں ہادیں ایمانی دلخواہ کو بیطل الباطل میں طوف ہے ایسا

پر باطل سے مرد ہے تھاتہ باطل کو خاہی کر دلخواہ دل سے مرد ہے ایمانی دلخواہ غیر باطل خاہی کا تھا ایسی صورت میں ہے ایسا کٹ کو یہ باطل تھاتہ سے باہرا گایا اولوکر عالم مجرمون میں ہم ہوں ہے مرد کنار کی جس سکھر میں مرد ہے پر لفڑی خلاف تھی تھاتہ میں گنج کنار کے تمداری کی تو رائی کیستے ہے لات تھاتے

ذیروں تھوڑی کی بادیکے بالکل خلاف ہو اور تم کو مناکر ہٹھن ملٹھ شراب پیڑر قصہ سروہن بجلیں قام رہتے ہو اب ویکھ رہتے تھے مگر ہمیں کوئی کٹ پہنچے بڑھ میں ہی وہ جس کے بعد چول آئیں جوں

ظہار اصر تفسیر اے مسلمان و دوست ہمیں ہے کوئی زور خواہ کفر زور دتے مہ قدری اندھی خالیۃ نہ رہیں، جنہوں میں حصہ ایک جماعت ہمیں ہے میں تھیر کا تم سے وہ وہ فرد ہا کنار کے تماس تھاتہ تسلیم کرو گے کہ ان واقعیں قید نہ ہے ان کو کیوں مل میتھا کاراگے کہ تمدازی عالم کنار کے تماس تھاتہ سے جو ہاتھ تھے تو غیر سچ تھی زین ایسی نہیں ہے کہ تمدازی تم

چاہجے تھے کہ اس پر ہمارے قیدیں تھاںے کا گمراہ تھاںی کاراہی کا گمراہ تھاںی میں تھاتہ سے ہو گے کہ تمہارے پر بیٹھ کے حکم سے عالم سے اسلام کی تھاتہ تھے کاراہی کو کہا جائے کہ یہ صرف تھاتہ کی تھاتے سے ہو گے اور ایسے ملے کہ تھاتہ باقیوں سرواران مل فلی ہوں اور کنار کی بھت خوت جاوے پر قائم ہے اس قائمی تھاتہ صورت میں ماضی نہ ہوئے تھا اسی بھت خوت کو ایوں جوں کی تھاتہ سے باہرا گاہک ہو اگر وہ مل کیا جائے ہے ملکاہم ہے جوں ہے جلوہ اگر کچھ ہے

تھاتہ کنار کو ہیں یعنی مسلمانوں کو وہ ایسی تھاتہ کی تو تھی کہ بالکل خلاف ہوں۔

حکایت ہے بہر جمل ۲ کے مطہر میں بد کے لئے اپنی جماعت ہمیں کی تھی بیسے سرواروں والیں شرمنی تھاں کیا اور بہر کے سامنے قیامی سارے ہی سروار لکھیں شلیل ہو گئے ایسا بات تھا کہ طرف سے میں لیں یہ شام ایں ختم کر دیں ویارات میں یہ باری ہوتی ہوئی تھی کہ وہ اپنی قیمتی کی تھی کہ کسی نے کنار کے تمداری سرواروں کا جل دیے کہ قاتل کے سارے ہے میں ہے۔

تمداری یعنی کہ جو قیمتی کنار کیں میہ مخف ایں کنار کو خوت پڑھے تو تمداری سروارے گھوڑی بچوں یو جوں اونچا درجے ایسے یو نکل سے ہماری پر ایسی ٹھیک بے قبیل تھا کہ جو قیمتی جو ہو جائے کہ ایس سروار ایں ملک ایں میں ملکی تھاں میں ایسی تھاں اے سروار قیمتی کی تھی کہ کوئی ملٹھ کر سروار کے تھک کام کے لئے جا رہے ہو میں تم کو ایسی تھاں ایں دیاں ہوں زیر اقتیادی

کنار تمداری یعنی کہ کوئی ملٹھ کر کا گاہک تمداری مل کر کے گاہی سنتھی ان لوگوں نے خوشی تھے گھنے کیتے اور جلتے۔

لئے چڑھو گے (تفسیر غازی) ہو رقیقت ان سب کے سروں پر موت سوار کی یعنی ایس اسی بکشیدہ کے سو اسرائیل خاص ہے

۱

بسا مدار

مطالعہ

کی رائحتیں بھی کی خالیں کفار کے کیاں پہنچ اور سارے ماراں جلک کی چالیں کھا کر بہاس دیور اور قرآن مجید میں

ذکر ہے۔ سچ کے وقت کفار کو میراں بخوبی ساقی لایا کر فرشتے تھے تاہم ہوتے ہوئے کہ کجا کتاب کھانے سے رکھا ہوا کہ بخوبی ادا

معلوم ہے کتاب و قرآن پر کمال بنا جاتا تھا تو اُنکی لاری مالا لارون و نافی خاصہ للعرب العلمین۔

فائدہ ہے جس آتت کرے سے چند نکارے ماضی ہوتے۔

پسلا فاقہ کردہ ضمود علیہ رب تعالیٰ کے نہاب اس کے دربار

جس کر ضمود کا درود رب تعالیٰ کا درود ہے۔

قہادیہ بعد حکم اللہ سے ماضی ہو اگر یہ درود ان حضرات سے حضور مسیح

قہادیہ تاکہ رب تعالیٰ فیلا یبعد حکم اللہ از تعالیٰ نے تم سے وہ دیکھو سرا فاقہ کردہ طبیعت الشفیع کا ہی ہے۔

ام ہاتھی پر حیثیت پر نظر کسی اسی کی اوقیان بھی قہادیہ جرم نہیں اور شہادت میں گلکھے یہ لائے تو تدوین سے ماضی ہو اگر

رب تعالیٰ نے ان نازیں بخوبی کی خواہیں بیان فیصل کرائے جم قرار دے بلکہ اُنکی سے لکھا ہوا خیر کر لیا اُنکی کے سر اس

حکم کسر از کلد۔

پسلا فاقہ کردہ بھی خاطری میختہ و تکلیف کا نام ہے بلکہ اس کا شہادت اور حضور مسیح پاہینے انجام کا

انقلاب کا ٹھہرپنے۔

پاہنے یہ حق الحکم سے ماضی ہو اے۔

چو تھا فاقہ کردہ خود بدراند تعالیٰ کی قدرت اور حضور مسیح کے

کھجور کے باہل چیزیں دکھانے کا لیکن چیزیں دکھانے کا احمد کا پوری ہی جاری

سے میدان میں ۱۰۱۲ مسلمانوں کی تعداد سے تھوڑی ہوا انقلاب کی تعداد تھی۔

سے بھی زیادہ ۱۰۳ مسلمانوں کا لیکل سے سر

سلطان ہوا انقلاب ڈاہر طی ساروں سلطان تکالات بنت سے میل ہوا۔

(۴) مسلمانوں کا لیکل سے سر

سلطان ہوا انقلاب ڈاہر طی ساروں سلطان تکالات بنت سے میل ہوا۔

۵۱۵) ضمود علیہ کا پسندی ہی بشارت سے میل ہوا۔

۵۱۶) ضمود علیہ کا یک حکم پر خاصیت کی وجہ کر کر لے کر قل کا کھجور فر

نہ ہوا اس کا فرماں گردانہ ایک ایج اور اعزز ۷۷) جنگ شروع ہوتے نے پاہنے جمل کا دہنہ خاتم کاریج کے

قل ہوا اور جنگ کا سرو منوں کے سروں ایضاً ۸۸) اس ہنگامی پر ہے جس سے سروں کا لارا جاتا ہے ۹۹) مسلمانوں کے ہاتھوں

سر کھتر نکلار اپناء تھی ہے ۱۰۱۰) مسلمانوں کی دو کے لئے آنکھ سے فرشتوں کا ترکیب فریاد فریاد ہے تو اسے قرآن کریم نے

اس فریاد کو کر جلد جلد کیا ہے اور اسے رب تعالیٰ کی قدرت کی نشانی قرار دیا۔

پسلا اعتراف اُن اس آتت کرے سے معلوم ہو اگر حضرات ملکہ آرام طلب ہیں پسند تھے، کجھوں یہ رُب سو قدر پر اُنہیں

میں کی طلب تھی جس میں تکلیف نہ ہو رب فرما تھے اور تو تدوین ان نہیں فلات الشوکتہ تھوکن بنیکم جواب:

اگر یہ حضرات آرام طلب ہیں پسند تھے تو تدوین کی تھیں اس کے مالوں ہوئی ہیں جلکشیں جس کے کسی انسان نہیں ہے ان

کی آرام طلب نہ تھی بلکہ حیاری تھے کہ کوئی جو سے مرش کیا تھا کہ تم کوئی اپنے سرحدیاری کا دہنہ جعل سے عالم نہیں کیا اُنہیں

جنہاں دوں نے اُنہیں دو سر اعترافیں دیے کہ اب رب تعالیٰ نے تباہیان بد کو انتہی دو افکار ہائیں (۱۰) میری بیتی ہوئی سخنان کے قاتل سے

لڑیں اور چاہیں (۱۱) میری بیتی ہوئی جمل کے جھکر بولوں سے اگر نہیں رہا تو اس کے کامی کا افیع منکم اللہ احده

اللطائف تھیں اور اگر انتہی دو افکار و حضرات تو یہ سے جلکشیں تھے اُنہیں لیف سے لے لیں جو کیوں کیا ہی انتہی دو جمیں

خدا ہے۔ جواب میں آتت سے انتہی دو افکار نہیں تھے آتت کے حقیقی ہیں کہ تم تو اسے ایک دو کا درود کرتے

تھے میں نہیں اگر تمہارے نہ کوئی کہا جائے تھے میں میر کوئی کوئی شواری نہ ہے۔

پسلا اعتراف میں خدا ہوئے ہیں

دہلی میں فرق کیے ہو اور رات، جنگیں ہوتی رہتی ہیں جن میں بھن کو چڑھن کو گلستہ ہوتی ہے پر اس کا کراستہ انتہا سے کھل ہوتا ہے اگلی بجکٹیں میں ہو جمن اور انگریزوں میں ہوئی تجزیا تویی مارے گئے ابھی انہیں نو وہتے ہم میں بجکٹ ہو رہی ہے جو دشمنوں ہاکھوں ہاکھوں ہے اسی جواب تجکٹ پر دیکھتے ہو رہیں کی ہے مثلاً ہم اگلی جوچے تناخے سے کسافت درپر کرچے ہیں کہ تمہارے سے تناخے کا دلوں پہ سالن لوگوں کو کوئی چارہ کر کے دے سکتے ہیں ایسے تجھے کارچار اور جرجر اسے تھانہ پر جو پیچوں کا لامپ جعل کیا رہا تھی فرشتوں کا دلو کے لئے آنا کسکے بڑے پوچھے سرواروں کا دل اپنائیں جس ہاں کا کامیڈیں تو کوئی کیا ہے۔ جو قاعداً اعتراض رکھتا ہے کارکی جو قاعداً اعتراض کی کفار اور بکھر کی فربن کو گردستہ ہاکر ویقطعہ دہلی کافرین رب تعالیٰ کافرین کی جزا کے جواب ہے کافرین سے مراد کافر کے ہیں واقعی میں بجکٹیں انکی جزیں کیں کہ بھروسے سردار اسے گھے جو پچھہ آخراں ایں سے آئے سعد و تھوڑے بجکٹ در کامل رکھ کر مل سے ایمان لے آئے کہ اس ۱۶ اکابر بعد میں کیا ہے حضرت عباس پاچھوڑا اعتراض اس ایس ایس کر رہے تھے حملہ ہاکر صاحب خصوصی تازیاں ہاکر ہجوم لوگ تے فیانہے ولو سکر «المجنونون» جس شہی کراہت کی جی سو جواب پر ترمذی نقشبندی الحرم من سے مراد کافر کے ہیں جو سلاقوں سے لے آئے تھے اسی کی گلستہ پیغمبر احمدی کے دو کچھ کہ کر آئے تھے اور اسی کا کہ وحی دہلی کیلئے فاطمہ محن کے لئے قبستہ تھی فرشی کا سبب ہاکر اس کے لئے کامیڈیں کریں کرتے۔

بے خدا کو پڑا آتش نموده میں ملٹن علی ہے جو قلائلے بہ ہم اُسی اس ملٹن کی نگفٹیں کفار کی جراحت کی اور موسمنوں کی جزو دریگی تاکہ اُنگی یہ تینت کرے۔ ملٹن ملٹن کی ہلاکت ہے۔

إذْ تَسْتَعْيِدُونَ رَبَّكُمْ فَاسْبِحُوا بَلَّهُ أَنِّي مُمْدَدٌ كَمْ بِأَلْفِ قِنَ الْمَلِكَكُو

جب کر مدد ما نیکتے تھے جو رب سے اپنے بہس یعنی کمر کو رہنے کے چاری بھائیوں کی طرف سے مدد اور دستی خدا بردن کیوں
سے آئیں جسوب سے فرید کرتے تھے تو اس نے تباہی کی کہ یہی چیز خود دیتے رہا ہوں جسرا

لُرْدِفِينَ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ لِكَبُشْرٍ وَلِتَطْمِينَ بِهِ قُلُوبَكُمْ وَمَا

ایک بڑا فرشتوں سے آئی چیز کا دعویٰ یہ پانی اس کی شرطے مکر شرارت اور بکار سٹرنی ہر چیز دل چھکے
فرشتوں کی قیامت سے اور یہ قیامت نے تباہی کی طرفی کو غوشی کر اور اس نے تباہی کے بعد میں پانی

الْتَّصُرُ الْأَمْنِ عِنْدِ الْلَّهِ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

اد نہیں یہ مدد سمجھا اظر کے پاس سے تحقیق افسوس نہ کر دلا حکمت دادا ہے۔
اد مدد وہ چیز سمجھا اثر کی جیکھ اثر غالب حکمت دادا ہے۔

تعلق: میں آیات کا بھیل آیات سے پہلے مغل تعلق ہے۔ بھیل آیات میں بھکردار کا متصدی ہیں، وہ ان کی
حکمتی کو مراہل کے بیلان (المکابر) پاس کی صورت یا انہوں نہیں ہے کہ کوئی کپے ہو اولان بڑیوں کی دعاویں دل بھی اس میں
شامل نہیں۔ وہ سراحتی: بھیل آیات میں مانوان بدر کی مارٹی ٹھکانہ ایسٹ کلار قلعہ کو تھاں کیا ہے اور کوئی کوئی حقی
اب ان کے اصلی ذاتی استھان اور اس اختلال پر راست غواصی کا تذکرہ ہے یعنی میں آئیں آئیں مدد کا آتے۔ سیر العلی: بھیل
آیات میں اللہ تعالیٰ کے وعدہ کا ذکر اور اذیعندکم اللهم انت من اعطیت کے پورا ہوئے کہ کرے کر
یہ وعدہ آئیں ادا ہے جو رائیا یا۔

نزوں: صلم شریف احمد گیوہ اور ترمذی نے صلحت میر لندن میں سے مدعاہت کی وہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن
خطاب نے جسی کہ غرویہ دسکے واقعہ حضور نبی ﷺ کے لپتے صحابہ کی تقدیم کی تقدیم سے مسلمان مخالف قربانی اور کفار کی کڑتے
اور ان کے سلاہ مسلمان اور مسلمان اپنے عائل میں قتل دیوں کو رحمائی کی تقدیم ہے جو سے دعا فرمائے دو ہم را کارب پیر و باب ابر
تھے میرے میں اس فتنی پیغمبلی تسامت کی کہدات کی تور میں تین یعنی تھی مددت۔ بھی شہزادی بھائی مسلمانوں کے عرض کرتے رہتے
تھی کہ کوئی مبارک سے چار شریف کرگئی۔ حضرت ابو بکر صدیق نے ہادر کوئی شریف نہیں اور حضور سے اپنے کے
وشیں کی بارہ مسلمان اسے آپ سماں کیلی دیتے تھے اور سو سو دفعہ فرمائے گاں پر یہ آیہ کہ کوئی مسلمان اہلی دین جیلیں مغلیں
خاندان (یقینی سلوکی) فرمائے اس کے بعد خسروں کے پاس حضرت ابی بکر صدیق یعنی چنگی کے خسروں اور پر کوئے خسروں کی طاری
ہوئی پہنچید اور ہم سے کوئی فرمایا۔ ہمارے کوئی شکی مدد آئی وہ بھوک جریل المیں اپنے گھوٹے کی کام فہمے آرہے ہیں (خالان)۔

أَقْسِرُ الْأَقْسَاطِيْنَ وَدِيْنَ بِكُمْ إِنْ جَلَّ كِبِيرُ مَتْحَبِيْسِيْنِ إِنْ أَنْ شَدَّدْتَ عَنِ الْأَنْجَنِ كَافِرُ مَعَ الْفَيْمِيْنِ حُكْمُ اللَّهِ
یا ان۔ کفر قوی یا بے کری اخکرو یا شید، مغل کا مستحل بھے ہے یعنی اس وقت کیا کہ جب کہ قسطیفیوں نہ ہے۔

استفاتتھے۔ مگر ہدایت تھی، استفادائے تصرف اتنا کچھ مارف نہیں، اور ساتھی قی کیا جو نہیں۔
اور اپنی امداد کے لام بیجیں لام کا ام ساری تجارت کا ہم اپنے تباہے تراویح ادا ماند۔ قرآن اس لے تستعفیٰ یون یعنی ارشاد ہے۔
بعض علمدین کے اس طبق نمازخواں نے تین کی حقیقی اور اتمینی بھی مابین اس لئے تجویز ارتقا دہنے والے فریب اور غزوہ کے نزدیک فرمادیں۔
بدر کے موقع پر حکم دک کرام نے عماکی حقیقی جس کے خلاف یہ تھے ای رجب انصار ناعلیٰ عدو و حکم یا غیاث
المستحبین لفظت اس آئی میں اس عداوکر کے (روح الہمین) یعنی اسے امداد رہب ہم کو پہنچانے۔ ۱۔
فریادخواں کی فریاد نہیں دے لے۔ کمر سلاقوں قریب ہے چوں کہ اس عماش لظاہر تھا اس لئے رب حکم فرمادیں جس مائیں باغیہ
روپنا کا بہلوتے دیدند قبول احتیٰ ہے۔ رب کہ رہب و عطاگی چلوسے وہ جلد ہوتی ہے اسی لئے ارشاد ہے افسوس حجاب
لہکم رب نے تمہاری عطاویں اقبال فریاد ف، ۲۷۴۳ قبول فریاد ف، ۲۷۴۴ ہے احتجات کے سی دو اوقات میں اور قصہ رہا جس میں
معنی قبول کرنے والے کلم میں لام کوچ کا کہ کمیں خلاط مارسہ مکاران پورے یا خضری ہے اسے اور جس فرمادیا تھام تے لے لے
یہ مطلب ہے کہ اس نے اپنے حسیب کی ساتھی رفع کے لئے اقبال فریاد اسی مدد حکم بالف من المذکون
مرد فین اس عہد سی اسی مذکونی بے اوار۔ ایجاد بیان ہے مودت بند دوست۔ مخفی دوست اس مدقق پر ملے
ایک جزو اور فرشتے نہیں ہوئے بارہ تین جزو اور پانچ جزو ہے کوئی کیونے کے قذایہ ایتہ ان آیات کے
بزرگ اور بیانی بزرگ فرشتوں سے تیول کا کرہ مرفد فین مال ہے ملک سے یا لٹکنا بابر رفتے۔ مخفی پیچے ہوئے اور
ہے روف الحکم ایک خوبے پر اسارہوں پر چھپے دے کو روایت کئے جیں۔ لمحہ فرشتے ایک ساتھ بھی کل میں نہ
تھے تھے اس طبع کفر نے الٰہ کے پیچھا اس کا لکھ کر بھوتی ہوئے ائے اور عالمیوں کے ساتھ کہا۔ تھے۔ ۲۔
ایک دن تھے بک پلے ایک جزو اور دوڑ اور بھوپیں کے چھپے اور دوڑ اسے معرفین ارشاد ہے۔ اور سارے کوشش دوست
سونیں نکلے اے کوکو کو۔ اس فرشتے بکی وہی میں تھے بھیں سایہ باب میں وہ ماجملہ اللہ عالم اشری اس
فریش بعل میں فرشتے بیجنی کی صلت کا کرہے ہیں۔ فرشتے کلارک کا بک کر دیتے آئے تھے اس کے لئے ایک فرشتے فلک قدر
ایک فرشتے لے قوم اور طبلی بتیں انت کر کہ، اسی ایک فرشتے نے جیبار کر قوم صل علیہ اسلامی سختی ہے اسی بذریعہ نسل
ملک کچھ عکتوں سے۔ ۳۔ ایکی کہ اس سے تم کو خوشی اولیٰ کر جب تم فرشتوں کا نازل ہو تو اس سے رحمت جائے ہو۔
چرے مکل گئے کوئی کوئی فلک کلارکی سلت کا تھیں۔ ۴۔ گیلہ دہ سری عکت یہ کہ ول نظم من یہ مقلوب حکم فری یہ بک
وہ مادرت مصلوب ہے جو کہ پیچے کی میز بیوں کا بیان میں محل تصور قرار دیا جاتا ہے اس لئے لمحہ اس شہادت ایتی، راز عمارت
سے جان فریبا مفتری بر جلا کا لام بدل پر مغل کا اعلف جائز ہے ریب فریا ہے لقرن حکبوازوی یعنی درج العالی) یعنی اس
فرشتوں کے نیول کا اثر ہے۔ تو کہ اس سے تمہارے دلوں کو میں واسن نصیب ہو گک جہاں میں اکاگن بست محدود ہے
اگرچہ وہ فرشتے نہیں میں نہ تھیں۔ تھیں تھے تکہ اس کا اثر تمہارے دلوں پر ضرور ہے کاچ پر گرام طاہری اعتماد کے لئے ب
حیثیت ہے کہ وہ مالک امن معملاً تھا، اور جانہ تھا لکی مرفق سے یہ بفرشتے اور یہ تمام کاروں ایں مرفق
سب سیاہیں مسحورہ تسلیم اے لڑا کہ من مہا بے کہ رب کے رمیر نظر کیان اللہ عزیز حکم۔ ذیناں مال

و ما الخصوصی دلیل نہ ہے جن انتقال مطلب ہیں ایک ملک کے سے ہائے اسے ملک کے اور عکس واقعی کے اگر خلاف میں
جس پر اسے اسی میں تجسس ہے تو اگر کسی نو شکستہ ہائے اسی میں کسی کو اپنی تجسس۔

خلاصہ تفسیر رات مکران پر درود وقت بھی یا رکھوڑا کو جب کہ تم کو تھیں ہم کیا کہ ہم کو پورا جمل کے لئے بے شک نہ
بے قائم نہ باشد۔ نیت تسلیم لئے تسلیم رہب سے فتحی، علائی ورضی کیا کہ اسے مولانا نے جو بھی سے دعا کیا ہے
وہ پورا را لگایا گرتے۔ اس صفات کی مدد کی تو ہمیں تحریکیں خیریں کیا کہ اسے کارپی امت "خوبی است بہت" رہب تعالیٰ
نے فوراً "تمساری" والائل فریلی اور تم کو خوبی کیں ایک بزار فرشتوں سے تسلیمی دعا کرنا ہم تو گاندھی منہ میں ہے تجھے
تسلیم سے پاں ہمیں رہیں چنانچہ ایں جو رہتے ہمیں جل جا کر سے رہتے کی۔ حضرت جیل طی السلام ایک بزار فرشتوں کی
صفات لے کر بھی ٹھہر لے کے، اتنی طرف ازتے اس باب حضرت بہبک صدیقؑ تھے تو حضرت میلان علی الہم ایک بزار
فرشتوں کی صفات لے کر حضور اُمریکی بائیک فرما۔ اس طرف میں تخلیق العالی کی بیانیں ہے کہ قبیلہ کفار کی بائیک
کرنے نہیں آتے تھے اس کے لئے ایک قریۃ تھی ہل خالد اس کے پند فاتح تھے (1) ان کی گدستہ تمساری صرف حملہ
پھر سے کھل جاویں یا اس کے بعد آس پھر پڑھ 21 ان کی آہت تسلیم دلوں کو ملینا و مجنون افسوس پھر جد 21 ان
فرشتوں کی عزت افڑلی 22 کہ حضور الرب تعالیٰ قیامت میں سپاٹی ہے (2) تمساری عزت افڑلی ہو کہ تم فرشتوں کے ساتھ، اور
کھل رہے لاءِ (3) اسے مگر بھی ملکت کا تصور ہو کر اور جرعی کرع معرف الہاں کے لٹک کیں کمان کرنے ہیں حضرت اور
وہ شام و اسے اپریز کر فرشتوں کی ہی ملک فیصلت ہیں۔ مدد اور صرف بہلی طرف سے چند رہی ملک ہے عکس دیا ہے۔

دلیل رہے کہ وہ خواہات میں فرشتے ہال ہوئے ہیں ایک فرد یا پرنسی دوسرے فرد، جن میں مجھ بھر میں مسلمانوں کے ساتھ
مل کر جگہ بھی کہتے ہیں میں تھیں۔ صحابہ فرماتے ہیں ہم بھر میں ایک کافر تھا اور اخلاق تھے کہ اس کی گران بھک نہیں
تھیں اپنی تھی کہ اس کا سارے کر کر جاتا تھا ایک کمالی تھے تو اسی تقدیم کا یاد ہے جو تم آئے گے جسے کہ حضور نبیؐ نے فرمایا کہ
جیزوم حضرت جعلیؓ کے گوڑے نامہ بچھن کے مو قب پر اسی فرشتے آئے ہیں مگر اس وقت بالآخر جلد تھیں وہ اپر میں
عرض مکالہ لئے ان فرتوں کو سیندھ عالم بندھے تھل انہل میں کماں لکھن اپنی اترتے بھی بعض نے دیکھا ہے اور اسید ان
کمال امن رہیں۔ غیرہ اور پکے کے بعد فرمایا کرتے تھے اسلامی آنکھیں وہ تھیں جو کوہ جگہ کامائیں جس فرشتے اترے تھے
غزال افغانی جنم امریار و حرض کرتا تھا کہ میں نے اپنی بادر شریف کی حاضری دی ہے ہر دل میں نہیں وہ جگہ کمالی کی جمل
زیستی اترے تھے جب اپ کا قاتل ہوئے وہ رکانیت تھے قرباً تارہ فرائیں کردا۔ درہ باب ایک بار اس کے وقت اعلیٰ حضرت قدس سرہ نا
مشور سلطان احمد آزادی سببی شہر اسلا

بہل ٹاران بڑ د احمد بے ۱۹۰۹ء حق گزاران ہیئت پ لامکھوں سلام
پرائیند والوں سے مطلب جنگل کی تواریخی حرباً پیش ہوتا تھا جلدی مرتی۔

کا گذکے اس آئت کر سے پہنچاتے حاصل ہوئے پھلا فلکوں کو جاننے کی لائکی ثابت کی یونیورسیٹ اور گئے اور ادا کیا کے لوگوں سے اس کا تذکرہ کیا کرے کہ یہ اس کی ثابت کا تذکرہ ہے یہ فائدہ اذکر فلسفے میں حاصل ہوا اور اس سے پہلے

افکرو اپنے شدید ہے رب فلانا سو لامبے معمور بکھر جو حدث ہر سو رکن ملکہ شرطیہ فیروزی خلابے نہیں
لہوت کی پار رکھا یاد ادا کرو سرافا کردہ حضور یہاں اپنی ایسٹ کے لامبیں حضور ہم وے ہم است کے لئے نہ آمدیں یہ قادہ
تستقیم شد وہی ایک تحریرے مالیں دیکریے ماخضور اور نہ اسی تو ہو دیکھو تحریرے ہی سر لامکہ ہو وہ من کو کہا جائے کی جو ایسا
بجٹ لگ کا کراس سے مالیں کیا اسے تحریرے صحت سے جو لوگوں کے وقت تو اکھات کے وقت قدر پر اکار لکھ، ماخیں دیکھو، خاہتم
سے لایا کر دفعتہ نستقیم شونکلی، وہ سری قریب سے مالیں جو ایسا جب کہ اس کا مالیں عازیزاں بد، بول۔ رب فرانسیسے
الحال قیمت فتنہ فائیتو اونکرو واللہ کثیر العلکم تقلعوں جب تم ہن سے بخواہ تسلیت قدم رہو
لہ، لہو نہ لارہت کیا کر دیکھا پر، اللہ کا کرو تحریرے دے وہ من کیپس ہے کہا کیاں پس۔ پوچھا جائے کہ
میں اللہ تعالیٰ کو رب کر کر کار بہت ہی تحریرے مالیں دیکھو جو ایڈن ایڈن لامیں جو ایڈن لامیں جو ایڈن
ریکلیکی، اللہ کا بہت ایشاۃ اللہ تقول ہوئی اور آپ نے، مالیں کہہ دیتے ہیں فریل رینہ اماما خلقت مہنا باطلا کہ دیں
پانچی بار درست بہر فریل کتاب لہم برے، بکر، اس انت کی تحریرے پاچوں فاکر کہ ساروں یاری کی ما منت دھلی سے تھلی ہوئی
ہے وہی وہ کوئی سازاری بھی نہ کریں کہ ما نکاوٹ جو پروف ہے یہ ٹاکہ دنما تکاب گلیں لے مالیں ۱۹۶۵ء افسوس
فائدہ وہ نہ تھلی، بھی فرشتوں نے، ریو ساراؤں کی، فرما تھے یہ کامنی محمد کم سے مالیں ۱۹۶۵ء افسوس سے
جنہوں نے یہی میں ایکتن لور بندوں سکانی جیتے جو اس میں قل المیں پکھا اجتنی صورتیں دیکھیں گے۔ حضرات ایمان
الله کو دو فریل جو گوئیں لے اپنی آکھوں سے، یکھل ایو ہل نے مرے وقت حضرت مہدا اللہ این مسح، سے پوچھا کہ طبید
ٹائے اے اجتنی لوگ کون، تھے ہو تمادے ساقہ مل کر جگ کر رہے تھے اپنے قربیا، فریش تھے دیکھو اسکا یہ جگ
کے موق پر دشیں میں حضرت جلال کی تحریرے ہی ال الحدی کی اول اسکی گئی مدد حضور میں بزرگوں نے تو نویں حضور اور کو
تیزی سے رونا اور تھے اور نہ کچھا پھاٹکوں کیلی جا رہے چون فریلیا اکستان سارے کے یہ فریز اس فناد میں اخبارات اور
رسالوں میں گھیں، نہ قیدی مسلم بلایوں سے پوچھتے تھے کہ وہ ہریش پاکی کمل میں، وہ تمادے ساقہ تھے جسک کر
وہ نہ تھے۔ ساروں قاکندہ درمیں فریلوں ہریل مسلمانوں کی ہت ایوالی عزت افریل کے لئے تقدیر کر کار نہیں کر لئے
کے میں یہ فائدہ ال ایسری اور ولقطمن بن مقلوبیکم سے مالیں ہوں۔ اٹکھوں قاکندہ درست کے فریلوں کے
ارتے سے مومن کے لیں کو اطمینان ہوتے اپنے ارجوں، نکریں اُمیں یہ فائدہ بھی ولقطمن بن مقلوبیکم سے مالیں ہوں۔
رب فرانسیسے تترنل ملیہم، الملت کتمان لا تھا غافلوا لا تجز نواہنگ میں مل جائیں لئے ضرورت ہے۔

پہلا اعلانِ ارض ہاں آئتے۔ معلوم ہوا کہ بورڈ میں فرشتے ایک چار ہزار ہوئے مگر تو سری آئندے سے مسلم ہو تو آئے کہ تمی چار آتے ہے تو ایک آئے۔ معلوم ہوا تاکہ پانچ ہزار آتے ان آیات میں تھاں ہے۔ جوابِ اس اعلانِ ارض کا جواب ابھی تکمیریں گز دیتا ہے ایک ہزار فرشتے پھر تین ہزار کے بعد مرحان کی نظری پانچ ہزار کوئی کم۔ دوسرے اعلانِ ارض فرشتے آنے کے پہلے گھوں تے پیدا ہوئے۔ فریباً یا صرف دفین جوابِ اس اعلانِ ارض کا بھی تکمیر میں تھا کیا یہ فرشتے بیرونی طرح نہ کئے ہوں۔ منہ باتی ملخ آئے جیسا کہ جنگ میں ہوتا ہے جیسے ملخ ہائس ان کا تاثیری بھی

مہمن کی امت افریقی کے لئے تقدیر بدل گلک پینچے نظریں، اس سمت نیا ہوا، جاتی ہے۔ تمہرا عتر اخشن جب فرشتے تاریخ ان پرداز کو ظفری نہ ائے تو انسیں بشارت اور اہل کاظمین کیے تھے۔ جواب حضور ﷺ کی خوب سی بیانات میں ایک بھائیزادوں کے نزول کا طریقہ تھا۔ اگر آئیں تو آئنے بھی بھی محوس ہوتا ہے۔ جو تمہرا عتر اخشن جب فرشتوں کے درجے لئے کہاں کر رکھوں قیادوں انسیں اندر ایکس = کام قبیلہ کا کرو جواب ہے: اس نزول خاکشیں مسٹ کلپیں جیسی (۱) مسلمانوں کو بشارت حستیں (۲) ایک ایک دوں کے دلوں میں سکون حطاہ (۳) ان فرشتوں کی عرضت اخراجی کو کلر یہ تمام مکالمہ میں بدروی مکالمہ ہے۔ افضل ایں جوں یعنی فرشتوں میں بدروی فرشتے بہ فرشتوں سے افضل ہیں۔ (۴) حضور اور اگر مفہوم ورتت کا تعبار کو حضور کے مکالمت سے بھی اور نہ۔

جن و ملک جن ان کے سپاہی رب کی خدائی میں ان کی شانی

لے کر اپنی کاروں پر بیٹھا گیا۔

(۱۵) خود کا زیربان پر کی جتنے والی بست اخلاقی کردہ مذکورات فرشتوں کے مدد شہیں ان کے ساتھی ہیں جس محب اسلام کے خلاف فرشتوں کے مقابلے میں قوی محب انتقام اپنے کام پر کرو۔

کس براہت کر سلسلہ گر ٹھیک ہے کہا اسٹ اسی قدر ہے کہ بلکہ جوں نے آج پانچ سو اعتراف: مختار کو کو رپتے تھے انکل ہلاک کیا ہے فرمادیاں کے جرم قوم (زمون) ویساے کسی طرح لبڑتے بدھیں فرمیتے آئے خدا کاروں کو بلکہ نہیں جواب: اس نے کہ خسروں کو رستہ ملھیں اپ کے آئے زیادتیں کارپ نجی بطلب اُندر، کیا بدھیں ہمارے کے دوستوں نے گلباق پیچے سارے کفار خداویں اکلان اتنا اسے اور انسن نے اسلام کی بڑی خدمات انجامیں خسرو نے اکلمہ کاروں کو یہاں کسند فریلا۔

اقریبہ صوفیانہ: فرشتوں کی نہ تلقیات برحق ہے وہ بھلپوں تاریزوں کی، مگر وہ کرتے ہیں اور اکیلے اکیلے موہالی کی ہی اگرچہ وہ بھئیں نہیں تھے کہ کام کر جاتے ہیں ہر شخص، وقت بھلپوں بجھے خس لاملاہ شیخوں اور شیخوں لوگوں سے بھلپوں کر تدھراتا ہے اور رب تکالیف کی طرف سے لامشتوں کی مدد بھی آتی رہتی ہے۔ فی امرِ نگل کا امیرگان ہول ایک خاص حکمیٰ ہوا اسے دو جاتا تھا، جس کے تین۔ خوبی امت کے خالص فرشتوں کے دریں حضرت ابو یکبر مدینی کو حجب بجزوت کے سارے قبیلے مارٹوں شہزادوں کے متعلق گھبراہت، اتنی روبرب نے اس کے اہلی بیکوں اور اُنہی فائزیۃ اللہ عزیز حکیم تعلیمیہ اس بیکوں سے خالق کو سکونِ الْعَلیٰ کو تسلی بھیج لو کو قوتِ نیزب، اتنی تبارکی سارے قبیلے مارٹوں اور اُنہیں قصورِ بڑا ہوا ہے اور اسے

بڑے علیں کا نہ مل سکیں اور نہ سکھ سکیں وہ خداوند میری بیوی اور سور جیگات
ضیغافیں کیوں ماں کو کندے نے جو بول کر سمجھا تھا۔ ملے عالی اپنے فوراً لاملا کر کھلائے۔

دعا نشانہ تیار کرے گا۔

سدقہ مظلل اگلے طالبِ کشہ رسول کی تکلیف و قتل تردد کیجئے درج ہے تاکہ اسے بداری دیتے گے۔

إِذْ يُغَشِّيَكُمُ النَّعَسَ أَمْثَةً مِنْهُ وَيُزِيلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

سب سے چاہتا تھام من کھوئے : اس کے باعث اس کی طرف سے اور اس کا تاریخ اور پیداوار سے 7 سال سے
سب سے تھیں اور نکستہ تھریا تو اس کی طرف سے بھیں تھیں ایسا سان سے تم پر

أَتَيْطَبُهُ لَعْنَهُ وَيُذَهِّبُ عَنْكُمْ بِرِجَزِ الشَّيْطَنِ وَلَيَرْبَطَ عَلَىٰ

جان تاک کس کرسے تھری کو اس سے اور لے جائے جاوے کے قمر سے بیجوی شیطانی کی اور گاہ کو حادث
باقی آتا رہا اگر بھیں اس سے سحر اس سے اور شیخان کی نیاپاکی تھی سے دو دن زمانہ اور

فَلُوِيْكُمْ وَيَثْتَبِّتْ بِهِ الْأَقْدَامُ

۴۔ مدد اور بدوں پیارے اور نابغہ کرسے اس سے نہ گول کر
پیارے دلوں کی دھاریں پندھانے اور اس سے پیارے قدم جائیں

تعلق اس آیتہ، ہبھیل تیوت سے بعد طرح قصہ نے پلا تعقل، بھکلی آیات میں مذکور ہو رکی روحلیں تھیں، کافر
ہوئیں فرشتوں اکتوں اب ان ہی برگوں کی بستی خاہی معدود کرنے سے بھی اس موقع پر بکار ہوئے تو اگر کافار کرنا اپنے اش
بر سالا، ویا شنی اور اسے بھج شو، ای دھاکر فریاد ہو جائے۔ دوسرے تعلق: بھکل تھت میں ارشاد ہوا اسکا فرشتوں کے اربی
سلمان کے دل ملٹھن ہو گئے اب اس طبقیں تھیں کاٹھتے دیا جائیں بے کار اسیں اسی مقدور اگر تو اس کے کارکن
اطیبان میں ہی آئیں تو کویا حوتے کے بعد دلکل کو کر جائے۔ تیسرا تعقل: بھکل آیات میں ارشاد اسکا مذکور مازیان پر درج
تعالیٰ ستد ماگی درب نے قبول فرمائی اب اس قبول کے ثبوت میں پچھا نہیں ہلکیں جان دوڑی ہیں۔

ترویل نسبتی کریم ہبھیل پر کی طرف روان ہوئے راست میں قند بند داد گھن میں اس سے حضور اور نے پوچھا کہ کیا رسول
سے ہوئیں اکتوں کا تھاں کنڈ احصارہ بولے بیل رات نے وقت گزارا تھاں وہ توں کو مسلمانوں سے کافر کے ناد میں موم کرنے
کے لیے پکاریاں، اس میں سے ایک تہ بورا فتح تھے جنی حضرت عباس کاظم و مریم تھاں ایں میں کاظم صاحب نے
اپر رفت سے پچھا کر اس جنک کے لئے کہ اس سے کتنے اونگ لٹکائیں ہے، یہ لاؤ کر قرباً سارے ہیں اُنلیے ہیں حضور اور
نے خوبی کہستہ ایسے جملے کہ اس سے کتنے اونگ لٹکائیں ہے، یہ لاؤ کر وفتح سے پوچھا کر لایا کہ اونگ ایسیں ہیں اوت کے
وہ زوالیں جب اس طیبان کے تھانی پیٹھ میں جانی خیبل بھکلی ایں سوت اپنے تین ساتھیوں کے ساتھ داہیں اوت کیلئے
قصہ میں یہ زوال کا سر ارتقا حشر اور نے اس ان ای کو تھب، یا اس کا کیوں کہ وہ اپنی قوم سے کٹ گیا تھی تھیں کے بعد یہ
حضرت بد مری طرف روان ہے اور بھاک اظہار کہ میں پل سے کچھ چلے ہیں اور اسے نہ دوں اور اسے نہ دوں اور کے ائمہ صوفیوں
مالکی قدر پڑھ کر لایا ہے جسیں بیل ہے مسلمان پر کے رہتے والے حصہ میں اترے جسیں بیل نہ تھاں حضرت کو اس وقت او

و شوریں پاٹیں۔ میں ایک پال کا ہوا ہافت بیان دو سر ایسیتے پڑا۔ حس جاتا ہی طرح پلند سکھائیں تو قصی شیخاں ہے
پل انفلی اس تاریخیں کیاں تیار اور الگ الگ ایسے ٹھیک لکھ کر تم کہتے ہو کہ تم حق ہے وہ حق کے پیارے ہو تھا رے نے ہے
پچھے تیریوں گیب تھا یہ کہ رب نے تم کو اونچے اونچے ملائقوں اور اعلیٰ تھجیوں پر ہو گا کہ رب تم بیاں سے بدھا
ہے جو دس کا ہے غار نہیں۔ ملی۔ سے تم کو ظاہر کا۔۔۔ بیس گے تم بیس سے کوئی کہہ والیں نہ ہو جائے۔ لکھ کر تم بیاں سے ہو رے کافر
نکار ہو جاؤ۔ اس نے ان میں سے بعض خداوت کو حست لگا دی تو وجہ بیرون کے رحمت ہی تو ہوش میں آئی تو رغوب حس مولانا حمد بارش
ہیں۔ حس سے دعویٰ تھیں رحمت اونچی زمین بن آئی تو رحمناگہ سے اسی حدمیں لکھی ہے: یہی دفعہ تما جدید علی حس میں ہی بھریاں
و گوئے تکلیفیں کی طرح اسے استھلیں یاد رکھ دو لاحر پھیلنے پر کیا حس سے اپنی چند پیراں شوار ہو یا سو منیں اوس
بادشاہ سے اتنی خوشی ہوئی تھیں میں تھا۔۔۔ سب کے لاملا ملکتیں ہو گئے لوریہ بارش میں کمی ہاتھیں خیز معلوم ہوئی اس موقعہ
پر آئتے کریں۔ ملائیں ہوں (المیزان)۔

فیصلہ: الایفیشیکم المعاشر، ابھی گرفتار ہے، مخفی جلد یو فربان مالی با آپ سے اڑتے تعلق رکھتا ہے، اور اذ
تستفیتوں نہ بیان کر دیا۔ مفہوم کرکٹر، اصل پہبندیاں اپنی کارکف ہماری قراءت میں پیغامیں شیئں کے شہر سے ہے
اپنے غصتیں پھیلائیں، ایک قاتم میں پیغامیں دیکھ لیں، اس کا وہ ہے غصتی۔ مخفی چاہا تاکہ تو پہنچانے پر کوئی نظر
وہ کئے ہیں، لورے پر کوئی نظری کہ، وہ بھی اپنی تواریخ مجاہدیت اور چاہا تاکہ تو پہنچانے پر کوئی نظر
سے بچتا ہے۔ مخفی کا حصول اپنے بیان درود احوالوں میں خوبی کا پیش نہ کر دیں، اگر کوئی نہ کاپیش نہ کر دیں، مخفی
بے استفہ منہج فربان مالی پیغامیں کا حصول اسے پوری پیغامی اور استفہ دردوں کا حوصلہ رب تعالیٰ ہی ہے، اس نے
صلح کا دام عذاف ہو گیا۔ استفہ میرے رب تعالیٰ کی طرف ہے، میں دو قوت یار کو حکم رب تعالیٰ نے دیا اور گندمی آزادی
تم کو اپنی طرف سے سخن کی اور جن دینے کے ذیل میں کہ ترتیب بیانی ترتیب دالی۔ غصتے کے نکار پہاڑ
بچکے سے ایک اس پہلے اتنی تھی اور یہ لوگوں غاصب بچکے وہ سب صرف بڑے ہو چکے ہے۔ خداوند کی قدرت خود
میں، اتنا سماں گزد تھی کیونکہ انکی شدت میں خیر دشیں تیار کرتی تھک آتی ہیں اور جیسا کرتی ہے میں تاریخ میں ملک تھا۔ صرف
قلل ہیں غصتے ہے، ایسے لوگوں کے رہتے تھے کہ انے ہاتھوں سے خوار گر کر جاتی تھی کیونکہ لوگوں کی نظر نہ تھی کہ انہوں
ان کو ساقی کا کر حکم کریتے تھے انہوں نے مسلمان کی تھی اور واقعی تھی اس کے بعد بھری اور بچکے سے اور بھی چارا کے و
یہ زل علیکم من الصفا ماہیہ، مری خفت کا رکب ہو جائے ایک اس پہلے ہی بچی تھی۔ میں جیسا پہاڑ کا ہوا ہے
یہاں قذیل احتل۔ مخفی میں میں ملک مبارکے لے بے نہیں نوب اپنی طرح شروع کی ہو رہا، سلاسلِ حکم فربان، یہ جاکر
اس پہاڑ کے سترہ اعلیٰ تھے تھا۔ لے لی تھی اس لے یہ دش صرف ہریں ہوئیں دو مری خفتہ ہوئیں میں
الصفا ہے۔ مخفی چاہا بایاں رہ پیچے ہیں، رہانی طرف سے پہاڑ قذیل ملک مدن پہاڑ سے اتنی بے نہ کہ نہیں سے
لیطھو رکم یہ ہے فربان مالادش نی صحت کا لیا۔ بیانیک کرنے سے مردوجہ ہے جس سلسلی یاں کے وہ ضمون و صورتیں
ہیں، اصل نہ لاتے، اگر تھی تو اصل لیں وینصب منکرد جز الشیطان یہاں کی دوسری حکمت ہاتھ ہے

روز ایکل سے مرا لشیطان اور دوسرا ہے جو اس نے میرا نہیں کے والوں میں زندگا تکار اگر قم حق نہ ہے تو تم کو نکل دیتے
میدان میں رجب تعالیٰ کیلئے اتمامِ حسب و رب نے پردش پر ملکا اس میدان کو جو موادر کی راواں سے یہ دوسرا پانچوپ قرآن بید
میں لشکر جو طامن یادی تو بھی کیا کیا ہے اور ندی و علیکی کو بھی میں لشکر سے حق مرا لین و لیبر بعلی قلو بکم
بڑا شش کی تیسی حصہ نایابان بے رہا کے لفظی منی ہیں بھو صفات کوں لئے روپا کتھے ہیں کہ اس سے دل نہ ہے جانتے والا
الا انہیں پرکشی دیں مردیا ہے ٹھنی گاہ رجب تمارے دلیں کو قوت دے شیخان نے و کماقا لار کلاز تھی رجب مدد ارسیں کے
جب تپیاس سے احمد سب سوچ چکے کو رملات آسکن سے تم کو نکار دیں گے اس سے پھر صاحبوں کے لل خدا گئے
اس بارش سے یو دنیم اندیشہ نہم تو کیا ان کے دل توئی ۹۰ گے ہمچنان اشرب تعالیٰ کے ہر کام میں صدا ٹھیج ہاتی ہیں یہ
بڑا شش تکمہل گی ایکلی اس کے اسے قوت قطب کا رج فریبا کل و دست اونو پیش بتھلا لاقدام بیداش
کی یہ تھی سخت نایابان بے ٹھنی اس بارش سے کار ایڑی ریت چم کر ہوا روز میں او جلوے لوار سارے قدم اس ۹۰ ٹھنی میں گیس
تم کو چدا پہنا آسکن ہو جلوے تم کو بکار و مٹنے کی دشودی محصولیں دو جگہ میں اس کی کی سخت مہروڑتھا ہاتی بے اسے
بھی ہماریں ای مصالوں زیادہ تو ہو گی تھی بے کر ریت جبیداش سے جم جاتا ہے تو ہمیں سڑاکیں جاتا ہے تو لکھی ہڑائے
اکی بتریوں نامیے لعنت مضریں نے فریبا کر ہیں قد مبتالے سے مرا ہے ہمروں اول کی قوت کیوں نہ کمزور دل والے اوری کے
قدم لسمت نہیں بکھر دوست جلد میں را فلکیں (قرآن اکر کلی تھیہ تھی بے کہ یہ حق لایبریٹ
علی قلو بکمیں انشتم سر جمال اس بارش میں مت ٹھیں ہیں۔

خلاصہ تفسیر حافظ تعالیٰ نے گلہریں بارپ سات خصوصی عناصریں تھیں ایک فتحی یا پوری خاکہ تھیں جو اس کی ایک طبقہ میں جملہ کو وقت لوگوں کے طبقہ فراہم کردا۔ پارش بر سماں انہیں طاہر است وہ کیونگی وہ طاقت اُنہاں کی شیطانی و سے دلار کر دیتا۔ اُنہاں کے قدم ٹھہر فریاد اُنہوں کو کوتہ پھیلی آئیں اور لبی کافر اس نیت میں ہے چنانچہ اُنہاں کے اسے گلہری بارپ رہا ایسی احسان بھی بارپ کو کہ تم بارپ کے میدان میں جو جملہ کے لئے کھوف نہیں کر سکے تھا اسے دل کو ہم سلمیاں کیں دیا کر مگر کو تو گئے؟ اُنیں اس کے طبقہ تھیں اُنہاں سے خوب چور شرطیکی پر ہر سالی سر سے جنمے جسے جنمے اُنہاں دل و پڑھ کیاں صاف ہو گئے اور اس کی وجہ سے چھٹلنا مدد تھا اسے دل سے دور ہو گئی اور اگر ہم اُنہیں ہوتے تو ہم وہیں اور بارش میڈاں کوں ملکا کو اس بارش سے ہی تھا اسے دل مضریوں ہو گئے کہ یہ بارش سلادی میں اُندرست کا اپیشن میڈاں میں ہو گا اس کے لئے کہ تھم کراچی ہر سوکی طبقہ ہو گیا اس نے کم کو پہنچا دیا تھا اس کا گایا کہ تم نے اُنہیں کوچلیں لیتیں کے دیا بلیے۔ خیال رہے کہ فزودہ اصر میں بھی ۲۰ خون نے لوگوں طاری ہوئی تھی تھریوں اور سالائیں میں لفڑی کرنے کے لئے کہ قسمیں اُنہوں کو رہے تھے اور ملائیں ان حالات کی بنا پر خفتہ پیشان ہے مگر اس نہیں۔ اُنکو ۲۰ منیں کو طیعنہ دیتے ہیں کہ اُنھیں کچھ کوئی تکمیلیہ نہیں ہے اور تو مدارے تھیں یہی شامدیں بکھورا۔ ملائیں بھی تجھی کے تھے رب امر کے متعلق فرماتے ہے تمہانزل علیکم من بعد الفم امنته نعاسا۔

پہلا اعتراض: تم نے ماک امنتھ مدلل رہی یعنی شیکم قتل کا گریف شیکم کا مل رب تعالیٰ ہے اور امنتھ کا مل صحابہ رضی اللہ عنہم کے مالک الگ ہے اس تو مدلل نہ قائم ہے پس شدید نہیں ہے سلسلہ مدلل نامن ہائی بینے تھا کہ امنتھ کو اسی امنتھ کے مل کی طرف سے مستوفی لایا دیجئے چیز ترقی ویہ اور بیہے کہ امنتھ کے سب امنیاں اپنی بکار رکھ دیں اس صورت میں اس کا مل بگی رب تعالیٰ ہے جو ان دونوں کا مل ایک بنے قائم ہے پس شدید اور براہمی اسی امنتھ اپنی زبان سے معلوم ہے: ہم اپنے کے بارش تھوڑی تھوڑی مرست کہا تھا رب تعالیٰ کی طرف کیا مل اسی کے مقابل ہے بارش تو کہد ہے اپنی قیمتی ہے پس میں نہیں ملے اسی کے مقابل ارشاد و اس جواب: اس کا ہر اب ابھی تیرہ میں گزر گیا کہ مل بہب خوبی مہلات تے لئے ہے تھکی کے لئے تھیں جنی خوب بارش لگیں تباہ مطلب واضح ہے تھا اسی اعتراض: اس آئندے سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کو بھی ٹھیکانی پیدا ہی ہے تھک کلکٹیون ورنہ اسی کے لائق کرنے کے لیے اسی حوصلات مل دیتی ہے اسی خوبی کا دل جواب: اس اعتراض کے لئے جواب ہیں ایک ازالی اور سراحتی جواب ازالی آجی ہے کہ اس حکم کی تصدیق لیت کے لئے بھی آئی ہے فریلو یہ انہما یا بیداللہ الینصب عنکم الر جنس اهل ال بیت و یطہر حکم تطهیر اور اب حقیقی ہے کہ ان بھی گیات میں رجزہ رجس سے مراد ہے مفید گی ٹھیک لکھاں سے مارا شیخ قافلہ ۲۷ سے یا اپنے شیخانہ چیز اس دوسرا لائز ہم ایسی نیول کے بیان میں کہا جائیں مقرر ہے فریلو کہ مل یطہر حکم سے مراد ہے وحشی سے باک کرنا ہے اور ریز اشیان سے مراد ہے جعلی کو کج احتمام شیطان کے اڑا سے ہے اتابے پر کے محقق ہاصل ہائیں کو اعتماد ہو گی اپنالی دیتے ہے مل دکر کے تھے تھوڑی قسمی ہے فرض کی واقعی ہیں ہمارے خانہ بھریں کو اعتماد ہو گی اپنالی دیتے ہے مل دکر کے تھے تھوڑی اللہ احتمام نہ ہے کا یقین احتمام شیطان کے اڑا سے ہے اتابے پر وہ معتبرت مرکے ہم سے جھاتا ہے (دریں الہبیان) مگر۔ مل خابد اسے احتمام کے لئے بے ناری میں ہو یعنی ہاب احتمام ہے جاہل ہے اس کے لیے چوہ مل شک.

تفسیر مسیحیانہ: اس اکالی رایک بدل کے ملکیت گھر تکید کیا جو یہ سکون قبلي مطہرہ اختلاف نامہ انجیاتی حکم
التابوت فیہ مسکینت من و حکم جناب مدین اکبر کیا رہا تو یہ سکون گھرتوں کی رات پذیریہ (نشستے کے کید و طہیں)
اویسا فراہم ہے فائز اللہ مسکینت معلیہ مازیں بد رکھا لگا کے لوپڑا ش اور او گھر کے کڑیں اس و سکون پناہ گیان

حضرات کا سکون ہی اسرائیل کے سلوں سے ہوئی تبے اسکی لامگون یا کھنڈنگیں اپنی بند آنکھیں صرف اور فراستے ہیں کہ بیل بخوب سے اسی جوہ پیاس سے خلاصت اللہ کی بڑی نعمتیں ہیں جب تک کل تو قومی اوتاہے تو ان طعن ہو آتے ہیں اپنے بدر والہ بادشاہ سے ہو تو من کے دل پر آتا ہے اسے من کو شیر میں نہیں نہیں خاصی ملتات ہیں جوہ یہ صبر کر کوہ اتنی بھی نہ ہے جوہ میرے ملادا ہار قسمی اعتمادیں ہیں مگر تھیں الامم و ارضیں پیش کیا تھا تو کل کہ اپنا یہاں چارہ سر یہو پہنچنے بادھ دے میرے بھائیوں کے پتوں کے لئے بچوں رجاتے اپنے شیخ میں یہ مظاہر یہاں کو شر۔

عَلَى الْعَوْنَانِ يَعْلَمُ لِتَعْصِيمِ حَالَهِ وَلِيَسْ عَلَيْهِ لَا يَسَا عَمَّهُ الْعَوْرَ

مسلمانوں کی بہادری اپنے بہادری سے ہیں مسلمان کو ستان بکھر طریقہ اپنیں ہے (روجہ البیان)۔

فَمَنْ كَفَرَ بِهِ لِلَّهِ أَكْبَرُ ثُمَّ بَدَأَتْ أَذْرَقُ كَوَافِرُهُ جَاءَهُ بَرْدَقُ دَرْمَ خَادِيَهُ مَاهَ

بِسْ تَحْلِيلِ مُلْكِ الْأَنْفُلِ اَسْـ۔

أَذْيُوحُ سَابِكَ رَأَى الْمَلِكَةَ أَنِّي مَعَكَمَ فَثَبَّتَوَا الْبَزَّانَ أَمْسَأُوا

مجید و عجیب کرتے تھے۔ تب راجھت فرنگوں کے پے شکر میں سائیہ برس گیا رہے ہیں جو درکھشم
حرب سے چھوپ تھا مارب فرنگوں کو کوئی بیہتہ قسم کیسی تباہ ساقی بیوں تم مسلمانوں کو

سَالِقِي فِي قَلُوبِ الَّذِينَ لَفِرُوا وَالرُّعْبَ فَضَرِبُوا فَقَقَ الْأَعْنَاقَ وَ

ان کوئوں کو راجھان عتیقے ٹھان دے تھاں میں دلوں میں اونچے گھنہوں نے فخر کر رہے ہیں مارو ہم اور یہ کروزی
لمایت رکھ کر خلقو پر ہیں گا فردوں کے کدوں میں بھیت ڈالوں ٹھا کر کاروں کی گزر تری سے

اضْرِبُوا هُنْهُنَّ كُلَّ بَنَانٍ ۝ ذَلِكَ بِأَنَّمَا شَآقُوا اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَهُنَّ

کے اور مداروں اونچے ہے راجھ کے پر جو جو پڑے ہو جائیں گے پھر کانہوں نے خداوند کی افسوس کی

أَوْ پَدِ مَارُوا لَوْرَانَ كَيْ إِيكَ بِخُودِهِ مَارِبُ شَكَّاُ ۝ يَسْ لَيْكَهُ كَهُبُوْ نَيْ اَشَادِهِ اَسْ

يُشَآقِقُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِّيْدُ الْعَقَابِ ۝ ذَلِكَمْ فَنَدَوْفَهَا

اور رسول کی اس کی اور بھر جان افسوس ایسا افسوس کی اس کے پس تحقیق افسوس سنت مدار عطا
کے رسول سے خداوت کی اور حجۃ اللہ اور اس کے رسول کی خداوت کے توجیہ افسوس اعادہ ایسا

وَأَنَّ لِلْكُفَّارِينَ عَذَابَ النَّارِ ۝

بے یہ چہ ہے پس پھر اسے افسوس کی اسے افسوس کی اسے افسوس کے مدار ہے اسی کا

عنت ہے اور بھر اور اس کے مادا یہ چہ کہ کاروں کو اس کا مدار ہے

تعلیل میں آیات و بیبلی آیات سے پہلے طرح تعلیل ہے۔ پہلا تعلیل: بیبلی آیات میں بدھ میں فرشتوں کی تقدیر کرنا۔ اب یعنی کی جو علی اور دارالریگی نامہ تاریخی ہے کہ، فرشتوں ہی نہیں ہیں بلکہ ان کے دامن کے خدمات بھی کی جویں تھیں۔ وہ سرا اعلیٰ تعلیل: بیبلی آیات میں بدھ میں فرشتوں کی حاضری ہے از تعلیل: ایسا باب کہ ان فرشتوں کی شان برداشت کی حاضری سے وہاں یہ کی کہ خدا اس وقت ہم بھی ان کے ساتھ تھے اتنی معماً کہ لوگوں کی بھروسہ کی حاضری سے وہاں کی۔ میرا اعلیٰ تعلیل: بیبلی آیات میں فرشتوں کے خود بدھ کے ایک ایسا ذکر کہ اسلام کے شان کیسی طبقہ وہاں کی۔ میرا یہ کہنے کا ذریعہ یعنی کفر کے، اول میں ربِ ربِ ربِ ربِ کا پیر اپنے اسالقی فی قلوب الدین کفر و الرعب پر تھا۔

تعلیل: بیبلی آیات میں مسلمانوں پر کرم خداوندی کی وجہ بیان ہوئی ہے میں ان رسل کی قیامت ہوئی اب کفر کی تھست کی اصل وجہ بیان ہے میں ان رسل کی کلامات شاخۃ اللہ و رسولہ اکہ ہیئت مسلمان یاد رہیں کہ ان رسل کی امامت سے قدم ہوا ہر لانا لائیت لایا جائے کہ رجح ہے۔

تفسیر القیومی بدھکالی الملائکتہ آئی ہے کہ یہ جملہ تابے لوارافے پلے ادھکر اذکر و اپڑیہ،
تباخ تی ہنابے رتی سے جس لے اتوی معنی ہیں خیر اشارة یاد میں اذکر فرمائے او من بدھکالی المنحرار،
فرا تابے واو حینا الی اموموس ام۔ شد کی حکمی کے دل میں دل یا ہم۔ میری مدیر اسلام کیں کہنے میں دل
وہ اٹھیت میں دل دل کلام ہے جو اسکے فرشتوں سے کیا جائے ہا کے سے مرا دل فرشتوں ہیں ہوئے دیکھ مسلمانوں کی دل کے
لئے بیکے گئے تے این اس گھوپ ۷۸۷۸ ایسیں دل دل دل دل دل دل جب اپنے کارہ بس بدھ میں فرشتوں سے قریاقان کے س
میں لا اغماں معماً کہ مہارت یوحی کا مقول ہے اس لامتحبہ نہیں کہ فرشتوں کو کفار سے از قریار دفعہ کرنے کے
لئے یہوں فریبا مدد ان کی وہت اذکر مخصوصہ ہے اینی اے فرشتوں کے بدھ میں اسے خرچہ ہو گی کہ ۱۴۰۰
تدار ساقوچنیں اہل اکرم اہل داری سهلی اسدار ساقوچنیں فشبتوں الدین اصنوا اس جلد میں لے جائی جو ہے اور یہ ایک
پوشیدہ شرعاً کی جزا اب ہے۔ جب تم تدار ساقوچنیں کے لئے تم یہ خدمت انجام دو کہ ان میاڑاں بدھ میں میں کو باہت قدم رکھ
تم اہل قدم رکھنے میں پند احتال ہیں۔ ۱۱۰۰ قتل انسان میں ان ۱۰۰۰ میں سے طواری ایسیں جس کی بشارت وہاں کے دل تو
ہو۔ (۲) ان ۱۰۰۰ میں کے دل میں اہم کہ کہ اللہ کی بعد نسبت دل ہے کیونکہ یہیہ یہ شیخان اللہ کے دل میں۔ ۱۰۰۰ میں
اس سے انسان یہاں ہو جاتا۔ یہاں یہ فرشتوں کے دل میں اہم کرنا ہے جس سے اس کے دل کو ملن نہیں ہے تکہ
۱۰۰۰ میں میں کے ساقوچنیں کے ساقوچنیں کر کلتے جو نوں مومنوں کی مدد کرو جس سے ان کے دل قی ایں۔ (۳) عدالت جنگ تھل
انقلی میں پہاڑاں شان سے اس سے ساقوچنیں کرے ہوں کی جو اس کے دل قی ایں (جسیز خداون)

۱۰۰۰ میں سے مرا جذباں بدھ میں صرف جملیں کرے ہوں کی جو اس کے دل قی ایں کارہ ان کے دل قی ایں (جسیز خداون)

اسے فرشتوں میں کوہستہ دوں اللہ کے دل میں ربِ دل میں ربِ دل کے الدین کفر و الرعب میں ۲ نہ اے اکافر
تھیں، سبڑا ربِ دل کے چیل سے اگی آتا ہے اور دل کے چیل کے سکون سے اگی ہلی ۳ امامت میں ۳ نہیں اس کے
سچی پندھیں اور دل کی ۴ بستہ۔ لبیل میں جو چوتھا کاماتا ہے رہت ایام میں سے لاثت کو کوہن کوچ جو دل۔ ۵ ہرگز۔ کاماتا

رہ بست اسیل الوداعی میباشد۔ مغل بھروسے عین فہرست بد (رد المحتل) فاضر برواؤ فوی الا عناقیہ مبارکہ رہ
فشبتوں کی تحریر ہے قاف تحریر سے بسا ایک دفعہ شرعاً کی جائے تو فوج ائمہ بعلت نے فریاک اضربو ایں نظاہ
عازموں ہدر سے بے محرومی ہے کہ بدل کی خلاف فرشتوں سے یہی بخنزیر برواؤ اخسل پر شدہ بے ہدم سے مرد
کفر کر کیں جو درمیں سلطانوں سے لڑتے آئے تھے فتوحات۔ معنی ملی بجایا پہنچنی میں ہے بحق اے فرشتوں تم مسلمانوں
کے ساتھ لڑ لکھاری اور نوں کے لئے میں کھوپڑی پر چھ سواروں میں سے وہ مر جائیں کہاں کی کہ توں یہ مادر کے ائمہ قاسم کو
واضر برواؤ مہم مکن بننے لے میا۔ ایک دفعہ مطوف ہے اس میں جگ کی دوسرا بیت کہا۔ اب پس اس میں
منہم مکن بنان اماں ہے بیان میں ہے بمانقصل۔ معنی ہوا یعنی بخنزیر بعلت بخداوں کی الکلیں اخواں۔ اکیل خاہیہ ہے کہ
یہاں ہلاکت نہ رکوب میں کیا کہا جائے اسکی لڑائی کے تالیں درست نہ کیا کہ اور کوئی تھاں
ن اٹاکے یعنی اے فرشتوں کفر بولک کہتے گئے ہوں پر اگر ان کے لئے کھوپڑی پر بخداوں اور ائمہ کا۔ اے کے
لے ان سے ڈڑوں پر بیت کہا۔ باشہم شاہقاۃ اللہ و رسولہ ذالکھیں اشارہ ہے کہ مذکور قتل بریت مارنے کی
حرف بانہمہم میں ہے۔ بہم بحر جن، بکہ کہ دین اکاریں شاقوالہا ہے میں سے۔ معنی اورست جاہب پر کفر کاف
اپنے مقابلے دوسروں باب لئے مانستہ ہے جائے اس لئے شاہقاہا ہے میں کہ، میں کہ دوست میں ہو جائے
ہنو سے۔ معنی میں سے بڑا جنپاڑ بکر دھن اور حی کی صد سے بیجہ کو شیخ کی صد کی صد ایسا ہے اس لئے مذکور ہے کہ
ہر دوں لمحل میں سے تکلیف جانے والا دوں العاملیہ کیوں تو چور۔ دیال رہے کہ کفر خدا تعالیٰ کے دھن میں تھے اے تا پر رب
ماستھے اے لا اکبر کتھے اس کی مہلت کرتے تھے کہر جنکہ حضور الور کے دھن تھے اور حسکر کی، دھن خدا تعالیٰ کی
و شیخ ہے اس لئے شاقۃ اللہ و رسولہ ارشادوں میں تھے کہ اے فرشتوں تحدیان کا راستہ لزاکی لو بوجہ سے میں صرف
اس وجہ سے ہے کہ یہ وکل الد رسول کے دھن ہیں محلہ اقدرسمل کے دوست ایں تو مکاپ کی صلیت میں کا راستہ جگہ کو
و من يشاقق الله و رسوله فان الله شبيهد العتاب یہ لیاں حال یا تونہ کو رو اگل دہکی وجدت ہے بیان میں
آخونکے مذکوب کلکر ہے یعنی وکل الد رسول کا اکاذب بتو واس سے صرف دنیا کی مذکوب جاہدی کا راستہ ملت آخونکے
مذکوب ہا ہو گا کیوں کیا کاذب بتو واس سے ذالکم فنون قوامون الکھریں مذکوب النازیں فیلان ہو
لی نبوی ترکیبیں ہتے ہیں آسان ترکیب یہ ہے کہ ذالکم سے پلسفوقو اصل ہے شدہ بے اور فنون قوامیں پر شدہ اخسل
کی تحریر ہے لوراں اکھنیں میں دلاؤ۔ معنی تجھے بحق ہیں کہ اے کافر و مذکور وہ اکاذب تو دنیا میں تکلیف داں کے ساتھی
تم کو آخونکے میں اوقیانی مذکوب اگلے دنیا کا اکاذب لٹکا جائے اس کے تھجھ ارشادوں اصل مذکوب
آخونکے دوست اور دوں العاملیہ کیوں نہ ہو۔ باری مذکوب سارے کافر و مذکور کو ہے اس لئے ذالکم بیان ارشادوں میں اس تجھے سے
اشارہ کو رہتے ہے مذکوبوں کی طرف ہے یعنی مذکوب مذکوب کو اٹل مذکوب ان سکے سارے ہے اس کے مذکوبوں اس بندل کی لو۔
بھی ترکیبیں اور تحریر ہیں۔

خلاصہ تحریر۔ مجبوب ہمہم اپنے ہاں ادارہ حکایات ایں ہدر کو یہ بھی طاکر لکھوں ایں سے اس کا بھی کر کر۔ و ائمہ

ان کی مدد کے لئے بوری ہی ہے تھے، اب نہ ان سے بذریعہ وحی الامام کر دیا تھا اسے فرشتوں میں بیان دیں جائے کی
وکت سے تم کو یہ شرف حاصل ہو اگر تم خارے ساقوں پر نہ مارت مغرب خاص ہو گئے اب تسلیم تو یہ بے کو ایمانی
مودت کیلئے بہت بڑھتا ہیں مذاقت قدم رکھ کر تم قبضے کے سال میں اسی تسلیم تو یہ بے کو ایمانی
کرنے کی بہترت کا اعلان کرو وہ امام ہے تھے کہ وقت جنگ تم کھاڑپر دکے راول میں ان قوتوں سے سر اسلام مسلموں کی
وجہہ والی ہی کے دلوں کا ہم تجھ شوہن ہے نے سے پڑے ہوں گے فوج بھک شوہن ہے بدے سے تم سلطان سے بات
تل کر کافر کی بخوبی ہے اسی بے مکاٹ ہو جائی اور ان کے ہوش نو زیر بھی بارہ جس سے داکر چہ جاؤ۔ ہوں
گریا جو جوں آنکھوں جنگ کے قاتل نہ ہیں تم کوی سزا کی جو کہ انسون سے اندھہ سوال کی قاتلت کی ہے بے رواہ اخاذ
یہ ہے کہ جو احمد رسول کا مقابلہ ہوا اسے اشتعل ہوتے ڈاپ رجایہ اسے افراد تپور کا یہ خوب آئیں جو کوئی دی کہ تم
کافر ہو تو اقصاد اس کا مقابلہ اس کے خارہ ہے۔ خیال رہے کہ قزوین درستہ (۱۷) اور مصلح جو کہ ان ۲ ہجری میں ولاد ہوئی
فرشتوں سے سلطان کے ساقوں پر جنگی بیت محلہ نے اس کا مشاہدہ کیا ہے اسی میں حضرت امام رضاؑ تھا۔
حضرت امام رضاؑ میرا مصطفیٰ کو حضرت ابوالیسر کسب ہیں گو سلی۔ گریز کی حضور انور نے حضرت مسیح پیر سے پیغام فرم
و پلچھے کوئی ہو تو جواب میں بخاری برکم تھے۔ اسی کیے گریز کر لیا ہوا کہ اس کام میں سماں میں مایک میک ایک شخص سے
تھے میں سے اس سے پہلے بھی نہ یہ کیا قدر اب اسی نظر نہیں آ رہے اس کی قاتل ایسی لکھی ہے حضور انور نے فدا اسلامی داد
فرستے تھے وہ فرشت غار تھے جان۔

ابوالعباس کی موت سے حضرت ابوالحنفی و حضرت عباس کے قلام میں وہ فرشتے ہیں کہ ہمارے گھر میں اسلام اور ہجرت نبوی
سے پہلی، اہل اہل بیان اور حضرت عباس پاچ سال مکمل کر کے ڈاپ سے خاکبرد کر کیجئے جسی کے وہ دشیں کوئی کوئی ساقے سا نہیں
اسیں کے خلف سے پل کھتے ہوں گے اسیں میں ایک عالم ایں شام ایں ملکہ کو سمجھ دیا تو اسکو خود کی ملکیت ہے اسیں
وہے قرار قابض ہو رہیں خاری ہست کی فخری پہنچیں تو اسی کے قواری اور بھی جوہر گئی ہے کوئو ساری قیام میں کپاس
بیجا ہوا پہنچ جید ہے کہ رہنمایی مولات من الخطاں یعنی حضرت عباس کی کوئی بھروسے پہنچ جیسے کہ ہوس بھی میا
ہو، چاکر پر سے ہو طیان ایں ہمارت ایں میرا مصطفیٰ ایں آئے ہیں، اسی ہو اس سکھاں آگے کوئی کوئی ہونگے اس اب
نے اسی سے پہلے جا کر تمہارے ملکی ہنگ کا پتھر جو دلخیچے سناؤ ایں ہمارت نے ساروں افراد سلطان اور ان میں یہ کوئی ہم نے
سلطان کے ساقے سنبھالنے والے چوت کبھے گوئوں ہے سواری ہے تو کیجئے جیسیں بھی نہ یہ کوئی اب بھروسے بلے رہا
دریمان فضاۓ ارتے تھے ابوالحنفی کئیں کوئی ہوں کر جسے دھارے ہے لکھ کر تو اسی ملکی اس پر ایک بھروسے اسکے
نہیں ہے اسی ابھرے سجنی ہے کہ اس نے ام المضل کو فیرت آگ کر ہے ظالم کو کلیں مار دے رہا ہے اسون نے ایک بھروسے اسکے
ہو اب کے سر میں باری، اس سے روزگاری ہو کیا اور بیٹھ کر یہ تو ابوالحنفی کو اس لیکھ دے رہا ہے کہ اس کا موتی عباس قید ہو کیا ہیں
میں تو موجود ہوں ابوالعباس سے بے چور گہر کے سامنے اتر کر اسی حادث میں پھائیا تھا اسکی موتی طور پر اس کے پاؤں میں
ایک زبردلاٹ رکھا جس سے وہ سالہ ہیں ان مریزا تحریر خزان (معصوم و آل قاسمی) پر ورنی سے مل کر نیت آئی ہے اسی پر

تماری بے حرمتی سے نہ اے آقہ کا نہ فیرت آئے کی تھم بیالک نہیں ایسا لگ رائے ہیں۔

فائدہ کرے من آیاتِ ترس سے بندہ کو حاصل ہے۔ پس افاقِ آنہ دکھنے پر رکے سارے قتلہ تعالیٰ ہے والذ کے نہیں علی چھوپ ملے ہے ہیں، تو مومن ان سے سماں ہو جو بلے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہی ہو جاؤ آئے، فائدہ آنی معکوم سے حاصل ہو اکہ جب وہ فرشتہ ان ملزموں کے ساتھ ہے تھے اللہ اس کے ساتھ ہے، کیا لور ان ملزموں کے ساتھ اللہ اس سے ہو زیاد ہو رہا۔ اللہ سے ملا قہو ہوئے تھے۔

ان کے درمیاں یہاں ملٹی ڈا اعلیٰ ہے، ان نے درستہ ہے پڑا اللہ اس سے گھر لیا ہے کہ گلبہ ۳۴ یہاں پلنا اور شہزادہ در حضور الرسول و سرافراز کو ہاتھ تعالیٰ نہیں کر دی پہنچ دی ہے کہ، ۲۰، میں کامل مشیردار رکنیتیں ان کے قدم بدل دیتے ہیں، جس کی نظر کرتے ہیں اس کے دل کو سکون ہو جاتا ہے۔ فائدہ قشتوساے حاصل ہو ارکھو تکریر ہے، خود ملکہ ایک یادوں کی تکری کا تھا دیتا کرتا۔

جس کی نسکیں سے دوتہ بوسٹہ پی پڑیں اس سعیم کی طاقت پر انہیں سامنہ ہے، خیر افلاک کو، فرشتوں کے، ریج سکون پر بھائیں مسلمانوں کو نصیب ہو تاہے خدور اور کی شان اس سے درافتہ آئے سونہ، میکنے لوار است رب تعالیٰ اے، باہمی قائدۃ الحقین امنوا سے حاصل ہو احضر اور کے زریعہ قسم منوں پرکھ فرشتوں اور جنہوں ایسی کو سکون ہاتھ خدور کے ارجمند اپنے باریوں لکھ رکھیں شیر خارچیں کو میکنے دکون ملکان کی رو سے غیر رہ جاتی۔

ان کے شارکوں کی پیٹے ہی رنج میں ہو جب یاد آنکھیں پس قم کھلا دیتے ہیں۔

رب فرمات الابنکو للمعظمین القلوب کر الله خضر بیلہیں قیاذل اللہ عالیکم ذکرکو ارسولا پوچھتا کردا ہے، یعنی کوئی کوئی بخیاریں مدد کاروں کی زاری دی گئیں کے دل میں دعیہ پیدا کریں ایسے دل کے ایمان تقوی سے دشمن کے دل میں رہبیہ پیدا ہو تاہے قائدۃ السالقی فی القلوب سے حاصل ہے، ۱۰، میکنے دیزی قدر سے سچے نور سے سو سلسلہ طرکلار کے اکٹھ جرار کے دل میں ان کا رعب پیامبر ایمان کی وقت ایمان سے پانچوں ماں کا مکونہ تھا، اس میں موسویوں کے دل میں سکون ہو کر کارک دل میں رب ہے، ۷۸، اللہ کی ہی یہ صرفیت ہے، ۵۶، دیجیئن اُمیں سریعہ ہیں، ۷۷، اثناہ اس مسلمانوں کی بیعتی ہے، چھٹا کا کردہ، بیوت اللہ مبارک بے اس الماقۃیتی تھے، اس اُن میں نہ اپنے سردار نہ دوں پر یہ سے مارنا ہی سلیمانی جائے، ۷۸، دل اخلاق ار غل بیان سے حاصل ہو، ساتوں کی فائدہ نہ ہو، میں برسوں نے سلسلہ ملزموں کے ساتھ قدر سے جنگی یہ نادہ فاضر یو اے حاصل ہے، ۷۹، اس میں خطاب فرشتوں سے بہ دعوات فراتے ہیں کہ ہم کو ایک مرتبہ کرنے کے لئے ۷۰، کہتے ہے تھاری مکاروں کی کردی، ۷۱، میں پیچی تھی اور ان کی کردی جمال تھی پیچاچے اداہ دار، سکل ایں طیف وغیرہ مکاروں پر ہوتے خصور اور سے، اللہ عرض کیا قلبی قلبی قرشتوں کی وعدتی کا تھری خاردن ہے۔ آنھوں فائدہ غریوش مصلکن کاروں سے صرف اس سے لیوں نہ یہ اللہ رسول کے دشمن ہیں اس کے مواد اور کوئی نیت نہ سمجھا، اس کے ہوئی یہ

میں اپنے مل اچھاں تم کو چاہاں ہے جو اس خوبی کے ساتھ مل کر تم سے تم دیواری ہے
دوسرے اغراض میں تھوڑے اور سادے لوگوں کو میں تابوت قدری نصیب ہوتی ہے تو حضور کے ہوتے فرشتوں کی کیا ضرورت
تھی کیا حضور مل کے ہجن کے لئے کالاند تھے فرشتوں سے کیوں فریباً شبتو الدین امنوا زلیل ہوا پس اس اور اپنی
کوکہ وہ رہب ہیں ایک بڑا ہی وہ راست حقیقی ہوا بڑا ہی تھی ہے کہ رب تعالیٰ کے ہوتے فرشتوں کی کیا ضرورت تھی کیا رہب
تعالیٰ اپنی سکون و ہجیں پیدا کرنے کا انیں تقدیم کیا ہے کہ کہا گئے سورج سے سورج سے کوئی رضا کا ہے اسی دلت
فریستہ حضور ہو رکھی دہن سخون دہن کو دے رہتے تھے لدنے حضور ہو رکھا ہم اپنے سوتھیں سکون اپنے کام کر
ہے ملکا اور ایک کو ہر رفت اس مرزا لے ملے تھے بالدار سطحی ایسا ماطر ہے۔

تم ہی " مکن اور قرار ہر دل بے تاریخی ایک تم ہی تو آئی ہے قلب کنوار میں
میرا العتر ارض فرشتوں لوگوں کی اگر وہاں پہنچنے کی کیا ضرورت ہے وہ سارے خارج اور آن کی آن میں نہ
کر سکتے ہیں پھر ان سے یہ کیون کہ جان کی کیون کہ تو ان کی کروں اور وہاں پہنچنا مجبوب ہے لکھیں آتی ہے دیا جائیں گے اور
بدر میں فرشتے ہوئے کوہاں کرتے ہیں آئے تھے تو پچھے گئے کھارا یہ من مومن ہوتے رائے اور اسلامی نہ ملت ازانت
والی ہے صرف مذکورین نے یعنی سنت اپنے موت اپنے اور وہن کے کام کی خلیل کے لئے آئکے کہ میری سے کافر گوارا اصل
کو روشنی سے کر دیں کا۔ یہ چوتھا العتر ارض ہاں آئتی میں للحکافوین کو سپلے لایا ہے اور عذاب کا کیجیے سب
سے دم "فَإِنَّكَ مُهَاجِرٌ إِلَيْكَ الْمَهْدُوْرُ مِنَ الْأَوْنَى وَالْأَوْنَى میں
بدلے گا و من یقتن موسماً متمم معاشر حزاۃ جہنم" یہی شریعت اجواری ایقی "روزی" میں ازدانت مدد شد
مولیٰ ہے اور گھر کے سرمن و میں طلب دیجئے ہائیں کے بلکہ گھر میں سے اکو مومہ مکان کے پھر وہی سے

نال سے جائیں کے میں میں اُن طبقے اور باتے کو رسم اسٹاف ہے۔ کمپاچوں اسی اسیں نیات مذکوٰی کو
فرشتوں کی طرف نسبت لیا کیا کہ فریبا یا پشتبوٰ اور مرتبہ اے کہ رب کی طرف کار شدہ اصل القی اس فرش نے جو یا ہے
جو اب اس میں بخدا ہے اور مرنے والی ہے کہ اس فرشتے ہاڑی ہے۔ ہم کے لئے لکھاں تو ان ۴۰ یا ۵۰ کم کو
انس میں ملتا قمر مرکب کا دور ہیج نہیں کرتے ہیں، گھن کے اول میں رسمی طالع ہاٹکن ان کا کرم نہ اڑی ہے بلکہ کوئی
لکھاں ہے جو خوازی کرم پر وہی کار اپنے لئے فریبا ہے اس رحیم و راپنے سبب کے ۲ فریبا و بالmomین دعوف
و حسین سبیم سبیم ایک بورا الگو ہے۔

یا رب تاریخ رسالت کرم صدر کر عیتم میان و نعم
یہ سادی بساریں اس دلماکہ میں ہیں۔

بے جعل میں جن کی پاک وک ہے میں میں جن کی پہل بہل
ویں آں مدد کے ہڈا ہیں سب انس کے دم کی بہل ہے

تفسیر صوفیات نہ راکیر ہو اقد ایک فرد پا خبید روا کے تکے لے کے کبود امنز ہاتھ مامنہ دنایا جید را
مید میں اب ۱۰ نہیں نہ دل گھیا مازیوں ہاٹلار ہے ان کے تھیں ملہ دل اور ملاں دل نہیں کی نہیں ملہ دلہر دل فتح ہے موس
سکھل اس فتح سے بر سر یاد ہیں اس تھیل اس تھیل اس تھیل اس تھیل اس تھیل فرما آپنا ہے اسیں علی ہے کہ موسوں کو
دنیوی صیحتوں کی تھیل ملادت نفس اللہ کے خوار کے مقابل فتح مفتہ ہے کو
بیو را بے کو
رسال فاتح ہے کو
واللہ کحرب الشیطون ۱۰ میں کے ملکیں کارب ساری علی ۱۰ تھے حضرت علیؑ کے حرم سے درانیل ہادری ۱۰۰۰
اور آج تک ہماری بے آپنے حرم سے میں نے پڑا سارا اقبال اس کی مالک کو اپنی کویا اگلی حضرت خینہ کے ساتھ شیرام
پڑا تھا اپنی اتر مخدوٰ کے ہدایت اعلیٰ شادی ہے۔

تھم گردن از حم وادر سک کر گردن نہ مہد نہ حم نہ چا
صوفیاہ فرماتے ہیں کہ الارکو کی سیت ہاٹپنے اس کے ساتھ رہا جو رسول اللہ کے ساتھ ہیں اللہ کی سیت ہے حرم کی ہے
ویں کی ہر حق راست زرم کی ہر حقیقی ترب نہیں کی ہر حقیقی محبت کی ہر حقیقی خفہہ تو کہ ہر حقیقی مل محبہ کر کرم ہی ہر حقیقی روا
بے

بِيَاتِهَا الَّذِينَ أَمْنَوْا إِذَا لَقِيْهُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُؤْهَمُ

۱۷۶۳۰ جو ایسا ہے کیے جب تم ان لوگوں سے جو کافر ہیسے تو موت ہو جو تم اس سے
کے ۱۷۶۳۰ جو ایسا ہے کیے جب تم ان لوگوں سے جو کافر ہیسے تو موت ہو جو تم اس سے

الاَذْبَارِ وَمَنْ يُؤْمِنُ بِهِ مُبْعَدٌ دِيرَدَ لَا مَتْحَرِفٌ لِقَتَالٍ اُوْمَتْحِيزًا

متھیں اور وہ محشر پرے گا ان سے اس دن پہنچ اپنی شکر راڑوں پرے گرنے جائے کہ
اور جو اس دن اپنی پیٹ پرے گئے عکر راڑوں کا سحر کرنے کرنا ابھی باہت میں ہے پسند کر

إِلَى فَعْلَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ قَرَنَ اللَّهُ وَمَا وَلَهُ جَهَنَّمُ

طمع و الاطراف تکر کے پاس بچنے کا وقار و محبوب ہے اپنے کفر سے احمد عکاظ ۲۹۷
قرود افسوس نے انصب میں پہنچ اور اس کا تھکانہ موزع ہے اور کیا بڑی

وَيَسْ الْمَصِيرُ

دوسری ہے اور ہر ہی ہے وہ اپنی کی بڑی
جگہ بیٹھنے کی

تعلیم: جن آیات کا تکلیل آیات سے چد طرح تعلیم ہے سرا اصلیق تکلیل آیات میں مومنوں کو پرس پاہت قدم رہے
ان پر فرشتے تھال فرائے کار، والب فی غمتوں سے شکریہ کا سلمہ وادا برابت سمجھی جعلیں نہ کر کہ ایت قدم رہتا ہوئے دکھنے
ہر صفت کا شکریہ اس کے علاقوں ہے تاہم وہ سرا اصلیق تکلیل آیات میں کہانی ملے کا عکھرا ہوا چکنی کی ملبوپیوں اور ہر ہی ذریعہ
پیش کردا اب عکرہ بیدا ہے اپنی نیشن پیشہ کھلاؤں کے دل اس بارکی شرعاً تسلیم ہوتی تھی اپ کو یا تصویبی ملہت ہے اور
پہنچاہو افلاں کی شرعاً اول ہی اعتماد ہے ازراب، رہاب۔ تیرسا اصلیق تکلیل آیت کے آخریں ارشاد ہو اکہ افراد سے
لے گا کذا باب۔ اب اشتبہ کر اپنی اس اکہ تکلیل سلطانوں تم پہنچو کر ان سے اس کا مقابلہ کرو اپنی جنم
دریکد کو کیا کارکارا کا نکد ڈال فرائے کے بعد اپنی لشکر پہنچا کر کر جس کی شرط سلطان مکاروں کی استفات
ہے چو چقا اصلیق، تکلیل آیات میں ملک جو اعتماد کے خواہیں ایسا ہے اسے ایسا ہے اسے جو کہ اپنے
نشانات ہو اکہ ہے فقیدیہ بغضبیعن اللہ، یا طیحیج کے واکر کے بعد منوج کے لصالحت کا ارتست۔

تفسیر زایدۃ الدین مصنوٰۃ الہی یہ ہے کہی خلاب صرف عازیز بہر سے نہیں بلکہ تباہت سارے سلطانوں سے ہے
کیونکہ کار سے جملہ آیات ہماری ہے (۱) اکہ جو بھی آیات باری چیز جملہ کا قتل ہے کہ شر ان کے تباہت سارے
سلطانوں سے ہے تو یہ خلاب بھی اپنی سارے سلطانوں سے ہے اس افالقیتم الدین مکھڑواز حسناً ہے اس اکہ
ہے۔ سمجھی شر اس لے فلاتولوہم سب جزا یہ اسی افالقیتم سے ہے جملہ اس لئے سندھ میکھڑو، تکلیل، ہزاروں
المیان سے فریا کریں اسی افالقیتم۔ سمجھی دلتم ہے سمجھی دلب اسی کی دلتم اسی تکلیل میں آنکہ کھڑکھڑو ایں سارے جنی اکار
والاں ایں الک کیب ہوں یا اس کیں مخالف یا اسی کا کار مرتوں کیں کہ اسی کا کیب اسی کی خلاف ای ازم ہے زحف ای اسی افالقیتم کے
نامل سے مل پیدا ہوں کہو اسے مل جسے صدر ہے۔ سمجھی سہی اس لے اسی کی جمع از عطف آئی ہے جس کے سب

تین پہلو سے چھ کاٹھ کے کل مخینا بھروسہ رنگی کو زد کئے گے اس میں بیب بھادی لکڑوں کا فلتے ہیں جو بولہ خیز قدری کے آئندہ چال میوس ۹۰ کریں چیز قدری سے عروس ہوتی ہے۔ ب قرائی و ترقی الحباب تحسیسها جامدہ وہی تعمیر السحابہ دعی العالیٰ یعنی دعی تم عظیم اشان اللہین۔ کھدا سے ہوا کلکے ذمیں بل کلک سے تمار اقبال ہو فلا تو لومہ الادبار اذالۃ قیمت کی جراحتے لاتولو وہا بے تولیتھے جس نہ، ول۔ مخفی تربت ہاہب خلیل۔ مخفی سبب ہے اسی اہستہ درود اہم برائیں۔ مخفی بھی بھایے لہاریت ہے، بری۔ صحن انسان کے جسم کا تپخا حصہ گذشت کیں کوہار اور درست کی جو کوہر کما جاتا ہے انہارہر ہوا مقطوع سمجھیں جیسیں لکھاری طرف پہنچت کوہماں تو کارپریں بھر جائیں جرم ہے لاتولو وہ مطہروں کی طرف تحدی ہے پہاڑ میں ہم بہدو سا گاہ، پہاڑیں ان کو پہنچنے دو اسیں میلان، کوہ و من یو لہم یو مند بہرہاں قریب میں اس جرم کی سزا اڑتے من سے مردیت نہایتی ۱۰ کن یو لہم ہم ہم سے رلا پتھرست کارپریں یو مند نے مردیت جملہ ہوتی ہے اس مسلم خازنی جملہ کے ان کارپریں کلکائیں کلکی پیڈ کھانے کی تین صورتیں ہیں ایک ایک اقبال سے بھاگ کے لئے کہ جرم بہو سرے دو ہیں اور بھی ہیں بھاڑوں اس لئے ارشادہ الامتحن فـ "القتال" میں دعا اڑو جملہ میں سے ایک دو ہے اسی کے حق میں بھی کھنپیوں کی سبیرت میں ہے تحریف ہے حرفتھے۔ مخفی تھیں بھی کلک اتھل خلقان ہے تھی کے جل پال کے نئے بھائیں پنہ صورتیں ہیں۔ امازی لکڑا کار کے مقابلے سے جہاں اس کے بھیجے ایک دعا جملہ کے جب، اپنے اکثر سے الگ ہوئے ہو فرما اپنے بھائیوں اور اسیں قتل کر دیا۔ ۲ سے بقدر خلکاں ہوتی تھی عازیزیں جملہ سے بھاگ رکھوں گے، پھر میں سے ملک کرو ایضاً حضرت میدا اللہ اہن بیرون ۹۰ ہی مخفی کے ایک شاہزادے

قرآن کو ارب

ہم بھائیں کے بھرتوں میں کچھ کلک اونچے نہ ہے۔ حضرت علیؑ کا تھے جید کارا میں پیغمبر پاک کو حملہ کرنے والی خیڑا از قازیں محل ایم دیو ۷۔ ۳۔ عازیزیں میں سے بھائیوں کے بھیچے کافر کی مدد و رہنگاری مدد و رہنگاری کی اچانک میں پر پلت آ جملہ کریباں کو موت کے لئک آمد۔ ۴۔ عازیزی کافر کے مدد سے بھائیوں کو کافر کے بھیچے بھی کریں پر جو تور وہ گئے فریکی سب جل کھلکھلیں ایم سب کو حملہ کریباں نے فریکار تحریف ہے حرفتھے۔ مخفی کافر بالیکی مخفی بھگ لئے مقابلے سے ملکہ کا کوہر پر کراٹے اور متھیزی الی فتنتھے مدد سلطنت ہے ختماً۔ مسکن کار کے ایذا ہے ایسا ہے تو یا ب پختھے سے ہے اصل میں مسکن کار کا ایذا ہیں کریں مسکن ختماً یا ایذا عازیزی نے ہے ایسا ہے تو یا ب میں سے بے ایک ایسا ہے جو کوہر خیڑا کے سبق میں تین بھائیوں کا بھٹکے لے کسی سے بھٹکے کو میں خیڑا جائیں کہیں، میں ملک مدد سے فتنتھے کیں میں عاصت گرد میں بھائی اس نے بیدی ان سے بھاٹ کر میں ملک و اکمال قیاس کی تھاوت یا ایم ۹۰ میں یو لہم کی اس میں ای جرم کی ویٹیوی سزا اڑکرے ۹۰ میں ہے۔ مخفی ایسا ہے ساقی بھی ایسا ہے فتنی بھی ایسا ہے جو سارے ۹۰ جملہ میں کافر کے مقابلے سے بھاٹا کو اللہ کا فتنبے کر لونا ہے بھی ایسا ہے

کی نکالی اپنی تھامت کا دار قارئِ ختم ہے، ہذا سخت گھٹ ہے و ماؤ جھنم۔ اس کی اخنوی مذکور یا بن پڑھانے باید اور اسے
معنی اوناں اللہ کے ممیز ہیں اسکے بعد یعنی اپنی تھامت کی طبقہ ہوں اسکی آخرت میں، زخہ و بنتیں المصیر اور زخ
بھی صورت بردار ہے۔ میر لور بندی نے ایک سی ممیز ہیں اسکی خیال رکھنا کہ ورنہ غیر ہستی بری جگہ ہے سزا پاٹے وہ اس نے
لے۔

خلاصہ تفسیر: اس آئینہ میدانِ حملہ سے پڑھدے ہے یعنی پھرے کی تین صورتیں یا ان فریادیں کیسی ہیں میں سے ایک
گینہ کا ہے اور دو جاہینہ یا ارشاد، دوسرے سلسلہ اور تم تارکے لکھ جو در بے بجز اس کے مقابل جہاں تو جہاں رکھا کر
اس وقت انسیں دیجئے، کہاں ہاگہ بہاں کوئی حمد کا دن کافار کے مقابل سے ہماگے گھومنیاں (واللہ کا نہیں) اسروں کا
کہ مردھا لے اسے وقتی ہی ترب کی تکمیلی درستت دے گا۔ بدیہی مسلم قوم کی رسالت کافار کی جاتی ہے جہاں سماں
کی سحد ہوتی جانداری کا لئے کروائے گا اور آخرت میں اس کا لکھا دوچھہ گاہوئی کھرم کے لئے یہی وجہ ہے
جس کا غلبہ پوشش سے باہر بیان دوسروں تینیں ہیں میں پر ہم جائز ہے ایکی کہ مذکور کیا ہے بھائیں جلی پال کی ہاپڑہ
مشہداً اس لئے کہ ماری ہاگہ کوئی کافر اس کے چھپے ہماگیں جب وہ اپنی فوت سے کہ جائیں تو اپنے کو کراں پر جملہ ترکے
ہمیں قتل کر دے یا ان کے ساتھ سے ہماگے گا کہ یقین ہے ہاگر انہیں فتنہ ہے یا جہاں کہ اس مذکور اسیں مذکور اسیں مذکور نہ ہو، اس
انہیں شب خون بردست دغیرہ دوسرے یہ کہ ملائی خروائے تھے ساتھ لکھ کر رہا تھا اسکی لکھ کر اور جگہ تحریر ہیں۔ بھاک
کراپے لکھ کر سے جاتے ہوں سے اسی کریاتیل کر دیے تو فوں صورتیں باہر نہ کوئی ٹوپی کی ہیں بلکہ اپنیں بھاک جوہی ایک
ہوں ہے۔

روایت: عماری سے اب المدینی اور احمد ابو داؤد اور ماجھ لور تدقیق ائمہ بانجے تھے حضرت مولانا ابن عمر سے روایت
کی کہ حضور مولوی پیغمبر نہ ہم کو ایک طریقہ سمجھا جائیں، اسے قدم اکھر کے ہمہ دینہ مذکور کے گھر شرم سے خود قدر کی
فہرست میں نہ اٹکے کہ تم نہ ہے سامنے جائیں۔

۱۰۔ اللہ پر نیڑا ہے لڑوں کے ان سامان ہے اور میں ہوں
آخر کار میگے پانچ ماہر ہوتے ہوئے پانچ ماہوں کا کون ہم نے مرض کیا اسکو ہم ہیں بھکر ہوتے قبولیم فراری
بھکر ہوئے نہیں بلکہ ماریں اپنی ہاں کی پاس آنسوواہ، بفریاد اافتہ المسلمین نہ مسلمانوں لیتا ہے۔

دوسری روایت: تھوڑت لاروئی میں ایک شخص تھے کہ میدان سے ہماگ کردا ہوا حضرت میر ابو الحسن فرمادی کی
ہار گاہ میں حاضر ہو اپنے اس تھاں گاہ پر ایجاد ہے سے ہماگ آیا قیامیں تھیں پہاڑوں تو اپنی پہاڑ کے پاس یا اپنے (دون العالی) طیار
رہے کہ بعض مرضیں نے قبولیکر کیا علم صرف مکاریاں بد کر کے لئے قبول سے کامیاب ہیں پھری قیمیں کیوں نہ اس خروجیں
حضور اور بخش نعمیں سے جو دعویٰ میں اپنے اس وقت یہ کوئی بدلی ہے اسی تو قیمیں کیوں نہ اس خروجیں
یہی قبول سے ہماگ اس کو دیکھو، میر اور حضرت ابو حمید نے اس کی خرچیں تو قبولیاں دے

بھروسے پاں نہات میں مسناوی کی پنڈ بول اخالان) بعض مقررین نے فریبا کر اس آئندگی چند صورتیں ہیں جن میں ایک صورت طسوٹ ہے

خوشوارت یہ ہے کہ کارہ ملکن سے درستگے سے زادہ ہوا کسی مسلمان ان کے مقابل سے ہٹ نہیں ہیں

پلائے گئے ہے اللہ حفظ اللہ من حکم و علم ان فیکم من عما فلان یعنی من حکم ملائکت صابرۃ یغلبوا ملائکتین۔ قول عطا مالکی راجح کا تھے (اخالان) بعض شریون نے فریبا کر یہ حکم آئندہ تیریتیلے بے کسی ملات میں ہی سلسلہ بڑی کوکنار کے مقابلے سے ہٹا دیا جائیں (اہل بے اگرچہ شہید ہو جائے کہ کیا یا یا ہم ائمہ ائمہ اسی شاہزادے (غیر غزال) الحضرت مہمند ابن عباس فرماتے ہیں کہ اگر ایک سلطان تم کافروں سے جنمیں جنمہ، جنمہ، جنمہ، جنمہ اسیں اگر کوکناروں سے ہٹا دے تو اس کو اسی قلوبے آنے ملے ہو یہی قلوبے (اخالان: یغلاقی)۔

فائدہ ہے ان گیات سے پڑنے والے مسائل ہے پسراقاً کہہ زید علیہ السلام ہم بت خود یہیں اللہ از برور ہمہت قدی اشاء اللہ تعالیٰ قدم ہوئے کی رب فرمائے افال القيتم فتنہ فاتحیتو و اذکروا اللہ حکیم رعلکم تعنیحون۔ نادع فلاتولوهم سے مسائلہ۔ و سراقاً کہہ ہم عقامت ہر جن جلوش چانہ نہ کارے سے ہے اسی مردی کی سے یا پاٹیں سے باخوارن سے ہل پاٹیں سے بختیں میں ہے رعایت ہو یہی کہ ان کے ہماؤں پہنچانے لایا جائے کاں اسی مل خیستہ نہ ہل پاٹیں سے ہان کے قبور کو اعامی خلام نہ ہل پاٹیں سے کا حضرت علی ہر چندے کتاب مصطفیٰ علیہ السلام سے جملت و قت یہی سخی ما تقاریر فریبا تھا و انابع اعلیٰ نے احادیث میں ہم سے بحث کرتے اور وقت میں ایام میں ام الوفیں ما انکے صدیقہ و مصلحت عینہ نہ سب تھیں اول اے (اخالان کے ساقیوں کو تو کو اپنے ہیں اپنی مل سے آتا ہے۔ مرد میوں کو صرف قتل ہے اسلام اسلام میں مرد میوں کے قدر ہی ہے اس کے لئے حضرت یحییٰ کو مرد میں ہامل شخص رہا ہے جو آپ سے جنگ یمانی کیا کار حضرت خلیجت انحراف ایمانی ہلکی کمی سے اگر تو اس کے حضرت میں کے افغان شاہ از کنیں۔ ہامل کفار سے جملہ ہلا کر رہے۔ سیراقاً کہہ زید علیہ السلام کو حکم کو جائز بکھڑا کر بابت مسلاخ حضرت سے ہمال جانکر کی پلت اڑاٹھک حکم کر دیا پی تھوڑی قوت کو کہت تھا اور کہر تھا اور جو تھوڑے بیسی حرام نہیں تھے قدم الا متعزفاً لقتل سے مسائلہ ایامی، علی والی میسوس سے اگر جو فوج کے مقابلے میں دس ٹارا ٹوں اور میں پس اک بھائیوں میں کفری کی موقیں۔ اے زر لارا یا اس سے تکمیل جیتنی حضور فرماتے ہیں العرب خدمتے چو خلقاً کردہ خدی کا اپنے قتل کارئے ہاں کار را پیچ۔ ہم استے جانلایا اپل جا رہے گی جانلایا ایسیں یک قاتھ مسائلہ ایامیے یو فاما لو متعزف ایامی مسائلہ، پاچ پھوال فائدہ ہے جانلایا کیہ کہر ہے یہ فائدہ فتنہ باغی فرضیت سے مسائلہ، افسوں کو تورتے گئے ایک کتاب میں تو پولی یوم الزحف کی فریبا تھی جلوک دن یا یا اللہ تعالیٰ حکم نہ اٹے۔ پس حلقاً کردہ بعض آنکھوں کی سر ایساں بھی ملتی اور آخرت میں بھی جنمیں ہر جانی سے ہمالا بھی اُنی کندھاں میں سے پڑنے والے بمقتضیہ اللہ اکرم معاوہ ہم سے مسائلہ۔

پھلا اعتراض: اس تھے سے معلوم ہوا کہ جملہ میں بھاگ پانے والے نہ کتاب فشب انی کا سچی اور زیادتی ہے جو حضرت ہمین اُنی اور رحمت سے مکمل نہ ہوا مدد میں بھاگ کے تھے وہ سب درستیں (رد الفعل)۔ جواب: نہ تعالیٰ نہ ان کے اس گندمی متعلق کالا ملک نہ تھا، بل اس کا ارشاد فریباً لیکن این الدین تو کو استحکم يوم التقى الجمун و لقدر عطا اللہ عنهم اپنے صدرات پر اعتراض کر رہی تھی ہے میں تومانی الطامہ کو تم کیا کہ انتہا اس طبق ہے کہ حضور ہبہ رہے میں متعلق درستی۔ دوسری اعتراض: متعلق کالا ملک انصار اہل کے تھے جو گیا مگر فزورِ حق میں میں مکمل کے قدم اکثر گئے تھے تو وہ بھاگ پر نہ تھے وہ اس آئت کے عجمی واخیں کی وجہ تھیں جو اسی وجہ سے اسی ایسی (رد الفعل) جواب: اس اعتراض بناوں اسی آئت میں موجود ہے جملہ یہ واقعہ کہ وہ یعنی سود و تبریز میں چنانچہ ارشاد ہے تم ولیتم مدبرین تہ انزال اللہ مکتوب معلیٰ رسول علوی المومین و انزال جنوداً تجیی اولاد ان کے بیان انکریز گئے ہو مرد میں تھا لیے۔ ہمیں توگ لوٹنے اور رہب نے یکدا آئر ایس کی بدوں کے لئے فرشتے اتر اس بوس نہ تجک جس کی بعد کی استحکمت کفار اہل کی کی کہ سرازیر ہے جنگ کا کارہ نہ ہوا۔ حیراً اعتراض ہے: نہ عذابی ہماگی پر گھوڑوں جان اپنے جنگ اپنے اپنے مانست نظر تھا۔ جیسا کہ سرہ مل مبارکی پر عالم احرام ہو اس کے وجہ کا ارتبا ہے تو خطرہ بہن ہے یقینی تھا ہے خطرہ ایمان تھی۔ سمشت موت ہے یقینی تھا دن اسی تھی جو شکر راست سے یہ ہے جو کب اس کا بول لائیں تھیں گریگا کہ وہ آئت کریمہ اور صرف بد رک مازیوں کے لئے خل کیں نہ کوئی رہ موڑت اس تھے سچھ اک ایمان خفف اللہ تھا یہ دقت خلائی کو ہاہیے کہ ایک توہا ایکا یا ہوں ایک ایمان اور صورت سے خلد کریں گا اب اس فربی مالی و اطلیہ کا ای متعیز ایالی فتنہ ملل ایلات ہیں کہ ایک نیزک اور خداگ، اقصیٰ اس جان ایمانیت ہے اور اس جان ایمانیت ہے جو تھا۔ جو تھا ایمانی: بھاگ جانے والا تھا کیا جسیں گزاری ہے اور دنیا نہ فکر کرفا ہے کہ ایک ایمانیت ہے اور دنیا نہ فکر کرفا ہے وہ کہ ایمانی دوسریں کا بیرونی کے حصت ہے ایک ایمانی کا ماؤ ایمانیت ہے میں توہا کیسی تحریم ہو اس کا ایمان نہیں ہے وہ بھائی۔ جواب: نہ فربی مالی ایمانیت ہے ایک ایمانی کو شخص کسی دو من کو مروایت کیں کہ اس فجرِ نلوہ جہنم حالانکفیها و غصب اللہ علیمه و لعنة و اعدلکار اس سے مروایت کر رہا تھا میں بلکہ مدتیں میں بلکہ مدتیں نہیں قسمی سزاویں ہلکتی کوئی جرم ہست گئیں ہیں۔ مالی و زرم و سری یعنی اس کے لئے وہ آئت ہے ان اللہ لا یغفران پیش کردہ ویغفر ملاون ذلک امن یکشہ اذ تعالیٰ نہ کرنے کیے گا اس کے سعادت ہائے الیں۔ کو پیچھوں فاٹا کھویں بلذ حقعاً کی تیکیں کلائیں کہ جب تم کلارے ملکر جاری سے طوفان ملکر جو رہ کرے ملکیا ملکوں کو تکمیل کر دے اور اس کو جگد توابید۔ یہ کالا مسحہ و مدد میں کو کلائیں ہے ایک عکم جملکے لئے ہے جن پھاٹکے لئے عماک نہ کرے سلطان بن کلائوت ہیں جیسے ائمہ سعد عجلان شیخ و مولیٰ بیانیہ جما جائز ہے۔ رب فرماتا ہے الامن لکھرہ و قلبیہ مطمئن بالایمان یہ نہ اندھیں ہیں سمجھیں وہیں کو لونکر اس کے تحفظ مشورہ معرفت ہے کہ وہ کمزور کر مکے سے جان پھاٹکے لئے عماک نہ کرے پہنچتے اور فرماتا ہے: ومن الناص من يشوى نفسه باتفاقه من اهانت اللہ۔ اس کے حقیقی ہے وہ اپنال کا کو

وے لعنت نورانے کے خواص اور ملک اکار کے ساتھ تو میں بناں۔

مکمل سی جملہ سے بھاگ و الماقس پس اس کی گواتی جوں میں کوٹھکیہ تیر کرے خصوصاً نورے گلہ کیہ و مزکنائے چیز ان میں بناستہ بنا آئی ہی ہے، قبیلہ رون طیاں پر جھٹا اغترافی، مولک رونا ہیں یعنی بی بات بے بات کوئی لمحہ اپنائیں کہتا ہے پھر اسلام پے جو دین دھارے کیوں جائز کارب لے لیتا متعارفہ لقتال اور خصر اور سُر قربان العرب خدمتہ خواب کی کوئی کاصل ہے کے لئے مولک بندہ اپ بگر کی کے فرسے پیچے کے لئے مولک کے اس لی نہ سے ظل جانا ہے کلا کلا ہر طبع درست بے جوانیں اس حکم کا ہو کہ کفار کا دور و اوت نور کاظماً اثر مٹانے اور نام سے کم فون براک ایسا مسلم طالب کرنے لئے صاحبے بالکل صحت ہے۔

اقصیر صوفیانہ بخازی کو چاہئے کہ کفار کے مقابلہ میں وہ عقیقے اور پندرہ صفات لے کر جائے حقیقہ۔ اب ہر دل سے آئی ہوں غل نہیں جاتی جو بذریعے مدت و وقت سے پہلے نہیں آجائی ہے نازی شر کا مہار درلے کر جائے وہ مقابلہ سے بیان کا پاہنچی نہیں ہے کارا ہے فرار نہیں۔ کبھی میں پیچے کی طرح ہو جائیں کوئی پندرہ صفات کو در جانتے ہے بذریعی میں کوئی طرح جو اپنے سارے اعضا سے لگتی ہے بذریعی تصور اعلیٰ ہے جو تی کی طرح وہ اپنے سے کی گاڑیا ہو جو اعلیٰ اعلیٰ ہے اولتے قدی میں ہجتی طرح ہو جائی کہ سب بخوبی نہیں سمجھ کی خلاش میں سرخ کی طرح ہر صفت میں ہمچند قدری میں ٹیکھے تصور و اولے نہایتی کی طرح۔ ابھر کی اطاعت میں حدائقی نہایتی کی طرح ہو جس کی ہو جو کتنے سکون ہالم کے تائیں ہتھیں اور پی صفات لے کر ملائی ہوں گی جو اسے کوئی اکٹھا نہ کرو جو قلب کا صوفیاہ فرشتے ہیں کہ جیسا کہ جو ذہل نہیں کے لئے بکھابے کا مقام ہے شکست یا اور شکست اور بد نہیں کے لئے تکاں کی جگہ ہے فوشیں لہب نہایتی مرکب بھی قی جانائیں بھیس بھوڑا کی کریں جو رجایا کہ پھر اکٹھتے سے جو کہ بہ وحش بھروس کے لئے بہ العذاب ہے بکھابات رہنے والے مومنوں کے لئے شکست ٹھاکت ہے کہ وہ حضرات بزرگ ہیں کہ کلدوزی مسلمانوں کو کاٹاں گے۔

فَلَمْ يَقْتُلُهُمْ وَلِكُنَ اللَّهُ قَنَّاْمُ وَمَا رَمَيْتَ أَدْرَمَيْتَ وَلِكُنَ اللَّهُ رَهْنِيٌّ

بیس ہیں صلی بیتم نے ایس اور بیکن تھل سیا ایسیں اشٹے اور خیڑی پیٹھی جھنے اور بیکن اڑتھے پیٹھکو

قریم نے ایسیں تھل دیکھ بھر اظر نے ایسیں عین سیا اور اسے عجیب وہ ماں جو قم نے پیٹھکی تھی

وَلِتَبَلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بِلَاءَ حَسَنَةٍ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلَيْهِ

اور تکار دیکھ وہ مسلمانوں کو رین کر کر سے ملی۔ ایسا تھیقہ اسی خیڑا ایسے جانختہ الہ است

بیس ہیکل کی کمی بکھارنے پیٹھک اور اسی کی کمی مسلمانوں کو اس نے ایسا امام مٹا فرمایا ہے جسیں بھر

ذلکم وَأَنَّ اللَّهَ مُوْهِنٌ كَيْدًا الْكُفَّارِينَ ⑤

سے اور پہلے نیک اشکار کر کر خدا کی ایت فریب کا فروں کو
سخنا ہاشمیت ہے تو تو اور اسی کے ساتھ یہ بیسے کہ اس کا فروں کا داؤ است کر کر خدا کی ایت۔

تعاقب من تیات کا بیکل تیات سے پڑنے طرح تعاقب ہے۔ پلا تعاقب: بیکل آیات میں خداوند برکت کی ایں اور کروادو
پر خوش کے درجی کی کی ایت عکازیں کی اس دکا کر ہے پر بھولت قورب لے کی ولہکن اللہ عزیز و سرا
تعاقب: بیکل تیات میں اللہ رسول کی باری الماعظہ فرمادیواری کا عکس ایسا تیات اس کے خیر و خام کا کربت کہ تمہارے
غل کیا تو تم تو غافل اللہ کا درجہ افسوس ہو اک تبارے ہم رب کے نہ فرمادیا تے تمرا تعاقب: بیکل تیات میں خداک
ساخت میں بھی ہادت قدیم کا قلم و ایاب اس استفات کا انہام خداوند رہا ہے بخی مرضیں کی قوت اور کلارکی کمزوری ان
الله موهن کی دعا الحکفیرین جو تھا اعتراف: بیکل تیات میں خود پر کے موقوف آنے اور کا ذکر قاب
مسافروں کو سکھانا ہمارا ہے کہ اس کو اپنی خاتم، قات کا تجید۔ کھو لو رجید کو بکر دب تھال کا کرم جانوروں پر اس کا
ثیر رکھو گوا لے رہا ہے رہا ہے عجم ہے۔

شان تزویں نسب حضور یہ نب شد رہیں مکاروں کو اکتا اور مخفی حضور اور کی تھی مسٹیں اسے کھا اسلیہ وہی حنی کا
غام چاہیو یارہ ہی ماس اس سعد القائم تھا نئی بخاتون ہر بکل اک حضور کپاس لے اسے حضور اور نے پوچھا کہ کفار کے
کتنی تعداد میں دیکھ لے ہیں مگر ہم کو پوری کتنی تیس معلوم فرمایا وہ زدن مکتب لائن کی خواہ کے لئے دن بھر
یعنی دوسرے لائیکس اس دوسرے دن تو حضور اور نے فریبا کر دو تو سول ایک بیڑا کے دو تو سول ایک بیڑا کے دو میں سو دار
کن قبائل کے ہیں دوسرے کے ہتھ ان رہیں ”یہ این رہیں“ اکبر الہبی ہائی اشام، حکیم اہن و حم امداد اہن عالم حضور اہن
مری ”میں این حداث“ مگر اہن و حشام یعنی بھل اسے اہن حلف ”یہ این چائ“ سیل این چائ“ سکل این عمودیہ بارہ چھوٹی کے
سردار اہن بیل اہن کے خلودیں حضور اور نے فریبا کر کر دی اپنے تھار پارے دل پل سکھیے ہیں پھر وہی کیا سے جسے رہی
قبائل میں اکثر کہتے اسے ہیں انسوں نے تم اقبال کیا ہے نبی کو کھا کیا تو نبھے جس کو کوئہ دل پل اہنے دو پورا اکبر
جناب اہن سے فریبا کر گئے ایک علی خاک و اپنے ہیں کی حضور اور نے شاستاروں کو کر کر ناک کا کری طرف بھیجی اے
سارے کفار کی دلوں آنکھوں میں دھو جمل ہیں کلکھ خوش اور حسیں بھی۔

میں تھے ہاتھوں کے صستے کبھی لگکریں تھیں ۱۰

جس سے سادسے ٹافوں ۱۰ وغیرہ“ مل پھر کیا

یہ اقصیٰ پر کاٹیں جس“ و اپنے جن مخنوں میں سلطان نے سرطانہ دیئے اور ستر گرفتار کر لئے ان کے اپنے ہائی شہید
ہے نہ بجدریں آرام فرمادیتے ہیں اس کے بعد مانگا یہ در آئیں میں باقی کرنے لگے کوئی کھاک میں نہ عان نماز کر کر جس مدد
کوئی کھاک میں نہ عان کو ہیں قیام پا ہے ایت کر کے مال ہوئی (تھیں عان) اس کا تھیر کیر بیٹھاوی سندھی مارک رون

العلقی، روح الہیں وغیرہ بھیت پانی کیا تدریجی تسلیم خلاں میں ہے۔ ۲۔ یہ آئت کری۔ خروجہ نبی کے مذکوری نامل ہے۔ ۳۔
خمور ہلکہ نہ تکدی کے دروازے پر چالا کیا تو اس سے قدم کے اندازیں اپنی لفڑیں ہلکا ہولا ہے۔ کہتے ہوئے الحمد کے مذکوری
نامل ہے۔ ۴۔ کلی ابن عطف لاولا۔ دریں قیچی دیاں میں سے فردے کرہا اور پیر حضور سے بڑا کریں نہ آپ و تعالیٰ رسے کے
لئے ایک گھوڑا پاٹت شیں پڑات تو اس اس اشپال ایسا ہے جس کر آپ کو قتل کردن گا۔ افسوس نے فیلانہ کا لفڑی میں
جیتے تھے قتل کر دیا۔ ۵۔ پناچی = صراحت اس گھوڑے پر سوار ہنود اور کی طرف ہوا زارکی مسلمان ہمازی اس کے مقابل آئے حضورت
فریدا سے مجھ تک آئت و حضور المولیٰ نے اس کی ایک بیل نوت میں لکھی تھی کہ کارپین ساتھیوں کے
پاس بیارا ہوتے کوئی بہت نہیں معمول زخم ہے اور ام ہے بائے کالبی این طبقہ اگر رفیعہ معمول ہے کہ زخم کا نکلے دا ہو تو قوی
ہے۔ محمد کا دار ایک بھی نہیں سکا پہلو کے کی طرف مل کل کاہو امر گردے یہ آئت کریے خروجہ جن کے مذکوری نامل ہوئی حضور اور
نے اس دن بھی ایک سمجھی خاک نہاد کی طرف جتھی جس سے ان سادوں کی آنکھوں میں دھول ہوئی مگر قوی میا اور
یہ کہیے آئت خروجہ دید رہی نامل ہے۔ تیر کر کر تحریر ہوئیں (العلقی)۔

لپیزہ: فلم تقتلواهم اس قربان مالی میں فیلم اچارہ کی بہت اور اس اتعلق پچھلے مضمون سے ہے لیکن جس بدیں جادوی مذکور ہے شامل حال وقیع نیز یا کا خصر فرمیں ہنوزول تمدراں دلوں میں ہیں و قرار ناگزیر اس میں عصا و قرار ایسے سمجھیں گے ہماری طرف سے تھیں تو تمہرے کارکر متعلق ٹھوڑے قلیل تر کی بیانیں ہیں جو یہاں کرنے کے لئے تھیں جس کی وجہ سے ہر ٹھنڈے کو کیوں نہ کنار کو تمہرے کلیں کا مستقل ٹھوڑے تقتلواہیں ظاہر مکاریاں بدھتے ہیں تھے اور اس اسارے صدھاروں کو جس کے لئے کوئی نسل کو ملی کوئی نسل میں نامارچ کفار کی میں جو درمیش مسلمانوں کو کتھلیں گے اسے مسلمانوں پر تھلی کا شکر کو کیوں نہ ولھکن اللہ تقتلہم۔ مبارکہ پھیلی مہارت یہ ہے لیکن انہیں ادا نہ ہے وہ حقیقت کلیں کیا ہے کہ اس سے تھیں جرأت و مہمت وہی کنار کے دلوں میں رعب ادا اس سے آہان سے فرشت آتا۔ چنان رہے کہ کچھ کنکھ حقیقت پر ہم ہے لیکن مبینہ ستائیج تم نہیں ہمچیز وہ دن کا ہے کہ یہ سارے کامہ کے ایساں نہیں کہ تھے گر جزا۔ وہ مار میت افراد میتیں بیان میں تھیں جیلی پوری مہارت پر مطلف ہے اس میں ظاہر ہے تھی رسم ٹھنڈے سے گھر طریقیاں اس میں دلاؤ ایسے دل مسلمانوں سے کلی کی صرف لئی کی تھیں مصالحت اور توہر سے چھپتی کی تھی بھی بہت مار میت کو ادا ہے تھا۔ ہمیں افراد میتیں بیان میں بمعنی اتفاق ہے، رہت کے معلم پا شیدہ ہے اور اگر آئتیں بدرا جنمیں اور اسے کے حل جان ہے تو اس کا تحصل نکلناں دعا کے، مغلی بھر حصہ را ورنے پھیلی تھی اور اگر بخیر کے وہ حصہ انتہی ہے تو اس کا مفصل وہ تحریر ہے جو ستر اور شد روازہ نہیں ہے بلکہ اس سے ان الی افغانیں قلیل ہو گیا تو یہی سے اس کی زیر، القدریں ہیں اور کلارکوں والوں اس کا مفصل۔ تھیں درتے کہ وہی سکھ لکھا رہے ہیں بتداء پھنسنے ائے تھے، اسی ہے اس کا انتہی پہنچنے کی ایجاد امور اور نے بالغے سے اہلی اس کے متعلق ارشاد اور افراد میت اور اخلاق وہی تھیں اسی زیر افرادی اس ناک پھٹکتی ہیں ایجاد امور اور نے بالغے سے اہلی اس کے متعلق ارشاد اور افراد میت اور اخلاق وہی تھیں مثیل ہر لکھن اور بھیجیں توں اکمال کی آنکھوں میں تھے خس و ایس ملکہ ہم نے ایس افراد مطلباً اسی تھے اسی لوری جو کی تھے۔ سچی چیز اسی اور

قال الإمام الشعاعي

بہت تحریریں ایں کئے تحریر صوایاں میں رواں کی جائیں گلیں و لکن اللہ عزیز اس کام سے مار میتھے تھے۔ رہی ۱۰ طلبہ دو ہے جو ایک دلیل ایک کارکی آنکھوں میں رہے۔ اس میں پہلی بیانات قوت تسلیمے تھے قوت ہماری تھی کہ شرمند اُنکی مدد ادا کیا جو اس کے خلاف ہے مجبوب ہو تھا اور اپنے کام میں کام کرنا۔ ایک دوسری بیانات قوت تسلیمے تھے اور جاری کردہ فرماتا تھا کہ اس کی قوت ہے ویز گھووم۔ سب سینہ کے نورب اعلیٰ تھے اور براہ راست جانے کے قرب کے کام کرنے کے لئے کام کرنے کا شکار ہے اس کی قوتی بانداز اللہ کا درجہ نہ ہے کام کو رب اعلیٰ کرتے گے جسرا کام ہے جسرا یہ رکھنے ہے ولیلیلی المؤذنین میں بلاد حسناً۔ یہ مادرت یا اس مطوف رہی ان ای سوت میں لیلیلی خلق ہے لیمعحق الحکافرین پر شہید ہے اگر اپنے بے اور بیوی بخاطر مفترض اور لیلیلی ایک ہے۔ مادرت کے خلق ہے وقفل ذالحکالیلیلیں میاں رہیے کہ مسلمان بنت بادھے۔ معنی آئندہ ایں رہیں تقلیل اتفاق گزاری ہے بذریں کو آتا کیا ہے اور اتحاد کے ارادے جیسیں ملے اور سری کسی آئندہ ایشیا میں مراقبت رہیں۔ ایک بڑے

جزی اللہ بالاحسان مافخر یکم فبلہ هما خیر البلاع النی یہی
الل عرب قوت سے ہے اور اسی بلاع حسنائیتیں اور مہربانی کو بھی یعنی اللہ تعالیٰ تبرکی تاہم اور ایک اس
لئے کہیں کہ کافر اس کو ملائے اور مومن اس کو اپنی طرف سے الہار اٹیں ابھی نوئیں حلاظا رہے (درج الحلقہ) میں لکھتے
تمثیل اللہ کے دروازے میں آنہ کے لئے ویجہ میں حمل کے دروازے میں جو احمد دامت چانچ بدر کے بعد کے تمام خروقات اس کو
پڑ رکا تھا جس کو مسلمانوں کے حوالے بلدوں پر عقیل بن الحصہ میں علیم علیہ السلام بیان کیا تھا مذکوری طبقہ بے اس کا تجھے
یعنی اللہ تعالیٰ اپنے نوبت کی اتائی ہے ایں، ماں میں ملائی ہے اور ان کے کل ۴ مسلمانوں کے دوں کامل خوبیات میں دو چاند
بے کہ اگر مسلمان بدمریں قاتل کاٹ کر کوئی حسد کے لئے ان کی مدت پیدا ہو جلوس کی اس لئے انہیں یہ شکار مار دکار ایں
مظاہریں فالکم اس سے اشارہ کرائیں کہ وہ فتوح کی طرف بے اس لئے حقیقتیاً ایک باریاً باشد خلنو اپر شدہ لاکھلے ہے۔ حقیقتیاً
یہ نوئیں تو وکل نوئیں آنکھ میں گی المقصود یعنی شدید کی خوبیے یعنی ایسا تمدنیہ ہی ہے فالکم سے اللار بلاع حسناء
کی طرف بے یعنی کہ تم کو اخراج ایکی مشرب و ان المفہومون حکیماً المکفرین ہیں۔ مہارت فالکم۔ مطوف
ہے اور المقدوسی کی شیعیں اس بحکم کے تھیں، ویچ ایک کم کو اخراج اور کرامت فوایڈو سے خار کے فہریدو ہوئے کہور بنا
موہن ہے ایسا سے جس نہادہ میں ہے اسی کوئی سکن کوئی رکھیدا، مکرو و خداع فریباً ہم ہیں۔ ڈافن
سے ماریاً کو الکار قاتلیں ہیں، وہ دریں مسلمانوں سے لائے اُتے تھے ایسا دے کھار عرب یا ایسا بھرے تائیات کفار تھے۔ حقیقتی
نیا اور قوی ہیں۔

خلاصہ تفسیر اسپر کے مذاق اس پر نہ کارکٹ لیں تمیت کے حصول کا تاریخی کرنٹی لفڑی کروات ان تکلیف
کمکوں کو تقدیر و تحقیقت اٹھیں جس نے تقلید نہیں کیا امام نے تمیت ماملہ میں کی جنمے بدر ایڈیشن میں چیخ اکبر کے نام
کو کوئی تحریر نہیں کیا۔ تکلیف کو اور حجتت قتل یا اسی نے سمجھ لیجی کہ اسی نے عکور جوڑت ای اسیں مرغوب یا افراد شہنشاہی
تمدیدی مدنی بوراء خوبی: جب تم نہ بدر میں کارکٹ طرف ملی طرف کلراں پھیلیں تو خواری اگھوں میں قشیدہ اس

لکھ کر تم نے اپنی بیوی کا سارا دن خوب پڑھا اور اس کا بھائی کا بھائی کو کہا تھا تمہارا اخترور
اگر اتنا کام ترا رکھتا تو تم نے جو بھائیں کر دیے تھے تم نے جو بھائیں کو کہا تھا تمہارا اخترور
اکارے میں جلوہ کر کے بھالاں رہیں گے اپنی بونی کے مکروہ حقیقت کے نئے والدہ کا ہے رہ شی فلامہ یا پاب جانے کے مکروہ حقیقت
و خاتمہ ہو جائیں جلوہ کر کے گمراحتا ہی یہ بھی ہے کہ اگر ایک کھانستہ تو قیادت کو کہو شی فلامہ کو شی فلامہ سے کافی رفتہ رکھنا چاہیے
فلمہ طبقہ بولٹو گز کر کریں۔ یہ مکروہ حقیقت کے نئے بونی کو کہا گیا تھا

مکاری میں نہ دست ڈالپ باریت اوریت آئے خلاط

بہرہ میں اسی سلسلے کا ایک بڑا حصہ تھا کہ انہوں نے اپنی طرف سے اچھی طرح اسے ادا کیا تھا اور اسی کی وجہ سے اسے اپنے بھائی کے مقابلے میں ایک بڑا پیارا بھائی کی وجہ سے ادا کیا تھا۔

عمر سنتے ۔ بنی کے سب میں ایسے ہیں کہ بے پل بھی تر رچے ہیں مرضیا شیں / ۷
فائدہ کرنے کے بعد میں کتاب قلم کے ساتھ پلا فافا کوہہ سے میں اپنی کمیں لٹکے بکر دب بھگ کرے کیونکہ نیکی بند خود نہیں کر کر بکر تھیں اپنی شال میں ہوتی ہے تو رکابی ہے یا اور فلم تھیتو ہم اور لکن اللہ قتلہم سے مامل ہوں ۔ وہ سرافافا کوہہ کار بینت فیر ہو اپنے اللہ تعالیٰ سو میں کی سبھیں میں فرمائیں ہے تو بھی جان ہے یہ فائدہ بھی لکن اللہ قتلہم سے مامل ہوں ۔ میرافافا کوہہ کار دب فرم کرے وہ لہل سے غل ہوا رے اگر کرم کرے وہل بھی اپنل کوہہ کار بکر دشیں تھوڑے نئے سلوہوں کے باخوبیوں بے الکر جوڑ تو کستہ فاش دے دی یا لاندہ بھی لکن اللہ قتلہم سے مامل ہو اپنے بھوپیں کرم کیا اپنی کھوکھی کے چالا اور گبوچی کے انزوں کے ازدید کفر کی پیغام سے علیاً اتر کر دیں فرمائیں کہ کوہار بھی اسے نہ بھاگیں ۔

گھنٹاں کو ہٹتے برغلیں گدھے ہے اُنکی پر آپ تسلی
چو تھانامدہ: خضریہ اللہ تعالیٰ کے محبوب اکبر جی کو اللہ تعالیٰ نے خضریہ اور کام کو پیش کیا تھا اور اسی پر آپ تسلی
اللہ تعالیٰ میں سے عامل ہوا پا چھوٹا فائدہ کے بندوق میں خدا تعالیٰ اعلات ہی قبیلہ و رب کی قوت سے درست بیکیت
پڑھتے ہیں ایجاد ایں کے کہا تے میں تکران احتمال میں نہ رب کا یہ فائدہ بھی لمحکن اللہ تعالیٰ میں سے عامل ہو
حکمت انا بعمرِ واللہ بیسر میں وسمعہ الفی وسمع بیں اسرشد ای) میں ان کے چکے ہوں راغب
ہوں جس سے ۳۰۰ میل اسٹاپے۔ پھٹا لائرو ٹنکی فیکر میں ایڈھی کا تھا جس میں انسان اس سے حکم دے سکتے تھے
لبیل المؤمنین سے عامل ہو اور رب نہ رکی تو نیجت کو باہمیت آتا اُنکش اور ایادی اکریں آتھاتے
ارکی مدت ۴۵۰ ہے اور اسی خیتنی ہضم کر تھیں اللہ تعالیٰ ولطف شیرے۔ ساروں فائدہ بندھتے تعالیٰ ایک سو من

لجنیوں کا کام نہ رہیا ہیں، مگر دعائیت آنحضرت کا امام اس کے خلاوا ہے یہ قادہ ڈال کشم سے ماملہ اکاری فخر و می اے جسیں آنحضرت کے ائمہ اعلیٰ ہیں۔ آنکھوں فاقہ کوہ عینہ کہہ دیجئے تو من کے خلاف تدھیج کرو فریب کرتے ہیں کے کراٹ تھلے ۲۳ منوں کوں کے فریب سے پہنچا دیتے گا لڑکیوں کوں مجھ ۲۴ منوں کوں یعنی فائدہ مونہن حکیماں الحکافرین سے ماسل ہوں الامم صیہن شہید ہو۔ مگر یہ کفر بہ پرورد چاکپے اپنا کام پورا کر لے۔

قل سین اصل میں مرگ ہے یہ ہے امام نہدہ ۲۵ میا ہے ہر کڑا کے بعد

پسلا اعتراف ارض نہر میں کھا کر قل نازیوں نے یہ کیا تھا اس نے وہ عذیزی کملائے مگر قرآن کریم نہ ادا ہے قلم تقتلنکوہم آنکھاں قل نیں کیا ہے اسے خاندہ الفریب سے جواب رسال طیعتہ یہ دلت خود قل کرنے کی فی بے یعنی ان کا لال تبدیل بلات سے باہر قادر تھیت کرے اسی انسیں قل کیا لفاظ بیرارہ تائبہ تھیت کرے وہ لالا آئندہ اٹھ بے دو سرا اعتراف رسال ارشادہ اسلام اور ملکیت اذمیت سے حقیقہ حضور الور سے کلکوں بیکے کی قلی بھی ہے اور ثبوت بھی یہ انتخاع قشیں کی کی گرد رست ہو۔ جو قلب ہدایہ کرام اور صوفیاء مقام سے اس اعتراف کے سوتہ ہے ایجاد ہے یہ اسکے دو اواب ہے کہ ملکیت میتھیں کلکاری آنکھوں تسبیح کی لئی بے لار اذمیت سے تھیسے میٹھے تھیسے تھیں جب تپ نے اپنے دست مقدس سے کلکاری بیٹھیں تو ان کی آنکھوں میں آپ نے والیں ہمہ ایشانی اور جریت سے

ثبوت دیا مگر جو کلکاری اذمیت میں قل کارکی میں نازیوں پر سے کی گئی اور اسکے پیشکے کی قلی حضور الور سے کی گئی گھر کن و نازیوں میں فرقی اس طرح کیا کیا حسرے سے محض اذمیت کی ارشادہ وہ ایمن ہے کہ دشمن کے حمل اذقتلتم اشتو تیں ہواں فرقی کی یادو ہے جواب ہن درنوں قلی کے تھر میں فرقی ہے اس فرقی کو کھانے کے لئے بیوں میں فرقی اور مسلکوں سے قل کی لئی کا تقدیر ان کا لور فرطابے بخی تھا اس کے لئے لور کو ہٹر کو اور حضور الور سے رپی کی لئی کا تقدیر حضور کی مجیدت آپ کا لالی اللہ ہو ہٹر کھانے بے حضور الور نے تو فریباں ش قلب یا گیا کہ آپ نے ملکی بیکے تو میں مکر نکر کیلئے لشکر کے درج پر فائز ہیں اس نے آپ کا ہمہ ہر کام ہے ربع فرور شوہت مجیدت میں ہوا فرقی ہے اس کے تھلک صوفیاء کرام بیہد فریب ناکاغیوں فراہماتے ہیں۔ چو تھا اعتراف اس نے تعلیم نے اخ پر کہ ماکیوں فریباں ۷ آنکت کو کہا آتا ہے جواب ہلاکے میں ہیں آنکاش اسی سے ہے لخواہ رب فرما ہے و لنبلو ن حکم بیش عن المخوف و بیش عن الممکن فریب ناکاغیوں فریب ہی بندے کی زندگی ہیں۔ رب فرما ہے اس انسان خاماً بیتلعبه فاحکر معمون تھمہ فبیلوں دینی احکمر من و کہوں آئتیں رب سے اکرامہ دعویم کو لالا میں آنکش فریباں بکریے آنکش میتھیت کی آنکش سے سخت ہے کہ آنکش میتھیت میں ایں بند جو جو اللہ ہو جاتا ہے گریٹیں اور آنکش میں آنکش فریباں سے وہ، فریباں اللئمہوں حکیماں الحکافرین سے کھارکی میتھیوں اعتراف ہے اس آئتیں رب قل سے ۲۳ منوں سے وہ، فریباں اللئمہوں حکیماں الحکافرین سے کھارکی میتھیوں کو سوتے کر دے گا کہر بکھار جا رہا ہے کہ کفار کی تدھیج اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بہت جاذبی ہیں اور وہ کہا جائے ہیں تو یہ دعویٰ نہ گھر پر اپہل جواب ہے کہ اس آئتیں کھارک رب مراجیں اور خلاب حکلاب کرام سے ہے تب تو مطلب ظاہر ہے کہ

کتوں عرب نے مسلمانوں کے خلاف ایجادی بوفی کے نور کاٹئے گمراہ ہام بتوں ملادے عرب میں صحابہ پھر کے اور اُتر مارے مسلمانوں سے خالب ہے اور مکران سے مرا ہے اُن کا اس آیت کی تحریر و آئت ہے وانتقم الاعلوان حکتم موسیٰ منین اُر صلن پڑے ہوں ہیں ہیں ہیں کے مقابل کفار کجھی کھربیں میں ہے سخت یا یہ مطلب ہے کہ ناقیات کفار کی تحریک اسلام کو ملت کے لئے ہام اور اس کا مشابہہ آج ہیں ہو تو باب اسلام اور اس کے سارے افراد مثل قتل گنوٹ ہیں اور جوں گے۔

لشیر صوفیانہ: ہمچنانہ تعالیٰ کی مدد پر گرفتار ٹھیک ہے میرے ہیں جو دو ٹھیڈیں پختہ طعن فرشتے ہیں جو اونکی رہ
چاہے جیدہ وہ کہ اندھا اس کی رضاپا بہ ولسو فیعیلی کے درست فقرت ضمیم۔ جیدہ وہ اپنی عبیدت پذرا کر کے
میں لشکر کا تھا، ہوس جیدہ وہ اس کی عبیدت پڑا۔ سوت ند رہتا گرت رب فرماتے ہیں کوش وہ ہوس کو گھر سول اللہ کا رب
ہوں۔ سے جیدہ وہ کاس کی ٹھیک رہ سے ظاہر ہو جیدہ وہ کو رہ کی ٹھیک اس سے ظاہر ہو جیدہ وہ کسی کے لئے بنے جائے جیدہ وہ
جس کے لئے تو رہے۔ میں لو لا ک اما الھلقت الا فلا حکم۔ ۵۔ جیدہ وہ اور رب سے ملا ہا بہ جیدہ وہ کہ۔ رب اس
سے ملا ہا بہ کمال الائی اسری۔ جیدہ وہ، جیدہ وہ، سوت رب کیاں ہو لے گر جیدہ وہ کہ دعوت رب اسے خداش۔ اسے
کیاں آئے۔

مجهت طلبد آن میب تورد
نمیست اسما و سایه را از
آن چیزها بر نظر نماید بامت
که به دریه رسیده قش را میگست
آن پدر دایر گند غریب داشت
برترینه بود امیر احمد و افغان

لئن جیب پڑتے سب چاہیے سب روں قایم ہے اس بھوپال کی جگہ اور کچھ لے مال نہ رکھدا
وہاں تھلیں محابی کیا اسی فرمائی خدمت میں سب ہیں مگر مس سے دبست قایم ہیں کمار گوں حلہت اسے چاہتے کہ کارلو
بیجا طریقے کا اپنال نام نہ رکھتا۔ اس کا اعلان ہے صاف سوچنے نظر میں نظری اس چیزہمیں رانظر تھا اس

لے فریا کر تم لے اکثر بھیگے مگر تاریخے اس طام میں وارکی چلی نظر آرہی ہے کہ وہ ام نے سمجھے۔ صوفیہ فہادت میں
مولومیت الحکیم و میمت بالله میں تم نے تم ان کرت پیش کیا تھا کہ تم نے قدرت ایک کامیابین کر پیجہ کا اسلام اپنے افغان کا
باقا ہے اس نے خود کی بیعت اٹھایا یا یعنون اللہ بیداللہ فوق یہ دیوبھم نہ کل تھات ہے اور مدد
تھات سے مدد ہے۔ مولانا فہادت میں ہیں ۔

ہدایت ہدایت گفت حق لارچ ہر کارہا داروں سکن
گربہ ہڑا نم تباہی رہات ملکن دیم اور لاش نہادت
لند شد سلوب کس ایں مرد یافت گر تو خان آن طرف بیلے تھات
کس طبقہ السلام تے فریا کر ج اع کو انجھائی ہے اور جان غیر ایمان چنان تقوی کو ہوا میں تھکھیجا تھا بے اپنے ہاؤں کو رب کی
بادا کا ملبوچ بندیتی ہو جائیں گے انکو کافروں شہزادیوں پنڈھیوں ناہم تھے بلکہ ان کو رہا یا شہ کریم کی بادا کا ملبوچ ہیں جلدے لور
وہ کریم سلطان حوال کرے تو اس کی قیست اسکوں روپیتھیں ہاتھی ہے اس بر جدی بیوی جانگیں قدم جاتی ہیں نیز جو کی قیست
نسیں ملک سلطان کی نظر کی قیست ہے اپنے امال کو ضمہد کا بیدار کی قیست اور سب دربار ایسا کی
قیست نکھلے اور ہے ۔

حکایت ہے ایک صحن میں کی سل مہارت کی قول نہ ہوئی ملنا گی جو ہو گیا لالے نفس اکر تو نکھل جو تھا تھا ہی ماقبول ہو آئی
تند بھی نہیں یہ کہا تاکہ نیب سے اوز اکل تھی یہ سماحت لور یہ بات ہے ہاؤں کی مہارت سے انھل بے کہ قبول ہو گئی۔
در راہ ن گفت دل گھر مند و نیں پڑا خود فروشی ایں سوئے دکھ است
ہاسے پڑا ارش صبف بگرد نیاز خرچہ اپا تھے خود فروشی کے ہزار و سو رسے ہیں۔ حضرت مدینہ ابن حبیب صاحب دکھرا یا
چاکہ فریا کے دیہ جو ہاہ ہجھے سے انکو عرض کیا تھیت میں خصور کی هر ای صور سے انکھوں فریلیکے جو ہوں یا انکو ہو لے
یہ کافی ہے یہ تقدیر کی قیست کرو ضمہد کا نیز ایمان تقوی عرقان فریلیکے جو ہوں یا انکو ہو لے
ہا اس نے ہے اس لیہل اگر ہے ۔

اَنْ تَسْتَقْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ وَإِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرُكُمْ دُنَانٌ

اگر تم قمع کا مجھے ہو بھی یہ تکسیں آئی تھا سے پاس ملچھ اور اگر ازدیاد پھر پھر جبرے راستے ملکتھے اور اگر
اسے ہے خروج کا تم ضمہد ملچھ ہو کوئی ضمہد قمر ۲۷۳ اور اگر ۲۷۴ کوئی تھدا ہے اور اگر تم ہر
مَعْذُولًا نَعْدُ وَلَكَنْ تَعْيَنِي عَنْكُمْ فَتَكُمْ شَيْاً وَلَوْ نُكْثِرْتُ وَأَنَّ
اوڑ جنم قریب ہے ہم اور ہم کو زخمی دفعہ کرے گی تم سے جا چوت پھادی کوئی بھی اگر برادرہ ہو اور اپنے
شرادت کر کر تو ہم اپنے سارے یتھے اور جتنا را جتنا ہیں کوئی ۲۷۴ نہ رکھے جائے لکھا کیا، ایسے کیا اور اس

اللَّهُ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ⑤

اٹھ سارے ہے سیدنا فرن کے
گے ساتھ ہے کہ اٹھ سیدنا فرن کے

اعلان: اس آئت کی۔ کامیل آیات سے بند طرح اعلان ہے۔ پلا اعلان: تکمیل آیات میں جو کہ لاکٹھ کھینچا یا بے اس کا تجھ کفار کے مطابقا ہے کہ تم تو اس پر مغل و کامران سے یہ تجھ کفار اور ایمان قول نہ۔ وہ سرا اعلان: تکمیل آیات میں جو کہ لاکٹھ کے مطابقا ہے کہ تم تو اس پر مغل و کامران سے یہ تجھ کفار اور ایمان قول نہ۔ وہ سرا اعلان: تکمیل آیات میں جو کہ لاکٹھ کے مطابقا ہے کہ تم تو اس پر مغل و کامران سے یہ تجھ کفار اور ایمان قول نہ۔ وہ سرا اعلان: تکمیل آیات میں ارشاد ہو اکبر بڑی چارہ سی فرشتہ تھل ہو سے مدد کے لئے اب ارشاد ہے کہ تم بھی مومنوں کے ساتھ ہے اور وہیں کے مطابقا کیا یعنی یہ شکار دیں میں بھروسہ تھی رہیں گے۔ چوتھا اعلان: تکمیل آیات میں ارشاد ہوا شاکر ہو رہیں تھے مسلمانوں کی مانسے ہوئی اذکرستھیتوں نہ بحکم اپارشد ہے کہ یہ قوی کفار کا کسکی اپنی مانسے ہوئی کہ اسے ہوئی کہ اسے ہوئی۔

شان نزول: جب کفار کے اپنے ملن سے بدتری طرف پڑتے تو بھل لے کر یہ شریف کلمہ وہ کیا کہ دعا کی کیا رب ہماروں پر اعلیٰ بھر مصلحت ہے کاریں نیاں اور نسل بہادر میں سے خود ہیں تجھے یار ہمہ اس کیلئے اے صبرے رب اے اے توں تھا عذاب میں ہے جا یعنی ہو تو اس کی مدد کرائے اے ہمیں اور حمیں (۱۷) جو تیر ہو تو اکرم ہو جو حق قربت ہے تھے والا ہو توں (۱۸) سے بند اعلان کر دے اس کے اعلان ہے آئی ہے کہ رہنگا ایل ہوئی (روح العمال) خالقون نوح ایمان اور اک (کھجور بھرہ فیروز) اس مروہ نے خود اپنے پری یہ دعا کریں جو رب نے قول فریاد اور وہ نیکتہ تھل ہو کسرا اکایا سے قول حس وور چھڈ لے۔ ۲۔ خود دیدہ رہے پہلے مسلمانوں نے تو حضرت کی دعا کی اس نے دی دی۔ سماں بعد فتح قسطنطینیہ تھی اور قیدی کفار سے قدری یعنی کے اعلان آئیں میں اس کا انتشار کرنے گان کے متعلق ہے آئت کی اترتی۔ قول حضرت مظاہر حضرت ایمان اک رب رضی اللہ عنہا اے تھیہ درج اعلان کے خالق اور اک (کھجور بھرہ فیروز) اس کی روایت میں ایک دوایت اس سے۔

تفسیر: ایمان تھستھتو عواجاہ یہ ہے کہ اس میں خطاب کفار کے سے ہے جیسا کہ ہم شان نزول میں ایک دوایت اس سے اعلان ہیں اکر پکے ہیں بدل اٹھک اتر کہ کیا فیانے کے لئے نہیں کیوں کہ وہ اگر یہ دعا کی تھی تو کہا کہ اس کا مطلع کرنے کے لئے ہے۔ معنی یہ کہ جس کے منی قیصد ہیں ہیں تو اس تو قدر ہیں بدل و غرض میں کہیں ہیں جیسی اکرم ہمارا فیصلہ تھے کہ فدا یا فیصلہ فریاد۔ مدارے اور مسلمانوں کے درمیان وہ اگر تم حق کی مالکتے ہو کر خدا یا ہو جو اس کی تھیں تو اسی تو دوایت کی ہے اس خطاب مسلمانوں سے ہے کہ اے ہمازی مسلمانوں اگر تم نے ہم سے حق مالکی لے لیا اس بدل کی تھیں تفسیر ہیں اول تفسیر قریبی ہے فقد جماعت حکم الفتح۔ مبارکہ ایمان کی اک کمیں خطاب اک کارا کر سے اے طلب ہے وہ کار کر سے سامنے ہے اس کی جو اگلی دو تھنائی تھی یا تھا مدارے ہیں وہ امداد ایمان اکارا اعلیٰ طبقے ہے جو دو اعلان کے درمیان اور اکر خطاب مازیاں یہ دو اعلان ہے تھے متنی ظاہر ہیں کہ اے مسلمان اسماں فیں ہو گئی یہ ایمان اکارا اعلیٰ طبقے ہے جو دو اعلان

قال الملاّه . العتاب

کے ساتھ ہیں اور رحمت الہی نبی کے ماتحت ہے لذدار رحمت الہی ان کے ساتھ ہے۔

فائدہ ہے اس آیت کے متعلق ہے مالک حنفی کی تحقیق ان ممالک ایامہ حنفی اور
حنفیت کی ملک حنفی اور حنفیت ہاٹل وہ ملکی ملکی نامہ جماعت کم الفتح کی ایک تحریر ہے مالک ہر انکشاف سے مرا
لیعطا ہے۔ وہ سراج اکونہ: بھی ہمچنانہ خوف مارکر لکھا تے اپنی بھنگی کو وجہ سے یہ قاتم ان تستفتح عوائے مالک ہے
کفار کرنے کے درحقیقت اپنی حکمت کی ہے، ماخوذی کرنی اور انسوں کی کارکردگی اور حنفی ہے، وہ اس حقیقت سے اس مدنی ان کا یاد رکھنے
میں کریں۔ تیرسا کمودیہ عیاشیں، اسی فریک، ماہی قبول ہے، باقی ہے یہ کہ، فقد جماعت کم الفتح سے مالک ہر ایک کارکردا
مکر ہے، وہ ملکی وہی قبول ہے، اُنیٰ فقد جماعت کم کی فہرست پڑھاگار، اس حقیقت کی کارکردگی، ماہی اڑقت چو حنفی اکونہ
الانسان کے ایمان و نیک الالٰ سے فہرست اس کا یعنی اکابر ہے ملک رسول ملکی اکونی حقیقت دو ہم سے بے یاریزیں یہ اک، فهو خیر
الحکم سے مالک، احوالی کی کے کلہ بہ ملکی سے اللہ رسول کا انصان نہیں تو وہ اس پانچ احتساب سے دو ہم سے بے یاریزیں
یہکہ: ہر دوے یکسان ہائیشن لند رسال خالیہ انسان سے پانچ چو اس فاکر کردہ رب تعالیٰ ایامت مولوں کا عالمی دوسرے
سلطان ہے، بھی اللہ کے لئے کفر سے بچک کریں اسکا انشا شفیعی اسی گیئی قاتم التقوعدو الفتح سے مالک ہے، چو حنفی اکونہ
بیگل المکری یعنی تحدی و ایجادہ سلطان: بیگ سے صنیں بیچیں باقی اندھہ تعالیٰ کی رحمت مولیٰ سے سمجھی جاتی ہے، قاتم ولن
تفضی سے مالک، اخترعوہ نہیں سلطانوں کی تقدیمی عوائی سے توانہ تھی اسیں بیگل ایک ایک بھرپور تعالیٰ ایامت کی دلیلیں ہے
ہم تحدی ایں، مبتدا پہلے تعلیعیں سلطانوں کیچے اس لکڑی گئے اسیں بیگل ایک بھرپور تعالیٰ ایامت مولوں کی دلیلیں ہے۔
رب تعالیٰ فرما ہے، ویوم حسین اذاع جنتکم کتر تک قلم تفنن عنکبوت شیا و حناقت علیکم
الا ارض بیمار حبست ثم ولیتم مدبرین ثم انزل اللہ مسکینتہ فریک فروہ حنیں ہم کرت مبتدا جانے
ہم سے کی فلکی بید رسید چاہئے۔

پہلا اعزازیں، بخاری کہتے ہیں کہ وہ ماتما آجی ہی تھی جو رب لان تستفتح عوائے مالک کیس فہرست
ان آنکھ کی بیگلہ ایجا تابے جواب سے ہو اب ملی تحریر میں گزر کیا کہ مالک ایامہ حنفی لات کیلے نہیں بلکہ صرف سلطان
کرنے کے لئے بیٹے پڑھا پڑھے ہیں کے کہ اگر میں عمر اپنے اور یہ تحریر فیضی داری کر مالک پڑھ کوئی یہ پڑھانے
کا تھیں بے ایں، مصلحت پر اگر ہے دو سراج اعزازیں، بخاری کے اپنی لکھنگی تھی کہ، اسی ملکوں کی بیاناتی عبارتی
یہے، «قی ای، فقد جماعت کم الفتح کی فہرست کی ہے، مولیٰ جواب دیتے ایں لی یہی تھی ملکوں کے اقتداری تھے کہ
جو حقیقی ہوں لی جائیں ایں لے، ایلاما قبول ہے، سند کر دیتے۔ تیرسا اعزازیں، بخاری حصہ میں گزر کی حضور نبیوں سے
ہر ایسے تھے یعنی فوندہ کمای فوندہ بیانوں میں اس نے کہ در مالکیں ملکی کہ خدا یا ملک دے کی تھے۔»
جواب: اپنی فیض کی حوصلہ کیوں کو وہاں کہیں کہ وہ اپنے کو من بن جائتی ہیں اور یہ تحریر میں اسے جواب ہے۔
چو حنفی اعزازیں، مالک فہرست کم الفتح کی فہرست کیوں ایڈھا ہے ایں لیا ایکرے ہے آنکھ مسکینی بھرپور خوبی کے لئے بھی ان کے
ہلکے بھول عزیزیں کے لئے بھی کہ وہ ایں، بھی کہ کریمان قبول کریں۔ جواب سے کھلپی ہے کہ تسلیمے اکابر ایمانیں

لشہر میں ہے نیاز ایں بلکہ تمہارا احلاط سوچ سے درج شئی لیتے ہیں سورج کا بھائیں بلکہ دارا پا احلاط ہے
لہ حکم اللہ رسول کی نسبت سے ہے تک کہ درمرے اور کی نسبت سے پانچواں العڑا خاص ہے اللہ تعالیٰ رب کے
ساتھ ہے فرماتا ہے وہ معمکن مامکنتم اور قرآن تباہ ہے مایکون من نحوى للشّهلا مور اليمهم ولا
خسته لا هوسادهم ایساں آئت کے نتیجے ہے جواب: اس کا دو ایساں ایسی تحریر ہیں گز دیا کر سل، تم
کرم کی ہماری مرابت کنار کے ساتھ ہماری غصہ و فریقی ہے ساری گلوق کے ساتھ ہماری طلب و قدر تک ہے لہذا ایسے میں
اغار غم نہیں۔

تفسیر صوفیات: اے لاکو اگر تم اپنے دل کے قلب صدقہ اخلاق ملود تو کسی اسی اش کی چال سے کھو لانا پڑا ہے، تو جانہ کہ تمہارے نام کے لئے تکریب آپ کا کہ لفڑی اپنی اپنی ایمت و صفات سے بیش تگی نہیں، بلکہ اپنے بال و رہاب فتنہ میں پتے کر کجھی چاہب میں اور جانتے اپنے دل کے دوسرے خواہد کر لیتے ہو تو اُنگی سے محروم ہو جائے گے اور تمہاری اسکی طلب سے پلازرو ہو تو تمہارے ہمراہی اٹھ سے باز بے اگر تم کہو ایسی نیپ پیپ کی طرف لوٹئے تو تم پھر قمری تمادی نفللی صفات کو ملپ کر دیں گے، اس کا نام مثلاً ساری، زیار و دیوالی زیبہ نہیں بنت جاتی آتے گی۔ یا انی احتیل الرحم، تھا جنوری ایک جست کے پر ایک سیکھ اعلیٰ اخنوی نعمتیں نہیں نہیں اور ان کا ملکی ہی۔ صوفیانہ فراہمیں کی ایک انعام اسلام (لکھیم) انعام، ایک نہایت پہ بھاول کو اُپر اول اہم اصلاح ہے۔ اگر کاروں کے لئے روال و احمدیاں ہے اللہ کے اولاد سے تک نبی ہے، تک کی مل مختصر گا۔ یہی سب تعلق ایسا کاروہ مم کر دیں گے۔

المساعدات والسلع لا يطلبها عيوبها
استطاع بها المنتهاء فهو حاليه
وافتنيها الجوزه وهي عنان

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذْ سَمِعُوا أَصْحِيبِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَا تَوَلُّ عَنْهُ وَإِنَّمَا

ایسے ووگا جو ایمان لا سکے تو ناہزہ میری کردھی کی اور اس کے دھول کی اور تپھرداں کے پھٹک اسے یاد کرو۔

لَمْ يَعُونَ وَلَا تَكُونُوا كَالذِّينَ قَاتَلُوا إِيمَانَهُمْ فَلَا يُهْمِلُونَ

تم سختے ہو اور نہ ہو فتم ان لوگوں کی طرح جھپٹوں نے اپنا سب بجا بیٹھے حالاً تکڑا خیزی ساختے
ن پاکھرو اور ان پیشے ترکما چھپوں نے کچھا ہو کے صنایا اور دیہیں ساختے

قطعہ: ان آیات کا تبیل آیات سے پہلے متعلق ہے۔ پہلے متعلق: بھیجیں آئندہ میں نثار سے کامیابی حاصل کرو۔ رسنی کی
آنکھوں سے باز آتی درود و محبوب کے سارے احتساب کو کامیابی سے پہنچ کر کاپ بردے گے کاپ بردے گے ختن مسلمانوں سے ہے کہ آنکھوں کے لئے
قمری گھنی ختمارا۔ اللہ رسنی کی باذنبی سے پہنچ کی باذنبی کا گھنی ختمارا ہے کوئی باذنبیوں کی قریبی دروازی کی طرف جانے کے بعد

فریاد ہو اول کو فرمادیو اور اسی پر حکم۔ حاصل بابے فرمادیو اور ہوتا تھیں کہ
توہت میں غزوہ دد، ناگیب و غربہ اور بیان ہوا کہ اللہ کی قدرت خوب
کھلائی جادیا بے کہ تم تینی بنک اللہ رسول کی فرمادیو اسی سے تھیں ہے
پس فرمادیو اسی اپنے ساتھ رکھ بیٹھ لیا ہے۔ تیر اعلیٰ پیلی آں
شہزادت لئے رہ گئے فرمادیو اسی کے اب تک ۲۴۰ ساری شہزادیوں کا
فریاد ہو اڑی کر دی گئے تو تم پر ہم کو کچھ تحریت ہیں گی پس انہیں بنا کتے فرمادیو
بخلت ہی باری ہے مکار و مس اس سے بیٹیں اور یہ ملی اختیار کریں۔

تفسیر زیارتیہ اللذین آمتوں ان بھی ایکتھیں نہ اکام ہیستے تھوڑوں کو بگانے کے لئے یہ تو کلکار کیکار یا چکنل اخوب کے لئے حصہ ہے جو کنکر اسکار کرم کے پیش کر کر لاد رسال کی اطاعت و ایکب ہونا ملکیں گی جوست ہے اس نے طامتے حکم سے پڑے ایمان کو نہ رکیا جائے وہ کسے نہ رکیا جائے وہ قسم ہیں مومن و فاجر پانچی اور می قسم صرف غایوں یا اس پہلوان کے لئے ہیں اس لے اللذین احصوات یاد رے طاہب سے ہم تو پورا راجا تائبہ وہ مرنی قسموں کو ہونے لے اسی ہے اول سے پکارا جائیں امر اُنل و نیجہ تکریم ہے ایمان کی صفتتیں سمجھی ہائے ہم کو مومنین کہ کہ نہ پکارا بل اللذین احصوات یاد رے صیغہ ہے اماکن پر ایمان اور ای اصل صفت قسم رساب کا طبیعہ ہے اولاد مرضی مال ہے جس سے زامل ہوتے ہاں اسے اس صفت کو ہوال ہے پچاہا جائے ہو افسوس کی اطاعت کرو۔ خیال رہے کہ ایمان سے مراد علمتی ایمان نہ کہ فطری ایمان لہذا اس طاہب میں فرشتہ و اعلیٰ نیں لوار ہو سکتا ہے کہ دوسن ہجن فرشتہ اوسیں انسان بن س، اعلیٰ دوں تک رسیل ہات تو قی ہے جو ماکر تائبہ کے اگلے تھوڑوں سے ظاہر ہے اطیعو اللذین عور رسولی فریان ملیں نہ ادا کا تھا، بہ طاعت تالہ و طبع ہے۔ عصی خوشی جس مقامیں تباہی کر رہا تھا اور کبرا ایک اصحاب میں باؤشی فریاد اور ای اطاعت نہیں جانا پسندی جی ای اطاعت۔ طوکب کیں ملایم اطاعت تو حلقین بھی کر لیتے ہیں۔ خیال رہتے کہ اللہ رسول اپنی ادھام شریعت میں اطاعت صرف مسلمانوں فرشتے ہیں علم ایمان کی اطاعت افروز ہے فرشتے ہیں جو ایمان کی اطاعت۔ خواص یا ای ایمان ہیست قسمیں ہیں جنہوں نے ایک ایک ایمان کی اطاعت افروز ہے ایمان سمت حکم کی ہے خوشی سے خوشی سے پھر تو جو ایکام میں اطاعت اور ختم ہے ایکام میں اطاعت نہ۔ جی ہیں ہم ایمان میں اطاعت حکم میلات، محلات میں اطاعت ان بھیں یاد میں آخری اطاعت مراد ہے ای اطاعت پر ایکب مسلمانوں فریلانکلار ملکی ایکام میں اسطول ایکام کی اطاعت کرتے ہیں خرثواب نہیں پہنچتے یہ تحصیل خیال ہے وہ تو ایکب تولواحت قابل ہے۔ مخفی درج کرنا ہو جائے تو بد نہ اعتماد ہے محرج، دلال ہو جائے ہیں نہ اطاعت اور رسول اللہ ہیں ہو جی ہے اس کے صحن میں خدا ای اطاعت اسی ای دو جاہل بے دل کا کر صرف جو کشمکش کئے ایسا یا ایسا ہے اس نے بیش منہک فریلانکل عنہ ارشاد ہو لا قصر بروج ایمان مسحیل۔ کبیری پڑھانی دیجیے، بخشنے فریلانک ایک اسرار مدرج اطاعت ایجاد کیا احمد بن اوندی ہے ترقی یہی ہے کہ اس نامراجع رسول ہے۔ رب فرمانے و من یطع الرسول فقد اطاع اللہ من اندے رسول سے بھی دل کارٹ نہ چیزو۔ خیال رہتے اے

حشور لند نے رسول بھی ہیں ساری تھوڑی کے رسائل بھی پھر ہم خون کے بھی رسول ہیں کافروں کے بھی ہم خون میں اولایا
امتنانہ غرض و قطب کے بھی رسول ہیں تم کس کاروں کے بھی مان سے من کیئے پھر اپنا سکاب و انتہ تسمیعون ۴۰۷
لاتولو نے اقبال اقتضیت مل ہے تسمیعون افضل پڑی شدید ہے تینی الفرقان یعنی ماذن قم اے سرمن
قرآن تیات فرقیتیت رہیے وہ کردہ تم ۲۷ اللہ رسول کی الماست فاٹم پڑیتے اگر قم اے دا گردالی کو کے تو پڑے غیر باخرا
غایبین ۱۸ کے سخت زریلانہ گے ولا تکونوا حکا الذین قالوا سمعنا اس فریان ۱۹ میں مسلمانوں کو تیرا حصہ یا ایسا کاف
لکھیہ کلب الذین سے مراد ملائیں ہیں نہ فریانیہ جیسا کہ ملائیں ہونا تائیں یا تم صورت سیرت مخلاف اخلاق میں ان کی مثل
بھی نہ ہو تو اکرسوں کی طرح ہو ہاں کامن ٹھیک ہاں ۲۰ میں ہر اب قالوا سمعنا اسی اکریہ جیسا کہ ملائیں ہونے کا سبق تریلہ ۲۱ می
کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وهم لا یسمیعون بالکل سخت نہیں کیونکہ وہ قرآن یہید ضرورور کے قریان ۲۲ کامن اطاعت
کے لئے نہیں ساختے بل ان میں مجب نلاکتی اکار نہ کہا جاوے کرنے کے لئے سخت نہیں بل ان سے سختی جیں بل اس الگ
کرتے ہیں اس کی تحریر، آنہتہ ہے وقالوا سمعنا و معہیتیا۔ مسلمانوں کیان سے شمازیں سے کہا جانہ احمد اطاعت
کریں گے۔

خلاصہ آفسیز والوں کو ہزاری بڑے ایمان کی نعمت پا پکے ہو میں کے زمروں، اُنھیں اپنے اس کی حکایت اس طرح کر دیتے ہیں۔ ملک اللہ تعالیٰ اور اس لے رسول کی فرمائیں اور اس کی حکایت رواں اور بھی کسی مثال میں ہمارے۔ ہم سے مال کا منزہ بخوبی اس سے دعیانہ ہوتا ہے کہ قرآن اس کے انہم شرط پر بچے ہو کر وہ کوئی کمال احادیث رسول کا عکس ہے، جبکہ ہم صورتِ حق تھے اس کی حادثات کی حقیقی میں اس مغلقوں کی طرف مت ہوا ہم مرغیوں میں سے نئی نئی کیا رسول اللہ تم لے قرآن آپ کے فرشیں بالام سب کوئی من لے گر رہی تھی ہے کہ وہ ان میں سے کوئی بھی شیں سنتے تو اس کے لئے قصیں سنتے بلکہ قرآن وہ سب شیں یہ بُجھ نہ لئے کارکی چاہوئی کرنے کے لئے ہیں ایسی اخبار تحقیقت سنکری ہے منافقین کا ملک اپنی منزوں نہ چھے۔

فائدہ کے ان آیات کی سے چند فاکٹریں حاصل ہوئے۔ پہلا فاکٹریہ: شریعت کے احکام صرف مسلمانوں پر باری ہیں لکھا رہے تھیں اس نے کافر مسلمین پر نہ کافری ملکی نماز و روزے قضاۓ میں کرتا رہا اس نہاد کی ذوق رکھا ہے کیونکہ قضاۓ پر وابستہ ہوتی ہے جس کی خواص بخوبی کا عہدہ اس آیت کو **اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنْهَاكُنَا عَنِ الظَّنِّ** اسٹولے شرع فرمانے سے حاصل ہے اُنکا دوسری ہے صرف ایمان ادا نہ ارض پر ایمان کی وجہ پر بخوبی کا عہدہ

توث ضروری نہ کاغذ مصلحتوں کی رہ ملائیں ان ہے سایی دلکش اکاٹ کی الملاحت کر لازم ہے ملائیں اکاٹ میں، آزادیں
اندازہ بستہ تھی اُخرباب خوشی اُخرباب خوشی کرنے ہیں کیونکہ اکاٹ میں مکروری اُخرباب خوشی کرنے ہیں کرنے
کے پر انتظامات ہیں۔ لہ راستا اُخرباب خوشی بک عالم اپنے رب اُخرباب خوشی بک عالم بے پناہ ہامنوفراستے
حاصل ہے اُخرباب خوشی بک عالم اپنے رب اُخرباب خوشی بک عالم بک تحریر۔ میر افغان شاہ مسلمان ڈار

ستھنی و پڑی رجب نہاری اور شب بی رخوٹ ہواں پر اندر رسول کی الماعت تھی جب ہے کوئی مسلم کی درجہ پر تھی اگر ان کی فرمادیواری سے نہیں نال سکرے ناکہ اطیبو اللہ مورسونہ مطلق فرائیت سے ماضی ہواں چو تھا کہ نہ اندر رسول کی الماعت خوش بول سے چل پڑے ہلوشی کی بیری الماعت پر کوئی ثواب نہیں یہ فرائی الماعت سے ماضی ہواں اکہ یہ طبع سے۔ معنی خوشی رضانی قاب کے ساقوں قاب کی الماعت بھی ضروری ہے پانچوں اس فائدہ حضوری الماعت اندھی الماعت کی طرح سہر مال چاہتے خواہ کیمایی تھیں دس بیٹھیں وچ لام لو خواہ قرآن مجید کے موافق علمیں ہی اس کے خلاف حضرت علی کا فاطر رہوں کی سرہنگی میں اور سرے فلاں سے منہ فیروزاتون کے لئے اس نہاد میں درستائل حرمہ را اگرچہ قرآن سے چل دیوں کی بیانات دی ہے یہ فائدہ ورسوں لہکے والوں سے ماضی ہواں کی نیس تھیں ہماری کتاب سلطنت صلی اللہ علیہ وسلم کے باقاعدہ الماعت و قبایل اور ای صرف حضور اور کی اذم بہان میں اللہ کا اتم تہذیب اور کست کے لئے ہے تاہم یہ لا کہ لا تقولو عنہم میں دو احادیث سے ماضی ہواں تھیں یہی تبریزی خلوی اگیر بیع الحق المختار، قیروال اللہ کی الماعت حضور اور کی الماعت میں رائق ہے اس کی تفسیر وہ ہے ومن یطلع الرسول فقد اطاع اللہ سا تو ان فائدہ سوں کو ہماہیج کر کی وہت کی طبل میں حضور اور سے بے تو جنہوں کی نہاد میں تھی جو حضور اور کی طرزہ تھی یہ لا کہ لا تقولو عنہم ماضی ہواں کا اعلیٰ کارہوت حضور کی طرف ہائی۔ آنکھوں فائدہ مامن گاندیہ بلال کے کلام سے ہے مرا اہل ہوتے ہو گی یہ قائد، ولا تکونوا کالذین سے ماضی ہواں بکر تفسیر، قوان فائدہ بنی اُمیں و عذار و فیض، خدا یکارہے علم کا اصل مصدر عمل ہے یہ قائد، ولا تکونوا کالذین سے ماضی ہواں بکر حضور اور کے فہم گلیں موسمیں ہی منت ہتے تو رسانیں ہی گردب تخلی نہ رافیقین کے سخن فریاد و هم لا یسمعون یہ منت ہی نہیں کیوں نگرہ تھوں کے لئے نہیں منت ہے یہ مامن کے لئے بدل ہے۔ وسوں فائدہ وہاں سے حصل رہیں گئیں بدل ہائے کہ ہم ایسے ہمروں ہیں اس ہر کھدائی کئے کی ضرورت ہی نہیں ہے ہمیں اللہ رسول نبی ہائے ہیں یہ قائد قالوا سمعناہیں قالوا و زبانے سے ماضی ہواں امانتیں کئے پڑتے تھے کہ ہم حضور کی منت ہیں ماننے ہیں فلیس کمان، مودوں نیں ضرورت ہیں زخمی۔

پہلا اعتراض: حضور ﷺ ساری خدائی کے لئے ہیں کافی للناس بشیر او نفیر اُپل شن سے وما فر مسلنک الاز حمته للعلمین اُپ کی خلک بے تھا ہے کہ ساری حقیقیت پر اُپ کی الماعت اندھی بوجے الماعت کی آیات میں خلاب صرف مسلمانوں سے ہیں ہو نہیں اس آیت کو یا لیہا الذین استوای شویں کیوں فیروزے جواب ہے تک اُپ کی الماعت سب پر دلاب پے وما لار مسلمان من رسول الای طاع باذن اللہ تحریجاً نہ دیکی اس کی الماعت لفڑا پر اُپ کی الماعت ایک بھی دلاب پر کہ وہ اُپ پر ایک ایسی مسلمانوں پر اُپ کی الماعت اندھی و میانیں ضروری ہے جی کہ چنان اسون تکروں بچھاؤں پر اپنی الماعت لوپ احرام حکم لئے ہیں ضروری نہ ہے بکھر اشادہ چاروں دو فارسیں ایک اشادہ چاروں دو فارسیں گل پر جعلی اس جعلی کی الماعت ہے جو تکریں مسلمان شریعت میں الماعت کا حکم ہے اسی لئے دو فارسیں کو خلاب ہوا کی الماعت پر ثواب دی جائے۔ وہ سر الاعترافی سیس اولہا تو قربانی اللہ رسال کی

الحادیت لہ پر احادیث اور لا تولوا عینہ، رسول سے نہ مدد بھی کیا گردست ہو اپا چہ قاتک جس فریب ہے اولاد تو لو
عنہاں برونوں یعنی اندر رسول سے نہ مدد بھی کیا گردست کیا۔ جواب ہے: اس کا احباب ایسی تفسیر میں گزی کیا کہ در حقیقت
الحادیت صرف رسول کی ضوری ہے اللہ کی الادات، رسول کی الادات کے حسن میں آپا ہے اللہ کی الادات کا کردار است بل
تمید کے لئے ہے خدا کو والی صرف، رسول سے ہے علی ہے اللہ تعالیٰ سے نہیں ہو سکی اس لئے حر قباد رست ہو اقران مجید
اس کی مثالی، سوتیں فرمائے است چیبیو اللہم وللرسول اذ اعما حکم اس میں اولاً اللہ رسول کا کہے ہو وردہ
مدد و مدد بے کی علی حضوری پہاڑت چیز اللہ تعالیٰ کی کم برادرست نہیں بل افراط میں مهاجر اللہ المیوز رسول
انسان بہترت کر کے حضور کے پاس آئی ملکائی ہے کہ اللہ کے پاس عذر کا کر کر کت کے لئے ہے، قبایل ہے یخادعون اللہ
والذین استو ایں اللہ نے ہم ایسا یا کو مرارہے رسول اللہ مختار ایسے قبیل ہے میر العز ارض لا تولوا ک
بعد یہ کیوں فرمایا کہ وانتم تصمیمون کر ہے تم نہیں اور رسول سے نہ مدد بھیو یا کافی ہے نہ بیگن گردست بھے جواب پڑ
اس لئے کہ عالم گاہنا بمال سے بد تواریبے یعنی قرآن مجید اس کے اکامہ، اور سن رہے اور قرآن مجید احمد و حضور کی الادات
عمردے رہا ہے اب اگر تم مرد رکن کو گے دخت بھرم ہو گے جس کو قرآن اور صاحب قرآن ہمیشہ کی نیزی ہے، وہ اسلام
قول نہ کرنے پر بھرم ہے، وہ کاک اسے اسلام کی نیزی میں اس لئے صاحب فرثت ہیجے حضور انور کے عوامیں بھروسی دیکھو، اس کے
لئے صرف عقیدہ، وہی انہی ہے۔ چو تملا عز ارض، ملائیں حضور انور کے فرمان عمل نہ تھے سو نہ تھے بہمن کے حق
چلکی کے لئے کسی کی اسٹھان چاہی کے لئے خلافت کے ساتھ منہ قول کرنے الادات کرنے کیلئے خلائی، وہیتیں جیسیں کہ
پہچے آپ اپنے بیماری سے بھول بھال ہائی نہیں ہیں، سمل قول یا بھت کے لئے بخنی کی غلی ہے، واقعی ملائیں اس طرح
حضر کا فام نہ نہتے تھے۔

تفسیر صوفیانہ: ان تیات میں ظاہری میادات والادات کا حکم ہے اور انہیں والوں سے خطا بہے دیاں انہیں سے مراد
شریٰ ملکی ایکان مراد ہے تائبہ اس سے فرشتے شارج ہے جسے ہمیں کہ ان کا ایک انفری ہے گری حضور کے حق نہ اب احمد
وہل آنکھ میں ایکان سے ایکان سے مطلق ایکان مراد ہے تائبہ خواہ ملکی ہے اپنے انفری میتے ایکان، اولین تو ایکان، رسول کی
گواز سے لفڑی نہ لیو ایکان روانی کے گھیں بغیر اپنے ایکان، جو ایکان روانی سے آسکن بھروسی ایکان روانی کے
بانٹنے آبہہ ان میں تیات میں فرشتے لیا ہوئے سورج، لکھر، پتھر، چور، نہد اہل میں سبھی حضور کا کوبد احمد نہ ازم۔

یہ اب کہ بیل بے خواہ بھی کھل کے کر دے یہی تبا

د ہا کو تجزیہ رہا، بوداں پھلکن شوں کی دھار ہے

الادات اور کی اہلی بے بالی کی محبت کی بھی آیات میں محبت والی الادات کا حکم ہے کہ ایکان بدل اور حمل کی
آنکھیں بند کرنے بھیب ناٹھک کہ نہیں بھل دے کہ شریعت میں سلام کے وقت وہ کہہت ہے بڑھانہتے اور لفڑ احمد
ہاتھی بے کھلڑا بھتھیں، ایکان حضور سے بھی نہیں پھر تارو و ندو بھی نہم میں، ہاتھی جسم کی نازد کا قلڈ کہب گر مٹنی کی

روں والی نور کا ابلق صور مجھ مصنف شدہ تھیں یہ لذات مرے بعد بھی تم شہادگی رب نیا آب ہم فی صلوتہم
فَلَمْ يُوْمِنُ مُؤْمِنٌ بِيُوْمٍ رَّبِّيْعَتِيْنَ مِنْ مُشْكِنٍ سَهْرِيْاً يَا كَوْلَهُ لَمَّا تَوَسَّطَ الْأَنْتَيْرِيُونَ مُؤْمِنٌ بِيُوْمٍ رَّبِّيْعَتِيْنَ مِنْ مُشْكِنٍ سَهْرِيْاً يَا كَوْلَهُ لَمَّا تَوَسَّطَ الْأَنْتَيْرِيُونَ

کوپہ سبب ہے جس کو درم سک رہا تھا ۱۰ الفہار جام سے
لطف یہ ہے کہ مل جاؤں تو علم پتے کہ لا تلو واعنه ان کی سترائیت ہے جیسا کہ مذکورہ حضور احمد سے لا تاعد
عینہ لاحک صحتہم سے گویا پس خداون سے اپنی آسمیں نہ ہجڑو سست تھیں جس کی وجہ سے قیامت نظر فراہت رہی۔

روح نماز ہے میں اصل نماز ہے کی میں تھے مسلمان رہیں تو مر سائی رہے
اور ایسا شخص جن اصحابِ اللہ موسیں اے گویا موسیں کے لئے اپنے راست کے پی اعلیٰ اور بخوبی رخواہ کے
تمدنی بناہ مالک میں رہیں اے مسلمان خود کے سا لوگوں ایک خوبی بند کسیں نہیں۔ صوفیا و فرانچیزیں کہ خصوصی اور کسی دو
سے تھا ایک ایک لفڑا ۲۰ سوں، کافر صدیق و تقدیق، مکمل و مصالح کے کاؤں میں ملی ارجمندی میں از کر الخلف اور، تھا ابے
محاقوں کا کافل از لیل کافر زادہ کر کے غلیم کا کامل بولھائے۔ خفتر صدیق و تقدیق کے چند میں تیش تیش
میں تھا آپے ملاوے کے سیناں کو راست کا دبہ مانگیاں ایک بے گواڑائیت عالمگیر ہیں۔

إِنَّ سَرَّ الدُّوَّابِ إِنْدَاهُ اللَّهُ الصَّمَدُ الْبَلَامُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۝ وَلَوْ

عَقْلٌ يَوْمَ جَاءَوْنَى مَيْتٍ تَرَكَ أَشْكَارَ وَهُبَّتِيْنَ بَلْقَلَ بَلْقَلَ رَحْمَةٌ اَوْ اَمْرٌ

بَلْكَ سَبْ سَبْ جَانِدُوْنَى مَيْتٍ تَرَكَ دَهْمَهْ دَهْمَهْ جَبَبَهُ بَلْقَلَ بَلْقَلَ مَحْكُومٌ اَوْ اَمْرٌ
--

عَلَمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لِأَسْعَمُوْمَ وَلَوْ أَسْعَمُوْمَ لَتَوْلَوْا وَهُمْ مَعْرُضُوْنَ ۝

بَلْكَ اَخْرَانَ مِنْ شَيْرَوْنَ اَبْرَيْتَ سَانَ اَكَيْنَ کَوْ اَدْلَهُ اَكَرَسَ ۲۰ اَنْ کَوْلَنَ کَوْ اَبْرَيْتَ بَلْهَرْ جَاهَتَهَ اَنْ مَلَعُونَ مَلَعُونَ مَلَعُونَ مَلَعُونَ
--

بَلْكَ صَلَافِيْ سَانَ سَنَدَ بَلْكَ جَبَبَهُ بَلْكَ اَعْمَامَ کَارَ مَلَهَ بَلْكَ کَرْ بَلْكَ جَاهَتَ
--

تعلق: این آیات بیکل آیوت سے پیدا طعن تعلق ہے۔ پسلا آعلق: بیکل آیات میں اللہ رسول پی المحدث ۱۰ ملہ زادہ
اب ان سے فرمائیں مالیت امامت سے لے لے ازمه ضروری ہیں گویا ایسا امامت کے بعد وضو نکالے جائیں۔ ایسا
تعلق: بیکل آیات میں بیکل کے دستے ہو کر قاومہم لا یسمعونا اپنے کے بدترین کافر زادہ کے دستے کو کہ کے
لوگ انسل اور کر گدھوں اپنے بدترین کافر زادہ کے بعد اس کے تجھ کا کہ رہا۔ میرا آعلق: بیکل آیات میں
ساختن کیلئے بیکل ایک اکارہ، نبی کی بات تقویت کے لئے ساخت پادر شد پتے کی اس کی وجہ کیلئے کو یاد رہی ہے ۱۵
فرماتے کے بعد اس بیکاری کی وجہ ناکارہ ہے۔

شان نزول ہیل بہ کارکرے حضور پھر کی وہ کام میں مرض کیا کہ یہ رسول اللہ اُر آئی سے رسول چن آئے۔
سرش اعلیٰ ابن قابو، و سرے ہمود اذنہ کر لے تھا۔ ساتھ کردیں وہ کام سے میں کہ اپنے سینے رسول چن آئے
اپنے ایمان لے تو یہ عذر گئی۔ مت یہ لورا چکا ہے، ای تھا میں انہوں اپنے بھی ٹھوٹ اسی نسل مل عملِ اللہ مل
یہ تھی۔ تھرے نہ کوئی ایسے بھی تھے کہ قبائلی عدو الدار اعلیٰ افسوس سے ایکبار خود پڑھتے ہی سے مرض نیا تھا کہ اسے بو
ڈھنڈا۔ امام اُپری باش شہ سے ہے اور مل پڑتے گوئے ہیں اس کے حصیں یہ تھے تھل ہوئی ہے مارتے فرواد میں
ماہست گے۔ ایسا، مانیوں کے ایسے موبیں ہیں، و سرے ہمود اذن چکر ایسے دو ہیں اسلام ایسا دوں اعلیٰ۔ ایسا دو
حسن صرف فہانتی ہیں۔ ایسا دلخشن اہل کتاب کے تھل ہاں ہوئی ہواں ٹھم کی کواس کرتے ہیں، وہ اعلیٰ۔

تفہیم انش ردواب عتنا للہ۔ اہل مالی یا ملی بھی یہ غم اس مضمون کے اکادمی سارے کاغذوں مشرکین تھے اس
لے اسے "ان" سے شوون قبول یا شو من و بھی اتھ اور صفت بھی۔ معنی اس تفصیل ہی میں اس کے متن پر
شرافتہ، خیر طاقت اور شریز ترین ہے تھیں۔ یہی تجھے ماقابل ہے تھے مگر وہ میں پیش کیا، و سرے ہمینہ میں بے میں ہے
تریں، واب تیں ب، ایتھل اس طلاق ب۔ سچ رہیں یہ چلا اسی ہاں سے پڑھا ہے پر یہ کوئی اشتہش ہے جو ادا کر دے
کہتے ہیں، ب، فرا تاب و مامن واب پتھیں ای ارض الاعلی اللہ عز و جلہ کا احکام اسٹھان میں ہے جو ایسا ہے اے جو کہ
واہد سایا ماب نہیں ہیں۔ ہم وہی واس سے انسان خارج ہے ہاں واب کے وغں لئے درست ہیں عین اللہ مراد ہے اللہ
نیعہ اللہ ہاں کام اور دین، عطا و فیض، الہیم الہکمہم الذین لا یعقولون، اہ فہان مالی میں غار کے نہیں یہ بے ہیان
ہے۔ ہم۔ سرے۔ ایک دن را کہو بے حمل حصم اور بیکم کی کیم شوہن یا رہ المٹی کر پکھیں صدم بحکم عصی
کی تھے۔ میں بدل دیا تھیں کچھ ایک کی کاشن لی جو اس تھات تھات اپنے مقصدمیں استعمال شد ہوئے کام کے کارکرے ہی
میں لادت اپنی تھات تھات کو ایک کھو جو جس میں اسی تھے اسی میں کچھ میں سرف نہیں کیا ہے وہاں میں یہ طاقتیں
تھیں جو اس تھات میں تھیں۔ اسی کھو جو جس میں اسی تھات تھات کے کوئی حق تھے اسی میں یہ طاقتیں
تھیں ہی کسی و سرے یہ کہ اکرمی فحص ہے اکرمی ہے، مگر کچھ جو جو دیکھا ہو اس تھات دیکھو جو وہ سب سے بڑا جائے۔ واب کام اور
یقابت کر کر ساختہ یا اگل دیوار بے حمل بھی، وہ کسی طریقہ میں اسکا کارکرہ کیجیے جا۔ جسے خالی دہنے کے اس
پڑھے جن ہاتھ سخاب پڑے، تاب شہ میں سیکھتے ہیں سیکھتے میں سکھا کیتا جائے سے پڑھوتا ہے اس لے یہ مل حصم پا
ارشاد ہو اور بحکم اد میں ٹھنڈا، تھار، لام ٹھنڈے ہے، ہرے جن پوئے تے کوئے جن ٹھنڈتے ہیں اسکی ہیں دھارے۔
چاہروں سے بد تھیں کیم مل جاؤ رہاں میں ٹھنڈ۔ قی ان میں حمل تھی گمراہ سے کام میں لایا جائے ملار، اس نے اسیہ وان
اپنے ٹھنڈیں صفت لے، مالک فی الملاحت اسے تھیں ان کارستے ہیں کیم نیا لذتیں پڑھوں سے مل دے۔ کیم نیا لذتیں پڑھوں زد کا ل
انہوں نے لہذا اللذین، رلا یعقولون ماقبلے نیٹھ استھل ہو۔ و لو عنم اللہ علیہم حیرا۔ فہان میں نیا

بندب اس لے اس طراء ایتھا یہ بندب مم ایکی کی تھی فیارہ وہ قدری ایسی تھے کیم۔ وہ ایک دارم تھا۔ اس لے
لے ایکم ایکی تھی، و رب تھل ضرور جاتے ہے، اس تھل میں دہاں کا یہ تارب تھل علیم جو کسی جاہل رہنے، تھی، و ایکی بند
بندت کا رہ بھی بے لذت ایتھا ہے۔ اسے قیبهم شہم ہم ہم من وہ بھے وہ کے ساریں ہیں دہم پر ہم نے ش

پنکھ سے مراد ایمان لی قاتلیت اور اپنی قوتون نوبات کی پہلی بیس صرف رہنے بے جزا کی تھی ٹھہر کی پیان فہرست کے لئے ہے تھی اگر ان میں زرہ بھی صالیٰ: قیۃ رب تعالیٰ اے شوہزادا گیو کند و ان کا خاتم ہے وہ: ایک بڑے کی قوتہ قاتلیت اوجاتا ہے لا سم ھم ہم: فرمائی عالی جزا پ لوعلم کی الصمع کافائل اللہ تعالیٰ بے اور ہم سے مراد وہی کہا ہیں اس کا دو سرا منہماں پوشیدہ ب حقِ حضور مسیح کے فرمائیں یا ان کے باپ دلوں کا اللہ اکتا لارس کے: اسے خضری کوںی دنایا تھے سے: تھی وہی چیز صیارک شاہ نہیں سے: طومون: واعینی اللہ تعالیٰ ان کا نارکے دلوں میں قبول اسلام کی بیانات جاندا ہے ان کے مراد موب کو نہ کہ فرمائی: اب ان کی تو وہی اپنی سنا ڈینے اس کی قدرت سے: پہنچ جوختہ تعالیٰ و لوس معهم: تصریح کا درس اس نے ہے اور سنتے سے مراد ہے اس ساخت میں سنائک ان میں قبولت کی قاتلیت نہ ہو لور مرد اگر کل پڑھ جاؤں یعنی اگر ہم اس ساخت میں ان کو نہ ہے؟ اب خواہی ہے اور انہیں مودوں کی گواں سنائیں دیں تو قبولوا و ہم معرفضوں: و لوس معهم تیڑا بابت سلسلہ تھی۔ مراد ہے خضر اور کچ کپاس سے پہاڑا لار اوپاں سے جاؤ نئے ہوئے اپ کی قیام سے منہ کی بڑی باتات قول نہ رہتا تھی بھی: اسلام قبول نہ کرنے کے اسے جاؤ نئے ہوئے اپ کے بیان سے جاؤ جات اور پھر ان پر مذاب آجائے اور منہ تک آجھو ایمان نہ لائف اب طلاق بے اللہ ان کے مطلبے پورے نہ کر کیا ہی اس نے کہ خضر رحمت ہیں ہے۔

خلاصہ تفسیر بال: یہ ب طلاق بے اللہ ان کے حق ملنے سے ہمیت ہوں حق بولنے سے کر گئے حق بھٹے سے بے حق: دوں وہ سارے جانداریں اپنے گئے ہوں اور دوں تھے سے بدر ہیں تھے اپنی افسوس نہ موالی اور حق دی گمراہوں نے اپنی بھی صرف میں خرچ نہ ایا تھا: ہو ہم نہیں حق: اور اسے وہیں کا درج نہ کیا تھا اسکے جو ہم ہے اے محظوظ چڑھا اند تعالیٰ نے ان لوگوں میں نہیں تھیں اپنی ایمان بیانیں اکر لئے ان میں اپنیں جانلوگان کے مقابلے ہے وہ فرمادیں کے مبارکہ دوں زندہ لرکے کو سے گل پا جو حضور اور کی تحدی کر کر وہیں سنائیں اکر ہم اس ملنے ان کو اپ کو ہمچوں کہا گی دیں تھے اپنی ایمان نہیں کے بھک اپ نہ جلد گرا رہیں مجھے کے جلد کئے ہوئے آپ کی پاس سے چلے جائیں گے اور بہرہ ان۔ مذاب الی آئے۔ کاہی لے۔ مذاہ کاہی، تھی کو ایمان نہ لائف اب الی کلام ایش بھے اور ہم چاہے نہیں کہ آپ کی تاریخ آوری کے بعد نیا اس تھی مذاب آتے اسونے تکریں تھیوں جیاہوں دوں کو کلپنے: ہند کی حکایات افریقی ان نہ اے تمہاروں نہ نہ ہو: دو کر کلپنے: ہم اپنی تیسیے کاہی۔ سلکاب اللہ اپنے طالبوں پر دی جان: دیں۔

فما کہس ان آیات کر بھے: نہ قاذے ماحصل: وہ۔ پس لافا فائدہ اکر ایمان حق تھے ایں داروں نے تو جانہ دراں: سو ایون گدھاں نہ تربتی ہادی مذہر الدواب سے ماحصل: وہ اکیون واب میں مادر جانوں اٹل ہیں یا اپسیں خیر نہیں کہ لوچ مایہ اسلام کی تھی میں ایون اکو ہوں اموروں ایچیوں پچھوڑاں کے لئے بل تھی مترادوں کے لئے حق رب فماتا میں حکل زوج اثنین و اہلک الامن سبق القول: مددی فرمائے ہیں۔

سَامْ قُوَّىٰ وَ تَوَاٰثْ بَرَأْ كَفَرْ بَلَامْ ۝
حَلَّتْ اَسْتْ وَ سَلَّلْ اَوَى زَرَدْ فَالْ ۝
پَرَطْلَى خَنْ دَوْ دَوْ مَيَاشْ

و سرافا کہو، کہ انسان اپنے جو اس، حمل کیجی سیں استھان کرے تو فرشتوں سے پڑھ بدلے رہ بربانات ولقد
حکومت اپنی ادمی نہ کہا، مگر ان شرطیں دو اس اثاثہ مال ہو۔ حیر افرا کہو، وہ فرش اپنے جو اس، حمل کوئی
کے لئے انتہی نہ رہے، مگر آکھا درد، اسے تب بہ شریک استھان کرے، مگر شریکیں یہ قاتم الصیام بحکم سے
مال ہو اشکے، پک فلت شدہ شید لندہ جس ہیں اسیاں علوکن لانشروعون اور زندہ کافر مروہیں امور فیر
ایسا۔ چو تھا فا کہہ، لفڑیو شرطو جو اسی نئی پر رہائیں سیں کہ امرف ان میں لوم پاہتا ہے، تاہم تو علم اللعادر
لو سمعہم سے مال ہو ایو یک اکارہ شرطو جو جو اسی نئی ہاتھ پہنچے تو سے معلوم ہو گا کہ اسے کامیں خیر ہے ہاں اور
اسیں تسلیاً وہ سرے لوے، معلوم ہو گا کہ اسیں رب نے تسلیاً لور فن کفار نے خسروے من نہیں پھر الود اراضی نہیں
لیا، مگر اہل فاسد ہیں پہلے سے معلوم ہو گا کہ کفار میں خیر نہیں اور وہ سرے لوے معلوم ہو اگر ان میں نہیں ملکے
کہیں کوئی خوات کئے ہیں کہ اس شرطو جو اسون کی غلیظیاً تائیے گواہ فقاہ فرمائے ہیں کہ یہ صرف ملک ہو اسماں نے شرطو
جزا کے، سب نہیں سے اہل خاصیتی ہوئی تھے (کیونکہ درج الحلال) صبیت شریف میں بت نعم الرجل صہیب اللو
لمی عطف اللہ میں صہار، و دونوں لیں کلی نہایت اس کے سقی جا کہ حضرت مسیہ رسالت دار نے گیوں اور گناہ بھی
ارستے ہیں، لہرایا بحث خوبیا رب بیکبار، نیکی پاپیوں ای اعترافی بیک تحریر میں الیکن نہ ہو لے کی میگر
ہے الیکن نہیں ہاں نہ کہ، لتو لوا سے مال ہو اسی کیوں تو قارئ مرے پاپ، دونوں کے لئے، کہنے کے لیے کہیں کہیں
کرتے ہے، وہ اپنی آنکھوں سے اکبروں اچھوں ٹوکرے پڑھتے دیکھ کچھے تھے ان کی گواہیں سے پچھے تھے گے، ایک دلائے ان
گھراؤ کے بارہیں کئے رہے رہ بتعلیم اعلیٰ پڑھے۔

پہلا اعترافی، اس تھے کہ میں اکارہ کہا جو دل سے بدہ ترقیا لایو، وہ سری محنت سے بدہ تھیں وہ سری چہرہ رب
غافل ان سے حمق فرائیب اولنکھم شرابیویہ کھارساری گھومن سے بدہ تھیں وہ دونوں تھوں میں خدا ہے۔
جو ولی، بازی قبوروں سے بھی در تین اولاد، سری تھوں سے بھی یہاں صرف چاہو دل کا اکرہ دل کے لئے وہ سری تھے میں ملادی
قلوں کا تاریخ تواریخ کوئی نہیں بھل متصدی ہے کہ چاہو دل کے پاس وہاں نہیں ملک نہیں کھا کے پاس جو اس بھی ایں
محل بھی جو اس نے بھا دیا، یہاں سے بدہ تھیں لفڑیا استھان طاری ہے، وہ سری اعترافی، اس آئت کوئی میں کہا کے تھیں
بیک بیان ہے۔ سب اوتھے محل کو طرزیاں میں فریق سے صم ا، بحکم ملک لفڑیا وہ عقولوں مistris ہے اس
فریق لی۔ نایاب ب محل کو بھی فریق میں فریق سے بیان لفڑیا با تابا صصم بحکم کے بھی طرزیاں ارشاد ہے۔ جواب
پنڈوجہے ا صم ا، بحکم م جلد ہیں محل باد نہیں اس سے سینہوں گروں ہوئی ہے 2 لا یعقلون مددے
الذین ۱۰، مددیش بطل، نسب صم بحکم ملک نہیں۔ اکارہ کہ کوئی محل ہے، تھا کا، بیانیں، ہم سے بہہ رہا قل اولی
نہیں، وہ سے محل کی نئی کی تھتھتے ہو، لا یعقلون نہیں تھوڑے۔ میں ہر آں ہر سماں میں، وہ ملکیں
جھائیں۔ تیری اعترافی، ہدہ تعلیم ہمیں کا جاتے رہتے بحکم شیخ علیم ہمیں کسی ارشاد ہو اکارہ افران میں فری
جا کیا، تھم اسی نئی ہوئی جوں نہ ہاتھ کے اکاروں میں فری ہوئی تو اسیں شاریج اس طرزیاں کی وجہ کیا تھے۔ جواب اس

صورت میں، عویشِ شبل بے نہ کر جو اخیں ہے تو ایم پت کہ رب اس کو جانے لگا تو جو راحی شیں بے لازم ہے کہ رب استاد یا سلطانِ ازم کی کمی خود مکی تھی کہ مل ہوئی جب درپس ان میں فوجِ جہل پر تھیہ کرنے میں بھرپوش ہے جیسے ان کی اگر وہ حبِ اہلی قوانین نکالے جائے تو اس کو اچھا ہے اس کو توں فل آتا از درن (ہمیں)۔ چو تھلا اخیر ارض نے یہے اس سکا تاکر کار کے مرے ہاپ دلو سکی رحمر کی گواہ ہے اے اے بھرپوی کارست اسے پھر اسٹنے یہ بگوہو جاتے ہاں فربن کو کھو رہت ہو اگر لوسمعهمم لغولوا واب رجھیہ اسکس ہر تاریخی بڑی خبر پکی ہے مودوں کے کلام سے زادہ تیوب ہاں تکروں پتوں یا توں ناٹل پڑھنے کا رہ کرنے یہ ساری دینیتے کے خر ایکل نہ اتے۔ یہی طیبِ اسلام نے یہ بگوہو بھرپوی کیا کار ہوئے زادہ کر کے ان سے اپا لکر ڈھرایا و اسی الموتی یادن اللہ گھر پید نصیروں نے بیٹھا انسان گھرے تو چندی میں جاتا ہے پاچھاں اخیر ارض، تھی اور ام امن دروں ایکس ہیں بھرپوک ساقِ حرمون کیں ارشاد ہو ا۔ جوابِ بہن و نوں میں بطالق ہے مذکورہ خداونص ہے اور چاہیلانوی۔ طلبی ہے کہ وہ من بھر کر جائے اپکی بات دشنه۔

تفسیر صوفیات: نہماں بعلیس کی خوشیں رسول ہے اور تمام برائیوں کی جزو دعوت رسول جبکل میں خدر کی بہارت ہو تو حصل اُن زہن سے ہے، ہے پڑھانے کیلیج کیم نہیں کرتی بلکہ الامام کرتی۔ ہے مدنہ مشن رسول ہے اُنہیں کان زہن۔ خل کے ہیں کہ بحالی اس جاتی ہے۔ جو اور دوں کے پاس کان زہن تھے حصل نہ تھی تکروں پتوں میں یہ کوئی نہ تھا کہ وہ نہ بھل کے پڑھو حصہ، اس بھائیتے تھے اور سکل جو بھی کان خدر کی بخت تھے اور بیان زہن کا لپڑتھ تھے کہ بھل کی خوشیں رسول اس سب کو رب ہے، اس قاتھون حلال کا لائق رسول میں روہاں مشن کی بلوگری تھی کیا کار مشن رسول سے فل ختنے مالک ہا کر ای ایسے گئے کان اے اے سبز بیان ہوتے ہوئے کوئے ہوئے اور تمام ہالوں سے بد ۲۰۱ آئت کے میں خیر سے مرد ایم بت رسول ہے سمجھی اگر کار مشن کی بیکاری ہوں تو صرف خطہ کھلتے کیوں تھی خدر کی ہر فوکر ایمان اے۔ بے درنہ والک بکہ سن بھی لے تو اس نے قائم سس و مہتمم میں کرم وہ جاتا ہے مشن کی بہت دلائلی اُنکوں کان میان بکھر جوہاں میں وہ بھل طاقتیں آجاتی ہیں۔ ظفاری نے مدینہ قدی نش فریل کر رب فرا آئے کہ میں اس کان آج کو بھاٹ پاؤں۔ زہن ایں ہالماہوں نہیں تھے بندہ مختار ایکن پھر آجیا ہے اسی مشن کی بھلی طاقت سے حضرت اصفہ بریانیلپ بھکے سے پالے تھت بھیں میں سے لفھن لے آئے مشن پورے کہ جس جیسے کشش اس کاہر جات اس میں ایکل اسماج ہے۔

مریا اے مشن خوشی ۳۷۱ اے اے حاج جبل حملے ۶

مشن رسول ایمان، رسول سے معاصل ہو تکب کسی خود پور اور کسی بھاشن رسی محبتوں کی افسوس سے معاصل ہو تکے مطالع طور پر کسی خل روسے مطلال مشن ایسا ایسا میسر ہو جاتا ہے۔

یہ کہ حضور انور کا پادری اور اسی پادری کے دوڑے آنکھیں کو تصریح کرتا ہے ایسے نصیب کیلیں اور وہ سکتا ہے کہ اس سے مراد ہے
قیامت مسلمان ہوں تو اگلے مظہر کی تحریر کہ کور عی ہو گی استحبیوا اللہ ولرسول اس قریب مال میں
استحبیوا۔ مذکون احیبیوا ہے۔ یعنی باب اسنفل۔ عفتی باب اسنفل ہے (عازم و کہی) تحریر صاریح نے قبلاً اک اس میں س
اوڑتے لائے ہے اس سے حقیقی میں عاطر برگزیدہ جاتی لائے آجہا میں صورت میں طلب مکمل کرام سے ہے اور وہ سکتا ہے کہ
اس سے مراد ہے تحریر صورت میں کے جاتے ہے مام میں مزبور ہوں گے حضور انور عی ہاں میں بالوقت یا حضور انور کا کلیں تو رجائب
جلائے گے مسلمان اسماں پا نہار نہ دن اس صورت میں یعنی شفاقتی سے مسلمانوں سے ہے بیان اللہ تعالیٰ ہر انتکا کے
ہے تصریح ہے یہ پڑتے کہ رسول اللہ کے بلائے پر عاطر ہو چکا کہو گے رب تعالیٰ ہلا اسط کی کو خیس پا کر جایا ہوں کو کر
ولرسول مطف تفسیر ہے لله۔ طلب ہے کہ اللہ کی برا کھاٹنے کی رسال انقدر کی برا کھاٹنے کی رسال انقدر جو اس نے
ارث کیا، اُن ازادا ہا صکم میداد کا دعا و اسکے متن ہیں جب کبھی ماکان اعلیٰ رسول اندر ہیں کم
میں طلب سارے سخاپ نرم اس سارے اس بیٹھ دھام سے ہے ملاؤ کسی درست کے ہوں تو رور ہے سکتا ہے کہ طلب سارے
مسلمانوں سے ہوت دعا کم کا طلب ہو اگر انہیں حرض کیا گیا تھی جب بھی رسول تم کہا جائیں ذرا عاطر ہو چلا تو کوئی
نازش ہے اس کی بیانیہ نہیں سب بکھاری طرح پھوٹو عاطر ہو چکا۔ لہم بھی بھکم نہ فخریں اس جملہ کی تصریحوں
کرتے ہیں کہ لہماں ام۔ ممن ای کی بیاطل کا پتیا، و موال ہے یا بکھر ہا حقیقی میں تکمیل مانتے ہیں جب کہ رسول
کسی ایسے ہم کے لے جائیں ہو تم ہندگی کلٹے ٹھوٹا سے قرآن میں حرمتوں کو روشنی ازدگی کا ثابت اور حسینا
البکر و حما من امر فداء مراد جہا ہو کہ وہ قوسن کی زندگی کا رجیع ہے یا اس سے مراد ایک اصلی مقام کا الکر
ان سے نہ۔ کہ اتنی زندگی ملتی ہے عوہ دین زبر کا یہی قول ہے یا مراد ایک ان ہے کہ اس سے دلوں جمل میں زندگی اس
نصریب ہے، قبیہ بارہاں الزم آتی ہیں ایکی کہ اس صورت میں حضور انور کے ہو جاتے عاضری الزم نہیں، ہے مگر اپنی
بلائے الزم ہے آتی ہے حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ہال پر عاضری الزم ہے جیسا کہ حضرت علی ابن ابی ذوارہ میں
اپنی محل کی طاری شریف، الی حدیث نہ معلوم ہے تاہم خاص تصریح میں عرض کریں گے تو رسالیہ کے پاکار شد
والے کو یہی معلوم ہے اسکا حضور مجھے اسی ہم کے لئے طارہ ہے ہیں تو یہم زندگی کلٹہ دالا ہے اور تحریر عاضری پہنچا دے سرا
کوئی نور ہم پہلو یعنی عاضری الزم کی قومی تحریر فتحیر کرنے کی تحریر کے کلمہ۔ مم لائف نہیں اور
یعنی بھکم کا اصل رسالہ ہیں اور مم یہ ہیں کہ رسول جب تم نوجوانی فوراً عاضری و جلوی نہ رسال تم کو زدہ لائیت
ہیں جلد اس لائف ہم۔ یہ کہ اسی ہم پاکاری پیکن لائیت دوڑے تھے اسی میں تحریر کیہرے ہے آتی ہے۔ وہی نہیں اور
حضور انور کے ہم اور دوڑے آنحضرتی ہے اسی شرعاً کی قید نہیں اور حضرت علی ابن ابی ذوارہ میں کہ حدیث سے اس پر
وہیں کلڑی۔ واعلموا ان التمیع بولین المر عو قبیله۔ جلد نیا پس لئے دل ایڈر ایسے اس پر نہیں کہ
تمکم کی وجہ سے جلد پاں فٹی کی بیعول ناپے دل سے جس کے ذریں میں حرماتا ہماں ہے پھر علیماً العوں

صل اور سی کوں نے مل کئے ہیں کہ حکم حکم کر آئے پا کہ درمیان میں آہن جانے کو جوں نے گا اس نے
پروگ ماک کئے جس اسی سے ہے حیلہ و تصریح ہے موصوف انسن ہے موصوف امرت اس قریب مالی کی بستی
ہیں۔ اللہ تعالیٰ انسن اور اس کے دل کے درمیان آڑا قیخ کر دتا ہے جس کی وجہ سے دل میں پیدا ہوا اصل نہیں ہی بلکہ
شده بہت ملک جاتا ہے۔ ملک تعالیٰ اتو غضہ بندے اور اس کے دل کے درمیان آڑا قیخ کر دتا ہے جس کی وجہ سے
سے سماں، اقرآن یا حضور کے میجات اور آنکھ سے دیکھے جائے والا ملک ایمان اول میں نہیں اترتے اور دل بہت سے محروم
رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انسن اور اس کے دل کے درمیان صوت کی آڑا قیخ کر دتا ہے جس کی وجہ سے دل
ایسا مل کی غیبات سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اللہ تعالیٰ انسن اور اس کی بدل تجویز کے درمیان آڑا قیخ کر دتا ہے کہ اس کی
آرزوں کیسی بدوہ کوش کے پوری نہیں ہے۔ ملک گواہی سے موصوف اتنی ہیں۔ ترقی وال کر خداوند مراد ہے جسے کہا جائے
ہے مل اور وی: ملک برگایا ہی: ملک عیال برکیا ہی: ملک سے مروہ خل ہے رب اترابت بدن فی الکل المکری
لمن کان اللہ القلبیہ توں چیدہ کا ہے سی ہیں کہ اندھے قاعلے انسن اور اس کی خل کے درمیان آڑا قیخ کر دتا ہے کہ
اس پاک ایوان کا دھان ہے۔ ملک سے مروہ قوب انسی ہے بینی بول کی ایک خاص بیویتی ملک تعالیٰ انسن اور اس کے قوب
کے درمیان آڑا دل جاتے کہ اسے اپنے سعدور کر دتا ہے رب اعلیٰ کے ملکی ہاں دنما جسیں جاتا ہے۔ اللہ
تعالیٰ انسن اور اس کے دل سے بینی اس کے دل سے ملی تھی۔ رب فرمائے نحن اقرب الیہ من
حبیل الورید تحریر کیرو فیرو) موصول تقدیر ہے کہ موقوف تیمت بجا ہو اور رسال کی الملاحت کر دیا ہو جو ملکے بارہ میں ملے
زندہ موجود ہاتھ میں اپنی پاکی ہو جاتے اتنے دیا کات و م کے دم میں بدل جاتے ہیں اس لئے تجویز میں مدد کر دو اور
الیہ تعاشر و نیجہ طرف ہے الالہی اور اعلموا الا ضلیل ہے لیکن یہ بھی جان نویخیں، کوکہ دنیا میں بیش
روبا تجویز آفریکا براہ گھنی میں بیش ہوئے گے بھرپور تک

اسے اونا کہم قبول ہو جا ان کے قدوس ہے
= مرتق زندگی میں ہا ہار گیا نہیں کرتے

خاص تفسیر ہمی تفسیر سے معلوم ہے اس تھت کی بارہ تھیں جیسیں اس میں سے ایک تھی کافی اس عرض کرتے تھے
وہ مادرت ریک قوی بتب دو میں جنہیں محبوب کی بندگی میں صاضری کا شرف مالی ہے اس تھت میں کا ایک راب
پاک کو کہ جب بھی تم کو اللہ میں اس تے رسال بنا کیں وہ تم جس حال میں بھی ہو فوراً حاضر ہو جاؤ تو نہ اپنے ہے ہوں اپنی اور کام
کرتے ہو اس لئے کہ رسال بنا کیا تھی انسان پے کہ وہ تم کی کوئی مطاعت کرتے ہیں اور اتنے مطاعت کرنے میں کہ تم ایمان
خون، تجویز خداری تکب دتاب کی ساری نعمتیں قرآن اور تھیں سب اسی روایت کی جیسی تھیں جیسے محسن اعلیٰ کی لکھی
فریاد اوری ہاٹنے یہ حکم تم کو اس لئے ہوا جاتا ہے کہ مل کر بھلتے در نیں لگتی اتنی ملکی اسیں جو اس نے طلب کیے
لکھتے میں اور دیشہ بکار مل جاتے اخراج کا ارادہ نہ اٹھلی میں تھیں جو اسیں جو اس نے طلب کیے
حاضری میں وہ کو اور موت آجائے اور تم ناگران ہیں کہ مولانا ایندی کو دیکھیں جیسی تھیں آنحضرت کی خبریں نہیں کہ

اللئے میں بھی ورنہ تاب کر افتد کہ مرستہ مرحوم آنکھی عالمیں الجھوں کے ساتھ تمہارا شیر و خواری شریف نے حضرت
عیدِ الہنی محل سے روپی علکی فرستہ ہیں کہ میں سید بنویں ممتاز پڑھ رہا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اپنے دو
پیغمبریں سے ماظنہ مت ہو کر عرض کیا۔ میں فرما رجی بری ارتے کے بعد سارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دو رہائش رستے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
نے یہ میں فرمایا کہ اللہ اور رسول کے جانے پر عاصم ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت اپنی اکنہ نمازیؒ میں شے خود
نے افسوس پیارا انسانوں نے جلدی نمازِ حرم کر کے حاضر اگر کوہ وادی کر سلام عرض کیا۔ حضور اور نے فرمایا تم وجہ اپنے سے مذ
دوئے ہے کہ میں نیز نہ نماز عرض کیا۔ حضور میں نماز میں فرمایا تھا فرمایا تھا نے اُتنے پاک میں ہے تک میں چوہا
استحباب اللہ و للرسول افاداعاکم عرض کیا۔ اپنے اب آنکہ ایجاد ہے کہ اخراج اس الحفاظ نماز ان تدبی شریف
(غیرہ) اُنکے بعد شریف میں بدل لگتے ہیں حضور اور نے ایک مکان کے دروازے پر اُتواری و دانیہ کی سے مشتعل
تھے اپنی فراہم ای طبع اور نماز ہو گئے فرمایا اللہ تعالیٰ علیکم نے تم کو جلدی نماز عرض کیا۔ اپنے اسی مذہب
فضل و ادب، کیا اس کمپنی روپیات ہماری کتاب سلکت مصلحت میں دیکھو یہے اس تہمت کر کے پہ عمل لکھ اس لی میں
مندوالی تھی۔

فائدہ سے اس نہت اور میں چند لفڑیں۔ حاصل ہے۔ پس افکار کو: حضرت مسلم بخاری کو خوش لسمب ہیں لے ایسے
سامنی ہیں اور نہیں تھی اُنہاں عاطری ایسیں صیب تھے۔ فائدہ یا یا لیہا لیں اس توکی تحریر سے حاصل ہے اُنہیں مل
اُنہیں۔

وَ أَمْ مَنْ وَلَّ هَذِهِ غَافِلَةً لَمْ يَكُنْ لَّهُ مِنْ بَعْدِهِ إِلَّا
خَرَكَتْ كُلُّ يَأْنِيْبٍ مِّنْ قِدْرِهِ بَلْ وَلَيْلَةَ

وَ سُرْفَاكَارَهُ: حضرت مسلم بخاری کو سوتی جہالت و سیمریونیں جو ہم کو میں ہوئیں تھیں حضور اور کاپور حضرت مسلم
خدمت حضور کے پہلے ہے بلاتے ہیں عاطری حضور کے دربار کے کو اپنے فائدہ ہیں اللہ تعالیٰ اس توکی تحریر سے حاصل ہے: اُن
اس سے حرو حضرت مسلم ہیں جو اُنکی فرض کی وجہ میں ہیچ کر مخالف تھیں میں تھیں سکانی کی شیوه تھے۔ تھا
فائدہ حضور اور فرمایا تھا۔ بلاتا تھا کہ ترک تعلیم ہادا۔ اُنکی کو میں ہاں تکمیلہ تھے۔ اللہ علیکم نہ دلکشی اللہ علیکم نہ دلکشی
اُنہیں، حاصل فرمائے سے حاصل ہوں چو تھا تھا کہ دو سو من کی حادث میں ہو ضروری ہے کہ حضور اور نے بلاتے ہیں ذرا
عاطر و جارہ۔ جی کہ اُن تباہی عادات نماز حضوری یا رہائے تو اسی حادث میں خدمت القدس میں ساضر ہو بلاتے ہیں، دادا
معاکم سے افلاط ہدم سے حاصل ہو۔

مسئلہ: اُن لذتی عادات نماز حضور اور نے ہائے خدمت القدس میں عاطر و جو جس انصور حضرت وہ بھی رہے: اُب
جی وہ نمازوں میں رہے کام کر جانی ہے تھا تھا کہی تھیں، وہ یعنی چھٹے اُنکے دوں العمالی و فخری بندلی ایسیں تھے۔ اُب
کہ نمازوں ہیں نصربی پاکیں عاطری ہے۔ وہ سری عاطری وہ سری عاطری سے میں فوت علیٰ تھیم تھیم کتابے کہ اُن تباہی یوں شروع تھے
بلوے تو شروع آئے۔ سے نمازوں میں فوت عاطری ہے۔ کہا تو نمازوں فوتے کہ اُن اور دُن ہو ضروری۔ نمازوں میں

حضور کو مسلم کر لایا بے الصلاح علیکم کیلیہا السبی و سرے کو مسلم کر لایا تو زندگی اس کی نیس تھیں جلدی کتاب شیخ عصیب الرحمن لور ساخت مصلحتیں رکھو۔ مسلک پرند سوریتیں مخلاف تریزیاں چاہئے ایں کے چاند پر لش نہ لادی۔ زبان اسے نہیں دو کہ بیرزا انداز پر بدلے۔ اگر کوئی شخص یعنی خوبی میں تھا تو سیاہی اسی کی کراچی اپنے قلب ترے اور اسے چاہ۔ اگر تریزی کا گھوڑا اسما جائی پہنچاہیے اسی پر جعلی پاریتی ہے۔ یہ نازار پر وہ بات دیگر میرزا سوریوں میں نازار نہ چاہ کی۔ وہ درجہ محیٰ ہو گی اس کی تفصیل شالی میں وکیوں پا پچھی اس فائدہ حضور اور میرزا سوری میں کہ اسی اور شش مولیٰ زندگی کیستیں ہیں۔ قادر الحدایہ حبیبیہ کمک کی ورنی تھیرے شامل ہوا ہو ضرور کے اس کے دیستہ ہو گیوں دوست سے بھی لاذیں ہیں۔ تاہوڑوں سے بد اہ، اور میتیں اگلی مردوں پر۔

۲۔ تصعین الجنوول سلطہ فٹک میت و ثوبہ مکھن
چاہیے دن ۳۴ دنہ د شہ سیش دل د ستر دفن
و زہزادہ شش نازار دو ہا سلت تشہیت دن

یعنی پھل جیتنی مردوں پر اس سے طلیل پیڑے۔ شنیں اس کی کوئی اسی مدد فیض قیامتیں کی زندگی با راستے بے شر و نزدیک طبیعی سے اور طبیعی حضور ہم۔ سیدہ رحیم الدین (ر)۔ پھٹکا کمکہ نہ سعیتی غل کر راجحی ضروری ہے جتنا آنے میں پڑے گل کرنا یعنی قرآن حمد کا ایکیسا ہاں ایسی لب سے لوایہ ہے لیکن مسٹر کی زندگی با راحیں۔ اسی اسلاف کے حقیقی صورتے قرباً کا کی یہ قرآن نے اسیں قرآن فدیا لوڑ جن کلکت کے حقیقی قرباً کا کی یہ حکمت بے مسے اسیں سدیشان ایا زبان ایکے گھر کرام کی نہ سیس دو ہاتھ دا لے۔ حضور ہی چیز کی اپنام لے کر کنی، پہ ۱۱۷۰ قائدہ اگلی للہ والرسوول کے بعد، حاسیت داد فرائی سے حاصل ہو۔ سالتوں ظاکروں ہمارے ہوپ کے کے ہے۔ اگر حضور اور فرمایا کریں تو امر بے اور اس کا تھیں کہ اس آئیت کے کو جب ضروری ہے کہ فرشاد ہو المفتحیبو۔
۳۔ الحکوم فاکمہ: انسان خیلی دلیل تو قیامت جائے اور میل میں جلدی کرے ہل کو بدلتے ہیں۔ اسی طمث شریفت نے اسے حضرت جو ہند ایں نہ ہو سمعت۔ تعلیم کی کہ فرمایا یہ ہے کہ انسان کلیں کلیں دل کی دلکشیں کے لیے اسے بے شر و نزدیک ہی گھر بیٹاہے اور پر فرمایا۔ اول کے بھیتے واسطے نادے اول اپنی اماعت پر چالے حضرت اس فرماتے ہیں کہ حضرت پیر یا
اکٹیوں دار مارت تھے کہ مقلوب القلوب شیست قلبیں علی دین کے دلوں کے پیچے گھر بیوائے پیر دل اپنے دین پر ملے۔ یہ قادر دیحوں بین المرعوقیمے مائل ہو اجک آئتے مرحوم ہو تو قیمت کلزاں کی بیان۔ قوام فاکمہ:
انہیں زندگی ہاہر کر تھیت کیے ہوتے کہ قیامت اور نئی میں جلدی کے دھملوم سوت کب آہدے یہ یاد ہی یعنی حکوم سے حاصل ہے ایک دل مائل سے مرحوم، تے ۱۷۵۰ پر قیمتی۔ وسائل فاکمہ: قیمتی کی اصل قیامت دل کے حسے ایسا رکھتا ہے، اس دل پر قیشی دل کے حساب کا زیوال رکھتا، اتنا و اللہ گناہ کرنے کی ہے۔ قیمتی کی اصل کیکا لاءِ الیتمتھشرون سے حاصل ہو۔

پسلا اغیر اض نہیں استحیبو۔ ارثاء باب اسنفل جس کے متین ماڑی باقیت اگر تم لے۔ میں نے حاضر

ہو جیسا تھا کبھی سئی خلاف ہیں چیز استعفیتوں کے معنی ہیں مدد اگونڈ کر دے کو۔ جواب: اس اعزیزیں جواب تیر
صلی نے پیدا کر رکھا استعفیجیوں ایسا اعلیٰ سے ہے کہ اور راندہ ہے یعنی اگر یقیناً ایسیں ہے
واکہ دست بہل طرزی نے فریبا کسی عالم یا بہل طبق کے لئے قسم یا مدد کے لئے ہے اسیں ہے اسیں ہے
بل و خوف حاضر ہر جیکارہ جو کوئی نہیں کی زندگی کا سبب ہے جو بال: "متنی ہجیبیو اے مدد کے" جو پیدا کرنے کے
لئے اس طریقہ ارشاد ہاں وہ سر العتر ارض: اسی آئندہ کردیں غلط نور رسالہ نہ اپنے کا کر و اگر ماہینہ و اس ارشاد ہو تو
نحوی تھا ہے: "ہو جاتا ہا بے قابی کیں جو ایسا جواب ہے اس کے کوئی ایسی تحریر سے معلوم ہوئے کہ اس کا کر کت کے لئے
بے بال اول صرف رسالہ ایسی کے انتہا سے دعا احمد ارشاد ارضی یہیں کہ جب رسالہ اللہ علیہ السلام کو ہواں تو فراز"
حاضر ہو جاتا ہو جیسیں کہ اگرچہ جانتے والے وہیں نہیں رسول گھر کی طرف کے لئے کہ طریقہ ارشاد نی کے زیر ہے جو اس
یہیں کو کہ بل و جیسیں گھر انہیں بخواہیں کی زندگی دہانیں ایک حقیقتی زبانی دہان میں مدد ایسی ایسا
ہائپنے قدح سر العتر ارض ہا کر یو ہے تو ماقابل رب تعالیٰ کو کیون قسم ائمۃ کر اسکا بنا اصل ہے رسالہ کا باقی افسوس
رسالہ کو مقابل کیں جیسیں ہائپنے۔ جواب چند جو سے ایک یہ کہ رسالہ قریب ہے دعا حکم سے لفڑی درود رحیم رحیل
بے قریبی طرف یکم۔ رب فرماتے اخنتم اللہ مورسول معم قفلہ رسالہ علی ہجی ذکر رسول اللہ رسالہ پھر من افضل
میں ضمیر آئی و اس پیغمبر رسالہ علی ہے قریب ہے اس لئے یہ ضمیر رسالہ کی طرف احوال و سری یہ کہ اس قتل کی سی ۷۰ سن کا د
ہائپنے دہار گئے رسالہ ہی باستکارتا ہیں توہلی طور سے بل و کیا رسالہ ایک طرف سے نہیں اسی طرف سے
یہ کی طرف لوئی ہائپنے کہ اس میں دو اولادیں شاہی ہے جائیں گی۔ چو تھا العتر ارض بنام طرزی نے ہائپنے کر کے میں
یہ کے کہ جم کو شر رسالہ اس کام کے لئے جائیں جو حصیں نہیں کیتے ہے کہ قرآن بحدیث ایک الٰہ طلب یہ
تسبیح ماضیہ یا واس سے معلوم ہا اگر ان کے جیلانے پر حاضر ہو جانا ضروری نہیں۔ جواب بن طرزی کی طرف ہے یہ
جواب دا جا سکتا ہے کہ یہ تہذیبی قسم یا مدد یا داد کی ہے میں وہ جس کام کے لئے کسی کو جائیں گے اس کو زندگی کی
لشکر گھوڑیوں کام کے لئے دا میں خواہ پنڈت والی کام کے لئے کیوں کو جیوب سرداریں ہیں ان کا برہنہم جو ارشاد میں دن ہے
تسلیے لے زندگی ایش ہے یہ رب فرماتے من فالنیویقرضن اللہ مقرر حنا احسنا وہاں ہیں من کی قیادیان کی
ہے اخرازی نہیں کیوں نہ رب تعالیٰ کو جو قرض دا چوتے گاہو صن یہی کا جنیز ہو رہا ہے کہ گاہم تحریر میں وہ لیکے کر رہا ہے
نو یک اس طبق کے یہ میں قوی یہی کہ رسالہ جم کو زندگی کیتے ہیں اور یہ حکم کی وجہ کیا ہے اس صورت میں کوئی اخراز
یہ نہیں پاچھوڑیں العتر ارض: حضور نبی کو زندگی کیتے ہے سے سمجھنے والا خود زندگی درد و ناخلاط
اے ایسے ایسے ایسے جواب: جواب: جن حضور نبی کو حمد کے اس کا بدل ایمان نہیں ہے دو زندگی تھے زندگی زندگی کے بعد
جس پر وہ اکاہ کریں جائسے نہیں مریا کیتے ہیں۔

میں ہوئی تو جب مرے سبھی ہائے چیز ہر کا ڈالا ہمرے نہ ملے ہائے
رب فرماتے شراء کے لئے ہیں اسیاں اولادیں کی موت ان کی زندگی کو خاتم کر سکتی ہوں زادب کر جسپ جاتے ہیں

ضیں جاتا۔ سورج پھپ کر گئی، نیکے کوہ ہاتا آئے رات میں آتے تھے
چکاناتے تلاز خربج عطا، تاجر بٹکے اور تھانہ تماہیے خودر انور قبڑوں میں درکار ہے جس کا دارے دینے والے
دیندیلی فلم بارے ہیں لیکن عمران اُنہیں لکھا کاملا خود سے ہے اس کی نئی حقیقت ہندی کتب مرآت ٹپ احمد میں
سمعت اُنیں اُنہیں کی روندی کی شرح میں، یکم وہ انکو دے توہہ آئی ہیں، یکی جاگئے ہیں ان کی آواز میں اپ ایگی، لوں ہوں ہوں
آقی ہیں، گرس ہاتی ہیں، حسنہ اعڑا اپیں، یکیہ ہو سکائے کہ اُنہوں تعلیم انس کے عمل ہے آذیا ہے عالم۔ سیلان خود آئیں
جا سکے ہی اس کی شش کے خواب ہے کہ لوگوں کے دلوں نکھرا یہ چیخ پتھر دے کر کم ایک ملک کے پرست اخوات ہے دک فڑ
والے ہو اپ بیحول بین الملل ہیں پرے، اُنھیں کی نسبت دب تعلیم کی طرف ملک کی ہے دک کس کی ہے جسی
گلے پڑا ہے نے لے دخواج اور حملہ میں مومن یہ اور دھرم یہ ایسی چیز جب انسان فتنہ والے کام کرتا ہے پہنچ ہے
رب تعلیم میں نکلت یہ اور دنیا پر دسری جگہ فرما آب کلابیں رانی ملی قلوب ہم ماکانوں کی حکومیں ہاں
کی فتنات کی ہوں یہ بندوں کے کب فریبا گل

وَأَنْهَا فِتْنَةً لَا تُصِيبُنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَإِنْكُمْ حَاسِبَةٌ وَاعْلَمُو أَنَّ

اور دوسری تھے کہ جو جگہ کا ان دونوں کو جرسوں نے لالہ سماں قم پر میں سے خاص کر اور جاؤ کر فیض اُندر
اور اس سفیدی کے درستہ کہ جو برا کامیں خاص نامعلوم بیکاری کے درستہ کا اور جان لئو کہ اس کا عذاب

اللَّهُ شَرِيدُ الْعَقَابِ وَأَذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَصْعِفُونَ فِي الْأَرْضِ

امنیت نہاب داں ہے اور بادگر و دودھ و نئت جگہ تم قبور سے فتح مزدور رکھی ہوئے تھے زمین ملک میں
ستھن ہے اور بادگر و دودھ و نئت جگہ تم قبور سے تھے تھک عیا و سے بخت تھے ذرا نئے تھے اور جگہی روک

خافونَ أَنْ يَتَخَطَّفُهُمُ النَّاسُ فَأَوْلَكُمْ وَإِيَّدُكُمْ بِنَصْرٍ وَرَزَقْنَاهُمْ

خون کرتے تھے کہ ایک بیل میں کوچک پیسی پنہا دری میں اگر اسی سے اور قوت دی جائے تو اسے
پسی بکھر دے جائیں تو اس نے اپنی پنہگاری اور اپنی صورتے نہ رکھ دیا اور

لَطِيْت لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

مدد اپنے کے اور بڑی دلی قلم کھو ہاں پریزہ پارٹی کی تحریک ملکیت کر

مختصر کی پاپیٹر-سکیں روزی دینیں کو گھبیں تم ، حساد ماند

زوال: آئت کریمہ و اتفاق و افتکانے والوں کے متعلق پورا بیان ہے ایسے ائمہ ائمہ حضرت ملی عمار، الرازی و فرمائیں کہ متعلق ہوں گل جو میں ان لا ائمہ کی خوبی کی جو احمد بن ابی ذئب میں آئیں ہیں اور اسی میں آئیں ہیں جو بھل اور سفین و قبر و رامت ہے کہ ایک چہار حضرت زین رضا طیار تھی سے ہے مجتبی سے متعلق اور ہے تھے مسٹر راٹل ہے اور چاکار نے زیریں یام ٹل سے بیت کرتے ہو امریقی بیاناتی بیت حصی اپنے ہوں اور وہ سے کرنا ہوں فریباں وقت یادہ ٹالاب تم جل سے جک کرتے افسوسی کیکہ "خزان و قبور" امام سیدی نے فریبا کیا آئندہ کریمہ و اتفاق و افتکانے تزوید رئے متعلق باتیں اپنی کہ رہا ہے ایسے کریمہ و اتفاق و افتکانے اوقات میں قتوں کے متعلق بھل ہوئی ہیں کے متعلق صدور امور سے خبری تھی کہ اس میں مطابق انسانی اخلاق سے بنتے ہے اس لئے اسے ستر ہو کاکوں لے اوار بندے الارڈر ٹرنوں کے تین میں تیسرا تھا کہ "خزان و قبور"

فَيُرِيكُمْ مِنْ أَنْذِكُمْ مَا لَمْ تَرَوْ فَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ إِذْنِهِ يَعْلَمُ بِأَنْتُمْ إِذَا جَاءَكُمْ بِالْأَنْوَاعِ
فَيُرِيكُمْ مِنْ أَنْذِكُمْ مَا لَمْ تَرَوْ فَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ إِذْنِهِ يَعْلَمُ بِمَا تَصْنَعُونَ

کرنالیل ہے۔ میں افتد ہاں کلیل ہا۔ میں آئیں لائندھ جمال ہا۔ معنی گندھ و ختاب کا یہ اد (خاتم کی) لا تصعین
الذین ظلموا منکم خاصتہ یہ ہمارت صفت ہے فتنتمی اگر کشته مرد و کار خلاصتیں کھاتاں میں ہے تو
وہاں بُلْتَنِ نیزی تھات کو، الوالی خلمسے مرد کا کشته اگر کشته مرد آئیں کی لائیں لیتھ لاتصعین ہنل خود
سی ہیں والیں کاٹھ لور خلمسے مراد وہ اس لائیں مخلوق ہوں خاصتیمیت خلاسکہ ہنل کامل بہ لاتصعین۔
ہنل کامل بہ خیال رسہ کو لاتصعین اورچتی ہے کہ۔ معنی شی ہوتی ہے اس لئے اسی قون ہائی ٹیڈو دن ہائی انہیں
لیں تو رنایہ نہی امرتے، اب میں آئی ہے وہ۔ معنی شی ہوتی ہے یہ رہ فرمائے لاخلو امساکنکم لا
یعطفہ کم سلیمان دخدا، یہ لایعطفہ نلی۔ معنی شی ہے اس لئے اس میں فون ہائی آکیا تھی اسے محکمہ رسول ہا
اسے اسست رسول اس افتدہ اپنی اس آنماش رسپیا اس تینیں کے خند و جمال کو خدمتوں سے اور جو صرف گناہوں
خطاووں کوی شیں پتے ہیں مگر سب کوی بیویت ہیں لئے کیا ان گناہوں سے بچ جوں نہ بول صرف گناہوں کی دنیہ سے
کاکھ لای پیدھیں ہے گناہوں کوی ہے۔ اکو اعلمموں الْمُعْتَدِدُ الْعَقَدِیْہ ہمارت یہ اعطا طوف بہ اتفاقوا پا
جیا ہے۔ میں یہیں رکھ کر لغت خلماں ہے کہ، «ظیانیں بھی بعض خلافوں میں مارکھ دن کوی ہوں طوف کے پہاڑیں»
قرکے بعد ارم، مر، کرو، کمپ کے واذکرو و اذا تتم قلیل افندی مل میں، وہی، دون احکام جن کی یہ اعلمموں
سٹھوف پہ یا نیا جملہ زادہ میں میں یہ کرنا ہی ہیں اور یاد و نیکی توارہ کرنا ہیں میں خلماں یا حضرات کمابہ سے ہے یہ
حصاری بیٹا سے یا انعام الیل رب سے لور، سکھے کے سارے سلطانوں سے، کہ پلے سلطانوں کے کوہی حالت شے، یہیں
لکھوڑیں واکھوڑیں پورے ہے کہ وہ ای جنکیں تھوڑتھے چل سے مردی پے خوار و خوار تھوڑتھے چل سے مسٹضعنفوں
فی الارض۔ ہمارت افتدہ افتمی، وسری خیرت بیا قلیل کی سفت اسٹھوف کے سیں ہیں کور، کیجاہاڑھ سے مرداویا
ذمین کہ بیٹل زمین بہ رادا شن موبیط سادی لیتمن، ور افتمیں خاطبہ بیسے خادر میں گنل ہیں قدر کی کی جان، وہی
اور اس میں سطل کی کی جان، اور اس میں سلطان کی کی جانات کی ناماں انتخ اسپیل کا کوئی جانیا جائے، اور اس میں
ذمین کہ جس کور کچھ جانتے ہے کہ قلیل تھیں جیسی سوت ضمیمہ یا جس بدن کو تمیح خلماں کرستھے یا جس میں وہ
میں کور، کچھ جانتے ہے، با۔ اس میں کم کوہم و مدار، اس سوت میں کور کچھ جانتے ہے، با۔ ذمین کے سوا، اس میں
ساری ذمین میں سوت مدار، کہ کیا جاتا تھا علوفوں نیتھے عطفہ کم الناس۔ قلن سطل کی کوئی انتقالی تمہی جائے۔
قلیل کی، وسری سوت اس میں سلطانوں کی تیری مارٹ کا کرتے ہے اسکل میسٹضعنفوں نے اسست احکام اس
میں ایں تعطفہ سے۔ ایں یہ احکام نہیں جیسیں جانشیں اپکی لیاں ایسا کسی کو قل کر دیا جائیا تھا کہ میں سے الہا
و غیرہ الناس سے مردا افتم کی پیلے اظہور و جو سلطانوں کے مقابل کو خلدر سے آنے والوں، دوم کے لئے ایسا دار۔ غر
یعنی اسے گلیان دو قم، اسکلہ تھا کہ اس کے مقابل کو خلدر سے اسے آنے والوں، دوم کے لئے ایسا دار۔ غر
کریں وا۔ حرب و اتم قراتت تھے کہ دو سلطانوں کی طاقتیں تم کیلیں کو اعلیٰ تھیں تھیں کہ اس کے مقابل
لوقتیں گلیں دوں کلی۔ رقاوا اسکم، فیکن میں اسٹھوف بے افتم قلیل پر رقاوا مانند ہے اس کے سیں ہیں فوڑا۔ ازا

شمیں جی میں صب بھدھتے تھے وہ فواد سکتے تھیں اول ایسا بھی توی تھا۔ مخفی بندی کے ساتھ فریانے پر اور اس شدید لارڈ، حکما کے قریب ایک پائی شیرے شرلوکی ایجاد کی اور اس نے اپنے شمش نامی ایجاد کیا۔ اس نے اپنے عرض شےگے اتنی اسے منا جو درب نے تم کو کہہ طور میں خداویں ریاست کا عازیز بنا دیا۔ اس نے اسی میں کہا۔
 وی با اسے فرب، اون آرم درب نے۔ اس کو جو بیٹی میں پناہ دی کر کی تھی، اسے تم نے فرب دارم و داری میں اپنے کے
 والیم حکم پیدھوسرو۔ فرب مال مطوف بہلارڈ کیوں بھاپا ہے۔ مخفی قوت کیجئے تو سچانی اے سماجو اخلاق تھے تم
 کو افساد کے کذبیوں پر خودتی ہے۔ ماریاں بدر لفڑتے کو تو گھریوں کے قریب قوت اور اسی کی طبقے ایسا ہے کہ درد
 قارس پر جو فصیرت بنتی وہ روت کیں جو سک کے ساتھ اک دیساں کی دارکمل تم پہنچا۔ اسی دوڑتے زینتے سکھوں اش
 نے تمہاری بدوکی کر دیا تھا۔ ماریاں یا اپنے آتم کو کھلا کر بھکھتی ہے ورز حکم من الطیبات یہ یہ
 اسلام کا یاں ہے دل ان میں ساری جعلیں بولا جائیں اصل تھیں۔ مذہاب ایسا نوجہی دوستی و محبات تھیں تھے۔ میتھی تھیں
 تھیں اس سے مراد و گایے جو منہج اور اخلاق تھیں۔ اسے ماریاں بدل کر خواشیک کر لیا۔ اسے مکانیاں بدل کر خود دیں جو
 تم کو افساد کے کل میں تھی کہ جانے کا افساد تھم بولا پہنچاں ہیں۔ برابر خواشیک کر لیا۔ اسے مکانیاں بدل کر خود دیں جو
 جو میں مال قدمی ملابقاً تھیں وہ ہیں۔ کے لئے خیانت ممال بھی تھے پہنچ کی سکھی ممال میں بھی تھیں۔ اسے
 درب و اون آرم کو فرب، اون ہاٹم بنا کر رہ جا۔ کی جزو اور جزوں اسکی۔ بواب ملک کو خوازیں کا اقدام ہے کہ لعل حکم
 نشکروں کو تمہیں مدد احسان بخواں خوشیں دھکریں۔ بواب ملک کے مغلیں اور اس کے اقسام اور انہم ہمود و سرپلے میں
 واشکروں والی ولا تکفرونی تھیں میں کچھ ہیں میں خود دیا گھکر۔ خرست تھے جو میتھی تھے افسوس میں
 پھکری سے گھنی تھے۔

خلاصہ تفسیر ہائی تکمیر سے۔ حضم و اکتوبر آیات کے۔ کی بہت تیزیں ہیں جن میں سے ہم ایک تیزی بنا لائیں جو مش
 رستے ہیں اے مسلمہ یوں ایسے ہام تھے سے فرستے ہو دکھنے کو جو صرف طور پر ہم کو نہیں کیا جائے بلکہ اپنی بیویت میں ہمکم قصہ دو اور
 اور ہے افسوسوں کو لے لائتے ہیں جو کہ اون تے لیے تھے در ملکاں میں ہیں۔ کھو کر در قتلی گھکاب، بستت
 ہے جو، بگی وہیاں بھی بذل۔ یا ایسے اونے ڈی افضل بھی بیٹھیا در کو کو کے سامنے جو وہی تھے دوستے زینتے کے لائار آرم کو
 کندوں ضیغف کیتے تھے تسلی اکیل نہ کرت تھا کو جو ہم ٹھکار کر کھا جائیں۔ کبھی ہم کو جا کے کاراہاں نہ کریں اسکے تحفیں تے
 قبیل کی کرم کے لیے کہ کہ تھے تھے کو جھکتا دیا۔ میرتے کے کام کو ہر موقع پر تھب سے مدد بھیجی اور تیرے یہ اون کو
 ملک دیزاں ملکت حرمی مطابکیں۔ تمام کرم دیا جائیں اس لئے کہ کہ تھے پر فخر نہیں بھکر کر دیتی خود دیا گھکر۔
 خیل درب کی چند روزوں میں خیانت آہل تھے جس میں صورا و در پر خود سب کر لائی جائے ہیں۔ اسے کر کے
 دک کنہ کریں یا لیں اس نے اندھے سے راضی ہیں۔ 2۔ جنہیں اس کو اگد کریں اور وہ سرے لوگ اور در بادت ہے۔ اسے اسیں
 سمجھ لیں۔ سنبھل سے اس کو اس کی ایجادی اثاثت کیا جائے۔ کوئی کاروں میں کوئی کوئی پڑھیں۔

احلویت ایک بندی سے جو ایسے مددی ایں عدی کندی روایت کی کہ فربیا رسول پیغمبر کے لئے اس کے اندھے

وہ اپنے مذکور شیخ میچانی کو جسمی صفات ہو بدلے کر لوگ ہاتھ لگہ کر جس اور دوسرے افسوس نہ کئے پر گھر رہوں گرد
د رکیں جب یہ مال ہے کہ مال لوگ مذکور اسیں کر لاد رہا ہے مگر اسیں گے ہے جسے تجہیں ہم وہ سے درافت نہیں کہ فریبا رسال
ٹھیک نہیں سس قدمیں گلدار کے بدلیں ہیں سرپر لوگ اس کے پر تکڑوں ہیں تو کیس اور انہوں نے اپنے مذکور اس کی صورت سے پٹے انہیں
ڈاپ بھیجے (ان تغیرت علاوہ) بعض روایات میں اس مذکور کی مثال یونہی کی ہے کہ اگر لوگ کشی میں ہماروں ایک شخص
کشی کا تجھے زندگے دوسرے است نہ رکیں وہ تو نہیں «سماں ہو جائے تو سب ہی ذوقیں گے احمدی شاہ آئندہ کی
شیز ہے۔

فائدہ: اس آیات کی سے پہنچا کر مال ہاصل ہے۔ سرافراز اکبر، اگرچہ حضور نبی یہ کثیر توری سے مامن شیخ
مذکور اسی مذکور کے پتوں بر سارا صورتیں سمجھیں اور اسیں لوت جانا گردو سرے غابری مامن مذکور اسی آئندے دہانی
یاد رہا اور اپنے اپنے اپنے میں کشت و فتن لواہیں ملاد فیروز قاکہ واقع و افتتحتھے مال ہوا۔ وہ سرافراز اکبر مذکور کو
ہماچھے کو سی تلخیں اور تینیں کریں دوستہ اسی س کے ساتھ کر لادا ہوا جائیں گے کہ وہ نہ خیال کر دے اس کو کرتے
ہیں تو کیوں نہ کو کہا جو ایکیں کرتے ہیں ان کوں کے ساتھ گھنیں بھی بیس جاتے ہیں اگر ایک فتحی کو کہتے تو اسے سوار
اوپ جاتے ہیں یہ قادہ الاتصیلین ظلموں اسی مال ہوا۔ سرافراز اکبر اسیں اسیں ریاست کا تخت جاتے جسے اس
نہاد میں جس قدر بیکیا ہے اسے کرتے اور اسی مال کی رہا اکرے رہتے۔ حضور سید عالم ٹھیکانہ آنحضرت حضور مسیح ایضاً کرتے
تھے۔ چوچھا فائدہ: بعض کتابوں کی سزا نیاں ہیں میں جس مال پہنچا پڑا افغانستان نہیں باتا تاہم اسی کرشت سے
بالآخر کوئی نہیں ہے کہ ادا کرنے سے وقت بہتر شیش نہیں اسیں کمال سوراب بھی ہمارے ایسی جعلی امریکشیں لڑائیں
ہے۔ جس میں پیاسا ہزار تاری بیاں کو رسالہ چارا کہے گئے ہو کہ یہ زندگی 1970ء کی تاریخیں اسیں بہن کر دیں کہ مولانا کو
ذذاکر و انبیاء کی پہنچا مشکل ہے کہ اسے زندگی سے وہ اسیں میں طوفان آگیا تھے جس میں گھر بھوئے ہیں اللہ کی بناد
پانچوں فائدہ: سون کو چاہتے ہے کہ اپنا گزرا وقت یاد رکھ کے اسکے ساتھ میں تکمیر و خود تسبیہ اور فائدہ و اذانت
قلیل سے مال ہو تو یک ہزار طغیری مدنی نہادیں قراۃ آمدتی ہی جاتی ہے تاکہ ہم کو پانچوں وقت یاد رکھتے ہو ہم ان نہادوں میں
خوات فرقہ ان آزادت سیں کر سکتے ہیں کہاں کہ کے قوف سے کہ اسیں تھیں کہاں کی کوچیں بیانوں میں ملے ہیں
تھے۔ چھٹا فائدہ: زندگی میں بڑی بی مبارک ہے کہ اسیے سماجیں بلکہ خود حضور سید عالم ٹھیکانہ یہ نہ آؤ دقت میں بہا
دی کوئی صحابوں کی بادی بہا نہیں بلکہ اسلام ہم طرف سے سوت کر دیتے ہیں اسی جلوس کا سماں احمدی شاہ میں ہے۔

مدد کے شکل خدا تعالیٰ نے رکھے فریبوں۔ فریبوں کے نعماء دلے
سوچوں ظاہر کو اسراہی یہ اس تخلیق کے نیک ہے کہ وہ جو اسلیے ہیں یہ حضرت صاحبین یہ کہ حضرت پیغمبر اس کی صفائی
نوادری میں بی شدت جانیں اور بی تخلیق کے نیک ہے کہ وہ جو اسلیے ہیں یہ حضرت صاحبین یہ کہ حضرت پیغمبر اس کے نیک ہے۔
آٹھوں فائدہ: میتے حموری میت اسی جعلی ہو اسیں اوسیں سب میمات ہیں وہاں کی خاک کا شکاف واقع میباہے یہ قادہ
رذقکم من الطیبات کی ایک تغیرت سے مال ہو اب تک اسیت میں مطلب صاحبین سے ہو اور طیبات سے میت شورہ کی

خدا میں رائیں مرد ہوں اب تک ہی نہ فرم تو بولنے سے سوت و سوہنے ہیں پہلی بڑی بُرلی میں بے دیا کے کی نہیں جس میں نہیں پاک کیا، بلکہ اس نہیں پر جسم بُرلی سے نواں فاکٹری میں صورت میں بے دیا کے سلوپ بُرلی میں بے دیا کے کی نہیں جس میں نہیں پاک کیا۔

ہم میں متنی مطلب نوبت لگ جاتی۔ سیر تر مجھے دو کو منہ میں دین میں ہے۔
 رانی دست تھے تا ایسا بیٹھا مرا۔ میں غاک پر لگا، دربار کی طرف
 و سوال فاکٹری میں قیمت مکاروں کے سات ملیپ و کامبر و زیستیہ نادہ من العطیات لیں وہ مرنی تھی سے ماضی
 ہوا بخار اس سے مرد بدری تھی۔

پسماں اعتراف میں اس تھی تریخ سے صعم ہوا کہ مسلمانوں پر بیانیں ہذاب میں نکتے ہیں بلکہ آئیں ہے کجھ وہ سری
 بذریعہ تھے و ماسکان اللہ عینہ میں وہ انت فیہم تھیں سے صوم ہوا کہ حضوری تھیف تو روی سے ہذاب آتا
 ہے جو کے تیکت میں تھا خس تھے جواب تھا: شاری پیش کرہ آئت میں ۱۷ ہذاب ملاد پس دو قسم کو اکل پاک رہے تھے
 نکتے ہیں ہذاب ایتمبل جس کے متعلق رب فارغانہ: «اذ دایر مولا عقطلو عصیجن کر جس کو میں جلا کا۔
 وی جلا کی بیان اس آئت میں تلفیف و افسوس مراد ہے: مسلمانوں کے تکلیف میں باہل دست یا ان سے بستا اس طالہ:»
 جلوں کی قومی تواریخ تھے تلفیف، سری جی ناہم اس آئت میں خلاف ملعت ٹھیں ہذاب مردیں بیٹے آئلن تھے جو بیا
 آکر بر سارا سورجیں نکھل دھلان میں ناگت کلت میا لیے ہذاب مامن آئکے بیان ملادی ہذاب مردیں بیٹے جاڑاں
 آئیں کی لایاں بھی میں قہد نامان بہ شہزادہ ایات میں تھا خس تھیں۔ لہ سر اعتراف میں ۱۸ بتے ہے صوم ہوا کہ
 ہذاب تھا وہ نیچے گھوم رہا بلکہ آئکیں گے کل، سری آئیں ہے علیکم کانفصکم لا یضر من مصل افاهتدیتم
 ۱۹ اے احلاقوں اینی ٹلکر کا تمہد لیت، دھون تو گراہو نہ رات تھیں کوئی نصان و حیں گے، و سری مل لاقزو
 ولزروز اخیری کوئی ۲۰ اے سر، ۲۱ جو نہ اٹک کا، تیسیں بکہ ارشاب ہے وعلیہما الحکمتستہ، ایں اپ
 ۲۲ ای اٹکل کاراہل ہے، ۲۳ آیت ان آیات تھے خلافتے جو توبی، ۲۴ ام ہذاب مام طور پر، ۲۵ آیت نکدم اس نے جس
 اور وہ سرسے لوگ پیدا ہو، خلافت کے انسیں میخ نہ لیں ہجوم ہرم لرنے کے ظظوار اور یہ لوگ منہ نہ لرنے کے بھرپور ایں ایہ
 اپنے جنمی سریا تا بیان گئیں جو جرم کے ہجوم اور وہ سرسے لوگ کے ساتھ رہنے کے ہجوم الیکی سمجھتے تھے کام بہانہ بنا
 یوں کو کو کہے ہذاب جرم میں نے لے جاتے ہوئے جو جرم میں کئے رحمت کر کیں کو آجست میں ان ۲۶ ایزرو ایوب و ۲۷ یوہ
 ۲۸ یہ حکمت بانی تھیم نے شہر کو م بدالی تے پڑا۔ ۲۹ تو اس میں وظیار و وہاڑا تھے جس ان کے چہ شہ و مدن و نیز و معاشر
 ۳۰ یہاں ایجابت ڈیل، ۳۱ ہے کہ اس آیات میں ارتائب لفاظتیتیم جب تم ہم ایکھیں ہو، ۳۲ یہ اپنے فرائض یا ارتائب قائم
 کو مجھ میں نصان نہ دیں گے جنچاروئی لوگوں ایجوس سے روکنا ہیں تو ایک فرض ہے، جس سے ای ان لیا وہ ایسے یہ سس میا
 ۳۳ بھر مل آیات میں تھا خس سیس۔ میرا اعتراف میں ایس رہب تھیں۔ ۳۴ یہ تمیں احسان حکمت حسک بنایا تھا، ۳۵ ای طب
 روزی وہی تھراہ سری یہ ارشاب لفاظتیم کی کا کچھ اے کرا جس ان ۳۶ تھلا احسان بنکا ایزرو ایوب نے ایس دیا اے

اپنے بیوی کو اس سے منی یاں فریبا۔ تو اب اول، الحافظہ دستیت کے احسان حکایات ہے میوات اُرستھری یہی رفتہ ہے کہ لئے اون جتنا تعلیمی بہت ایسا ہے میں نے آخریں ارشاد ہو العلّمکم تشكروون و میں آئیں درست ہیں لئے اون تھام نہیں۔ پوچھا گا کہ زیب ارشاد ہوا کو وہ وقت یا کو جب تم قزوئے میں مسلمان ڈاپ بھی تھوڑے ہیں و نیا میرم ٹھہری میں مسلمانوں کی تعداد تھیں ہو رہتے تھلوں میں مسلمان افغانیہ میں بھی آئیں تھے اور میں درست ہیں۔ تو اب تم نے پڑا تھا تھا ہے میں یہیں یہیں مسلمان کارکے گھوڑے سے کہیں بگیر کافر تھام سے کہو و تعالیٰ فدا ہیں جیسا کہ آن ہل کے ٹھہرے ظاہر ہے۔

اقصیر نصوفیاتہ: اسال اُہ بہ کہ ایسے سارے اعضا سے نیکیاں رائیں اور ان کو گلاؤں سے بچائیں بھیج بھروسی کی بہت سے مر گرم تھات میں رفلکٹ ہو جاتے ہیں یعنی طبیعتِ آنکہ بدلیں چاہو اور پہنچی بگی بلکہ ہو جاتے ہیں یعنی خاطر اعضا میں ہے نیز خلاصہ اعضا یہ انت آجالی ہے زیب چلتی ہے سر جو چہرے تھے کوئی کوئی دل ایمان کا پروردی بہت ہو رہی کہ میرا کی بہت

اے تک اس مروہ ترا نہ وست شد

وائے آن زندہ کہ باہرہ نشت

مرہ گشت و زندگی از دے بخت

آن ایت پاک اللہ احمد کہ یاد ہے مار چڑا یور پا

اے بد عاشت میا نور ار سلم نا بد آز و سوئے نار سیم

جنی مہارک ہے وہ مروہ و زندوں کے ساتھ ہے کر لیزدیو ہو چلا سے۔ مخصوص تر وہ لمحہ جو مودو کے ساتھ ہو کر اپنی زندگی شکر دے دیے مانپ سے اسماقی مرتبت کہ بر اس تپ صرف جان لے کر ہو چکھے گرہ راما تھی دوزخ کی اگی آنکہ میں پھیلانا ہے۔ اگلی طاپ لا مابت صورا، لڑتی ہیں کہ لغوش کا لکھا چکھے ہو تو کون ہا ٹکڑا کرو۔

ثغر نفت هست افروں نہ کفرت از نفت ہیون کہ

خبوکہ تک مکملہ، الماء تریا، سر لحاظتے ہار فرض میں مطہل ہو یا کیون جلا کر کی رب امیر ہے ربہ۔ اس پر راضی رہتاں لحاظت سے نہ میں طلاقت ہو اسے لاؤں میں خرچ نہ کر لیا ہو ہار شنیں میں مطہل میں اسماقہ پر منی آخریں اندھے جمع حداہم است۔ پہلے اور بعد پانچ، چھالوں بیان پاہیں پیچا سا ایسا لڑا کر کہنا ہماری اس کے سنبھالتی ہیں اپنے حاضرے سے کھانا پہنچا لیتا ہے بیانکا وہ سرب کے لئے دینکا وہ اس سی و اسیں قیاس کرے ہوئے اللہ اک افسوس سالار کے لیے ہیمازیں منکر رہتے ہاں ہیما، وکرہتی ہیں کھانا۔ اس نکھنے میں بھی علیمیں بھی رہتاں۔ پچھا گرم صدایہ۔ ایت غر نہند سے میں ہر کٹے ہندے اچھاتے لائل طال مدقق مقام القیور کرے اس لئے طبرت کے ساتھ ار ٹھ۔ العلّمکم

تشکروون (زندہ بیویں)۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أَصْنَوُا لِآنَّهُ خَوْتَوْا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَحْوَنُوا أَمْلَاتِنَّمْ وَأَنْتُمْ

اسے ہے کوئی جو بادشاہی کر دیجاتے کرو اور اداہہ رسول کی اور نہ خدا کو کرو اور اسی طرح جس عالم پر
اے ایمان و اتو اش اور رسول سے رضا کر گھرد اور نہ اپنے دماغوں جس دانستے

تَعْمَلُونَ ۝ وَاعْلَمُوا إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَلَدُنُّكُمْ فِتْنَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ

تم چنان تھے بعد اور جان و اتو کو کسی کے سامنے بیس کر چکا رہے تھا اور اسی رسم سے مالی پیکے سے جسیں اور تھیں اسی
شبیعت اور جان و اتو کو کہا تو پہنچا کے مال اور تھارکی اور اسی در سب تھے اور اس کے لئے اس

عَظِيمٌ ۝

اس کے حساب سے قوایب ہے ۔ ۷۱

برما قوایب ہے ۔

تعلیق اس آیات کو۔ کا بیکلی آیات سے پہلے طرح تعلق ہے۔ پہلاً تعلق: بیکلی آیات میں عالی طیب روزی طارکہ اور
اب خیات سے میں قربلا جا رہا ہے کوئی آنکھ خیات سے روزی حرام ہو جاتی ہے۔ عالی صیں رہتے۔ دوسرا تعلق: بیکلی آئندہ
میں دفعی اور مام فکر کو کر رہا۔ واقع واقع نہ کرنے کے لئے اپنی اور جو وقت کے لئے غاریب ہوئے تھیں زندہ فیض نہ۔ میں را تعلق: بیکلی
آئندہ میں ایسے فکر کر رہا۔ اس سے پہلے اکارنا ضوری ہے اب اس فکر کا تکرہ جس میں رہنا ضوری ہے گمراہ کے شیے
پہنچا ازیزی بیٹھیں مل دیا۔ پھر تھا تعلق: بیکلی آئندہ میں بھول کوئی نعمت کے ٹھڑا حکم رکایا اب اس ذہنی تحلیل کی
جا رہی ہے یعنی اللہ رسول کی خیات سے پہلے اولاد کے شرستے درست

شانِ نُرُول: اس تھت کے نزول کے متعلق پہلے دو آیات ہیں۔ ایک انصاری ہارون بن منذر ہوتی ہے اس کا بیکل
سے تھے اس کی تہذیب ایسا ہے تھی اس کا نہیں ہارون بلیں پیکے رہے۔ مہشی قرآن کے مطہرین و پیغمبر۔ فروہ، مخدیق کے بعد خس، الور
لے پی قرآن ۱۶ جس دن خاصہ، کہاوردہ نگک آئندہ اسیوں لائی ایشی کی طرح خسوار سے مل کر کنی چاہی سوسرا اور اسے الار
کیا لور فریبا کر رہا ہے۔ تھد اس معاشر کو ہادے۔ اور اپنے دو صیان عکس ہادیوں نے کہاکہ ایسا ہے اس کی وجہ سے
امان سے مشورہ لریں پہنچا پی مشورہ اور اسی ایک قرآن کے کپاں بھکاریوں نے اس سے پہاڑاک اور ہم سعد ایام محدث
عجم بھکاریوں اور اسے متعلق وہ کیا بیکل کریں گے۔ تھارا ایسا ایں ہے ایسا بہترے اپنے طلاقی اپنی اگلی جیونی بھی تم سے کے
کل کیا بیکل۔ «انہیں اپنے بیکل پیچاں کر کیا تھی کفر میں ایک قریط ایشی پیچاں دکریں تھارا کرتے ہی دنیل ایسا میں نے
امن و رسول کی دلیلات نی لر ان اڑاکا ٹھاہر کر رہا۔ بعد تھی میں گستاخ ایک سخوان سے ایسے کو ٹھاہر کیا اور اسے اب بھی تھار
ھو بیس نے تو ٹھلوں تکورت۔ نہ کھلان کا کہاں کا کہاں نہیں تھے ایشور کی بے حصر اور کی نہ مسٹ میں۔ واقعہ درہش ریا یا یاد
حضرت اور۔۔ فریباک اور ایسا ہے میرے بیان آجاتے تو میں ان کی محلان کی طاری ایسا ہے۔ اور اسی درستی میں سماں ہے اگ

ایں بدل کے بدلہ اٹھا رکھا ہے لیا ہوا بایہ سادہ ان کو کچھ بسے بندگے ہے جسی کہ فتحی آئی نہیں کی تھی تو بول ہوں (و گوں میں کمال تحریری ہے تو بول۔ اگلی اب تم اپنے کو بدل بولو بولے ہر کوئی نہ کہ مجھے ضرر لوار ایسا بات ہے مددیں نہ مکملوں کا ہے اس تحریر اور نے اسیں اپنے ہڈے مبارکت حکما ایسا ہے یا تائید ہوئی (تیرہ طائف) ایسا حقون لواستون تو بھی نہیں ہے میں اسی طور پر ایک دوسری بھی کہ اس تو بدل سوتے یا بول بھے مضر و کی خدھست میں آئے اور بولے اے کھجھتے تھے کہ چہارہ بھائی محبت نے کریما بھائیں ہیں ہر ہاتھ سے پوچھا ہوں بول بھائیں سار لال مڑا می خاتم کر ایوس اخلاقیں ایسیں بھولیں غیر مصلحتی نہ ہے۔ ایسی مدد الوح سلسلی حضور اور کی محل شریفیں اولیٰ ایکم شریفیں ایلی مذہبیں مسلم مرستہ مکھیں اپنی مدد الوحی سے اس کا تذکرہ یا تصریح ہے اسے لڑیتے یا ملاشیں سے اور ملاشیں ہے کوئی پڑھتے تھے اے۔ ہاں بولی خداوند کی محفل کیبر محفل (لیوہ) 31 مدم سدی فرماتے ہیں کہ ایک بھاری اور تھے خوبی کو ہم خیال من قابل کے فلان جدوجہن خوبی پہلو اور ان کا انتہا رک رک ایک ماحصل ہے۔ یہ خوبی خوبی کو الہمہ ہی کہ تم عزیز کر لیں ہائے تمہی نمود ہے مدد ہے مدد ہے تب یہ آئتا تھا ہوئی اطاعت معلق (لیوہ) 44 آئت اے۔ مدد ماحصل ایں ایں بھائے خصیق ہائی ایوس سے جگہ کے محقق پر مشکین کہ کو ایک خدا ایک مکمل مشرک کے عورت کے دریں مجاہیں میں مسخر اور اے۔ اروانی ایل المخلص ہے۔ ای وہ مورت خضر ایوس نے ہمکو اس سے مدد پہنچا کر جانیدی جو خبرت مورت مطلب کے قلیل کی احادیث ائمہ تھیں ای وہی ایسے متعلق ہے تھا تھا ہوئی کہہ دیا گیا۔

تفسیر باب الائمه اصولیں اصولیں خلاف شریفیں نے تھے حضور یہودی والل ہوئے اس کی وجہ آئندہ میں ہیں ہم ایمان سے پچھے حضور اور ایمان کی بندوستی پیش کیا بلکہ وہ ایمان کا ایک کارہائی یا ہماسے کام ہے اور اکابر اور میتین رہا صور اور سے تائید نہ ملا تھیں اسی دلائل ہوتی ہے کہ ایمان سے ایمان حضور سے لیا ہی میں صرف اسلام فرمہر کی طبقاً ہے لائقوں والاصناؤ لحقن تقول والسلمان ایم اسلام اور ایمان میں فرقی ہارہا ہیں کر سکے چیز۔ حق یہے کہ اس میں تیار سارے مومنین سے ظاہر ہے کہ کوئی اگرچہ اس کا تزویل خاص ہے بگھر اور تمام یو ایضاً حتمی میں سب سے متعلق ہے لائقون اللہ و الرسول لاقعوں نواب خون سے۔ ”فَنَّى كُلُّ اِنْ كَانَ مُكْتَلِّ بِهِ وَقِيٌّ فَمَنْ يُورَدُ وَلِبِرَاهِيمَ الَّذِي وَقِيَ لِكُلِّ مُؤْسِسٍ“ فوجہ کریں وہ تم کی خیالوں سے رکا اللہ و رسول کی خیانت تو ایک بھی ہے اور وہ مال کی تیاریت یا صدقہ ہے لیکن ایک دل خیانت تھے سختی تھی نہیں رسال اللہ مطہری تھی خیانتی، مکنیت اور اس تے دل کے موقوف ہے۔ ”فَمَنْ لَدُونَ تَسْتَخْرِجُونَ“ ای خداوند کی خیانت رکبے اپنی خیانت قرار دیا تک بھائی حکم تھیں۔ ”فَلَقُولُكَ يَرْسَلُ إِلَيْكُمْ“ بھائیوں سے روپا یا ایسے ای جسم کی طاقت سرہ زری لرنا اسی وہی نہیں ایسا توں لو ایسی ہتھیں میں صرف نایتست لے مل میں تھیں تھے پلے تھے رہا اللہ کی خیانت ہے حضر اور کے مراز، شہزادوں میں بھی خداوند یا باسوی خداوند رسال اللہ کی خیانت ہے ان، ”وَلَمْ تَنْتَهِنْ“ تھی ایسا خیانت صہب مال میں قیسی ہوتی۔ وہ اگلی اعطاء فوراً وہیں ہیں جو آئی ہے یہ فریض مال شریعت اور طریقت دوتوں نے جائے۔ وَتَعْوِظُ الْمَانَاتْ حکم۔ ”لَمْ تَلْهُنْ“ تھے خود کی صرف بھے اور اس سے خیانت ہے اور وہ تھکت دے مال پیش وہیں ایں بھیں جو دو سے بیسی گوئیں میں ارشاد ہوں ایک ایک ایک طریقے اور

فالملائكة - انتقال

فلا اولاد افسیر آب، لا کوہ نہ مارے۔ بی سے ایک لئے پچھا بتم ایکل جانے کی کوشش روندی تھیں تھن جو دس سوچے
کہ، ایک اللہ تعالیٰ الرازوں میں خیانت کروانے کے لئے ہے۔ قانون ایمان الحرام یا مطلق اسلام نہ طبق تین قسم سے
خوبیوں رہ بولی لائیتی ہیں جن میں خیانت کروانے کی وجہ سے اس ہم بھی حرج کر دی جائے گے۔ ایک ایسی قسم نہ ہے۔ اس سے
رسال کی خیانت لوک ان میں تھیں ان کے رواز میں سے کہے ہو۔ وہ ہے۔ بررسی کی تھیں ہیں ان میں خیانت کردیں۔ اور
اقرائیں اور پر گلیں میں ایسا درستی کی لائیں۔ لا کوہ نہ مارے خیانت کرو۔ مسلمانوں نے یہی نہیں کیتے۔ یہ تھا۔ سان
لیں اپنی تھیں ایسا نہیں۔ کرو ورنہ قوم کے قاتل ہو جو کوئی فریاد میں اپنے صاحب سے سرزد واقع ہے۔ اور ایک
بیت میں اکاظنا ایکل۔ خود کے تسلی۔ ہم سالانہ فوللو جن کی محبت میں بھیں رہتے ہیں جو ایسیں یہیں ہیں۔ یہ تسلی۔

تال الله تعال

الجان کے لئے۔ جس میں اس سے اسیدن و ایمان کو پہلے تباہ کار بدل و خواهد لٹک تھل کی طرف سے تھاری تھا۔ اسیں اس آنماں میں ہمارا بہام دل و بولا، کے مقابلہ رضاء اللہ تعالیٰ حامل کروں کیاں عظیم الشان اُنی اجر و ثواب تھارے لے سو ہو، ہے با اپنے نال دلو، اکونڈا اوری اور جن ماں و جائے آر کے آڑ کو پھالنے والا اور اُو اسی پر کے فریادی میڑے سے دندے۔ پاس لاتا رئے اس کی لاتھ کر کر اگر و تم سے نیات کرے تو تم کے حوصلہ لایا ستر کرو را، اسے نہیں تھارا۔ اس لیلی عزیرہ کام الہو تھیں: تلب طاوش صدیقہ فرشتیں کی ایکجاہار ایکپیچھے حضور انور کی خدمت میں ایجاد کیا تھا۔ سدا و اور فریلاکر تم بطلی اور بیان لریتے ہے، خوارہات ختم فرشتیں کی حضور انور کی خدمت میں حضرت منیسا حسنیاً سخن لائے تھے آپ نے اُسیں لینی کو دیں لے لیا اور فریلاکر تم فرشت کی سرکانی ہو کر تم تھی بیرونِ مکان بکھر جائیں کردیتے ہے (ذمنی و قدری) تھا۔

لذان و فرزند اکبر پادشاه قوت پیار است آن دو نیز در مملکت

رسالہ ایک بولہ دا اتے حاجی تھے، لاری و بے۔ ملی خدمات گیتے، فیکی تائب نہیں تھا۔

پس ایسا اعتراف اس ایس تھے صوم، وہ اک صحابہ کرام خان تھے جیا نجیب ایک گلہ بے تو قمان سب وہاں ہیں تھے اور اے
الصحابۃ کلہم عدول چواب دا تم حضرات صحابہ کرام کو صوم سنی ہاستہ تک حال ہاستہ ہیں حال وہ کلہن
خانم تھے وہ بندی اپنی کو پر قام نہیں رہنے والا اس دفعتیں خور کرو کر تو کلہن نے یہی کہ کی دوسرا اعتراف اس
حکایتے گی ان میں تھاں ہم دیانت دیے ہی مصور اکوئے کپڑے، فریادیں بھی دیانت کی، وہی عادت صفت تھی کہ ان تھے
وہ سوں نے سائیں لے کر چھوپ دے، حضرات صحابہ ایسے اپنی جیں کی اپنیں رہ تھے اور ان جیوں کی مادت اسی نے کہ
لایا کر دیں وہ اس سے کرلا اگر وہ قماں جیں اور قرقیں مجید ملکوں ہو جائے گا منوف بالله خان وہ اسے ہے جس کی مادت
دیانت تھے، وہ اپیسا بنا دیانت کر کے، اسی تھے کہ سوہنے خانم کی اگر دھن سب مدنیت فدوں دھن کی خانم جس کے بھی
دیانت اے ایسے حضرات اہل بوتاں کی دیانت کر کے اکٹھا ہوں کے پھر اپنیں ہا یہی تھاکر حضرت نسیم کی طرف منتظر
ہے، دیانت تھے قیری اعتراف اس نے مالکات دفعے فباۓ سے صوم ہو کر ایک آسمی المانستی دیانت طاری بے سے ہے
لائق اس کی دیانت دیئے بے مالک، اسے فرمایا ہے تھکن تواب ہے کہ دیانت کرے، کام کر دیے ہے کہ مالکات میں تھے دیانت میں
دیانت دیے لے بلے کہ تم اپنے اس سے چوپ تھے اس کو مطلب یہ سیں کہ وہ ایک کندہ رلیا ایک روزی، ایک دن ہوئے۔
پس ایسا اعتراف اس ایس تھے صوم ہو اک جان بوجو کر دیانت من ہے تھا ایک اخیر جلدی دیانت دیے تھے دیکھی گئی دیانت
جا رہے اک دہر مال کا رہے جواہر لاری، یہاں دیکھو اسے جو اس کا مطلب وہ ہے جو ایک کارے میں متو
تم ہے تھے، اور دیکھتے ہوئے ہمیں یہ تھا اکھر لگتے ہے اور اگر وہی مطلب ہو کہ داشت طور پر دیکھنے کو رہے
ہمیں مطلب دا حصہ کہ داشت دیانت دیانت ہے جیا اس طور پر جو اتفاق ہو وہ طبانت نہیں ہو اور خلا کے تقلیل میں فرق تھے
تو ان دونوں طبانتوں میں فرق کیون شد، کا پانچوں اعتراف اس ایس تھے صوم ہو اکیں اسیں دلوں اور دنکھ اکتھاں کر
حدیث شریف سے صوم ہو اکر یہ چون لشک کی فتحیں جیں ایسے داشت دیانت میں تعارض ہے۔ جواب دی دعویٰ تھے جنہیں
نقیقیں ایں لیں اسے خلا داشتنا میں ہے کی جویں جویں جیں اگر ماریں جیں میں پہنچ کر رب سے نائل، جاہاں تھا ماء میں
لکھا آئھا مدد شد وہیں، جیسے بکھر ہو نہت کلہی مل بے کہ قلہ استبل سده ز حدیث بھالی۔

تفسیر صوفیانہ دیانت اور ارشادی ہی ایسی دیانت کی دعویٰ تھی کہ اس کی دعویٰ تھی، دھنی دوارتے ایں، شارکرین و آجھا، کا اک
درست کردے اس پر دیانت میں اس نے حدودی ظاہرین قبیلین الیعجمدہ دیانت تھی، دیانت دیکھنے بے
کہ صور ان، بے۔ پسکے دیانت تھے اس میں مشورہ ہے، ہم ایک دن اور اس رہ تھا مال کریں، وہ خوش ہی اور، بے۔
تیکہ کریں، دعا دیں، بدھ اریز، وہ زہن میں بخواہیں اسیں تھے، ایک محبوب مالا دیانت تھی۔

ل م ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۱۹۱۰ ۱۹۱۱ ۱۹۱۲ ۱۹۱۳ ۱۹۱۴ ۱۹۱۵ ۱۹۱۶ ۱۹۱۷ ۱۹۱۸ ۱۹۱۹ ۱۹۲۰ ۱۹۲۱ ۱۹۲۲ ۱۹۲۳ ۱۹۲۴ ۱۹۲۵ ۱۹۲۶ ۱۹۲۷ ۱۹۲۸ ۱۹۲۹ ۱۹۳۰ ۱۹۳۱ ۱۹۳۲ ۱۹۳۳ ۱۹۳۴ ۱۹۳۵ ۱۹۳۶ ۱۹۳۷ ۱۹۳۸ ۱۹۳۹ ۱۹۴۰ ۱۹۴۱ ۱۹۴۲ ۱۹۴۳ ۱۹۴۴ ۱۹۴۵ ۱۹۴۶ ۱۹۴۷ ۱۹۴۸ ۱۹۴۹ ۱۹۵۰ ۱۹۵۱ ۱۹۵۲ ۱۹۵۳ ۱۹۵۴ ۱۹۵۵ ۱۹۵۶ ۱۹۵۷ ۱۹۵۸ ۱۹۵۹ ۱۹۶۰ ۱۹۶۱ ۱۹۶۲ ۱۹۶۳ ۱۹۶۴ ۱۹۶۵ ۱۹۶۶ ۱۹۶۷ ۱۹۶۸ ۱۹۶۹ ۱۹۷۰ ۱۹۷۱ ۱۹۷۲ ۱۹۷۳ ۱۹۷۴ ۱۹۷۵ ۱۹۷۶ ۱۹۷۷ ۱۹۷۸ ۱۹۷۹ ۱۹۸۰ ۱۹۸۱ ۱۹۸۲ ۱۹۸۳ ۱۹۸۴ ۱۹۸۵ ۱۹۸۶ ۱۹۸۷ ۱۹۸۸ ۱۹۸۹ ۱۹۹۰ ۱۹۹۱ ۱۹۹۲ ۱۹۹۳ ۱۹۹۴ ۱۹۹۵ ۱۹۹۶ ۱۹۹۷ ۱۹۹۸ ۱۹۹۹ ۱۹۹۱۰ ۱۹۹۱۱ ۱۹۹۱۲ ۱۹۹۱۳ ۱۹۹۱۴ ۱۹۹۱۵ ۱۹۹۱۶ ۱۹۹۱۷ ۱۹۹۱۸ ۱۹۹۱۹ ۱۹۹۲۰ ۱۹۹۲۱ ۱۹۹۲۲ ۱۹۹۲۳ ۱۹۹۲۴ ۱۹۹۲۵ ۱۹۹۲۶ ۱۹۹۲۷ ۱۹۹۲۸ ۱۹۹۲۹ ۱۹۹۳۰ ۱۹۹۳۱ ۱۹۹۳۲ ۱۹۹۳۳ ۱۹۹۳۴ ۱۹۹۳۵ ۱۹۹۳۶ ۱۹۹۳۷ ۱۹۹۳۸ ۱۹۹۳۹ ۱۹۹۴۰ ۱۹۹۴۱ ۱۹۹۴۲ ۱۹۹۴۳ ۱۹۹۴۴ ۱۹۹۴۵ ۱۹۹۴۶ ۱۹۹۴۷ ۱۹۹۴۸ ۱۹۹۴۹ ۱۹۹۴۱۰ ۱۹۹۴۱۱ ۱۹۹۴۱۲ ۱۹۹۴۱۳ ۱۹۹۴۱۴ ۱۹۹۴۱۵ ۱۹۹۴۱۶ ۱۹۹۴۱۷ ۱۹۹۴۱۸ ۱۹۹۴۱۹ ۱۹۹۴۲۰ ۱۹۹۴۲۱ ۱۹۹۴۲۲ ۱۹۹۴۲۳ ۱۹۹۴۲۴ ۱۹۹۴۲۵ ۱۹۹۴۲۶ ۱۹۹۴۲۷ ۱۹۹۴۲۸ ۱۹۹۴۲۹ ۱۹۹۴۳۰ ۱۹۹۴۳۱ ۱۹۹۴۳۲ ۱۹۹۴۳۳ ۱۹۹۴۳۴ ۱۹۹۴۳۵ ۱۹۹۴۳۶ ۱۹۹۴۳۷ ۱۹۹۴۳۸ ۱۹۹۴۳۹ ۱۹۹۴۳۱۰ ۱۹۹۴۳۱۱ ۱۹۹۴۳۱۲ ۱۹۹۴۳۱۳ ۱۹۹۴۳۱۴ ۱۹۹۴۳۱۵ ۱۹۹۴۳۱۶ ۱۹۹۴۳۱۷ ۱۹۹۴۳۱۸ ۱۹۹۴۳۱۹ ۱۹۹۴۳۲۰ ۱۹۹۴۳۲۱ ۱۹۹۴۳۲۲ ۱۹۹۴۳۲۳ ۱۹۹۴۳۲۴ ۱۹۹۴۳۲۵ ۱۹۹۴۳۲۶ ۱۹۹۴۳۲۷ ۱۹۹۴۳۲۸ ۱۹۹۴۳۲۹ ۱۹۹۴۳۳۰ ۱۹۹۴۳۳۱ ۱۹۹۴۳۳۲ ۱۹۹۴۳۳۳ ۱۹۹۴۳۳۴ ۱۹۹۴۳۳۵ ۱۹۹۴۳۳۶ ۱۹۹۴۳۳۷ ۱۹۹۴۳۳۸ ۱۹۹۴۳۳۹ ۱۹۹۴۳۳۱۰ ۱۹۹۴۳۳۱۱ ۱۹۹۴۳۳۱۲ ۱۹۹۴۳۳۱۳ ۱۹۹۴۳۳۱۴ ۱۹۹۴۳۳۱۵ ۱۹۹۴۳۳۱۶ ۱۹۹۴۳۳۱۷ ۱۹۹۴۳۳۱۸ ۱۹۹۴۳۳۱۹ ۱۹۹۴۳۳۲۰ ۱۹۹۴۳۳۲۱ ۱۹۹۴۳۳۲۲ ۱۹۹۴۳۳۲۳ ۱۹۹۴۳۳۲۴ ۱۹۹۴۳۳۲۵ ۱۹۹۴۳۳۲۶ ۱۹۹۴۳۳۲۷ ۱۹۹۴۳۳۲۸ ۱۹۹۴۳۳۲۹ ۱۹۹۴۳۳۳۰ ۱۹۹۴۳۳۳۱ ۱۹۹۴۳۳۳۲ ۱۹۹۴۳۳۳۳ ۱۹۹۴۳۳۳۴ ۱۹۹۴۳۳۳۵ ۱۹۹۴۳۳۳۶ ۱۹۹۴۳۳۳۷ ۱۹۹۴۳۳۳۸ ۱۹۹۴۳۳۳۹ ۱۹۹۴۳۳۳۱۰ ۱۹۹۴۳۳۳۱۱ ۱۹۹۴۳۳۳۱۲ ۱۹۹۴۳۳۳۱۳ ۱۹۹۴۳۳۳۱۴ ۱۹۹۴۳۳۳۱۵ ۱۹۹۴۳۳۳۱۶ ۱۹۹۴۳۳۳۱۷ ۱۹۹۴۳۳۳۱۸ ۱۹۹۴۳۳۳۱۹ ۱۹۹۴۳۳۳۲۰ ۱۹۹۴۳۳۳۲۱ ۱۹۹۴۳۳۳۲۲ ۱۹۹۴۳۳۳۲۳ ۱۹۹۴۳۳۳۲۴ ۱۹۹۴۳۳۳۲۵ ۱۹۹۴۳۳۳۲۶ ۱۹۹۴۳۳۳۲۷ ۱۹۹۴۳۳۳۲۸ ۱۹۹۴۳۳۳۲۹ ۱۹۹۴۳۳۳۳۰ ۱۹۹۴۳۳۳۳۱ ۱۹۹۴۳۳۳۳۲ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳ ۱۹۹۴۳۳۳۳۴ ۱۹۹۴۳۳۳۳۵ ۱۹۹۴۳۳۳۳۶ ۱۹۹۴۳۳۳۳۷ ۱۹۹۴۳۳۳۳۸ ۱۹۹۴۳۳۳۳۹ ۱۹۹۴۳۳۳۳۱۰ ۱۹۹۴۳۳۳۳۱۱ ۱۹۹۴۳۳۳۳۱۲ ۱۹۹۴۳۳۳۳۱۳ ۱۹۹۴۳۳۳۳۱۴ ۱۹۹۴۳۳۳۳۱۵ ۱۹۹۴۳۳۳۳۱۶ ۱۹۹۴۳۳۳۳۱۷ ۱۹۹۴۳۳۳۳۱۸ ۱۹۹۴۳۳۳۳۱۹ ۱۹۹۴۳۳۳۳۲۰ ۱۹۹۴۳۳۳۳۲۱ ۱۹۹۴۳۳۳۳۲۲ ۱۹۹۴۳۳۳۳۲۳ ۱۹۹۴۳۳۳۳۲۴ ۱۹۹۴۳۳۳۳۲۵ ۱۹۹۴۳۳۳۳۲۶ ۱۹۹۴۳۳۳۳۲۷ ۱۹۹۴۳۳۳۳۲۸ ۱۹۹۴۳۳۳۳۲۹ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۰ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۱ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۲ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۴ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۵ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۶ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۷ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۸ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۹ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۱۰ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۱۱ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۱۲ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۱۳ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۱۴ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۱۵ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۱۶ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۱۷ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۱۸ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۱۹ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۲۰ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۲۱ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۲۲ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۲۳ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۲۴ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۲۵ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۲۶ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۲۷ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۲۸ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۲۹ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۰ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۱ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۲ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۴ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۵ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۶ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۷ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۸ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۹ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۱۰ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۱۱ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۱۲ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۱۳ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۱۴ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۱۵ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۱۶ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۱۷ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۱۸ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۱۹ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۲۰ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۲۱ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۲۲ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۲۳ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۲۴ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۲۵ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۲۶ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۲۷ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۲۸ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۲۹ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۰ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۱ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۲ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۴ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۵ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۶ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۷ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۸ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۹ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۱۰ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۱۱ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۱۲ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۱۳ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۱۴ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۱۵ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۱۶ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۱۷ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۱۸ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۱۹ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۲۰ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۲۱ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۲۲ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۲۳ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۲۴ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۲۵ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۲۶ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۲۷ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۲۸ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۲۹ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۰ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۱ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۲ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۴ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۵ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۶ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۷ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۸ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۹ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۱۰ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۱۱ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۱۲ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۱۳ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۱۴ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۱۵ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۱۶ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۱۷ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۱۸ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۱۹ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۲۰ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۲۱ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۲۲ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۲۳ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۲۴ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۲۵ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۲۶ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۲۷ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۲۸ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۲۹ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۰ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۲ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۴ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۵ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۶ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۷ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۸ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۹ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۰ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۱۱ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۲ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۳ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۴ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۵ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۶ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۷ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۸ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۹ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۲۰ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۲۱ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۲۲ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۲۳ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۲۴ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۲۵ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۲۶ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۲۷ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۲۸ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۲۹ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۰ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۲ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۴ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۵ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۶ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۷ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۸ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۹ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۰ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۱ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۲ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۳ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۴ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۵ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۶ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۷ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۸ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۹ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۲۰ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۲۱ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۲۲ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۲۳ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۲۴ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۲۵ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۲۶ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۲۷ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۲۸ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۲۹ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۰ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۲ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۴ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۵ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۶ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۷ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۸ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۹ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۰ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۱ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۲ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۳ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۴ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۵ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۶ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۱۷ ۱۹۹۴۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳

صویاہ و ملائیں کے لاندز اور اماغن انسان سے بھرپت، بدل پڑتا ہے لے اسے دو اروج و قوب جو تو رایان سے مٹا دیا چکے
اور عرقان کی سلوتوں کے لے پار، پچھے اللہ کی خیانت کو کہا، این کو نیکے ٹکار کئے جاتے، جو کو رسال کی خیانت کو
کہ سلتے، مقابل بد فست، ٹل کرو لو، اپنی لاماؤں میں بھی خیانت کو کہ جبٹ اسی اور بہت رسال کی محبت نیاں تبدیل
کرو، جو کوئی اللہ رسال والا ہے کوئی خیانت کو تمہرے دل و فکر سے بے، مس کی سزاں والشکی رخشوں سے خود رہت، فاتح یا نے،
کہ دین کو نیکے حوصل فوجت کرنا شادہ، فساد اپنے دل و اور اپنے سے تین بندوں کے ہکرے اس کے تاریخ مغلیں سلطان
اور صدیقی زندگی میں فتن ہو جاتے ان کے نیک، ۱۱ جب تمہاری جیونیں میں پھنس لیتی ہیں خود اسی خفت سے خود کیاں ہوتے۔

۲۶

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أَصْنَوُا إِلَٰهًا مِّنْ ذِيْلِنَا تَتَقَوَّلُ التَّدْبِيرُ مَعَنَّاهُ لَكُمْ فُرْقَانٌ وَّأَنَّ يَكُوْنُ مُفْرَغٌ عَنْكُمْ

اسے درود کو جو بہانہ لے پکھے افراد و روم اشر سے تو پناد سے خاصہ واسطہ گھبائے فرقہ والی خیانت
اے ایمان و ایک اشر سے قدر گئے تمیزیں دو دیے خدا میں سے حق کر باطل سے بہادر و

سَيِّدُ الْكُلُّمْ وَيَعْقِلُكُمْ وَإِنَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

اور شا دس کام سے خدا نہام سے اور اسی دے کام سے کام اس طبق مہار کے، درا شر برے مقابل نہ اے
اور تمہاری بہانیاں ایمان دے کام اور کیجیے بھل دے کام اور اضر بریستے مثل و اواز ہے۔

تعلیخ بن آیت کا بھل کیا یا اس سے پڑا طبع تھی ہے۔ پلا تعلیخ، بھل کیا ہے پلا بولاد کے کہا کر جو اب
تفوی کے ذکر کو اس فکر سے پھلے گواہیداری کے بعد ملک و دلکار رہو رہے۔ وہ سرا تعلیخ، بھل کیا ہے تھیں میں تھیں
تمہیں دیا توں سے مسلمانوں کو رکایا بارش دیے کہ اگر تم لے تفوی یعنی دیا توں سے پر از انتیار کی لام کو تھیں یہی فتحیں
خطا ہوں گی فریحی لام کا، مقفرت گواہل کیا کر پہلے ہو اور گل کی ایارت کراپ ہو رہا ہے، تیرا تعلیخ، ہمیں بھل کیتے
ہیں ارشاد ہو اک اندھا۔ فعل دلابت اب اس سے افضل مامل کرنے کا طریقہ ارشاد ہو رہا ہے یعنی تفوی انتیار کر جا یا ادا
کر کیمی طلاقے تھیوں ناہیں ساختے، طریقہ جا یا جارہا ہے۔

اقریب نیا ایسا اللہ دین اصنواں فرمدیں مل میں قیامت خسکے مسلمانوں سے غلب بے ان گھنی آنکھیں خمور دیوں
اصل نہیں ہے، تھے تھے ایک بارے ایک پر مقدم ہے اس لئے اس مضمون کو ایمان سے شروع فریاد شد تفوی، یہ یہ
کاوی ایک ہاڑ پر اس لئے اس کے بعد آتی ہاڑی، ایک ایک، مت تم کو آتے طم ایکن دیا ایمان یعنی الحجۃ والارجح
الیقین، ایک فضل سے مقابلت ہو ایمان، سا تفوی انتیار آتی ہوئی جاتے ان تتفوی اللہ رسال ان گھنکے لے
پس بھک سلطان راستے لئے تفوی کے میں اسی انتیار کو ایمان بھی جاتے، وہ بھی میں بھل کا کہ کر تفوی، وحیم کا ب
تفوی ظاہری یعنی ۳۴ تفوی اور تفوی بالطفی شیل کا تھی تفوی کلابی کے دور کیا ہے۔ ایمان سے چخار کیا ہے ا
انتیار بالطفی یعنی ال انتیار، متعافون اللطف انتیار کو تھی رکارب فرما تے ومن یعظام شعائر اللطف انہامن

قال الملاعنة

خلاصہ نقیر اس مولانا تمدن سے ترستہ رہا کہ اس کے احتمال پر ملک ایساں کی منع کی جو جن دل سے پہنچتے رہے۔ اس عقل اور تمدن کی منعیں نظریہ مطابق ہے کہ اتسارے کی دل میں وہ اور اور بد ایجتاد گے کہ اس سے تمدین پاس بکھرے ہے اس میں وہ اٹھے۔ تو جوں شفیق کر لیا کرو کے تسلی اول تم کو خوبی دے گا کیونکہ اپنے ایجادات اور یہ میرا بات اس سے پہنچتا ہے اسی اپنے اس سے ملی طاپ رخواہی برائے اس سعدوار اسکا کام ہو جو میرے دن میں وہ اور تمدن سے دشمنوں وہ اگستے کے اعلان ہاں میں پہنچت کر دیا ارسی 2 اس تھوڑی کی درکت سے تسلی سارے گلہرہ تھے۔ کام کوپاہ، سلف قریب۔ کا اتسار جس بہ پہنچا کام و مرشد علیت دنوں ہمیں ملک کا گام تھا۔ یہاں میں اپنے ایجادات کی رہنماں کو پہنچنے پر سست فرمائے ہوئے۔ انھیں کرمہ والا بہ وہ اپنے ایجادات کی اتفاقیہ اتنا تھا۔ زیادہ غصیں اکٹھائے ہے کیسے من بن کر اپنے ایجادات پر صفت کرے۔

۱۰۷۸-۱۰۷۹ء۔ عاصت ڈیل میں بخت انس امیر احمد منشٰ حلقہ فی رضی اللہ عنہم، ریاضتیں باضرداد سے رائیں کسی اے۔ جو

مورثہ تھا پر انی جب نہ مسٹھیں میں پیٹے تو فریلار بھل صڑا سڑا بے میں مالٹھیں آئیں کہ ان نی آنکھیں زنا کا گزرا ہے۔ حضرت پیر رضا نے بول کر کہ یہ بھل کی دلیل ہے تو فریلار وی میں بلکہ مومن کی فراست ہے۔ صورت اور فرماتے ہیں انقواف راستہ المومون فانہ میظار بنور اللہ مسٹھ کی فراستہ والی میں زادہ اللہ کے نوست دیکھا ہے۔ یہ فرقہ کی تحریر پر مصالحتاکہ جس ملک کا لال قدر تی طور پر ایک اسوسی ایشن کوں ایک طرف رائسب اور بربر کا موسی بولے اگوں سے عجز و تردید خند تعلیم میں حقی ہے۔ یہ فائدہ بھی فرقہ کا نامے میں اصل ہے۔ سماں فائدہ بند تعالیٰ حقی موسیوں کو شہزادوں پر جنمیں تھے جنابے اگرچہ چاہئے تو یہیں مصطب تقویت پاٹا انتخاب روزیہ ایڈ فرقہ کی تحریر اکیے ہے مالک و اکر فریلک سے عزادار موسیوں کی فضیلتہ کی جمال میں فرق کرے فرما آباد فال قیمت فہتمہ فاتحیوں والفسکرو اللہ مکثیر اللہ کی تقویتی اور عالمی تھیاریں جو لکھر کو سر جسیں اللہ کے دھمے چھپیں۔ اکھوں قادرہ قوت ایمان اور تقویت سے رعنیں کے بدل میں تدریجی بیداری ہوئی ہے۔ یہ بتہ فدا اہمیتیں کی افتتہ ہے۔ فرقہ کی ایسے ایجادے فرقہ کی پوچھی تحریر سے مالک و اکر فریلک کے منی شریعت و میہدوں۔ نوال فاکو وحدت تعلیمیں اکل کی اہمیت سے اسے اسے ایجادے ایمان معاشر ہے۔ یہ فائدہ ویکھر عنکھم سیاستکم سے مالک و اکر فریلک ایمان فہمیات ایمان الحمسات یعنین الصیانتکم بلکہ بھی اس کی رہائی طبیعوں میں تبدیل ہے۔ یا اسے اس رب فرماتے ہیں فاؤنڈنک بیتل اللہ عسیاتهم حسنهات تقویۃ اللعلی یعنی اشتہر ہے۔ و سوال فائدہ اللہ تعلیم موسیوں کو ایڈ دھمیوں سے پیدا کر مطہریا ایجادے اور دو الفضل العظیم سے مالک و اکر اس فریلک ایمان میں تھیں انفلات کے جد رہے اپنے فضل و کرم لاکر قربیوں میں بیان کردن تھیں ملک و اکر ایسا افضل ہے۔ یہیں تھیں ایسا ذرکر ہم کوئی کے ملادہ اور کیا لایدیں گے۔

پہلا اعتراف اس آئندہ مرد میں ارشاد بولا کہ ان تقویۃ اللہ کی کے نے آباد ایمان ایک اور ترہ ہے پاک ہے بہار اسے ان کیوں ارشاد فریلک جواب اس محفل معلقی کرنے کے میں آتا ہے جسے ایجادے کر ایمان نے کہ تو ان نال آتے کاملا مدد موسیوں واللہ کی تینی بیان اللذان بھی تھیں صرف یہ جاناتے کہ۔ ان کا مدد موسیوں کے طبع ہو سنیر الازی ہے اس مردوں کے مدد میں تھیوں کے کہے تھیں غصیت مدارے ایمان و تقویت۔ ملکیں ایسے چاہیں ایسی تقویت و مالک و اکر اعتراف زمانہ عده فیما یا کر تھی موسی کو حق و مال میں قیمة مطابہ کی ہے۔ ہمہ یہ نمازی لوگ شریعت سے مالک یہ خپل پر بھری و مدد بے اس جو ایسے تقویت صرف نماز پڑھنے کا ہم نہیں بلکہ اس کے پیدا و چیزوں میں مدد ہیں ہم۔ اسی تحریر میں وہی تحریر ہے کہ مدد رسول کے سارے ادھمیات فلامہ ہے جس کے اور کن چیزوں میں مدد بے اس جو ایسے فرما۔ فرما۔ فرما۔ مدد پر عمل کرتے وہ مدد ایمان کی تھی اللہ کی محیوب چیزوں کا ایل سے اور بہ ایمان کرنا ہے اللہ تعلیم ایسے حصہ کرے تو ایمان ایسے یہ مدد کوہ انفلات مدد و ملکیں کے تیسرا اعتراف۔ انفلات مدد ایسے کیا فرق ہے۔ جواب اس میں بندوق ایسی تحریر میں تھے۔ مدد کے کہہ ملکا ایمانہ میلات بے ایمانے میوب پہلی مفترت ہے۔ یا اسے کاملا معاشرہ میلات ہے۔ پھر اسے اکٹھنے ایمانہ میلات بے ایمانے میوب پہلی مفترت ہے۔

پڑتے کھلے جاں فریاد رکھا تھا مکاٹت بے نے گھر ساحف فریاد عالمیت دیکھو وہی۔ اور ایسے مضمون گھر رہیں۔ چوتھا
اعجز ارض نہ کروہ تھیں اخوات تبدیل واللہ مددو الفضل العظیم کیں ارشاد ہوا۔ جواب: تکہ بیان کے کھنڈاں
تین انعامات پر ہی کھلتتیں ہیں یہ آنساڑ ایکان (آئوی) کی گواہیت ہے تمہارے افضل والائیں ان سے ملاہدائیں مہیں
سے تم کام کروہتے گئے ریس کے روزی میں برست ایک آئوی خوشیت ہے جو ہر کاروبار لایہ داشت اور بیان خاص تمام ہے۔ اسکا
لذت بندی ہے، اوس سے ہی فتح ہے ان سب جیساں نکل کر قرآن کریم میں مذکور مفاتیل ہے شہادت فرمائیں اور من یقین
اللہ بحول لمصر حجا ویرز قمن حیث لا یحتسب لارب و جومیوم مذکونا ضرا الی دی دبها
ناظر ہافما آپے ہدوں للمتقین

تفسیر صوفیان: آئوی و مل کا بہ شریعت آئوی یعنی اللہ سے بقدر طاقت ارہاں کا اکارس آئت ہے۔ فائقوا
اللہ ماستعظام مل تقدیم آئوی اللہ سے در بسیار بارب کا حق ہے اس کا اکارس آئت ہے واقعو اللہ حق
تفاقہ صوفیا کے نو ریک مغلی وہ ہے جو ہر جمل میں رب کو اپنا ان جانے اتنی ایالت کو رب کی ایالت میں اتنی
مختار کر، بکی مقامات میں اپنا اعلیٰ العل کو رب کے اعلیٰ میں اس طبق کر کے ملکیتی ہو پہنچ کر۔
غصہ میں ہے ایسا ایسا بیان کر میں ہے وہ مل غصہ میں تو بیان کا جانے آئی ہے تو یہ ہے
فرمکدا اپنے کو اس میں اپنے نہادوں سے بیکھڑا، یا تیکاٹ کرنے، الیچ جوں سے پھاتھی کی ایک ایسا جنگلیں ہیں اسی
اجتہاد ہو اپنے سے پکا کر فکر کر۔

گم شدہ چون سلیل نور تلب دی پڑے گل د راجستان کا ب
اس آئت کریں تھوی کو بیوں کی طرف نسبت فریاد اور فریکن کو رب کی طرف کو نکل لشکری کی بیداری میں حال چوتا
ہے وہ اسے اپنے لئے یا لایا ہے اور اس کے دل میں مام قدری کاچ لاغ روشن فریاد جانے جس سے شہادت مل جو احمد
حدو شدہ قدم میں فرق اُنے لایا ہے اس خور سے وہ اپنے جوہب دیکھا ہے لشکری میں صوبی علیہ السلام کوئی فریک کر لے
وہی بیان اُنکی خوار کا اصل ہے جس سب تھیں جوہب کے کمیر لکھا لے دیا ہے تو چاہیے کہ تمدنی اعلیمات بھی اُنکا لہوں۔
ہر تخت د سکے پیور د نوال ہو لک فریان دہ لازوال
بچ کمیر فریان فقلیں سیں آتم و دیں افہم لعلہ۔

دہ لازہ قست باخت طلیم لطف آنچہ اُنہیں د حکم آنچہ اُن فقلی
بچ نکل ایکس مرادیں اللہ اس سے اُن میں نہ دہو، ہیکش احتیاط کرو۔ بچ نکل اپنی مظہریت ہے بھروسیں اللہ اور سروں کی میب
ہوں لشکرہ۔

میں بھس سیاہی خامت من مت کر لار است کہ تحریر بر سریں ہ نوشت
بھب بھب نت میں نہ بنی بلوت نہ مدارے ایکان سے یہ ملقتہ ہ ماقبل کو ہابے کہ آخر مرغش تھوی میں اُن شل
کرے گا اگر عذر اے اُن دیاں کے معیار جاں سے اور اس کے کنال دہو کو اپنے فیر فقلی نوہ سے چھپتا اپنے کنال میں

اے جد، اے اندھے جو۔ اصل، اے بیان، اے اصل یہ ہے کہ بھروسی اکٹھنے اسے تھا، ملنا پڑتے اور تھیر دن الیں)

وَإِذْ يَمْكُرُونَ كُفَّارُ الَّذِينَ لَكُفَّارٌ وَلَيَتَّقْتُلُوكُمْ أَوْ يُخْرِجُوكُمْ

اور یہ دو سبھے ہے پہنچنے میں وہ لوگوں کو کام بھرتے تھے کہ تم کو میں کوئی مل کر کوئی بھائی اور اسے تھرب پا دکرو جب کہ فر تھا اسے ساقو سکر کرتے تھے کہ پسیں پس پس کوئی میں پا دھند کر میں یا بھائی

وَيَمْكُرُونَ وَ يَمْكُرُ اللَّهُ خَيْرُ الْمُكْرِرِينَ

تم کو اور وہ داؤں کھکھے تھے اور تم دری بیڑا ہے اس کا اس اور اس کو تھبہ تھبہ بھیروں کے ہے
وہیں اور اس کا سکر تھے تھے اور اللہ اپنی نعمت دی رہتا ہے اس کا اور اللہ کی نعمت تھے بھیروں کے ہے

تعلیق: ان آیات اے کائل قیامت سے پہل طرح ملی ہے۔ پس اعلیٰ: پھر کہیں ارشاد افکار اتھ تعالیٰ ہے۔
فضل و ایسے اب اس اصل رسم کے شہر میں ایسے کہہ ادق کا رفریلا بنا بھتہ دیجھت رسیں بھی کے مومنیوں اور ایسے
دو سرا تعلیق: ایسے بھتیں آئت لے۔ میں سلسلہ ان ایک ناس فضل و کرم فکر ہوا خداونکر و افانت فلیں اب
اس فضل ربانی ہو کر بندہ خداونکر خیسی میں طور پر ہو ایسی خضور اور کوئی بازک موقد پر شرخاڑ سے حکما رکھنے
ہادیت سارے مسلمانوں میں ہے۔ تیسرا تعلیق: بھتیں آئت لے۔ میں رب تعالیٰ نہ ہو، فریبا عاکار اگر، میں میتیں
کریں تو اس ذوق میں ملاؤ ریا ہو۔ گاہ اسی فریکی طلاقاً ہوتے یا بارا ہے۔ فریک کے محل ہم اس بندیاں کر کے
یہ اکبرت ہی، اللہ فریک ہی ہی تھا۔

شان نزول نے۔ ملکن لکھ دیا تھی تھرت کر کے دو سرے ملاؤں میں جائیے اور دیا ہے فراقت رب کی مددت
کرنے لگے تاکہ دلتے ہوں ہیں مددی آں جزوک اپنی کریے لوگ تھے بخوبی سام سے کیوں نہیں گئے بھرائیں تھے کہ سر قدر
پیوار افساد میں تھوڑا تمہارے باقی رہتے اسلام کی اور میرے سال جی تھے تھر پر لا اصلہ میتیست تھی تھر میتی
کئے ہیں یہ لکھ کر کوئی لکھ لے تو کوئی ایک بھائی ایک بھائی ایک بھائی ایک بھائی ایک بھائی ایک بھائی
میں تھے، سہ بوابہ اربوہ میں: «فَلَمَّا تَمَّ مُحَاجَّةُ مُرَجِّعِ الْأَنْوَافِ كَعْدَةُ الْمُؤْمِنِينَ دِيْمَنْدَلِ الْمُسْلِمِينَ
لِيَمْرَأَنَّهُمْ هُنَّ مَنْ نَادَثَ لَهُمْ تَبَرِّيَ الْأَنْوَافِ لِمَنْ زَمَدَ لَهُنَّ الْمُؤْمِنُونَ» تھیں ان دیمَنْدَل ایوسین
لیمَرَأَنَّهُمْ هُنَّ مَنْ نَادَثَ لَهُمْ تَبَرِّيَ الْأَنْوَافِ لِمَنْ زَمَدَ لَهُنَّ الْمُؤْمِنُونَ تھیں ان بیان اور اسی
ہم نظر خصوصی مسلم تھے یہ توک دیتے کہ اب یا کہنا ہائپنے کو اپنی کامل طور پر تھر سے ہبہ کا بارا ہے ان کے
اڑات اور سرے ملاؤں میں بھی رہے ہیں انہی باتیں جن تکھے تھی کہ ایک سطیحہ رئیں ہو زعادر وادی آنکھا ہو اساضر ان
تھے بھپا کر تو کون تھے اور جو اس خصوصی بخشی میں کوئی آیا ہے کماں شیخ بدی ہوں گئے تھے تھار اس لئنکن دیں اگر

پڑھا کرائیں، جی تا پہاڑ شورہ نے آیا اس نے کوئی مشرودی سے مستفادہ پہنچ کیا تو کہ اسے کہی تشریف
لے آئی، ای اٹھن تھا، نہیں شاخ!، ایا بات آگے بیٹھی تھی سب کو کہا جسیں یعنی خون بدن بولا کر اپنے
شورے پیش کر دے اب اجنبی این مشہوری اک سلطان پر خلیلیں پر کر کے ہم در کیچے کہتے ہاں اب تم کو محظی تھے! ۱
انعام کرنا چاہتے ہیں رات یہ ب کہ ان کا ایک گھنی قید کر کے دروازہ بھلوں سے نہ کر دی کیا جادے مکار و ریاضی
پلاک، بلکہ اس نے پیش بھروسی کا لاموں پہنچے راستے دروازہ ہی اس کے بعد شام اسیں خود وہ قیادتی مامروں ایسی سے
ٹکڑا چکلی تھا جب، جس سے خدا ہبھا کا کافا کو پہنچے راستے دروازہ ہی اس سے نہل لیں کے اور نکھل
ٹکڑا چکلی اک انسیں ایک لوٹھ سوار کر کے کھسے اتنی در خلک کو پہنچ کے کارخانہ کر سکیں اور ہم اسیں اکٹ سے نجات
ٹکڑا چکل بھروسی کا راستے ایک تھکتے ہوئے کیے صحیح اللہ سیف زین صاحب تاثیریں کر اپنی بخش
سے مغل کے سال ہو یتھے می ہوئی کی نہ لٹاپتے ہوئی کہا جاتا ہے اگر تم نہ ان کا کھسے نہل را تھوڑے کی دوسرے چکل جا کر بدل
کے لوگوں کو سلطان اُسیں گے پرتوں کی عدے سے قبیلہ مل اور ہو جاؤں گے اور تم کو کھسے نہل اسی کے قبیلہ اپنی اسکی
عده کر دے بونچا پاچی دے راستے اگر دو ہو گئی پہنچ اصل اخراج اسکے بھروسی راستے کے قبیل کے ہر خاندان سے بند ساروں جوں
تمہارا آہو اسے اک نہم خصوصی کوئی نہیں اور اسیں تسلی کر دیں یہ نہ پہنچ کے نہل کون ہے آخر کاری بھشم سارے
قبیلیں سے لازمی سے خون براپتے پڑھیں، جاکیں گے تم قبیلے اسے پنڈ کر کے اسکیں گے پیش بھوقی ۲ ایسے رات
ہستی اپنی ہے جس سنتہ دی راستے خصوصی دے اپنے پانچیوں قرار داپاں ہوئی اور کفار کھسے ملی بندہ بنتا کے ۳
اپنے نکروں کو پہنچا کے اصر حضرت جبل این نے خصوصی اور ملکہ نہ اس سارے واحد کی خوبی اور خصوصی کو بھرت کر جاتے
کے لئے کما جاتا پی ایک رات کفار قبیل شیخ قلی کوارن لے خصوصی اور کافر گھریلی خصوصی اور دوسرے نہکم ایسی حضرت ایک کو صدقہ
کو اپنے ساقی لیا اور حضرت مرتسی کا فیلباک کہ تم بھرے بھری آن کی رات ہو رہا تھا سے رخواہ کر تھوں کہ کفار ساراں بیان ر
سکیں گے اسی قتل جاہوں میں اتفاق ہے اسیں اس کی مانشیں اور اس کے پیر پھاں میں مٹڑے پلے آنہ حضرت میں بخوشی
رائی ہے کے اور خصوصی اور خصوصی اسے اپنے پڑھتے ہوئے کچھ کھارتے صاف کھل گئے اتنا جعلنا فنا لمعت اقہم اغلالام اللہ
قولہ (فاختشناهم فهم لا يبصرون) اور حضرت ایک کو صدقہ کی دار کے کارخانہ کے دروازے تھے اسی کے اصر حضرت
حضرت ملی بو خسرو خوار، کیکھنے کے کر کرے۔ نہ رہے بھی صدقہ کے وقت جب حضرت ملی بھڑاک سے افسوس کا قاتل حل
کو، یکہ لرج جن درست پچھنچ کر اے جل کو کمل میں پیاں آپسے فلاریاب جانے لاگ کھصو خوری کیا اسیں یہ اور
وارچہ طرف بھیل گے اصر حضرت ایک صدقہ اسیں اکبر کے قوڑ پڑا کے ایک ساریں ہلہوڑی ہے گے بکلم اسی
فوج ایک نہ پڑھی تھی اسی نے خداں دا اور ایک کیوڑتی تھے ایسے دے دیے بھیں کافر بھل بھی ۴ ایش کرتے ہوئے کیتی کے
کفر جا اور اخذ، یہ مرکود را اخیل نہ ہوتے خصوصی اسی نکاریں تھیں جن قیام فریبا بھیہ نہ خورہ دیتے ہوئے اسی
عقلان نیخلوی نیجہ روح الحلال دیلات نہ لرک، نیزہ را استھیں پر مرات قلہو اغڑیں آیا جو مشورہ ہے یہ ایت راستے دلقد
بان ہو رہی تھے اس کے حلقہ میں ہل۔

تفسیر وادیم مکریک فران مالی یا ہندلے ہے اس سے اس کا لوٹنے کا نتیجہ ہے کور اڈیم مکریک پر شدہ حل کا محوالہ ہے اسکریا اکریج شیدہ کالائی اسے توبہ آپ و دوست یا اگر میں یا لوگوں کو یادہ لاگیں۔ خیال رہے کہ جو آئندہ ہے جس میں کس کے سارے کامیک اور کارکر بیمکھوڑا ہے گرتے جب اس کا حل نثار ہوں تو اس کے سی، جسے ایں باونگیں تو ہی سارے مواری ہے چون خدیع سازش ہے تھا جو عکس ہوئی روی میں لفڑاؤں تھیں جن پر کرتے رہے اس کے بیمکھوڑا خداع احتمل ہوا چکر ان بدی سازشوں کا تعلق خسرو اور کیا یا اسے خاس لئے اک برشدہ بولائیں آپ کے محتمل لوگ کو فرب کرتے ہے اللہین مکھڑا وی بیمکھوڑا احتمل ہے اس میں کارلوں ایکس ساراں ڈاؤن میں نیغمہ اس سازش میں شیطان ہی ہے کاشیک تھا پر کیوں سب غرضیں یکمل ہتے اس کے دلوں کے لئے اللہین سکھنے والی شہزادی تھیں اسے متعلق نہ ہو سکے کوشش کو نہ فتحتے ہیں جس نے مدد کیا۔

فقلت وبحكم ما في صحفتك قالوا الخليفة أنس مثبتاً رجعاً

ربَّكَتْ مِنْ حضُورِهِ حَتَّىْ اتَّبَعَهُ لَا سَوْا كَمْ بِهِ لَرْجَانِ (اس فرمان مالی میں اہل التحری کی اس رائے طرف اشارہ ہے کہ حضور اور اوپریکم کیاں میں قید کرو رہا جاتا اس کے پھر ہم خداوند نے یہ بھی کہا تھا کہ ائمیں ایسا تھا ایسا ایسا نہ رہا جاوے پہنچ کے کہا تھا کہ ائمیں پورے نہیں بلکہ ایسا کہ وہ ہم پہنچتے ہیں ایسے کیا یہ بگردیں اسی ایک اللہ تعالیٰ ہی سے ہاتھیں ارشاد فرمایا گئیں اور یقنتلوگ کام فرمان مالی میں ایک جمل کی اسی رائے کی طرف اشارہ ہے کہ سادے قیابل میں کوئی بھروسہ کو شریعہ کروں جیسا کہ شان نزول میں بیان ہوا ہے اور اس پس وہی چیزیں تو غیر جو حکما میں اشام لکن غور کی رائے کی طرف اشارہ ہے کہ حضور انور کو اونٹ پہ سوار کر کے کہے نکال دیا جو بے جزا لگی شان نزول میں ہے ایسا ای رائے ہی میں بھروسہ نے درج کی تھی وی مکرون وی مکرون و اللہ اس فرمان مالی میں ان سب کی تدبیح میں کمزوری اور رب تعالیٰ نے تنبیہ کی وقت کا ذکر کیا ہے سب ائمہ میں سچتے تھے یہی خدا نے حضور عیاذ بالله عزیزاً کی رائے کمزور ان **کیکدالشیطان حنیفہ**، حراءؑ کی حديث میں پس کے بچائے ہیں آپ کی حافظت میں کیا کفار کی بات میں ہم فہریہ تحریر فراہم ہے تھے اس میں انکشوفت کہ رب کی اس عزمت کوں کی تحریر مراد ہے اس سے مراد ہے حضور انور کو بروقت ان میں ساز ہوتی ہی خوبی ہے۔ یا حضور انور کو گھیر اڑاکے والوں کی تھا عاصت میں برق سے صبح ساہ سے نکال بینلا یا نکار پور کے دو لائز پر کمزی ہجلا ہے تو یہی کے انلائن مکاؤنے پر یہی میں نکار کر کے نو میدان بدری طاف پر پہنچ ہے۔ سلایور کی بندھ سے بیٹے کھاری تکہیں سلاداں نو مور سلاداں نی تکھیں کفار کر کے تو قوزار، کلما و قتلکشم فی اعیتمہم، ہر میں دو پیچوں کے سماں ہوں ایک جمل کو قل کرو ۱۷۷۔ غریب اخواہ بھتی خوش میں ہجڑہ اسے رائے نگار ہے اس اظکر تجزہ نہ پڑا ہو ہے تو کتاب کہ یہ مادر ہی روالحت مرویوں نا ازدیج انسال (انسان) و اللہ خیر العاکرین ہے۔ مسلمان یا پڑے ہمال نہ۔ مخفی بھرنسیں بکار یا تو۔ مخفی قوی ہے مقلال ضیف دلایا خیر مقابل ہے ٹرنا الاماھکرین میں انت امام یا تو اختر قل یعنی مادرے قبب کرنے والوں سے اللہ قوی ہے۔ مدت نکوز ریس بامداد خالق ہے تو مر جراویت، ارشاد و مہمن، تھے دو نہادے سے ساز ہی کفار ہیں۔ یعنی وہ سے تھیں اور چند اسلبد ترین خالق ہیں کہ محبوب کے علاقوں میں سچتے ہیں اسی نے

ہیں اور ملے ملے کام خیر ساری مذہبی خواہ کر کہ ہم گوب کی حملہت و خلافت میں مذہبیں خیز فعال تھے ہیں لہذا آئیت کریمہ
و اعلیٰ سید (قطان)

خلاصہ تفسیر اے سمجھو بھائی تم آپ پر اور آپ کی طفیل آپ کی اس بیوی اٹھل کرم فرمائے رائے ایں اب اس کے شوہت میں اپنی سست کو دو دقت برواؤ لاؤ جب آپ کے خلاف سواران قریل بکران کے ساتھ ان سب استوار رث اعلیٰ الہم کو تقدیر ہے تھے کہ کوئی کھاتا ہا کر آپ کو تقدیر کریں تو آپ کو پلاٹھوڑیں کوئی کھاتا ہا کر آپ کو تقدیر کریں کوئی کھاتا ہا کر آپ کو دیکھ لایا اپنی اپنی کس تدریس و کوئی آپ کے خلاف سچوں رہے تھے اور آپ کا درب آپ کے مقابلے حکماً کوئی نہیں فراہم تھا آپ نے کوئی کارہ کو تقدیر نہ کیا تھا اسے تھے ہم تو کیا تقدیر کریں اسکے لئے آپ کا کس شیخ سے اگر پیغامیں سے تھا اور جو اور جاں کے درد پر علیہ۔

لطفیہ سینکڑے اپنے بادوں کے مارے۔ جسیں یونگی خفتہ تھا۔ جس اسی طرح یہ قرن اٹھیں خود شیخوں سے فتح کر جیں کر دیں اور کس پر کالا عبادت کی صورت میں مصلحتیں میں تحریرے بندوں کو میں سکا کوئی قرن اٹھیں یعنی ان یونگی کے یونچی ڈپے و ریچن ہو۔ ٹھیک ہے جو لوگ یونچی میں نیز یونگلے اپنے بادوں جب کسی سے لاتی ہے اُسکی قرن اٹھیں کو آگے کا آتے ہے جو یونچے سے ذر رکانا تائید کیے اور بڑو یونچیں کفار کو کھوئے دے کر الگ ہو گیا کارو آتے کرو یعنی جانور جو رب کسی اپنے ہمارے ہم پلے اپنے یونگ اپنے کرتا ہے پھر بیکل جنمیں ہی جب شیخوں نے ذر میں جانے کا اپنے اسیں قرن اٹھیں کو اپنے کرے گا یہ اسے آئیں خوشیوں کو جانے کا خصوص اور کے سارے قربانے اپنے کا عکس پر تھیں۔ وہ سرفراز کا نہ سیخیں اپنے یورپ کا دنیا کی اور کرتا ہے کہ اسیں ملتوں سے دفعہ ہوتا ہے اسیں یونچیں ہی کیجھ میں ہی آتا ہے یہ کامہ بھی اس آمد کے شیخ نزلیں سے حاصل ہے اُن کفار کو کچھیں شیخیں بھی بودی بن کر آیا افسوس روی بہ کر اٹھ کے عقول بندے اپنے خالیں کی ہو رفتہ، کریں بلکہ بھی اپنی زورات بھی کرو میں ہیں اسیں ۱۹۶۵ء کی جنگ پاکستان و پاکستانیوں کے محققہ عازیزان اسلام نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو مزاریں میں بحکایوں ضرر اور اس حملہ میں شریف فرمائے جس اسکی زندگی خبر اساتشیں شائع ہو افشاگر بد مریں طا کما اولاد کے لئے آئے تو رکھیں نہ ہو کہ رابین کے ذر کے لئے رہا ہیر کا درود ضروری ہے ڈرندہ ہم کو درود سے لیچا رکھیں۔

کیوں کیوں بکھر ہوں میں کیوں کیوں ہے بس ہوں میں
تم ہر میں تم ہے فدا تم پر کوئی کوئی دعا

تمہرا گدود اکابر کمیں الجھس کے ساتھ ہیں ان کا درج مقام لیکے ہے یہ قابو الدین کھڑواست ماملہ اور رب نے یہاں الجھس اور کفار کا قریش کو لیکیں الذين اور ایک کھرو است یہاں فربلا اس طبق مذاہ اللہ صدر اور کے دامن کرم میں خصوصی کے خلایا ہو رہے ہیں۔ رب تعلیٰ چالوں کیں ان کے خاصوں کو ان سے جو از کب اگر

ملیکان و بسته دلکن تا آن بینه ما خوبی ایله

اے دو ائمہ کو تو برا حسیں جلد ہم بدھ دیں اسلام
چوچو حقاً فاکہ نکار کر کے سلسلہ کے خلاف سلاسلشیں کرتے رہتے ہیں جبکہ حضور الرسول ﷺ کا پیغمبر
لائے، واذب مکروہ کے مسائل، اسلام کی ان سے مائل نہ رہیں۔ پانچوں قافیٰ نو تابیٰ آئت کریں، شن
کے مقابل ہے کام آئیں۔ شہروں میں گھر اہل السنّت میں آئت کی رکت سے ان کے نزد سے کل بالاتب و جعلت ان من
بینیں ایتمدہم (اللی) فاختیہ نہیں فہم لا یعصرون (لَا يَعْصُونَ) اس پر۔ میں ۱۳۶۹ء کے میقہ راجح میں طن
آن زیلہ پڑھا فاکہ نہیں کیے تھے اس کے خلاف سلاسلشیں کر دیتے ہیں اور گوں کا اہم ترین کی حد میان کی خلاف اس
کے دریں کی خلافت کی مدد و مرمت کے لئے تھے اس کردار ملکیں اور ملک اور گوں کی مدد بے۔ فائدہ مکروہ و ناء
یمسکر اللہ سے مسائل، ای اذون ختنی تاہمہ جادی رہیں گی اول نہ کس حزب الشیطان اور اول نہ کس
حزب اللہ سے مسائل، ای اذون خلیل حزب اللہ تینیں دلائل و مدعیں رکھے تھیں۔

۲۰۱ : فرعون شے د یئے ایسے « ملکت از فلیل تم پھے
نگیں تھے نہ چالاون۔ نی کی جاتھے سے تیرچا لایا ہلکو تکر زدہ قوم نیچہ صرف کہ دلکشی کی طرف سے کتاب کے مقابلہ صرف کر۔
حضرت علیؑ فرماتے ہیں ۔

فان اپن و والنت و عرضن بعرض محمد منکم و فند
سازاں فائدہ ہار سب مل کر دب کا مبتدا رہی تو سب قتل ہوں گے دب کی تدبیر ہاتھ رہے گی یا نہ، والٹے
خیر الملاکرین سے ماملہ ہوا جو نذری تکارے خسرو الور کا پکونہ ہاڑا تو حکمرانی کے ہاتھے کوئی نہ اُستہ
حضرت کی خلافت کر لی گی تکہ یہ دب کی تدبیر غصی یوں ہی جس کو خسرو الور اپنے، اسی میں اپنی دیوالی اس ناکو
شیخ گاڑی سنے۔

ذخیرہ ہا ی کریں صدر قیامت لے پائی وو کس کو طے ہوتے اسکی میں پہچاہا آئیں گواہ فائدہ بیان نہ کرو دستی ہو اس کی ذائقہ خونواری اس کا لاؤ اک راشہا ہے ایسا بے دیکھو خور چلائے خلعت مل کر بہتر میں اپنے ساتھ دیا لامگہ دن طحن خواروں دشمنوں کی ملکت اور اپنے توں جو ان کی لائیت خور اور کچپاں تھیں خیانت اور بیجت فرض نور الات اور سریجن۔ تو اس فائدہ خور ہیلہ بند کے فضل سے لیے کریں اسکیں کر دشمن ہی آپ نہ ایں بدلنے کے اپنے لائیت خور کے پاس دلکش تھے دیکھو یہ خونوار اس کی خور اور کے خان کے یاد سے نئے قتل کے رپتے اگلے لائیں اس وقت اسی خور کے پاس تھیں خود کو مغلق ہو دیں کتے تھے۔

پہلا اعلیٰ ارشاد: نثار اکھر دروب ۱۸ پہلے گورب کو پہنچا از شد زندگی میں ایک بار یوپ کا تھا مرات یہ محکوم جال کے سین
سے کیس ارشاد فرمایا تو وابس ہے۔ قدری خداخ - عینی پیش اتھاری ہو تائے ہیں، کمر کرتے تھے اس پہنچا از
فربن بانگل دستے ہوئے۔ دوسری اعلیٰ ارشاد یہ رقصہ میں صرف ایک حصہ عینی پیش اتھاری بھی اسے کمر درست ہوئے ہے
وام و ایکلی ٹھاٹتی میں پر عینی اتھاری بھی یوگر درست ہوئے ہو ایسی رات کا درکے کمر بیدار اور ملن طلن کے
ہوئے رہب تھلی کی حاتھی تھیں، بھی بیدار ہو، طرح طرح کی کسی اس لئے اتھارو درست ہو الواحدہ رکے خلاف مشورہ
راکارو رہب تھلی ۱۸ پہنچی صبیب داں کی اخلاقیں سے بنا پھر ضرور کا کام کھیریا کا کھر رہب کا پہنچی صبیب لوگی بھیش میں سے
لماست ہائل یا ڈاک کا۔ لاصتر اتھاری ملاؤں میں خارجور ٹکٹ پیچ جانلاؤ رہب تھلی ۱۸ پہنچی صبیب کو ڈریج جائے اور اڑوں سے پچا
یہ ملاؤں ملاؤں سر اڑاؤں یا لکھاں تو اسے انسو اون، سب تھنچ باندھا رہب کے علم سے زین فکھوڑ تو کمر تھل، حضیرانہ اخدر انہوں
کے ٹھم شہزادے۔ زین فان ۱۸ پہنچی صور انہوں کی اسی شہزادہ کے لگنی مظاہر کا یہ سے طرف چلن یقیناً پھلیل ہوئ
ر ملائی خبریں۔ تھیں ۱۸ سلسلہ بانگی ریجن لٹھا اسی اتھاری بال دستے میر اعلیٰ ارشاد نیل رشدہ، واللہ
حیر الماکونین اندلی خیروں کی تھیں اس سے زیادہ بخترے جس سے معلوم ہوا کہ کھر کی تھیں بھی بھی صبیب کے
بھلی عذیز زبانہ اونکی ۱۸ لاد عاری تھیں، سستہ دی تھیں بھلی ہر آئی کے کھر درست ہوئی۔ ۱۸ پہنچی صبیب
میں کزر ایواری سلیل تھیں ۱۸۔ عینی قمی اور سطہ طبے اس ملائیں ضعیف اور کمزور درست یا خیر مقتل فرکاب اسی تھیں ۱۸ آئندہ
پہنچیدا الشیطون حکایت ضمیعہ ایک دیگر بالی اخبار۔

اقریب سو قیامت: اللاری ۱۸ دیسیں ٹلمہ بانگل ہیں اس داد داد تھاری تھیں جن، صوبہ جیں گلاری تھیں جیں جید اور بجزیں
خانیں کی تھیں ملستندہ ہیں اندھا لائل کی تھیں خانیں کی تھیں جان کے مختال زانی بانگل ہیں، بچنی تھیں جیں داد و قائم
ہیں جانہ شیرازی قیامتے ہیں۔

کو ہا ۱۸ گاہ پہلو۔ داد ایکن ہائی سامنی کیست کہ درست اور یہ یعنی ۱۸
۱۸ سرستہ آتا۔

۱۸ داد کو ۱۸ مقتب ساہ ٹکک دید از ہیں غوہ ہیں دارک
لتصدری بخترت لے ملتی ۱۸۔ ایک صاحب تھے عینی ضمور انہوںی، ششی رہب اخضور کی جملت پر۔ ۱۸ مغلوب رہے
اوہ مغل نے ضمور انہوںی کل، ناہداشت، میں غلی ۱۸ یا یا ناہداشت، خواری سے اور مسلمین اس کے شرے پڑکے لے اون
نہدہ مغل، میں اسے ۱۸ بخیا میستہ ہیں گے کہ ۱۸ کو فریب کرتے رہیں گے رہب تھل ایکس پھانڈار سے ۱۸

وَإِذَا أَتَتْلَى عَلَيْهِمْ إِيمَانَنَا قَالُوا فَإِنَّا لَمَسْكُنَاهُمْ لَقَلَنَا مِثْلَ هَذَا

اور رہب تھل از ہیں اور اس کے نیں باری تو پیٹتے ہیں میں سے ناک سی بھی ہمیں ایک جانیں، بھوپالیں
اور رہب ایک پر باری آئیں پڑھی جائیں تو پیٹتے ہیں ہاں ہم لے سنا ۱۸ جا ہے تو ایسی ۱۸ بھی کمر سے

إِنْ هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ

حقیقی ہر بیٹے اپنے سخن اسی کے نہیں ہیں یہ مغرب ہماں یعنی انھوں کی اور جب کہاں کہاں ہے اسے اسکے لئے اگر بڑا ہے تو اس سے
جو توہین ملے انھوں کے خصے اور جب یہ مغرب کہا جائے تو اگر ہمیں (قرآن) تیرہ صفحات سے حق ہے

الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا فَأَمْطَرْ عَلَيْنَا رِحْمَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوْ أَئْدِنَا بِعَدَّا يَوْمَ الْيُومِ

تمہارے پس ہر سارے امور پر ہمارے پیغمبر طرف سے آسانی کے باہم پر مدد اپنے دنیا کے
تمہارے ۷۰ ہزار سے پھر ہر سارے یا کوئی درد ناک مدد اپنے گا ہے *

تعالیٰ، ان لوگوں کی بھی کتابت سے بند طبعِ حقیقی ہے۔ پہلا تعلق: بھیجیں کہ کسی میں الکارِ عرب کے اس کو فرمیا
اکر ہوا اس ناطقِ خصوصی اور کی ذات کی سے تقدیمِ اقلیٰ دیوبندی اسیں کافر کے ای کو فرمیا کہا گیا ہے، میں اس سخن
خصوصی اور کے دین سے ہے بھی تو لوگوں کے دلوں میں قرآن و اسلام کی طرف سے شہادت و ایمان و سراءً تعلقِ بھیجیں آئت
کی میں صاحبِ قرآن میلہ کے خلاف گمراہ کر تا اب خود قرآن مجید کے خلاف گمراہ کرو اکو اکو قرآن یعنی حق، خود میلہ یہ
لیے گے بعد اس خداویش قرآن کے خلاف فرمیا کہ کہا گئے تھے۔ تیراً تعلقِ گزشتہ بھیل کتابتیں ارشاد ہم اخاکرِ ایمان و
توہین سے ذکر ہی تھا، میں سے المان لیں، بال میں فلک و تیر کر کے اکاب تصور کرو ساریں کو کھلا جائیں کہ ان سے بھی
بجاے فریکن کے فریکن و کفران ہیں، کچھ کھلا دک کوئہ قرآن میلے کی تعلقی ملی تھے کیونکہ دلماگھتی کی کہ جائے تم ایسے کے
حلوب سائیں گے۔

شانِ نزوں! جن دلوں تعلق کے شانِ نزوں میلہ ہیں، پہلی تہمتِ کافلینِ خدا یہ ہے کہ قیامتِ میہد الداہمیں ایک حصہ
قرآنِ حادثِ ایں ملکوں بولے سخنِ جاہتِ خارس بودم جی ۹۰۰ ملاؤ کو فرمیو جیسا کہ قرآن وہاں بال دلوں کو حتمِ اخدا یاد
و فرمیں کے کیتے ہیں، کہا کہ ماہی اس نے وہ قسمی یا کچھ کو دو دوبل سے کتاب کلی۔ وہ وہ تو غیر کہ ساختِ الایمان نہیں، وہ
لسانی کو کہدے ہیں، مہمات آرتے، بیکار لکھ لکھ اور کافر سے بیکار کو مصلحتی ملیا، اس کو قدم مارو گئے تھے میہدِ ایمان نے ۷۰
آدمیں ہم کو حتمِ اخدا یاد کے قسمی سخاون وہ کہا تو آن رکھتا ہیں، کیوں وہ ہمیتے ہیں کیونکہ وہ مدنی کتاب سے رہا ای اسست کہ
وہ کچھ کو اکا کامیل پیدا نہیں کر سکتے، کیونکہ کوئی کامیل کر سکتے ہیں ایسا کیوں کہ جسی ہیں تو وہ سارے ضاربی ایں، جسی ہیں
اسی تردید میں کل آئندہ و لفاقتی ملیے ہیں اسی تجھے قرآن نوں الجہیں مطلع ہیں لیکن اور کوئی پڑھو، غیرہ وغیرہ
جب نہ ہیں عمارت نہیں کو اس کی تصریحِ حقیقتِ حمل انہیں شکرانے سے اس سے کماکرد فرمیں انتہے اور ہم مصلحتی ملیا، اسکی
تن فریاتیں، وہ یہیں ان ہکاہم کی سچیت ہیں۔ بولا کر میں بھی چکاہوں اور پھر لیں کام بھی چکاہوں، کتنے ہیں الالا اللہ میں میں کہتا
ہوں الالا اللہ بھی لکھتا ہوں کر ملا کہ بیاتِ انتہی فرشتے اس کی لاکیں ہیں بولا کر میں اگر قرآن اور حجہ مصلحتی چھوڑے
فریان ہیں تو وہ کچھ پر اور حجہ پر قسمی ہی مل جنم و مطہر کے آئندی پتھر سے دے قدم صاریح و قسمی ہو کی مل جنم و مطہر کے
فريان ہے اسی تو وہ کچھ پر اور حجہ پر قسمی ہی مل جنم و مطہر کے آئندی پتھر سے دے قدم صاریح و قسمی ہو کی مل جنم و مطہر کے

فیض و ملائکتی علیہم السلام نے اسے لے لیا تھا۔ صفتی شرط بے علیہم سے مراد فرمائیں جو اور اس کی قوم کو نہیں تب میں اسے مرا فرقانی قیامت ہیں خصوصی کرم ہے اور حضرات صحابہ مسلمانوں کو کیمی قرآن نہیں تھے اور خارج کر دیں تو رسوب کو نہیں پہنچا۔ اور سری خداوت حرمہ بے علیہم کو فرشتے اسیں خلائق کے لئے خلودت قرآن اتنی محترم شرط ہے فال وال قسم سمعنا یہ اس کی جواب اگرچہ یہ کام مرض فرمائیں جو اس کا فتح کر جو کہ وہ اپنی قوم ناٹھی تو احمد عرب اس کے اس قتل سے راضی تھے اس کے فال وال عن ارشاد ہے ایشان بن سعید نے یہ کہا قسم سمعنا یہ اسکے حکم میں ایکی کہ اس مسلمانوں کو کہہ دیا تھا قسم سمعنا کیون نہیں تھے جو اس کے نیا پاد نہ مل دیا ہے بلکہ اس کے نیا نسل اسی کیں دوسرے یہ کہمے قرآن ہے تھے کہ یہیں قدر میں اس نے لئے ہیں اب اس کے ملئے خداوت میں دوستی میں، حرم اسلامیہ اور کلید دوست کے قلمبے تھے جو اس کے قصور سے ہر دار ہیں لوٹنے والے لفڑیاں ہیں کی وہ سری کو اس ہے جس کا حصہ ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا ہے مثل کام نہیں اس کی ملیں نہیں تھیں ہم بھی ایسا کام کر سکتے ہیں یہ محل اس کی ملیتی تھی درہ حضور نبویؐ نے اس سلسلے کے سارے کفار کو لالہ اک احکمتهم فی دینی میلائے لیا تھا لیے میلنا فاتح و سورہ من مثلہ گرفتار کامل یہ قرار ہے۔

کے کل میں زیاد خسی نہیں لکھ جنم میں ہوں گے

مسلمانوں سے تھا اس کام میں بظاہر خطابِ رب سے ہے تکریر حقیقت ملتا ہے مسلمانوں کو اور انہی قوم کا لکھ کر یہاں قرآن مجید کی طرف۔ تکریر میں پڑھ جائیں اور کلارک گلرن خوف بھی جلوس کر رہی تھی اور قرآن حق سے تھا اس میں دادا بیان دے چکا تھا اسی پڑھ جائیں کے، موسیٰ کوں سے ان سکنی هن تھا عالم الحقیقت، معاشرے اس میں ان شرطیت ہے کہ ان ضل بال مصادر میں اسلام کے لئے حضرت مصلی ہے انہیں کلیں کلیں خیریں تو اسی میں جوانی تے حق کے عرش سے تب موجود تھا اسے اپنی ایسی خیر بھر مولانا کی خیر مذات الشارع ہے قرآن مجید کی طرفِ مولیٰ زیارتی سے مدد کا فائدہ وہ ایک افسوس ادا کر لے جائیں کہ جعلی ہاگر اسلامیت حق ہے تاہم ایسی کھاتمانہ عندهم حکمکاری ہے عبارتِ احقیقی معلم یا اس میں صفت ہے اس سے پہلے مغلزلاً یا بتلاً پوشیدہ بہ نہ دستے مراد مولانا زیرِ نبی سے ملنی ہے :
قرآن مجید تھی طرف سے نال شد اگر مسلمان ہے حق ہے تھی طرف سے فاعل طرف علیہ تابع بحکمة من السماء
یعنی نعمت کی جو امانت اس کی طلب ہے شیرہ لالات الملمومون میختین و تمیز آنکھوں سے ہمیشہ حسر سارب قدر مدد کی طرف ہو گئے تم
اس پر ایک نہیں سکس اے اور بھیل قوشیں ہے اپنے نہیں اسی تباہی میں نہیں لائتے تھے اپنی پر خشی نہ اب جاتے تھے خطر
و فیضِ الاتقنا بعذلۃ الیم۔ صرف تب فاعل طرف علیہ تابع بحکمة من السماء مدد کے مددوں کے سے اور کوئی خست
خطاب ہیجے تو لارڈ میں یعنی المطہری وہ دارِ حکم میورت ہے جنہیں یا تکمیر قوم برمادی طرف ہمیشہ سارے طبا
کیلی اور رورہ ہاٹک طباب قوم تھیب قوم صلی قوم صورکی ملن گھر اے دستے اس کے دو مقدار تھے ایک قوایقی قوم بوانے
تھیں اپنی پر خشی نہیں کھانے کیم کو اپنے تھیب کی تھا سیاست اسلام کے بڑالاٹی چیزیں پر ایک قوم تھیں ہے وہ سرس مسلمانوں کی شہزادی میں ۱۷-
انی قوم اور خطرہ نہیں کے اس کے دوں میں سے اس جلاسے کے اگر قرآن مجید اسلامیت حق ہو تو ان کے کفاریں ضرور کہ رہے خداوب
ہاتھ سکتے کہ مکہ مکرانی ماقبل ہے

خطا سہ قفسے یعنی کار خصم صاحب اکابر حارث و غیرہم میں احتجاجی کا عمل ہے کہ اپنے ان کے سامنے ہمدردی یا ایک قدر تباہی خلافت کی جائیں اور نہیں ہیں کہ نہے ان بھی تصور کماں تولی کی تباہی مبتدا کیں ہیں اور اسی وجہ پر جو دوستی اور احتجاجی کا عمل کرنے والے ایک کمانچے سے ہے۔ انہوں نے اسی قرآن مجید میں اولیٰ کتاب پر اسی کمانچے کا کتاب سے ایک اہم اور بخوبی مذکور کیا ہے۔ اب تک ہمارے ہاتھ میں قرآن مجید کو قتل کیے کہ جانشی نہیں ایسی کتاب ہے اسی کی سیل کو نکالنے کی تدبیر ایسی امدادیں کا گھر میں ہے کوئی ایک کمانچا نہیں۔ جس میں پھیپھی لوگوں کی نیزیں ہیں وہ دفت کی نہاد رکھیں جب کہ اس کو کوپولے کے انی افریقی قرآن میں ہے جوں جوں طرف اپال ہو اپنے اور دماغ میں اسے لامسی پوکھریں۔ اسی میں اس کا ایک درجی و معنی و مدنی اتنے سیچھے اعلیٰ تحریک پڑی تو اسی اور درود ایجاد کا ایک میانگین سے بگھا ڈگوں وہ حکومت ہے۔

فائدہ: ان تیات کی۔ سے پہلے کافر مسلم ہے۔ پس افاق کافر و قرآن مجید صرف مسلمانوں کو لیتے ہیں بلکہ نظر فرشتہ و شرمندی دین کو لوگیں خلایا جائے وہ ممکن ہے اسی کا اس میں تبلیغ کیجیے ہے تو رکھ کر انہم چیزیں میں یہ نہ ہوں گے وہاں
نتیجی علیہم تھا مسلم ہو اور علیہم فارغ کارچیں تو حرام سے علیت مختصر ہے مگر مذکورات سے ہے۔ بلکہ اور قریب کرم
کے اپنی قرآن نسخت تھے۔ وہ افراق کافر و قرآن مجید سے یہ ہو جاتا طبقہ کاربہ اس کا مغلک رہا اس سے یہی سیوف ہوں گے

طریق سامنی یو فائدہ قدس معملاں ایک تحریر سے شامل ہوا جسکے اس کا مطلب یہ ہو کہ تم نے قرآن میں ایسا اس کو موسیٰ بن علی اور ائمہ مرسی بند قبریں بھی حالت کرے۔ کاس سے کبی سرورت گا لکھ اس سے جنت میں کا بدل کا قروا فلوریق پر احاتا بالور چاحدا ہے۔ قرآن مجید کے محتوى کی کہاں ہم نے اسی بھی کتابی میں بت کی ہیں۔ تفہیت اور طریقہ کہاں ہے۔ فائدہ قدس معملاں اور سری تحریر سے شامل ہوا اس کے مقیم یو جوں کہم کرہم نے فارس رام میں اس سے تھیہ بت ستے ہیں۔ قرآن مجید نے اس کا کتاب ہے۔ چو تھا کافی کدوں اور افراد میں خود اور زبانہ اور تابع زبان ہجت مل ہے۔ ہجت یہ آنہ دلوفنشاء لفقط متمثیل ہے۔ اس ادارے کا کہم عرب مل کر جی ایک تھے قرآن مجید کی جس سماں تھے تحریر کئے ہیں اور رب کے اگر ہم چاہیے تو مادر اور آنے کی جس بڑائی تھی تھے ہے۔ ہلایاں شیں۔ پانچوں قافائدہ کے مرف الفاظ اور مکاں کے صرف خارجی تصور ہے۔ نظر کر کے در سری کہاں کو اس کی جس کتابی ہے جس دوں میں خود کراں کا نام لے رہے تو کتاب کا طریقہ یہ فائدہ ان هنالا اساس اعلیرے سے شامل ہوا یعنی حضرات انبیاء صوصاً ضمیر۔ یہد الائخا کے خارجی ملات احادیث پیش نہیں کرد کہ کران کی بھسری کفر مومی کرنا۔ موسیٰ من خود کے اور وہی مفاتیح میں ہے مثلاً میں خود کر کے پکارتا ہے۔

بیچ نیک اند نے اک ٹھلا
تو ہر دھن میں ۱ ٹریک نہ ہے
بے عی ہے سرورہ دھنے دلوں جان کی قاتے
سمی میں نے دیکھ اے تے ہے ۱ نہ ہے
جی اس نے کھلے

چھٹا کندوں کا فلہم اسی بندوں میں ہاگا کے اسے مانا ہیں۔ میں آنکہ بندوں نہیں جو اس نے کھلے۔ اسی کی وجہ پر قرآن حق ہے۔ (انہیں پھر سلطان اپ برو بناک۔ میں) اتنا یوں ہاگا نے تھا کہ اگر قرآن حق ہے تو تم کو اس کے سامنے لے کیوں۔ بدایہ دے۔ رب قتل درست مانگئے کی جی وہ نہیں۔ سے موسیٰ بن علی ہاگلکب

ہے۔ مول ٹھلا پے مول ٹھل دے انت مر کی ہو۔ ۲ ٹھیں دی ہیں دکھا اے یجھے سورت غور کی سلوتوں فائدہ کو اڑا پلے بڈا کا درست اس سے اوب اور اسیں ہٹاہے پارا دگوں ایسیں جس دیکھو کارہ جو بس پلے خضور اور سے کئے تھے کہ اگر تب پے جی وہی اسی کھیر طلب اسیں پھر وہ کرہے ہی کہ یہ اتنا بعلکھ بالیم خدر کے ہے اب بھی ہی رب اتنی طلب اسیں جس کلایوں ہی انسان پلے خضور کا لوب کر تھے پارا اوب رب کے اپ تکہ پا تھے اب پارا تھے خدمہ اور کارا کارا۔ اسی خدمت اسے کاہنے اوب نہیں بوس۔ آٹھوں فائدہ بند افسوس ایسی یاد تھیں کی میں خدمہ اور کی رحمت سے بھا۔ ماں وہ اخوات توشی انصیب اسیوں سے بہت شفا دعا اخواتیے میں ایمان حادث کریں۔ قبیل کو خضور اور رحمت ملیں ہیں۔ چوتھے خدا اسی کی میں آنکہ رحمت سے تباہ رہا کہ اخواتیہ نہیں۔ یہ دھانی کو مول ہمیں پھر سا دوہمیں تھا کہ خدا اسی آنکہ میں بھی بھات میں جائے گی۔ مگر انہم یہ اگر بدروں کے کی موت میں ایک انسان از پہنے کہ مقدیست جانے ہے کرتا ہے۔ نیک ایک جلد رہے۔ علم کب مو قبہ اپنے تسلی ہائے تو اس فائدہ ہاپنے تسلی ہے۔ مارٹن مذکون ایک اساطیر ہے۔ از بے موسیٰ نے ہاپنے تسلی ہے۔ فاعطہ علیہ اسے شامل

ہو اپنی لوگ اپنی جانِ خدا مل کے لے یا، ماں کرتے ہیں یہ حق مل جائے مگر کہ وہ قبولیت کا ہو وہ مالک
جنست۔

پس اعتراف نہ سب میں حداث اپنی بودائی قوم کی ہے نبی برادر کی کافی کارداری تھی اور ان ہمیں کے مقابلہ سے کبھی ماجز
ہے تو پھر کیسے کہ تھا اگر تم پاپیں تو اس کی مصلحت کی پہنچ یہ بات تو بالکل غلطہ اور حق سے جواب دھکن ہے میں اور اسے میں
سے دیا وہ شرم و اکام سے ملتی ہے جب ایکن سیسی ڈی یہ بیان نہیں کیے جیسیں۔ وہ سراسرا اعتراف ہے تو ان ہمیں قیامتی ہے
یعنی فون حکما یعنی فون بنا ہم شرمنی قبیلی خدا کی طرف کی بیانات ہیں جیسا پہنچا ہے میں کو کب اسیں خرچتی کر
حضور ہے نبی قرآن ہمیں بھی کلب ہے پھر اس بدینکی ہمت کیسے کرتے ہے کہ ہمیں پرور ہو رہے جواب دھکن ہے میں
جانتے ہیں کہ حضور مت ماسن ہیں آپ کی سزاویں میں جیسا کی طابی نہیں آنکھ اس طبقہ میں پڑے، نہیں کر کے لوگوں کو
ایسی حکایت سمجھاتے ہیں کہ، میں اُمی معرفت لیں ہیں۔ میر اعتراف اس فحادت قبیلی بیان کی قسم اس
ذکر ہے کہ اس کے ۷۰۰۰ علائمیں میں ہے اپنے طاب کوں ملکتے ہوں تو سن پر کہتے ہوں جو اسے جواب دھکن ہے میں اسے
ایسا ہی کہتے ہیں جیسا کہ اس کی احوال ان ہی اسے اعلیٰ احوالوں سے خوارجتے ہیں لئے پرور ہمیں کرتے ہیں۔

تفسیر صوفیانہ۔ اللاد عوی کرتے ہے کہ ہم نے قرآن سن لیا گرہ، حقیقت دھکن ہنس جانتے اکثر تھے اور اسے تھے کہ
قرآن کیسے کلمہ کا گرد ہے قرآن ساختہ بات لئے پاک اٹ کر ہم نے وہ قرآن سن لیا یہ ہدیۃ الرشد اس نے
کے لئے کلم میں کلم کی لفاظ پاک ہے یہی حضور اور کی کچھ سی سے دیکھنے کے لئے ایک جاہنے پوری اس کے
 مقابلہ کارکوئی کرنا گھل کر جو ہے کہ بخدا کی مصلحت کی ہے اس کی مصلحت کی جس قرآن ہم اپنی صفت اسی بھائی میں مصل
کیسی نہ قرآن کی مصل میں ہے د قرآن کا لے محب کی مصل ملکن ہے اسی باغی کی وجہ سے وہ اپنے لئے بد دماسیں کرتے
ہیں۔

<p>چوں کلب اللہ بر تدمم بر اس ک اسرطی فست و اشک تند نیست حیقی و تختیل بلدا و اس فر فوش سے کنک نیست جل امر پند و پانہ دار یوسف ذکر زلف پر فوش ذکر یعقوب و زلفا و مل خاہ است و ہر کسی پتے ہو کو یاں کر کم شد و روی فرو یکتہ جاہر یا کوئی نہ امداد اور اسیں نہیں اسی تھے تسلیم خلیجیوں ہی کلار کلام کی تسلیمیں تھیں، صرف یہی کئی ہیں کہ یہ سفر نہ کیا ہے نہ تم اسی کلب ہے رب تعالیٰ اپنے کام کی میں صورت میں ہے۔</p>	<p>ایں جنیں مدد نہ کن فارس ک اسرطی فست و اشک تند نیست حیقی و تختیل بلدا و اس فر فوش سے کنک نیست جل امر پند و پانہ دار یوسف ذکر زلف پر فوش ذکر یعقوب و زلفا و مل خاہ است و ہر کسی پتے ہو کو یاں کر کم شد و روی فرو یکتہ جاہر یا کوئی نہ امداد اور اسیں نہیں اسی تھے تسلیم خلیجیوں ہی کلار کلام کی تسلیمیں تھیں، صرف یہی کئی ہیں کہ یہ سفر نہ کیا ہے نہ تم اسی کلب ہے رب تعالیٰ اپنے کام کی میں صورت میں ہے۔</p>
---	--

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَعْنِيهِمْ وَأَنْتَ فَقِيرٌ مِّمَّا كَانَ اللَّهُ مُعِينٌ بِهِمْ وَهُمْ

اور اس سے اُن کو دراپ رئے اُبھیں جانا نکر آپ ان جس ایسی اور نیشن سے اُنہوں نے اُنہوں پر بیٹھے جانا آئیں مادھن
اور اُنہوں کا عالم اسیں کروائیں پر دراپ کوئے بیک، اسی کوئے بیک تھا اسیں شریعت فراہم کرو اور اُنہوں کی دعا

إِسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ لِيَعْنِيهِمْ اللَّهُ وَهُمْ يَصْدُونَ عَنِ الْمَسْجِدِ

وہ اکثریت ایسی تھیں اور کیا کہ وہ اسکے لئے اکثر نہایت کے اُبھیں اور کوئے بیک کو کہہ دے جائے اسی جو حضرت
گرنے والے ایسیں بیک وہ گلشن والوں کو رہے اُبھیں ایسی کیا ہے کہ اُنہوں نے اُنہوں کو اُنہوں کے لئے دوسرے بیک

الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَ لَهُ إِنْ أُولَئِكَ لَا مُتَقْعِنُونَ وَلَكِنَّ الظَّاهِرَ

وہی سمجھتے اور تیریجیں وہ حدیث اسی سے ہیں وہ اسی کے درست مکار پر بھرپور اور بیک ہوتے ہیں
ہر دو کو رہے اُبھیں اور رہاں کے ایسا بیک اسی کے اوپر کو پڑیں جائیں ہیں مگر ان جس ایسی

لَا يَعْلَمُونَ

ان جس سے ہیں جاتے ہیں۔

کو ستم ہیں۔

تعلیٰ جس آیات کر۔ اُبھیں آیات سے چند طرح تعلیٰ ہے۔ پہلاً تعلیٰ: بیک ایسے میں کافر کا اپنے نکاح، عادھن اپ
کر کافر کو اپہیں دیکھ کر ہے کہ ان کی یہ جو دھرم اخکور ہوئی کیا کافر کے مل کے بعد رب تعلیٰ کے درمیں ہا
تک رہتے۔ وہ سراً تعلیٰ: بیک ایسے میں خارج کر کے انتقال طواب کا از قرار وہ نہیں جنم میں کجھ لذت کیاں کمزور
ہو کر اپنے لے طواب ایسے اپ ان کے پڑا وہ طواب نہ آتے کی وجہ کا کرتی ہے لیکن حضور اوری ان میں موجود ہی کو وہ است
اسے اس طواب کے بعد ایک خاتمت طواب ۶۸ کوہ اخوان سبھے ناکا سبھے تیراً تعلیٰ: بیک ایسے میں کافر کی
سرگشی اس تعلیٰ پر اُس کو کچھ ایسا میں کھو بک سب ہزار نعمیں اور کھو بکی طابوں کا سبب ہے ان کے بیجا کی وہیں ۱۷
تک رہتے ہیں حضور اوری میں موجود ہی اور ماہوراً تقدیر اور غیرہ۔

لیکن وہ مسکان اللہ لیعنیہم وانت فیہم فریان مل نہیں ہے جس میں کافر کو کذا طب سے صلتا ہے ۱۸
ذرب لیعنیہم میں اُم حمود ۱۹ ہے ان سینی خبر آیات اُریکووند بمعنی مکان و بہادست بھی اس کی خر
شی اُم آیات میں مل نہیں ہے لام زادہ ہو ایک مل کے نزدیک فریانہ اصل میارت ایوں بت ملک مکان اللہ
مرید الیعنیہم اس میلاتتی پندرہ تیسیں ۲۰۔ لیعنیہم اور فیہم دونوں ستریں کافر کو کی طرف ہیں اور
حضر اور کوئی ان نہادیں نہیں ہے میں ہیں حضور کا کوئی ایسیں ایوں میں تکلف فریانہ اُمیں ہیں کہ جب تک اُن کو

و میں نہیں کر سکتے اگر آنے والے طلاق ایجاد کرے تو اور جس طلاق میں آنکھاں بروکر صورت میں مانیں ہیں تو وہ تمہیں مودودی نے یہ تمہیش کی تھیں کہ اسی کرتے ہیں، مادام مذکور تھے طلاق میں اسی طرفی میں آنکھیں آئندہ طلاق داشت ہے لور تھدا اک طاہر اس صورت میں آنکھیں آئندہ اس کے ان خیالاتی ترتیب میں مالہملا یعنی ہم اللہ تعالیٰ فریاد میں ملے باہم بندے دا ایجاد ایسی ہے لورا۔ متنی اسی کی پڑی ہے لئے لئے اس کی خواہ الائمه عذہ ہم۔

لئیں ہے لئی اس کلاد کے نئے طلاق سے اسی کا حق ہے جس کی وجہ سے اسکے آنکھیں خذاب ہے۔ اسکے ضرور اپنیں طلاق دے کاں میں کھٹکتے کریں طلاق سے اسکے آنکھیں خذاب ہو جائے اسکے نزدیک اس سعد برکت کیں (قلم) قید مراد ہے، اس نے نازل ہو جلد ضرور امور اسی میں سے کل اکبرت کر کے نہ خودہ پلے کے بھل نے فریاد کیں ملک کے، اس کل طلاق میں ہے جو کھٹک کر پہنچا کر حضرت عبدالغفارین میں جس فرمائی ہے اس سے آخرت کل طلاق مروجہ ہو گارہ پر حضرت اپنے اولاد اس جس فرمائے ہیں کہ اس سے آخرت کل طلاق مروجہ ہے سرصل بھلی آئندہ میں دنیاوی طلاق کی قلی ہو جی خوب آئیں ہے، اس آئندہ میں اس سے نادا طلاق کا تھا بہاء تھا (کیر کیر) وهم یہ صدیون عن المسجد الحرام ہے مبارک مل تھے ہم یہ صدیون ہے، متنی اعلیٰ اخراجی بے ذمیں لوگ یہی چیز اور مسلمانوں کو رحم کریں جملہ لائے ہے برادر و مسٹر ایں پہنچا پہنچا مسلمانوں پہنچا اسی کا مکان تھا جو کھو مرسیں بکھر کر کی کوئی کوئی دست میں پہنچا دست میں پہنچا تو اس سے مکاروں کا تھا بھروسہ یہ مسٹر ایں اسکے ایسے جو گوریوالی کی وجہ سے یہ حضرت اکبرت پر بیجوڑ ہو گئی۔ متنی مسٹرین بے لورا میں دوست سے مرا جو احمدیہ کے مسلمانوں کو نعمتے ہیں وہ منیں اسی سبھر حرام میں آئے لورا میں کرنے سے رکھ دے اسی میں اعلیٰ اخراجی کا مکان تھا اور مسٹر ایں کو شوئی میں عرض کر کے ہیں کریں۔ متنی محترم اور دامتہ ہے یادوں بد جعل دنک بدل قلہ، مکار حرام بے مادا کانوں اولیا عاصی مبارک یہ صدیون نے مل کل ہم تھے مل۔

لوایا، تین اعلیٰ ایں اس مکاروں کا تھا اسی سے ہے تونی ہی کی خیر مسجد حرام کی طرف بہاء تینی نظر مسجد حرام کے متولی ہیں، اس کے انتظام کے مستحق ایسیں بھی تینی دو بھلیں کے انتظام کا کوئی حق نہیں اس فریاد ملکی کلارک اس قومی تدبیہ سے کرو نحن ولا العمر میو لا تالبیت ہم بہت اٹھ اور حرم شریف کے کالہ جھلیں اسی کی تحریر، تھے بتہ انہما یہ عمر مساجد اللہ من دو من بالله عاصی کی سہیں سرف مسلمان ہی آپہ کرستے ہیں ان اولیا عاصی المتقون۔

فریاد ملے، اعلیٰ ایں اس مکاروں کا مکان، متنی تونی ہو لائے، متنی تونی ہو لائے، متنی مسجد حرام بے مسٹر ایں بھل کر شرکہ اگر سے پتہ رہتے ہیں اسکے نزدیک اک، دوس ملک میں خیر دیسی طرفیت اور لوایا، متنی دوست ہے یعنی اک اونٹھ لے دوست نہیں اس نے دوست تھے تونی پر مکار مسلمان ہی ہیں (ادنیں اخراجی و نیوں) ولہکن اسکثر ہم لا یعلمون، میلات ملک تھے مادا کانوں، میں ایک کرے ہات نہیں جانے کر دو ملک پری ہیں بھی۔ اسی مسجد حرام کی اگر تھیں نہیں کارہ مسلمانوں کے اکڑاں لے فریاد لعفن کھڑے سے سخنی تھے خود سے مانند تھے۔

خاصہ تفسیر یہی تیرے سے معلوم ہوا کہ ان آیت کی بعد قریب ہیں جن میں سے ہم اپنے تحریر کا نامہ درج کرتے ہیں جو زیارت، قائمیت اور بحث طلب ہے لاک اپنے منہ سے اپنی ہاتھ مانگ رہے ہیں مگر ہم اس کے بارہوں پر بھی اعلیٰ مذاہ بال نہیں زندگی کے اس لئے کہ آپ ان میں خریف فصلیں آپ دعست ہم ہیں آپ کے بارے اگر ان پر بحث آ جائے تو آپ کی درست کا مکار ہوتے ہو تو اگر ان پر بحث آئے تو کوئی وہ سری وجہ یہ بھی ہے کہ ان میں ملک مسلمان ہیں ہو دن راشد اللہ تعالیٰ سے خداوند کی عالمانی ملکیت رچتے ہیں ان کی وجہ پر استقدام کی برکت ہے یہ کفار مذاہ بال سے پہنچوئے ہیں جو قیامتی عذاب کا ملک ہے، ملک اپا آخوندیا نیادی مذاب ہادی رواہ اگر ہر آگ رہے گا یعنی نہ آئے ان اعمال ایسے کہ وہ اپنی پیغمبر اور دومن کو سمجھ جرام میں ایسا ہاتھ سے روکتے ہیں جو الیٰ عرکتیں کرتے ہوں کبھی مذاب نہ پائیتے ہاتھ رہتے کہ یہ لاک سمجھ جرام کی قیامتی عالم کے مستقبل نہیں سمجھ جرام کی پیشہ اس کا تحقیق تصرف وہ مسلمانوں کو سنبھلتا تھا۔ وہ راز کھٹکتے ہیں کہ آرچ پر باغیں وہ سب کہہ جاتے ہیں کھش مدد سے ایسا ہی ہیں ایسے ہے کہ سمجھ جرام آخوند سلطانوں کی قیامتیں اورے گی۔

فائدہ سے جان آیت کردہ سے پہنچا کردہ مصالحہ سے پسالاقاً مذوق اخمور میہدا و نیا کئے اللہ کی درست غذی کی لذکر ہیں کہ حضور کی وجہ سے دنیا میں مذاب ایسیں آئے تاکہ وہ واقعہ فیہم سے مصالحہ کو یکو ہم گزہوں کی وجہ سے گزشتہ اور مذاب آئے تو سب کو تلاکہ ان سے زادہ آج ہو رہے ہیں مگر تسلیم مذاب نہیں آئے کیونکہ صرف حضور اپنے کی وجہ سے دو سرا لامکہ، حضور اپنے وہ فرماتے کہ یاد ہی ہم میں موجود ہی صرف کلپیمان آپ کی کوہات سے بندشیں ہیں ایسا ٹاکہ ایسی واقعہ فیہم سے مصالحہ ہو اگر حضور بعد دفاتر ہم میں درجے بحث مذاب ایسیں ہاں نہ رہے سا تھا ہم میں ہیں جو ٹاکہ ایسی واقعہ فیہم سے مصالحہ ہو اگر حضور ہمیں لیکہ ان کے کئے درجے بحث مذاب ایسیں آجائے ام صرف حضور اپنے کی وجہ سے مذاب سے پہنچائے ہیں، پہنچا ایسا وہ مسلمانوں کا لامکہ حمدۃ اللہ العالیمین لور فرماتے اند حسمۃ اللہ قریب من المحسنین حضور اپنے درست ملکیں ہیں اور درست ہم سے قرب ہے، اس پر جس کو حکومت ہو تو سریلہ درست بہ پورا حقاً کا کوہ حضرت اپنے کو حدیث کی قبولی میں مذاب نہیں کی جگہ حضور اپنے کی پاس لکھاں کے ساتھ ہیں، وہ توش رسال میں ہو رہے ہیں، وہ اسکے مذاب میں ملٹنے والیں آیت، ایک ایسی درست رسال میں اور حق نوری دریب رسال ہا، پایا ہم پاچ بچوال فاما کوہ حضور کی ذاتی اکارات و خداویں کا کارکے لے گئی، درست بہ کہ وہ حضور کی وجہ سے اس میں ایں یہ ملکہ، یعنی ہم کیں ہم تیرے سے مصالحہ ایجک و کافار کی طرف، تو پھر سلطانوں پر درست رسال فرمائیا چکتا۔

دوستی وہ کہا شی حمود وہ کہ بارشک نظر والی پھٹا کا کمہ بڑا، وہ استغفار کی برکت سے مذاب ایسی نہیں آئے تاکہ وہ وهم و مستغفر و نہ مصالحہ اسی مذاب کے ایسی اکارات و خداویں کے ہم میں دریافتیں ایں اللہ کے ائمہ اور استغفار اللہ کے ائمہ پر، ایسا لامکہ حمدۃ اللہ العالیمین قیامت سے سبق ہے اکابر ائمہ ایسے درست حضرت ایوسی اشریف فرمایا کہ حضور میہدا فرماتے ہیں کہ اللہ لے ہمیں است کے لئے وہ لامکیں

اتدیں اور یہی آئت چند میں ہمیں وہ فرمائی گئی تھی کہ مگر استخارا قیامت حکم رہتے گی (ظاہر) لیکن ہم وفات پا کر تم کو جسوس نہ ہوں کے مگر قبضہ و استخارا سے تم کو جسوس رہیں گے رسال حق مولیٰ نے طلب کر لائی کہ اگر کبھی استخارا بھی نیاں ان سے خدا بخی کر جائیں بان کے صدقہ تعلیمات نور دار سر ایجنت کام ان سے بلا کسی نسل دینے چیزیں اگرچہ آخرت میں یہ ایل اپن کو کامنہ دیں گے اور آتے کی۔ فوج عملنا ہم بھا عہم شورا آخرت کے متعلق ہے (صلوی)۔ سالاں فنا کندہ سارے درود رثیۃ بالحدیث شریف سے ثابت ہیں باہر گوں کے قول باطل سے استخارا درج ہے۔ جس کا حکم قرآن مجید میں، مولیٰ اس کے ماند۔ قرآن میں بتاتے گئے اس مکافت اُن نے خلاصہ پانچ اس ایمیں ایک شور دار اگر استخارا مان کے سو درج ہیں۔ اس کے قابو کے ارشاد سے اس سے نہ ہوں کی معلل ہوئی ہے دقت پر باشیں اُنلیں۔ مل کی کثرت ادا میں بے کوتھی بے اس سے نہ ہوں میں پہلی پانچ میں پہلی پہلو کی کٹت ہوئی ہے پیر سل السماع علیکم مدد ازاد رہ۔ مقام پر ہے وبالا سہار ہمیں مستغروں وہ سیئی معجزے کے استغفار کرتے ہیں فذ استخارا میں جماعت انسان سے بے پہلے میں استخارا سے کی جاتے کہ آدم علیہ السلام نے بندھ میں عرض کیا و ان لم تغفر لنا و ترحمنا آخھوں فاذدو۔ میں کی استخارا سے کارکن بھی اس مل جاتی ہے اس سے بھی خدا بخی و جلتے ہیں یہ تاکہ وہ ہمیں مستغروں کی تحریر سے شامل ہو ایک ہم سے مراد ہو میں ۲۵۱ آؤ مرسے تاکل اُنہوں مسلمانوں کو خود ہی اس سے ناجد ہے کہ تو ان فتاویٰ کی وجہ سے ملکیت اولاد ملکیت کو ہر وقت کا کہنے اس اولاد کی وجہ اکٹھ سے پہلے بھی یہ امور کے بعد بھی اور ان کے مرے بعد بھی اور جب بھی جنکہ اولاد اندھوں بے پانچ ماروں پر قاتل وہمیں مستغروں کی تحریر سے شامل ہو اکھم سے ملکا کلاد کی وجہ سے بے دوسری کی میخانوں نہیں میں ہے۔ وہاں فاقہ و نبیوں کی خوشیاں مونیں کی فہرست میں آئیں اپنے کل کے زندگی میں تجھی کہا کرے۔ بکار ایسا ہی خدا بخی کا کشند آئے ۲۴ آخھ کارہ واقعہ پر کرے الیمان پر مرے کا یہ مذہب ہمیں مستغروں نکلن۔ حق تحریر سے شامل ہو ایسا کے معنی یہ ہوں کہ وہ آنکھ استغفار کریں گے۔ گیارہوں فتاویٰ کی وجہ سے ملکیت اولاد ملکیت کو ہاڑھ دشی کی وجہ سے روکا جاتا ہے جرم خدا بخی کا ایسی ایجاد ہے یہ تاکہ وہمیں مستغروں سے شامل ہو۔ بارہوں فتاویٰ کی وجہ سے کلکاری سیدھ کا حقیقی میں اسکا سمجھ کی وجہت مسلمانوں کا حق ہے یہ فذ و مالکانہ والیاعوی کی تحریر سے شامل ہو ایک اس کے معنی یہ ہوں کہ کلکاری سیدھ حرام کے حوالی میں رب ترا میں انبیاء یعنی مساجد اللئمن امن باللہ تیرھوں فاذدو۔ کلکاری ناش کارل میں ہو سکلوں کا تھی ایمان رتوی سے سے ہوئی بھی قائد ایمان والیاعوی املا المتقون کی وہ سری تحریر سے شامل ہو ایک اس کے معنی یہ ہوں کہ اُن کے خواہیں صرف پرستی کا اُنگیں رہتے تعلیم ایسا ایسا کے حضن زماں اپنے اللئین آستوانہ و مکلنوبی متقون ہیں یہاں گوکے لئے ایک بندے بخی۔

پسلا اعترافیں ہیں یہ تحریر سے حکوم ہو اکھر خود اور کلکاری سیدھ کا حقیقی میں کلکاری سیدھ کا حقیقی میں خدا برادر مسجد و مسجد تھے اور کلکاری سیدھ کا حقیقی میں کلکاری سیدھ ایجاد ایک لایا ہے آئندے کیے درست ہوئی جواب ایسا اس آئندے میں خدا بخی سے نیلوں خدا بخی سے آئی و قید و نیزہ ایجاد فیہم کے سیئی یہیں کہ جب تک اُن کے خواہیں بندے بخیں

وکیل کے تباہی پر طلبہ نہ آئیں گے بروائی میں حضور اورنگ کا لاریں تھے ان کے ساتھ تھے ان کے پاس تھے بلکہ مومن کے پاس ان کے ساتھ تو وہیں تھے کہا تھے اور رہائش محل جانے پر جنمگل مہجا تھے خدا کا رسودہ جعل ایمان اور ایمان پر مبنی تھا جس کی وجہ سے جنمگل کا پرانا عیال ملک کے۔

اگر میں سے کہا جائے گی تو نہ لے لیں

قائم ہے تھی نات سے سدا نعم نائلت
امیراللہ حضور کے خلام زندگی قبری مژاہیں صراحتاً بروجہد میں عذاب سے بچنے میں رہیں گے کہ بروجہد ان میں حضور پبلو اکر ہیں۔
سولاً انھمار فرشتے ہیں ۔

حوسیت را خواہ عرصات کرتے البتا رہتہ مدد وہ نہت
موفیخ افراد تھے جن کی تپ و انتظار بجاتے تھے وہیں ہے انتظار کی دن گذشتے ہی نہ است آنکھوں کے لئے تپ وہ نہت کا پورا اداوارہ ہے
مولانا امدادی تھے ہیں

نه تن هاروزش از من ی طلب
کل طلب مر خود را پاشد سب
از پ از هر گله از بیوی
بست استیان رتیان قوی
شوم کم شرمده شیش آیه‌ها

زدامت ساق اے / رایہ تم بائیٹ بیا / نا ہے شرمادوں کو ۹۰ شیلماں میں اتنے
صولاً کے زریک دلی اللہ دینے، حقیقی اللہ عاصی و اھوئیں خوب ناکو سپ ناک، اگر لولایا خدا، اسی تک کوئی
ٹینیں جاتے تھا غار و دلی، اور تینیں ولسکن اکثر ہم لا یعلمون حواس میں ہے کہ دن والپی کون جانے پذیر فناک کو
پائیں (از درج المپان)۔

مال الملا - انتقال

وَيَا أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ إِذَا مُتْهَبِّطُكُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَا تُدْعُوا إِلَيْنَا مُؤْمِنًا

اور پس ہے بیان اکی پاس بہت اپنے کے ملک سمجھا اور گالی بیس چھٹی تاریخیں اسی دوسرے کا بھائی ان کی نیاز رسپیس ملک سمجھی اور تمام تو وہ سب پہنچو ہوئے اپنے کو بیس چھٹی کا

يَمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَنْفَقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصْدُدُوا عَنْ

ایسے نالی خستہ تاکہ تو ہیں کہ اُنکی راہ سے روکنے کو اپنی خرچاں اُنہیں پھر وہان

سَبِيلَ اللَّهِ فَسَيِّدُ قَوْنَهَا تُورَكُونْ عَلِيهِمْ حَسَرَةٌ لَّهُ يَعْلَمُ بِذَلِكَ دُولَ الظَّاهِرِ

وہ راست سے انتہ کی میں سچے بہ خشنگی کر دیتے تھے وہ یہ سال بھر پریکی وہ اور ۱۵ کے مابین
بڑی کمکتوں کا جو نہیں پہنچ سکیں اور پسچھے جائیں گے اور ۷ فروری ۲۰۰۶

کفر دنیا ای جہنم یہ شر و نی

بچہ مفتخر ہے پساد بیٹھے جائیں۔ تھے اور دوسری سڑکی میں طرف و دلچش کیک تیکے تیکے مانگتے

جیساں کل طرفت پر

شان نزول مکار عرب اور «مکار علوان پاکی نئے» کرتے تھے مردی ہی ورنچی میں اور عات طواف بائیں۔ مکاپن مٹ میں اگلے سستیں، بجاتے باتے تھاں حکمیں اور میں جلد سمجھتے تھے یہ قابلیت عبارت لے گوں ایسے کوئی نہیں تھا کہ جس شور فور اسکے مکار کے پاس نمازِ عتمہ پڑے تو گل تھرک اپنی اسی پیٹ پر بیٹھے گیا۔

اُپسیز نوماں کانصلو ہم مندا بیمیتی فران ملٹری ایبل ہے جن کے تین سو میں خاصے رپریسل۔ معنی ثابت یا۔ تین میں صلوٰۃ سے مراد، وکت بے ت کار عرب نماز کیم کرست شد کہ اسلامی نمازت سے مراد پریس سمجھ جام شریف ہے چون مدد ملکی کر اندر دین اللہ شریف سے باطل قریب ہے جاناتے اس لئے نیزیت اللہ شریف پر اس نامہ اور سری بندوں کے گذاروں سے سمعت خفت ہے جن وجوہ سے خدا ایسٹ ارٹو ہو لا امکان گذاروں تصدیع ہے فران مال استاد نے صلوٰۃ ہم مکاء عرب زن فحال اسی صورت پر لاتھیں مکاؤن کی سے متنی آواز کرنے ہیں جو بیش ایں غمیچہ چڑا ایتمام کا ہے کیونکہ جنہیں تیناں لیں کوئی کہا کرئے ہیں (مانان کریں) تصدیع یا احمدی سے بناتے ہوئے یا بالیکوئی مدد اسکت کو کہتے ہیں یا مدد سے۔ معنی عذرخواہ اسکیں ایک دل میں سچیل گئی اب اس کے متنی جس تکلیفی ہے اُنکے اسی اثر شریف پر اس بارے پر جو حکمت کرتے ہیں جیسا اور کمیل بھائیں لازماً کہتے ہیں آئنکیں بخود و دوسروں میں کجھے ہاتھ پولیں اُنکے عویل میں باقی میں کوئی جھٹکے کو مہمات کہتے ہیں شایدیہ حکمات بدل سے جل اُنہیں فتوحہ العذیریہ مبارات ایک پوشیدہ شرعاً جیسا اہم اور اس سے پاہ فیقال لهم رب شیده ہے لے اُنہیں بہان کامل یہ ہے تو اس سے نہابد۔ کارا یہ ذرا ب پھر سوچوں کے لفظی معنی ہیں جو مکان گریب۔ معنی ہر ای اشت ریاضی احتمل۔ آپ سے مرادیہ دروغیہ کا لئے قید، غیرہ ب واحد قیامت (وہیں کافر اسکاب مرادیا و توں مراد بھاگنکتم تکفرون)۔ مبارات ذوقات حمل ہے اس میں اپ سے بے اعتمادیہ لفڑے مرادیا ان کے سارے کافر اس مژار میتے ہیں وہ دست اُن شریف کے پاس کمیل سینیل عالمیوں اے جلدت کجھوں سر احفل قوی تریب کے لامکاں میں اور اس ان الذین سکھرو اور اُن کفار اگلے صحنوں کے اکاری ہے اس لئے اس نے شروع فریاد ان الذین سکھرو و اس سارے کافر اس ملکیں پا لعلادار کے دوبارہ فکسہ ہے لکھ لکھ کے خدوہ سر احفل قوی ہے کہیں تھیں اسے حملن باطل ہیں اسی ندوہ کے معنی ہیں جنہوں نے لکھ لکھ کے سکا ہے کہ اس کے معنی ہوں دو علم الہی میں کافر ہے کہ ان کا کافر مراد ملکی میں آپکا اس صورت میں اس سے حضرت علیہ اور علیم ان جرام طبعہ ہے لئے کوئی کہرے حضرت چکندر میں الگ فرمادے ہے

الكافرون

نورِ حداۃتِ اُخْرَیٰ حَکَمَتْ وَ خَلَدَ لَانَ پیوں گون سے یہ جو لغت جائے گا
تھیفِ قلبونہ اس فرب مالی میں تیری بیٹھی خبے تریب نایب شنیدار ہے کہ پس کوہ مسلمانوں نے مختل طبلوں میں اپنے
مل خیج کریں گے اب پر شرمند ہوں گے کہ علیحدگی کا دوامیں گے چھڑی بیکھڑت دو آنکھیں اکھیں اسی ریساں پر
کے شہوں مخلوں پر بقد کریں گے کھنک کو باہمانیا مسلمان ہو ڈالا گیا رب نے اپنی وہدہ پر افریلہ یا کر اولہا پر و فیرہ بخلوں میں
لغاد نے نگست کمالی آخر فار مسلمانوں نے کہ ملک خیلیا والین کھنک والی جہنم بعشر و نہ اس فرب
مال میں در سرت انجام ہوا رب نیشن ملکیت کے بعد کتردہ اگر وہ جائیں گے ایک گروہ مسلمان ہو ہب کوہ مذاب آخرت
سے بچ جائیں گا اور سرتاپن کلپ ای ای تھات کا انہم ہے کہ یہ سوتونیں بھی کچ کر دینے جائیں گے کیا قیامت میں
جتنی لرکے لاروز اسی طرف لے لے گا جائیں گے مختلف کوہ مسلمانوں کے کہ اگر وہ دفعہ خیز میں مہلا کئے تھے مگیں ایک

بائیں اتنے چالیں لے۔

خاصہ تفسیر کفار مربا پر آنحضرت اللہ اعظم اور رحمۃ الرحمۃ نوادست لئے ہیں کہ ان کا پناہ مل یہ بے کار اپنے کمروں میں ایسا دیکھ کرتے ہیں وہ تالیک طرف خود میں اور شریف میں آئیں سبیل تکمیل جاتے تھے طوفان میں وہ رکش کرتے ہیں اور ان رکون کو نہ کہہ رہا ہے اپنے نوتاب کا سخت کھٹکیں ان کی ان حرفوں "اللہ اکبر" میں اور ان سے کام بدلوا کا کہ آج اپنے کلو سر کی بدھ ملی کی وجہ سے اونچ کاذب غب پھر وہ فارہ مل یہ ہے کہ یہ لوگ اسلام، ڈھنی کے ہوش میں لوگوں کو اسلام سے دوسرے سلاہوں کو اسلام سے بھیجنے کے لئے مرحلہ کلال جھوک وغیرہ میں خرچ کرتے رہیں گے اور اپنے مقصد میں کامیاب رہنے اسلام پکالے پھر لے کا ان کے لئے ان کے یہ خرچ کے وجہ سے مال ہی شرمدی کی اور زندگی قیامت ہنس کے لاءِ اسلام کے باعوں تکمیل ہائیں گے جو ان کے مقابل مخوب ہو جائیں گے تحریر مال ان کا ہے وہ مبینہ کہ، یہ لذت ذروریں یہک رو میں آڑا۔ مسلمان ہو کر کہا بیاب ہوں گے کافر اور مبتدا لے جائیں ہو کر دوسری خلی طرف ہائی مانیں سے دہاں بیدھ ہذابا بیگیں گے۔

فائدہ ان تبلیغات کو۔ سنت پندتا کو۔ حاصل ہے پس مسلمان کمہ کو کافر کو کافر۔ تبلیغات پر سخت کارکردگی اس میں وہ تعلیمی نظریہ اور ان مقدوس عقائد کی بے حرمتی بھی یہ ظالم ہے جو ایسے مالیں ہو اکہ رب العالمین نے ایسے لفڑی شریف سے یاں تکمیل ہائی کہ کسر فیصلہ ان یہ خصوب کا ہیر فیصلے کے لئے دو سرافراز کمہ: حمل اسی میں خصل ہائی وہ میلت پوری کی تہیم سے یہ مسلم ہو سکتی ہے یہ ظالم و مھکاؤ اور تحدی فیصلے سے مالیں ہو اسی دیکھو رب کے یہ۔ محتاط فضلاء اپنے مظلہ سے رب کو ارضی کرنا اس کی میلات کو فیصلہ کرنے کا لئے کل اسی درست طوفان تحریر کیا حصل سے دیکھیں ملیں ہے دین کیں اس کا سکا بہ رہنے اسی عدو دکھلے جانے والے جملے رج کیمکے کو ہمارے اکے کو میلات کے سچے ہیں جو مسکن کے پورے دنوں میں دیکھا جاتے ہوں مسلمانوں میں جمال ہی فخری بھی چھس پیچے اور پیچے کا نکتہ میں دس راگی کو میلات کے سچے ہیں وہ مظلہ پڑھ لائیجہ لدنی میلات کرنا ہے جسی سے سکھو۔ تحریر کافر کو کافر میں جمال کیمکے کو کافر اور طوفان کافر است مسلمانوں کو اس سے پکایا جائیے اُج کل مسلم میسائیں کی قلم میں جھوں لئے تو ان میں جملے سکھان اللہ یا بالائیہ مدن کئی کے تایاں ہمایت ہیں وہ حضرات اسیں آئیت کرے سے سمجھتے ہیں کہ طوفان کافر است۔ عبارت صحابہ کرام ایسے ساقوں پر خوتی میں عبور کرتے تھے سکھان لفڑا شاد مدن کے لئے ان کے مدد سے بنتے تھے۔ چو تھلا کوہ میں اونچیں لئے اس کا نکتہ تم کافر است ہو کافر اس کا نکتہ اس تو بلکہ مذکوب کافر کی رسالی بھی ہو میں انشاء اللہ اس سے کھنوڑ رہیں گے یہ قاء، بہما حکتم تکھزوون سے مالیں ہو اکہ بیل مذکوب سے خاص کافر و کافر مذکوب میلارے نثاریں ہیں اُن رسول الظاہر سنتی نکتہ خدا مرحوم مسیل مذکوب پتوہ بکاری طالب اور ایوب مذکوب پیش میں پاچھوڑیں قائدہ بیک کافر اسلام ۳ میں پانی مل کم شمشیں رستے رہیں کے گمراہ اولاد رہیں گے اس ناکھور آن غبہ کو ہمایت یاد نہ ہے یاد نہ یمنقون نامو الهم سے مالیں ہو۔ اچھا لکا کو دو حقیقی میں ایش اولاد میور میں خرچ کے پھر جاتا تھیں کہ دھر وہی سب نے

تکلیف خرچ را تابع دو ہو جائے لیکن اس نتیجے میں حضرت ابوس فارکے لئے نہ ہو یہ سبب ہے کہ کل اونٹ
سے درجے کے لیے لامپہ اور کاڈا علیہم حسرہ تو اس علیہم حسرہ کی وجہ سے حمد فرماتے ہے حالیہ ہے اکران میں
حضر کے سعی میں۔ سماں کا لامپہ اور کاڈا علیہم حسرہ ہے کہ جانشینی کا کام کے لئے خاص بہ وہ من اس سے مکونا
ہوں گے اگر ان کا دار مدنی و انسانیتی ہے اکیالا بات گا اکیالا بے کا دار اسالی سے پہنچے گا، بلکہ بہ اونٹ میں نہ ہوں گا۔
طواب قدر ایسا کام فرمایا یا العین حکم فروا۔

پس اما عمر اختر اُمیں میں کافاری سینے جوں تک دل کو نزار کیں کہا گیا ہے تھکن عملی تاثیریں اس میں نزار کا اولیٰ رکن ہوا، تین بدو سرا عمر اختر اُمیں بہت سر برگزیدن اس سے قوالی سنا کیا ہے معاشر۔ قوالی میں تکلیف و محل ساریٰ پارسیوں میں ہم خوب نہیں کوئی تجھے پار کر سکتے ہیں اور اسی کو جہالت کہو کر سئے ہیں یہ لگ ہائے کافار سے مدد ہیں کہ صرف یہیں تکلیف ہے جہات کیجئے تھے اسی فریاد کو جہاد جانتے ہیں (اعضال سینہوں کے سامنے اپنی تھوڑی ہوئے رگ ہیں اور اسی کی سنتے ہیں) وہ قوالی کو جہالت میں بکھر لے دے اور زندگی میں ہوئے ہمکروں اسی ختنی در مول خوف خدا مصلح ہے۔ کاربوجی ایضاً تابعی ہے جو طبی علایم ہی الٹا دار کو کافارہ کا کام کرنے کے لئے اسی کا وفات ہے۔ لب امی میں ہیں کہ ایسا جانی توں ہو رہے ہیں اُنقار صرف ان مرتوں و اپنی نزار بکھر تھے سیار الامکاعیں الافریقات سے علم و ادھری فخری تر کے نثارے میں جعلیٰ حجتیں اور اسے اصل احکام میں شکرانے ہو جوں سیسی شیطان ہے۔

اگر شیطان لی تکہ ہاشم دل کریں اس سے اونتے ہوں
ضھور اور سطہ اپنے علیہ طے ملے نہ الاح کے وقت وافع ہالے ناکھم طا ایک اٹھی بے ضھور اور کے سامنے اپنے بیکار اپنے بیکار
پوری کی قوالی کی تھیں احمدی کتاب چاہتا تھا میں باعثگیرہ قولی ایک درد کی وجہ سے رہنے والا یہ دوسرے سبز۔ اس سے ایک
رہیں۔ میرا افسوس اپنے دیانت سے معلوم ہوا کہ کلی سجن میں ہاگا کرہے کہ فراہم گیا ہماکنتم تحکیم و فوجون عالمی
ایک گلہ بے پرواتیت کا علاج کیا ہے۔ جواب: کلی سجن کو قتلہ سمجھتا کرہے کارکر کا کایہ یہی مقیدہ قاسی لئے ارشاد ہوا
و ماحکام حصلوں نہم۔ چوتھا اختر اپنی یہاں شہزادہ ہوشیار یخیلیوں کا راستہ خوب ہوں گے تکریب اس کے ہر سک
بے غاریکاب اربتے ہیں مسلمان ہر جگہ مظہر ہیں اس آئت کا وصہ پورا کیوں نہیں ہے تلو اب ہیں معرفت عالیہ کے متعلق یہ
اربتے ہیں مسلمان ہر جگہ مخلوب ہیں اس آئت کا وصہ پورا کیوں نہیں ہے تمازوں ایسی صرف اندرونیکے متعلق یہ
ارشاد ہو رہے ہو اور اسی اخیر مظلوم ہے لئے اور اسی قاتم کا کارکرہ ہوں تو میں واقعی، حقیقی خلافاً سے غاریکہ مخلوب ہیں
اسلام ہاں ہے یقینور علی النبین کلہ مسلمان جنل ہبی مخلوب ہوئے اپنی ٹریس خداوند یہی تمیلیں لیں۔
و انت الاعلون ان کنستم مو منیلیا تکہ اختر اپنی یہاں اختر اپنی ہے ارشاد ہے الی جہنم یعنی شرور ہے
زقی جہنم ارشاد ہے تائیو نکار دوزش میں بیٹھ کے جائیں گے کہ اسی دوزش کی طرف۔ جواب: تاریخ ایسا اعلیٰ ہے جو
ایک دوزش میں جاتے، حق کے ائمہ کیا کردی دوزش نہ کوئی کسے سوال ہو۔ اس کے سوال فرمایا کہ اس میں دھایا جا سکا وہ سے دوزش میں
چکر کرن کا تائیم ہو اور اپنی میں بھروسی دھیں اسی دھیں پہلے دوزش کو کہ کسے ہے متوالی کا تائیم ہی وہ بگئے گا جو اس کے

وادا لائے ہیں: اس طبق سب سچ ہے، یا میں نے مٹھا دل تک پا تو اوری ۱۰ تک اور کاؤنٹر سے بڑھتے ہیں تھج اور میں اسی اربع
واٹا ہوں گے سچ ہی تھی

لِمَنْ يَرِدُ اللَّهُ الْخَيْرُ مِنَ الظَّيْنِ وَيَجْعَلُ الْخَيْرَ بَعْضَهُ عَلَى

تکوں جیسا کہ اپنے پرستے کا انتہا سے اور گردے سمت کی اسی کیلئے بخشی کو ادا بر عینکے پاس اسی پرستے کی تحریر ہے اور اسی پرستے کے تحریر سے اور اسی پرستے کو تحریر کے درمیان میں ایک رسم

بعض فِرْكَدَةٍ حَسِنَاعاً فَيُحَلَّدُ فِي جَهَنَّمَ أَوْ أَنْكَ هُمُ الْخَيْرُونَ

بہرے پنچ کردے س گو سپہ اگر پھر کر دستے ایک گو دوزخ ہیں ۔ یہ بھی دو لوگ صاریح ہائے وائے
لئے نہیں ملے گا اسی لئے ۔ ۲۶۔ یہی انتظارات ۔ ۲۷۔ یہی انتظارات ۔ ۲۸۔ یہی انتظارات ۔ ۲۹۔ یہی انتظارات ۔

فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْضِ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ إِذْنِهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ

هَذِهِ سُلْطَانُ الْأَوَّلِينَ ﴿٦﴾

اور ہر وہی قریب تک نہ کر جائے کہ سوچنے والوں کا اور ہر چیز وہی کہ تو والوں کا دستور نہ کر جائے

اعلیٰ میں تیات رک نہیں تیات سے چند طرح تعلق ہے پس اعلیٰ آیات میں کفار کے پتے یہاں تک اور اب خار کے پیداالت میں یہ یہاں پر اپنے اکر لئے اعلیٰ میں تیات کے ہے جس سے معلوم ہوا کہ اخبارہ این تے یہاں تک دوسرے چیزیں بڑا سب اپنے آئندہ نہیں۔ وہ اعلیٰ آیات میں کفار کے پتے یہاں اسلام شریعی میں شامل ترقی کر کے اک تھالس سند نیڈلی تجھے ۱۴ این قاب اس فرج کے اور ایسی فتحیم کا تذکرہ ہے کہ یہ فرج یہاں دوست کیا ہے تھرٹ میں گذشتمیں جانتے کہ درج ہے۔ میرا اعلیٰ آیات میں کفار کے دفعہ میں فتح نے ہوا کہ اب اس انتخابی وجہ تکلیف ہو رہی ہے کہ ضمیت فتح کے ساتھی ہیں۔

تفسیرہ لیمیز اللہ الغبیبیت من الطیبیہ اس بارات شریف میں ہام۔ مصی کے بے شان گاہ کا اس کا تصنیف ہوا تھا
گذشت آئت کے اس مضمون سے ہے کہ کمالیت اللہ میں گالیاں مستحبن جعلتے چیزیں میں سے کہ «بے چارخ کر سکدیں
ہوں گے» اس سے کہ وہ طلوب ہوں گے اس سے کہ «بے چارخ میں جس کے چار گائیں کے لئے اس فرمانِ الکریم کا ہار تک پہنچیں ہیں
اہمی قراءت لیجئی جبکے کوئی سے بڑوں یعنی پیغمبیر ملائیمیز حضرت اسی اور سبق اپنی قراءت لیمیز ہے کی
کہ شد سے بہب خلیل سے بہرالیل یہ لفظ ٹھانے ہے میزرسے۔ مصنی طیبیگی اور چھاتا اسی سے لفڑا اور تیر ٹھانیت اور نجاست
دوخون کے سچی اندر کی اس کے مقابل طمارت اور طبیب دوخون کے سچی جو پاکی سحرابن کفر محلاں خاہی بیگی کو نجاست
کرنے کی اور ظاہری بیگی کو طمارت اور دھانل ہاتھی اندر کی کو فاخت کا جانا ہے اور ہاتھی بیگی و صفائل کو طیبی پیش ٹھانیات
نچاست ہے حرامِ حل مواردِ حرام و حیثیت یہاں تھیسید ہیب سے مراد ہے اور خدا و مولیٰ میں جیسی چیزیں ہیں جو حیثیت سے مراد کردار میں ہوں اسلام
کو نسلان پہلائے خود، سلی اللہ علیہ وسلم کی نیافت میں خرچ ہو اور طبیب سے مراد ہے مگن کوہاں میں اسلام کی ایجاد حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کی نیافت میں خرچ ہو ایضاً ہیب سے مراد ہے مگن کوہاں میں اسلام کی ایجاد حضور
نیک ایکل اللہ اس جعلتی میں تحریر ہیں جنی کافرا کیمی خدا میں اس لئے سچی و گلیم جعلتے چیزیں ایکدساں لئے اسلام
مقابل میں خرچ کرتے ہیں جو دو اس لئے نہ ہم مطلوب ہوں گے یادوں و زین میں اس لئے چیز کے چائیں گے کہ اندھے خاتے خیث
خا، طبیب، میکنیں یا اقدارے خبیث مادوں میں یا اندھے خبیث ایکل اور میکن لے طبیب اور میکن لے ایکل ایکل
میں چھاتا ہے اے الا فیس طاہن دردِ العالی و یو یعنی الخبیث جمع ضم معلیٰ بعض یہ بارات " طرفت نیجی
پر ظاہری بیت نہ بھال۔ مصنی ختمے اور مل عمنی الی لا رون العطیل یعنی یا ایک است میں بیادوں نہیں اس دعی جعل چیز نہ
کو بعض کے ساتھ ٹھانے اس تک پہنچا کر سارے کافر میں ہو کر ورزش میں جائیں فیروز کمکہ جمعیتیہ بارات
سچوف ہے سلیل پر کھنکنا ہے دوم سے۔ میں یعنی ایک اسے ہے حکایت رکم اور شکرِ کوہاں سے مراد ہے

کفارگی لزت بھیز کر لے اگر حرم کے نظر اگلی لمحہ تک کھو جائیں پھر ان سب کو دفعہ میں کاٹا جائے فیصلہ عقوبہ فیصلہ عذالت حکم پر فیصلہ عذالت کے نظر اگلی لمحہ پسکے ہوں گا اور ان سب کو دفعہ میں اس لئے سراف ارشادہ ہے ابی یعنی پسند انسان دوزخ کے نثار پر یعنی کہتے ہیں کہ اس ساری بیماری کو دوزخ میں را اٹل کرے اولنکھم العلام و رونیہ قیام حلال ایا لذت مخصوص فاتحہ پسند اس کی دل خداود تھنڈا دل تھا تھے جس میں اصل رقم میں پڑا ہے جلوے حرم کے نثار پر یعنی کھاری چورے شادہ والے ہیں وہے اگلار سومن رو اگرچہ تھنڈا دل تھا جس خر شادہ والے نہیں لذت اصر بالا دوست ہے قل للذین مکفر و ایسا جعل ہے جس میں الحکم کا ناہر فراہم کارکنو و موت اسلامی اُپنی قل میں ظاہر نہیں کیم ملے اشطبیہ کم سے بہادر حضور نے دریں تا قیامت بعض اسلام سے ہر مطلع نہ کوہر دعے کفارتے نہ کے نہات زیستی سے خارج، موت اسلام دے کھوئے مردوسا۔ لافری ہیں خالہو ہوں خوکھر مرستے والے خالہو ہوں ہیں کے مقدار میں ایکان الافتہ پیش دعہ اور دعویٰ کی یہ شرط سبھی کے لئے بے انینتھو وایغفر لہم ماقبلسلفۃ یہ پوری حیات قل ناخدا ہے ان صرف محل کرنے کا لئے آتی ہے اس میں شہادت جزا خالہو ہوں گھن ہو ناطوری نہیں لذت اس میں کفار کا بھی داعل ہیں جس کا افترست باز رہنا ہمکن ہو جن کا اندر مرا فیض اتنی میں آجھا اخانت اُپنی بہانہ باز رہنیا ہیں۔ کہ اتنا پرانی چالا مرارت خلود شرک یا خضری اور مسلمانوں کی رحمتی ہے باز آجا ہا ہیری ہے کہ مصلفہ سے مردوسا۔ گذشت کہ کل شرک ہیں زند کے چھوٹے بڑے مارے گئے ہیں اور شری حقن مارے حقوق پر ہے حقن اسکو ہو اس سے غاری ہیں اس کا ضرور خلیل رہے سلف سے مراد سارے گذشتہ قصور میں خواستہ ہوں یہ رہات و ان یعمودو افقد مھیضت سنتہ لا ولین یہ صداقت مکمل ہے انینتھو، گوئے مردی ایکو نہ ہے جن اسلام اس کے بعد پر خمر مردہ جو جانلے افسوس شرک اور دارستہ سول یہ ازالہ متابہ اروج العلنی افقد مھیضت، رحیقت لدن بخوار ایک جو انسن پاک جہزادی وجہ طیا ہے سنت، مکمل طریقہ ہے جس سے مردوسا۔ ایسے کافری مذاہب بیکھی کی لیکن سے مردی اُنہوں کو تکریز ہے جو حضرت الجیا اسکے ماتحت میں پسندی پیش کی جائیں اور کلر اسے رہے ہوں یہ عذاب کا ذلیل ہو گا کہ موسویں کو کوئی ای بڑے اگلی ای اولاد خواری کی نکلت دیالیں رہے کہ اس حرم کی منظہ کو رب تعالیٰ سے مگی نہست ہے اس کی یادی فریائل ہوئی ہے اور ان کفار سے بھی کہ ان میں جاری کی اگلی ہے ہملاں دوسرا نہست کے خلاف سے اسے سنتہ لا ولین کا یاور سنت اللہ المنشق قد خلستہ عن قبل میں بو لاتحد سنتات عویلاں کیلی اجابت کے نثارتے رب تعالیٰ کی طرف مشوب قریباً یا لفظ احسان ایسا کے خلاف نہیں۔

خاصہ تفسیر مقدمہ کوہ اکاریہ تکوہ میوب اس لئے نرتے ہیں طالقیات میں دوزخ کے کدارے اس لئے جس کے جائیں گے اکار اسکی تعلیل مبینہ آدمیں امیب رطاب اثواب میں سے پچھات دے یا انہے بیرے نہیں کو اچھے نیک امیب اس میں سے پچھات دے ہو اس پچھات سے بعد اپنی طبیعت کو لاض کے ساتھ دفعہ فریادے کریں اپنی زیادتی کی وجہ سے تم پر تسدیق جائیں ایک دوسرے پر ہو اس ساری بیماری کو دوزخ میں ڈالے اس لئے محبوب یہ لوگ ہوئے تھنڈاں میں رہے کہ انسان سے اپنی اصل پوچھی گئی ہر بیوی کو ای زیادتی نہیں کے نمائت نہیں ہوئی گیوں میں گزارے عمر کے مدت فرج کوست امداد کا خیز ہے۔

نیا۔ گوپ سے اندھا ہے اور نمودار امام کی تجھیں پرست والے مسلمان قادر کو تیرتھیں ان کی اہم سماں اسیں اسکی رہت تھا۔ اور اسی بنا پر اسے کہے اگرچہ تم طبع کے لئے کوئی بھی مرتباً نہ ہو تو اس سے بہرہ آپلا غرض ہے زر ایکاں فصل پہلو: لِلَّهِ الْقَيْمَرُ زَرُّ الْمَلَائِكَةِ سارے گدشت آنوار شر و نور میں ملیں۔ سب احباب جامیں قیامت اے ایکاں سے تھری ستھن دلیا ہے اور اگر تم نہ ہو اے اسے دلے تو تم ایک نور شادیوں کے اچانکی خوبی پر بہے اے قائم کنڈا تھا۔ خاص سماں پر بہت بڑوں کے مقابلہ میں مون کو دبپتھن تو اصرتی حمدہ اسی یہی اہم سمجھ فاائدہ میں ایک کوئی سے پہنچا کر مالک اے پس افاق کوئہ ملک کی پیروت قیادہ پر بہت بیرونی سے نہیں بلکہ صرف ایمان واللہ سے ہے مارے مون ایک قومیں اگرچہ بہان وطن قوریت میں لائف، س او سارے کافر ملکوں میں سے طہریہ میں افریق و ملن و زبان میں یکمل ہوں یہ فائدہ یہیمیز اللہت۔ ملک اے اریساں پھٹات کا، بیج طہریت دار صدیق، قرازوں نیا

شہ حق شریف تک فلسفہ آن ہوئی

ہے ملک مسددیں میں قیادت طلب۔ زبان کوچھ بارہ بار باتے مسلمانوں کو اس سے بھی ہے وہ امرت اے «انتدار کر جائے اشادہ ان طلبیاں ہے کا، وہ سرا فاقہ کوئہ نیا۔ میں کافر افول کہا تھا ہے کافرچہ زبانیں ایشی ہوں، موس لے ساختا۔» اور کافرچہ اس کے عین ہوں یہ فائدہ، فیر گمہ جمیعہ سے مالک ہو اسی طرح اشادہ مسلم میں مون بدل دیں بلکہ خود کو مسلمی سلی اللہ طی و سلم کے ساتھ ہو کارب فرمائے لوں لک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین سب ساقی ایابت اے کام فرمائے اے

کوئی ستمیں چیز جاہبہ اخلاق لے اے

میں گرامیں آنکھیں ساقی لے اے

تھیں افاق کوئہ اگر انداز ہو مون کوچہ روز کے سندور تھیں گیا۔ بھی کفار کے ساتھ ہے جیسا کہ جایا جاتے تھیں کافر، فی جعلہ فی جہنم سے مالک اے۔ اسچو تھیا کوئہ خامر میں بیوی کھلے والا صرف نظر ہے کافر، وہ مون اگرچہ انتصان میں ہے کوئی بھی لیسے ہے کافر، ہم الخاسروں کے حصے مالک ہو انتصان اور اسرار کافر بیان ہوئے۔ پا کچوں پر بدل دیں تو چاہیے کہ سرف اسی تھانے پارے بلکہ بشاریں، بھر بھی نیا کہیے کافر، قل للذین کفروا ساتھ مالک ہوں چھٹا فاقہ کوئہ میں خدا و نبی مرتباً تھے تھیں اسیں بھی کی جائے اسی روپ میں جو موت مالک ہوں سا تو قابو کا کوچہ اسلامی ہے کہتے کہ کے زندگی کے سارے کوئی مفت ہو ملتی ہیں۔ طالب دین غفرن لہم ماسلف سے مالک ہو، اپنا پیونڈ اور کبی مہراتیں قبادت لے رہا عالت جملے اس کے تھا۔ مسلمان شہید اے۔ ایضاً میں یادت اے اس کے تھا۔ کافر بیان ہوئے۔ کافر اس نہاد کی ٹھاپ بھری سو ہوڑی و فیرو بھی موت ہو جاؤ۔ ملکے ہے اسی بھروسے کافر مسلمان بکاری ہاں وہتے ایسا بیان ہے۔ اس ہاں لے ارتقیت ہے ایسا بھروسے مسلم ہو کیا تھے وہ طرفیں لیں، اسی لوب کیسی ازدواج (العمل) ملکے ہے اسی ازدواجی لے پہنچا۔ اسی ملکے پر ارتقیت ہے اس کے پاس کسی کی کیا ہے، ملکی، یا جو مفت نہ مدد سے کافر و مسلمان العامل۔ ملکے ہے اسی ازدواجی لے پہنچا۔ اسی ملکے پر ارتقیت ہے اس کے پاس کسی کی کیا ہے، ملکی، یا جو

الملائکل بپنہ مسلمان ہے۔ یا تو اسے پیار کرنا ہوں گے اور جعل (العالی) مسئلکہ ہمارا کافر نہ لے کفر نہ پھری۔ یعنی وہ فوجوں کے پاروں مسلمان ہے۔ کیونکہ سر ایک دل کا خلاصہ رہ جاتا ہے جو کی اور جعل (العالی) مسئلکہ ہمارا کافر نہ لے کفر نہ پھری۔ اسی طبق اسی طبق سے آزاد ہے۔ کاملاً بدستور اپنے مولیٰ اللہ تعالیٰ رہے گی قائم بور اس نے ملے، لور اور بستے سائل و پھر لومہ ماملہ ملے۔ عاصی ہوتے آنکھوں قائد ہے تھیں ملاری تھیں یہ۔ ہائی یونیورسٹی میں اسلام بیانیں تھیں۔ قائد و افسوس و عدویان ایک تجھے سے عاصی ہے اگر بُبِ عَوَّسَ میں ہوں اسلام تھے ہمارا مسئلکہ تھا۔ گزارہ تھا۔ لے گر بڑا نہ اتھے ہوں مردہ ہو جائے۔ بارہ قلنخ اور اندی سے دوبارہ مسلم جو تو اس کے بارے میں ہدایت ہو گئے چند بہل لام بگک ہے (جع جعل) ان کے نیک ہم کفر کے گھناء اسلام اکٹھے سے معرف ہے جعلتے ہیں اسکا مصلح ہے یا کفر خاری۔ مسئلکہ ہمارا اسی مسلم پر نماری روزہ و اذاب تھے جو اس نے لوانہ کئے ہمہ دو مردہ گیا پھر مسلمان، ایسا روزہ نماز روزے تھا کہ اسے بے اس اور اس کے سے پکھا اسلام کے نیڈ کے حقوق شریعہ معاشرت ہے۔ گے اسی روز جعل اور مسئلکہ کی مسلمانی صفت اور امت کی سزا یا پوری کی سزا ایک کا احساس خدا، مردہ، گیا پھر دوبارہ مسلمان، وہ ایک یہ زمانی معاشرت دی جاؤں یعنی اگر زندگی اور اسی یہ جنم کے پھر مسلمان ہو اپنے گی اور ملائکلے کا درجہ العالی۔ مسئلکہ کی مسلمان پر شراب تو شی کی راستی ہے۔ مردہ کی کیا کیا مسلمان ہو اپنے اذاب وہ معاشرت ہوئی خاصہ ہے۔ شراب پوری کے سامنے باقی رہا۔ ملائکلے اس کے محظی اور بستے اور یا اس کا خانی تھیں اسی روز جعل اور بستے اسی کا خانی تھیں اسی پھر و مخوب۔

پھر اعتماد ارضیت اسی تھت سے صورم ہو اکار کار مسلمانوں سے اور مسلمان کفار سے چھے ہو۔ یعنی گرائیں۔ یعنی حرام رہا ہے کہ بعض مسلمان مسلمانوں سے نے پھٹک رہے ہیں کافر سے گھٹکے نے تھے ابھت کی کھدر است ہوئی۔ جوابید اسی تھت میں آنحضرت کا کرت تھا۔ ہمیں امور ارضیت میں کو کافر مسکن کی چھاش جیبیں ہیں گی اور اگر کوئی کافر ہے تو مسلمانوں کی کفار سے یہ دستیاں محض مادھی ہیں آنحضرت کار تھت ہمہ ہانپاہ تھے مسلمانوں کے آئیں کی دشمنی مار دیں ہیں۔ دوسرا اعتماد ارضیت رسول ارشاد ہے۔ **وَلَنُكْ هُمُ الْخَاسِرُونَ** جس سے معلوم ہوا کہ صرف لفڑی قساد و تحمل میں ہیں جو انکے گز کار مسکن میں تھے ملکر کی کھدر کی کھدر میں مسکن کے اس کے عقیل سے درست ہیں جو تھمان اصل پر تھی کو کھم کر کے دو خسارہ بے اصل پر تھی ایمان ہے تھے انہیں حالم اور اون سے ساقیت لایا ہے۔ پس اس نے اپنے امانتا کو تھمان میں دیا کہ اس نے تھے نیکی دی کیس فدا ہمہ بمالی و درست ہے۔ پھر اعتماد ارضیت تمہے ناکری کر کے نادرے (افرموج) اتنی ہو یا حدی یہ درست نہیں ایذلی افرز کے نئے اور بھر نہیں کی جاسکتا اس ہایلان لام میں نہیں۔ جوابید اس کے میں ہیں اگر یہ صرف معلق کرنے کے لئے جائے تو خدا ہمہ بولیا افسوس کیجا سکتا ہے کہ اگر دیگر عادہ و فضیلہ ریگنے کے حلاں دو ہوں ہائیں لاگئیں رپ لامکب ان حکماں لله حمن ولد فلانا اول العابدین۔ آنہ کے چاہیہ تاریخے پلے میں پی ہوں مالاگک و ہوں ہائیں لاگکن ہیں۔ پھر اعتماد ارضیت نے جمل ارشاد ہو اکار کار ایں تحمل کر لیں تو ان کے سارے گذشتہ معلق کر دیتے جدیں۔ متن یہ قوکمال سے کامیں کے قوکمال

فیصلہ: اگر باپ اور اسلام نے پڑھ لے۔ سارے نسل مختار ہے جو یعنی جو دنگرست (سلیمان) تھے یہ قبور، قرآن و حدیث کے خلاف ہیں لامیں۔ جو ابتداء میں اور اپنے کاموں تک پہنچ رہے تھے اسی العمل نے یہ دیا ہے کہ یہ قیدیں اتنا شانہ مغلی کے طور پر ہیں ہیں۔ آئں یہیں تھے کہ مذکور مختاروں کی ذمہ ملے۔ مثلاً سعید بیجیج و مالک بن انس اتنے کا کوئی حق نہیں۔

لپیز صوفیا نہ ہے، مگر وہ عالمِ زرالی قتوں سے لا اڑپ فی اللہنِ کلریت دوئِ علیس سے تو رتد کیتے الگ پچھے ہے۔ ایں سے تورہ نارکی میں پہنچتے نہیں، ہونے والی طور پر بیکھرتے ایسے ہیں۔ من لدے کافرین والی، بیکھرتے بدھیل ہے۔ بت لپیز اللہ العجیب میں اسی بیکھرتا کارکرہ ہو میں وطن زبان سوچری نسل دخیل و قیدوں سے زاد بہ سارے من کا، غلن لدن کا، علن الحکم کے سارے لطف جیں کوئی بکھر و اللہ تعالیٰ کی قتوں ہیں اور جاتبِ مصلحتِ ملیعہ ملیعہ علمی و علمی کی مکملوں میں اندھہ نہیں ہے۔ اندھہ اللہ نبی کی باری چیزیں اس کی الیں ہیں۔

میریا سنت ایش آٹھیسین اکٹت
ہنگل میہات کہ ملک نہ اہانت

وہیں دو فرشتے ہیں میں نی کھل جیں میں کی قوم مسلمان ہے اس کا دھن مہنے منور ہے اس کی آئندہ زبانِ حربی بنتی ہے دھن اور زبانیں بدلائیں اور عمارتیں جیں نمازیوں لalon خلبڑیں سے کی تباہی ہے جالی ہے بعد میں سے بتنی زبانیں عربی دوں کی صوریاء فرمائتے ہیں کہ رب تعالیٰ نہیں دوئی اور فرش کو چھوڑ کر دے اور اعلیٰ کی شکرداری اس کی اصل چیز تھے، میں حقیقی لمحے لا تایہ ہے کہ اس نے روحِ انس و دنوں سے لمحے لیا تو رغماً خلیلِ نبیر مسلمان اس نے روح کا لامع کیا اس داشتمانِ طریکاً فراز خسارہ ہیں ہے کہ اس کی رووح اور فرش دلوں فشاروں میں رہے انسان اپنی بیداری سے رب تعالیٰ سے ہاتھ آتے ہے اگر یہ کہتے کرم سے اسے ہاتا آتے کہ مرستہ وقتِ نسل میرے پاں آجایں جیسے معاملہ دے دوں گا رب تعالیٰ ہم کو ایک کئے عاضر برگوں پر نہیں ہے۔

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ **وَيَكُونُ الَّذِينُ كُلُّهُمْ لِلَّهِ قَاتِلُوْنَ اَنَّهُمْ**

اور جنگ کروں میں اسے ٹھنڈا کر دیتے اور پیر بائیوں کی قام کا تباہ اظہر کیا جیسے گری باز تھا جس اور ان سے لاو پہاں لیکر کوئی شاربی نہ رہے اور سارا دین اور شب کا بھرپور

قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّمَا يَعْمَلُونَ بِصَدِرٍ وَإِنْ تَوَلَّ فَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

وہ شہر اپنے اسی کو جو کرتے ہیں وہ ملکہ را تھے اماں نے تیر بیس میں عادی تو کہ سچاں کی وجہ پر اپنے قاتل کے لامگے پکڑا ہے اور اگر پھر بھی تو چالا تو کہ اپنے آپ سے جو

مَوْلَاهُ نَعْمَ الْجَمْوَلِ وَنَعْمَ النَّصِيرِ

اُتر تھا رواں ہے وہ بھا دالی ہے اور ایسا ہے مدر وزاں۔

تو کیا ہے ایسا گوئی اور کبھی بھی ایسا ہجڑا نہ کار۔

تعلیل: اس آیات ل۔ آنچہ آیات سے پہلے طبع تعلیل ہے۔ پہلا تعلق، بھی آیات میں ارشاد ہو اتا کہ خوبیت کافی طبیب و منشی ہے اگر ہیں ان میں اخلاق والیں بالکل بے ادب غیب و محن کو معلم جایا جائے کہ اخلاق ہر جماعت کی آنکھ خوبیت ہے۔ زور اونٹ، فیض بندوں کو بیان کئے تو خوبیت کی ایسی ذکر فقر کراں کے ادھم بالا کو کوئی حقیقت کی قدر کا رہتے۔ وہ سما تعلق، بھی آیات میں ارشاد ہو اتکہ کوئی سعادت والیں آپ کو ان بروجھوڑے کا حکم ہے جس میں موسیٰ کاظمیؑ نے ہے اور کافر فحشانی کھا کر کوایہ آئت کمالیٰ تفسیر اس کی تحلیل ہے۔ تیسرا تعلق، بھی آیات میں ذکر اتکہ اُنہوں نے ہے اور آتے وہ انس پہلے کلار کا انجام پایا، اور کھانا پہنچے اب اس انجام کا ذکر ہے کہ ان پر جلوہ کا جس میں مسلمانوں کی چیز اور ان کی ٹکست قاشیٰ اور نیلی انبیاء ایجادی ایجاد اس کے علاوہ۔

مزول: مختصر مراد اس نیز فہشتے ہیں کہ بہت سے پہلے کہ خدا میں مسلمان کفار کے کہاں سخت قتوں میں اترانوں میں جاتا ہے جی کہ خدا اور نے اپسی چشم و نیز کی طرف بھر کر بیان کا حکم پایا مسلمانوں پر سنا، مفت تحریر انسانوں نے خسرو اور کے باحق شریف پر پہلی بیعت دیتی ہے اس خیز نظر کے لور تباہ، جل کے اور کشی، مسلمان بہلیتے اپسی اور زیادہ ستائے لگے خسرو اور کی بھوکہ کثیر اور مسلمان کے خلدو رکھنے اور ٹھہر ستم پر باز تازیہ نے ان کے تعلق یہ آئت ل۔ سـ مذہل اوریٰ تفسیر کیمی)

تفسیر و قاتلو وهم: عمارت یا بنا بدلہ ہے تو لا ایجاد ایسے ہے یا مخطوط ہے قل للذین اور لا ماحظہ بـ قاتلو نا ہے قل سے۔ معنی ایک دوسرے سے بالقتل لاثیثی جہاں اسی میں خطاب یا احکامات مکمل ہے۔ اور ہم سے مراد عرب میں پہاڑے کا لارڈ اور عرب ہوں یا تمگی خطاب مدارے تو قی مسلمانوں سے ہے جو تیاقوت ہوں گے اور ہم سے مراد سادے کھدیں اللہ اس فریان ملی کی تین تفسیریں ہیں اس کے خوبی سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی تحریر قوی ہے حقیقی لا تکون فتنہ اس فریان ملی کی تین تفسیریں ہیں! قاتلو وهم کی کفار عرب سے لاست احکام صاحبہ کو بیان ایابت آئی اشکاک لئے ہے اور اس سے مردوبت الخوش ریتیں کفار عرب سے اس وقت تک جلوہ کو کہ جرب میں شرکہ الخجال لائق د رہے یا تو عرب میں قسم میں تجاوز مقصود میں احکام کے سادہ کھیز ہوں گے کرچیں کی بیانات نہیں ای تو کافر عرب سے اکل یا ایک مسلمان ہو جائیں اکل کرنے ہائی جیز و فیروں کے لئے نہیں ہو اگر قاتلو وهم میں خطاب مدارے مدنی سے بتا دار ہم سے مراد اُن ملکوں کے کفار قوایہ سی، عرض کے بیچنے مکار اور وفا فتنہ مرت مرد جلوہ کو رہے جس سے مسلم و اسلامی قائمہ رہنے والیں اس کا مکمل وہت مصالح کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس لئے کہ اخلاق اور فتنہ یا اس نیت سے تمہارے لئے مسلم و قوم کی استہانہ لار جمل وہت مصالح کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس لئے کہ اخلاق اور فتنہ یا اس نیت سے تمہارے لئے کافر کو ایمان سے اب خواہ مسلمان ہوں یا نہیں ایں جیز دے کہ تسلیمی رعلیان جائیں ان کی مردمی کو تحریکی نیت ہے یا تو تم کو تواب ملے کافر یا نہیں ہوئے امرت ان قافیت الناصح سعیٰ یلو لو الاعلام اللطیعہ اسی یا نہیں اس سے مراد کفار عرب اسی ہائی۔ معنی کے بے د کہ۔ معنی انتہا یہ تفسیر یاد رہیں ویکون الدین مکمل لله۔ عبارت

معلوم لاتکون حتی کا تھبے اس لی بھی تھیں جیسی تو اسی کوئی کارخانہ پر حملہ مرداب آٹا بلب
یا ہر گاڑی اس نکلیں ادا دینیں ہیں۔ فلم کے اور کوئی این شریے لوراگر عام اندر پر حملہ مرداب ہے۔ ملسا۔ ہاگاکش کا
دین۔ مظہور رتے کار مسلحانوں کو تھانی تھانی میں میہانت سے دو ک عکس چالب دین لشکر جاہے اس لیں
کرنے سے کوئی کسی کو دو ک شکن و اننتھو فرقان اللہ بہما ی مملوون بعیسی اس فربان مالی میں تصریح کا دوسرا ش
دھکیا جا رہا تھا جیسی کارخانہ آجھاں نہ لکی بھی وہ تھیں جیسی ایکی کا تھوہو ہل کار خوب ہے۔ مل کار خوب ہے مرد
کفر، ملک سے ہل کا تھوہو سے ہل کا تھوہو۔ سریے کے اس کھاں و سرپ لک کے کھدروں تو یہ آجانت سے مل مسلحانوں سے لائے
لواٹے سے یہ آجانتی ہے یعنی کفر کا دوڑت بالا فرقان اللہ ان کی تھریں جسہ اس کی اف جانتیں ملکی عمرت پر شیدہ
؟ ایں رجہے اور قلنیں تھملے سبے میں اک کار کار کھرے ہل آبائیں تو اقتل اسیں گزہ ہی کر، گلہی عطا۔ سے
کار فرق کے کل کے زندگی تھوکوں کا وابہ۔ گر کیوں کاش قتل ان کے سامنے گزشت جوہر، آنکہ اہل کم، گلہی رہا سے
اس سے اونی جیز پر شیدہ نہیں بھت کی قراءت بے تھملوں سے اور اس میں چلپا سر نہیں سے خطاب سے لیاں اُر اس
کھلپوں تھا۔ مل کرنے سے پلکیں کندھ مصلن، ہے جائیں با تھیار اسیں تو بھی رب قتل کم کوجہ ہو اب دے کافی نکار
تمارے جسمانی ذلی نو طعن اہل کو، کیوں رہا تھاری نیچوں سے قرار ہے ان کے ایمان اسے تھیار ہائے ہو اب تم کو ملا
فرماتے کا (از درج العالی)، ولن تو لوافقا علموا ان اللہ مولکم۔ فربان مال معلوم بے فران انتھو۔ تو لووا
کا مل، ہی کار خوب را دے سرے عام کھد جیں اس فربان مال میں ایک منڈار شدہ، ایسی اکار مومنین جانے تھیار اس
وئی کے بعد اسلام سے با تھاری نیا اساتھ سے بچ جیں کہ تم پر سر کی کریں بایں مطلب ہے کہ اگر وہ ملروں کی سے ہاند
آسیں بلکہ تمہے جگ کرنے تھا، جلوس احتراز روح حملہ اسی کا فاعل علموا اسیں بلکہ یہ شیدہ ہے یعنی تم جلدی
حقارہ و جلوہ نہیں کرتے ہوئے کوئی قتلی تھار اوں دارثے ہے مولیٰ کٹتیں جو لواٹ سے یہ صدر سی۔ عقیقی اسماں سے
اس کے سقی جیں، دا اک رسید امتی، لش قتل کی گئی صفت ہے اور اس لے بنوں گی بھی قرباً تھا فاللہ مولاؤ
جیزیریں و صالح المومین۔ نعم المولی و نعم التھییر۔ فربان مال موالہ ایوان پت نعم کھاں المولی
لورا التھییر ہے اس کا تھوس میں لامس ہو پر شیدہ بے تھی اچھا لیا تھا، کارب قتل کی بے کار اس کی یاد، تھا کی بے
ہوتے ہے۔ آم تو کی نیں الکھت وہ کی ملات نہیں اور تم کی سے صفت نہیں ہے بلکہ عن شہادت تھی کہ بھائی عاصی، ہو کے
میں بولو اہل کیوں ہیں اسی تھیار نام نا فریز بار بار بیان ہے۔

خلاصہ آفسیز ہائی کورٹ سے معلوم ہے پاکستان گیاتری کمیونٹی کے نئے قریبی سی جس تھامن میں سے وہ تحریر ہوں ہالہ اس عرض
لرت جس کا اس نمائت حکایت تمثیل عدالت میں کرتے رہے ہیں ملک نے اس مبارک خط میں اور شرعاً کل نہ دے، بے
اس طرح کہ وہ پاکستان اسلام قابل کرکیلہ عوپیت چوڑی میں ملک نے دو یہ چند اس خط میں صرف اسلام رہے یہیں ملک نہ
غسل کا ہو جائے۔ میں اسلام میں اگر کفار مدارج مسلم سے پڑی کرتے ہیں تو اگر اسلام میں داخل ہو جائیں تو کھنک تخلیق نہ
ہستہ تواب ہے مان کے سارے گھنے بخافی وے کامی خود درب تخلیق نے سارے ملک اور کوئی رہا تھا تو اور اگر دو اخام تباہیں

عمر اے دیں تو تم دل پر خوار وہ جلو سجن کو رکھا تھا وہ گاہت تھی بے وہ سارے مالاں سے سحر مولی بے لاد۔
وہ گاہوں سے اچھا دیکھا کاراں لی دی کے دیتے ہے تم کسی فیکر مدد کے نہ لات مدد نہیں۔ اے مسلمان مزارع آنے آتیا تھا
لمازی بھائی لستہ دری میں جلت کر اپنے کنکڑوں روتہ بیٹا۔ ان افکر تینی مسلمانوں پر یونہ رب اللہ کا این ہمی
ہے جائے ہم ائمہ ائمہ جدیں کھنے پڑاں تباہیں مسلمان، مافیں پختہ تعالیٰ ان کے سارے گندھات فہرے۔ کاراں نہیں
بے کریں سائب سے قالہ مل دوں کے مارے یا کہ بد امثال کو رکھ دے اور اگر وہ اسلام سے نہ موزیں تو تم اپنے جلد اے
لقد، اے اعلیٰ جان نہ دہ ستمد لوال ہے دی پاپہ الیا پاچاہ، کارہے جسیں کسی فیکر ملات نہیں۔

فَا نَهَىَنَّ أَنْ أَكِيدَنَّ رَبَّنَّ نَادَنَّ مَالِلَنْ ۖ هُوَنْ ۖ سِلَالَاقَا كِدَرَوْ ۖ دِهَنَّيَ ۖ ڪَانَنْ ۖ سِلَكَ حَربَ مِنْ ۖ ۖ مَالَ اسلامَ لَے
دو سرداروں نہیں درست کیا۔ قاہد حق لا تکونون فنتعمیل ہلی تھی سے مالل ہل ایک جگہ سے مرا کنہوں ٹرپ ہل اور
قاتلوهمش هم سے مرا کنہا حرب ہوں۔ دو سرفا کنہوں کنہا عرب سے جزوی قبول ہو گاں کے لئے وہی راستہ ہیں حق
یا ہام یا قاہد، مگیں اتنیں ختنی ہی تھی سے مالل ہو۔ تھیرا کا کنہوں نکل حرب کے ملاواں میں جلد نہ مشرب
کنہوں کو ملنا ہل اور شرک نہیں ادا نہیں، ہم اصرف کر کا کوڑا، ڈالا انسو، ہو گئیہی قاہد لا تکونون فنتعمیل کی درست
مالل ہو۔ ایک لترت مولو لفڑا زرد ہو ہل اخادر کے لئے جنم راستہ ہیں اسلام بزرگ نہیں، اس کی قدر ہے آتے۔ حقی
ی معلو بالجزیز من ملوه مصاغرون چو تھنا کندو ہیلہ میں نیتست مالل کرنے کل تیتھا نیں ہاوسی دیہ، ن
جی کی نیتست کل جلوے صرف بلندی اسلام کی نیت سے جملہ ہا ٹاہپتے کاہد حق تکونون ایک جگہ ساحل ہو،
بند جی۔ مخفی۔ مخفی۔ ہی جی باراہی تھی سے مالل ہو پیچوں قاہدوں تب مقدم جانوں را وہ جلاسے شلما کنہا مسلمان ہو
بند بیل ہل 2/2 یا کمال اکیل ہیں پر جو کوئی تھا تسلیت کی جلوے فوراً کلادے ہی جلوے کیہا قاہد حق لا تکونون جی کی
وہ سری تھی سے مالل ہو۔ ایک اتنا کے لئے۔۔۔ تھنا کندو ہیلہ اسلام کی برکت سے نکل کر کے سارے کنہا عمال، جات
یں، وہ ناد بھایا عملوں بیصرت مالل ہو، او یکو تھیر۔ ساتھیں فاکوہ نیکاری موس من کوچاہے کی جلوے لفڑا پر کہے
کہ صرف انصار اور طاہری اسائب پر ہمود اللہ پر وہ تھا دے جو مسلمان کیاں تھے کنہا کے پیاس نہیں۔ یاد دھرم
الموالی اور نعم الرسول سے مالل ہو۔

پسال امتر ارض ہا، جو عرب میں قارا درست لی ایلات نہیں آئیں میں بھجو اتنی کندو اسلام قیل نہیں، جو۔۔۔ یا
ما اندر رب فریا کتب لا تکونون اتفق العین ہو۔ اب جو حرب او۔ایک ایسی صرف اسلام کا کھم یا جا آنسی احتیاں ہو،
وہ بے اٹل جانی ہی اسلام قول کر لیں یہ دسرے عکن کے کندو کو ایلات ہے کہ جیسے ملک مسلمان، جاری۔ دو سرا
اعتراف۔ آخواں لی۔۔۔ ایا بت کہ حرب میں کندو کو رب کی ایلات نہیں یہ ہل۔۔۔ جو حرب اسی کھجڑی تاری
کتاب اسرار الادھمیں ہا۔۔۔ اس مرفتا کا کوئو کہیے بعض مقلات اللہ تعالیٰ نہیں پانچ طائفے ہیں دیکھ کے اخلاق
نہیں بل اخلاق ایں یہیں سمجھ کے مطرک کے دبیں اگدے انسان یا کندگی رائے کو اخلاق کی ایلات نہیں من میں برو ہے کیا۔۔۔

پڑوادار ہوں۔ حق یا مسیح امارت میں جائے ایسی لفڑی تھی۔ عرب کو امامت اسلام کا مرکز بولنا اسے اپنے ایسے پرہیز کرنے کا سرکاری کاروبار پہنچنے کا باہر نہیں اب بھی موجود ہے۔ کسی اتفاق میں بعض اکیلیوں کا حق ہے۔ میں ہو، دوسری تبدیلیں ہو تھیں، ایک نے میرمیر پر رہا تو اگر وہ تو میں بعض مقامات کو کیجئے جس کی وجہ سے اونٹ مرف نہیں ہے۔ اونٹ کو جاہد نہیں ہے۔ اپنے مقامات کی وجہ سے اونٹ کی وجہ سے اپنے مقامات کے جانے کی وجہ سے اونٹ نہیں ہے۔ قیامتی تجارت اسلام و باشنس تھیں، بعض مقامات ہے، فوج کو انہوں کے جانے کی وجہ سے اونٹ کی وجہ سے اپنے مقامات نہیں ہے۔ میرزا عتر ارض نہیں بارشہ ہے اور سارے دین اندھی ہے، اس نے طلب کیا ہے اونٹ تو گور حیلہ ہوئی تھیں۔ جو بُش کا مطلب ایسی تحریک کرو زیاد سے دو مطلب ہے۔ اسلام مطلب سیاست کی وجہ اسلام ہے اور اسلام کی وجہ سے 2 پورا اظہار مرف نہ کے۔ این اسلام کو ہی وجہ سے کوئی دین ٹھپٹھپت رہے کوئی لاکرکی مسلمان کو مدد اسے روشن نہ کرے۔ چو چاہا عتر ارض نہیں آئیت کرے۔ معلوم ہے اور صفاتِ تعالیٰ میں وہی، کہا ہے اور ایجاد کارہے اس کی وجہ سے ہوتے کہی جو ایسی ضرورت تھیں پھر تم بخوبی دیکھوں لیتے ہو۔ جو ایسا ایسی تحریک کے وجہ سے ہے، ایسا ایسی تحریک کے وجہ سے ہے۔ جوابِ الراہی و سراجِ حقیقی۔ جوابِ الراہی تھے کہ صرف لذتِ تعالیٰ کی شانی لا امراض بے صرف لذتِ تعالیٰ کی حالت بے بر جنمادی میں طہیب سے علم کے موقنی حاکم سے تھا، کیون لیتے ہو۔ جوابِ حقیقی تھے کہ تدبی کی وجہ لذتِ تعالیٰ کی وجہ بے بندہ اس لیے کہ تعالیٰ ہے قرآن اپنے اہماً و لیحکم اللہ و رسولہ و الذین اهمواً کہوں آئیت میں ہے، کا تم قدر تباہت ان رسل سارے حقیقی مرسن فرمائے قال اللہ معلوم اوجبرین و صالح المؤمنین والملائک مبعدها لکھلہیں و میں ہمارے میں تھا۔ تعالیٰ حضرت جعلی حقیقی مرتضیٰ فرشتہ آئیں گیاں آئت کی تحریکاً تفصیل کئے۔

تفسیر صوفیات زیدہ کلارو ایسی ذوشِ نصیب مومن کو کبھی نصیب ہوتا ہے کہ جلد نفس پانچھار ہر مومن اور ہر انتہا میں نور و بہانہ دل و جان کے ہتھیاریں لارکی دکھرانیں اس لدار کے لوزاریں قلب پر دریں کوئی علم ہے کہ تم نفس اسی اور اس کے ساتھیوں سے ایک دو صدقی کیجاوے اڑیجے جکب کرتے رہو ہی کہ نفس کی وجہ سے وہ اکھنڈ جاندار ہے یہ کم کو خداوری سے دکھنے کے تھیں مداریں اللہ کا ہی ہو جائے وہ جو کم کو جو جانے کا کردہ وہ عامل ہو تو تمہن اللہ رب نہیں بلکہ اسیں اللہ ایک دل کو توں سے باز آیا۔ دل والوں سے سلفت میں ایک دل جو جانے کا کردہ تھا اور مدد اسی دل کی اس کو جزو اے کارہ نہیں کامیاب ہے جان اسی دل کے ساتھ سر کشی کریں اور املاحت سے من بھیجنیں، ایک قلب و دون تم تھیں رکھو کو کہ لذتِ تماہرا، ایں بہ وہ اس تھا۔ تھیں میں تماہرا نہ، کرے گا کہ تماہرا اصل ہے تم اس سکھ پنچھی میں اس نی دادوہ تماہرا ہے کہا ہے تم سے تامہوچیں کیلئے فریباً۔ مدار اس سکھ پنچھی میں رکھ کر تھیں جوں کے ہم اسی ہے گیا مدد اسی دل کارہ دین ذہن ام نے دیں، خواہ از لذتِ خست مطلب قریب مجھ نہ
وستی اسی دل را پکھا دو، بکارہ از نفس
مجھ مومن طلب حق ہاش نے جو دل اس
رہ تعلیم اس تعلیم کا ملے جاؤ اس کی آنکھیں۔

انے تعالیٰ کا خربت کر تفسیر نعمی دل پاہی ۱۳۸۸ء کو اول ۱۱ جولائی ۱۹۷۰ء میں شروع ہوں اور اتنے ۱۱ میں
لکھل ۱۱۹۰ء میں مسلمان ۱۱ اول ۱۹۷۰ء میں شروع کریں یعنی سچے سکھ و خلیل ختم ہوں۔ رہ تعلیم قبول فرائی کے بعد مدد اسی

کرے تو کوئی اس تحریر مدت سے قابو الحد نہ ہو گی کہا ہے کارکو راغھر سے یاد کرے رب تعالیٰ طلیل محبوب رحم
طہار بھائی چیزیں جیسی اپنی خون تو قی کی زندگی ایمان ی خالصی کرے اپنے چیزیں جیسی طہار کے خداوں کے ساتھ میر
اصبہ کرے۔

وَعَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ وَخَيْرِ خَلْقِهِ وَنُورِ عِرْشِهِ سَيِّدُنَا مُحَمَّدُ وَاللَّهُ وَاسْعَابُهُ
وَبِلَامُكَ وَسَلَمَ

احمد یار خان نجی - اشرفی - بدایوی دارالحکم گرات مولیٰ بالستان

(۱۷۵۶ء میں اول ۱۲۹۰ھ یوم ۲۵ ذیشبہ مبارک)